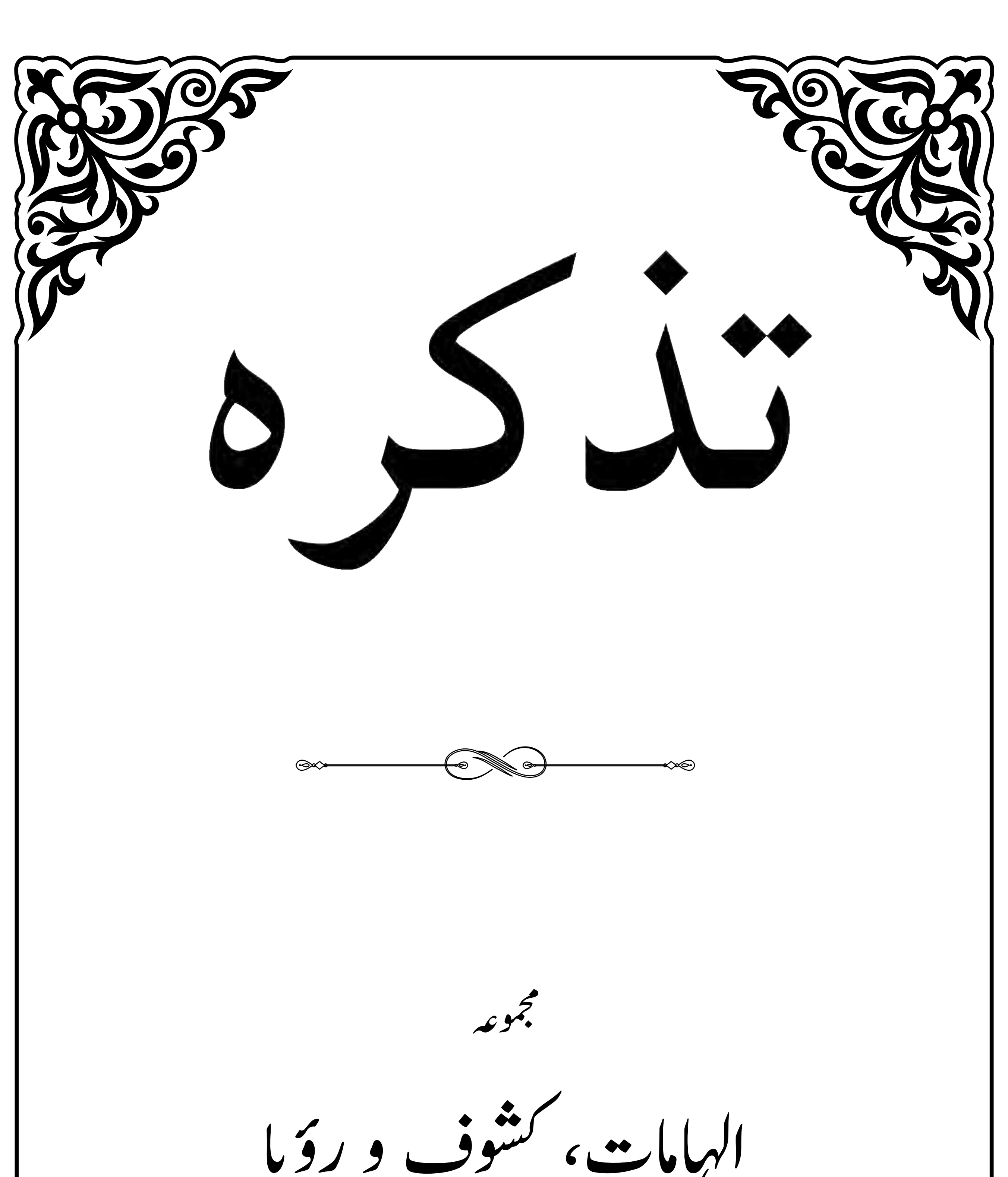


تذکرہ

مجموعہ

الہامات، کشوف و رؤیا

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام



تذکرہ

مجموعہ الہامات، کشوف ورؤیا
حضرت مرزا غلام احمد قادیانی۔ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

Tadhkirah
A collection of divine revelations, dreams & visions vouchsafed to
Ḥaḍrat Mirza Ghulam Ahmad of Qadian, the Promised Messiah and Mahdi[as]

First edition published in Qadian India, 1935
Second edition published in Rabwah Pakistan, 1956
Third edition published in Rabwah Pakistan, 1969
Fourth edition published in Rabwah Pakistan, 1977
Fifth edition published in 2004
Present edition with new digital typesetting published in the UK, 2023

Published by:
Islam International Publications Ltd
Unit 3, Bourne Mill Business Park,
Guildford Road, Farnham, Surrey UK, GU9 9PS

Printed in Turkey at:

For further information, please visit www.alislam.org

ISBN: 978-1-84880-702-0

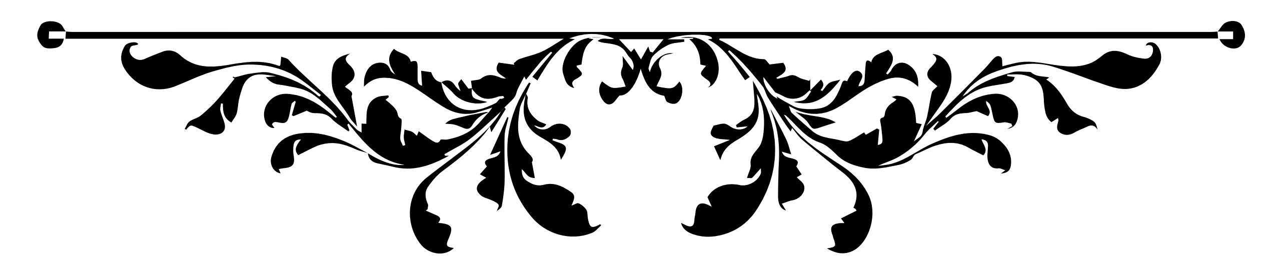

بسم الله الرحمن الرحيم



بَارَكَ اللّٰہُ فِیْ اِلْہَامِكَ وَ وَحْیِكَ وَ رُؤْیَاكَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تیرے الہام، تیری وحی اور تیری رؤیا میں برکت دی۔

(الہام ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۶ء منقول از بدر ۲۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء)



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

عرض حال

﴿ ایڈیشن اوّل ۱۹۳۵ء ﴾

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آج نظارت تالیف وتصنیف جماعت احمدیہ قادیان اس کے فضل وکرم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات وکشوف ورؤیا کو جمع کرا کر شائع کرنے سے فرض سے سبکدوش ہو رہی ہے۔ ابتدا میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مجموعہ کی ترتیب وتدوین کے متعلق ایک سب کمیٹی تجویز فرمائی تھی جس نے باہمی مشورہ سے ضروری اصول طے کئے۔ اس کے بعد جمع وترتیب کا عملی کام مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ اور شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کے سپرد کیا گیا جنہوں نے کمیٹی مذکورہ بالا کے مقرر کردہ اصول کے ماتحت اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا ہے۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات، کشوف اور رؤیا جو حضورؑ کی زندگی میں ہی آپ کی کتب، اشتہارات، تقاریر اور ڈائریوں میں بذریعہ اخبارات ورسائل شائع ہو گئے تھے، مع حوالہ جات درج کئے گئے ہیں۔

۲۔ حضورؑ کے وہ الہامات، مکاشفات اور رؤیا جو حضورؑ کی زندگی میں شائع نہیں ہوئے مگر حضورؑ کے مکتوبات میں درج ہیں، مع اسناد شامل کئے گئے ہیں۔

۳۔ حضورؑ کے وہ الہامات جن کے الفاظ حضورؑ نے بیان نہیں فرمائے لیکن مفہوم بیان فرمایا ہے وہ بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔

۴۔ حضورؑ نے اپنے الہامات، کشوف اور رؤیا کی جو تفسیر وتشریح یا تعبیر الہاماً یا اجتہاداً بیان فرمائی ہے اُسے بھی حتی الامکان تلاش کر کے درج کیا گیا ہے۔

۵۔ الہامات، کشوف ورؤیا کا شانِ نزول بھی حتی الوسع ساتھ درج کر دیا گیا ہے۔

۶۔ جو تفسیر کسی الہام یا کشف و رؤیا کی واقعات سے ثابت ہوئی ہے اسے بھی برعایت اختصار بصورت حاشیہ درج کیا گیا ہے۔

۷۔ تاریخی ترتیب کو جہاں تک وہ معلوم ہوسکی یا قیاس کی جاسکی ہے ملحوظ رکھا گیا ہے اور جن الہامات وغیرہ کا زمانہ نزول معلوم نہیں ہوسکا ان سے متعلق جہاں تک ہوسکا ہے عمومی طور پر زمانہ کا اندراج کر دیا گیا ہے اور اسی ترتیب سے انہیں اس مجموعہ میں درج کیا گیا ہے۔

۸۔ الہامات، کشوف و رؤیا کو الگ الگ نہیں درج کیا گیا بلکہ صورت و ترتیب نزول کو ملحوظ رکھتے ہوئے مخلوط طور پر درج کیا ہے تا تاریخی تسلسل قائم رہے۔

۹۔ حضورؑ کے جو الہامات عربی، فارسی یا انگریزی وغیرہ میں تھے اُن کا اردو ترجمہ بھی جہاں تک ممکن تھا درج کیا گیا ہے۔ جو ترجمہ حضورؑ کا کیا ہوا ہے اُسے متن کے اندر درج کیا گیا ہے اور دوسرا ترجمہ حاشیہ کی صورت میں درج کیا گیا ہے۔ حاشیہ میں دو قسم کا ترجمہ ہے ایک عملہ تالیف کی طرف سے اور دوسرا وہ ترجمہ جو اسی زمانہ میں ایڈیٹر اخبارات وغیرہ کی طرف سے درج کیا جاتا رہا ہے۔ مؤخر الذکر ترجمہ کے متعلق قیاس کیا جاسکتا ہے کہ وہ عموماً حضرت اقدسؑ کی نظر سے گزرتا ہوگا۔

۱۰۔ الہامات وغیرہ کا اندراج سلسلہ وار جُدا جُدا نمبروں کے ماتحت کیا گیا ہے اور نمبروں کا سلسلہ شروع سے لے کر آخر تک ایک ہی رکھا گیا ہے۔

۱۱۔ عربی الہامات پر اعراب بھی لگا دیئے گئے ہیں تا کہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔

۱۲۔ حضورؑ نے اپنی بعض کتب میں اپنے بعض الہامات کو مجموعی صورت میں مختلف ترتیبوں کے ساتھ درج فرمایا ہے یعنی کسی جگہ کوئی ترتیب ہے اور کسی جگہ اَور ترتیب ہے، ان کو اس مجموعہ میں اپنے اپنے موقعہ پر اسی ترتیب کے ساتھ بغیر کسی قسم کی تبدیلی کے درج کیا گیا ہے جو حضورؑ نے لکھا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۶۹ کے حاشیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو واضح فرمایا ہے کہ ان مجموعوں کو سابقہ الہامات کی نقل نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ ان کو بھی مستقل طور پر بہ ہیئت مجموعی الہامات میں شامل کرنا چاہیے چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں۔

''اِن الہامات کی ترتیب بوجہ بار بار کی تکرار کے مختلف ہے کیونکہ یہ فقرے وحی الٰہی کے کبھی کسی

ترتیب سے کبھی کسی ترتیب سے مجھ پر نازل ہوئے ہیں اور بعض فقرے ایسے ہیں کہ شائد سو سو دفعہ یا اس سے بھی زیادہ دفعہ نازل ہوئے ہیں پس اس وجہ سے ان کی قراءت ایک ترتیب سے نہیں اور شائد آئندہ بھی یہ ترتیب محفوظ نہ رہے کیونکہ عادت اللہ اسی طرح سے واقع ہے کہ اس کی پاک وحی ٹکڑے ٹکڑے ہوکر زبان پر جاری ہوتی اور دل سے جوش مارتی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ ان متفرق ٹکڑوں کی ترتیب آپ کرتا ہے اور کبھی ترتیب کے وقت پہلے ٹکڑہ کو عبارت کے پیچھے لگا دیتا ہے اور یہ ضروری سُنّت ہے کہ وہ تمام فقرے کسی ایک ہی خاص ترتیب پر نہیں رکھے جاتے بلکہ ترتیب کے لحاظ سے ان کی قراءت مختلف طور پر کی جاتی ہے اور بعض فقرے مکرر وحی میں پہلے الفاظ سے کچھ بدلائے جاتے ہیں۔ یہ عادت صرف خدا تعالیٰ کی خاص ہے وہ اپنے اسرار بہتر جانتا ہے۔''

پس جب تک تکرار نزول ثابت ہے اور ہر مجموعہ کی ترتیب بھی خدا کی طرف سے ہے تو مجموعہ کے کسی حصہ کو تکرار کی بناء پر ترک نہیں کیا جا سکتا۔

بعض جگہ حوالہ اس طرح پر درج کیا گیا ہے۔ الحکم ۶/۳۸ ۱۰۔ پرچہ ۱۰/۱۹۰۲ ۲۴۔ اِس کو اس طرح سمجھنا چاہیے الحکم جلد ۶ نمبر ۳۸ صفحہ ۱۰ تاریخ پرچہ ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۲ء۔ شروع کتاب میں اختصار کے خیال سے اِس طرز پر حوالے درج کئے گئے تھے مگر بعد میں اسے مشکل اور مغلق سمجھ کر ترک کر دیا گیا لیکن باوجود کوشش کے ابتدائی کاپیوں میں بعض جگہ اصلاح نہیں کی جا سکی۔

اس مجموعہ کی تالیف میں بہت سے دوستوں نے حصّہ لیا مگر ان میں سے تین دوست خاص طور پر قابلِ شکریہ ہیں، اعنی اوّل مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ جو گویا اِس کام کے اصل انچارج اور ذمہ دار تھے۔ دوم شیخ عبد القادر صاحب مولوی فاضل مبلّغ سلسلہ احمدیہ جو مولانا موصوف کے دست و بازو تھے اور سوم مولوی عبد الرشید صاحب زیروی مولوی فاضل جنہوں نے بعد میں تالیف کے بقیہ مراحل سرانجام دینے اور کاپیوں اور پروفوں کے دیکھنے میں بڑی محنت سے کام لیا ہے۔ یہ ہر سہ دوست اپنی مخلصانہ خدمت کی وجہ سے خاص شکریہ اور دعا کے مستحق ہیں، ۔فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحۡسَنَ الۡجَزَاءِ۔

آخر میں احباب سے گزارش ہے کہ اگرچہ اس مجموعہ کی ترتیب و تالیف میں حتی المقدور پوری کوشش کی گئی ہے اور ہر ممکن احتیاط سے کام لیا گیا ہے لیکن یہ کام چونکہ بہت نازک اور دشوار تھا اور آخری مرحلہ پر قربِ جلسہ کی

وجہ سے بہت جلدی میں کام کرنا پڑا ہے اس لئے ممکن ہے کہ بعض نقائص رہ گئے ہوں لہٰذا احباب سے درخواست ہے کہ اگر وہ کوئی امر قابلِ اصلاح دیکھیں یا کوئی مشورہ دینا چاہیں تو نوٹ کر کے دفتر نظارت تالیف میں روانہ کر دیں تا اگلے ایڈیشن میں اسے ملحوظ رکھا جا سکے۔

کتاب میں باوجود احتیاط کے کہیں کہیں غلطیاں رہ گئی ہیں جن کی آخر میں صحت نامہ لگا کر تلافی کی کوشش کی گئی ہے لیکن اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اصل حوالہ کی طرف رجوع کر کے اس کی درستی کی جا سکتی ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا بشیر احمد

ناظر تالیف و تصنیف جماعت احمدیہ

قادیان۔ پنجاب

۲۱ر دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۲۴ر رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

پیش لفظ

﴿ ایڈیشن دوم ۱۹۵۶ء ﴾

پہلی بار ’’تذکرہ‘‘ ۱۹۳۵ء مطابق ۱۳۵۴ھ میں شائع ہوا تھا۔ اب اسے دوسری بار شائع کیا جا رہا ہے۔ موجودہ ایڈیشن میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اصولی ہدایات کے ماتحت بعض جگہ تشریحات میں اور بعض جگہ الہامات کا جو پہلے ایڈیشن کے مرتبوں کی نظر سے اوجھل ہو گئے تھے اضافہ کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں بعض ان نوٹوں سے بھی مدد لی گئی ہے جو استاذی المکرم حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحومؓ مرتب تذکرہ ایڈیشن اول اور حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحومؓ کے رقم فرمودہ تھے اور جہاں کہیں الہام یا اس کی تشریح محض تکرار کے طور پر درج تھی، اسے حذف کر دیا گیا ہے اور جہاں الہام کی تاریخ کے تعین میں غلطی نظر آئی اسے احمدیہ لٹریچر کی سند سے درست کر دیا گیا ہے ورنہ عام طور پر پہلے ایڈیشن کی ترتیب قائم رکھی گئی ہے۔

دوسرے ایڈیشن کی تیاری کا سارا کام درحقیقت فاضل عبد اللطیف صاحب بہاولپوری کی مساعی کا رہین منّت ہے۔ آپ نے صیغہ تالیف وتصنیف اور ’’الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ‘‘ کے ماتحت عرصہ دو سال میں اس کام کو سرانجام دیا۔ اس کے لئے آپ کو سلسلہ کی ہزارہا اخبارات و رسائل و کتب و روایاتِ صحابہ کا جائزہ لینا پڑا اور جو رؤیا، کشوف اور الہامات روایاتِ صحابہ سے اخذ کئے گئے ہیں انہیں بصورت ضمیمہ ’’تذکرہ‘‘ کے آخر میں درج کر دیا گیا ہے۔ روایات کو بہر حال روایات کے اصول سے آزاد نہیں سمجھنا چاہئے۔ روایات میں جو اُمور زیادہ تحقیقات کے مقتضی تھے انہیں فی الحال چھوڑ دیا گیا ہے۔ جب مولوی عبد اللطیف صاحب دوسرے ایڈیشن کی ترتیب مکمل کر چکے اور اس پر نظر ثانی کا سوال پیدا ہوا تو میں نے ارادہ کیا کہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور خاکسار مل کر اس پر نظر ثانی کریں۔ بعض دوستوں کی رائے تھی کہ اس غرض کے لئے ایک کمیٹی

مقرر کی جائے۔ چونکہ تذکرہ کی طباعت میں پہلے ہی بہت دیر ہو چکی تھی اور کتاب مدت سے نایاب تھی اور حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ علیل تھے۔ اس لئے میں نے یہ معاملہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ خود اس کام کو کریں۔ چنانچہ میں نے اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے بعض جگہ مناسب تبدیلیاں کر کے ''تذکرہ'' چھپوانا شروع کر دیا۔ بعض اُمور کے متعلق حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے استصواب کیا گیا اور بعض وقت حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ سے مشورہ لیا گیا۔ تین ساڑھے تین سو صفحات کے قریب چھپ چکے تھے کہ میں بعارضہ پلورسی بیمار ہو گیا اور میری جگہ چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ متعین ہوئے جن کی نگرانی میں بقیہ حصہ تذکرہ کا طبع ہوا۔ بیماری سے افاقہ پانے پر میں نے تذکرہ کے آخری سوڈیڑھ سو صفحات کی بھی نظر ثانی کی اور ضمیمہ میری نگرانی میں طبع ہوا۔ مگر تذکرہ کی بنیادی جمع و ترتیب وہی ہے جو پہلے ایڈیشن کی تھی۔

اس ایڈیشن میں باوجود احتیاط کے بعض جگہ اعراب کی غلطیاں رہ گئی ہیں جن کی آخر میں علیحدہ ''صحت نامہ'' کی صورت میں تلافی کر دی گئی ہے اور انشاء اللہ العزیز اس ایڈیشن کی ''کلید تذکرہ'' بھی عنقریب شائع کی جائے گی۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اگر وہ آئندہ کے لئے کوئی مشورہ دینا چاہیں تو اس سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

خاکسار

جلال الدین شمس

چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ

۲۹/اکتوبر ۱۹۵۶ء مطابق ۲۳/ربیع الاول ۱۳۷۶ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

پیش لفظ

﴿ ایڈیشن سوم ۱۹۶۹ء ﴾

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے رؤیائے صادقہ، کشوف و الہامات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے حسب ذیل مقاصد بیان فرمائے ہیں۔

۱۔ اس سے غرض یہ ہے کہ تا یقین اور معرفت کے سچے طالب فائدہ حاصل کریں اور اپنی حالت میں کشائش پائیں اور ان کے دل پر سے وہ پردے اٹھیں جن سے ان کی ہمت نہایت پست اور ان کے خیالات نہایت پُرظلمت ہو رہے ہیں............

۲۔ تا جو لوگ فی الحقیقت راہِ راست کے خواہاں اور جویاں ہیں ان پر بکمال انکشاف ظاہر ہو جائے کہ تمام برکات اور انوار اسلام میں محدود اور محصور ہیں اور تا جو اس زمانہ کی ملحد ذریّت ہے اس پر خدائے تعالیٰ کی حجت قاطعہ اتمام کو پہنچے اور تا ان لوگوں کی فطرتی شیطنت ہر ایک منصف پر ظاہر ہو کہ جو ظلمت سے دوستی اور نُور سے دشمنی رکھ کر حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب عالیہ سے انکار کر کے اس عالی جناب کی شان کی نسبت پُرخبث کلمات منہ پر لاتے ہیں اور اس افضل البشر پر ناحق کی تہمتیں لگاتے ہیں اور بباعث غایت درجہ کی کور باطنی کے اور بوجہ نہایت درجہ کی بے ایمانی کے اس بات سے بے خبر ہو رہے ہیں کہ دنیا میں وہی ایک کامل انسان آیا ہے جس کا نور آفتاب کی طرح ہمیشہ دنیا پر اپنی شعاعیں ڈالتا رہا ہے اور ہمیشہ ڈالتا رہے گا۔

۳۔ نیز ان کشوف اور الہامات کے لکھنے کا یہ بھی ایک باعث ہے کہ تا اس سے مومنوں کی قوتِ ایمان بڑھے اور ان کے دلوں کو تثبت اور تسلی حاصل ہو اور وہ اس حقیقتِ حقّہ کو بہ یقین کامل سمجھ لیں کہ صراط مستقیم فقط دین اسلام ہے اور اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ

اور افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدا تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پا کر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔

۴۔ اور ایک باعث ان کشوف اور الہامات کی تحریر اور پھر غیر مذاہب والوں کی شہادتوں سے اس کے ثابت کرنے پر یہ بھی ہے کہ تا ہمیشہ کے لئے ایک قوی حجت مسلمانوں کے ہاتھ میں رہے اور جو سفلہ اور ناخدا ترس اور سیاہ دل آدمی ناحق کا مقابلہ اور مکابرہ مسلمانوں سے کرتے ہیں ان کا مغلوب اور لاجواب ہونا ہمیشہ لوگوں پر ثابت اور آشکار ہوتا رہے اور جو ضلالت اور گمراہی کی ایک زہرناک ہوا آجکل چل رہی ہے اس کے زہر سے زمانہ حال کے طالب حق اور نیز آئندہ کی نسلیں محفوظ رہیں کیونکہ ان الہامات میں ایسی بہت سی باتیں آئیں گی جن کا ظہور آئندہ زمانوں پر موقوف ہے پس جب یہ زمانہ گزر جائے گا اور ایک نئی دنیا نقاب پوشیدگی سے اپنا چہرہ دکھائے گی اور ان باتوں کی صداقت کو جو اس کتاب (براہین احمدیہ۔ناقل) میں درج ہے بچشم خود دیکھے گی تو ان کی تقویّتِ ایمان کے لئے یہ پیشین گوئیاں بہت فائدہ دیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۵۵ تا ۵۵۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

مذکورہ مقاصد کے پیش نظر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے جملہ الہامات، رؤیا و کشوف کو ’’تذکرہ‘‘ کے نام سے پہلی بار حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب کی نگرانی میں مرتب کیا گیا۔ یہ مجموعہ ۱۹۳۵ء (۱۳۵۴ ہجری) میں شائع ہوا۔ تذکرہ کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۵۶ء میں حضرت مولوی جلال الدین صاحب شمس کی نگرانی میں شائع ہوا۔ اس ایڈیشن کے طبع ہو جانے کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اپنے دست مبارک سے رقم فرمودہ بعض الہامات و کشوف مل گئے تھے جنہیں تتمہ کی صورت میں تذکرہ کے آخر میں درج کر دیا گیا تھا۔

تذکرہ کے موجودہ ایڈیشن میں ایڈیشن دوم کے تتمہ کے الہامات و کشوف اصل مجموعہ میں مناسب مقامات پر شامل کر دیئے گئے ہیں۔ البتہ جو الہامات۔کشوف اور رؤیا محض روایاتِ صحابہ سے اخذ کئے گئے ہیں انہیں ضمیمہ کے طور پر موجودہ ایڈیشن کے آخر میں درج کر دیا گیا ہے۔

ایڈیشن دوم اور موجودہ ایڈیشن کی جمع و ترتیب اور سلسلہ کے لٹریچر سے ان الہامات، رؤیا اور کشوف کی تلاش

کا کام محترمی مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری نے نہایت محنت اور ذوق وشوق کے ساتھ سرانجام دیا ہے۔

اسی طرح میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر زراعت نے باوجود اپنی محکمانہ مصروفیات کے موجودہ ایڈیشن کی صحت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تصانیف کے ایڈیشن اوّل اور اصل ماخذوں سے مقابلہ کرنے میں انتہائی لگن اور جانفشانی سے محض للہ کام کیا ہے۔ جَزَاھُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

موجودہ ایڈیشن میں الہامات، رؤیا اور کشوف کو آسانی سے تلاش کرنے کے لئے (مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری کی مرتب کردہ) مفتاح بھی شامل کر دی گئی ہے۔

خاکسار

ظہور احمد باجوہ

مینیجنگ ڈائرکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

اخاء ۱۳۴۸ ہش۔ اکتوبر ۱۹۶۹ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

پیش لفظ

﴿ ایڈیشن چہارم ۱۹۷۷ء ﴾

الحمد للہ کہ امسال الشرکۃ الاسلامیۃ لمیٹڈ تذکرہ کا چوتھا ایڈیشن احباب کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اس کی کاپی اور پروف ریڈنگ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی نے کی ہے۔ سیّد شمس الحق صاحب فاضل شاہد نے بھی پروف ریڈنگ میں مدد کی ہے۔ الہامات و رؤیا کشوف کا انڈیکس مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری مرحوم کا تیار کردہ ہے۔ احباب انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ فقط

قاضی محمد نذیر

مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

دیباچہ

﴿ ایڈیشن پنجم ۲۰۰۴ء ﴾

تذکرہ کے زیرنظر ایڈیشن چہارم کی کتابت مکمل ہونے کے بعد جب نظارت اشاعت نے حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں اس کی اشاعت کے لئے اجازت مانگی تو حضور رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا۔

(ا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۷؍اگست ۱۸۹۴ء سے لے کر ۲۱؍دسمبر ۱۸۹۴ء تک کے وہ الہامات، رؤیا اور کشوف شامل کئے جائیں جو حضور علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے ایک نوٹ بک میں درج فرمائے تھے۔

یہ نوٹ بک کاغذات میں اِدھر اُدھر ہوگئی اور اس میں درج الہامات و رؤیا سلسلہ کے لٹریچر میں نہیں آسکے۔ پہلی بار یہ نوٹ بک حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ۱۹۳۸ء میں ملی۔ حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹؍اگست ۱۹۳۸ء میں فرمایا۔

”کل اتفاقاً میں بعض شہادتوں کے متعلق پرانے کاغذات دیکھ رہا تھا کہ کاغذات کی پڑتال کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی ایک کاپی آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی مجھے مل گئی۔ اس میں ۱۸۹۴ء کے الہامات درج ہیں............

جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ الہامات چھپے ہوئے نہیں اور چونکہ یہ تمام کاپی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اس لئے یہ سوال پیدا نہیں ہوسکتا کہ یہ بعد میں بنالی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خط کو پہچاننے والے سینکڑوں دوست اب بھی موجود ہیں اور وہ گواہی دے سکتے ہیں کہ یہ تمام کاپی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ اس میں

۱۷؍اگست ۱۸۹۴ء سے لے کر ۲۱؍دسمبر ۱۸۹۴ء تک کے الہامات درج ہیں۔

(الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۰۰ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۳۸ء)

اس کے بعد یہ نوٹ بک پھر کاغذات میں گم ہوگئی تھی اور تقسیم ملک کے بعد صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے تلاش کر کے ۱۹۸۲ء میں خلافت لائبریری ربوہ کو عطا فرمائی تھی۔ اَور الہامات کے علاوہ اس میں ۱۸؍ستمبر ۱۸۹۴ء کی تاریخ کے تحت ''داغ ہجرت'' کا الہام بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے درج فرمایا ہے۔ یہ الہام اس سے قبل تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۶، ۷ جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء اور ریویو اردو جون ۱۹۱۴ء کے حوالہ سے تذکرہ ایڈیشن دوم کے ضمیمہ میں شائع ہوا ہے۔

اگلے صفحات میں اس نوٹ بک کی فوٹوسٹیٹ شامل اشاعت ہے اور یہ الہامات اور رؤیا تذکرہ کے موجودہ ایڈیشن کے صفحات ۲۱۵ تا ۲۲۵ میں درج کئے گئے ہیں اور انہیں نمایاں کرنے کے لئے ان پر سٹار کے نشان لگا دیئے گئے ہیں۔

ب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے یہ ارشاد بھی فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی ایسی تشریح اور حواشی کی نشان دہی کی جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے خلفاء کے بیان فرمودہ نہیں بلکہ تذکرہ کے مرتبین نے مختلف مواقع پر شامل کئے ہیں۔ چنانچہ ان تمام حواشی کو مرتب کر کے حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور رحمہ اللہ نے باوجود اپنی جملہ مصروفیات اور کمزور صحت کے ان تمام حواشی کو ملاحظہ فرمایا اور انہیں یا تو حذف کروا دیا یا ان کی بجائے نئے حواشی تحریر کروائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ تمام مقامات ملاحظہ فرما لئے ہیں۔

اس ایڈیشن کی تیاری میں نظارت اشاعت کے بہت سے کارکنان نے مختلف خدمات سرانجام دی ہیں ان سب کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

سید عبدالحی

ناظر اشاعت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

پیش لفظ

﴿ ایڈیشن ششم ۲۰۲۲ء ﴾

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور کشوف ورؤیا کے مجموعہ ''تذکرہ'' کے نئے ایڈیشن کی تیاری کا کام مرکز کے سپرد فرمایا تھا۔ چنانچہ تعمیلِ ارشاد میں مرکزی ٹیم نے تذکرہ کے تمام مشتملات کا بغور جائزہ لیا۔ بہت سے مقامات ایسے تھے جہاں سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی کی ضرورت ہوتی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار کو سعادت حاصل ہوئی کہ حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوکر ان امور کے بارہ میں راہنمائی حاصل کر کے تعمیل ارشاد کی کارروائی کروائے اور یہ سلسلہ چند دنوں یا مہینوں پر مشتمل نہیں تھا بلکہ سالوں پر محیط تھا چنانچہ اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایڈیشنل وکالت تصنیف لندن کے توسط سے اقساط کی صورت میں رپورٹس پیش کی گئیں جن پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایات وارشادات سے نوازا جن کی تعمیل کے بعد اس مسوّدہ کی تکمیل ہوئی۔ چنانچہ اس ایڈیشن کی بعض خصوصیات درج ذیل ہیں۔

- بعض الہامات وکشوف ورؤیا از قبیل خطبہ الہامیہ وغیرہ جو گزشتہ ایڈیشنز میں شاملِ اشاعت نہ ہوسکے تھے انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے شامل کردیا گیا ہے۔
- الہامات اور کشوف ورؤیا کو جس ماخذ سے لیا گیا اس کا اصل ماخذ سے تقابل کرکے اصل کے عین مطابق ہونے کی تسلی کے بعد اس ماخذ کو مع پورے حوالہ کے متن میں رکھا گیا ہے اور دیگر مآخذ کا حسب ضرورت حاشیہ میں ذکر کردیا گیا ہے۔
- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے دست مبارک سے مرقومہ الہامات اور کشوف ورؤیا کو

اوّلیت وفوقیت کے ساتھ کاپی الہامات کے حوالہ سے متن میں درج کیا گیا ہے اور الحکم و بدر وغیرہ میں اگر کوئی دیگر تفصیل موجود ہے تو اس کا حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

- کشوف ورؤیا جن کا نسبتاً تفصیلی ذکر موجود ہے اور عبارت من وعن ہے ان کو مع مکمل حوالہ کے متن میں دیا گیا ہے۔ دیگر مقامات میں جہاں اضافی عبارت ہے یا معمولی لفظی کمی بیشی ہے اس کو مع حوالہ حاشیہ میں لکھ دیا گیا ہے۔
- عربی، فارسی و انگریزی زبانوں میں الہامات کے اردو تراجم جن کے بارہ میں پوری تسلی ہو چکی ہے کہ یہ تراجم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ ہیں ان کو متن میں رکھا گیا ہے۔ جن الہامات وغیرہ کا اردو ترجمہ حضور علیہ السلام نے نہیں فرمایا ان تراجم کو حاشیہ میں درج کیا گیا ہے۔ اسی طرح بعض مقامات پر جہاں بعض فقرات کا اردو ترجمہ رہ گیا تھا ان کا اردو ترجمہ ناشر کی طرف سے حاشیہ میں دے دیا گیا ہے۔
- سابقہ ایڈیشنز میں حاشیہ میں اکثر مقامات پر تشریحی عبارت کے ساتھ ''نوٹ از مرتّب'' تحریر تھا۔ اب کوشش کی گئی ہے کہ اِلّا چند حرفی اشارہ کے باقی جگہوں پر مرتّب کا نام مذکور ہو۔
- اگر حاشیہ میں توضیحی یا اضافی ذکر کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی تحریر درج تھی اور اس کے ساتھ ''نوٹ از مرتّب'' لکھا تھا تو اب ایسے تمام مقامات پر شروع میں ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں'' لکھا گیا ہے۔ یہی صورت خلفائے سلسلہ کی تشریحات پر بھی قائم رکھی گئی ہے۔
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پر مشتمل جو اندراجات قبل ازیں ضمیمہ میں شامل تھے اب ان کو متن میں زمانی ترتیب کے اعتبار سے درج کر دیا گیا ہے۔
- تذکرہ میں بعض مقامات ایسے بھی آئے ہیں جہاں الہام کی تاریخ نزول بعد کی درج ہے جبکہ الحکم کی اشاعت الہام کی تاریخ نزول سے پہلے کی درج ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض شمارہ جات دیر سے شائع ہوئے اور ان میں بعد کی تاریخ والے الہامات بھی آئے مثلاً ۲؍اکتوبر ۱۹۰۶ء کا الہام ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں شائع ہوا چنانچہ الحکم مورخہ ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں بھی یہ نوٹ دیا گیا ہے۔
- بعض قرآنی آیات کے اردو تراجم کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اردو ترجمہ قرآن سے استفادہ کیا گیا ہے۔

- ایسے تمام حواشی جو اس ایڈیشن میں نئے شامل کئے گئے ہیں اُن کے لئے ''نوٹ از ناشر'' لکھ دیا گیا ہے۔
- کوشش کی گئی ہے کہ کتاب متعلقہ کے حوالہ جات تازہ ایڈیشن یا آخری شائع شدہ ایڈیشن سے دیئے جائیں تا کہ تلاش و تحقیق میں آسانی رہے۔
- گزشتہ ایڈیشن میں بعض مقامات پر عبارات میں اختصار کی غرض سے کچھ حصہ یا سطور چھوڑ دی گئی تھیں اور وہاں ڈاٹس ڈال دیئے گئے تھے ان میں بعض جگہوں پر ڈاٹس کو دور کر کے عبارت کے اصل الفاظ کو شامل کر دیا گیا ہے۔
- عربی عبارات جن پر اعراب موجود نہیں تھے وہاں اعراب لگا دیئے گئے ہیں تا کہ عربی پڑھنے میں آسانی ہو۔
- مختلف الہامات جو ایک ہی تاریخ کے ہیں ہر الہام پر وہی تاریخ درج کرنے کی بجائے پہلے الہام پر تاریخ کا ہیڈنگ دے کر بقیہ الہامات کو الف۔ب۔ج۔د۔ وغیرہ کے طور پر درج کر دیا گیا ہے۔
- ضمیمہ میں درج بعض روایات جن کے شروع میں راوی صحابی کے بارہ میں تعارفی فقرہ درج نہ تھا ان کے بارہ میں تعارفی فقرہ درج کر دیا گیا ہے۔

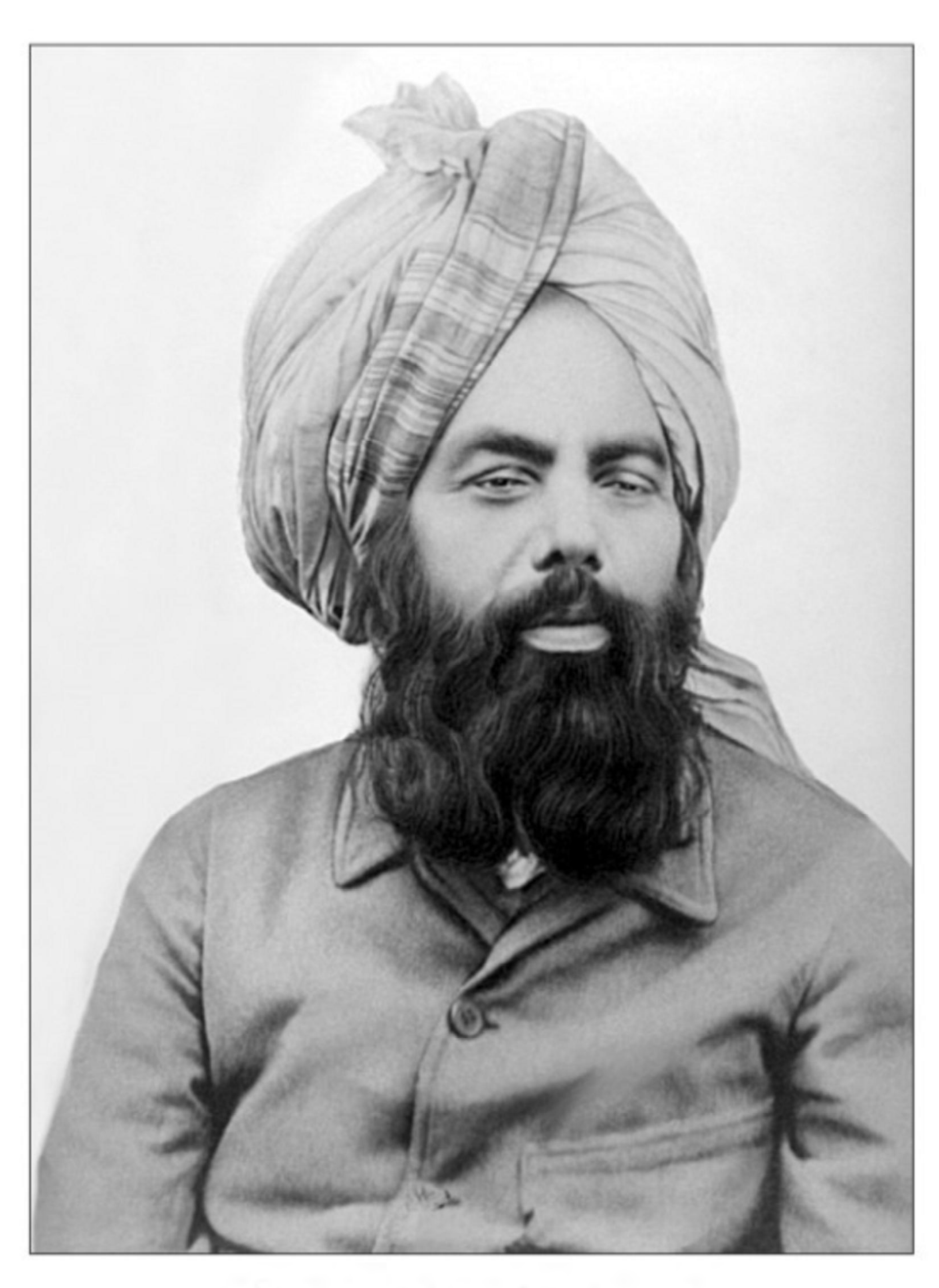
تذکرہ کے اس ایڈیشن کی تیاری و تکمیل میں مرکز کی ٹیم کے ممبران نے بڑی محنت اور لگن سے خدمت کی بھر پور توفیق پائی اور بہت عرقریزی اور شوق سے اس سعادت سے حصہ وافر پایا۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحۡسَنَ الۡجَزَاءِ۔

خاکسار

منیر الدین شمس

ایڈیشنل وکیل التصنیف

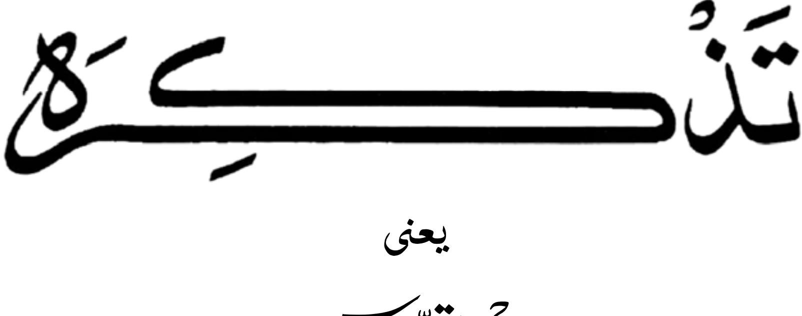
دسمبر ۲۰۲۲ء



حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ



یعنی

وحی مقدّس

و

رؤیا و کشوف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زمانہ تحصیلِ علم (الف)[۱] ''رَأَیۡتُ ذَاتَ لَیۡلَۃٍ وَّ اَنَا غُلَامٌ حَدِیۡثُ السِّنِّ کَاَنِّیۡ فِیۡ بَیۡتٍ لَطِیۡفٍ نَّظِیۡفٍ یُذۡکَرُ فِیۡھَا رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ۔ فَقُلۡتُ اَیُّھَا النَّاسُ اَیۡنَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ۔ فَاَشَارُوۡا اِلٰی حُجۡرَۃٍ ۔ فَدَخَلۡتُ مَعَ الدَّاخِلِیۡنَ ۔ فَبَشَّ بِیۡ حِیۡنَ وَافَیۡتُہٗ ۔ وَحَیَّانِیۡ بِاَحۡسَنِ مَاحَیَّیۡتُہٗ ۔ وَ مَا اَنۡسٰی حُسۡنَہٗ وَجَمَالَہٗ وَمَلَاحَتَہٗ وَتَحَنُّنَہٗ اِلٰی یَوۡمِیۡ ھٰذَا ۔ شَغَفَنِیۡ حُبًّا وَّ جَذَبَنِیۡ بِوَجۡہٍ حَسِیۡنٍ ۔ قَالَ مَا ھٰذَا بِیَمِیۡنِکَ یَا اَحۡمَدُ ۔ فَنَظَرۡتُ فَاِذَا کِتَابٌ بِیَدِی الۡیُمۡنٰی وَخَطَرَ بِقَلۡبِیۡ اَنَّہٗ مِنۡ

[۱] (ترجمہ از مرتّب) اوائل ایّامِ جوانی میں ایک رات میں نے (رؤیا میں) دیکھا کہ میں ایک عالی شان مکان میں ہوں جو نہایت پاک اور صاف ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور چرچا ہو رہا ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضورؐ کہاں تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اُس کے اندر چلا گیا اور جب میں حضورؐ کی خدمت میں پہنچا تو حضورؐ بہت خوش ہوئے اور آپؐ نے مجھے بہتر طور پر میرے سلام کا جواب دیا۔ آپؐ کا حسن و جمال اور ملاحت اور آپؐ کی پُر شفقت و پُر محبت نگاہ مجھے اب تک یاد ہے اور وہ مجھے کبھی بھول نہیں سکتی۔ آپؐ کی محبت نے مجھے فریفتہ کر لیا اور آپؐ کے حسین و جمیل چہرہ نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اس وقت آپؐ نے مجھے فرمایا کہ اے احمد تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا چیز ہے۔ جب میں نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اور وہ مجھے اپنی ہی ایک تصنیف معلوم ہوئی۔

مُّصَنَّفَاتِیْ۔ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ کِتَابٌ مِّنْ مُّصَنَّفَاتِیْ۔ قَالَ مَا اسْمُ کِتَابِکَ فَنَظَرْتُ اِلَی الْکِتَابِ مَرَّۃً اُخْرٰی وَ اَنَا کَالْمُتَحَیِّرِیْنَ۔ فَوَجَدْتُّہٗ یُشَابِہُ کِتَابًا کَانَ فِیْ دَارِ کُتُبِیْ وَاسْمُہٗ قُطْبِیٌّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِسْمُہٗ قُطْبِیٌّ۔ قَالَ اَرِنِیْ کِتَابَکَ الْقُطْبِیَّ فَلَمَّا اَخَذَہٗ وَ مَسَّتْہُ یَدُہٗ فَاِذَا ھِیَ ثَمَرَۃٌ لَّطِیْفَۃٌ تَسُرُّ النَّاظِرِیْنَ۔ فَشَقَّقَھَا کَمَا یُشَقَّقُ الثَّمَرُ فَخَرَجَ مِنْھَا عَسَلٌ مُّصَفًّی کَمَآءٍ مَّعِیْنٍ۔ وَرَاَیْتُ بِلَّۃَ الْعَسَلِ عَلٰی یَدِہِ الْیُمْنٰی مِنَ الْبَنَانِ اِلَی الْمِرْفَقِ کَانَ الْعَسَلُ یَتَقَاطَرُ مِنْھَا۔ وَ کَاَنَّہٗ یُرِیْنِیْ اِیَّاہُ لِیَجْعَلَنِیْ مِنَ الْمُتَعَجِّبِیْنَ۔ ثُمَّ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ عِنْدَ اُسْکُفَّۃِ الْبَیْتِ مَیِّتٌ قَدَّرَ اللہُ اِحْیَآءَہٗ بِھٰذِہِ الثَّمَرَۃِ وَقَدَّرَ اَنْ یَّکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُحْیِیْنَ۔ فَبَیْنَمَا اَنَا فِیْ ذٰلِکَ الْخَیَالِ فَاِذَا الْمَیِّتُ جَآءَنِیْ حَیًّا وَّ ھُوَ یَسْعٰی وَقَامَ وَرَآءَ ظَھْرِیْ وَفِیْہِ ضُعْفٌ کَاَنَّہٗ مِنَ الْجَآئِعِیْنَ۔ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ مُتَبَسِّمًا وَّ جَعَلَ الثَّمَرَۃَ قِطَعَاتٍ وَّاَکَلَ قِطْعَۃً مِّنْھَا وَ اٰتَانِیْ کُلَّ مَا بَقِیَ وَالْعَسَلُ یَجْرِیْ مِنَ الْقِطَعَاتِ کُلِّھَا وَ قَالَ یَا اَحْمَدُ اَعْطِہٖ قِطْعَۃً مِّنْ ھٰذِہٖ لِیَاْکُلَ وَیَتَقَوّٰی

بقیہ ترجمہ۔ میں نے عرض کیا۔ حضورؐ یہ میری ایک تصنیف ہے۔ آپؐ نے پوچھا اس کتاب کا کیا نام ہے۔ تب میں نے حیران ہوکر کتاب کو دوبارہ دیکھا تو اسے اس کتاب کے مشابہ پایا جو میرے کتب خانہ میں تھی اور جس کا نام قطبی ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس کا نام قطبی ہے۔ فرمایا اپنی یہ کتاب قطبی مجھے دکھا۔ جب حضورؐ نے اسے لیا تو حضورؐ کا مبارک ہاتھ لگتے ہی وہ ایک لطیف پھل بن گیا جو دیکھنے والوں کے لئے پسندیدہ تھا۔ جب حضورؐ نے اسے چیرا جیسے پھلوں کو چیرتے ہیں تو اس سے بہتے پانی کی طرح مصفّا شہد نکلا اور میں نے شہد کی طراوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے ہاتھ پر انگلیوں سے کہنیوں تک دیکھی اور شہد حضورؐ کے ہاتھ سے ٹپک رہا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گویا مجھے اس لئے وہ دکھا رہے ہیں تا مجھے تعجب میں ڈالیں۔ پھر میرے دل میں ڈالا گیا کہ دروازے کی چوکھٹ کے پاس ایک مردہ پڑا ہے جس کا زندہ ہونا اللہ تعالیٰ نے اس پھل کے ذریعہ مقدر کیا ہوا ہے اور یہی مقدر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو زندگی عطا کریں۔ مَیں اِسی خیال میں تھا کہ دیکھا کہ اچانک وہ مُردہ زندہ ہوکر دوڑتا ہوا میرے پاس آ گیا اور میرے پیچھے کھڑا ہو گیا مگر اس میں کچھ کمزوری تھی گویا وہ بھوکا تھا تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور اس پھل کے ٹکڑے کئے اور ایک ٹکڑا ان میں سے حضورؐ نے خود کھایا اور باقی سب مجھے دے دیئے ان سب ٹکڑوں سے شہد بہہ رہا تھا۔ اور فرمایا۔ اے احمد اس مُردہ کو ایک ٹکڑا دے دو تا اسے کھا کر قوت پائے۔

فَاَعْطَیْتُهٗ فَاَخَذَ یَاْکُلُ عَلٰی مَقَامِهٖ کَالْحَرِیْصِیْنَ۔ ثُمَّ رَاَیْتُ اَنَّ کُرْسِیَّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُفِعَ حَتّٰی قَرُبَ مِنَ السَّقْفِ وَ رَاَیْتُهٗ فَاِذَا وَجْهُهٗ یَتَلَاْلَاُ کَاَنَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ذَرَّتَا عَلَیْهِ وَ کُنْتُ اَنْظُرُ اِلَیْهِ وَ عَبَرَاتِیْ جَارِیَةٌ ذَوْقًا وَّ وَجْدًا۔ ثُمَّ اسْتَیْقَظْتُ وَ اَنَا مِنَ الْبَاکِیْنَ۔ فَاَلْقَی اللّٰهُ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ الْمَیِّتَ هُوَ الْاِسْلَامُ۔ وَ سَیُحْیِیْهِ اللّٰهُ عَلٰی یَدِیْ بِفُیُوْضٍ رُوْحَانِیَّةٍ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا یُدْرِیْکُمْ لَعَلَّ الْوَقْتَ قَرِیْبٌ فَکُوْنُوْا مِنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ وَ فِیْ هٰذِهِ الرُّؤْیَا رَبَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ وَ کَلَامِهٖ وَ اَنْوَارِهٖ وَ هَدِیَّةِ اَثْمَارِهٖ۔‘‘[۱]

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۴۸، ۵۴۹)

(ب) ’’اِس اَحقر نے ۱۸۶۴ء[۲] یا ۱۸۶۵ عیسوی میں یعنی اسی زمانے کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حِصّہ میں ہنوز تحصیلِ علم میں مشغول تھا جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اُس وقت اِس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اِس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پُوچھا کہ تُو نے اِس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام مَیں

بقیہ ترجمہ۔ مَیں نے دیا تو اس نے حریصوں کی طرح اسی جگہ ہی اسے کھانا شروع کر دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کرسی اونچی ہوگئی ہے حتیٰ کہ چھت کے قریب جا پہنچی ہے اور میں نے دیکھا کہ اس وقت آپؐ کا چہرہ مبارک ایسا چمکنے لگا کہ گویا اس پر سورج اور چاند کی شعاعیں پڑ رہی ہیں۔ میں آپؐ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ رہا تھا اور ذوق اور وجد کی وجہ سے میرے آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر میں بیدار ہوگیا اور اس وقت بھی میں کافی رو رہا تھا تب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ وہ مُردہ شخص اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض کے ذریعہ سے اسے اب میرے ہاتھ پر زندہ کرے گا اور تمہیں کیا پتہ شاید یہ وقت قریب ہو اس لئے تم اس کے منتظر رہو اور اس رؤیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اپنے پاک کلام سے اپنے انوار سے اور اپنے (باغِ قدس کے) پھلوں کے ہدیہ سے میری تربیت فرمائی تھی۔

[۱] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ رؤیا براہین احمدیہ میں بھی مذکور ہے مگر اس میں اس کے شروع کا اور آخر کا حصہ اس تفصیل سے بیان نہیں ہوا اس لئے اسے آئینہ کمالاتِ اسلام میں سے لے کر درج کیا گیا ہے۔

[۲] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یہ تاریخ غالباً سرسری طور پر ایک موٹے اندازہ کی بناء پر لکھی گئی ہے کیونکہ یہ رؤیا حضور کے زمانہ آغازِ جوانی کا ہے جبکہ آپ ہنوز تحصیلِ علم میں مشغول تھے جس کے بعد کچھ عرصہ آپ سیالکوٹ تشریف فرما رہے اور تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ تیجا سنگھ صاحب کی وفات

نے قطبی رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اَب اِس اشتہاری کتاب[1] کے تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اِشتہار دیا گیا ہے۔

غرض آنحضرتؐ نے وہ کتاب مجھ سے لے لی اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجنابؐ کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربُوز تھا۔ آنحضرتؐ نے جب اُس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مِرفق تک شہد سے بھر گیا۔ تب ایک مُردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا آنحضرتؐ کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آ کھڑا ہوا اور یہ عاجز آنحضرتؐ کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور آنحضرتؐ بڑے جاہ وجلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔

پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے زندہ ہوا اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اُس نئے زندہ کو دے دی اور اس نے وہیں کھالی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہوگئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں ایسا ہی آنحضرتؐ کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دینِ اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اُسی نُور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۷۴ تا ۲۷۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

نوجوانی کے زمانہ میں ’’وَرَاَیْتُ فِیْ غُلَوَاءِ شَبَابِیْ وَعِنْدَ دَوَاعِی التَّصَابِیْ کَاَنِّیْ دَخَلْتُ فِیْ مَکَانٍ۔ وَفِیْهِ حَفَدَتِیْ وَخَدَمِیْ فَقُلْتُ طَهِّرُوْا فِرَاشِیْ فَاِنَّ وَقْتِیْ قَدْ جَآءَ ثُمَّ اسْتَیْقَظْتُ وَخَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ وَذَهَبَ وَهْلِیْ اِلٰی اَنَّنِیْ مِنَ الْمَآئِتِیْنَ۔‘‘[2]

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۴۸)

بقیہ حاشیہ۔ (جو ۱۸۶۲ء میں ہوئی تھی۔ دیکھئے کتاب تذکرہ رؤسائے پنجاب) کا واقعہ انہی ایام کا ہے جب حضور سیالکوٹ میں رہتے تھے۔ پس یہ رؤیا دراصل ۱۸۶۴ء سے کئی سال قبل کا ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

[1] یعنی براہین احمدیہ۔ (مرزا بشیر احمد)

[2] (ترجمہ از مرتّب) میں نے ایک دفعہ اوائل ایامِ جوانی میں اور جب کہ کھیل کود کے اسباب کی طرف طبائع کا میلان

۱۸۶۱ء (تخمیناً) ’’مجھے یاد ہے کہ شاید چونتیس برس کا عرصہ گزرا ہوگا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ شیطان سیاہ رنگ اور بدصورت کھڑا ہے۔ اوّل اس نے میری طرف توجہ کی اور میں نے اس کو مُنہ پر طمانچہ مار کر کہا کہ دُور ہو اَے شیطان۔ تیرا مجھ میں حصہ نہیں۔ اور پھر وہ ایک دوسرے کی طرف گیا اور اس کو اپنے ساتھ کرلیا اور جس کو ساتھ کرلیا اس کو میں جانتا تھا۔ اتنے میں آنکھ کُھل گئی۔

اسی دن یا اس کے بعد اس شخص کو مرگی پڑی جس کو میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ شیطان نے اس کو ساتھ کرلیا تھا اور صرع کی بیماری میں گرفتار ہوگیا۔ اِس سے مجھے یقین ہوا کہ شیطان کی ہمراہی کی تعبیر مرگی ہے۔‘‘

(معیار المذاہب۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۸۳ حاشیہ)

۱۸۶۲ء ’’لالہ بھیم سین صاحب کو جو سیالکوٹ میں وکیل ہیں ایک مرتبہ میں نے خواب کے ذریعہ سے راجہ تیجا سنگھ کی موت کی خبر پا کر اُن کو اطلاع دی کہ وہ راجہ تیجا سنگھ جن کو سیالکوٹ کے دیہات جاگیر کے عوض میں تحصیل بٹالہ میں دیہات مع اس کے علاقہ کی حکومت کے ملے تھے فوت ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس خواب کو سن کر بہت تعجب کیا اور جب قریب دو بجے بعد دوپہر کے وقت ہوا تو مسٹر پرنسب[1] صاحب کمشنر امرتسر ناگہانی طور پر سیالکوٹ میں آ گئے اور انہوں نے آتے ہی مسٹر مکنیب[2] صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کو ہدایت کی کہ راجہ تیجا سنگھ کے باغات وغیرہ کی جو ضلع سیالکوٹ میں واقع ہیں بہت جلد ایک فہرست تیار ہونی چاہیے کیونکہ وہ کل بٹالہ میں فوت ہو گئے۔ تب لالہ بھیم سین نے اس خبر موت پر اطلاع پا کر نہایت تعجب کیا کہ کیونکر قبل از وقت اس کے مرنے کی خبر ہوگئی اور یہ نشان آج سے بیس برس پہلے کتاب براہین احمدیہ میں درج ہے دیکھو صفحہ ۲۵۶۔‘‘[3]

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

بقیہ ترجمہ۔ ہوتا ہے، رؤیا میں دیکھا کہ مَیں ایک مکان کے اندر داخل ہوا ہوں جس میں میرے خادم اور نوکر چاکر موجود ہیں۔ مَیں نے انہیں کہا کہ میرے مکان کو درست اور میرے بستر کو پاک وصاف کرو کیونکہ اب میرا وقت آ گیا ہے۔ اِس کے بعد میری آنکھ کُھل گئی۔ اُس وقت مجھ پر اپنی جان کے متعلق خطرہ و اندیشہ کی حالت طاری ہوئی اور میرا خیال اس طرف گیا کہ اب میری موت کا وقت آ گیا ہے۔

خاکسار مرتب عرض کرتا ہے کہ ’’فَاِنَّ وَقْتِیْ قَدْ جَآءَ‘‘ سے حضور نے اس وقت یہ تعبیر لی تھی کہ میرے مرنے کا وقت آ گیا ہے مگر جیسا کہ بعد کے حالات سے ظاہر ہوا اس سے مراد یہ تھی کہ میری بعثت کا وقت آ گیا ہے اور اس کی تائید آپ کے دوسرے الہام ’’بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید‘‘ سے بھی ہوتی ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ (مرزا بشیر احمد)

[1] Mr Prinsep

[2] Mr. McNabb

[3] براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۸۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱۔ (ناشر)

۱۸۶۵ء(قریباً) ''تیس برس کا عرصہ ہوا کہ مجھے صاف صاف مکاشفات کے ذریعہ سے اُن[۱] کے حالات دریافت ہوئے تھے۔ اگر میں جزماً کہوں تو شاید غلطی ہو مگر میں نے اُسی زمانہ میں ایک دفعہ عالمِ کشف میں اُن سے ملاقات کی یا کوئی ایسی صورتیں تھیں جو ملاقات سے مشابہ تھیں۔ چونکہ زمانہ بہت گزر گیا ہے اس لئے اصل صورت اُس کشف کی میرے ذہن سے فرو ہوگئی ہے۔'' (ست بچن۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۱ حاشیہ)

۱۸۶۵ء(قریباً) ''چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تبھی جلدی مرگیا اس لئے پہلے ہی سے اُس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔

ثَمَانِيْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذَالِكَ۔ اَوْ تَزِيْدُ عَلَيْهِ سِنِيْنًا۔ وَتَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا۔

یعنی تیری عمر اَسّی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دُور کی نسل کو دیکھ لے گا۔ اور یہ الہام قریباً پینتیس برس سے ہو چکا ہے۔''

(اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۸، ۴۱۹ و ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ٦٦)

۱۸۶۸ء ''ایک مقدمہ میں کہ اس عاجز کے والد مرحوم کی طرف سے اپنے زمینداری حقوق کے متعلق کسی رعیت پر دائر تھا۔ اِس خاکسار پر خواب میں یہ ظاہر کیا گیا کہ اِس مقدمہ میں ڈگری ہو جائے گی چنانچہ اس عاجز نے وہ خواب ایک آریہ[۲] کو کہ جو قادیان میں موجود ہے بتلادی۔

پھر بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا کہ اخیر تاریخ پر صرف مدّعا علیہ معہ اپنے چند گواہوں کے عدالت میں حاضر ہوا اور اِس طرف سے کوئی مختار وغیرہ حاضر نہ ہوا۔ شام کو مدّعا علیہ اور سب گواہوں نے واپس آ کر بیان کیا کہ مقدمہ خارج ہو گیا۔

اِس خبر کو سنتے ہی وہ آریہ تکذیب اور استہزاء سے پیش آیا۔ اُس وقت جس قدر قلق اور کرب گزرا بیان میں نہیں آ سکتا کیونکہ قریب قیاس معلوم نہیں ہوتا تھا کہ ایک گروہِ کثیر کا بیان جن میں بے تعلق آدمی بھی تھے خلاف واقعہ ہو۔ اس سخت حزن اور غم کی حالت میں نہایت شدّت سے الہام ہوا کہ جو آہنی میخ کی طرح دل کے اندر داخل

---

[۱] باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ۔ (مرزا بشیر احمد)

[۲] لالہ شرمپت (بحوالہ تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۶) (مرزا بشیر احمد)

ہو گیا اور وہ یہ تھا۔

ڈگری ہو گئی ہے۔ مسلمان ہے!

یعنی کیا تو باور نہیں کرتا اور باوجود مسلمان ہونے کے شک کو دخل دیتا ہے۔

آخر تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ فی الحقیقت ڈگری[1] ہی ہوئی تھی اور فریق ثانی نے حکم کے سننے میں دھوکا کھایا تھا۔'' (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۵۸، ۶۵۹ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۴)

۱۸۶۸ء '' ایک وکیل صاحب سیالکوٹ میں ہیں جن کا نام لالہ بھیم سین ہے ایک مرتبہ جب انہوں نے اِس ضلع میں وکالت کا امتحان دیا تو میں نے ایک خواب کے ذریعہ سے اُن کو بتلایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا مقدّر ہے کہ اس ضلع کے کُل اشخاص جنہوں نے وکالت یا مختاری کا امتحان دیا ہے فیل ہو جائیں گے مگر سب میں سے صرف تم ایک ہو کہ وکالت میں پاس ہو جاؤ گے اور یہ خبر میں نے تیس کے قریب اور لوگوں کو بھی بتلائی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سیالکوٹ کی تمام جماعت کی جماعت جنہوں نے وکالت یا مختار کاری کا امتحان دیا تھا فیل کئے گئے اور صرف لالہ بھیم سین پاس ہو گئے...... اور یہ نشان آج سے بیس برس پہلے کتاب براہین احمدیہ میں درج ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۵۶۔''[2] (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۶)

۱۸۶۸ء (قریباً) ''ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے بھائی غلام قادر صاحب سخت بیمار ہیں۔ سو یہ خواب بہت سے آدمیوں کو سنایا گیا۔ چنانچہ اس کے بعد وہ سخت بیمار ہو گئے۔ تب میں نے ان کے لئے دعا شروع کی تو دوبارہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے ایک بزرگ فوت شدہ اُن کو بلا رہے ہیں۔ اِس خواب کی تعبیر بھی موت ہوا کرتی ہے چنانچہ ان کی بیماری بہت بڑھ گئی اور وہ ایک مُشتِ استخواں سے رہ گئے۔

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''حاکم مجوز نے جس کا نام حافظ ہدایت علی تھا صرف مدّعا علیہ کے بیان پر کہ ہمیں حسبِ فیصلہ صاحب کمشنر درخت کاٹ لینے کا حق حاصل ہے مقدمہ کو خارج کر دیا اور مدّعا علیہ کو حکم سنا کر معہ اس کے گواہوں کے رخصت کر دیا۔ اس پر انہوں نے گاؤں میں آ کر مشہور کر دیا کہ مقدمہ خارج ہو گیا ہے لیکن جب وہ عدالت کے کمرہ سے نکل گئے تو اس وقت مِثل خواں نے جو اتفاقاً باہر گیا ہوا تھا حاکم کو کہا کہ آپ نے اس مقدمہ میں دھوکا کھایا ہے اور جو فریق ثانی نے نقل روبکار صاحب کمشنر پیش کی ہے وہ حکم تو فنانشل صاحب کے حکم سے منسوخ ہو چکا ہے اور اس نے روبکار دکھلا دی۔ تب ہدایت علی کی عقل نے چکر کھایا اور اسی وقت اپنی روبکار پھاڑ دی اور ڈگری کی۔''

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۱، ۵۲۲)

[2] براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۸۴ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۱۔ (ناشر)

اس پر مجھے سخت قلق ہوا اور میں نے ان کی شفاء کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کی......سو جب مَیں دعا میں مشغول ہوا تو میں نے کچھ دنوں کے بعد خواب میں دیکھا کہ برادر مذکور پورے تندرست کی طرح بغیر سہارے کے مکان میں چل رہے ہیں چنانچہ بعد میں اللہ تعالیٰ نے اُن کو شفاء بخشی اور وہ اس واقعہ کے بعد پندرہ[۱] برس تک زندہ رہے۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۵)

۱۸۶۸ء (تخمیناً) ''ایک شخص سہج رام نام امرتسر کی کمشنری میں سررشتہ دار تھا اور پہلے وہ ضلع سیالکوٹ میں صاحب ڈپٹی کمشنر کا سررشتہ دار تھا اور وہ مجھ سے ہمیشہ مذہبی بحث رکھا کرتا تھا اور دین اسلام سے فطرتاً ایک کینہ رکھتا تھا اور ایسا اتفاق ہوا کہ میرے ایک بڑے بھائی تھے۔ انہوں نے تحصیلداری کا امتحان دیا تھا اور امتحان میں پاس ہو گئے تھے اور وہ ابھی گھر میں قادیان میں تھے اور نوکری کے امیدوار تھے۔ ایک دن مَیں اپنے چوبارہ میں عصر کے وقت قرآن شریف پڑھ رہا تھا جب مَیں نے قرآن شریف کا دوسرا صفحہ اُلٹانا چاہا تو اسی حالت میں میری آنکھ کشفی رنگ پکڑ گئی اور میں نے دیکھا کہ سہج رام سیاہ کپڑے پہنے ہوئے اور عاجزی کرنے والوں کی طرح دانت نکالے ہوئے میرے سامنے آ کھڑا ہوا جیسا کہ کوئی کہتا ہے کہ میرے پر رحم کرا دو۔ مَیں نے اُس کو کہا کہ اب رحم کا وقت نہیں اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ اسی وقت یہ شخص فوت ہو گیا ہے اور کچھ خبر نہ تھی۔ بعد اس کے میں نیچے اترا اور میرے بھائی کے پاس چھ سات آدمی بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کی نوکری کے بارہ میں باتیں کر رہے تھے۔ میں نے کہا کہ اگر پنڈت سہج رام فوت ہو جائے تو وہ عہدہ بھی عمدہ ہے۔ ان سب نے میری بات سن کر قہقہہ مار کر ہنسی کی کہ کیا چنگے بھلے کو مارتے ہو۔ دوسرے دن یا تیسرے دن خبر آ گئی کہ اُسی گھڑی سہج رام ناگہانی موت سے اِس دنیا سے گزر گیا۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۹)

۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء (الف) ''۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں بھی ایک عجیب الہام اردو میں ہوا تھا......اور تقریب اِس الہام کی یہ پیش آئی تھی کہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کہ جو کسی زمانہ میں اس عاجز کے ہم مکتب بھی تھے جب نئے نئے مولوی ہو کر بٹالہ میں آئے اور بٹالیوں کو اُن کے خیالات گراں گزرے تو تب ایک شخص نے مولوی صاحب ممدوح سے کسی اختلافی مسئلہ میں بحث کرنے کے لئے اس ناچیز کو بہت مجبور کیا۔ چنانچہ اُس کے کہنے کہانے سے یہ عاجز شام کے وقت اُس شخص کے ہمراہ مولوی صاحب ممدوح کے مکان پر گیا اور مولوی صاحب کو معہ ان

---

[۱] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) میرزا غلام قادر صاحب کی وفات ۱۸۸۳ء میں ہوئی تھی۔ (کتاب تذکرہ رؤسائے پنجاب)

کے والد صاحب کے مسجد میں پایا۔

پھر خلاصہ یہ کہ اس احقر نے مولوی صاحب موصوف کی اس وقت کی تقریر کو سن کر معلوم کر لیا کہ ان کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں کہ قابلِ اعتراض ہو اس لئے خاص اللہ کے لئے بحث کو ترک کیا گیا۔ رات کو خداوندِ کریم نے اپنے الہام اور مخاطبت میں اُسی ترکِ بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ

تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

پھر بعد اس کے عالمِ کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔

چونکہ خالصاً خدا اور اس کے رسول کے لئے انکسار اور تذلل اختیار کیا گیا اس لئے اس محسنِ مطلق نے نہ چاہا کہ اُس کو بغیر اجر کے چھوڑے۔'' (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۱، ۶۲۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

(ب) ''مجھے اللہ جلّ شانہٗ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ وہ بعض امراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا اور مجھے اس نے فرمایا کہ

میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت[1] ڈھونڈیں گے۔'' (برکات الدعا[2]۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۵)

(ج) ''عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جُوا اُٹھائیں گے اور خدا انہیں برکت دے گا۔''

(تجلّیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹ حاشیہ)

(د) ''اِنِّیْ[3] رَاَیْتُ فِیْ مُبَشِّرَۃٍ اُرِیْتُھَا جَمَاعَۃً مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُخْلِصِیْنَ وَالْمُلُوْكِ الْعَادِلِیْنَ

۱؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ''یہ برکت ڈھونڈنے والے بیعت میں داخل ہوں گے اور ان کے بیعت میں داخل ہونے سے گویا سلطنت بھی اس قوم کی ہوگی۔

پھر مجھے کشفی رنگ میں وہ بادشاہ دکھائے بھی گئے۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور چھ سات سے کم نہ تھے۔''

(الحکم مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۲؎ نیز ''قادیان کے آریہ اور ہم۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۲۰'' (ناشر)

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) میں نے ایک مبشر خواب میں مخلص مومنوں اور عادل اور نیکوکار بادشاہوں کی ایک جماعت دیکھی

الصَّالِحِيْنَ۔ بَعْضُهُمْ مِّنْ هٰذَا الْمُلْكِ وَبَعْضُهُمْ مِّنَ الْعَرَبِ وَبَعْضُهُمْ مِّنْ فَارِسَ وَ بَعْضُهُمْ مِّنْ بِلَادِ الشَّامِ وَ بَعْضُهُمْ مِّنْ اَرْضِ الرُّوْمِ وَ بَعْضُهُمْ مِّنْ بِلَادٍ لَّا اَعْرِفُهَا ثُمَّ قِيْلَ لِیْ مِنْ حَضْرَةِ الْغَيْبِ اِنَّ هٰٓؤُلَاءِ يُصَدِّقُوْنَكَ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِكَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ وَيَدْعُوْنَ لَكَ وَاُعْطِیْ لَكَ بَرَكَاتٍ حَتّٰی يَتَبَرَّكَ الْمُلُوْكُ بِثِيَابِكَ وَ اُدْخِلُهُمْ فِی الْمُخْلِصِيْنَ۔ هٰذَا رَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ وَاُلْهِمْتُ مِنَ اللهِ الْعَلَّامِ۔ ‘‘

(لُجّة النّور ۔روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۳۳۹، ۳۴۰)

۱۸۷۰ء (الف) ’’عرصہ تخمیناً بارہ برس کا ہوا ہے کہ ایک ہندو[۱] صاحب کہ جو اَب آریہ سماج قادیان کے ممبر اور صحیح وسلامت موجود ہیں۔ حضرت خاتم الرّسل صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور آنجناب کی پیشین گوئیوں سے سخت منکر تھا...... اس ہندو صاحب کا ایک عزیز[۲] کسی ناگہانی پیچ میں آ کر قید ہو گیا اور اُس کے ہمراہ ایک اور ہندو[۳] بھی قید ہوا اور اُن دونوں کا چیف کورٹ میں اپیل گزرا۔ اُس حیرانی اور سرگردانی کی حالت میں ایک دن اُس آریہ صاحب نے مجھ سے یہ بات کہی کہ غیبی خبر اِسے کہتے ہیں کہ آج کوئی یہ بتلا سکے کہ اس ہمارے مقدمہ کا انجام کیا ہے...... تب میرے دل میں خدا کی طرف سے یہی جوش ڈالا گیا کہ خدا اُس کو اسی مقدمہ میں شرمندہ اور لاجواب کرے اور مَیں نے دعا کی کہ اے خداوندِ کریم تیرے نبی کریمؐ کی عزت اور عظمت سے یہ شخص سخت منکر ہے اور تیرے نشانوں اور پیشین گوئیوں سے جو تُو نے اپنے رسول پر ظاہر فرمائیں سخت انکاری ہے اور اس مقدمہ کی آخری حقیقت کھلنے سے یہ لاجواب ہو سکتا ہے اور تو ہر بات پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کوئی امر تیرے علم محیط سے مخفی نہیں۔

تب خدا نے جو اپنے سچے دین اسلام کا حامی ہے اور اپنے رسولؐ کی عزت اور عظمت چاہتا ہے رات کے

بقیہ ترجمہ۔ جن میں سے بعض اسی ملک (ہند) کے تھے اور بعض عرب کے۔ بعض فارس کے اور بعض شام کے بعض روم کے اور بعض دوسرے بلاد کے تھے جن کو مَیں نہیں جانتا۔ اس کے بعد مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے اور تیرے لئے دعائیں کریں گے اور میں تجھے بہت برکتیں دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور میں ان کو مخلصوں میں داخل کروں گا۔ یہ وہ خواب ہے جو میں نے دیکھی اور وہ الہام ہے جو خدائے علّام کی طرف سے مجھے ہوا۔

۱؎ لالہ شرمپت (مرزا بشیر احمد) ۲؎ لالہ بشمبر داس (مرزا بشیر احمد) ۳؎ خوشحال چند نامی (مرزا بشیر احمد)

وقت رؤیا میں کُل حقیقت مجھ پر کھول دی اور ظاہر کیا کہ تقدیرِ الٰہی میں یوں مقدّر ہے کہ اس کی مثل چیف کورٹ سے عدالتِ ماتحت میں پھر واپس آئے گی اور پھر اس عدالتِ ماتحت میں نصف قید اُس کی تخفیف ہوجائے گی مگر بَری نہیں ہوگا اور جو اُس کا دوسرا رفیق ہے وہ پوری قید بھگت کر خلاصی پائے گا اور بَری وہ بھی نہیں ہوگا۔

پس میں نے اِس خواب سے بیدار ہوکر اپنے خداوندِ کریم کا شکر کیا جس نے مخالف کے سامنے مجھ کو مجبور ہونے نہ دیا اور اسی وقت مَیں نے یہ رؤیا ایک جماعتِ کثیر کو سنا دیا اور اُس ہندو صاحب کو بھی اُسی دن خبر کر دی۔‘‘

(براہین احمدیہ حصّہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۷۷ تا ۲۷۹ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

(ب) ’’ بشمبر داس بقید ایک سال مقید ہوگیا تھا اور اس کے بھائی شرمپت نام نے جو سرگرم آریہ ہے مجھ سے دعا کی التجا کی تھی اور نیز یہ پوچھا تھا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ مَیں نے دعا کی اور کشفی نظر سے مَیں نے دیکھا کہ مَیں اس دفتر میں گیا ہوں جہاں اس کی قید کی مثل تھی۔ مَیں نے اس مثل کو کھولا اور برس کا لفظ کاٹ کر اُس کی جگہ چھ مہینے لکھ دیا اور پھر مجھے الہامِ الٰہی سے بتلایا گیا کہ مثل چیف کورٹ سے واپس آئے گی اور برس کی جگہ چھ مہینے رہ جائے گی لیکن بَری نہیں ہوگا۔ چنانچہ میں نے یہ تمام کشفی واقعات شرمپت آریہ کو جو اَب تک زندہ موجود ہے نہایت صفائی سے بتلا دیئے۔ اور جب میں نے بتلایا اور بعینہٖ وہ باتیں ظہور میں آگئیں تو اُس نے میری طرف لکھا کہ آپ خدا کے نیک بندے ہو اس لئے اُس نے آپ پر غیب کی باتیں ظاہر کر دیں۔‘‘

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۷)

۱۸۷۰ء (تخمیناً) (الف) ’’اِس رؤیا صادقہ میں کہ ایک کشفِ صریح کی قسم تھی یہ معلوم کرایا گیا تھا کہ ایک کھتری ہندو بشمبر داس نامی جو اَب تک قادیان میں بقیدِ حیات موجود ہے مقدمہ فوجداری سے بَری نہیں ہوگا مگر آدھی قید تخفیف ہوجائے گی لیکن اُس کا دُوسرا ہم قید خوشحال نامی کہ وہ بھی اب تک قادیان میں زندہ موجود ہے ساری قید بھگتے گا۔ سو اِس جُزوِ کشف کی نسبت یہ ابتلا پیش آیا کہ جب چیف کورٹ سے حسبِ پیشگوئی ایں عاجز مثل مقدمہ مذکورہ واپس آئی تو متعلّقینِ مقدّمہ نے اُس واپسی کو بریت پر حمل کر کے گانوؤں میں یہ مشہور کر دیا کہ دونوں ملزم جُرم سے بَری ہوگئے ہیں۔ مجھ کو یاد ہے کہ رات کے وقت میں یہ خبر مشہور ہوئی اور یہ عاجز مسجد میں عشاء کی نماز پڑھنے کو طیار تھا کہ ایک نے نمازیوں میں سے بیان کیا کہ یہ خبر بازار میں پھیل رہی ہے اور ملزمان گانوؤں میں آگئے ہیں۔ سو چونکہ یہ عاجز علانیہ لوگوں میں کہہ چکا تھا کہ دونوں مجرم ہرگز جرم سے بَری نہیں ہوں گے اِس لئے جو کچھ غم

اور قلق اور کرب اُس وقت گزرا سو گزرا۔ تب خدا نے کہ جو اِس عاجز بندہ کا ہر یک حال میں حامی ہے نماز کے اوّل یا عین نماز میں بذریعہ الہام یہ بشارت دی

لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی[1]

اور پھر فجر کو ظاہر ہو گیا کہ وہ خبر بَری ہونے کی سراسر جھوٹی تھی اور انجام کار وہی ظہور میں آیا کہ جو اِس عاجز کو خبر دی گئی تھی جس کو شرمپت نامی ایک آریہ اور چند دوسرے لوگوں کے پاس قبل از وقوع بیان کیا گیا تھا۔‘‘

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۵۷،۶۵۸ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۴)

(ب) ’’جب بشمبر داس کی قید کی نسبت چیف کورٹ میں اپیل دائر کیا گیا تو نمازِ عشاء کے وقت جب مَیں اپنی بڑی مسجد[2] میں تھا علی محمد نام ایک مُلّاں ساکن قادیان نے جو اَب تک زندہ اور ہمارے سلسلہ کا مخالف ہے میرے پاس آکر بیان کیا کہ اپیل منظور ہو گئی اور بشمبر داس بَری ہو گیا اور کہا کہ بازار میں اِس خوشی کا ایک جوش برپا ہے۔ تب اس غم سے میرے پر وہ حالت گزری جس کو خدا جانتا ہے۔ اُس غم سے مَیں محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ میں زندہ ہوں یا مر گیا۔ تب اسی حالت میں نماز شروع کی گئی۔ جب میں سجدہ میں گیا تب مجھے یہ الہام ہوا۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی

یعنی غم نہ کر تجھی کو غلبہ ہوگا۔

تب میں نے شرمپت کو اس سے اطلاع دی اور حقیقت یہ کھلی کہ اپیل صرف لیا گیا ہے یہ نہیں کہ بشمبر داس بَری کیا گیا ہے۔‘‘ (قادیان کے آریہ اور ہم۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۳۶)

۱۸۷۱ء (تخمیناً) ’’تیس برس سے زیادہ عرصہ ہوا جب میں تپ سے سخت بیمار ہوا۔ اس قدر شدید تپ مجھے چڑھی ہوئی تھی کہ گویا بہت سے انگارے سینے پر رکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ اِس اثنائے میں مجھے الہام ہوا۔

وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ۔‘‘[3]

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰/اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱ کالم نمبر ۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) خوف مت کر تُو ہی غالب رہے گا۔ [2] مسجد اقصیٰ (شمس)

[3] (ترجمہ از مرتّب) اور جو وجود لوگوں کے لئے نفع رساں ہو وہ زمین پر زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے۔

۱۸۷۲ء (تخمیناً) ’’مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک خواب اپنا عرض کیا جس میں انہوں نے بجلی دیکھی تھی۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ شاید کوئی ۳۰ برس کا عرصہ گذرا ہوگا کہ مَیں نے بھی ایک خواب دیکھا کہ اَب جس مقام پر مدرسہ کی عمارت ہے وہاں بڑی کثرت سے بجلی چمک رہی ہے۔

بجلی چمکنے کی یہ تعبیر ہوتی ہے کہ وہاں آبادی ہوگی۔‘‘ (البدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۸ کالم نمبر ۳)

۱۸۷۲ء (تخمیناً) ’’تخمیناً دس برس کا عرصہ ہوا ہے جو میں نے خواب میں حضرت مسیح علیہ السلام کو دیکھا اور مسیح نے اور مَیں نے ایک جگہ ایک ہی برتن میں کھانا کھایا اور کھانے میں ہم دونوں ایسے بے تکلّف اور بامحبت تھے کہ جیسے دو حقیقی بھائی ہوتے ہیں اور جیسے قدیم سے دو رفیق اور دلی دوست ہوتے ہیں اور بعد اُس کے اسی مکان میں جہاں اَب یہ عاجز اس حاشیہ کو لکھ رہا ہے مَیں اور مسیح اور ایک اور کامل اور مکمل سیّد آلِ رسولؐ دالان میں خوش دلی سے ایک عرصہ تک کھڑے رہے اور سیّد صاحب کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا۔ اُس میں بعض افرادِ خاصۂ اُمّتِ محمدیہ کے نام لکھے ہوئے تھے اور حضرتِ خداوند تعالیٰ کی طرف سے اُن کی کچھ تعریفیں لکھی ہوئی تھیں۔ چنانچہ سیّد صاحب نے اس کاغذ کو پڑھنا شروع کیا جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ مسیح کو اُمّتِ محمدیہ کے اُن مراتب سے اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ جو عنداللہ اُن کے لئے مقرر ہیں اور اُس کاغذ میں عبارت تعریفی تمام ایسی تھی کہ جو خالص خدائے تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ سو جب پڑھتے پڑھتے وہ کاغذ اخیر تک پہنچ گیا اور کچھ تھوڑا ہی باقی رہا تب اِس عاجز کا نام آیا جس میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ عبارت تعریفی عربی زبان میں لکھی ہوئی تھی۔

هُوَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَ تَفْرِیْدِیْ فَکَادَ اَنْ یُّعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔

یعنی وہ مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید سو عنقریب لوگوں میں مشہور کیا جائے گا۔

یہ اخیر فقرہ فَکَادَ اَنْ یُّعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ اسی وقت بطورِ الہام بھی القا ہوا۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۸۰، ۲۸۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

۱۸۷۲ء (تخمیناً) (الف) ’’ایک دفعہ میں نے باوا نانک صاحب کو خواب میں دیکھا کہ اُنہوں نے اپنے تئیں مسلمان ظاہر کیا ہے[۱] اور میں نے دیکھا کہ ایک ہندوان کے چشمہ سے پانی پی رہا ہے پس مَیں نے اس ہندو کو کہا

---

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’میری خواب میں جو باوا نانک صاحب نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا اس سے یہی مراد تھی کہ ایک زمانہ میں ان کا مسلمان ہونا پبلک پر ظاہر ہو جائے گا چنانچہ اِسی امر کے لیے کتاب سَت بچن تصنیف کی گئی تھی اور یہ جو مَیں نے ہندوؤں کو کہا کہ یہ چشمہ گدلا ہے ہمارے چشمہ سے پانی پیؤ اس سے یہ مراد تھی کہ ایسا زمانہ

کہ یہ چشمہ گدلا ہے ہمارے چشمے سے پانی پیو۔ تیس برس کا عرصہ ہوا ہے جبکہ مَیں نے یہ خواب یعنی باوا نانک صاحب کو مسلمان دیکھا۔ اُسی وقت اکثر ہندوؤں کو سنایا گیا تھا اور مجھے یقین تھا کہ اس کی کوئی تصدیق پیدا ہوجائے گی چنانچہ ایک مدّت کے بعد وہ پیشگوئی بکمال صفائی پوری ہوگئی اور تین سو برس کے بعد وہ چولہ ہمیں دستیاب ہوگیا کہ جو ایک صریح دلیل باوا صاحب کے مسلمان ہونے پر ہے۔ یہ چولہ جو ایک قسم کا پیراہن ہے بمقام ڈیرہ نانک[۱] باوا نانک صاحب کی اولاد کے پاس بڑی عزت اور حرمت سے بطور تبرک محفوظ ہے۔''

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۱، ۵۸۲)

(ب) ''یہ بھی یاد رہے کہ میں نے دو مرتبہ باوا نانک صاحب کو کشفی حالت میں دیکھا ہے اور اُن کو اِس بات کا اقراری پایا ہے کہ انہوں نے اُسی نُور سے روشنی حاصل کی ہے۔ فضولیاں اور جھوٹ بولنا مُردارخوروں کا کام ہے۔ مَیں وہی کہتا ہوں کہ جو میں نے دیکھا ہے۔ اسی وجہ سے میں باوا نانک صاحب کو عزت کی نظر سے دیکھتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ اُس چشمے سے پانی پیتے تھے جس سے ہم پیتے ہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ مَیں اُس معرفت سے بات کر رہا ہوں کہ جو مجھے عطا کی گئی ہے۔''

(از اشتہار مورخہ ۱۸؍اپریل ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۲۷۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۸۷۲ء (قریباً) ''مارٹن کلارک والے مقدّمہ سے قریباً پچیس سال پہلے میں ایک دفعہ خواب میں دیکھ چکا تھا کہ مَیں ایک عدالت میں کسی حاکم کے سامنے حاضر ہوں اور نماز کا وقت آ گیا ہے تو مَیں نے اُس حاکم سے نماز کے لئے اجازت طلب کی تو اُس نے کشادہ پیشانی سے مجھے اجازت دی۔

چنانچہ اِس کے مطابق اس مقدمہ میں عین دورانِ مقدمہ میں جبکہ مَیں نے کپتان ڈگلس سے نماز کے لئے اجازت چاہی تو اس نے بڑی خوشی سے مجھے اجازت دے دی۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۸)

۱۸۷۲ء (قریباً) ''مَیں نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ بٹالہ کے مکانات میں ایک حویلی ہے اُس میں ایک سیاہ کمبل پر میں بیٹھا ہوں اور لباس بھی کمبل ہی کی طرح پہنا ہوا ہے گویا کہ دنیا سے الگ ہوا ہوں۔ اتنے میں ایک لمبے قد کا شخص آیا اور مجھے پوچھتا ہے کہ میرزا غلام احمد غلام مرتضیٰ کا بیٹا کہاں ہے؟ مَیں نے کہا

بقیہ حاشیہ۔ آنے والا ہے کہ اہلِ ہنود اور سکّھوں پر اِسلام کی حقّانیت صاف طور سے کھل جائے گی اور باوا صاحب کا چشمہ جس کو حال کے سکّھوں نے اپنی کم فہمی سے گدلا بنا رکھا ہے وہ میرے ذریعہ صاف کیا جائے گا۔''

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۳)

[۱] ضلع گورداسپور (شمس)

مَیں ہوں ۔ کہنے لگا کہ مَیں نے آپ کی تعریف سنی ہے کہ آپ کو اسرارِ دینی اور حقائق اور معارف میں بہت دخل ہے، یہ تعریف سن کر ملنے آیا ہوں ۔ مجھے یاد نہیں کہ مَیں نے کیا جواب دیا۔ اِس پر اُس نے آسمان کی طرف منہ کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور بہہ کر رخسار پر پڑتے تھے ۔ ایک آنکھ اُوپر تھی اور ایک نیچے اور اس کے منہ سے حسرت بھرے یہ الفاظ نکل رہے تھے۔'' تہی دستانِ عشرت را''

اس کا مطلب میں نے یہ سمجھا کہ یہ مرتبہ انسان کو نہیں ملتا جب تک کہ وہ اپنے اوپر ایک ذبح اور موت وارد نہ کرے ۔ اس مقام پر عرب[1] صاحب نے حضرت کا یہ شعر پڑھا جس میں یہ کلمہ منسلک تھا

کہ مے خواہد نگارِ من تہی دستانِ عشرت را[2]

حضرت نے فرمایا کہ ''میں نے پھر اس کلمہ کو اس مصرعہ میں جوڑ دیا کہ یاد رہے۔''

(البدر[3] جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۶ رفروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۸، ۱۹)

۱۸۷۳ء (تخمیناً) ''مَیں مرزا صاحب (والد صاحب) کے وقت میں زمینداروں کے ساتھ ایک مقدمہ پر امرتسر میں کمشنر کی عدالت میں تھا۔ فیصلہ سے ایک دن پہلے کمشنر زمینداروں کی نہایت رعایت کرتا ہوا اور ان کی شرارتوں کی پرواہ نہ کر کے عدالت میں کہتا تھا کہ یہ غریب لوگ ہیں تم ان پر ظلم کرتے ہو۔ اس رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ انگریز ایک چھوٹے سے بچہ کی شکل میں میرے پاس کھڑا ہے اور میں اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہا ہوں ۔

صبح کو جب ہم عدالت میں گئے تو اُس کی حالت ایسی بدلی ہوئی تھی کہ گویا وہ پہلا انگریز ہی نہ تھا۔ اُس نے زمینداروں کو بہت ہی ڈانٹا اور مقدّمہ ہمارے حق میں فیصلہ کیا اور ہمارا سارا خرچہ بھی اُن سے دلایا۔''

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷ رجون ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

۱۸۷۴ء (قریباً) ''مَیں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا جو ایک اونچے چبوترے پر بیٹھا ہوا تھا اور اُس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا[4]، وہ نان اُس نے مجھے دیا اور کہا کہ

---

[1] ابوسعید صاحب (مرزا البشیر احمد)

[2] (ترجمہ از مرتّب) کیوں کہ میرا محبوب آرام طلبی کی زندگی سے الگ رہنے والے لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔

[3] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴ رجنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸ میں بھی یہ خواب باختلافِ الفاظ درج ہے۔

[4] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''اور بہت بڑا تھا گویا چار نان کے مقدار پر تھا۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۰)

یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔

یہ اُس زمانہ کی خواب ہے جبکہ مَیں نہ کوئی شہرت اور نہ کوئی دعویٰ رکھتا تھا اور نہ میرے ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی مگر اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر ہمیشہ کے لئے میری ہمسائیگی میں آ آباد ہوئے ہیں۔

اور نان سے میں نے یہ تعبیر کی تھی کہ خدا ہمارا اور ہماری جماعت کا آپ متکفّل ہوگا اور رزق کی پریشانگی ہم کو پراگندہ نہیں کرے گی۔ چنانچہ سالہائے دراز سے ایسا ہی ظہور میں آ رہا ہے۔‘‘

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۴، ۵۸۵)

۱۸۷۴ء (قریباً) ’’مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ ایک بڑی لمبی نالی ہے کہ جو کئی کوس تک چلی جاتی ہے اور اُس نالی پر ہزارہا بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اس طرح پر کہ بھیڑوں کا سر نالی کے کنارہ پر ہے۔ اِس غرض سے کہ تا ذبح کرنے کے وقت اُن کا خون نالی میں پڑے اور باقی حصّہ اُن کے وجود کا نالی سے باہر ہے اور نالی شرقاً غرباً واقع ہے اور بھیڑوں کے سر نالی پر جنوب کی طرف سے رکھے گئے ہیں اور ہر ایک بھیڑ پر ایک قصاب بیٹھا ہے اور اُن تمام قصابوں کے ہاتھ میں ایک ایک چھری ہے جو ہر ایک بھیڑ کی گردن پر رکھی ہوئی ہے اور آسمان کی طرف اُن کی نظر ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کی اجازت کے منتظر ہیں اور مَیں اُس میدان میں شمالی طرف پھر رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ جو دراصل فرشتے ہیں بھیڑوں کے ذبح کرنے کے لئے مستعد بیٹھے ہیں۔ محض آسمانی اجازت کی انتظار ہے تب میں ان کے نزدیک گیا اور میں نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ

یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا تمہاری پروا کیا رکھتا ہے اگر تم اس کی پرستش نہ کرو اور اس کے حکموں کو نہ سنو۔

اور میرا یہ کہنا ہی تھا کہ فرشتوں نے سمجھ لیا کہ ہمیں اجازت ہوگئی۔ گویا میرے منہ کے لفظ خدا کے لفظ[۱] تھے۔ تب فرشتوں نے جو قصابوں کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے فی الفور اپنی بھیڑوں پر چھریئیں پھیر دیں اور

۱؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ’’معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ خلیفہ جو ہوتا ہے وہ آسمان سے ہوتا ہے اس لئے میں نے جو آواز دی تو انہوں نے سمجھا کہ حکم ہوگیا اور جو آواز آسمان سے آئی تھی وہ میں نے کہی۔‘‘

(البدر مورخہ ۱۶؍ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

چھریوں کے لگنے سے بھیڑوں نے ایک دردناک طور پر تڑپنا شروع کیا۔ تب اُن فرشتوں نے سختی سے ان بھیڑوں کی گردن کی تمام رگیں کاٹ دیں اور کہا کہ **تم چیز کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔**

مَیں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ایک سخت وبا ہوگی اور اس سے بہت لوگ اپنی شامتِ اعمال سے مریں گے اور میں نے یہ خواب بہتوں کو سنادی جن میں سے اکثر لوگ اب تک زندہ ہیں اور حلفاً بیان کر سکتے ہیں۔

پھر ایسا ہی ظہور میں آیا اور پنجاب اور ہندوستان اور خاص کر امرتسر اور لاہور میں اس قدر ہیضہ پھوٹا کہ لاکھوں جانیں اس سے تلف ہوئیں اور اس قدر موت کا بازار گرم ہوا کہ مُردوں کو گاڑیوں پر لاد کر لے جاتے تھے اور مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا مشکل ہوگیا۔'' (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۳، ۲۶۴)

۱۸۷۵ء (قریباً) ''فطرتاً بعض طبائع کو بعض طبائع سے مناسبت ہوتی ہے۔ اسی طرح میری روح اور سیّد عبدالقادر کی روح کو خمیر فطرت سے باہم ایک مناسبت ہے۔ جس پر کشوفِ[۱] صحیحہ صریحہ سے مجھ کو اطلاع ملی ہے۔ اِس بات پر تیس برس کے قریب زمانہ گذر گیا ہے کہ جب ایک رات **مجھے خدا نے اطلاع دی کہ اُس نے مجھے اپنے لئے اختیار کرلیا ہے۔** تب یہ عجیب اتفاق ہوا کہ اُسی رات ایک بڑھیا کو خواب آئی جس کی عمر قریباً اَسّی برس کی تھی اور اُس نے صبح مجھ کو آ کر کہا کہ میں نے رات سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا ہے اور ساتھ اُن کے ایک اور بزرگ تھے اور دونوں سبز پوش تھے اور رات کے پچھلے حصہ کا وقت تھا۔ دوسرا بزرگ عمر میں اُن سے کچھ چھوٹا تھا۔ پہلے انہوں نے ہماری جامع مسجد میں نماز پڑھی اور پھر مسجد کے باہر صحن میں نکل آئے اور میں اُن کے پاس کھڑی تھی۔ اتنے میں مشرق کی طرف ایک چمکتا ہوا ستارہ نکلا تب اُس ستارہ کو دیکھ کر سیّد عبدالقادر بہت خوش ہوئے اور ستارہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ السّلام علیکم اور ایسا ہی اُن کے رفیق نے السّلام علیکم کہا۔ اور وہ ستارہ میں تھا۔ **اَلْمُؤْمِنُ یَرٰی وَ یُرٰی لَہٗ۔**''[۲] (ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۲۴ حاشیہ)

۱۸۷۵ء (تخمیناً) ''اس جگہ ایک نہایت روشن کشف یاد آیا اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ[۳] نمازِ مغرب کے بعد

---

[۱] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) اس جگہ ان کشوف کا تفصیلی ذکر نہیں ہے بلکہ ان کی طرف صرف اشارہ کیا گیا ہے۔

[۲] (ترجمہ از ناشر) مومن کوئی رؤیا دیکھتا ہے یا اس کے بارہ میں کسی کو رؤیا دکھائی جاتی ہے۔

[۳] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) کتاب البریّہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۷، ۱۹۸ کے حاشیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کشف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے کسی قدر قبل کا ہے۔

عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غَیبتِ حِس سے جو خفیف سے نشاء سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے یک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی جیسے بسُرعت چلنے کی حالت میں پانو کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آ گئے یعنی جناب پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت علی و حَسنَین و فاطمہ زَہرا رضی اللہ عنھم اجمعین اور ایک نے اُن میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادرِ مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔

پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے۔ جس کو علی نے تالیف کیا ہے اور اب علی[۱] وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۸، ۵۹۹ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ نیز دیکھئے تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۱۸)

---

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کشف کی بعض تفصیلات جو دوسری جگہ بیان فرمائی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(الف) وَ کُنْتُ ذَاتَ یَوْمٍ فَرَغْتُ مِنْ فَرِیْضَۃِ الْمَسَآءِ وَ سُنَنِھَا وَ اَنَا مُسْتَیْقِظٌ مَا اَخَذَنِیْ نَوْمٌ وَ لَا سِنَۃٌ وَمَا کُنْتُ مِنَ النَّائِمِیْنَ۔ فَبَیْنَمَا اَنَا کَذَالِکَ اِذَا سَمِعْتُ صَوْتَ صَکِّ الْبَابِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا الْمُدَّکُّوْنَ یَأْتُوْنَنِیْ مُسَارِعِیْنَ۔ فَاِذَا دَنَوْا مِنِّیْ عَرَفْتُ أَنَّھُمْ خَمْسَۃٌ مُبَارَکَۃٌ أَعْنِیْ عَلِیًّا مَعَ ابْنَیْہِ وَ زَوْجَتِہِ الزَّھْرَاءُ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ وَ رَأَیْتُ أَنَّ الزَّھْرَاءَ وَضَعَتْ رَأْسِیْ عَلٰی فَخِذِھَا وَ نَظَرَتْ بِنَظَرَاتِ تَحَنُّنٍ کُنْتُ اَعْرِفُ فِیْ وَجْھِھَا فَفَھِمْتُ فِیْ نَفْسِیْ أَنَّ لِیْ نِسْبَۃٌ بِالْحُسَیْنِ وَأُشَابِھُہٗ فِیْ بَعْضِ صِفَاتِہٖ وَ سَوَانِحِہٖ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَ ھُوَ اَعْلَمُ الْعَالَمِیْنَ۔ وَ رَاَیْتُ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُرِیْنِیْ کِتَابًا وَّ یَقُوْلُ ھٰذَا تَفْسِیْرُ الْقُرْاٰنِ اَنَا اَلَّفْتُہٗ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ اَنْ اُعْطِیَکَ۔ فَبَسَطْتُّ اِلَیْہِ یَدِیْ وَاَخَذْتُہٗ۔ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرٰی وَ یَسْمَعُ وَلَا یَتَکَلَّمُ کَاَنَّہٗ حَزِیْنٌ لِّاَجْلِ بَعْضِ اَحْزَانِیْ۔ وَرَاَیْتُہٗ فَاِذَا الْوَجْہُ ھُوَ الْوَجْہُ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ قَبْلُ اَنَارَتِ الْبَیْتُ مِنْ نُّوْرِہٖ۔ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ خَالِقِ النُّوْرِ وَالنُّوْرَانِیِّیْنَ۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۴۹، ۵۵۰)

(ترجمہ از مرتّب) ایک روز میں نماز مغرب کے فرائض و سنن سے فارغ ہوا اور ابھی میں بیدار ہی تھا نہ تو مجھے نیند آئی تھی اور نہ میں اونگھ رہا تھا اور نہ ہی میں سویا ہوا تھا۔ میں اسی حالت میں تھا کہ میں نے دروازے کے بند کرنے کی آواز سنی۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو چند آدمیوں کو تیز قدموں سے اپنی طرف آتے ہوئے پایا۔ پس جب وہ میرے قریب ہوئے تو میں نے انہیں پہچان لیا کہ وہ پنج تن پاک تھے یعنی علیؓ اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ اور اپنی بیوی فاطمۃ الزہراءؓ کے ساتھ اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اے اللہ آپؐ اور آپؐ کی آل پر قیامت کے دن تک درود و سلام بھیج۔

۱۸۷۶ء (قریباً) ’’حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اُس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر

بقیہ حاشیہ۔ اور میں نے دیکھا کہ فاطمۃ الزہراءؓ نے میرا سر اپنی ران پر رکھا اور انہوں نے مجھے شفقت سے دیکھا جو میں ان کے چہرہ سے پہچان رہا تھا۔ پس میں اس سے یہ سمجھا کہ مجھے حسینؓ کے ساتھ ایک نسبت ہے اور میں ان کی بعض صفات میں ان سے ملتا ہوں اور اللہ جانتا ہے اور وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

میں نے دیکھا کہ علی رضی اللہ عنہ مجھے ایک کتاب دکھاتے اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن کی تفسیر ہے جس کو میں نے تالیف کیا ہے اور مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو دوں۔ تب میں نے ہاتھ بڑھا کر اسے لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے اور سن رہے تھے مگر آپؐ بولتے نہیں تھے گویا آپؐ میرے بعض غموں کی وجہ سے غمگین تھے اور میں نے جب آپؐ کو دیکھا تو آپؐ کا وہی چہرہ تھا جو میں نے پہلے دیکھا تھا آپؐ کے نور سے گھر روشن ہو گیا۔ پس پاک ہے وہ خدا جو نور اور نورانی وجودوں کا خالق ہے۔

(ب) ’’فَاَعْطَانِیْ تَفْسِیْرَ کِتَابِ اللّٰہِ الْعَلَّامِ وَقَالَ ھٰذَا تَفْسِیْرِیْ. وَالْاٰنَ اُوْلِیْتَ فَھُنِّیْتَ بِمَا اُوْتِیْتَ فَبَسَطْتُّ یَدِیْ وَاَخَذْتُ التَّفْسِیْرَ وَشَکَرْتُ اللّٰہَ الْمُعْطِیَ الْقَدِیْرَ. وَوَجَدْتُّہٗ ذَا خَلْقٍ قَوِیْمٍ وَّخُلْقٍ صَمِیْمٍ وَّمُتَوَاضِعًا مُّنْکَسِرًا وَّمُتَھَلِّلًا مُّنَوَّرًا. وَاَقُوْلُ حَلْفًا اَنَّہٗ لَاقَانِیْ حِبًّا وَّ اَلْفًا. وَاُلْقِیَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّہٗ یَعْرِفُنِیْ وَعَقِیْدَتِیْ وَیَعْلَمُ مَا اُخَالِفُ الشِّیْعَۃَ فِیْ مَسْلَکِیْ وَمَشْرَبِیْ وَلٰکِنْ مَا شَمَخَ بِاَنْفِہٖ عَنْفًا وَّ مَا نَاْ بِجَانِبِہٖ اَنَفًا بَلْ وَافَانِیْ وَصَافَانِیْ کَالْمُحِبِّیْنَ الْمُخْلِصِیْنَ. وَاَظْھَرَ الْمَحَبَّۃَ کَالْمُصَافِیْنَ الصَّادِقِیْنَ. وَکَانَ مَعَہُ الْحُسَیْنُ بَلِ الْحَسَنَیْنِ وَسَیِّدُ الرُّسُلِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ. وَکَانَتْ مَعَھُمْ فَتَاۃٌ جَمِیْلَۃٌ صَالِحَۃٌ جَلِیْلَۃٌ مُّبَارَکَۃٌ مُّطَھَّرَۃٌ مُّعَظَّمَۃٌ مُّوَقَّرَۃٌ بَاھِرَۃُ السُّفُوْرِ ظَاھِرَۃُ النُّوْرِ. وَوَجَدْتُّھَا مُمْتَلَأَۃً مِّنَ الْحُزْنِ وَلٰکِنْ کَانَتْ کَاتِمَۃً. وَاُلْقِیَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّھَا الزَّھْرَاءُ فَاطِمَۃُ فَجَاءَتْنِیْ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ فَقَعَدَتْ وَوَضَعَتْ رَاْسِیْ عَلٰی فَخِذِھَا وَتَلَطَّفَتْ. وَرَاَیْتُ اَنَّھَا لِبَعْضِ اَحْزَانِیْ تَحْزُنُ وَتَضْجَرُ وَتَتَحَنَّنُ وَتَقْلَقُ کَاُمَّھَاتٍ عِنْدَ مَصَائِبِ الْبَنِیْنَ. فَعُلِّمْتُ اَنِّیْ نَزَلْتُ مِنْھَا بِمَنْزِلَۃِ الْاِبْنِ فِیْ عُلَقِ الدِّیْنِ. وَخَطَرَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ حُزْنَھَا اِشَارَۃٌ اِلٰی مَا سَاَرٰی ظُلْمًا مِّنَ الْقَوْمِ وَاَھْلِ الْوَطَنِ وَالْمُعَادِیْنَ. ثُمَّ جَآءَنِی الْحَسَنَانِ وَکَانَا یُبْدِیَانِ الْمَحَبَّۃَ کَالْاِخْوَانِ. وَ وَافَیَانِیْ کَالْمُوَاسِیْنَ. وَکَانَ ھٰذَا کَشْفًا مِّنْ کُشُوْفِ الْیَقْظَۃِ وَقَدْ مَضَتْ عَلَیْہِ بُرْھَۃٌ مِّنْ سِنِیْنَ.‘‘

(سِرّالخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۵۹،۳۵۸)

(ترجمہ از مرتّب) پس (حضرت علیؓ نے) مجھے کتاب اللہ کی تفسیر دی اور کہا کہ یہ میری تفسیر ہے اور اب آپ اس کے مستحق ہیں۔ آپ کو اس کتاب کا ملنا مبارک ہو۔ پھر میں نے ہاتھ بڑھا کر تفسیر لے لی اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ میں نے آپ کو

روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سُنّتِ خاندانِ نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنتِ اہلِ بیتِ رسالت کو بجالاؤں۔

سو میں نے کچھ مدت تک التزامِ صوم کو مناسب سمجھا...... اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اُس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیا اس اُمت میں گذر چکے ہیں اُن سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین وعلی رضی اللہ عنہ وفاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز وسرخ ایسے دلکش ودلستان طور پر نظر آتے تھے۔ جن کا بیان کرنا بالکل طاقتِ تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذّت نہیں ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذّت آتی تھی۔

میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے یعنی وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا جو اوپر سے نازل ہوا اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون

بقیہ حاشیہ۔ خوب تنومند اور اعلیٰ اخلاق کا مالک پایا۔ متواضع منکسر المزاج، چمکتے ہوئے روشن چہرہ والا۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ آپ مجھ سے بڑی محبت اور شفقت سے ملے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ آپ مجھے پہچانتے ہیں اور آپ کو میرے عقیدہ کا بھی علم ہے اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ میرا مسلک اور مشرب شیعوں کے مخالف ہے لیکن آپ اسے بُرا نہیں مناتے بلکہ آپ مجھ سے مخلص محبوں کی طرح ملے اور بڑی محبت کا اظہار کیا۔ آپ کے ساتھ حسنین اور سیّد الرسل خاتم النبیینؐ بھی تھے اور ان کے ساتھ ایک خوبصورت نوجوان عورت بھی جو صالحہ، عالی مرتبہ، نیک سیرت اور باوقار تھی جس کے چہرہ سے نور ٹپک رہا تھا اور میں نے اس کو غم سے بھرا ہوا پایا جسے وہ چھپا رہی تھی۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ بی بی فاطمۃ الزہراء ہیں آپ میرے پاس آئیں۔ میں لیٹا ہوا تھا آپ بیٹھ گئیں اور میرا سر اپنی ران پر رکھا اور شفقت فرمانے لگیں۔ میں نے دیکھا کہ میرے بعض غموں کی وجہ سے آپ غمگین اور پریشان تھیں جیسے مائیں اپنے بیٹوں کے مصائب کے وقت پریشان ہوتی ہیں۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ میری حیثیت دینی تعلق کے لحاظ سے بمنزلہ بیٹے کے ہے اور میرے دل میں یہ خیال آیا کہ آپ کے غم میں اس ظلم کی طرف اشارہ ہے جو مجھے قوم اور اہلِ وطن اور دشمنوں کی طرف سے پہنچنے والا ہے۔ پھر حسنین میرے پاس آئے اور دونوں مجھ سے بھائیوں کی طرح محبت کا اظہار کرتے تھے اور شفیق ہمدردوں کی طرح مجھے ملے اور یہ کشف بیداری والے کشوف میں سے تھا جس پر کئی سال گذر چکے ہیں۔

کی صورت پیدا ہوگئی۔ یہ روحانی امور ہیں کہ دنیا اُن کو نہیں پہچان سکتی کیونکہ وہ دنیا کی آنکھوں سے بہت دور ہیں لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے وہ انواع اقسام کے مکاشفات تھے...... لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا...... یاد رہے کہ میں نے کشفِ صریح کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر جسمانی سختی کشی کا حصہ آٹھ یا نو ماہ تک لیا اور بھوک اور پیاس کا مزہ چکھا اور پھر اس طریق کو علی الدّوام بجالانا چھوڑ دیا اور کبھی کبھی اس کو اختیار بھی کیا۔‘‘

(کتاب البریّہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۷ تا ۲۰۰ حاشیہ)

۱۸۷۶ء ’’ایک دفعہ میں نے فرشتوں کو انسان کی شکل پر دیکھا۔ یاد نہیں کہ دو تھے یا تین۔ آپس میں باتیں کرتے تھے اور مجھے کہتے تھے کہ تُو کیوں اس قدر مشقت اُٹھاتا ہے۔ اندیشہ ہے کہ بیمار نہ ہو جاوے۔ میں نے سمجھا کہ یہ جو ۶ ماہ کے روزے رکھے ہیں ان کی طرف اشارہ ہے۔‘‘[۱]

(البدر[۲] جلد ۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

جون ۱۸۷۶ء ’’جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا مجھے ایک خواب میں بتلایا گیا تھا کہ اب ان کے انتقال کا وقت قریب ہے۔ میں اُس وقت لاہور میں تھا جب مجھے یہ خواب آیا تھا تب میں جلدی سے قادیان میں پہنچا اور اُن کو مرضِ زحیر میں مبتلا پایا لیکن یہ امید ہرگز نہ تھی کہ وہ دوسرے دن میرے آنے سے فوت ہو جائیں گے۔ کیونکہ مرض کی شدت کم ہوگئی تھی اور وہ بڑے استقلال سے بیٹھے رہتے تھے۔ دوسرے دن شدتِ دوپہر کے وقت ہم سب عزیز اُن کی خدمت میں حاضر تھے کہ مرزا صاحب نے مہربانی سے مجھے فرمایا کہ اس وقت تم ذرا آرام کرلو کیونکہ جون کا مہینہ تھا اور گرمی سخت پڑتی تھی۔ میں آرام کے لئے ایک چوبارہ میں چلا گیا اور ایک نوکر پیر دبانے لگا کہ اتنے میں تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھے الہام ہوا۔ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ[۳]

---

[۱] اس مقام پر حضرت اقدسؑ نے اپنا واقعہ مجاہدہ اور ششماہی روزہ کا بیان فرمایا...... (اور) فرمایا۔

’’ان روزوں کو میں نے مخفی طور پر رکھا۔ بعض دفعہ اظہار میں سلبِ رحمت کا اندیشہ ہوتا ہے۔‘‘

(البدر مورخہ ۱۶؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

[۲] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۵ میں یہ کشف باختلافِ الفاظ درج ہے۔

[۳] (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) دیکھئے ذکرِ حبیبؑ مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۲۲۴ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء

یعنی قسم ہے آسمان کی جو قضاء وقدر کا مبدء ہے اور قسم ہے اُس حادثہ کی جو آج آفتاب کے غروب کے بعد نازل ہوگا۔

اور مجھے سمجھا یا گیا کہ یہ الہام بطور عزا پُرسی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور حادثہ یہ ہے کہ آج ہی تمہارا والد آفتاب کے غروب کے بعد فوت ہو جائے گا............ اور میرے والد صاحب اسی دن بعد غروب آفتاب فوت ہو گئے۔'' [1]
(کتاب البریّہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۵ حاشیہ)

جون ۱۸۷۶ء ''جب مجھے حضرت والد صاحب مرحوم کی وفات کی نسبت اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا جو میں نے ابھی ذکر کیا ہے تو بشریت کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدن حضرت والد صاحب کی زندگی سے وابستہ ہیں پھر نہ معلوم کیا کیا ابتلاءہمیں پیش آئے گا۔ تب اُسی وقت یہ دوسرا الہام ہوا۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے اور اس الہام نے عجیب سکینت اور اطمینان بخشا اور فولادی میخ کی طرح میرے دل میں دھنس گیا۔ پس مجھے اُس خدائے عزّوجلّ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے اپنے اس مبشّرانہ الہام کو ایسے طور سے مجھے سچا کر کے دکھلایا کہ میرے خیال اور گمان میں بھی نہ تھا۔ میرا وہ ایسا متکفل ہوا کہ کبھی کسی کا باپ ہرگز ایسا متکفّل نہیں ہوگا۔'' (کتاب البریّہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۴، ۱۹۵ حاشیہ)

۱۸۷۶ء ''بعض اوقات خواب یا کشف میں روحانی امور جسمانی شکل پر متشکل ہو کر مثل انسان نظر آجاتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب میرے والد صاحب غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ جو ایک معزز رئیس اور اپنی نواح میں عزت کے ساتھ مشہور تھے انتقال کر گئے تو اُن کے فوت ہونے کے بعد دوسرے یا تیسرے روز ایک عورت نہایت خوبصورت خواب میں مَیں نے دیکھی جس کا حُلیہ ابھی تک میری آنکھوں کے سامنے ہے اور اُس نے بیان کیا کہ میرا نام رَانی ہے اور مجھے اشارات سے کہا کہ میں اس گھر کی عزت اور وجاہت ہوں اور کہا کہ میں چلنے کو تھی مگر تیرے لئے رہ گئی۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۰۵، ۲۰۶) [2]

فرمایا ''رؤیا میں عورت سے مراد اقبال اور فتح مندی اور تائیدِ الٰہی ہوتی ہے۔''
(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مؤرخہ ۱۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ کالم نمبر ۳)

---

[1] (نوٹ از سیّد عبدالحی) حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی وفات ۳؍جون ۱۸۷۶ء کو ہوئی تھی۔
[2] دیکھئے الحکم مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

۱۸۷۶ء ’’انہیں دنوں میں مَیں نے ایک نہایت خوبصورت مرد دیکھا اور میں نے اسے کہا کہ تم ایک عجیب خوبصورت ہو۔ تب اُس نے اشارہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ **میں تیرا بختِ بیدار ہوں۔**

اور میرے اس سوال کے جواب میں کہ تُو عجیب خوبصورت آدمی ہے اُس نے یہ جواب دیا کہ ہاں میں درشنی آدمی ہوں۔‘‘ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۰۶)[۱]

۱۸۷۷ء ’’مرزا اعظم بیگ سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ہمارے بعض بے دخل شرکاء کی طرف سے ہماری جائداد کی ملکیت میں حصہ دار بننے کے لئے ہم پر نالش دائر کی اور ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم اپنی فتح یابی کا یقین رکھ کر جواب دہی میں مصروف ہوئے۔ میں نے جب اس بارہ میں دعا کی تو خدائے علیم کی طرف سے مجھے الہام ہوا کہ

اُجِیْبُ کُلَّ دُعَآئِکَ اِلَّا فِیْ شُرَکَآئِکَ[۲]

پس میں نے سب عزیزوں کو جمع کر کے کھول کر سنا دیا کہ خدائے علیم نے مجھے خبر دی ہے کہ تم اس مقدمہ میں ہرگز فتح یاب نہ ہو گے اس لئے اس سے دست بردار ہو جانا چاہیے لیکن انہوں نے ظاہری وجوہات اور اسباب پر نظر کر کے اور اپنی فتح یابی کو متیقن خیال کر کے میری بات کی قدر نہ کی اور مقدمہ کی پیروی شروع کر دی اور عدالت ماتحت میں میرے بھائی کو فتح بھی ہو گئی۔ لیکن خدائے عالم الغیب کی وحی کے برخلاف کس طرح ہو سکتا تھا بالآخر چیف کورٹ میں میرے بھائی کو شکست ہوئی اور اس طرح اس الہام کی صداقت سب پر ظاہر ہو گئی۔‘‘
(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۰، ۵۹۱)

۱۸۷۷ء ’’**میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارہ میں نہیں۔**‘‘
(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۴)

’’اُردو میں بھی الہام ہوا تھا جو یہی[۳] فقرہ ہے۔ اس الہام میں جس قدر خدا نے اپنے اس عاجز بندہ کو عزت

۱۔ دیکھئے البدر مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ و الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲۔ (سیّد عبدالحیٔ)

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۱ میں یہ الہام یوں مرقوم ہے **یَآ اَحْمَدُ اُجِیْبُ کُلَّ دُعَآئِکَ اِلَّا فِیْ شُرَکَآئِکَ۔**

۳۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) ’’یہی‘‘ کے لفظ سے مراد الہام ’’**اُجِیْبُ کُلَّ دُعَآئِکَ اِلَّا فِیْ شُرَکَآئِکَ**‘‘ کا ترجمہ (میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارہ میں نہیں) ہے جسے حضورؑ نے حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۴ کے متن میں درج فرمایا ہے اور وہیں سے لے کر یہاں درج کیا گیا ہے۔

دی ہے وہ ظاہر ہے۔ ایسا فقرہ مقام محبت میں استعمال ہوتا ہے اور خاص شخص کے لئے استعمال ہوتا ہے ہر ایک کے لئے استعمال نہیں ہوتا ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۴ حاشیہ)

۱۸۷۷ء ’’تخمیناً پندرہ یا سولہ سال کا عرصہ گذرا ہوگا یا شاید اس سے کچھ زیادہ ہو کہ اِس عاجز نے اسلام کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیا رام تھا اور وہ وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا اور اُس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھلی تھیں، بھیجا، اور اُس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں اسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا اور مضمون کے چھاپ دینے کے لئے تاکید بھی تھی اس لئے وہ عیسائی مخالفتِ مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا اور اتفاقاً اُس کو دشمنانہ حملہ کے لئے یہ موقع ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی اور ایسے جرم کی سزا میں قوانین ڈاک کے رُو سے پانسو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ تک قید[1] ہے۔ سو اس نے مخبر بن کر افسرانِ ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کرا دیا اور قبل اس کے جو مجھے اِس مقدمہ کی کچھ اطلاع ہو رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھ کو بھیجا ہے اور میں نے اُسے مچھلی کی طرح تل کر واپس بھیج دیا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ یہ اِس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا وہ ایک ایسی نظیر ہے جو وکیلوں کے کام میں آسکتی ہے۔

غرض میں اِس جرم میں صدر ضلع گورداسپورہ میں طلب کیا گیا اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ لیا گیا اُنہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغ گوئی کے اور کوئی راہ نہیں اور یہ صلاح دی کہ اِس طرح اظہار دے دو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا رلیا رام نے خود ڈال دیا ہوگا اور نیز بطور تسلی دہی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا اور دو چار جھوٹے گواہ دے کر بریّت ہو جائے گی ورنہ صورت مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی نہیں مگر میں نے اُن سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو ہوگا سو ہوگا۔ تب اُسی دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا اور میرے مقابل پر

---

[1] (نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) جس زمانہ کا یہ واقعہ ہے اُس زمانہ میں یہ قانون تھا۔ دیکھئے ۱۸۶۶ء کے ایکٹ نمبر ۱۴ دفعہ ۱۲، ۵۶ اور نیز گورنمنٹ آف انڈیا کے نوٹیفکیشن نمبر ۲۴۴۲ مورخہ ۷؍دسمبر ۱۸۷۷ء دفعہ ۴۳۔

ڈاک خانجات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے حاضر ہوا۔ اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے اپنے پیکٹ میں رکھ دیا تھا اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے۔ تب میں نے بلا توقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط اور میرا ہی پیکٹ ہے اور میں نے اِس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا۔ مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لئے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ میں نے اِس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اِس میں کوئی نج کی بات تھی۔ اس بات کو سنتے ہی خدا تعالیٰ نے اِس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا اور میرے مقابل پر افسر ڈاک خانجات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں جن کو میں نہیں سمجھتا تھا مگر اِس قدر میں سمجھتا تھا کہ ہر ایک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم نو۔نو کر کے اُس کی سب باتوں کو ردّ کر دیتا تھا۔ انجام کار جب وہ افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت۔ یہ سن کر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجالایا جس نے ایک افسر انگریز کے مقابل پر مجھ کو ہی فتح بخشی اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اُس بلا سے مجھ کو نجات دی۔

میں نے اُس سے پہلے یہ خواب بھی دیکھی تھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لئے ہاتھ مارا۔ میں نے کہا۔ کیا کرنے لگا ہے۔ تب اُس نے ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا اور کہا کہ خیر ہے۔ خیر ہے۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۹۷ تا ۲۹۹)

۱۸۷۷ء (تخمیناً) ''ایک پرانا الہام کوئی تیس۳۰ سال کا جو پہلے بھی حضرت نے کئی دفعہ سنایا ہے اور آج پھر سنایا......

۱ فَارْتَدَّا[1] عَلٰٓی اٰثَارِھِمَا وَوُھِبَ لَہُ الْجَنَّۃُ اتنے میں طاقت بالا اس کو کھینچ کر لے گئی۔

۲ یہودا اسکر یوطی[2]۔''

(بدر جلد ۶ نمبر ۴ مورخہ ۲۴ رجنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۱۸۷۷ء (قریباً) ''سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ

یعنی آریہ مذہب کا انجام یہ ہوگا کہ خدا اُن کو شکست دے گا اور آخر وہ آریہ مذہب سے بھاگیں گے اور پیٹھ

---

۱ (ترجمہ از مرتّب) پھر وہ دونوں پچھلے پاؤں واپس لوٹ گئے اور اس کو جنت عطا کی گئی۔

۲ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴ رجنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں دوسرا الہام ''یہودا اسکر یوطی'' درج نہیں۔

پھیر لیں گے اور آخر کالعدم ہو جائیں گے۔ یہ الہام مدت دراز کا ہے جس پر قریباً تیس برس کا عرصہ گذرا ہے جس سے اس جگہ کے ایک آریہ یعنی لالہ شرمپت کو اطلاع دی گئی تھی۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۰۷)

۱۸۷۸ء (قریباً) ''عرصہ قریباً پچیس برس کا گذرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رؤیا ہوا کہ میں ایک چار پائی پر بیٹھا ہوں اور اسی چار پائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہیں۔ اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں مولوی صاحب موصوف کو چار پائی سے نیچے اتار دوں چنانچہ میں نے ان کی طرف کھسکنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ چار پائی سے اُتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہو گئے جن میں سے ایک کا نام خیراتی تھا۔ وہ تینوں بھی زمین پر بیٹھ گئے اور مولوی عبداللہ بھی زمین پر تھے اور میں چار پائی پر بیٹھا رہا۔ تب میں نے اُن سب سے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں تم سب آمین کہو۔ تب میں نے یہ دعا کی۔

رَبِّ اَذْهِبْ عَنِّی الرِّجْسَ وَطَهِّرْنِیْ تَطْهِیْرًا[۱]

اس دعا پر تینوں فرشتوں اور مولوی عبداللہ نے آمین کہی۔ اس کے بعد وہ تینوں فرشتے اور مولوی عبداللہ آسمان کی طرف اُڑ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔

آنکھ کھلتے ہی مجھے یقین ہو گیا کہ مولوی عبداللہ کی وفات قریب[۲] ہے اور میرے لئے آسمان پر ایک خاص فضل کا ارادہ ہے اور پھر میں ہر وقت محسوس کرتا رہا کہ ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے یہاں تک کہ وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ وہی ایک ہی رات تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے بتمام وکمال میری اصلاح کر دی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہو گئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادے سے نہیں ہو سکتی تھی۔[۳]

مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبداللہ غزنوی اس نور کی گواہی کے لئے پنجاب کی طرف کھنچا تھا اور اس نے میری نسبت گواہی دی اور اس گواہی کو حافظ محمد یوسف اور ان کے بھائی محمد یعقوب نے بیان بھی کیا مگر پھر دنیا کی

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) اے میرے ربّ مجھ سے ناپاکی کو دُور رکھ اور مجھے بالکل پاک کر دے۔

۲؎ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی وفات بروز منگل ۱۵؍ربیع الاوّل ۱۲۹۸ھ مطابق ۱۵؍فروری ۱۸۸۱ء کو ہوئی۔ دیکھیے اشاعۃ السنّۃ نمبر ۱، ۲ جلد ۴

۳؎ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ خواب تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۱، ۳۵۲ میں بھی درج ہے۔

محبت اُن پر غالب آ گئی اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے کہ مولوی عبداللہ نے میرے خواب میں میرے دعویٰ کی تصدیق کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اگر یہ قسم جھوٹی ہے تو اے قادر خدا مجھے ان لوگوں کی ہی زندگی میں جو مولوی عبداللہ صاحب کی اولاد یا اُن کے مرید یا شاگرد ہیں سخت عذاب سے مار ورنہ مجھے غالب کر اور ان کو شرمندہ یا ہدایت یافتہ۔ مولوی عبداللہ صاحب کے اپنے منہ کے یہ لفظ تھے کہ آپ کو آسمانی نشانوں اور دوسرے دلائل کی تلوار دی گئی ہے اور جب میں دنیا پر تھا تو امید کرتا تھا کہ ایسا انسان خدا کی طرف سے دنیا میں بھیجا جائے گا۔ یہ میری خواب ہے۔ اِلْعَنْ مَنْ کَذَّبَ وَ اَیِّدْ مَنْ صَدَّقَ۔''[1]

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۴ تا ۶۱۶)

۱۸۷۸ء (تخمیناً) ''اور انہی[2] دنوں میں شاید اس رات سے اوّل یا اس رات کے بعد میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام

شیر علی

ہے۔ اُس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں اور میل اور کدورت ان میں سے پھینک دی اور ہر ایک بیماری اور کوتاہ بینی کا مادہ نکال دیا ہے اور ایک مصفّا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح بنا دیا ہے اور یہ عمل کر کے پھر وہ شخص غائب ہو گیا اور میں اُس کشفی حالت سے بیداری کی طرف منتقل ہو گیا۔''

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۲)

۱۸۷۸ء ''ایک دفعہ ایک طالب العلم انگریزی خوان ملنے کو آیا اُس کے رُوبرو ہی یہ الہام ہوا۔

دِس اِزْ مائی اَینیمی[3]

یعنی یہ میرا دشمن ہے۔

اگرچہ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ الہام اُسی کی نسبت ہے مگر اُسی سے یہ معنی بھی دریافت کئے گئے اور آخر وہ ایسا

---

۱ (ترجمہ از ناشر) اے اللہ جھوٹے پر لعنت کر اور سچے کی تائید فرما۔

۲ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یعنی جب رؤیا مذکورہ بالا دیکھا تھا۔

۳ This is my enemy

ہی آدمی نکلا اور اُس کے باطن میں طرح طرح کے خبث پائے گئے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۲، ۵۷۳ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۸۷۹ء (قریباً) ’’شاید تین سال کے قریب عرصہ گذرا ہوگا کہ میں نے اسی[۱] کتاب کے لئے دعا کی کہ لوگ اس کی مدد کی طرف متوجہ ہوں تب یہی الہام شدید الکلمات جس کی میں نے ابھی تعریف کی ہے ان لفظوں میں ہوا۔

بالفعل نہیں

......اور پھر اُسی کے مطابق......لوگوں کی طرف سے عدم توجہی رہی۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۴۹، ۲۵۰ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۱)

۱۸۸۰ء ’’ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہوا یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورہ یٰسین سنائی جب تیسری مرتبہ سورہ یٰسین سنائی گئی تو میں دیکھتا تھا کہ بعض عزیز میرے جواَب وہ دنیا سے گذر بھی گئے دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا اور بار بار دمبدم حاجت ہو کر خون آتا تھا۔ سولہ[۱۶] دن برابر ایسی حالت رہی اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا وہ آٹھویں دن راہیِ ملکِ بقا ہو گیا حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولہواں دن چڑھا تو اُس دن بکلی حالاتِ یاس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورہ یٰسین سنائی گی اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہوگا۔ تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ[۲]

اور میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال اور یہ کلماتِ طیبہ پڑھ اور اپنے سینہ اور پشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر کہ اس سے تو شفا پائے گا۔ چنانچہ جلدی سے دریا کا پانی مع ریت منگوایا گیا اور میں نے اُسی طرح عمل کرنا شروع کیا جیسا کہ مجھے تعلیم دی تھی اور اس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور

۱؎ براہین احمدیہ (مرزا بشیر احمد)

۲؎ (ترجمہ از ناشر) اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ۔ اللہ پاک ہے بڑی عظمت والا ہے۔ اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور محمدؐ کی آل پر رحمتیں نازل فرما۔

بے اختیار طبیعت اس بات کی طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر تا اس حالت سے نجات ہو مگر جب وہ عمل شروع کیا تو مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے میں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ ابھی اس پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بکلی مجھے چھوڑ گئی اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے یہ الہام ہوا۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَآءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ

یعنی اگر تمہیں اُس نشان میں شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا تو تم اس کی نظیر کوئی اور شفا پیش کرو۔''

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۸، ۲۰۹)

۱۸۸۰ء (تخمیناً) ''کوئی ۲۵، ۲۶ سال کا عرصہ گذرا ہے ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔''

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۱۸۸۰ء (تخمیناً) ''سردار محمد حیات خاں[۱] کا کبھی آپ نے نام سنا ہی ہوگا کہ جو گورنمنٹ کے حکم سے ایک عرصہ دراز تک معطل رہے۔[۲] ڈیڑھ سال کا عرصہ گذرا ہوگا یا شاید اس سے زیادہ کچھ عرصہ گذر گیا ہوگا کہ جب طرح طرح کی مصیبتیں اور مشکلیں اور صعوبتیں اِس معطلی کی حالت میں اُن کو پیش آئیں اور گورنمنٹ کا منشا بھی کچھ برخلاف سمجھا جاتا تھا اُنہیں دنوں میں اُن کے بَری ہونے کی خبر ہم کو خواب میں ملی اور خواب میں مَیں نے

---

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) نواب سردار محمد حیات خان صاحب جج تھے جن پر گورنمنٹ کی طرف سے کئی الزام قائم کئے گئے تھے اور انہیں معطّل کر کے ان پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اس موقع پر مرزا غلام قادر صاحب مرحوم نے ان کے لئے دُعا کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا۔ چنانچہ جب حضورؑ نے ان کے لئے دُعا کی تو حضورؑ کو اُن کے متعلق بذریعہ کشف یہ بشارت ملی۔

۲ (نوٹ از الحکم) ''سردار حیات خاں ایک دفعہ کسی مقدمہ میں معطل ہو گیا تھا۔ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم نے مجھے کہا کہ ان کے لئے دعا کرو۔ میں نے دعا کی تو مجھے دکھایا گیا کہ یہ کرسی پر بیٹھا ہوا عدالت کر رہا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تو معطل ہو گیا ہے۔ کسی نے کہا کہ اُس جہان میں معطل نہیں ہوا۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ یہ بحال ہو جائے گا چنانچہ اس کی اطلاع دی گئی اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ پھر بحال ہو گیا۔'' (الحکم مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

اُن کو کہا کہ تم کچھ خوف مت کرو خدا ہر یک چیز پر قادر ہے وہ تمہیں نجات دے گا۔ چنانچہ یہ خبر اِنہیں دنوں میں بیسیوں ہندوؤں اور آریوں اور مسلمانوں کو سنائی گئی جس نے سنا بعید از قیاس سمجھا اور بعض نے ایک امرِ محال خیال کیا اور میں نے سنا ہے کہ اُنہیں ایام میں محمد حیات خان صاحب کو بھی یہ خبر کسی نے لاہور میں پہنچا دی تھی۔ سو اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَالْمِنَّۃِ کہ یہ بشارت بھی جیسی دیکھی تھی ویسی ہی پوری ہوئی۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۷۹، ۲۸۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

۱۸۸۰ء ’’اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ یعنی میں اس کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ یہ ایک نہایت پُرشوکت وحی اور پیشگوئی ہے جس کا ظہور مختلف پیرایوں اور مختلف قوموں میں ہوتا رہا ہے اور جس کسی نے اس سلسلہ کو ذلیل کرنے کی کوشش کی وہ خود ذلیل اور ناکام ہوا۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۷)

قریباً ۱۸۸۰ء ’’ایک دفعہ کشفی طور پر مجھے ۴۴ یا ۴۶ روپیہ دکھائے گئے اور پھر یہ الہام ہوا کہ

ماجھے خان کا بیٹا اور شمس الدین پٹواری ضلع لاہور بھیجنے والے ہیں

پھر بعد اس کے کارڈ آیا جس میں لکھا تھا کہ ۴۵ ماجھے خان کے بیٹے کی طرف سے ہیں اور ۳ روپیہ ۶ شمس الدین پٹواری کی طرف سے ہیں۔ پھر اسی تشریح سے روپیہ آئے۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۰)

۱۸۸۱ء ’’ایک بزرگ...... جن کا نامِ نامی عبداللہ غزنوی تھا ایک مرتبہ میں نے اِس بزرگ باصفا کو خواب میں اُن کی وفات کے بعد دیکھا کہ سپاہیوں کی صورت پر بڑی عظمت اور شان کے ساتھ بڑے پہلوانوں کی مانند مسلّح ہونے کی حالت میں کھڑے[1] ہیں تب میں نے کچھ اپنے الہامات کا ذکر کر کے اُن سے پوچھا کہ مجھے

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ ’’جب مولوی صاحب غزنوی ہماری مذکورہ بالا خواب کے مطابق فوت ہو گئے تو جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے تھوڑے دنوں کے بعد میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ میں اپنا ایک خواب ان کے آگے بیان کر رہا ہوں اور وہ ایک بازار میں کھڑے ہیں جو ایک بڑے شہر کا بازار ہے اور پھر میں ان کے ساتھ ایک مسجد میں آ گیا ہوں اور اُن کے ساتھ ایک گروہ کثیر ہے اور سب سپاہیانہ شکل پر نہایت جسیم مضبوط وردیاں کسے ہوئے اور مسلح ہیں اور اُنہیں میں سے ایک مولوی عبداللہ صاحب ہیں کہ جو ایک قوی اور جسیم جوان نظر آتے ہیں وردی کسے ہوئے ہتھیار پہنے ہوئے اور تلوار میان میں لٹک رہی ہے اور میں دل میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ لوگ ایک عظیم الشان حکم کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ باقی سب فرشتے ہیں مگر تیاری ہولناک ہے۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۶)

ایک خواب آئی ہے اُس کی تعبیر فرمائیے۔ میں نے خواب میں یہ دیکھا ہے کہ ایک تلوار[۱] میرے ہاتھ میں ہے جس کا قبضہ میرے پنجہ میں اور نوک آسمان تک پہنچی ہوئی ہے۔ جب میں اُس کو دائیں طرف چلاتا ہوں تو ہزاروں

۱؎ اس تلوار کی تعریف میں حضورؑ کے الفاظ آئینہ کمالات اسلام میں یوں ہیں۔

(الف) ''وَرَاَیْتُ فِیْ مَنَامٍ کَاَنِّیْ قَائِمٌ فِیْ مَوْطِنٍ وَفِیْ یَدِیْ سَیْفٌ مَسْلُوْلٌ، قَائِمُہٗ فِیْ کَفِّیْ وَطَرَفُہُ الْاٰخَرُ فِی السَّمَآءِ وَ لَہٗ بَرْقٌ وَ لَمْعَانٌ یَخْرُجُ مِنْہُ نُوْرٌ کَقَطَرَاتٍ مُتَنَازِلَۃٍ حِیْنًا بَعْدَ حِیْنٍ۔ وَ اِنِّیْ اَضْرِبُ السَّیْفَ شِمَالًا وَ جُنُوْبًا وَ بِکُلِّ ضَرْبَۃٍ اَقْتُلُ اُلُوْفًا مِّنْ اَعْدَآءِ الدِّیْنِ۔ وَ رَأَیْتُ فِیْ تِلْکَ الرُّؤْیَا شَیْخًا صَالِحًا اِسْمُہٗ عَبْدُاللّٰہِ الْغَزْنَوِیُّ وَ قَدْ مَاتَ مِنْ سِنِیْنَ۔ فَسَأَلْتُہٗ عَنْ تَأْوِیْلِ ھٰذِہِ الرُّؤْیَا۔ فَقَالَ اَمَّا السَّیْفُ فَھِیَ الْحُجَجُ الَّتِیْ اَعْطَاکَ اللّٰہُ وَ نَصَرَکَ بِالدَّلَائِلِ وَ الْبَرَاھِیْنِ۔ وَ اَمَّا ضَرْبُکَ اِیَّاہُ شِمَالًا وَ جُنُوْبًا فَھُوَ اِرَآءَتُکَ آیَاتٍ رُوْحَانِیَۃٍ سَمَاوِیَّۃٍ وَ أَدِلَّۃٍ عَقْلِیَّۃٍ فَلْسَفِیَّۃٍ لِلْمُنْکِرِیْنَ۔ وَ أَمَّا قَتْلُ الْاَعْدَآءِ فَھُوَ اِفْحَامُ الْمُخَاصِمِیْنَ، وَاِسْکَاتُھُمْ مِنْھَا۔ ھٰذَا تَأْوِیْلُ رُؤْیَاکَ وَاَنْتَ مِنَ الْمُؤَیَّدِیْنَ۔

وَ قَدْ کُنْتُ فِیْ أَیَّامِیَ الَّتِیْ کُنْتُ فِی الدُّنْیَا أَرْجُوْ وَ اَظُنُّ اَنْ یَّخْرُجَ رَجُلٌ بِھٰذِہِ الصِّفَاتِ وَ مَا کُنْتُ اَسْتَیْقِنُ اَنَّہٗ اَنْتَ وَ کُنْتُ عَنْ اَمْرِکَ مِنَ الْغَافِلِیْنَ۔'' (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۶، ۵۷۷)

(ترجمہ از مرتّب) میں نے خواب میں دیکھا گویا میں میدان کارزار میں کھڑا ہوں اور میرے ہاتھ میں ایک تلوار ہے اس کا دستہ میرے ہاتھوں میں ہے اور اس کی نوک آسمان میں ہے۔ اور اس سے نور اس طرح نکل رہا ہے گویا بارش تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد برس رہی ہو اور میں تلوار کبھی دائیں مارتا ہوں اور کبھی بائیں اور ہر ضرب سے میں ہزاروں دشمنانِ دین کو مارتا ہوں اور میں نے اپنی خواب میں ایک شیخ صالح جن کا نام عبداللہ غزنوی ہے کو دیکھا وہ کئی سال ہوئے فوت ہو چکے ہیں۔ پس میں نے ان سے اس خواب کی تعبیر پوچھی۔ اس پر انہوں نے کہا سیف سے مراد تو وہ دلائل ہیں جو اللہ نے تمہیں عطا کئے اور وہ مدد ہے جو اللہ نے دلائل و براہین سے تمہاری کی ہے اور آپ کے تلوار کو دائیں اور بائیں چلانے سے مراد آپ کا روحانی سماوی نشانات اور عقلی اور فلسفی دلائل منکرین کو دکھانا ہے۔ اور دشمنوں کو قتل کرنے سے مراد ان کا دلائل سے منہ بند کرنا اور ان کو خاموش کرا دینا ہے۔ یہ ہے تعبیر آپ کے خواب کی اور تم مؤید (من اللہ) لوگوں میں سے ہو۔

(نیز انہوں نے فرمایا) جب میں دنیا میں تھا تو امید کرتا تھا اور گمان رکھتا تھا کہ ان صفات کا حامل شخص ظاہر ہو اور میں یہ یقین نہیں کرتا تھا کہ وہ تم ہی ہو۔ اور میں آپ کے معاملہ کے بارہ میں غافلوں میں سے تھا۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔'' اور اس تلوار میں سے ایک نہایت تیز چمک نکلتی ہے جیسا کہ آفتاب کی چمک ہوتی ہے اور میں اسے کبھی اپنے دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف چلاتا ہوں اور ہر ایک وار سے ہزارہا آدمی

مخالف اُس سے قتل ہو جاتے ہیں اور جب بائیں طرف چلاتا ہوں تو ہزار ہا دشمن اُس سے مارے جاتے ہیں۔ تب حضرت عبداللہ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس میری خواب کو سن کر بہت خوش ہوئے اور بشاشت اور انبساط اور انشراح صدر کے علامات و امارات اُن کے چہرہ میں نمودار ہو گئے اور فرمانے لگے کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ سے بڑے بڑے کام لے گا اور یہ جو دیکھا کہ دائیں طرف تلوار چلا کر مخالفوں کو قتل کیا جاتا ہے اس سے مراد وہ اتمام حجت کا کام ہے کہ جو روحانی طور پر انوار و برکات کے ذریعہ سے انجام پذیر ہوگا اور یہ جو دیکھا کہ بائیں طرف تلوار چلا کر ہزار ہا دشمنوں کو مارا جاتا ہے اِس سے مراد یہ ہے کہ آپ کے ذریعہ سے عقلی طور پر خدائے تعالیٰ الزام و اسکاتِ خصم کرے گا اور دنیا پر دونوں طور سے اپنی حجت پوری کر دے گا۔ پھر بعد اس کے اُنہوں نے فرمایا کہ جب میں دنیا میں تھا تو میں امیدوار تھا کہ خدائے تعالیٰ ضرور کوئی ایسا آدمی پیدا کرے گا پھر حضرت عبداللہ صاحب مرحوم مجھ کو ایک وسیع مکان کی طرف لے گئے جس میں ایک جماعت راستبازوں اور کامل لوگوں کی بیٹھی ہوئی تھی لیکن سب کے سب مسلّح اور سپاہیانہ صورت میں ایسی چُستی کی طرز سے بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے تھے کہ گویا کوئی جنگی خدمت بجالانے کے لئے کسی ایسے حکم کے منتظر بیٹھے ہیں جو بہت جلد آنے والا ہے پھر اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

یہ رؤیا صالحہ جو درحقیقت ایک کشف کی قسم ہے استعارہ کے طور پر اُنہیں علامات پر دلالت کر رہی ہے جو مسیح کی نسبت ہم ابھی بیان کر آئے ہیں یعنی مسیح کا خنزیروں کو قتل کرنا اور علی العموم تمام کفّار کو مارنا اِنہیں معنوں کی رُو سے ہے کہ وہ حجتِ الٰہی اُن پر پوری کرے گا اور بیّنہ کی تلوار سے ان کو قتل کر دے گا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔‘‘

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۳ تا ۱۴۷ حاشیہ)

۱۸۸۱ء (قریباً) (الف) ’’خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس قدر اس بیت اللہ کو مخالف گرانا چاہیں گے اس میں سے معارف اور آسمانی نشانوں کے خزانے نکلیں گے۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ ہر یک ایذا کے وقت ضرور ایک خزانہ نکلتا ہے اور اس بارے میں الہام یہ ہے۔

بقیہ حاشیہ۔ کٹ جاتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ تلوار اپنی لنبائی کی وجہ سے دنیا کے کناروں تک کام کرتی ہے اور وہ ایک بجلی کی طرح ہے جو ایک دم میں ہزاروں کوس چلی جاتی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ ہاتھ تو میرا ہی ہے مگر قوت آسمان سے اور میں ہر ایک دفعہ اپنے دائیں اور بائیں طرف اس تلوار کو چلاتا ہوں اور ایک مخلوق ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرتی جاتی ہے۔‘‘

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۶، ۶۱۷)

''یکے پائے من مے بوسید و من مے گفتم کہ حجرِ اَسود منم ''[1]

(اربعین نمبر ۴ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۴، ۴۴۵ حاشیہ)

(ب) ''ایک پورانا الہام قریباً پچیس سال کا

''شخصے پائے من بوسید من گفتم کہ سَنگِ اَسود منم ''[2]

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۸۸۱ء (تخمیناً) ''عرصہ تخمیناً اٹھارہ برس کا ہوا ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر چند آدمیوں کو ہندوؤں اور مسلمانوں میں سے اس بات کی خبر دی کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَسِيْنٍ۔

یعنی ہم تجھے ایک حسین لڑکے کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔

میں نے یہ الہام ایک شخص حافظ نور احمد امرتسری کو سنایا جو اب تک زندہ ہے اور بباعث میرے دعویٰ مسیحیت کے مخالفوں میں سے ہے اور نیز یہی الہام شیخ حامد علی کو جو میرے پاس رہتا تھا سنایا اور دو ہندوؤں کو جو آمدورفت رکھتے تھے۔ یعنی شرمپت اور ملاوامل ساکنانِ قادیان کو بھی سنایا اور لوگوں نے اس الہام سے تعجب کیا کیونکہ میری پہلی بیوی کو عرصہ بیس سال سے اولاد ہونی موقوف ہو چکی تھی اور دوسری کوئی بیوی نہ تھی لیکن حافظ نور احمد نے کہا کہ خدا کی قدرت سے کیا تعجب کہ وہ لڑکا دے۔ اس سے قریباً تین برس کے بعد...... دہلی میں میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے۔''

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰، ۲۰۱)

۱۸۸۱ء (تخمیناً) ''اُشْكُرْ نِعْمَتِيْ رَأَيْتَ خَدِيْجَتِيْ''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

''ترجمہ۔ میرا شکر کر کہ تُو نے میری خدیجہ کو پایا۔

---

[1] (ترجمہ از ناشر) ایک شخص میرے پاؤں کو چومتا ہے اور میں کہتا ہوں کہ میں حجر اسود ہوں۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) ایک شخص نے میرے پاؤں کو چوما اور میں نے (اُسے) کہا کہ حجرِ اسود مَیں ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔'' قَالَ الْمُعَبِّرُوْنَ اَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فِيْ عِلْمِ الرُّؤْيَا۔ اَلْمَرْءُ الْعَالِمُ الْفَقِيْهُ الْحَكِيْمُ۔ ''

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۶۳ حاشیہ)

(ترجمہ از مرتّب) معبّرین نے کہا ہے کہ علم رؤیا میں حجرِ اسود سے مراد عالم، فقیہ اور حکیم ہوتا ہے۔

یہ ایک بشارت کئی سال پہلے اُس نکاح کی طرف تھی جو سادات کے گھر میں دہلی میں ہوا......اور خدیجہ اس لئے میری بیوی کا نام رکھا کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے جیسا کہ اس جگہ بھی مبارک نسل کا وعدہ تھا اور نیز یہ اس طرف اشارہ تھا کہ وہ بیوی سادات کی قوم میں سے ہوگی۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۴، ۵۲۵)

۱۸۸۱ء (قریباً) '' قریباً اٹھارہ برس سے ایک یہ پیشگوئی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الصِّھْرَ وَ النَّسَبَ [1]

ترجمہ۔ وہ خدا سچا خدا ہے جس نے تمہارا دامادی کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سید تھے کیا اور خود تمہاری نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکّب ہے۔''

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۲، ۲۷۳)

۱۸۸۱ء (قریباً) ''ایک مرتبہ مسجد میں بوقتِ عصر یہ الہام ہوا کہ

میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمہاری ایک اور شادی کروں یہ سب سامان میں خود ہی کروں گا اور تمہیں کسی بات کی تکلیف نہیں ہوگی۔

اس میں یہ ایک فارسی فقرہ بھی ہے۔

ھرچہ باید نوعروسی راھماں ساماں کنم
وآنچہ مطلوبِ شما باشد عطائے آں کنم [2]

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔'' صہر اور نسب اس الہام میں ایک ہی **جَعَلَ** کے نیچے رکھے گئے ہیں اور ان دونوں کو قریباً ایک ہی درجہ کا امر قابلِ حمد ٹھہرایا گیا ہے اور یہ صریح دلیل اس بات پر ہے کہ جس طرح صہر یعنی دامادی کو بنی فاطمہ سے تعلق ہے اسی طرح نسب میں بھی فاطمیت کی آمیزش والدات کی طرف سے ہے اور صہر کو نسب پر مقدّم رکھنا اسی فرق کے دکھلانے کے لئے ہے کہ صہر میں خالص فاطمیت ہے اور نسب میں اس کی آمیزش۔''

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۱۷ حاشیہ)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں۔''میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ ان اخراجات کی مجھ میں طاقت نہیں۔ تب یہ الہام ہوا کہ

ھرچہ باید نوعروسی راھمہ ساماں کنم وآنچہ درکارِ شما باشد عطائے آں کنم

یعنی جو کچھ تمہیں شادی کے لئے درکار ہوگا تمام سامان اوس کا میں آپ کروں گا اور جو کچھ تمہیں وقتاً فوقتاً حاجت ہوتی رہے گی آپ دیتا رہوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۷)

اورالہامات میں یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ وہ قوم کے شریف اور عالی خاندان ہوں گے۔ چنانچہ ایک الہام میں تھا کہ خدا نے تمہیں اچھے خاندان میں پیدا کیا اور پھر اچھے خاندان سے دامادی تعلق بخشا۔ سوقبل از ظہور یہ تمام الہام لالہ شرمپت کو سنا دیا گیا۔ پھر بخوبی اسے معلوم ہے کہ بغیر ظاہری تلاش اور محنت کے محض خدا تعالیٰ کی طرف سے تقریب نکل آئی یعنی نہایت نجیب اور شریف اور عالی نسب...... بزرگوار خاندان سادات سے یہ تعلقِ قرابت اِس عاجز کو پیدا ہوا اور اس نکاح کے تمام ضروری مصارف تیاری مکان وغیرہ تک ایسی آسانی سے خدا تعالیٰ نے بہم پہنچائے کہ ایک ذرّہ بھی فکر کرنا نہ پڑا اور اب تک اُسی اپنے وعدہ کو پورے کئے چلا جاتا ہے۔'' (شحنۂ حق۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۳، ۳۸۴)

۱۸۸۱ء (قریباً) ''اس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ اس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دہلی ہے اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سنائی گئی تھی ......اور جیسا کہ لکھا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق تعلقاتِ قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندانِ سیادت میں میری شادی ہوگئی ......سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اُس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو اُن نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔''

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۳ تا ۲۷۵)

۱۸۸۱ء (تخمیناً) ''تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گذرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃُ السّنۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اُس کو یہ الہام سنایا جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ

بِکْرٌ وَّ ثَیِّبٌ

جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بِکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بِکر کے متعلق تھا پورا ہوگیا اور اس وقت بفضلہٖ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار[1] ہے۔''

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۱)

۱۸۸۱ء (الف) ''ایک ہندو آریہ...... ایک مدت سے بہ مرضِ دق مبتلا تھا اور رفتہ رفتہ اُس کی مرض انتہا کو پہنچ گئی اور آثار مایوسی کے ظاہر ہوگئے۔ ایک دن وہ میرے پاس آکر اور اپنی زندگی سے نا امید ہوکر بہت بے قراری سے رویا۔ میرا دل اُس کی عاجزانہ حالت پر پگھل گیا اور میں نے حضرتِ احدیت میں اُس کے حق میں دُعا کی۔ چونکہ حضرتِ احدیت میں اُس کی صحت مقدر تھی اِس لئے دُعا کرنے کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا

یعنی ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ تُو سرد اور سلامتی ہوجا چنانچہ اُسی وقت اُس ہندو اور نیز کئی اور ہندوؤں کو کہ جو اَب تک اس قصبہ میں موجود ہیں اور اِس جگہ کے باشندہ ہیں اُس الہام سے اطلاع دی گئی اور خدا پر کامل بھروسہ کرکے دعویٰ کیا گیا کہ وہ ہندو ضرور صحت پا جائے گا اور اس بیماری سے ہرگز نہیں مرے گا چنانچہ بعد اِس کے ایک ہفتہ نہیں گذرا ہوگا کہ ہندو مذکور اُس جاں گداز مرض سے بکلّی صحت پا گیا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔''

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۵۲، ۲۵۳ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۱)

(ب) ''ملاوامل کو دِق کی بیماری ہوگئی۔ جب وہ خطرہ کی حالت میں پڑ گیا تو اُس کے لئے دعا کی گئی۔ الہام ہوا۔

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا

یعنی اے تپ کی آگ ٹھنڈی ہوجا۔ پھر خواب میں دکھایا گیا کہ میں نے اس کو قبر سے نکال لیا ہے۔ یہ الہام اور خواب دونوں قبل از وقوع اس کو بتلائے گئے۔''

(شحنۂ حق۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۱)

۱۸۸۱ء ''جب پہلے الہام[2] کے بعد...... ایک عرصہ گذر گیا اور لوگوں کی عدم توجہی سے طرح طرح کی

---

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) خاکسار کی رائے میں یہ الہام الٰہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت امّاں جانؓ کی ذات میں ہی پورا ہوا ہے جو بِکر یعنی کنواری آئیں اور ثَیِّب یعنی بیوہ رہ گئیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

[2] الہام ۱۸۷۹ء ''بالفعل نہیں'' صفحہ ۲۸ (ناشر)

دقتیں پیش آئیں اور مشکل حد سے بڑھ گئی تو ایک دن قریب مغرب کے خداوندِ کریم نے یہ الہام کیا۔

هُزِّ[1] اِلَيْكَ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكَ رُطَبًا جَنِيًّا[2]

سو میں نے سمجھ لیا کہ یہ تحریک اور ترغیب کی طرف اشارہ ہے اور یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ بذریعہ تحریک کے اس حصہ کتاب کے لئے سرمایہ جمع ہوگا...... اِس الہام کے بعد میں نے حسب الارشاد حضرتِ احدیت کسی قدر تحریک کی تو تحریک کرنے کے بعد...... جس قدر اور جہاں سے خدا نے چاہا اُس حصہ کے لئے جو چھپتا تھا مدد پہنچ گئی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذَالِكَ۔'' (براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۵۰، ۲۵۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

۱۸۸۱ء ''ایک دن صبح کے وقت کچھ تھوڑی غنودگی میں یک دفعہ زبان پر جاری ہوا۔

عبد اللہ خان ڈیرہ اسمٰعیل خان

چنانچہ چند ہندو کہ جو اُس وقت میرے پاس تھے کہ جو ابھی تک اسی جگہ موجود ہیں اُن کو بھی اُس سے اطلاع

۱؎ یعنی کھجور کے تنا کو ہلا۔ تیرے پر تازہ بتازہ کھجوریں گریں گی۔ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۳۹)

۲؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''یہ وحی یعنی هُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا یہ حضرت مریم کو اس وقت وحی ہوئی تھی کہ جب ان کا لڑکا عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوا تھا اور وہ کمزور ہوئی تھیں اور خدا تعالیٰ نے اِسی کتاب براہین احمدیہ میں میرا نام بھی مریم رکھا اور مریم صدیقہ کی طرح مجھے بھی حکم دیا کہ وَ كُنْ مِّنَ الصَّالِحِيْنَ الصِّدِّيْقِيْنَ۔ دیکھو صفحہ ۲۴۲ براہین احمدیہ[3] پس یہ میری وحی یعنی هُزِّ اِلَيْكَ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صدّیقیت کا جو حمل تھا اس سے بچہ پیدا ہوا جس کا نام عیسیٰ رکھا گیا اور جب تک وہ کمزور رہا صفاتِ مریمیہ اس کی پرورش کرتی رہیں اور جب وہ اپنی طاقت میں آیا تو اس کو پکارا گیا۔ يَا عِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ۔ دیکھو صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ۔[4] یہ وہی وعدہ تھا جو سورہ تحریم میں کیا گیا اور ضرور تھا کہ اس وعدہ کے موافق اس امت میں سے کسی کا نام مریم ہوتا اور پھر اس طرح پر ترقی کر کے اُس سے عیسیٰ پیدا ہوتا اور وہ ابنِ مریم کہلاتا سو وہ میں ہوں۔ وحی هُزِّيْ اِلَيْكِ مریم کو بھی ہوئی اور مجھے بھی مگر باہم فرق یہ ہے کہ اُس وقت مریم ضعفِ بدنی میں مبتلا تھی اور میں ضعفِ مالی میں مبتلا تھا۔''

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۴۱)

۳؎ براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ (ناشر)

۴؎ براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴ (ناشر)

دی گئی اور اُسی دن شام کو جو اتفاقاً اُنہیں ہندوؤں میں سے ایک شخص[۱] ڈاک خانہ کی طرف گیا تو وہ ایک صاحب عبداللہ خاں[۲] نامی کا ایک خط لایا جس کے ساتھ ہی کسی قدر روپیہ بھی آیا۔''

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۵۱، ۲۵۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

۲۳ یا ۲۴؍ نومبر ۱۸۸۱ء ''محرم ۱۲۹۹ھ ہجری کی پہلی یا دوسری تاریخ میں ہم کو خواب میں یہ دکھائی دیا کہ کسی صاحب نے مدد کتاب کے لئے پچاس روپیہ روانہ کئے ہیں۔ اُسی رات ایک[۳] آریہ صاحب نے ہمارے لئے خواب دیکھی کہ کسی نے مددِ کتاب کے لئے ہزار روپیہ روانہ کیا ہے اور جب انہوں نے خواب بیان کی تو ہم نے اُسی وقت اُن کو اپنی خواب بھی سنا دی اور یہ بھی کہہ دیا کہ تمہاری خواب میں اُنیس حصّے جھوٹ مل گیا ہے اور یہ اُسی کی سزا ہے کہ تم ہندو اور دینِ اسلام سے خارج ہو۔ شاید اُن کو گراں ہی گذرا ہوگا مگر بات سچی تھی جس کی سچائی پانچویں یا چھٹے محرم میں ظہور میں آ گئی۔ یعنی پنجم یا ششم محرم الحرام میں مبلغ پچاس روپیہ جن کو جُونا گڑھ سے شیخ محمد بہاؤالدین صاحب مدارالمہام ریاست نے کتاب کے لئے بھیجا تھا۔ کئی لوگوں اور ایک آریہ کے رُوبرو پہنچ گئے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔'' (براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۸۳، ۲۸۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

۱۸۸۲ء ''ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنی یہ تھے کہ مَلَأِ اَعْلٰى کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الٰہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے لیکن ہنوز مَلَأِ اَعْلٰى پر شخص مُحْیِی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۱ صفحہ ۵۹۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۲ء ''اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مُحْیِی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اِس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اُس نے کہا۔

هٰذَا رَجُلٌ يُّحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔

اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدہ کی محبتِ رسول ہے سو وہ اِس شخص میں متحقّق ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱؎ بشن داس برہمن۔ (مرزا بشیر احمد) ۲؎ ای۔اے۔سی۔ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ (مرزا بشیر احمد)

۳؎ لالہ شرمپت۔ (مرزا بشیر احمد)

۱۸۸۲ء ''وَ كُنْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ[1] اَكْتُبُ شَيْئًا ـ فَنِمْتُ بَيْنَ ذَالِكَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ وَجْهُهٗ كَالْبَدْرِ التَّآمِّ فَدَنَا مِنِّيْ كَاَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يُّعَانِقَنِيْ فَكَانَ مِنَ الْمُعَانِقِيْنَ وَرَاَيْتُ اَنَّ الْاَنْوَارَ قَدْ سَطَعَتْ مِنْ وَّجْهِهٖ وَنَزَلَتْ عَلَيَّ كُنْتُ اَرَاهَا كَالْاَنْوَارِ الْمَحْسُوْسَةِ حَتّٰى اَيْقَنْتُ اَنِّيْ اُدْرِكُهَا بِالْحِسِّ لَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ وَ مَا رَاَيْتُ اَنَّهٗ انْفَصَلَ مِنِّيْ بَعْدَ الْمُعَانَقَةِ وَمَا رَاَيْتُ اَنَّهٗ كَانَ ذَاهِبًا كَالذَّاهِبِيْنَ ثُمَّ بَعْدَ تِلْكَ الْاَيَّامِ فُتِحَتْ عَلَيَّ اَبْوَابُ الْاِلْهَامِ وَ خَاطَبَنِيْ رَبِّيْ وَقَالَ ـ

يَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ '' الخ

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۵۰)

مارچ ۱۸۸۲ء ۱ يَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ ـ ۲ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ـ ۳ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ـ ۴ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ ـ ۵ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ـ ۶ قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ[2] ـ ۷ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ـ ۸ كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ

(ترجمہ☆) ۱ اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ ۲ جو کچھ تُو نے چلایا یہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔ ۳ خدا نے تجھے قرآن سکھلایا۔ ۴ تاکہ تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے۔ ۵ اور تاکہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔ ۶ کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ ۷ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ۸ ہر ایک برکت

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اور ایک رات میں کچھ لکھ رہا تھا کہ اسی اثناء میں مجھے نیند آ گئی اور میں سو گیا اس وقت میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ کا چہرہ بدرِ تام کی طرح درخشاں تھا۔ آپؐ میرے قریب ہوئے اور میں نے ایسا محسوس کیا کہ آپؐ مجھ سے معانقہ کرنا چاہتے ہیں چنانچہ آپؐ نے مجھ سے معانقہ کیا اور میں نے دیکھا کہ آپؐ کے چہرہ سے نور کی کرنیں نمودار ہوئیں اور میرے اندر داخل ہو گئیں۔ میں ان انوار کو ظاہری روشنی کی طرح پاتا تھا اور یقینی طور پر سمجھتا تھا کہ میں انہیں محض روحانی آنکھوں سے ہی نہیں بلکہ ظاہری آنکھوں سے بھی دیکھ رہا ہوں اور اس معانقہ کے بعد نہ ہی میں نے یہ محسوس کیا کہ آپ مجھ سے الگ ہوئے ہیں اور نہ ہی یہ سمجھا کہ آپ تشریف لے گئے ہیں۔ اس کے بعد مجھ پر الہام الٰہی کے دروازے کھول دیئے گئے اور میرے ربّ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ يَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ الخ

[2] اَيْ اَوَّلُ تَائِبٍ اِلَى اللّٰهِ بِاَمْرِ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ ـ اَوْ اَوَّلُ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٰذَا الْاَمْرِ ـ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ـ

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ ۲۶۵ حاشیہ نمبر ۱)

☆ ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتب سے لیا گیا ہے۔(شمس)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ ۔ ۹قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ ۔ ۱۰ هُوَالَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۱۱الَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ۔ ۱۲ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

بقیہ ترجمہ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔ ۹ کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ ۱۰ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔ ۱۱ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ۱۲ ان پر ظلم ہوا

بقیہ حاشیہ۔ (ترجمہ از مرتّب) یعنی اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر اس کی طرف سب سے پہلا رجوع کرنے والا یا یہ کہ اس فرمان الٰہی پر سب سے پہلے ایمان لانے والا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) مجھ کو یاد ہے کہ ابتدائے وقت میں جب میں مامور کیا گیا تو مجھے یہ الہام ہوا کہ جو براہین کے صفحہ ۲۳۸ میں مندرج ہے۔ يَآ اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ (تا) وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۰۹ حاشیہ)

(ب) ''ناگہاں عنایت ازلی سے مجھے یہ واقعہ پیش آیا کہ یک دفعہ شام کے قریب...... مجھے خدائے تعالیٰ کی طرف سے کچھ خفیف سی غنودگی ہو کر یہ وحی ہوئی۔'' (نصرۃ الحق۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۶۶)

(ج) جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدّد ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ (تا) وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔'' (کتاب البریّہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۱ حاشیہ)

(د) اس الہام کے رُو سے خدا نے مجھے علومِ قرآنی عطا کئے ہیں اور میرا نام اوّل المؤمنین رکھا اور مجھے سمندر کی طرح معارف اور حقائق سے بھر دیا ہے اور مجھے بار بار الہام دیا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی معرفت الٰہی اور کوئی محبت الٰہی تیری معرفت اور محبت کے برابر نہیں۔'' (ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۲)

ا؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''اَیْ لِيُظْهِرَ دِيْنَ الْاِسْلَامِ بِالْحُجَجِ الْقَاطِعَةِ وَالْبَرَاهِيْنِ السَّاطِعَةِ عَلٰى كُلِّ دِيْنٍ مَا سِوَاهُ۔ اَيْ يَنْصُرُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمَظْلُوْمِيْنَ بِاِشْرَاقِ دِيْنِهِمْ وَاِتْمَامِ حُجَّتِهِمْ۔'' (براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۵ حاشیہ نمبر ۱)

(ترجمہ از مرتّب) یعنی اللہ تعالیٰ دینِ اسلام کو دلائلِ قاطعہ اور براہینِ ساطعہ کے ساتھ دیگر تمام ادیان پر غالب کر کے اور اس کی حُجّت دوسرے لوگوں پر قائم کر کے مظلوم مومنوں کی نصرت فرمائے گا۔

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) اِس وحیِ الٰہی کی تفسیر رسالہ اربعین نمبر ۲ روحانی خزائن جلد ۱۷ کے صفحات ۳۵۶ تا ۳۶۰ پر بیان ہوئی ہے اور اس کے ظہور کی تفصیل تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ کے صفحات ۲۳۰ تا ۲۳۳ اور ۲۴۸ تا ۲۵۰ پر درج ہے۔

نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ۔ ۱۳ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ۔ ۱۴ يَقُوْلُوْنَ اَنّٰى لَكَ هٰذَا۔ ۱۵ اَنّٰى لَكَ هٰذَا۔ ۱۶ اِنْ هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ۔ ۱۷ وَ اَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ۔ ۱۸ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ۔ ۱۹ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ۔ ۲۰ مِنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ۔ ۲۱ وَّ لَا يَكَادُ يُبِيْنُ۔ ۲۲ جَاهِلٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ۔ ۲۳ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ۔ ۲۴ هٰذَا مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّكَ۔ ۲۵ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ۔ ۲۶ لِيَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ ۲۷ اَنْتَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ۔ ۲۸ فَبَشِّرْ وَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ۔ ۲۹ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ ۳۰ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ۔ ۳۱ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ۔ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ۔ ۳۲ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ ۳۳ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ[۱] مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ ۳۴ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔ ۳۵ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى۔

بقیہ ترجمہ۔ اور خدا ان کی مدد کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ۱۳ وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی کرتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔ ۱۴ اور لوگ کہیں گے کہ یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہوگیا۔ ۱۵ یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہوگیا۔ ۱۶ یہ جو الہام کر کے بیان کیا جاتا ہے یہ تو انسان کا قول ہے ۱۷ اور دوسروں کی مدد سے بنایا گیا ہے۔ ۱۸ اے لوگو! کیا تم ایک فریب میں دیدہ و دانستہ پھنستے ہو۔ ۱۹ جو کچھ تمہیں یہ شخص وعدہ دیتا ہے اس کا ہونا کب ممکن ہے۔ ۲۰ پھر ایسے شخص کا وعدہ جو حقیر اور ذلیل ہے[۲]۔ ۲۲ یہ تو جاہل ہے یا دیوانہ ہے۔ ۲۳ کہہ اس پر دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو یعنی مقابلہ کر کے دکھلاؤ۔ ۲۴ یہ مرتبہ تیرے ربّ کی رحمت سے ہے۔ ۲۵ وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔ ۲۶ تا کہ لوگوں کے لئے نشان ہو۔ ۲۷ تو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔ ۲۸ پس تو خوشخبری دے اور خدا کے فضل سے تو دیوانہ نہیں ہے۔ ۲۹ کہہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ ۳۰ وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔ ۳۱ کہہ کیا میں تمہیں بتلاؤں کہ کن لوگوں پر شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک کذّاب بدکار پر شیطان اُترتے ہیں۔ ۳۲ اُن کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ ۳۳ ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرو گے یا نہیں۔ ۳۴ میرے ساتھ میرا ربّ ہے عنقریب وہ میرا راہ کھول دے گا۔ ۳۵ اے میرے ربّ مجھے دکھلا کہ تُو کیوں کر مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یہ فقرہ دو مرتبہ فرمایا گیا...... اس میں ایک شہادت سے مراد کسوفِ شمس ہے اور دوسری شہادت سے مراد خسوفِ قمر ہے۔‘‘ (اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۵، ۴۱۶)

[۲] (ترجمہ از ناشر) ۲۱ اور وہ اظہار بیان کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔

۳۶ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ ۳۷ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ ۳۸ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ۔ ۳۹ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔ ۴۰ وَقُلِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ ۴۱ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذَالِکَ غَدًا۔ ۴۲ وَیُخَوِّفُوْنَکَ مِنْ دُوْنِہٖ۔ ۴۳ اِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا۔ ۴۴ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ۔ ۴۵ یَحْمَدُکَ اللّٰہُ مِنْ عَرْشِہٖ۔ ۴۶ نَحْمَدُکَ وَ نُصَلِّیْ۔ ۴۷ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاهِهِمْ۔ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔ ۴۸ سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ۔ ۴۹ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَانْتَهٰی اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَیْنَا۔ ۵۰ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ۔ ۵۱ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُؤْیَایَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا۔ ۵۲ وَقَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ ۵۳ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ۔ ۵۴ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ۔ ۵۵ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا۔

بقیہ ترجمہ۔ ۳۶ اے میرے رب مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ ۳۷ اے میرے ربّ مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تُو خیر الوارثین ہے۔ ۳۸ اے میرے ربّ اُمّتِ محمدیہ کی اصلاح کر۔ ۳۹ اے ہمارے ربّ ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تُو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔ ۴۰ اور اُن کو کہہ کہ تم اپنے طور پر اپنی کامیابی کے لئے عمل میں مشغول رہو اور میں بھی عمل میں مشغول ہوں پھر دیکھو گے کہ کس کے عمل میں قبولیت پیدا ہوتی ہے۔[1] ۴۲ اللہ کے سوا تجھے اوروں سے ڈراتے ہیں۔ ۴۳ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ۴۴ میں نے تیرا نام متوکّل رکھا ہے۔ ۴۵ خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ۴۶ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ ۴۷ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر خدا اس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پورا نہ کر لے اگرچہ منکر کراہت کریں۔ ۴۸ ہم عنقریب ان کے دلوں میں رعب ڈالیں گے۔ ۴۹ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کر لے گا۔ ۵۰ تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا جیسا کہ تم نے سمجھا[2] ۵۲ اور کہیں گے کہ یہ تو صرف ایک بناوٹ ہے۔ ۵۳ کہہ خدا نے یہ کلام اتارا ہے پھر ان کو لہو ولعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔ ۵۴ کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے ۵۵ اور افترا کرنے والے سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۴۱ اور تُو کسی کام کے متعلق یہ بات ہرگز نہ کہہ کہ میں کل اسے ضرور کروں گا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) ۵۱ یہ میری پہلے کی رؤیا کی حقیقت ہے جسے میرے ربّ نے پورا کر کے سچا ثابت کر دیا۔

۵۶ وَلَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْیَھُوْدُ وَلَا النَّصَارٰی۔ ۵۷ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِیْنَ وَبَنَاتٍ بِغَیْرِ عِلْمٍ۔ ۵۸ قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ ۵۹ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔ ۶۰ اَلْفِتْنَةُ ھٰھُنَا فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔ ۶۱ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ۔ ۶۲ وَاِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْنَتَوَفَّیَنَّكَ۔ ۶۳ وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ۔ ۶۴ اِنِّیْ مَعَكَ وَکُنْ مَّعِیْ اَیْنَمَا کُنْتَ۔ ۶۵ کُنْ مَّعَ اللّٰهِ حَیْثُمَا کُنْتَ۔ ۶۶ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ ۶۷ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَافْتِخَارًا لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ ۶۸ وَلَا تَیْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ۔ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ۔ ۶۹ یَاْتِیْكَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ ۷۰ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ ۷۱ یَنْصُرُكَ

بقیہ ترجمہ۔ ۵۶ پادری لوگ اور یہودی صفت مسلمان تجھ سے راضی نہیں ہوں گے۔ ۵۷ اور خدا کے بیٹے اور بیٹیاں انہوں نے بنا رکھی ہیں۔[1] ۵۸ ان کو کہہ دے کہ خدا وہی ہے جو ایک ہے اور بے نیاز ہے۔ نہ اس کا کوئی بیٹا اور نہ وہ کسی کا بیٹا۔ اور نہ کوئی اس کا ہم کفو۔ ۵۹ اور یہ لوگ مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کرے گا۔[2] ۶۰ ایک فتنہ برپا ہوگا پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ ۶۱ اور خدا سے اپنے صدق کا ظہور مانگ۔ ۶۲ اور ہم قادر ہیں کہ تیری موت سے پہلے کچھ ان کو اپنا کرشمۂ قدرت دکھا دیں جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں یا تجھ کو وفات دیویں ۶۳ اور خدا ایسا نہیں ہے کہ جن میں تو ہے[3] اُن کو عذاب کرے۔ ۶۴ میں تیرے ساتھ ہوں سو تو ہر ایک جگہ میرے ساتھ رہ۔[4] ۶۷ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے نکالے گئے ہو۔ تم مومنوں کا فخر ہو۔ ۶۸ اور تم خدا کی رحمت سے نومیدمت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ ۶۹ وہ مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔ ۷۰ اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ ۷۱ خدا اپنی طرف سے تیری مدد

---

[1] (بقیہ ترجمہ از مرتّب) ۵۷ بغیر کسی ثبوت کے۔ [2] (ترجمہ از مرتب) ۵۹ اور اللہ تعالیٰ سب سے اچھی تدبیر کرنے والا ہے۔
حضورؑ رسالہ دافع البلاء میں اس الہام کا ترجمہ یہ فرماتے ہیں کہ ’’عیسائی لوگ ایذا رسانی کے لئے مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کرے گا اور وہ دن آزمائش کے دن ہوں گے اور کہہ کہ خدایا پاک زمین میں مجھے جگہ دے۔‘‘ (دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۱)

[3] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’اَیْ مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَھُمْ بِعَذَابٍ کَامِلٍ وَّ اَنْتَ سَاکِنٌ فِیْھِمْ۔‘‘
(براہین احمدیہ حصّہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ حاشیہ نمبر ۱)
(ترجمہ از مرتّب) یعنی ان کے اندر تمہاری موجودگی کی حالت میں اللہ تعالیٰ ان پر کامل عذاب ہرگز نہیں بھیجے گا۔

[4] (ترجمہ از مرتب) ۶۵ تو جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہ۔ ۶۶ تم لوگ جدھر بھی رُخ کرو گے اُدھر ہی اللہ تعالیٰ کی توجہ ہوگی۔

اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ۔ ۷۲ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ ۷۳ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ۔ ۷۴ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔ ۷۵ فَتْحُ الْوَلِیِّ فَتْحٌ وَّقَرَّبْنَاہُ نَجِیًّا۔ ۷۶ اَشْجَعُ النَّاسِ۔ ۷۷ وَلَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ۔ ۷۸ اَنَارَ اللّٰہُ بُرْھَانَہٗ۔ ۷۹ یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ۔ ۸۰ اِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا۔ ۸۱ یَرْفَعُ اللّٰہُ ذِکْرَکَ وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ۔ ۸۲ وَ وَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی۔ ۸۳ وَ نَظَرْنَا اِلَیْکَ وَ قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ۔ ۸۴ خَزَائِنُ رَحْمَۃِ رَبِّکَ۔ ۸۵ یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَ رَبَّکَ فَکَبِّرْ۔ ۸۶ یَا اَحْمَدُ یَتِمُّ اسْمُکَ وَ لَا یَتِمُّ اسْمِیْ[1]

بقیہ ترجمہ۔ کرے گا۔ ۷۲ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ ۷۳ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ۷۴ ہم ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے۔ ۷۵ ولی کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک ایسا قرب بخشا کہ ہمراز اپنا بنا دیا۔ ۷۶ وہ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے۔ ۷۷ اور اگر ایمان ثریّا سے معلّق ہوتا تو وہیں سے جا کر اس کو لے لیتا۔ ۷۸ خدا اس کی حجّت روشن کرے گا۔ ۷۹ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔ ۸۰ تُو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ۸۱ خدا تیرا ذکر بلند کرے گا اور اپنی نعمت دنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کرے گا۔[2] ۸۳ اور ہم نے تیری طرف نظر کی اور کہا کہ اے آگ جو فتنہ کی آگ قوم کی طرف سے ہے اِس ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا۔[3] ۸۶ اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا اور میرا نام پورا نہیں

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ’’اَیْ اَنْتَ فَانٍ۔ فَیَنْقَطِعُ تَحْمِیْدُکَ۔ وَلَا یَنْتَھِیْ مَحَامِدُ اللّٰہِ۔ فَاِنَّھَا لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

(ترجمہ از مرتّب) یعنی تم چونکہ فانی ہو۔ اس لئے تمہاری تحمید محدود ہے مگر اللہ تعالیٰ کے محامد غیر متناہی ہیں کیونکہ وہ بے شمار اور بے انتہاء ہیں۔

(ب) ’’وَاِذَا اَنَارَ النَّاسَ بِنُوْرِ رَبِّہٖ اَوْ بَلَّغَ الْاَمْرَ بِقَدْرِ الْکِفَایَۃِ فَحِیْنَئِذٍ یَّتِمُّ اسْمُہٗ وَ یَدْعُوْہُ رَبُّہٗ وَیُرْفَعُ رُوْحُہٗ اِلٰی نُقْطَتِہِ النَّفْسِیَّۃِ۔

(ترجمہ) اور جب خلقت کو اپنے ربّ کے نور کے ساتھ روشن کر چکا یا امر تبلیغ کو بقدر کفایت پورا کر دیا پس اس وقت اس کا نام پورا ہو جاتا ہے اور اس کا ربّ اس کو بُلاتا ہے اور اس کی روح اس کے نقطۂ نفسی کی طرف اُٹھائی جاتی ہے۔‘‘

(خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۴۱)

[2] (ترجمہ از مرتّب) ۸۲ اور اس نے تجھے طالبِ ہدایت پایا پس اس نے تیری راہنمائی کی۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) ۸۴ تیرے ربّ کی رحمت کے (ہر قسم کے) خزانے (تجھے دیئے جائیں گے)۔ ۸۵ اے کپڑا

۸۷ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ۔ ۸۸ وَ كُنْ مِّنَ الصَّالِحِيْنَ الصِّدِّيْقِيْنَ۔ ۸۹ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ ۹۰ اَلصَّلٰوةُ هُوَ الْمُرَبِّيْ۔ ۹۱ اِنِّيْ رَافِعُكَ اِلَيَّ۔ ۹۲ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ۔ ۹۳ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ ۹۴ فَاكْتُبْ وَلْيُطْبَعْ وَلْيُرْسَلْ فِي الْاَرْضِ۔ ۹۵ خُذُوا التَّوْحِيْدَ التَّوْحِيْدَ يَا اَبْنَآءَ الْفَارِسِ۔ ۹۶ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ ۹۷ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ مَّا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ۔ ۹۸ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ۔ ۹۹ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ

بقیہ حاشیہ۔ ہوگا۔[1] ۹۲ اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی۔ ۹۳ وہ خدا حقیقی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔[2] ۹۵ توحید کو پکڑو۔ توحید کو پکڑو۔ اے فارس کے بیٹو۔ ۹۶ اور تُو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سنا کہ ان کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے۔ ۹۷ سو ان کو وہ وحی سنا دے جو تیری طرف تیرے ربّ سے ہوئی۔ ۹۸ اور یاد رکھ کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے۔ سو تیرے پر واجب ہے کہ تو ان سے بدخُلقی نہ کرے اور تجھے لازم ہے کہ ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے۔ ۹۹ اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے تیرے حجروں میں آ کر آباد ہوں گے۔ وہی ہیں جو خدا کے نزدیک اصحاب الصُفّہ[3] کہلاتے ہیں

بقیہ حاشیہ۔ اوڑھنے والے اُٹھ اور (لوگوں کو آنے والے خطرات سے) ڈرا اور اپنے ربّ کی بڑائی بیان کر۔

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۸۷ تو دنیا میں ایسے طور پر رہ کہ گویا تو ایک غریب الوطن بلکہ ایک راہرو ہے۔ ۸۸ اور صالح اور راستباز لوگوں میں سے ہو۔ ۸۹ اور نیکی کی تحریک کر اور بری باتوں سے روک اور محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج۔ ۹۰ درود ہی تربیت کا ذریعہ ہے۔ ۹۱ میں تجھے رفعت دے کر اپنا خاص قرب بخشنے والا ہوں۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) ۹۴ پس تُو لکھ اور اسے چھپوایا جائے اور تمام دُنیا میں بھیجا جائے۔

[3] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’خدا تعالیٰ نے انہی اصحاب الصُفّہ کو تمام جماعت میں سے پسند کیا ہے اور جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اس جگہ آ کر آباد نہیں ہوتا اور کم سے کم یہ کہ یہ تمنّا دل میں نہیں رکھتا اُس کی حالت کی نسبت مجھ کو بڑا اندیشہ ہے کہ وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے اور یہ ایک پیش گوئی عظیم الشان ہے اور ان لوگوں کی عظمت ظاہر کرتی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے علم میں تھے کہ وہ اپنے گھروں اور وطنوں اور املاک کو چھوڑیں گے

وَمَا اَدْرَاكَ مَا اَصْحَابُ الصُّفَّةِ تَرٰی اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ۔ يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ۔ ...[۱] رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِیْ لِلْاِيْمَانِ وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔ ۱۰۱ اٰمَنُوْا۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۲۶۵ تا ۲۶۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ا)

بقیہ ترجمہ۔ اور تُو کیا جانتا ہے کہ وہ کس شان اور کس ایمان کے لوگ ہوں گے جو اصحاب الصفہ کے نام سے موسوم ہیں۔ وہ بہت قوی الایمان ہوں گے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر درود[۱] بھیجیں گے ...[۱] اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک آواز دینے والے کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلاتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے۔ سو ہم ایمان لائے۔ ۱۰۱ ان تمام پیش گوئیوں کو تم لکھ لو کہ وقت پر واقع ہوں گی۔

۱۸۸۲ء ’’براہین کے صفحہ ۲۴۲[۲] میں مرقوم ہے...... وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ...... اور اس کے بعد الہام ہوا۔

وَوَسِّعْ مَكَانَكَ

یعنی اپنے مکان کو وسیع کر لے

بقیہ حاشیہ۔ اور میری ہمسائیگی کے لئے قادیاں میں آ کر بود و باش کریں گے۔‘‘

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۲، ۲۶۳)

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’انسانی عادت اور اسلامی فطرت میں داخل ہے کہ مومن کسی ذوق کے وقت اور کسی مشاہدہ کرشمۂ قدرت کے وقت درود بھیجتا ہے۔ سو اس يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ کے فقرہ میں اشارہ ہے کہ وہ لوگ جو ہر دم پاس رہیں گے وہ کئی قسم کے نشان دیکھتے رہیں گے۔ پس ان نشانوں کی تاثیر سے بسا اوقات ان کے آنسو جاری ہو جائیں گے اور شدّتِ ذوق اور رقّت سے بے اختیار درود اُن کے منہ سے نکلے گا چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آ رہا ہے اور یہ پیش گوئی بار بار ظہور میں آ رہی ہے۔‘‘ (اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۰ حاشیہ)

[۲] براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۲۶۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ا (ناشر)

اِس پیشگوئی میں صاف فرما دیا کہ وہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنے والوں کا بہت ہجوم ہو جائے گا یہاں تک کہ ہر ایک کا تجھ سے ملنا مشکل ہو جائے گا۔ پس تُو نے اس وقت ملال ظاہر نہ کرنا اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا۔ سبحان اللہ یہ کس شان کی پیشگوئی ہے اور آج سے ۱۷ برس پہلے اس وقت بتلائی گئی ہے کہ جب میری مجلس میں شاید دو تین آدمی آتے ہوں گے اور وہ بھی کبھی کبھی۔ اس سے کیسا علم غیب خدا کا ثابت ہوتا ہے۔''

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۷۳)

۱۸۸۲ء یا اس سے قبل ''ایک مرتبہ اس عاجز نے اپنی نظر کشفی میں سورۃ فاتحہ کو دیکھا کہ ایک ورق پر لکھی ہوئی اس عاجز کے ہاتھ میں ہے اور ایک ایسی خوبصورت اور دلکش شکل میں ہے کہ گویا وہ کاغذ جس پر سورۃ فاتحہ لکھی ہوئی ہے سُرخ سُرخ اور ملائم گلاب کے پھولوں سے اس قدر لدا ہوا ہے کہ جس کا کچھ انتہا نہیں اور جب یہ عاجز اس سورۃ کی کوئی آیت پڑھتا ہے تو اس میں سے بہت سے گلاب کے پھول ایک خوش آواز کے ساتھ پرواز کر کے اوپر کی طرف اُڑتے ہیں اور وہ پھول نہایت لطیف اور بڑے بڑے اور سُندر اور تر و تازہ اور خوشبودار ہیں جن کے اُوپر چڑھنے کے وقت دل و دماغ نہایت معطّر ہو جاتا ہے اور ایک ایسا عالم مستی کا پیدا کرتے ہیں کہ جو اپنی بے مثل لذتوں کی کشش سے دنیا و مافیہا سے نہایت درجہ کی نفرت دلاتے ہیں۔

اس مکاشفہ سے معلوم ہوا کہ گلاب کے پھول کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ ایک روحانی مناسبت ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۳۹۵، ۳۹۶ حاشیہ نمبر ۱۱)

۱۸۸۲ء ''کچھ عرصہ گذرا ہے کہ ایک دفعہ سخت ضرورت روپیہ کی پیش آئی۔ جس ضرورت کا ہمارے اس جگہ کے آریہ ہم نشینوں کو بخوبی علم تھا اور یہ بھی ان کو خوب معلوم تھا کہ بظاہر کوئی ایسی تقریب پیش نہیں ہے کہ جو جائے امید ہو سکے بلکہ اس معاملہ میں ان کو ذاتی طور پر واقفیت تھی جس کی وہ شہادت دے سکتے ہیں۔ پس جبکہ وہ ایسے مشکل اور فقدان اسباب حل مشکل سے کامل طور پر مطلع تھے اِس لئے بلا اختیار دل میں اس خواہش نے جوش مارا کہ مشکل کشائی کے لئے حضرتِ احدیّت میں دعا کی جائے تا اس دعا کی قبولیت سے ایک تو اپنی مشکل حل ہو جائے اور دوسرے مخالفین کے لئے تائید الٰہی کا نشان پیدا ہو۔ ایسا نشان کہ اس کی سچائی پر وہ لوگ گواہ ہو جائیں۔ سو اُسی دن دعا کی گئی اور خدائے تعالیٰ سے یہ مانگا گیا کہ وہ نشان کے طور پر مالی مدد سے اطلاع بخشے۔ تب یہ الہام ہوا۔

دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں ۔ اَلَآ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ۔ فِیۡ شَائِلٍ مِّقۡیَاسٍ ۔دن وِل یُو گوٹُو امرت سر [1]

یعنی دس۱۰ دن کے بعد روپیہ آئے گا۔خدا کی مدد نزدیک ہے اور جیسے جب جننے کے لئے اونٹنی دُم اُٹھاتی ہے تب اس کا بچہ جننا نزدیک ہوتا ہے ایسا ہی مدد الٰہی بھی قریب ہے اور پھر انگریزی فقرہ میں یہ فرمایا کہ دس دن کے بعد جب روپیہ آئے گا تب تم امرتسر بھی جاؤ گے۔

تو جیسا اس پیش گوئی میں فرمایا تھا ایسا ہی ہندوؤں یعنی آریوں مذکورۂ بالا کے روبرو وقوع میں آیا۔یعنی حسب منشاء پیش گوئی دس دن تک ایک خرمہرہ نہ آیا اور دس دن کے بعد یعنی گیارہویں روز محمد افضل خان صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست راولپنڈی نے ایک سو دس روپیہ بھیجے اور بیست روپیہ ایک اور جگہ سے آئے اور پھر برابر روپیہ آنے کا سلسلہ ایسا جاری ہو گیا جس کی امید نہ تھی اور اُسی روز کہ جب دس دن کے گذرنے کے بعد محمد افضل خان صاحب وغیرہ کا روپیہ آیا امرتسر بھی جانا پڑا کیونکہ عدالتِ خفیفہ امرتسر سے ایک شہادت کے ادا کرنے کے لئے اس عاجز کے نام اُسی روز ایک سمن آ گیا۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۵۹ تا ۵۶۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۲ء ’’کچھ عرصہ ہوا......ایک صاحب نور احمد نامی جو حافظ اور حاجی بھی ہیں بلکہ شاید کچھ عربی دان بھی ہیں اور واعظِ قرآن ہیں اور خاص امرتسر میں رہتے ہیں اتفاقاً اپنی درویشانہ حالت میں سیر کرتے کرتے یہاں بھی آ گئے...... چونکہ وہ ہمارے ہی یہاں ٹھہرے اور اس عاجز پر اُنہوں نے خود آپ ہی یہ غلط رائے جو الہام کے بارے میں اُن کے دل میں تھی [2] مدعیانہ طور پر ظاہر بھی کر دی اس لئے دل میں بہت رنج گذرا۔ ہر چند معقول طور پر سمجھایا گیا کچھ اثر مترتب نہ ہوا۔آخر توجہ الی اللہ تک نوبت پہنچی اور اُن کو قبل از ظہور پیش گوئی بتلایا گیا کہ خداوند کریم کی حضرت میں دعا کی جائے گی کچھ تعجب نہیں کہ وہ دعا بپایۂ اجابت پہنچ کر کوئی ایسی پیش گوئی خداوندِ کریم ظاہر فرما دے جس کو تم بچشمِ خود دیکھ جاؤ۔

---

[1] Then will you go to Amritsar.

[2] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) کہ الہام انسان کے دماغی خیالات ہی کا نام ہے۔

سو اُس رات اِس مطلب کے لئے قادرِ مطلق کی جناب میں دعا کی گئی۔ علی الصباح بہ نظر کشفی ایک خط دکھلایا گیا جو ایک شخص نے ڈاک میں بھیجا ہے۔ اس خط پر انگریزی زبان میں لکھا ہوا ہے۔

آئی ایم کوئرلر [1]

اور عربی میں یہ لکھا ہوا ہے۔

هٰذَا شَاهِدٌ نَزَّاغٌ

اور یہی الہام حِكَايَةً عَنِ الْكَاتِب القا کیا گیا اور پھر وہ حالت جاتی رہی۔

چونکہ یہ خاکسار انگریزی زبان سے کچھ واقفیت نہیں رکھتا۔ اس جہت سے پہلے علی الصباح میاں نور احمد صاحب کو اس کشف اور الہام کی اطلاع دے کر اور اُس آنے والے خط سے مطّلع کر کے پھر اُسی وقت ایک انگریزی خوان سے اُس انگریزی فقرہ کے معنے دریافت کئے گئے تو معلوم ہوا کہ اُس کے یہ معنے ہیں کہ میں جھگڑنے والا ہوں۔ سو اِس مختصر فقرہ سے یقیناً یہ معلوم ہو گیا کہ کسی جھگڑے کے متعلق کوئی خط آنے والا ہے اور هٰذَا شَاهِدٌ نَزَّاغٌ کہ جو کاتب کی طرف سے دوسرا فقرہ لکھا ہوا دیکھا تھا اُس کے یہ معنی کھلے کہ کاتبِ خط نے کسی مقدّمہ کی شہادت کے بارہ میں وہ خط لکھا ہے۔

اُس دن حافظ نور احمد صاحب بباعثِ بارش باران امرتسر جانے سے روکے گئے اور درحقیقت ایک سماوی سبب سے اُن کا روکا جانا بھی قبولیتِ دعا کے ایک خبر تھی تا وہ جیسا کہ اُن کے لئے خدائے تعالیٰ سے درخواست کی گئی تھی پیش گوئی کے ظہور کو بچشمِ خود دیکھ لیں۔ غرض اُس تمام پیش گوئی کا مضمون ان کو سنا دیا گیا۔ شام کو اُن کے روبرو پادری رجب علی صاحب مہتمم و مالک مطبع سفیر ہند کا ایک خط رجسٹری شدہ امرتسر سے آیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ پادری صاحب نے اپنے کاتب پر جو اِسی کتاب کا کاتب ہے عدالتِ خفیفہ میں نالش کی ہے اور اِس عاجز کو ایک واقعہ کا گواہ ٹھہرایا ہے اور ساتھ اُس کے ایک سرکاری سمن بھی آیا اور اس خط کے آنے کے بعد وہ فقرہ الہامی یعنی هٰذَا شَاهِدٌ نَزَّاغٌ جس کے یہ معنی ہیں کہ یہ گواہ تباہی ڈالنے والا ہے، ان معنوں پر محمول معلوم ہوا کہ مہتمم مطبع سفیر ہند کے دل میں بہ یقین کامل یہ مرکوز تھا کہ اس عاجز کی شہادت جو ٹھیک ٹھیک اور مطابق واقعہ ہو گی بباعث وثاقت اور صداقت اور نیز بااعتبار اور قابل قدر ہونے کی وجہ سے فریق ثانی پر تباہی ڈالے گی اور اسی نیت سے مہتمم مذکور نے اس عاجز کو ادائے شہادت کے لئے تکلیف بھی دی اور سمن جاری کرایا اور اتفاق ایسا ہوا کہ

---

[1] I am quarreler.

جس دن یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور امرتسر جانے کا سفر پیش آیا وہی دن پہلی پیشگوئی کے پورے ہونے کا دن تھا۔ سو وہ پہلی پیشگوئی بھی میاں نور احمد صاحب کے رُوبرو پوری ہوگئی یعنی اُسی دن جو دس دن کے بعد کا دن تھا روپیہ آ گیا اور امرتسر بھی جانا پڑا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۶۲ تا ۵۶۵ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۲ء ''ایک دفعہ فجر کے وقت الہام ہوا کہ

آج حاجی ارباب محمد لشکر خان کے قرابتی کا روپیہ آتا ہے

یہ پیش گوئی بھی بدستورِ معمول اُسی وقت چند آریوں کو بتلائی گئی اور یہ قرار پایا کہ اُنہیں میں سے ڈاک کے وقت کوئی ڈاک خانہ میں جاوے چنانچہ ایک آریہ ملاوامل نامی اُس وقت ڈاک خانہ میں گیا اور یہ خبر لایا کہ ہوتی مردان سے دس روپیہ آئے ہیں اور ایک خط لایا جس میں لکھا تھا کہ یہ دس روپیہ ارباب سرور خان نے بھیجے ہیں۔ چونکہ ارباب کے لفظ سے اتحادِ قومی مفہوم ہوتا تھا اس لئے اُن آریوں کو کہا گیا کہ ارباب کے لفظ میں دونوں صاحبوں کی شراکت ہونا پیش گوئی کی صداقت کے لئے کافی ہے۔ مگر بعض نے اُن میں سے اس بات کو قبول نہ کیا اور کہا کہ اتحادِ قومی شے دیگر ہے اور قرابت شے دیگر اور اس انکار پر بہت ضد کی۔ ناچار ان کے اصرار پر خط لکھنا پڑا اور وہاں سے یعنی ہوتی مردان سے کئی روز کے بعد ایک دوست منشی الٰہی بخش نامی نے جو اُن دنوں میں ہوتی مردان میں اکونٹنٹ تھے خط کے جواب میں لکھا کہ ارباب سرور خان ارباب محمد لشکر خان کا بیٹا ہے چنانچہ اُس خط کے آنے پر سب مخالفین لاجواب اور عاجز رہ گئے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۶۵، ۵۶۶ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۳۰؍دسمبر ۱۸۸۲ء (الف) ''ایک عجیب کشف سے جو مجھ کو ۳۰؍دسمبر ۱۸۸۲ء بروز شنبہ کو یک دفعہ ہوا۔ آپ کے شہر[۱] کی طرف نظر لگی ہوئی تھی اور ایک شخص[۲] نامعلوم الاسم کی ارادت صادقہ خدا نے میرے پر ظاہر کی جو

۱؎ لدھیانہ (ناشر)

۲؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''لودہانہ میں ایک صاحب میر عباس علی نام تھے جو بیعت کرنے والوں میں داخل تھے۔ چند سال تک انہوں نے اخلاص میں ایسی ترقی کی کہ ان کی موجودہ حالت کے لحاظ سے ایک دفعہ الہام ہوا۔ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ۔ اس الہام سے صرف اس قدر مطلب تھا کہ اُس زمانہ میں وہ راسخ الاعتقاد

باشندۂ لودھیانہ ہے۔ اس عالمِ کشف میں اس کا تمام پتہ ونشان سکونت بتلا دیا جواَب مجھ کو یاد نہیں رہا۔ صرف اتنا یاد رہا کہ سکونت خاص لودھیانہ اور اُس کے بعد اُس کی صفت میں یہ لکھا ہوا پیش کیا گیا۔

سچا ارادت مند۔ اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرۡعُهَا فِی السَّمَآءِ [1]

یعنی اس کی ارادت ایسی قوی اور کامل ہے کہ جس میں نہ کچھ تزلزل ہے نہ نقصان ہے۔''

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۵۱۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(ب) '' میں نے قریب صبح کے کشف کے عالم میں دیکھا کہ ایک کاغذ میرے سامنے پیش کیا گیا اس پر لکھا ہے کہ

''ایک ارادت مند لدھیانہ میں ہے۔''

پھر اس کے مکان کا پتہ مجھے بتایا گیا اور نام بھی بتایا گیا جو مجھے یاد نہیں اور پھر اس کی ارادت اور قوتِ ایمانی کی یہ تعریف اسی کاغذ میں لکھی ہوئی دکھائی۔

اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرۡعُهَا فِی السَّمَآءِ ''

مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون شخص ہے مگر مجھے شک پڑتا ہے کہ شاید خداوندِ کریم آپ ہی میں وہ حالت پیدا کرے یا کسی اور میں۔ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِالصَّوَابِ۔''

(از مکتوب بنام نواب علی محمد خان صاحبؓ جھجر۔ مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۳۹ مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

بقیہ حاشیہ۔ تھے اور ایسے ہی انہوں نے اس زمانہ میں آثار ظاہر کئے کہ ان کے لئے بجز میرے ذکر کے اور کوئی ورد نہ تھا اور ہر ایک میرے خط کو نہایت درجہ متبرک سمجھ کر اپنے ہاتھ سے اس کی نقل کرتے تھے اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کرتے تھے اور اگر ایک خشک ٹکڑا بھی دستر خوان کا ہو تو متبرک سمجھ کر کھا جاتے تھے اور سب سے پہلے لدھیانہ سے وہی قادیان میں آئے تھے۔ ایک مرتبہ مجھ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دکھایا گیا کہ عبّاس علی ٹھوکر کھائے گا اور برگشتہ ہو جائے گا۔ وہ میرا خط بھی اُنہوں نے میرے ملفوظات میں درج کر لیا۔ بعد اس کے جب اُن کی ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے مجھ کو کہا کہ مجھ کو اس کشف سے جو میری نسبت ہوا بڑا تعجب ہوا کیونکہ میں تو آپ کے لئے مرنے کو تیار ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ کے لئے مقدر ہے وہ پورا ہوگا۔ بعد اس کے جب وہ زمانہ آیا کہ میں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ دعویٰ اُن کو ناگوار گذرا۔ اوّل دل ہی دل میں پیچ وتاب کھاتے رہے بعد اس کے اس مباحثہ کے وقت جو مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب سے لدھیانہ میں میری طرف سے ہوا تھا اور اس تقریب سے چند دن اُن کو مخالفوں کی صحبت بھی میسر آ گئی تو نوشتۂ تقدیر ظاہر ہو گیا اور وہ صریح طور پر بگڑ گئے۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۷)

[1] (ترجمہ از مرتّب) اس کی جڑ زمین میں محکم ہے اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہیں۔

۱۸۸۳ء ”آنمخدوم کی تحریرات کے پڑھنے سے بہت کچھ حالِ صداقت ونجابتِ آنمخدوم ظاہر ہوتا ہے اور ایک مرتبہ بنظرِ کشفی بھی کچھ ظاہر ہوا تھا۔شاید کسی زمانہ میں خداوندکریم اس سے زیادہ اور کچھ ظاہر کرے۔“

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ ۵۱۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۳ء ”جس روز آپ کا خط آیا اسی روز بعض عبارتیں آپ کے خط کی کسی قدر کمی بیشی سے بصورت کشفی ظاہر کی گئیں اور وہ فقرات زیادہ آپ کے دل میں ہوں گے۔یہ خداوندکریم کی طرف سے ایک رابطہ بخشی ہے۔“

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ ۵۱۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۳ء[۱] ”وقت ملاقات ایک گفتگو کے اثناء میں بنظر کشفی آپ کی حالت ایسی معلوم ہوئی کہ کچھ دل میں انقباض[۲] ہے۔اور نیز آپ کے بعض خیالات جو آپ بعض اشخاص کی نسبت رکھتے تھے۔حضرت احدیت کی نظر میں درست نہیں تو اس پر یہ الہام ہوا۔

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ[۳]

......اس وقت یہ بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا مگر بہت ہی سعی کی گئی کہ خداوندکریم اس کو دور کرے مگر تعجب نہیں کہ آئندہ بھی کوئی ایسا انقباض پیش آوے۔جب انسان ایک نئے گھر میں داخل ہوتا ہے تو اس کے لئے ضرور ہے کہ اس گھر کی وضع قطع میں بعض اُمور اُس کو حسب مرضی اور بعض خلاف مرضی معلوم ہوں اس لئے مناسب ہے کہ آپ اس محبت کو خدا سے بھی چاہیں اور کسی نئے امر کے پیش آنے میں مضطرب نہ ہوں تا یہ محبت کمال کے درجہ تک پہنچ جائے۔یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک حالت رکھتا ہے جو زمانہ کی رسمیات سے

---

[۱] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) کتاب حیات احمد جلد ۲ حصہ دوم صفحہ ۲۱۶، ۲۱۷ مطبوعہ ۲۰۱۳ء سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اوائل ۱۸۸۳ء کا مکاشفہ ہے۔وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

[۲] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اس کشف کے مطابق میر عباس علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت ومہدویت کے وقت برگشتہ ہوگئے اور اس حالت پر اُن کا انجام ہوا۔اس مکتوب کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۲؍ستمبر ۱۸۸۳ء کے مکتوب میں بھی اُنہیں اس آنے والے ابتلاء سے آگاہ کیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں۔

”خداوندکریم آپ کی تائید میں رہے اور مکروہاتِ زمانہ سے بچاوے۔اس عاجز سے تعلق اور ارتباط کرنا کسی قدر ابتلاء کو چاہتا ہے سو اس ابتلاء سے آپ بچ نہیں سکتے۔“

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۷۱ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

[۳] (ترجمہ از مرتّب) کہہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ۔

بہت ہی دُور پڑی ہوئی ہے اور ابھی تک ہر ایک رفیق کو یہی جواب روح کی طرف سے ہے۔ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ۔ وَ كَيۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰى مَا لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ خُبۡرًا ۔[۱]

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب لدھیانوی۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۲۴، ۵۲۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۳ء ''پنڈت شیو نارائن نے جو برہمو سماج کا ایک منتخب معلّم ہے لاہور سے میری طرف ایک خط لکھا کہ میں حصّہ سوم[۲] کا ردّ لکھنا چاہتا ہوں۔ ابھی وہ خط اس جگہ نہیں پہنچا تھا کہ خدا نے بطور مکاشفات مضمون اس خط کا ظاہر کر دیا چنانچہ کئی ہندوؤں کو بتلایا گیا اور شام کو ایک ہندو کو ہی جو آریہ ہے ڈاک خانہ میں بھیجا گیا تا گواہ رہے۔ وہی ہندو اُس خط کو ڈاک خانہ سے لایا۔ پھر میں نے پنڈت شیو نارائن کو لکھا کہ جس الہام کا تم ردّ لکھنا چاہتے ہو خدا نے اُسی کے ذریعہ سے تمہارے خط کی اطلاع دی اور اُس کے مضمون سے مطّلع کیا۔ اگر تم کو شک ہے تو خود قادیان میں آ کر اُس کی تصدیق کر لو کیونکہ تمہارے ہندو بھائی اس کے گواہ ہیں ردّ لکھنے میں بہت سی تکلیف ہوگی اور اس طرح جلدی فیصلہ ہو جائے گا۔ میں نے یہ بھی لکھا کہ اگر تم صدق دل سے بحث کرتے ہو تو تمہیں اس جگہ ضرور آنا چاہیے کہ اس جگہ اپنے بھائیوں کی شہادت سے حق الامر کھل جائے گا لیکن باوجود ان سب تاکیدوں کے پنڈت صاحب نے کچھ جواب نہ لکھا اور اس بارہ میں دم بھی نہ مارا اور وہ الہام پورا ہوا جو حصہ سوم میں چھپ چکا ہے۔ سَنُلۡقِىۡ فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الرُّعۡبَ[۳] ۔''

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ ۵۱۵، ۵۱۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

اپریل ۱۸۸۳ء ''ایک دفعہ اپریل ۱۸۸۳ء میں صبح کے وقت بیداری ہی میں جہلم سے روپیہ روانہ ہونے کی اطلاع دی گئی اور...... اُس روپیہ کے روانہ ہونے کے بارہ میں جہلم سے کوئی خط نہیں آیا تھا...... اور ابھی پانچ روز نہیں گذرے تھے جو پینتالیس[۴۵] روپیہ کا منی آرڈر جہلم سے آ گیا اور جب حساب کیا گیا تو ٹھیک اُسی دن منی آرڈر روانہ ہوا تھا جس دن خداوند عالم الغیب نے اُس کے روانہ ہونے کی خبر دی تھی۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۶۷، ۵۶۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ''ایک مرتبہ اس عاجز نے خواب میں دیکھا کہ ایک عالی شان حاکم یا بادشاہ کا ایک جگہ خیمہ لگا ہوا ہے

۱؎ (ترجمہ از ناشر) یقیناً تو ہرگز میرے ساتھ صبر کی استطاعت نہیں رکھے گا اور تو کیسے اس پر صبر کر سکے گا جس کا تو تجربہ کے ذریعہ احاطہ نہیں کر سکتا۔ (الکہف: ۶۸، ۶۹)

۲؎ مراد براہین احمدیہ کا حصّہ سوم (مرزا بشیر احمد)

۳؎ (ترجمہ) سو عنقریب ہم ان کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے۔ (براہین احمدیہ حصہ سوم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۷۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

اور لوگوں کے مقدمات فیصل ہو رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوا کہ بادشاہ کی طرف سے یہ عاجز محافظ دفتر کا عہدہ رکھتا ہے اور جیسے دفتروں میں مثلیں ہوتی ہیں بہت سی مثلیں پڑی ہوئی ہیں اور اس عاجز کے تحت میں ایک شخص نائب محافظ دفتر کی طرح ہے۔ اتنے میں ایک اردلی دوڑتا آیا کہ مسلمانوں کی مثل پیش ہونے کا حکم ہے وہ جلد نکالو۔

پس یہ رؤیا بھی دلالت کر رہی ہے کہ عنایاتِ الٰہیہ مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کی طرف متوجہ ہیں اور یقین کامل ہے کہ اس قوتِ ایمان اور اخلاص اور توکل کو جو مسلمانوں کو فراموش ہو گئے ہیں پھر خداوند کریم یاد دلائے گا اور بہتوں کو اپنے خاص برکات سے متمتّع کرے گا کہ ہر یک برکت ظاہری اور باطنی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔‘‘

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۵۲۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۳ء چند روز ہوئے کہ خداوند کریم کی طرف سے ایک اور الہام ہوا تھا......

’’ ۱ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ ۲ اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ ۳ وَقَالُوْا اَنّٰى لَكَ هٰذَا۔ ۴ قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَجِيْبٌ۔ ۵ يَجْتَبِيْ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ۔ ۶ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔[1]

اور یہ آیت کہ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بار بار الہام ہوئی اور اس قدر متواتر ہوئی کہ جس کا شمار خدا ہی کو معلوم ہے اور اس قدر زور سے ہوئی کہ میخ فولادی کی طرح دل کے اندر داخل ہے اس سے یقیناً معلوم ہوا کہ خداوند کریم اُن سب دوستوں کو جو اس عاجز کے طریق پر قدم ماریں بہت سی برکتیں دے گا اور ان کو دوسرے طریقوں کے لوگوں پر غلبہ بخشے گا اور یہ غلبہ قیامت تک رہے گا اور اس عاجز کے بعد کوئی ایسا مقبول آنے والا نہیں جو اس طریق کے مخالف قدم مارے اور جو مخالف قدم مارے گا اُس کو خدا تباہ کرے گا اور اُس کے سلسلہ کو پائیداری نہیں ہوگی۔ یہ خدا کی طرف سے وعدہ ہے جو ہرگز تخلّف نہیں کرے گا۔‘‘

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ ۵۳۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۱ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ ۲ میں تجھے وفات دوں گا اور تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور میں تیرے تابعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ ۳ لوگ کہیں گے کہ یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہوا۔ ۴ کہہ وہ خدا عجیب ہے۔ ۵ جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے چُن لیتا ہے۔ ۶ اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔

۱۲؍جون ۱۸۸۳ء ’’آج قبل تحریر اس خط کے یہ الہام ہوا۔

۱ كَذَبَ عَلَيْكُمُ الْخَبِيْثُ۔ ۲ كَذَبَ عَلَيْكُمُ الْخِنْزِيْرُ۔ ۳ عِنَايَتُ اللهِ حَافِظُكَ۔ ۴ اِنِّيْ مَعَكَ اَسْمَعُ وَاَرٰى۔ ۵ اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ ۶ فَبَرَّأَهُ اللهُ مِمَّا قَالُوْا ۷ وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيْهًا۔ [1]

ان الہامات میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کوئی ناپاک طبع آدمی[2] اِس عاجز پر کچھ جھوٹ بولے گا یا جھوٹ بولا ہو مگر عنایت الٰہی حافظ ہے۔‘‘

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوباتِ احمد جلد ۱ صفحہ ۵۳۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل ’’کئی دفعہ اس عاجز کو نہایت صراحت سے الہام ہوا ہے کہ

وید گمراہی سے بھرا ہوا ہے۔‘‘

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوباتِ احمد جلد ۱ صفحہ ۵۳۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۱ تم پر اس ناپاک نے جھوٹ باندھا ہے۔ ۲ تم پر اس خنزیر نے جھوٹ باندھا ہے۔ ۳ اللہ تعالیٰ کی عنایت تیری نگہبان ہے۔ ۴ میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ ۵ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ ۶ سو خدا نے ان کے الزاموں سے اس کو بَری ثابت کیا۔ ۷ اور وہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے۔

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ اس مقدّمہ کی طرف اشارہ ہے جو مارٹن کلارک نے اگست ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کھڑا کیا تھا۔ چنانچہ حضور اقدس تحریر فرماتے ہیں۔

’’اسی مقدمہ کے ذریعہ سے جو خون کے الزام کا مقدمہ تھا وہ الہامی پیش گوئی پوری ہوئی جو براہین احمدیہ میں اس مقدمہ سے ۲۰ برس پہلے درج تھی اور وہ الہام یہ ہے۔

فَبَرَّاَهُ اللهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيْهًا۔

یعنی خدا اس شخص کو اس الزام سے جو اس پر لگایا جائے گا بَری کردے گا کیونکہ وہ خدا کے نزدیک وجیہہ ہے۔ سو یہ خدا تعالیٰ کا ایک بھاری نشان ہے کہ باوجودیکہ قوموں نے میرے ذلیل کرنے کے لئے اتفاق کرلیا تھا مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب تھے، ہندوؤں کی طرف سے لالہ رام بھجدت وکیل تھے اور عیسائیوں کی طرف سے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب مع اپنی تمام جماعت آئے اور جنگ احزاب کی طرح ان قوموں نے بالاتفاق میرے پر چڑھائی کی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے سب کو ذلیل کیا اور مجھے بَری کیا...... تا وہ بات پُوری ہو جس کی طرف اس الہامی پیش گوئی میں اشارہ تھا کہ بَرَّأَهُ اللهُ مِمَّا قَالُوْا۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۸، ۵۷۹)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل ’’کچھ عرصہ ہوا ہے کہ خواب میں دیکھا تھا کہ حیدر آباد سے نواب اقبال الدولہ صاحب کی طرف سے خط آیا ہے اور اس میں کسی قدر روپیہ دینے کا وعدہ لکھا ہے...... پھر تھوڑے دنوں کے بعد حیدر آباد سے خط آ گیا اور نواب صاحب موصوف نے سو روپیہ بھیجا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۶۸، ۵۶۹ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل ’’ایک دفعہ کی حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں اوّل یہ الہام ہوا۔

آئی لَوْ یُو[۱] یعنی میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔

پھر یہ الہام ہوا۔

آئی ایم وِد یُو[۲] یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں۔

پھر الہام ہوا۔

آئی شیل ہیلپ یُو[۳] یعنی میں تمہاری مدد کروں گا۔

پھر الہام ہوا۔

آئی کین وَیٹ آئی وِل ڈُو[۴] یعنی میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔

پھر اس کے بعد بہت ہی زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا۔

وِی کین وَیٹ وِی وِل ڈُو[۵] یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے۔

اور اُس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے اور باوجود پُردہشت ہونے کے پھر اُس میں ایک لذت تھی جس سے رُوح کو معنے معلوم کرنے سے پہلے ہی ایک تسلی اور تشفی ملتی تھی اور یہ انگریزی زبان کا الہام اکثر ہوتا رہا ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۱، ۵۷۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۔ I love you.

۲۔ I am with you.

۳۔ I shall help you.

۴۔ I can what I will do.

۵۔ We can what we will do.

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل ''ایک دفعہ صبح کے وقت بہ نظر کشفی چند ورق چھپے ہوئے دکھائے گئے کہ جو ڈاک خانہ سے آئے ہیں اور اخیر پر اُن کے لکھا تھا۔

آئی ایم بائی عیسیٰ [۱] یعنی میں عیسیٰ کے ساتھ ہوں

چنانچہ وہ مضمون کسی انگریزی خوان سے دریافت کر کے دو ہندو آریہ کو بتلایا گیا جس سے یہ سمجھا گیا تھا کہ کوئی شخص عیسائی یا عیسائیوں کی طرز پر دینِ اسلام کی نسبت کچھ اعتراض چھپوا کر بھیجے گا چنانچہ اُسی روز ایک آریہ کو ڈاک آنے کے وقت ڈاک خانہ میں بھیجا گیا تو وہ چند چھپے ہوئے ورق لایا جس میں عیسائیوں کی طرز پر ایک صاحب خام خیال نے اعتراضات لکھے تھے۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۳، ۵۷۴ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل ''ایک دفعہ کسی امر میں جو دریافت طلب تھا خواب میں ایک درم نُقرہ جو بشکل بادامی تھا اِس عاجز کے ہاتھ میں دیا گیا۔ اُس میں دو سطریں تھیں۔ اوّل سطر میں یہ فقرہ لکھا تھا۔

یَس آئی ایم ہَیپی [۲]

اور دوسری سطر جو خطِ فارق ڈال کر نیچے لکھی ہوئی تھی وہ اُسی پہلی سطر کا ترجمہ تھا۔ یعنی یہ لکھا تھا کہ

ہاں میں خوش ہوں۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۴، ۵۷۵ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل ''ایک دفعہ کچھ حزن اور غم کے دن آنے والے تھے کہ ایک کاغذ پر بہ نظر کشفی یہ فقرہ انگریزی میں لکھا ہوا دکھایا گیا۔

لائف آف پین [۳] یعنی زندگی دُکھ کی۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۵ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل ''ایک دفعہ بعض مخالفوں کے بارہ میں جنہوں نے عنادِ دلی سے خواہ نخواہ

---

۱. I am by Isa. ۲. Yes, I am happy. ۳. Life of pain.

قرآن شریف کی توہین کی تھی اور عداوتِ ذاتی سے جس کا کچھ چارہ نہیں دینِ متین اسلام پر بے جا اعتراضات اور بیہودہ تعرضات کئے تھے۔ یہ دو فقرے انگریزی میں الہام ہوئے۔

گوڈ اِز کمنگ بائی ہز آرمی[۱]۔ ہی اِز وِد یُوٹو ِکل اینیمی[۲]

یعنی خدائے تعالیٰ دلائل اور براہین کالشکر لے کر چلا آتا ہے۔ وہ دشمن کو مغلوب اور ہلاک کرنے کے لئے تمہارے ساتھ ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۷۶،۵۷۷ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ''بُوْرِكْتَ يَا أَحْمَدُ وَكَانَ مَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ حَقًّا فِيْكَ۔

اے احمد تو مبارک کیا گیا ہے اور خدا نے جو تجھ میں برکت رکھی ہے وہ حقّانی طور پر رکھی ہے۔

شَأْنُكَ عَجِيْبٌ وَّ أَجْرُكَ قَرِيْبٌ۔

تیری شان عجیب ہے اور تیرا بدلہ نزدیک ہے۔

اِنِّيْ رَاضٍ مِّنْكَ۔ اِنِّيْ رَافِعُكَ اِلَيَّ۔ اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِيْ۔

میں تجھ سے راضی ہوں۔ میں تجھے اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں۔ زمین اور آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسے وہ میرے ساتھ ہیں۔

هُوَ کا ضمیر واحد بتاویل مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ہے اور ان کلمات کا حاصل مطلب تلطّفات اور برکاتِ الٰہیہ ہیں۔ جو حضرت خیر الرسل کی متابعت کی برکت سے ہر یک کامل مومن کے شامل حال ہو جاتی ہیں اور حقیقی طور پر مصداق اِن سب عنایات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرے سب طفیلی ہیں۔''

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۷۹،۵۸۰ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ''پھر بعد اس کے فرمایا۔

ا[۱]اَنْتَ وَجِيْهٌ فِيْ حَضْرَتِيْ ۲اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِيْ۔

۱تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ ۲ میں نے تجھے اپنے لئے اختیار کیا۔

---

۱ God is coming by His army. ۲ He is with you to kill enemy.

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) انگریزی زبان میں لفظ بائی by بمعنی together with اور in company with یعنی معیت اور ساتھ ہونے کے معنوں میں بھی بولا جاتا ہے۔ حوالہ کے لئے دیکھیے Dialect Dictionary by Joseph Wright P.470

۳ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ ۴ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔

۳ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید[۱]۔ ۴ سو وہ وقت آ گیا جو تیری مدد کی جائے اور تجھ کو لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے۔

۵ ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا۔

۵ کیا انسان پر یعنی تجھ پر وہ وقت نہیں گذرا کہ تیرا دنیا میں کچھ بھی ذکر و تذکرہ نہ تھا۔ یعنی تجھ کو کوئی نہیں جانتا تھا کہ تو کون ہے اور کیا چیز ہے اور کسی شمار و حساب میں نہ تھا یعنی کچھ بھی نہ تھا۔

یہ گذشتہ تلطفات و احسانات کا حوالہ ہے تا محسن حقیقی کے آئندہ فضلوں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے۔

۶ سُبْحَانَ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی زَادَ مَجْدَکَ۔ یَنْقَطِعُ اٰبَآؤُکَ وَیُبْدَءُ مِنْکَ۔

۶ سب پاکیاں خدا کے لئے ہیں جو نہایت برکت والا اور عالی ذات ہے۔ اُس نے تیرے مجد کو زیادہ کیا۔ تیرے آباء کا نام اور ذکر منقطع ہو جائے گا۔ یعنی بطور مستقل اُن کا نام نہیں رہے گا اور خدا تجھ سے ابتداء شرف اور مجد کا کرے گا۔

۷ نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَاُحْیِیْتَ بِالصِّدْقِ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ۔ ۸ نُصِرْتَ وَقَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ۔

۷ تو رعب کے ساتھ مدد کیا گیا اور صدق کے ساتھ زندہ کیا گیا اے صدیق۔ ۸ تو مدد کیا گیا اور مخالفوں نے کہا کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ یعنی امدادِ الٰہی اُس حد تک پہنچ جائے گی کہ مخالفوں کے دل ٹوٹ جائیں گے اور اُن

---

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’میرے نزدیک اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص بہ منزلہ توحید کے ہوتا ہے جو کہ ایسے زمانہ میں آوے جبکہ توحید کی حقارت اور بے عزتی ہوتی ہو اور شرک کی عظمت اور قدر کی جاتی ہو۔ اس شخص مامور شدہ کو توحید کی پیاس ایسی لگائی جاتی ہے کہ وہ تمام اپنے اغراض اور مقاصد کو ایک طرف رکھ کر توحید کے قائم کرنے میں خود ایک مجسّم توحید ہو جاتا ہے۔ اس کے اٹھنے بیٹھنے اور حرکت اور سکون اور ہر ایک قول و فعل میں توحید کی لو اُسے لگی ہوئی ہوتی ہے۔ دنیا میں لوگوں نے اپنے اپنے مقاصد کو بُت بنا رکھا ہے مگر جب تک خدا کسی کو یہ سوز و گداز توحید کے واسطے نہ لگائے تب تک نہیں لگ سکتا جیسے لوگ اولاد اور اپنی دوسری اغراض کے لئے بے قرار ہوتے ہیں حتیٰ کہ بعض خودکشیاں کر لیتے ہیں اسی طرح وہ توحید کے لئے بے قرار ہوتا ہے کہ خدا کی خواہشات اس کی توحید اور عظمت اور جلال غالب آویں۔ اس وقت کہا جاتا ہے کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ۔‘‘

(البدر مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۱)

کے دلوں پر یاس مستولی ہوجائے گی اور حق آشکارا ہوجائے گا۔

۹ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَتْرُكَكَ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ

۹ اور خدا ایسا نہیں ہے جو تجھے چھوڑ دے جب تک وہ خبیث اور طیب میں صریح فرق نہ کرلے۔

۱۰ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

۱۰ اور خدا اپنے امر پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۱۱ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ ۱۲ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

۱۱ جب مدد اور فتح الٰہی آئے گی اور تیرے رب کی بات پوری ہوجائے گی ۱۲ تو کفّار اس خطاب کے لائق ٹھہریں گے کہ یہ وہی بات ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔

۱۳ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ ۱۴ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ۔

۱۳ یعنی میں نے اپنی طرف سے خلیفہ کرنے کا ارادہ کیا۔ سو میں نے آدم کو پیدا کیا۔ ۱۴ میں زمین پر کرنے والا ہوں۔

یہ اختصاری کلمہ ہے یعنی اس کو قائم کرنے والا ہوں۔ اس جگہ خلیفہ کے لفظ سے ایسا شخص مراد ہے کہ جو ارشاد اور ہدایت کے لئے بَيْنَ اللّٰهِ وَ بَيْنَ الْخَلْقِ واسطہ ہو۔ خلافتِ ظاہری کہ جو سلطنت اور حکمرانی پر اطلاق پاتی ہے مراد نہیں ہے...... بلکہ یہ محض روحانی مراتب اور روحانی نیابت کا ذکر ہے اور آدم کے لفظ سے بھی وہ آدم جو ابوالبشر ہے مراد نہیں بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلہ ارشاد اور ہدایت کا قائم ہو کر روحانی پیدائش کی بنیاد ڈالی جائے۔ گویا وہ روحانی زندگی کے رُو سے حق کے طالبوں کا باپ ہے اور یہ ایک عظیم الشان پیش گوئی ہے جس میں روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ایسے وقت میں جبکہ اُس سلسلہ کا نام ونشان نہیں۔‘‘

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۸۱ تا ۵۸۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ’’پھر بعد اِس کے اُس روحانی آدم کا روحانی مرتبہ بیان فرمایا اور کہا۔

دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى

جب یہ آیت شریفہ جو قرآن شریف کی آیت ہے الہام ہوئی تو اس کے معنے کی تشخیص اور تعیین میں تأمّل تھا اور اسی تأمل میں کچھ خفیف سی خواب آگئی اور اُس خواب میں اس کے معنے حل کئے گئے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ

دنوّ سے مُراد قربِ الٰہی ہے...... اور تَدَلّٰی سے مراد وہ ہبوط اور نزول ہے کہ جب انسان تخلّق باخلاق اللہ حاصل کر کے اُس ذاتِ رحمٰن و رحیم کی طرح **شَفْقَةً عَلَی الْعِبَاد** عالمِ خلق کی طرف رجوع کرے اور چونکہ کمالات **دنوّ** کے کمالات تدلّی سے لازم ملزوم ہیں۔ پس تدلّی اُسی قدر ہوگی جس قدر **دنوّ** ہے اور **دنوّ** کی کمالیت اس میں ہے کہ اسماء اور صفاتِ الٰہی کے عکوس کا سالک کے قلب میں ظہور ہو اور محبوب حقیقی بے شائبہ ظلّیت اور بے توا ہم حالیّت و محلیّت اپنے تمام صفاتِ کاملہ کے ساتھ اُس میں ظہور فرمائے اور یہی استخلاف کی حقیقت اور روح اللہ کے نفخ کی ماہیّت ہے اور یہی تخلّق باخلاق اللہ کی اصل بنیاد ہے اور جب کہ تدلّی کی حقیقت کو **تَخَلُّقٌ بِأَخْلَاقِ اللهِ** لازم ہوا اور کمالیّت فی التخلّق اس بات کو چاہتی ہے کہ شفقت علی العباد اور اُن کے لئے بمقام نصیحت کھڑے ہونا اور ان کی بھلائی کے لئے بدل و جان مصروف ہو جانا اِس حد تک پہنچ جائے جس پر زیادت متصور نہیں اس لئے واصل تام کو مجمع الاضداد ہونا پڑا کہ وہ کامل طور پر رو بخدا بھی ہو اور پھر کامل طور پر رو بخلق بھی۔ پس وہ اُن دونوں قوسوں الوہیّت و انسانیت میں ایک وتر کی طرح واقعہ ہے جو دونوں سے تعلق کامل رکھتا ہے...... پس جاننا چاہیے کہ اس جگہ ایک ہی دل میں ایک حالت اور نیّت کے ساتھ دو قسم کا رجوع پایا گیا۔ ایک خدائے تعالیٰ کی طرف جو وجودِ قدیم ہے اور ایک اُس کے بندوں کی طرف جو وجودِ محدث ہے اور دونوں قسم کا وجود یعنی قدیم اور حادث ایک دائرہ کی طرح ہے جس کی طرف اعلیٰ وجوب اور طرف اسفل امکان ہے۔ اب اُس دائرہ کے درمیان میں انسان کامل بوجہ **دنوّ** اور تدلّی کے دونوں طرف اتصال محکم کر کے یوں مثالی طور پر صورت پیدا کر لیتا ہے جیسے ایک وَتر دائرہ کے دو قوسوں میں ہوتا ہے یعنی حق اور خلق میں واسطہ ٹھہر جاتا ہے پہلے اس کو **دنوّ** اور قربِ الٰہی کی خلعتِ خاص عطا کی جاتی ہے اور قرب کے اعلیٰ مقام تک صعود کرتا ہے اور پھر خلقت کی طرف اس کو لایا جاتا ہے۔ پس اس کا وہ صعود اور نزول دو قوس کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے اور نفس **جَامِعُ التَّعَلُّقَيْنِ** انسان کامل کا اُن دونوں قوسوں میں **قَابَ قَوْسَين** کی طرح ہوتا ہے اور **قَاب** عرب کے محاورہ میں کمان کے چِلّہ پر اطلاق پاتا ہے۔

پس آیت کے بطور تحت اللفظ یہ معنے ہوئے کہ نزدیک ہوا یعنی خدا سے۔ پھر اُترا یعنی خلقت پر۔ پس اپنے اس صعود اور نزول کی وجہ سے دو قوسوں کے لئے ایک ہی وتر ہو گیا۔

اور چونکہ اُس کا رو بخلق ہونا چشمۂ صافیہ تخلّق باخلاق اللہ سے ہے اس لئے اُس کی توجہ بمخلوق توجہ بخالق کے عین ہے یا یوں سمجھو کہ چونکہ مالک حقیقی اپنی غایت شفقت علی العباد کی وجہ سے اِس قدر بندوں کی طرف

رجوع رکھتا ہے کہ گویا وہ بندوں کے پاس ہی خیمہ زن ہے۔پس جبکہ سالک سَیْر اِلَی اللّٰہِ کرتا کرتا اپنی کمالِ سیر کو پہنچ گیا تو جہاں خدا تھا وہیں اُس کو لوٹ کر آنا پڑا۔ پس اِس وجہ سے کمال دُنوّ یعنی قربِ تام اُس کی تدلّی یعنی ہبوط کا موجب ہو گیا۔'' (براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۸۶ تا ۵۹۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ''یُحْیِ الدِّیْنَ وَ یُقِیْمُ الشَّرِیْعَةَ

زندہ کرے گا دین کو اور قائم کرے گا شریعت کو

یَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ یَا مَرْیَمُ اسْكُنْ[1] اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ یَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ نَفَخْتُ فِیْكَ مِنْ لَّدُنِّیْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔

اے آدم۔ اے مریم۔ اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے۔

اس آیت میں بھی روحانی آدم کا وجہ تسمیہ بیان کیا گیا۔ یعنی جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش بلاتوسط اسباب ہے ایسا ہی روحانی آدم میں بلاتوسطِ اسباب ظاہر یہ نفخ روح ہوتا ہے اور یہ نفخ روح حقیقی طور پر انبیاء علیہم السلام سے خاص ہے اور پھر بطور تبعیت اور وراثت کے بعض افراد خاصہ امتِ محمدیہ کو یہ نعمت عطا کی جاتی ہے۔'' (براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۹۰، ۵۹۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان الہامات کی تشریح فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔''مریم سے مریم اُمّ عیسیٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کئے گئے ہیں اُن ناموں سے بھی وہ انبیاء مراد نہیں ہے بلکہ ہر یک جگہ یہی عاجز مراد ہے۔ اب جبکہ اس جگہ مریم کے لفظ سے کوئی مؤنث مراد نہیں ہے بلکہ مذکّر مراد ہے تو قاعدہ یہی ہے کہ اس کے لئے صیغہ مذکّر ہی لایا جائے۔ یعنی یَا مَرْیَمُ اسْكُنْ کہا جائے......اور زوج کے لفظ سے رفقاء اور قرباء مراد ہیں زوج مراد نہیں ہے اور لغت میں یہ لفظ دونوں طور پر اطلاق پاتا ہے اور جنّت کا لفظ اس عاجز کے الہامات میں کبھی اُسی جنت پر بولا جاتا ہے کہ جو آخرت سے تعلق رکھتا ہے اور کبھی دنیا کی خوشی اور فتح یابی اور سرور اور آرام پر بولا جاتا ہے۔''

(از مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۵۹۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۳ء (الف) فَاَجَآءَهَا [1] الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ۔ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا‘‘ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

(ب) ’’میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا اُسی کی نسبت میری گھبراہٹ ظاہر کرنے کے لئے یہ الہام ہوا تھا۔

فَاَجَآءَهُ الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ۔ قَالَ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا۔

مَخَاض سے مراد اس جگہ وہ امور ہیں جن سے خوفناک نتائج پیدا ہوتے ہیں اور جذع النخلة سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کی اولاد مگر صرف نام کے مسلمان ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ یہ ہے کہ دردانگیز دعوت جس کا نتیجہ قوم کا جانی دشمن ہو جانا تھا۔ اس مامور کو قوم کے لوگوں کی طرف لائی جو کھجور کی خشک شاخ یا جڑ کی مانند ہیں۔ تب اُس نے خوف کھا کر کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مرجاتا اور بھولا بسرا ہو جاتا۔‘‘ (براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۶۸، ۶۹ حاشیہ)

۱۸۸۳ء ’’اور اس کے متعلق اور بھی الہام تھے۔ جیسا

لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا۔ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَءَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا۔

---

[1] کشتی نوح میں جو ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے حضرت اقدسؑ تحریر فرماتے ہیں۔ ’’اس جگہ ایک اور الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار میں شائع کیا ہے یا نہیں لیکن یہ یاد ہے کہ صدہا لوگوں کو میں نے سنایا تھا اور میری یادداشت کے الہامات میں موجود ہے اور وہ اس زمانہ کا ہے جبکہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا فَأَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ۔ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا یعنی پھر مریم کو جو مراد اِس عاجز سے ہے دردِ زِہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔ یعنی عوام الناس اور جاہلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا جنہوں نے تکفیر و توہین کی اور گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا۔ تب مریم نے کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مرجاتی اور میرا نام ونشان باقی نہ رہتا۔ یہ اس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتدا میں مولویوں کی طرف سے بہ ہیئت مجموعی پڑا اور وہ اس دعویٰ کی برداشت نہ کر سکے اور مجھے ہر ایک حیلہ سے انہوں نے فنا کرنا چاہا۔ تب اُس وقت جو کرب اور قلق ناسمجھوں کا شور وغوغا دیکھ کر میرے دل پر گذرا اس کا اس جگہ خدا تعالیٰ نے نقشہ کھینچ دیا ہے۔‘‘ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

......اور لوگوں نے کہا کہ اے مریم! تُو نے یہ کیا مکروہ اور قابلِ نفرین کام دکھلایا جو راستی سے دُور ہے۔ تیرا باپ[۱] اور تیری ماں تو ایسے نہ تھے۔'' (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

۱۸۸۳ء ''پھر بعد[۲] اس کے فرمایا۔

۱ نُصِرْتَ وَ قَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ

۱ تو مدد دیا گیا اور انہوں نے کہا کہ اب کوئی گریز کی جگہ نہیں۔

۲ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَدَّ عَلَیْہِمْ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ۔ ۳ شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہٗ۔

۲ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ کے مزاحم ہوئے اُن کا ایک مرد فارسی الاصل نے ردّ لکھا ہے۔ ۳ اُس کی سعی کا خدا شاکر ہے۔

۴ کِتَابُ الْوَلِیِّ ذُو الْفَقَارِ عَلِیٍّ[۳]

---

۱ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔''اس الہام پر مجھے یاد آیا کہ بٹالہ میں فضل شاہ یا مہر شاہ نام ایک سیّد تھے جو میرے والد صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے اور بہت تعلق تھا۔ جب میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی کسی نے ان کو خبر دی تو وہ بہت روئے اور کہا کہ ان کے والد صاحب بہت اچھے آدمی تھے یعنی یہ شخص کس پر پیدا ہوا۔ ان کا باپ تو نیک مزاج اور افترا کے کاموں سے دُور اور سیدھا اور صاف دل مسلمان تھا۔ ایسا ہی بہتوں نے کہا کہ تم نے اپنے خاندان کو داغ لگایا کہ ایسا دعویٰ کیا۔'' (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱، ۵۲ حاشیہ)

۲ یعنی الہام ''نَفَخْتُ فِیْکَ مِنْ لَّدُنِّیْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔''

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۱ حاشیہ نمبر ۳) (مرتّب)

۳ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ''ایک زمانہ ذوالفقار کا تو وہ گذر گیا کہ جب ذوالفقار علی کرّم اللہ وجہہٗ کے ہاتھ میں تھی مگر خدا تعالیٰ پھر ذوالفقار اس امام کو دے دے گا۔ اِس طرح پر کہ اُس کا چمکنے والا ہاتھ وہ کام کرے گا جو پہلے زمانہ میں ذوالفقار کرتی تھی سو وہ ہاتھ ایسا ہوگا کہ گویا وہ ذوالفقار علی کرّم اللہ وجہہٗ ہے جو پھر ظاہر ہوگئی ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ امام سلطان القلم ہوگا اور اُس کی قلم ذوالفقار کا کام دے گی۔ یہ پیش گوئی[۴] بعینہٖ

۴ یعنی پیش گوئی نعمت اللہ ولی صاحب

ید بیضا کہ با او تابندہ   باز با ذوالفقار مے بینم

یعنی اس کا وہ روشن ہاتھ جو اتمام کے حجت کی رو سے تلوار کی طرح چمکتا ہے پھر میں اس کو ذوالفقار کے ساتھ دیکھتا ہوں۔

(نشان آسمانی۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۹۹) (ناشر)

۴ ولی کی کتاب علی کی تلوار کی طرح ہے۔ یعنی مخالف کو نیست و نابود کرنے والی ہے اور جیسے علی کی تلوار نے بڑے بڑے خطرناک معرکوں میں نمایاں کار دکھلائے تھے ایسا ہی یہ بھی دکھلائے گی۔

اور یہ بھی ایک پیش گوئی ہے کہ جو کتاب[ا] کی تاثیراتِ عظیمہ اور برکاتِ عمیمہ پر دلالت کرتی ہے۔''

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۹۱، ۵۹۲ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء '' پھر بعد اس کے فرمایا۔

۱ وَلَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَهٗ

۱ اگر ایمان ثریا سے لٹکتا ہوتا۔ یعنی زمین سے بالکل اُٹھ جاتا۔ تب بھی شخص مقدم الذکر اُس کو پالیتا۔

۲ یَكَادُ زَیْتُهٗ یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔

۲ عنقریب ہے کہ اُس کا تیل خود بخو د روشن ہو جائے اگر چہ آگ اُس کو چھو بھی نہ جائے۔

۳ اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ یُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ ۴ وَ اِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَ یَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ ۵ وَاسْتَیْقَنَتْهَا اَنْفُسُهُمْ۔ ۶ وَقَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ۔ ۷ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ عَلَیْهِمْ۔ ۸ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ۔ ۹ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ۔

۳ کیا کہتے ہیں کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں جو جواب دینے پر قادر ہیں۔ عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ

بقیہ حاشیہ۔ اِس عاجز کے اُس الہام کا ترجمہ ہے جو اِس وقت سے دس[ا] برس پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے۔ كِتَابُ الْوَلِیِّ ذُو الْفَقَارِ عَلِیٍّ۔ یعنی کتاب اس ولی کی ذوالفقار علی کی ہے۔ یہ اِس عاجز کی طرف اشارہ ہے اِسی بناء پر بارہا اِس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے چنانچہ براہین احمدیہ کے بعض دیگر مقامات میں اِسی کی طرف اشارہ ہے۔'' (نشانِ آسمانی۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۹۹)

(ب) ''یہ مقام دارالحرب ہے پادریوں کے مقابلے میں۔ اس لئے ہم کو چاہیے کہ ہرگز بیکار نہ بیٹھیں۔ مگر یاد رکھو کہ ہماری حَرب ان کے ہم رنگ ہو جس قسم کے ہتھیار لے کر میدان میں وہ آئے ہیں اُسی طرز کے ہتھیار ہم کو لے کر نکلنا چاہیے اور وہ ہتھیار ہے قلم۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔'' (الحکم مورخہ ۱۷ر جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

ا براہین احمدیہ (مرزا بشیر احمد)

جائے گی اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ ۴ اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو[1] کہتے ہیں کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے۔ ۵ حالانکہ اُن کے دل اُن نشانوں پر یقین کر گئے ہیں ۶ اور دلوں میں اُنہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ ۷ اور یہ خدا کی رحمت ہے کہ تو ان پر نرم ہوا۔ ۸ اور اگر تو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے اور تجھ سے الگ ہو جاتے۔ ۹ اگر چہ قرآنی معجزات ایسے دیکھتے جن سے پہاڑ جنبش میں آجاتے۔

یہ آیات ان بعض لوگوں کے حق میں بطور الہام القا ہوئیں جن کا ایسا ہی خیال اور حال تھا اور شاید ایسے ہی اور لوگ بھی نکل آویں جو اس قسم کی باتیں کریں اور بدرجۂ یقین کامل پہنچ کر پھر منکر رہیں۔‘‘

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۲، ۵۹۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ’’ پھر بعد اس کے فرمایا۔

۱ اِنَّآ اَنۡزَلۡنَاہُ قَرِیۡبًا مِّنَ الۡقَادِیَانِ[2] ۲ وَبِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنَاہُ وَبِالۡحَقِّ نَزَلَ۔ ۳ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ۔ ۴ وَكَانَ اَمۡرُ اللّٰہِ مَفۡعُوۡلًا[3]۔

یعنی ۱ ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اِس الہام پُر از معارف وحقائق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے ۲ اور ضرورتِ حقّہ کے ساتھ اتارا ہے۔ اور بضرورتِ حقّہ اُترا ہے۔ ۳ خدا اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔ ۴ اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔

یہ آخری فقرات اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کے لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث...... میں اشارہ فرما چکے ہیں اور خدائے تعالیٰ اپنے کلامِ مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے چنانچہ وہ اشارہ

---

[1] (بقیہ ترجمہ از مرتّب) اس سے اِعراض کرتے۔ اور

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’اس الہام پر نظر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس عاجز کا ظاہر ہونا الہامی نوشتوں میں بطور پیش گوئی کے پہلے سے لکھا گیا تھا...... اَب جو ایک نئے الہام سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچ گئی کہ قادیان کو خدائے تعالیٰ کے نزدیک دمشق سے مشابہت ہے تو اُس پہلے الہام کے معنی بھی اس سے کھل گئے...... اس کی تفسیر یہ ہے کہ اِنَّآ اَنۡزَلۡنَاہُ قَرِیۡبًا مِّنۡ دِمَشۡقَ بِطَرَفٍ شَرۡقِیٍّ عِنۡدَ الۡمَنَارَۃِ الۡبَیۡضَآءِ۔ کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۹ حاشیہ)

[3] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) ازالہ اوہام میں یہ فقرہ یوں ہے وَكَانَ وَعۡدُ اللّٰہِ مَفۡعُوۡلًا۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ حاشیہ)

حصّہ سوم[۱] کے الہامات میں درج ہو چکا ہے اور فرقانی اشارہ اِس آیت میں ہے ھُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡھِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ۔''[۲]

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۳ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ''جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے ہوا تھا اُس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر[۳] میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاہُ قَرِیۡبًا مِّنَ الۡقَادِیَانِ تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقعہ پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکّہ اور مدینہ اور قادیان۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۰)

۱۸۸۳ء '' پھر بعد اس[۴] کے جو الہام ہے وہ یہ ہے۔

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلۡدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیۡنَ

اور درُود بھیج محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضّلات اور عنایات اُسی کے طفیل سے ہیں اور اُسی

۱۔ براہین احمدیہ حصہ سوم (ناشر)

۲۔ یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ (التوبۃ:۳۳)
(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۴۲)

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''اس میں یہ بھید مخفی ہے جس کو خدائے تعالیٰ نے میرے پر کھول دیا کہ اُن کے نام سے اس کشف کی تعبیر کو بہت کچھ تعلق ہے۔ یعنی اُن کے نام میں جو قادر کا لفظ آتا ہے اِس لفظ کو کشفی طور پر پیش کر کے یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ یہ قادرِ مطلق کا کام ہے۔ اِس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے عجائبات قدرت اسی طرح پر ہمیشہ ظہور فرما ہوتے ہیں کہ وہ غریبوں اور حقیروں کو عزت بخشتا ہے اور بڑے بڑے معزّزوں اور بلند مرتبہ لوگوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ حاشیہ)

۴۔ یعنی الہام ''وَکَانَ اَمۡرُ اللّٰہِ مَفۡعُوۡلًا'' مندرجہ صفحہ ٦٦ کے بعد (شمس)

سے محبّت کرنے کا یہ صلہ ہے......اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آلِ رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اِس میں بھی یہ سِرّ ہے کہ افاضہءِ انوارِ الٰہی میں محبّتِ اہلِ بَیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرتِ احدیّت کے مقرّبین میں داخل ہوتا ہے وہ اِنہیں طیّبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم ومعارف میں اُن کا وارث ٹھہرتا ہے۔'' (براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۷، ۵۹۸ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ''اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غُربت اور انکسار اور توکّل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدّی اتحاد ہے کہ نظرِ کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر بھی ایک مشابہت ہے اور وہ یوں کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰؑ کا تابع اور خادمِ دین تھا اور اس کی انجیل توریت کی فرع ہے اور یہ عاجز بھی اس جلیل الشان نبی کے احقر خادمین میں سے ہے کہ جو سید الرسل اور سب رسولوں کا سرتاج ہے اگر وہ حامد ہیں تو وہ احمد ہے اور اگر وہ محمود ہیں تو وہ محمد ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔''

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۳، ۵۹۴ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ''وَمِنْ جُمْلَتِهَا[۱] اِلْهَامٌ اٰخَرُ خَاطَبَنِيْ رَبِّيْ فِيْهِ وَ قَالَ اِنِّيْ خَلَقْتُكَ مِنْ جَوْهَرِ عِيْسٰى وَاِنَّكَ وَعِيْسٰى مِنْ جَوْهَرٍ وَّاحِدٍ وَكَشَيْءٍ وَّاحِدٍ۔''[۲] (حمامۃ البشریٰ۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۹۲)

۱۸۸۳ء (الف) ''اس مقام پر مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اِس عاجز نے اِس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اُس سے معطّر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آبِ زُلال کی شکل پر نور کی مشکیں اِس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے اُن میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھی۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔'' (براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۸ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

(ب) ''ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

۱؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اس الہام کو یہاں اس لئے درج کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی جگہ حمامۃ البشریٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ الہام براہین احمدیہ کی اشاعت سے پہلے کا ہے۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) اور منجملہ ان کے ایک اور الہام بھی درج ہے جس میں مجھے اللہ مخاطب کر کے کہتا ہے کہ میں نے تجھ کو عیسیٰ کے جوہر سے پیدا کیا ہے اور تُو اور عیسیٰ ایک ہی جوہر سے اور ایک ہی شَے کی مانند ہو۔''

بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے۔وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ۔[1] تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ دو سقّے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذَا بِمَا صَلَّيْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔''[2] (حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۱ حاشیہ)

۱۸۸۳ء ''پھر بعد اس[3] کے یہ الہام ہوا۔

۱ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ ۲ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ۔

۱ تو سیدھی راہ پر ہے۔ ۲ پس جو حکم کیا جاتا ہے اُس کو کھول کر سنا اور جاہلوں سے کنارہ کر۔

۳ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ قَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ۔ ۴ وَقَالُوْٓا اَنّٰى لَكَ هٰذَا۔ ۵ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ۔ ۶ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔

۳ اور کہیں گے کہ کیوں نہیں یہ اُترا کسی بڑے عالم فاضل پر اور[4] شہروں میں سے۔ ۴ اور کہیں گے کہ یہ مرتبہ تجھ کو کہاں سے ملا۔ ۵ یہ تو ایک مکر ہے جو تم نے شہر میں باہم مل کر بنالیا ہے۔ ۶ تیری طرف دیکھتے ہیں اور نہیں دیکھتے یعنی تو اُنہیں نظر نہیں آتا۔

۷ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ۔

۷ ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم نے تجھ سے پہلے اُمتِ محمدیہ میں کئی اولیاء کامل بھیجے۔ پر شیطان نے اُن کے توابع کی راہ کو بگاڑ دیا۔یعنی طرح طرح کی بدعات مخلوط ہوگئیں اور سیدھا قرآنی راہ اُن میں محفوظ نہ رہا۔

۸ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ ۹ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ ۱۰ وَمَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔ ۱۱ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامٌ شَدِيْدٌ۔

۸ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو سو میری پیروی کرو۔یعنی اتباع رسول مقبول کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے ۹ اور یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ نئے سرے زمین کو زندہ کرتا ہے ۱۰ اور جو شخص خدا کے لئے ہوجائے خدا

---

[1] (المائدۃ:۳۶) [2] (ترجمہ از مرتّب) یہ برکات اس درود کی وجہ سے ہیں جو تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا تھا۔

[3] یعنی الہام ''صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ'' الخ۔(براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳) (مرزا بشیر احمد)

[4] ''اور'' سہو کتابت ہے لفظ ''دو'' ہونا چاہیے بمطابق حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۵ (ناشر)

اُس کے لئے ہوجاتا ہے۔ ۱۱ کہہ اگر میں نے یہ افترا کیا ہے تو میرے پر جرم شدید ہے۔

۱۲ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ ۱۳ وَاِنَّ عَلَيْكَ رَحْمَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ۔

۱۴ وَاِنَّكَ مِنَ الْمَنْصُوْرِيْنَ۔

۱۲ آج تو میرے نزدیک بامرتبہ اور امین ہے ۱۳ اور تیرے پر میری رحمت دنیا اور دین میں ہے ۱۴ اور تو مدد دیا گیا ہے۔

۱۵ يَحْمَدُكَ اللّٰهُ وَيَمْشِيْ اِلَيْكَ۔

۱۵ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔

۱۶ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ ۱۶ خبردار ہو خدا کی مدد نزدیک ہے۔

۱۷ سُبْحَانَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا۔

۱۷ پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت میں سیر کرایا یعنی ضلالت اور گمراہی کے زمانہ میں جو رات سے مشابہ ہے مقاماتِ معرفت اور یقین تک لَدُنّی طور سے پہنچایا۔

۱۸ خَلَقَ اٰدَمَ فَاَكْرَمَهٗ۔ ۱۸ پیدا کیا آدم کو پس اکرام کیا اُس کا

۱۹ جَرِيُّ اللّٰهِ فِيْ حُلَلِ الْاَنْبِيَآءِ۔ ۱۹ جری اللہ نبیوں کے حُلّوں میں۔

اس فقرہ الہامی کے یہ معنی ہیں کہ منصب ارشاد اور ہدایت اور مورد وحی الٰہی ہونے کا دراصل حُلّۂ انبیاء ہے اور اُن کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے اور یہ حُلّۂ انبیاء اُمّتِ محمدیہ کے بعض افراد کو بغرضِ تکمیلِ ناقصین عطا ہوتا ہے اور اُسی کی طرف اشارہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عُلَمَآءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَآءِ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ۔ پس یہ لوگ اگرچہ نبی نہیں پر نبیوں کا کام اُن کے سپرد کیا جاتا ہے۔

۲۰ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا۔

۲۰ اور تھے تم ایک گڑھے کے کنارہ پر سو اُس سے تم کو خلاصی بخشی یعنی خلاصی کا سامان عطا فرمایا۔

۲۱ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَ عَلَيْكُمْ[1] وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِيْنَ حَصِيْرًا۔

۲۱ خدائے تعالیٰ کا ارادہ اِس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف

---

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) حضرت اقدس نے اس الہام کو اربعین نمبر ۲ روحانی خزائن جلد ۱۷ کے صفحہ ۳۵۲ پر اور اس کے علاوہ کئی اور مقامات پر بھی بحوالہ براہین احمدیہ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ درج فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عَلٰی کا لفظ سہو کتابت ہے۔

رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے......

۲۲ تُوْبُوْا وَاَصْلِحُوْا وَاِلَی اللّٰہِ تَوَجَّھُوْا وَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلُوْا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ

۲۲ توبہ کرو اور فسق اور فجور اور کفر اور معصیت سے باز آؤ اور اپنے حال کی اصلاح کرو اور خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اُس پر توکّل کرو اور صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ اس سے مدد چاہو کیونکہ نیکیوں سے بدیاں دُور ہو جاتی ہیں۔

۲۳ بُشْرٰی لَکَ یَا اَحْمَدِیْ۔ ۲۴ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ ۲۵ غَرَسْتُ کَرَامَتَکَ بِیَدِیْ۔

۲۳ خوشخبری ہو تجھے اے میرے احمد۔ ۲۴ تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ ۲۵ میں نے تیری کرامت کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔[۱]

۲۶ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ۔

۲۶ مومنین کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نامحرموں سے بند رکھیں اور اپنی ستر گاہوں کو اور کانوں کو نالائق امور سے بچاویں۔ یہی ان کی پاکیزگی کے لئے ضروری اور لازم ہے۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہریک مومن کے لئے منہیات سے پرہیز کرنا اور اپنے اعضاء کو ناجائز افعال سے محفوظ رکھنا لازم ہے اور یہی طریق اس کی پاکیزگی کا مدار ہے......

۲۷ وَاِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ ۲۸ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ۔

۲۷ اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔ ۲۸ اور میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا سب لوگوں کے لئے رحمت کا سامان پیش کروں۔

---

[۱] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) مکتوب مورخہ ۱۳؍ستمبر ۱۸۸۳ء بنام میر عباس علی صاحب میں اس الہام کو ذکر کرکے اس کے بعد فارسی زبان کا یہ فقرہ درج کیا گیا ہے جو اس الہام کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ ’’بشارت باد ترا یا احمدِ من۔ تو مراد مَنی و با مَنی۔ نشاندم درختِ بزرگی ترا بدستِ خود۔‘‘ اور اس الہام کے ذکر سے پہلے لکھا ہے۔ ’’چونکہ یہ عاجز اعلان کا اذن بھی پاتا ہے اس لئے کتاب میں یعنی حصّہ چہارم[۲] میں درج بھی کیا جائے گا۔‘‘

(مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ ۵۶۶، ۵۶۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

[۲] یعنی براہین احمدیہ حصہ چہارم (ناشر)

۲۹ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ وَ الْمُشْرِکِیْنَ مُنْفَکِّیْنَ حَتّٰی تَأْتِیَھُمُ الْبَیِّنَۃُ وَکَانَ کَیْدُھُمْ عَظِیْمًا۔

۲۹ اور جو لوگ اہلِ کتاب اور مشرکوں میں سے کافر ہو گئے ہیں یعنی کفر پر سخت اصرار اختیار کر لیا ہے وہ اپنے کفر سے بجز اس کے باز آنے والے نہیں تھے کہ اُن کو کھلی نشانی دکھلائی جاتی اور اُن کا مکر ایک بھارا مکر تھا۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو کچھ خدائے تعالیٰ نے آیاتِ سماوی اور دلائلِ عقلی سے اِس عاجز کے ہاتھ پر ظاہر کیا ہے وہ اتمامِ حجت کے لئے نہایت ضروری تھا اور اس زمانہ کے سیاہ باطن جن کو جہل اور خبث کے کیڑے نے اندر ہی اندر کھا لیا ہے ایسے نہیں تھے جو بجز آیاتِ صریحہ و براہین قطعیہ اپنے کفر سے باز آ جاتے بلکہ وہ اُس مکر میں لگے ہوئے تھے کہ تا کسی طرح باغِ اسلام کو صفحۂ زمین سے نیست و نابود کر دیں۔

۳۰ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔

یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے جو دنیا کو ان آیات بیّنات کی نہایت ضرورت تھی اور دنیا کے لوگ جو اپنے کفر اور خبث کی بیماری سے مجذوم کی طرح گداز ہو گئے ہیں وہ بجز اِس آسمانی دوا کے جو حقیقت میں حق کے طالبوں کے لئے آبِ حیات تھی تندرستی حاصل نہیں کر سکتے تھے۔

۳۱ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ۔ ۳۲ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ۔

۳۱ اور جب ان کو کہا جائے کہ تم زمین میں فساد مت کرو اور کفر اور شرک اور بدعقیدگی کو مت پھیلاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ہی راستہ ٹھیک ہے اور ہم مفسد نہیں ہیں بلکہ مصلح اور ریفارمر ہیں۔ خبردار رہو۔ یہی لوگ مفسد ہیں جو زمین پر فساد کر رہے ہیں۔ ۳۲ کہہ میں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے خدا کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات سے خدا کی پناہ میں آتا ہوں۔

یعنی یہ زمانہ اپنے فسادِ عظیم کے رُو سے اندھیری رات کی مانند ہے۔ سو الٰہی قوتیں اور طاقتیں اِس زمانہ کی تنویر کے لئے درکار ہیں۔ انسانی طاقتوں سے یہ کام انجام ہونا محال ہے۔

۳۳ اِنِّیْ نَاصِرُكَ۔ ۳۴ اِنِّیْ حَافِظُكَ۔ ۳۵ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ ۳۶ اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا۔ ۳۷ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ عَجِیْبٌ۔ ۳۸ یَجْتَبِیْ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ۔ ۳۹ لَا یُسْئَلُ عَمَّا

يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ۔ ۴۰ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔

۳۳ میں تیری مدد کروں گا۔ ۳۴ میں تیری حفاظت کروں گا۔ ۳۵ میں تجھے لوگوں کے لئے پیش رَو بناؤں گا۔ ۳۶ کیا لوگوں کو تعجب ہوا۔ ۳۷ کہہ خدا ذوالعجائب ہے۔ ہمیشہ عجیب کام ظہور میں لاتا ہے۔ ۳۸ جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے چُن لیتا ہے۔ ۳۹ وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا کہ ایسا کیوں کیا اور لوگ پوچھے جاتے ہیں۔ ۴۰ اور ہم یہ دن لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔

یعنی کبھی کسی کی نوبت آتی ہے اور کبھی کسی کی اور عنایاتِ الٰہیہ نوبت بہ نوبت اُمتِ محمدیہ کے مختلف افراد پر وارد ہوتی رہتی ہیں۔

۴۱ وَقَالُوْٓا اَنّٰى لَكَ هٰذَا۔ ۴۲ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ ۴۳ اِذَا نَصَرَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ لَهُ الْحَاسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ۔ ۴۴ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُمْ۔ ۴۵ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ۔

۴۱ اور کہیں گے کہ یہ تجھ کو کہاں سے؟ ۴۲ اور یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ ۴۳ خدائے تعالیٰ جب مومن کی مدد کرتا ہے تو زمین پر کئی اس کے حاسد بنا دیتا ہے۔ ۴۴ سو جو لوگ حسد پر اصرار کریں اور باز نہ آویں تو جہنم اُن کا وعدہ گاہ ہے۔ ۴۵ کہہ یہ سب کاروبار خدا کی طرف سے ہیں۔ پھر اُن کو چھوڑ دے تا اپنے بے جا خوض میں کھیلتے رہیں۔

۴۶ تَلَطَّفْ بِالنَّاسِ وَتَرَحَّمْ عَلَيْهِمْ۔ ۴۷ اَنْتَ فِيْهِمْ بِمَنْزِلَةِ مُوْسٰى۔ ۴۸ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ۔

۴۶ لوگوں کے ساتھ رفق اور نرمی سے پیش آ اور اُن پر رحم کر۔ ۴۷ تو اُن میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے۔ ۴۸ اور اُن کی باتوں پر صبر کر۔

حضرت موسیٰ بُردباری اور حلم میں بنی اسرائیل کے تمام نبیوں سے سبقت لے گئے تھے اور بنی اسرائیل میں نہ مسیح اور نہ کوئی دوسرا نبی ایسا نہیں ہوا جو حضرت موسیٰ کے مرتبۂ عالیہ تک پہنچ سکے۔ توریت سے ثابت ہے جو حضرت موسیٰؑ رفق اور حلم اور اخلاقِ فاضلہ میں سب اسرائیلی نبیوں سے بہتر اور فائق تر تھے۔ جیسا کہ گنتی باب دوازدہم آیت سوم توریت میں لکھا ہے کہ موسیٰ سارے لوگوں سے جو رُوئے زمین پر تھے زیادہ بُردبار تھا۔ سو خدا نے توریت میں موسیٰؑ کی بُردباری کی ایسی تعریف کی جو بنی اسرائیل کے تمام نبیوں میں سے کسی کی تعریف میں یہ کلمات بیان نہیں فرمائے۔ ہاں جو اخلاقِ فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسیٰ سے ہزارہا درجہ بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ حضرتِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمام اُن اخلاقِ فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے حق میں فرمایا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ تو خلق عظیم پر ہے......اور چونکہ اُمت محمدیہ کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں اس لئے الہام متذکرہ بالا میں اِس عاجز کی تشبیہ حضرت موسیٰ سے دی گئی اور یہ تمام برکات حضرت سیّد الرسل کے ہیں جو خداوند کریم اس کی عاجز اُمت کو اپنے کمال لطف اور احسان سے ایسے ایسے مخاطباتِ شریفہ سے یاد فرماتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔‘‘

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۹۹ تا ۶۰۷ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ’’پھر بعد اِس کے یہ الہامی عبارت ہے۔

۱ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ۔ ۲ وَيُحِبُّوْنَ اَنْ تُدْهِنُوْنَ۔ ۳ قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ۔ ۴ قِيْلَ ارْجِعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ فَلَا تَرْجِعُوْنَ۔ ۵ وَقِيْلَ اسْتَحْوِذُوْا فَلَا تَسْتَحْوِذُوْنَ۔ ۶ اَمْ تَسْئَلُهُمْ مِّنْ خَرْجٍ فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ۔ ۷ بَلْ اٰتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ فَهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُوْنَ۔ ۸ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ۔ ۹ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ۔ ۱۰ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا۔ ۱۱ وَلَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ خَافِيَةٌ۔ ۱۲ وَلَا يَصْلَحُ شَيْءٌ قَبْلَ اِصْلَاحِهٖ۔ ۱۳ وَمَنْ رُّدَّ مِنْ مَّطْبَعِهٖ فَلَا مَرَدَّ لَهٗ۔

۱ اور جب ان کو کہا جائے کہ ایمان لاؤ جیسے لوگ ایمان لائے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ہی ایمان لاویں جیسے بیوقوف ایمان لائے ہیں۔ خبردار ہو۔ وہی بیوقوف ہیں مگر جانتے نہیں۔ ۲ اور یہ چاہتے ہیں کہ تم اُن سے مداہنہ کرو۔ ۳ کہہ اے کافرو! میں اس چیز کی پرستش نہیں کرتا جس کی تم کرتے ہو۔ ۴ تم کو کہا گیا کہ خدا کی طرف رجوع کرو سو تم رجوع نہیں کرتے۔ ۵ اور تم کو کہا گیا جو تم اپنے نفسوں پر غالب آجاؤ سو تم غالب نہیں آتے۔ ۶ کیا تو اِن لوگوں سے کچھ مزدوری مانگتا ہے۔ پس وہ اس تاوان کی وجہ سے حق کو قبول کرنا ایک پہاڑ سمجھتے ہیں۔ ۷ بلکہ ان کو مفت حق دیا جاتا ہے اور وہ حق سے کراہت کر رہے ہیں۔ ۸ خدائے تعالیٰ ان عیبوں سے پاک و برتر ہے جو وہ لوگ اس کی ذات پر لگاتے ہیں۔ ۹ کیا یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بے امتحان کئے صرف زبانی ایمان کے دعویٰ سے چُھوٹ جاویں گے۔ ۱۰ چاہتے ہیں جو ایسے کاموں سے تعریف کئے جائیں جن کو انہوں نے کیا نہیں۔ ۱۱ اور خدائے تعالیٰ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ ۱۲ اور جب تک وہ کسی شے کی اصلاح نہ کرے اصلاح نہیں ہوسکتی۔ ۱۳ اور جو شخص اس کے مطبع سے ردّ کیا جائے اس کو کوئی واپس نہیں لاسکتا۔

۱۴ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ اَلَّا يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ۔ ۱۵ لَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ۔ ۱۶ وَلَا تُخَاطِبۡنِيۡ فِي الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا اِنَّهُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ۔ ۱۷ يَآ اِبۡرَاهِيۡمُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا۔ ۱۸ اِنَّهٗ عَبۡدٌ[۱] غَيۡرُ صَالِحٍ۔ ۱۹ اِنَّمَآ اَنۡتَ مُذَكِّرٌ۔ ۲۰ وَمَآ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِمُسَيۡطِرٍ۔

۱۴ کیا تو اسی غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دے گا کہ یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ ۱۵ جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑ۔ ۱۶ اور اُن لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں میرے ساتھ مخاطبت مت کر۔ وہ غرق کئے جائیں گے۔ ۱۷ اے ابراہیم اس سے کنارہ کر۔ ۱۸ یہ صالح آدمی نہیں۔ ۱۹ تو صرف نصیحت دہندہ ہے۔ ۲۰ اِن پر داروغہ نہیں۔

یہ چند آیات جو بطورِ الہام القاہوئی ہیں بعض خاص لوگوں کے حق میں ہیں۔‘‘

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن ۱ صفحہ ۶۰۷، ۶۰۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء

’’پھر آگے اس کے یہ الہام ہے۔

۱ وَاسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ۔ ۲ وَاتَّخِذُوۡا[۲] مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرَاهِيۡمَ مُصَلًّى۔

۱ اور صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد چاہو۔ ۲ اور ابراہیم کے مقام سے نماز کی جگہ پکڑو۔

اس جگہ مقامِ ابراہیم سے اطلاق مرضیہ و معاملہ باللہ مراد ہے۔ یعنی محبتِ الٰہیہ اور تفویض اور رضا اور وفا۔ یہی حقیقی مقام ابراہیم کا ہے جو امتِ محمدیہ کو بطور تبعیت و وراثت عطا ہوتا ہے اور جو شخص قلبِ ابراہیم پر مخلوق ہے اس کی اتباع بھی اسی میں ہے۔

۳ يُظِلُّ رَبُّكَ عَلَيۡكَ وَيُغِيۡثُكَ وَيَرۡحَمُكَ۔ ۴ وَاِنۡ لَّمۡ يَعۡصِمۡكَ النَّاسُ فَيَعۡصِمُكَ اللّٰهُ مِنۡ عِنۡدِهٖ۔ ۵ يَعۡصِمُكَ اللّٰهُ مِنۡ عِنۡدِهٖ وَاِنۡ لَّمۡ يَعۡصِمۡكَ النَّاسُ۔

۳ خدائے تعالیٰ اپنی رحمت کا تجھ پر سایہ کرے گا اور نیز تیرا فریادرس ہوگا اور تجھ پر رحم کرے گا۔ ۴ اور اگر تمام لوگ تیرے بچانے سے دریغ کریں مگر خدا تجھے بچائے گا۔ ۵ اور خدا تجھے ضرور اپنی مدد سے بچائے گا اگرچہ

---

[۱] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وحی الٰہی کی دوسری قراءت اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ ہے۔

[۲] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’اِس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم جو بھیجا گیا تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجالاؤ اور ہر ایک امر میں اُس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ۔‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۶۸)

تمام لوگ دریغ کریں۔

یعنی خدا تجھے آپ مدد دے گا اور تیری سعی کے ضائع ہونے سے تجھے محفوظ رکھے گا اور اس کی تائیدیں تیرے شامل حال رہیں گی۔

۶ وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْ کَفَرَ[1] ۔ ۷ اَوْقِدْ لِیْ یَا ھَامَانُ لَعَلِّیْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓی اِلٰہِ مُوْسٰی وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّہٗ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ۔

۶ یاد کر جب منکر نے بغرض کسی مکر کے اپنے رفیق کو کہا ۷ کہ کسی فتنہ یا آزمائش کی آگ بھڑکا تا میں موسیٰ کے خدا پر یعنی اِس شخص کے خدا پر مطّلع ہو جاؤں کہ کیوں کر وہ اُس کی مدد کرتا ہے اور اُس کے ساتھ ہے یا نہیں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے۔

یہ کسی واقعہ آئندہ کی طرف اشارہ ہے کہ جو بصورت گذشتہ بیان کیا گیا ہے۔

۸ تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ۔ ۹ مَا کَانَ لَہٗٓ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْھَآ اِلَّا خَآئِفًا ۔ ۱۰ وَمَآ اَصَابَکَ فَمِنَ اللّٰہِ۔

۸ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ بھی ہلاک ہوا۔ ۹ اور اُس کو لائق نہ تھا کہ اِس کام میں بجز خائف اور ترساں ہونے کے یونہی دلیری سے داخل ہو جاتا۔ ۱۰ اور جو تجھ کو پہنچے وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔

یہ کسی شخص کے شر کی طرف اشارہ ہے جو بذریعہ تحریر یا بذریعہ کسی اور فعل کے اُس سے ظہور میں آوے۔[2] وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ’’یہ لفظ کَفَّرَ اور کَفَرَ دونوں قراءتیں ہیں کیونکہ کافر کہنے والا بہر حال منکر بھی ہوگا اور جو شخص اس دعویٰ سے منکر ہے وہ بہر حال کافر ٹھہرائے گا اور ھَامَان کا لفظ ھَیْمَان کے لفظ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور ھَیْمَان اس کو کہتے ہیں جو کسی وادی میں اکیلا سرگرداں پھرے۔‘‘ (براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۸۲ حاشیہ)

(ب) ’’یاد رہے کہ اس وحی الٰہی میں دونوں قراءتیں ہیں۔ کَفَرَ بھی اور کَفَّرَ بھی۔ اور اگر کَفَرَ کی قراءت کی رو سے معنی لئے جائیں تو یہ معنی ہوں گے کہ پہلے شخص مُسْتَفْتِیْ میرے پر اعتقاد رکھتا ہوگا اور معتقدین میں داخل ہوگا اور پھر بعد میں برگشتہ اور منکر ہو جائے گا اور یہ معنی مولوی محمد حسین بٹالوی پر بہت چسپاں ہیں۔ جنہوں نے براہین احمدیہ کے ریویو میں میری نسبت ایسا اعتقاد ظاہر کیا کہ اپنے ماں باپ بھی میرے پر فدا کر دیئے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۶۸ حاشیہ)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یہ پیش گوئی قریباً فتویٰ تکفیر سے بارہ برس پہلے براہین احمدیہ میں شائع ہو چکی ہے یعنی جبکہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب نے یہ فتویٰ تکفیر لکھا اور میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کو کہا کہ سب سے

۱۱ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا ۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ ۔ ۱۲ اَلَآ اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَ كْرَمِ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۔

۱۱ اس جگہ فتنہ ہے پس صبر کر۔ جیسے اولُو العزم لوگوں نے صبر کیا ہے۔ ۱۲ خبردار ہو یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہے تا وہ ایسی محبت کرے جو کامل محبت ہے۔ اُس خدا کی محبت جو نہایت عزت والا اور نہایت بزرگ ہے وہ بخشش جس کا کبھی انقطاع نہیں۔

۱۳ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ وَكُلٌّ مَّنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۔

۱۳ دو بکریاں[1] ذبح کی جائیں گی اور زمین پر کوئی ایسا نہیں جو مرنے سے بچ جائے گا۔ یعنی ہر یک کے لئے قضاء وقدر در پیش ہے اور موت سے کسی کو خلاصی نہیں......

۱۴ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا ۔ ۱۵ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۔ ۱۶ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۔ ۱۷ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۔

۱۴ اور سست مت ہو اور غم مت کرو۔ ۱۵ کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں ہے۔ ۱۶ کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ ۱۷ اور خدا ان لوگوں پر تجھ کو گواہ لائے گا۔

بقیہ حاشیہ۔ پہلے اس پر مہر لگاوے اور میرے کفر کی نسبت فتویٰ دیدے اور تمام مسلمانوں میں میرا کافر ہونا شائع کردے۔ سو اس فتویٰ اور میاں صاحب مذکور کے مہر سے بارہ برس پہلے یہ کتاب تمام پنجاب اور ہندوستان میں شائع ہو چکی تھی اور مولوی محمد حسین جو بارہ برس کے بعد اوّل المکفّرین بنے، بانی تکفیر کے وہی تھے اور اس آگ کو اپنی شہرت کی وجہ سے تمام ملک میں سلگانے والے میاں نذیر حسین صاحب دہلوی تھے۔ اس جگہ سے خدا کا علمِ غیب ثابت ہوتا ہے کہ ابھی اس فتویٰ کا نام ونشان نہ تھا بلکہ مولوی محمد حسین صاحب میری نسبت خادموں کی طرح اپنے تئیں سمجھتے تھے اُس وقت خدا تعالیٰ نے یہ پیشگوئی فرمائی جس کو کچھ بھی حصّہ عقل اور فہم سے ہے وہ سوچے اور سمجھے کہ کیا انسانی طاقتوں میں یہ بات داخل ہو سکتی ہے کہ جو طوفان بارہ برس کے بعد آنے والا تھا جس کا پُرزور سیلاب مولوی محمد حسین جیسے مدعی اخلاص کو درجۂ ضلالت کی طرف کھینچ لے گیا اور نذیر حسین جیسے مخلص کو جو کہتا تھا کہ براہین احمدیہ جیسی اسلام میں کوئی کتاب تالیف نہیں ہوئی اس سیلاب نے دبالیا۔ اس طوفان کی پہلے مجھے یا کسی اور کو محض عقلی قرائن سے خبر ہوتی۔ سو یہ خالص علم الٰہی ہے جس کو معجزہ کہتے ہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۱۵، ۲۱۶)

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یہ پیشگوئی حضرت شہزادہ مولانا سید عبداللطیف صاحب کابلی شہید و مولوی عبدالرحمٰن صاحب کابلی شہید رضی اللہ عنہما کی شہادت سے پوری ہوئی۔ تفصیل کے لئے دیکھیے کتاب تذکرۃ الشہادتین۔

۱۸ اَوْفَى اللّٰهُ اَجْرَكَ۔ ۱۹ وَيَرْضٰى عَنْكَ رَبُّكَ وَيُتِمُّ اسْمَكَ ۲۰ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

۱۸ خدا تیرا بدلہ پورا دے گا۔ ۱۹ اور تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے اسم کو پورا کرے گا۔ ۲۰ اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو دوست رکھو اور اصل میں وہ تمہارے لئے بُری ہو۔ اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بُری سمجھو اور اصل میں وہ تمہارے لئے اچھی ہو اور خدائے تعالیٰ عواقبِ امور کو جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

۲۱ كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔ ۲۲ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا۔ ۲۳ وَاِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا۔ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ۔ ۲۴ قُلْ اِنَّمَا بَشَرٌ[۱] مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ ۲۵ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ۔ ۲۶ لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ ۲۷ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔

۲۱ میں ایک خزانہ[۲] پوشیدہ تھا سو میں نے چاہا کہ شناخت کیا جاؤں۔ ۲۲ آسمان اور زمین دونوں بند تھے سو ہم نے ان دونوں کو کھول دیا۔ ۲۳ اور تیرے ساتھ ہنسی سے ہی پیش آئیں گے اور ٹھٹھا مار کر کہیں گے کیا یہی ہے جس کو خدا نے اصلاحِ خلق کے لئے مقرر کیا۔ یعنی جن کا مادّہ ہی خبث ہے اُن سے صلاحیت کی اُمید مت رکھ۔

۱؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یہ وحی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اربعین نمبر ۲ کے صفحہ ۸ پر بحوالہ براہین احمدیہ یوں نقل فرمائی ہے ''قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔'' اس سے ثابت ہوتا ہے کہ براہین احمدیہ میں بَشَرٌ سے پہلے ''اَنَا'' کا لفظ سہو کتابت ہے۔ (اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۴)

۲؎ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ فرماتے ہیں۔ ''میں نے ایک روز حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت كُنْتُ كَنْزًا الخ کے معانی میں صوفیا نے اور نیز دیگر علماء نے بہت کچھ زور لگائے آپ فرمائیں کہ اس جملہ مبارک کے کیا معنی ہیں۔ فرمایا۔ آسان معنی اس کے یہی ہیں کہ جب دنیا میں ضلالت اور گمراہی اور کفر و شرک اور بدعات و رسوماتِ مخترعات پھیل جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور اُس تک پہنچنے کی راہیں گُم ہو جاتی ہیں اور دل سخت اور خشیت اللہ سے خالی ہو جاتے ہیں تو ایسے وقت اور ایسے زمانہ میں خدا تعالیٰ مخفی خزانہ کی طرح ہو جاتا ہے تو اس کے بعد خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ میں پھر دنیا پر ظاہر ہوں اور دنیا مجھے پہچانے تو خدا تعالیٰ کسی اپنے بندہ کو اپنے بندوں میں سے چُن لیتا ہے اور اُس کو خلعتِ خلافت عطا فرماتا ہے اُس کے ذریعہ سے وہ شناخت کیا جاتا ہے۔ وہ پسندیدہ اور برگزیدہ بندہ خدا تعالیٰ کی محبت ازسرِنو خالی دلوں میں بھرتا اور اُس کی معرفت کے اسرار لوگوں پر ظاہر کرتا ہے۔ ہر ایک زمانہ میں ابتدائے آفرینش سے یہی سنّت اللہ اور یہی طریقۃ اللہ رہا ہے۔ بالآخر ہمارے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا کہ لوگ معرفتِ الٰہی کو کھو بیٹھے۔

اور پھر فرمایا۔ ۲۴ کہہ میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں۔ مجھ کو یہ وحی ہوتی ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی تمہارا معبود نہیں۔ وہی اکیلا معبود ہے جس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنا نہیں چاہیے۔ ۲۵ اور تمام خیر اور بھلائی قرآن میں ہے۔ بجز اس کے اور کسی جگہ سے بھلائی نہیں مل سکتی ۲۶ اور قرآنی حقائق صرف انہیں لوگوں پر کھلتے ہیں جن کو خدائے تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف اور پاک کرتا ہے ۲۷ اور میں ایک[۱] عمر تک تم میں ہی رہتا رہا ہوں۔ کیا تم کو عقل نہیں......

۲۸ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَالْهُدٰى۔ ۲۹ وَاِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔ ۳۰ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ ۳۱ رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ ۳۲ اِيْلِيْ اِيْلِيْ لِمَا سَبَقْتَنِيْ۔ ۳۳ اِيْلِيْ اٰوس۔

۲۸ کہہ ہدایت وہی ہے جو خدا کی ہدایت ہے ۲۹ اور میرے ساتھ میرا رب ہے۔ عنقریب وہ میرا راہ

بقیہ حاشیہ۔ صفاتِ الٰہی میں کچھ کا کچھ اپنی طرف سے تصرف کیا۔ اسماء اللہ سے غافل ہو گئے۔ اُس کی کتابوں اور صحیفوں کو ترک کر بیٹھے۔ اُس کے نِدّ اور شریک بنا لئے۔ پس خدا تعالیٰ پوشیدہ خزانہ کی طرح ہو گیا تو خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی معرفت اور محبت دے کر بھیجا تا کہ دنیا کو راہِ راست پر لگایا جاوے۔ پس اسی واسطے ہم تحریر سے، تقریر سے، توجہ سے، دعا سے، اپنے چال چلن سے پر ہیبت پیشگوئیوں اور اسرارِ غیب سے جو خدا نے ہمیں عطا کئے اور معارف وحقائق ودقائق قرآنی سے رات دن لگے ہوئے ہیں اور ہم کیا خدا تعالیٰ نے ہمارے سب کاروبار اور اعضا اور ہاتھ اور زبان اور ہر ایک حرکت وسکون کو اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے جس طرح اُس کی مرضی ہوتی ہے وہ ہمیں چلاتا ہے اور ہم اُسی طرح چلتے ہیں۔ ہمارا اس میں کچھ اختیار نہیں۔'' (الحکم مورخہ ۲۴؍جون ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱)

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''قریباً ۱۸۸۴ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وحی سے مشرف فرمایا کہ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ اور اس میں عالم الغیب خدا نے اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ کوئی مخالف کبھی تیری سوانح پر کوئی داغ نہیں لگا سکے گا چنانچہ اِس وقت تک جو میری عمر قریباً پینسٹھ سال ہے کوئی شخص دور یا نزدیک رہنے والا ہماری گذشتہ سوانح پر کسی قسم کا داغ ثابت نہیں کر سکتا۔ بلکہ گذشتہ زندگی کی پاکیزگی کی گواہی اللہ تعالیٰ نے خود مخالفین سے بھی دلوائی ہے جیسا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے نہایت پُرزور الفاظ میں اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں کئی بار ہماری اور ہمارے خاندان کی تعریف کی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس شخص کی نسبت اور اس کے خاندان کی نسبت مجھ سے زیادہ کوئی واقف نہیں اور پھر انصاف کی پابندی سے بقدر اپنی واقفیت کے تعریفیں کی ہیں۔ پس ایک ایسا مخالف جو تکفیر کی بنیاد کا بانی ہے پیشگوئی وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ کا مصدّق ہے۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۰)

کھول دے گا۔ ۳۰ اے میرے خدا آسمان سے رحم اور مغفرت کر۔ ۳۱ میں مغلوب ہوں میری طرف سے مقابلہ کر۔ ۳۲ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

آخری فقرہ اس الہام کا یعنی اِیْلِی اُوس بباعث سُرعتِ ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنے کُھلے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ............

۳۴ یَا عَبْدَ الْقَادِرِ اِنِّیْ مَعَكَ اَسْمَعُ وَاَرٰی۔ ۳۵ غَرَسْتُ لَكَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَ قُدْرَتِیْ۔ ۳۶ وَنَجَّیْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَ فَتَنَّاكَ فُتُوْنًا ۔ ۳۷ لَیَأْتِیَنَّكُمْ مِنِّیْ هُدًی۔ ۳۸ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ۔ ۳۹ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ ۔ ۴۰ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ۔

۳۴ اے عبدالقادر میں تیرے ساتھ ہوں۔ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ ۳۵ تیرے لئے میں نے رحمت اور قدرت کو اپنے ہاتھ سے لگایا۔ ۳۶ اور تجھ کو غم سے نجات دی اور تجھ کو خالص کیا۔ ۳۷ اور تم کو میری طرف سے مدد آئے گی۔ ۳۸ خبردار ہو لشکر خدا کا ہی غالب ہوتا ہے۔ ۳۹ اور خدا ایسا نہیں جو اُن کو عذاب پہنچاوے جب تک تو اُن کے درمیان ہے ۴۰ یا جب وہ استغفار کریں۔

۴۱ اَنَا بُدُّكَ اللَّازِمُ ۔ ۴۲ اَنَا مُحْیِیْكَ ۔ ۴۳ نَفَخْتُ فِیْكَ مِنْ لَّدُنِّیْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔ ۴۴ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ ۴۵ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْأَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ۔

۴۱ میں تیرا چارہ لازمی ہوں۔ ۴۲ میں تیرا زندہ کرنے والا ہوں۔ ۴۳ میں نے تجھ میں سچائی کی روح پھونکی ہے۔ ۴۴ اور اپنی طرف سے تجھ میں محبت ڈال دی ہے تا کہ میرے روبرو تجھ سے نیکی کی جائے۔ ۴۵ سو تو اس بیج کی طرح ہے جس نے اپنا سبزہ نکالا۔ پھر موٹا ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اپنے ساقوں پر قائم ہو گیا۔

ان آیات میں خدائے تعالیٰ کی اُن تائیدات اور احسانات کی طرف اشارہ ہے اور نیز اُس عروج اور اقبال اور عزت اور عظمت کی خبر دی گئی ہے کہ جو آہستہ آہستہ اپنے کمال کو پہنچے گی۔

۴۶ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ ۔

۴۶ ہم نے تجھ کو کھلی کھلی فتح عطا فرمائی ہے۔ یعنی عطا فرمائیں گے۔ اور درمیان میں جو بعض مکروہات اور شدائد ہیں وہ اس لئے ہیں تا خدائے تعالیٰ تیرے پہلے اور پچھلے گناہ معاف فرماوے۔

یعنی اگر خدائے تعالیٰ چاہتا تو قادر تھا کہ جو کام مدِّنظر ہے وہ بغیر پیش آنے کسی نوع کی تکلیف کے اپنے

انجام کو پہنچ جاتا اور بآسانی فتح عظیم حاصل ہو جاتی لیکن تکالیف اِس جہت سے ہیں کہ تا وہ تکالیف موجب ترقی مراتب و مغفرت خطایا ہوں......

۴۷ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ ۴۸ فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا۔ ۴۹ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ۔ ۵۰ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا۔ ۵۱ وَ اللّٰہُ مُوْھِنُ کَیْدِ الْکَافِرِیْنَ۔ ۵۲ بَعْدَ الْعُسْرِ یُسْرٌ۔ ۵۳ وَلِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ۔ ۵۴ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ۔ ۵۵ وَلِنَجْعَلَہٗ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّا وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ۔ ۵۶ قَوْلُ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ تَمْتَرُوْنَ۔

۴۷ کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں۔ ۴۸ پس خدا نے اُس کو اُن الزامات سے بَری کیا جو اُس پر لگائے گئے تھے اور خدا کے نزدیک وہ وجیہ[ا] ہے۔ ۴۹ کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں۔ ۵۰ پس جبکہ خدا نے پہاڑ پر تجلّی کی تو اُس کو پاش پاش کر دیا یعنی مشکلات کے پہاڑ آسان ہوئے۔ ۵۱ اور خدائے تعالیٰ کافروں کے مکر کو سست کر دے گا اور اُن کو مغلوب اور ذلیل کر کے دکھلائے گا۔ ۵۲ تنگی کے بعد فراخی ہے۔ ۵۳ اور پہلے بھی خدا کا حکم ہے اور پیچھے بھی خدا کا ہی حکم ہے۔ ۵۴ کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں۔ ۵۵ اور ہم اُس کو لوگوں کے لئے رحمت کا نشان بنائیں گے اور یہ امر پہلے ہی سے قرار پایا ہوا تھا۔ ۵۶ یہ وہ سچی بات ہے جس میں تم شک کرتے ہو۔

۵۷ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ۔ ۵۸ رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ ۵۹ مَتَّعَ اللّٰہُ الْمُسْلِمِیْنَ بِبَرَکَاتِھِمْ ۶۰ فَانْظُرُوْٓا اِلٰٓی اٰثَارِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ۔ ۶۱ وَاَنْبِئُوْنِیْ مِنْ مِّثْلِ ھٰٓؤُلَآءِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ ۶۲ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا لَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ۔

۵۷ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا رسول ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں وہ کفّار پر سخت ہیں۔ یعنی کفّار اُن کے سامنے لاجواب اور عاجز ہیں اور اُن کی حقانیت کی ہیبت کافروں کے دلوں پر مستولی ہے اور وہ لوگ آپس میں رحم کرتے ہیں۔ ۵۸ وہ ایسے مرد ہیں کہ ان کو یادِ الٰہی سے نہ تجارت روک سکتی ہے اور نہ بیع مانع ہوتی ہے۔ یعنی

[ا] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''یہ پیشگوئی اس طرح پر پوری ہوئی کہ کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر کے وقت میں میرے پر خون کا الزام لگایا گیا۔ خدا نے اُس سے مجھے بَری کر دیا اور پھر مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر کے وقت میں مجھ پر الزام لگایا گیا اُس سے بھی خدا نے مجھے بَری کر دیا اور پھر مجھ پر جاہل ہونے کا الزام لگایا۔ سو مخالف مولویوں کی خود جہالت ثابت ہوئی۔ اور پھر مہر علی نے مجھ پر سارق ہونے کا الزام لگایا سو اس کا خود سارق ہونا ثابت ہوا۔''

(نزول المسیح ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۰۹)

محبتِ الٰہیہ میں ایسا کمال تام رکھتے ہیں کہ دُنیوی مشغولیاں گو کیسی ہی کثرت سے پیش آویں اُن کے حال میں خلل انداز نہیں ہوسکتیں۔ ۵۹ خدائے تعالیٰ اُن کے برکات سے مسلمانوں کو متمتع کرے گا۔ ۶۰ سو اُن کا ظہور رحمتِ الٰہیہ کے آثار ہیں سو اُن آثار کو دیکھو۔ ۶۱ اور اگر اِن لوگوں کی کوئی نظیر تمہارے پاس ہے۔ یعنی اگر تمہارے ہم مشربوں اور ہم مذہبوں میں سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ جو اِسی طرح تائیداتِ الٰہیہ سے مؤیّد ہوں سو تم اگر سچے ہو تو ایسے لوگوں کو پیش کرو۔ ۶۲ اور جو شخص بجز دینِ اسلام کے کسی اور دین کا خواہاں اور جویاں ہوگا وہ دین ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ زیاں کاروں میں ہوگا۔

۶۳ یَآ اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ۔ ۶۴ اِنَّآ اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ[۱]۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔ ۶۵ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔ ۶۶ اَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا مَعَکَ۔ ۶۷ سِرُّکَ سِرِّیْ۔ ۶۸ وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۔ ۶۹ اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ ۷۰ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔

۶۳ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی ہے۔ ۶۴ ہم نے تجھ کو معارفِ کثیرہ عطا فرمائے ہیں سو اُس کے شکر میں نماز پڑھ اور قربانی دے۔ ۶۵ اور میری یاد کے لئے نماز کو قائم کر۔ ۶۶ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۶۷ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ۶۸ ہم نے تیرا وہ بوجھ جس نے تیری کمر توڑ دی اُتار دیا ہے اور تیرے ذِکر کو اونچا کر دیا ہے۔ ۶۹ تُو سیدھی راہ پر ہے۔ ۷۰ دنیا اور آخرت میں وجیہہ اور مقربین میں سے ہے۔

۷۱ حَمَاکَ اللّٰہُ۔ ۷۲ نَصَرَکَ اللّٰہُ۔ ۷۳ رَفَعَ اللّٰہُ حُجَّۃَ الْاِسْلَامِ۔ ۷۴ جَمَالٌ۔ ۷۵ ھُوَ الَّذِیْٓ اَمْشَاکُمْ فِیْ کُلِّ حَالٍ۔ ۷۶ لَا تُحَاطُ اَسْرَارُ الْاَوْلِیَآءِ۔

۷۱ خدا تیری حمایت کرے گا۔ ۷۲ خدا تجھ کو مدد دے گا۔ ۷۳ خدا حجتِ اسلام کو بلند کرے گا۔ ۷۴ جمالِ الٰہی ہے ۷۵ جس نے ہر حال میں تمہارا تنقیہ کیا ہے۔ ۷۶ خدائے تعالیٰ کو جو اپنے ولیوں میں اسرار ہیں وہ احاطہ سے باہر ہیں۔ کوئی کسی راہ سے اس کی طرف کھینچا جاتا ہے اور کوئی کسی راہ سے......

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدائے تعالیٰ میں دو صفتیں ہیں جو تربیتِ عباد میں مصروف ہیں۔ ایک صفت رِفق اور لطف اور اِحسان ہے اس کا نام جمال ہے اور دوسری صفت قہر اور سختی ہے اِس کا نام جلال ہے۔ سو

[۱] حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے نزول المسیح میں اس کا ترجمہ یوں فرمایا ہے۔ ’’ہم تجھے بہت سے ارادت مند عطا کریں گے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جاوے گی۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۰۹)

عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جو لوگ اُس کی درگاہِ عالی میں بلائے جاتے ہیں اُن کی تربیت کبھی جمالی صفت سے اور کبھی جلالی صفت سے ہوتی ہے اور جہاں حضرت احدیّت کے تلطّفاتِ عظیمہ مبذول ہوتے ہیں وہاں ہمیشہ صفتِ جمالی کی تجلّیات کا غلبہ رہتا ہے مگر کبھی کبھی بندگانِ خاص کی صفاتِ جلالیہ سے بھی تادیب اور تربیت منظور ہوتی ہے جیسے انبیاء کرام کے ساتھ بھی خدائے تعالیٰ کا یہی معاملہ رہا ہے کہ ہمیشہ صفاتِ جمالیہ حضرت احدیّت کے اُن کی تربیت میں مصروف رہے ہیں لیکن کبھی کبھی اُن کی استقامت اور اخلاقِ فاضلہ کے ظاہر کرنے کے لئے جلالی صفتیں بھی ظاہر ہوتی رہی ہیں اور اُن کو شریر لوگوں کے ہاتھ سے انواع اقسام کے دکھ ملتے رہے ہیں تا اُن کے وہ اخلاق فاضلہ جو بغیر تکالیف شاقہ کے پیش آنے کے ظاہر نہیں ہوسکتے وہ سب ظاہر ہوجائیں اور دنیا کے لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ وہ کچّے نہیں ہیں بلکہ سچے وفادار ہیں۔

۷۷ وَقَالُوْٓا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا۔ ۷۸ اِنْ ھٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ۔ ۷۹ لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَھْرَۃً۔ ۸۰ لَا یُصَدِّقُ السَّفِیْہُ اِلَّا سَیْفَۃَ الْھَلَاکِ۔ ۸۱ عَدُوٌّ لِّیْ وَ عَدُوٌّ لَّکَ۔ ۸۲ قُلْ اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ۔ ۸۳ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی۔

۷۷اور کہیں گے یہ تجھے کہاں سے حاصل ہوا۔ ۷۸یہ تو ایک سحر ہے جو اختیار کیا جاتا ہے۔ ۷۹ہم ہرگز نہیں مانیں گے جب تک خدا کو بچشمِ خود دیکھ نہ لیں۔ ۸۰سفیہ بجز ضربۂ ہلاکت کے کسی چیز کو باور نہیں کرتا۔ ۸۱میرا اور تیرا دشمن ہے۔ ۸۲ کہہ خدا کا امر آیا ہے سو تم جلدی مت کرو۔ ۸۳جب خدا کی مدد آئے گی تو کہا جائے گا کہ کیا میں تمہارا خدا نہیں کہیں گے کہ کیوں نہیں۔

۸۴ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ ۸۵ وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ ۸۶ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُمْ رَءُوْفًا رَّحِیْمًا۔ ۸۷ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ ۸۸ تَمُوْتُ وَ اَنَا رَاضٍ مِّنْکَ۔ ۸۹ فَادْخُلُوا الْجَنَّۃَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ۔ ۹۰ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا اٰمِنِیْنَ۔ ۹۱ سَلَامٌ عَلَیْکَ ۹۲ جُعِلْتَ مُبَارَکًا ۹۳ سَمِعَ اللّٰہُ اِنَّہٗ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ۔ ۹۴ اَنْتَ مُبَارَکٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ ۹۵ اَمْرَاضُ النَّاسِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ ۹۶ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ ۹۷ اُذْکُرْ نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکَ ۹۸ وَاِنِّیْ فَضَّلْتُکَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ۔ ۹۹ یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ ۱۰۰ مَنَّ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ ۱۰۱ وَ اَحْسَنَ اِلٰی اَحْبَابِکُمْ ۱۰۲ وَعَلَّمَکُمْ مَّالَمْ

تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔ ۱۰۳ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔

۸۴ میں تجھ کو پوری[۱] نعمت دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور جو لوگ تیری متابعت اختیار کریں یعنی حقیقی طور پر اللہ و رسول کے مُتّبعین میں داخل ہو جائیں اُن کو اُن کے مخالفوں پر کہ جو انکاری ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ یعنی وہ لوگ حجّت اور دلیل کے رُو سے اپنے مخالفوں پر غالب رہیں گے اور صدق اور راستی کے انوار ساطعہ اُنہیں کے شامل حال رہیں گے ۸۵ اور سُست مت ہو اور غم مت کرو۔ ۸۶ خدا تم پر بہت ہی مہربان ہے۔ ۸۷ خبردار ہو بہ تحقیق جو لوگ مقربان الٰہی ہوتے ہیں اُن پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم کرتے ہیں۔ ۸۸ تُو اس حالت میں مرے گا کہ جب خدا تجھ پر راضی ہوگا۔ ۸۹ پس بہشت میں داخل ہو انشاء اللہ امن کے ساتھ۔ ۹۰ تم پر سلام۔ تم شرک سے پاک ہو گئے سو تم امن کے ساتھ بہشت میں داخل ہو۔ ۹۱ تجھ پر سلام۔ ۹۲ تو مبارک کیا گیا۔ ۹۳ خدا نے دعا سن لی۔ وہ دعاؤں کو سنتا ہے۔ ۹۴ تو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے...... ۹۵ لوگوں کی بیماریاں اور خدا کی برکتیں یعنی مبارک کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ اس سے لوگوں کی روحانی بیماریاں دور ہوں گی اور جن کے نفس سعید ہیں وہ تیری باتوں کے ذریعہ سے رشد اور ہدایت پا جائیں گے اور ایسا ہی جسمانی بیماریاں اور تکالیف جن میں تقدیر مبرم نہیں۔[۲]

---

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”میں نے براہین احمدیہ میں غلطی سے توفّی کے معنی ایک جگہ پورا دینے کے کئے ہیں۔ جس کو بعض مولوی صاحبان بطور اعتراض پیش کیا کرتے ہیں مگر یہ امر جائے اعتراض نہیں۔ میں مانتا ہوں کہ وہ میری غلطی ہے الہامی غلطی نہیں۔ میں بشر ہوں اور بشریت کے عوارض مثلاً جیسا کہ سہو اور نسیان اور غلطی یہ تمام انسانوں کی طرح مجھ میں بھی ہیں گو میں جانتا ہوں کہ کسی غلطی پر مجھے خدا تعالیٰ قائم نہیں رکھتا۔ مگر یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میں اپنے اجتہاد میں غلطی نہیں کر سکتا۔ خدا کا الہام غلطی سے پاک ہوتا ہے مگر انسان کا کلام غلطی کا احتمال رکھتا ہے کیونکہ سہو و نسیان لازمہ بشریّت ہے۔“

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۱، ۲۷۲، نیز دیکھیے براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹۳ حاشیہ)

[۲] (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) حضرت اقدسؑ الہام اَمْرَاضُ النَّاسِ وَبَرَكَاتُهٗ کی تشریح یوں فرماتے ہیں۔ ”یعنی لوگوں میں مرض پھیلے گی اور اس کے ساتھ ہی خدا کی برکتیں نازل ہوں گی اور وہ اس طرح پر کہ وہ بعض کو نشان کے طور پر اس بلا سے محفوظ رکھے گا اور دوسرے یہ کہ یہ بیماریاں جو آئیں گی یہ دینی برکات کا موجب ہو جائیں گی اور بہتیرے لوگ اُن خوفناک دنوں میں دینی برکات سے حصّہ لیں گے اور سلسلہ حقّہ میں داخل ہو جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور طاعون کا خوفناک نظارہ دیکھ کر بڑے بڑے متعصّب اس سلسلہ میں داخل ہو گئے ہیں۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۹۸)

۹۶ اور پھر فرمایا کہ تیرا ربّ بڑا ہی قادر ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ ۹۷ خدا کی نعمت کو یاد رکھ اور ۹۸ میں نے تجھ کو تیرے وقت کے تمام عالموں پر فضیلت دی۔

اس جگہ جاننا چاہیے کہ یہ تفضیل طفیلی اور جزوی ہے۔ یعنی جو شخص حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل طور پر متابعت کرتا ہے اُس کا مرتبہ خدا کے نزدیک اُس کے تمام ہم عصروں سے برتر و اعلیٰ ہے۔ پس حقیقی اور کلّی طور پر تمام فضیلتیں حضرت خاتم الانبیاء کو جناب احدیّت کی طرف سے ثابت ہیں اور دوسرے تمام لوگ اُس کی متابعت اور اُس کی محبت کے طفیل سے علیٰ قدر متابعت و محبت مراتب پاتے ہیں۔ فَمَآ اَعْظَمَ شَاْنَ کَمَالِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ۔

اب بعد اس کے بقیہ ترجمہ الہام یہ ہے۔ ۹۹ اے نفس بحق آرام یافتہ اپنے ربّ کی طرف واپس چلا آ۔ وہ تجھ پر راضی اور تو اُس پر راضی۔ پھر میرے بندوں میں داخل ہو اور میری بہشت میں اندر آ جا۔ ۱۰۰ خدا نے تجھ پر احسان کیا اور ۱۰۱ تیرے دوستوں سے نیکی کی ۱۰۲ اور تجھ کو وہ علم بخشا جس کو تو خود بخود نہیں جان سکتا تھا۔ ۱۰۳ اور اگر تو خدا کی نعمتوں کو گننا چاہے تو یہ تیرے لئے غیر ممکن ہے۔''

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۰۸ تا ۶۲۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ''پہلے اس[1] سے چند مرتبہ الہامی طور پر خدائے تعالیٰ نے اِس عاجز کی زبان پر یہ دعا جاری کی تھی کہ

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُبَارَکًا حَیْثُمَا کُنْتُ۔

یعنی اے میرے ربّ مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ کہ میں بود و باش کروں برکت میرے ساتھ رہے۔ پھر خدا نے اپنے لطف و احسان سے وہی دعا کہ جو آپ ہی فرمائی تھی قبول فرمائی اور یہ عجیب بندہ نوازی ہے کہ اوّل آپ ہی الہامی طور پر زبان پر سوال جاری کرنا اور پھر یہ کہنا کہ یہ تیرا سوال منظور کیا گیا ہے۔''

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ''پھر ان الہامات کے بعد چند الہام فارسی اور اُردو میں اور ایک انگریزی میں ہوا............ اور وہ یہ ہے۔

۱ بخرام[2] کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔

---

[1] یعنی الہام جُعِلْتَ مُبَارَکًا مندرجہ صفحہ ۸۳۔ (شمس)

[2] (ترجمہ) ''اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آ گیا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے

۲ پاک محمد ۳مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ ۳ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا ۴ اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ ۵ ربّ الافواج اِس طرف توجہ کرے گا۔ ۶ اِس نشان کا مدّعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں ۔[۱] ۷ جناب الٰہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے ۸ اور اُس کی پاک رحمتیں اِس طرف متوجہ ہیں۔ ۹ دی ڈیز شَلْ کم وِہَن گاڈ شَیل ہَیلْپ یُو۔ گلوری بی ٹو دس لارڈ گوڈ میکر اوف ارتھ اینڈ ہیون ۔[۲]

وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ خدائے ذوالجلال آفرینندۂ زمین و آسمان۔''[۳]

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۳ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ''ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ یک دفعہ بعض امور میں تین طرح کا غم پیش آ گیا تھا جس کے تدارک کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی اور بجز حرج ونقصان اُٹھانے کے اور کوئی سبیل نمودار نہ تھی۔ اُسی روز شام کے قریب یہ عاجز اپنے معمول کے مطابق جنگل میں سیر کو گیا اور اُس وقت ہمراہ ایک آریہ ملاوامل نامی تھا جب واپس آیا تو گاؤں کے دروازہ کے نزدیک یہ الہام ہوا۔

نُنَجِّيْكَ مِنَ الْغَمِّ ۔

پھر دوبارہ الہام ہوا۔

بقیہ حاشیہ۔ نکال لئے جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر اُن کا قدم پڑے گا۔''

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۱۱)

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں '' ایک سوال پیش ہوا کہ حضور کو جو الہام ہوا ہے قرآن خدا کا کلام ہے اور میرے منہ کی باتیں۔ اس الہام الٰہی میں ''میرے'' کی ضمیر کس کی طرف پھرتی ہے یعنی کس کے منہ کی باتیں۔ فرمایا۔ خدا کے منہ کی باتیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے منہ کی باتیں۔ اس طرح کے ضمائر کے اختلاف کی مثالیں قرآن شریف میں موجود ہیں۔'' (بدر مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

[۲] 9. The days shall come when God shall help you. Glory be to this Lord, God Maker of earth and heaven.

[۳] (ترجمہ از ناشر) خدائے ذوالجلال زمین وآسمان کا پیدا کرنے والا۔

نُنَجِّيْكَ مِنَ الْغَمِّ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

یعنی ہم تجھے اس غم سے نجات دیں گے۔ضرور نجات دیں گے۔کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

چنانچہ اسی قدم پر جہاں الہام ہوا تھا اُس آریہ کو اُس الہام سے اطلاع دی گئی تھی اور پھر خدا نے وہ تینوں طور کا غم دور کر دیا۔فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔''

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۶۵۹، ۶۶۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

۱۸۸۳ء ''۱ دوہ[۱] آل مین شُڈ بی اینگری بٹ گوڈ از وِدّ یُو۔۲ ہِی شَل ہیلپ یُو۔ ۳ وارڈس اوف گوڈ کین ناٹ ایکس چینج۔

یعنی اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے مگر خدا تمہارے ساتھ ہے۔وہ تمہاری مدد کرے گا۔خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔''

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۶۶۰، ۶۶۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

۱۸۸۳ء ''۱ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ ۲ كِتَابُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ۔ ۳ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ۔

یعنی ۱ تمام بھلائی قرآن میں ہے۔۲ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔وہی اللہ جو رحمان ہے۔۳ اُسی رحمان کی طرف کلماتِ طیبہ صعود کرتے ہیں۔

۴ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ۔

۴ اللہ وہ ذات کریم ہے کہ جو ناامیدی کے پیچھے مینہہ برساتا ہے اور اپنی رحمت کو دنیا میں پھیلاتا ہے یعنی عین ضرورت کے وقت تجدید دین کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

۵ يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ۔ ۵ جس کو چاہتا ہے بندوں میں سے چُن لیتا ہے۔

۶ وَ كَذَالِكَ مَنَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ۔ ۷ وَلِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُوْنَ۔

۶ اور اسی طرح ہم نے یوسف پر احسان کیا تا ہم اُس سے بدی اور فحش کو روک دیں ۷ اور تا تُو اُن لوگوں کو

ل ۱. Though all men should be angry but God is with you.

۲. He shall help you.

۳. Words of God cannot exchange.

ڈراوے جن کے باپ دادوں کو کسی نے نہیں ڈرایا سو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

اس جگہ یوسف کے لفظ سے یہی عاجز مراد ہے کہ جو باعتبار کسی روحانی مناسبت کے اطلاق پایا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔‘‘ (براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۱، ۶۶۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

۱۸۸۳ء ’’بعد اس کے فرمایا۔

۱ قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ ۲ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ۔ ۳ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ ۴ رَبُّنَا عَاجٍ۔ ۵ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ۔ ۶ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنْ غَمِّیْ۔ ۷ اِیْلِیْ اِیْلِیْ لِمَا سَبَقْتَنِیْ۔ ۸ کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ۔

۱ کہہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان نہیں لاتے۔ یعنی خدائے تعالیٰ کا تائیدات کرنا اور اسرار غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ خبریں بتلانا اور دعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور حقائق الٰہیہ سے اطلاع بخشنا یہ سب خدا کی شہادت ہے جس کو قبول کرنا ایماندار کا فرض ہے۔ پھر بقیہ الہاماتِ بالا کا[۱] یہ ہے کہ ۲ بہ تحقیق میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے راہ بتلائے گا۔ ۳ اے میرے ربّ میرے گناہ بخش اور آسمان سے رحم کر۔ ۴ ہمارا ربّ عاجی ہے (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے) ۵ جن نالائق باتوں کی طرف مجھ کو بُلاتے ہیں اُن سے اے میرے ربّ مجھے زندان بہتر ہے۔ ۶ اے میرے خدا مجھ کو میرے غم سے نجات بخش۔ ۷ اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ ۸ تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔

یہ سب اسرار ہیں کہ جو اپنے اپنے اوقات پر چسپاں ہیں جن کا علم حضرت عالم الغیب کو ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۲ تا ۶۶۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

۱۸۸۳ء ’’ پھر بعد اس کے فرمایا۔

هو شعنا۔ نعسا

---

[۱] سہو کتابت ہے ’’ترجمہ‘‘ کا لفظ لکھنے سے رہ گیا ہے۔ (ناشر)

یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور اِن کے معنے ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔‘‘[۱]

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

۱۸۸۳ء ’’پھر بعد اس کے دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعتِ الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں۔

آئی لَوْ یُوْ۔آئی شَیل گِو یوءِ لارج پارٹی اوف اسلام۔[۲]

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

ترجمہ۔میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔میں تمہیں ایک بڑا گروہ اسلام کا دوں گا۔‘‘

(براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۵)

۱۸۸۳ء ’’ پھر بعد اس کے یہ الہام ہے۔

ا یَاعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ[۳] وَرَافِعُكَ اِلَیَّ (وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا)[۴] وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ

---

۱ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ حصّہ پنجم میں اس الہام کی تشریح میں تحریر فرمایا ہے۔

’’ھو شعنا ۔ نعسا...... اے خدا میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے نجات بخش اور مشکلات سے رہائی فرما۔ہم نے نجات دے دی۔ یہ دونوں فقرے عبرانی زبان میں ہیں اور یہ ایک پیش گوئی ہے جو دعا کی صورت میں کی گئی اور پھر دعا کا قبول ہونا ظاہر کیا گیا اور اس کا حاصل مطلب یہ ہے کہ جو موجودہ مشکلات ہیں یعنی تنہائی، بے کسی، ناداری، کسی آئندہ زمانہ میں وہ دور کردی جائیں گی چنانچہ پچیس برس کے بعد یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور اس زمانہ میں ان مشکلات کا نام ونشان نہ رہا۔‘‘

(براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۴،۱۰۵)

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) فقرہ ھو شعنا متی ۹ /۲۱ میں بھی آیا ہے جس کا ترجمہ حاشیہ میں یوں لکھا ہے۔

’’کرم کرکے نجات دے‘‘ دیکھیے زبور ۲۵ /۱۱۸۔

نعسا کا ترجمہ عبرانی میں ہے ’’قبول ہوئی‘‘ (عربی عبرانی ڈکشنری)

۲ I love you. I shall give you a large party of Islam.

۳ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔’’الہام اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ اس قدر ہوا ہے جس کا خدا ہی شمار جانتا ہے۔بعض اوقات نصف شب کے بعد فجر تک ہوتا رہا ہے۔‘‘

(از مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب۔مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۸۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۴ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یہ فقرہ سہو کاتب سے براہین میں رہ گیا ہے۔ (براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹۴ حاشیہ)

اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيَامَةِ۔ ۲ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ۔

۱ اے عیسیٰ[1] میں تجھے کامل اجر بخشوں گا۔ یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا یعنی رفع درجات کروں گا۔ یا دنیا سے اپنی طرف اُٹھاؤں گا۔ منکروں کے ہر ایک الزام اور تہمت سے تیرا دامن پاک کر دوں گا اور تیرے تابعین کو اُن پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا یعنی تیرے ہم عقیدہ اور ہم مشربوں کو حجت اور برہان اور برکات کے رو سے دوسرے لوگوں پر قیامت تک فائق رکھوں گا۔ ۲ پہلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے اور پچھلوں میں سے بھی ایک گروہ[2] ہے۔ اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی یہی عاجز مراد ہے۔''

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۴، ۶۶۵ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۴)

۱۸۸۳ء (الف) '' اور پھر بعد اِس کے اُردو میں الہام فرمایا۔

میں اپنی چمکار[3] دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔''

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۵ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۴)

(ب) ''**دنیا میں ایک نذیر آیا۔** اس کی دوسری قراءت یہ ہے کہ **دنیا میں ایک نبی آیا**۔''

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۷)

(ج) ''**دنیا میں ایک نبی آیا مگر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔**'' نوٹ۔ ''ایک قراءت اس الہام میں یہ بھی ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا اور یہی قراءت براہین میں درج ہے اور فتنہ سے بچنے کے لئے یہ

---

[1] اس کے متعلق دیکھیے حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۸۴۔ (مرزا بشیر احمد)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''یعنی اس سلسلہ میں داخل ہونے والے دو فریق ہوں گے۔ ایک پرانے مسلمان جن کا نام اوّلین رکھا گیا جواب تک تین لاکھ کے قریب اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں اور دوسرے نئے مسلمان جو دوسری قوموں میں سے اسلام میں داخل ہوں گے یعنی ہندوؤں اور سکّھوں اور یورپ اور امریکہ کے عیسائیوں میں سے۔ اور وہ بھی ایک گروہ اس سلسلہ میں داخل ہو چکا ہے اور ہوتے جاتے ہیں۔'' (براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۸)

[3] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''یہ وہی چمکار ہے جو کوہِ طور کی چمکار سے مشابہت رکھتی ہے اور اس سے مراد جلالی معجزات ہیں جیسا کہ کوہِ طور پر بنی اسرائیل کو جلالی معجزات دکھائے گئے تھے۔''

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۸)

دوسری قراءت درج نہیں کی گئی۔‘‘

(ازمکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ ۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۴۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۳ء ’’ ۱ اَلْفِتْنَۃُ ھٰھُنَا فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔

۱ اس جگہ ایک فتنہ ہے۔سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر۔

۲ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا۔

۲ جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلّی کرے گا تو انہیں پاش پاش کردے گا۔

۳ قُوَّۃُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَیْدِاللّٰہِ الصَّمَدِ۔

۳ یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غنی مطلق ظاہر کرے گا۔

۴ مَقَامٌ لَّا تَتَرَقَّی الْعَبْدُ فِیْہِ بِسَعْیِ الْاَعْمَالِ۔

۴ یعنی عبداللہ الصمد ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق موہبتِ خاص عطا ہوتا ہے کوششوں سے حاصل نہیں ہوسکتا۔

۵ یَا دَاوٗدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّ اِحْسَانًا۔ ۶ وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا۔ ۷ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ۔ ۸ یُومَسٹ ڈو وہاٹ آئی ٹولڈ یُو[1]۔تم کو وہ کرنا چاہیے جو میں نے فرمایا ہے۔ ۹ اُشْکُرْ نِعْمَتِیْ رَاَیْتَ خَدِیْجَتِیْ۔ ۱۰ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ۔ ۱۱ اَنْتَ مُحَدَّثُ اللّٰہِ۔ فِیْکَ مَآدَّۃٌ فَارُوْقِیَّۃٌ۔

۵ اے داؤد خلق اللہ کے ساتھ رفق اور احسان کے ساتھ معاملہ کر ۶ اور سلام کا جواب احسن طور پر دے ۷ اور اپنے ربّ کی نعمت کا لوگوں کے پاس ذِکر کر۔ ۹ میری نعمت کا شکر کر کہ تُونے اُس کو قبل از وقت پایا۔ ۱۰ آج تجھے حظِّ عظیم ہے۔ ۱۱ تُو محدّث اللہ ہے۔ تجھ میں مادہٴ فاروقی ہے۔

۱۲ سَلَامٌ عَلَیْکَ یَآ اِبْرَاھِیْمُ ۔اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ۔ ۱۳ ذُوْعَقْلٍ مَّتِیْنٍ۔ ۱۴ حِبُّ اللّٰہِ ۱۵ خَلِیْلُ اللّٰہِ ۱۶ اَسَدُ اللّٰہِ ۱۷ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ ۱۸ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی۔ ۱۹ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ۔ ۲۰ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّکَ سُھُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ۔ ۲۱ بَیْتُ الْفِکْرِ وَ بَیْتُ الذِّکْرِ۔ ۲۲ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا۔

۱۲ تیرے پر سلام ہے اے ابراہیم تو آج ہمارے نزدیک صاحبِ مرتبہ اور امانت دار اور ۱۳ قوی العقل

---

[1] ۸. You must do what I told you.

ہے اور ۱۴ دوست خدا ہے۔ ۱۵ خلیل اللہ ہے۔ ۱۶ اسد اللہ ہے ۱۷ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج۔
یعنی یہ اُسی نبی کریم کی متابعت کا نتیجہ ہے۔

اور بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ ۱۸ خدا نے تجھ کو ترک نہیں کیا اور نہ وہ تجھ پر ناراض ہے۔ ۱۹ کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا۔ ۲۰ کیا ہم نے ہر یک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی کہ ۲۱ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا اور ۲۲ جو شخص بیت الذکر میں باخلاص وقصد تعبّد وصحت نیت وحُسن ایمان داخل ہوگا وہ سوءِ خاتمہ سے امن میں آجائے گا۔

بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے کہ جو اُس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے۔

اور آخری فقرہ مذکورہ بالا اسی مسجد[1] کی صفت میں بیان فرمایا ہے جس کے حروف سے بنائے مسجد کی تاریخ بھی نکلتی ہے اور وہ یہ ہے۔

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ''اس مسجد مبارک کے بارے میں پانچ مرتبہ الہام ہوا۔ منجملہ ان کے ایک نہایت عظیم الشان الہام ہے اور وہ دونوں فقرہ یہ ہیں۔ فِیْہِ بَرَکَاتٌ لِّلنَّاسِ۔ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا۔''
(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۶۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(ب) ''ایک مرتبہ میں نے اس مسجد کی تاریخ...... الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجھے الہام ہوا۔ مُبَارِکٌ وَّمُبَارَکٌ وَّ کُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَکٍ یُّجْعَلُ فِیْہِ۔''
(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

(ج) ''اس الہام میں تین قسم کے نشان ہیں۔ (۱) اوّل یہ کہ اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مادۂ تاریخ بنائے مسجد ہے۔ (۲) دوم یہ کہ یہ پیش گوئی بتلا رہی ہے کہ ایک بڑے سلسلہ کے کاروبار اسی مسجد میں ہوں گے چنانچہ اب تک اسی مسجد میں بیٹھ کر ہزارہا آدمی بیعت توبہ کر چکے ہیں اسی میں بیٹھ کر صدہا معارف بیان کئے جاتے ہیں اور اسی میں بیٹھ کر کتبِ جدیدہ کی تالیف کی بنیاد پڑتی ہے اور اسی میں ایک گروہِ کثیر مسلمانوں کا پنج وقت نماز پڑھتا ہے اور وعظ سنتے ہیں اور دلی سوز سے دعائیں کی جاتی ہیں اور بنائے مسجد کے وقت میں ان باتوں میں سے کسی بات کی علامت موجود نہ تھی۔ (۳) سوم یہ کہ یہ الہام دلالت کر رہا ہے کہ آئندہ زمانہ میں کوئی آفت آنے والی ہے اور جو شخص اخلاص کے ساتھ اس میں داخل ہوگا وہ اس آفت سے بچ جاوے گا اور براہین احمدیہ کے دوسرے مقامات سے ثابت ہو چکا ہے کہ وہ آفت طاعون ہے۔ سو یہ پیش گوئی بھی اس سے نکلتی ہے کہ جو شخص پُوری ارادت اور اخلاص سے جس کو خدا پسند کر لیوے اس مسجد میں داخل ہوگا وہ طاعون سے بھی بچایا جائے گا یعنی طاعونی موت سے۔''
(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۵، ۵۲۶)

۲۳ مُبَارِكٌ وَّ مُبَارَكٌ وَّكُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَكٍ يُّجْعَلُ فِيْهِ۔ یعنی یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے اور ہر یک امر مبارک اِس میں کیا جائے گا۔''

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔روحانی خزائن جلد ۱، ۶۶۵ تا ۶۶۷ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۴)

۱۸۸۴ء ''پھر بعد اس کے اس عاجز کی نسبت فرمایا۔

۱ رُفِعْتَ وَجُعِلْتَ مُبَارَكًا۔ ۱ تو اونچا کیا گیا اور مبارک بنایا گیا۔

۲ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْۤا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔

یعنی ۲ جو لوگ اُن برکات و انوار پر ایمان لائیں گے کہ جو تجھ کو خدائے تعالیٰ نے عطا کئے ہیں اور ایمان اُن کا خالص اور وفاداری سے ہوگا تو ضلالت کی راہوں سے امن میں آجائیں گے اور وہی ہیں جو خدا کے نزدیک ہدایت یافتہ ہیں۔

۳ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ۔ ۴ قُلِ اللّٰهُ حَافِظُهٗ۔ ۵ عِنَايَةُ اللّٰهِ حَافِظُكَ۔ ۶ نَحْنُ نَزَّلْنَاهُ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ۔ ۷ اَللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ ۸ وَيُخَوِّفُوْنَكَ مِنْ دُوْنِهٖ۔ ۹ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ۔ ۱۰ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى۔ ۱۱ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ۔ ۱۲ اِنَّ يَوْمِيْ لَفَصْلٌ عَظِيْمٌ۔ ۱۳ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔ ۱۴ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ۔ ۱۵ بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ۔ ۱۶ نَصَرْتُكَ مِنْ لَّدُنِّيْ۔ ۱۷ اِنِّيْ مُنَجِّيْكَ مِنَ الْغَمِّ۔ ۱۸ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا۔ ۱۹ اَنْتَ مَعِيْ وَاَنَا مَعَكَ۔ ۲۰ خَلَقْتُ لَكَ لَيْلًا وَّنَهَارًا۔ ۲۱ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ۔ ۲۲ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔

۳ مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ تا خدا کے نور کو بُجھا دیں۔ ۴ کہہ خدا اُس نور کا آپ حافظ ہے۔ ۵ عنایت الٰہیہ تیری نگہبان ہے۔ ۶ ہم نے[1] اُتارا ہے اور ہم ہی محافظ ہیں۔ ۷ خدا خیر الحافظین ہے اور وہ ارحم الراحمین ہے ۸ اور تجھ کو اَور اَور چیزوں سے ڈرائیں گے۔ ۹ یہی پیشوایانِ کفر ہیں۔ ۱۰ مت خوف کر تجھی کو غلبہ ہے۔ یعنی حجّت اور برہان اور قبولیت اور برکت کے رُو سے تُو ہی غالب ہے۔ ۱۱ خدا کئی میدانوں میں تیری مدد کرے گا یعنی مناظرات و مجادلات بحث میں تجھ کو غلبہ رہے گا۔

پھر فرمایا کہ ۱۲ میرا دن حق اور باطل میں فرق بیّن کرے گا۔ ۱۳ خدا لکھ چکا ہے کہ غلبہ مجھ کو اور میرے رسولوں کو ہے۔ ۱۴ کوئی نہیں کہ جو خدا کی باتوں کو ٹال دے۔ ۱۵ یہ خدا کے کام دین کی سچائی کے لئے حجّت ہیں۔

---

[1] سہو کاتب سے لفظ ''اس کو'' ترجمہ سے رہ گیا ہے۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

۱۶ میں اپنی طرف سے تجھے مدد دوں گا۔ ۱۷ میں خود تیرا غم دُور کروں گا۔ ۱۸ اور تیرا خدا قادر ہے۔ ۱۹ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۲۰ تیرے لئے میں نے رات اور دن پیدا کیا۔ ۲۱ جو کچھ تو چاہے کر کہ میں نے تجھے بخشا۔ ۲۲ تو مجھ سے وہ منزلت رکھتا ہے جس کی لوگوں کو خبر نہیں۔

اس آخری فقرہ کا یہ مطلب نہیں کہ منہیاتِ شرعیہ تجھے حلال ہیں بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ تیری نظر میں منہیات مکروہ کئے گئے ہیں اور اعمالِ صالحہ کی محبت تیری فطرت میں ڈالی گئی ہے۔ گویا جو خدا کی مرضی ہے وہ بندہ کی مرضی بنائی گئی اور سب ایمانیات اس کی نظر میں بطور فطرتی تقاضا کے محبوب کی گئی۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

۲۳ وَقَالُوْٓا اِنْ هُوَ (اِلَّا [۱]) اِفْكٌ ۟اِفْتَرٰی۔ ۲۴ وَمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ۔ ۲۵ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وفَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ ۲۶ اِجْتَبَيْنَاهُمْ وَاصْطَفَيْنَاهُمْ ۲۷ كَذَالِكَ لِيَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ ۲۸ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيَاتِنَا عَجَبًا۔ ۲۹ قُلْ هُوَاللّٰهُ عَجِيْبٌ۔ ۳۰ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ۔ ۳۱ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ۔ ۳۲ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا۔ ۳۳ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ۔ ۳۴ قُلْ جَآءَ كُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ فَلَا تَكْفُرُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ ۳۵ سَلَامٌ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ ۳۶ صَافَيْنَاهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ۔ ۳۷ تَفَرَّدْنَا بِذَالِكَ۔ ۳۸ فَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔

۲۳ اور کہیں گے کہ یہ جھوٹ بنالیا ہے۔ ۲۴ ہم نے اپنے بزرگوں میں یعنی اولیاء سلف میں یہ نہیں سنا۔ ۲۵ حالانکہ بنی آدم یکساں پیدا نہیں کئے گئے۔ بعض کو بعض پر خدا نے بزرگی دی ہے ۲۶ اور اُن کو دوسروں میں سے چُن لیا ہے۔ ۲۷ یہی سچ ہے تا مومنوں کے لئے نشان ہو۔ ۲۸ کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہمارے عجیب کام فقط اصحاب کہف تک ہی ختم ہیں۔ نہیں ۲۹ بلکہ خدا تو ہمیشہ صاحب عجائب ہے اور اُس کے عجائبات کبھی منقطع نہیں ہوتے۔ ۳۰ ہر یک دن میں وہ ایک شان میں ہے۔ ۳۱ پس ہم نے وہ نشان سلیمان کو سمجھائے یعنی اس عاجز کو۔

---

[۱] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یہ الہام براہین احمدیہ میں اس طرح پر لکھا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اربعین نمبر ۲ طبع اوّل صفحہ ۷ میں بحوالہ براہین احمدیہ بیان فرمایا ہے اور وہاں پر اس میں ھُوَ کے بعد اِلَّا بھی ہے یعنی ان الفاظ میں الہام ہے وَقَالُوْٓا اِنْ هُوَ اِلَّا اِفْكٌ ۟اِفْتَرٰی۔ وَمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ براہین میں سہو کاتب سے اِلَّا کا لفظ رہ گیا ہے۔

۳۲ اور لوگوں نے محض ظلم کی راہ سے انکار کیا حالانکہ اُن کے دل یقین کر گئے۔ ۳۳ سو عنقریب ہم اُن کے دلوں میں رُعب ڈال دیں گے۔ ۳۴ کہہ خدا کی طرف سے نور اُترا ہے سو تم اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔ ۳۵ ابراہیم پر سلام۔ ۳۶ ہم نے اُس کو خالص کیا اور غم سے نجات دی۔ ۳۷ ہم نے ہی یہ کام کیا۔ ۳۸ سو تم ابراہیم کے نقش قدم پر چلو یعنی رسول کریم کا طریقۂ حقہ کہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مُشتبہ ہو گیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مُشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ طریقہ خداوندِ کریم کے اِس عاجز بندہ سے دریافت کر لیں اور اُس پر چلیں۔''

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۲۶۶ تا ۲۶۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

اگست ۱۸۸۳ء (الف) ''اُن[1] کے سفر آخرت کی خبر بھی کہ جو اُن کو تیس[۳۰] اکتوبر ۱۸۸۳ء میں پیش آیا۔ تخمیناً تین ماہ پہلے خداوند کریم نے اِس عاجز کو دے دی تھی چنانچہ یہ خبر بعض آریہ کو بتلائی بھی گئی تھی۔''

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۶۴۰ حاشیہ نمبر ۱۱)

(ب) ''پنڈت دیانند کی بابت اس کی موت سے دو مہینے پہلے لالہ شرمپت کو اطلاع دی گئی کہ اب وہ بہت ہی نزدیک مرے گا بلکہ کشفی حالت میں مَیں نے اُس کو مُردہ پایا۔'' (شحنۂ حق۔روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۲)

(ج) ''اس ملک پنجاب میں جب دیانند بانی مبانی آریہ مذہب نے اپنے خیالات پھیلائے اور سِفلہ طبع ہندوؤں کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر اور ایسے ہی دوسرے انبیاءؑ کی توہین پر چالاک کر دیا اور خود بھی قلم پکڑتے ہی اپنی شیطانی کتابوں میں جابجا خدا کے تمام پاک اور برگزیدہ نبیوں کی تحقیر اور توہین شروع کی اور خاص اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں بہت کچھ جھوٹ کی نجاست کو استعمال کیا اور بزرگ پیغمبروں کو گندی گالیاں دیں تب مجھے اس کی نسبت الہام ہوا کہ **خدا تعالیٰ ایسے موذی کو جلد تر دنیا سے اُٹھا لے گا۔**''

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۰۷)

۲۸ر اگست ۱۸۸۳ء ''شاید پرسوں کے دن یعنی بروز سہ شنبہ مسجد کی طرف نظر کی گئی تو اُسی وقت خداوند کریم کی طرف سے ایک اور فقرہ الہام ہوا اور وہ یہ ہے۔

فِيْهِ بَرَكَاتٌ لِّلنَّاسِ۔

یعنی اس میں لوگوں کے لئے برکتیں ہیں۔'' (از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۵۵۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

---

[1] پنڈت دیانند صاحب (مرزا بشیر احمد)

۶ر ستمبر ۱۸۸۳ء ’’بتاریخ ۶ ر ستمبر ۱۸۸۳ء روز پنج شنبہ خداوند کریم نے عین ضرورت کے وقت میں اس عاجز کی تسلی کے لئے اپنے کلامِ مبارک کے ذریعہ سے یہ بشارت دی کہ

بِست و یک روپیہ آنے والے ہیں ۔

کیونکہ اس بشارت میں ایک عجیب بات یہ تھی کہ آنے والے روپیہ کی تعداد سے اطلاع دی گئی اور کسی خاص تعداد سے مطلع کرنا ذاتِ غیب دان کا خاصہ ہے کسی اور کا کام نہیں ہے ۔ دوسری عجیب برعجیب یہ بات تھی کہ یہ تعداد غیر معہود طرز پر تھی کیونکہ قیمت مقررہ کتاب سے اس تعداد کو کچھ تعلق نہیں ۔ پس انہیں عجائبات کی وجہ سے یہ الہام قبل از وقوع بعض آریوں کو بتلایا گیا۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۴ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۰ر ستمبر ۱۸۸۳ء ’’پھر ۱۰ ر ستمبر ۱۸۸۳ء کو تاکیدی طور پر سہ[۳] بارہ الہام ہوا کہ

بست و یک روپیہ آئے ہیں

جس الہام سے سمجھا گیا کہ آج اس پیش گوئی کا ظہور ہو جائے گا چنانچہ ابھی الہام پر شاید تین منٹ سے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا ہوگا کہ ایک شخص وزیر سنگھ نامی بیماردار آیا اور اُس نے آتے ہی ایک روپیہ نذر کیا ۔ ہر چند علاج معالجہ اِس عاجز کا پیشہ نہیں اور اگر اتفاقاً کوئی بیمار آ جاوے تو اگر اُس کی دوا یاد ہو تو محض ثواب کی غرض سے لِلّٰہِ فِی اللّٰہ دی جاتی ہے لیکن وہ روپیہ اس سے لیا گیا کیونکہ فی الفور خیال آیا کہ یہ اُس پیش گوئی کی ایک جُز ہے۔ پھر بعد اس کے ڈاک خانہ میں ایک اپنا معتبر بھیجا گیا اس خیال سے کہ شاید دوسری جُز بذریعہ ڈاک خانہ پوری ہو۔ ڈاک خانہ سے ڈاک منشی نے جو ایک ہندو ہے جواب میں یہ کہا کہ میرے پاس صرف ایک منی آرڈر پانچ روپیہ کا جس کے ساتھ ایک کارڈ بھی نتھی ہے ڈیرہ غازیخان سے آیا ہے سو ابھی تک میرے پاس روپیہ موجود نہیں جب آئے گا تو دوں گا۔ اس خبر کے سننے سے سخت حیرانی ہوئی اور وہ اضطراب پیش آیا جو بیان نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہ عاجز اسی تردّد میں سر بزانو تھا اور اِس تصور میں تھا کہ پانچ[۵] اور ایک[۱] مل کر چھ[۶] ہوئے، اب اکیس کیوں کر ہوں گے ۔ یا الٰہی یہ کیا ہوا۔ سو اسی استغراق میں تھا کہ یک دفعہ یہ الہام ہوا۔

بست و یک آئے ہیں ۔ اِس میں شک نہیں ۔

اس الہام پر دو[۲] پہر نہیں گذرے ہوں گے کہ اسی روز ایک آریہ کہ جو ڈاک منشی کے پہلے بیان کی خبر سن چکا تھا

ڈاک خانہ میں گیا اور اس کو ڈاک منشی نے کسی بات کی تقریب سے خبر دی کہ دراصل بست روپیہ آئے ہیں اور پہلے یوں ہی منہ سے نکل گیا تھا جو میں نے پانچ روپیہ کہہ دیا۔ چنانچہ وہی آریہ بیس روپیہ معہ ایک کارڈ کے جو منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کی طرف سے تھا لے آیا اور معلوم ہوا کہ وہ کارڈ بھی منی آرڈر کے کاغذ سے نتھی نہ تھا اور نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ روپیہ آیا ہوا تھا اور نیز منشی الٰہی بخش صاحب کی تحریر سے جو بحوالہ ڈاکخانہ کی رسید کے تھی یہ بھی معلوم ہوا کہ منی آرڈر ۶ رستمبر ۱۸۸۳ء کو یعنی اُسی روز جب الہام ہوا قادیان میں پہنچ گیا تھا۔ پس ڈاک منشی کا سارا املاء انشاء غلط نکلا اور حضرتِ عالم الغیب کا سارا بیان صحیح ثابت ہوا۔ پس اس مبارک دن کی یادداشت کے لئے ایک روپیہ کی شیرینی لے کر بعض آریوں کو بھی دی گئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اٰلَآئِہٖ وَنُعَمَآئِہٖ ظَاھِرِھَا وَبَاطِنِھَا۔‘‘

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۶۲۴ تا ۶۲۶ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۹/اکتوبر ۱۸۸۳ء ’’آج رات کیا عجیب خواب آئی کہ بعض اشخاص ہیں جن کو اِس عاجز نے شناخت نہیں کیا وہ سبز رنگ کی سیاہی سے مسجد[1] کے دروازہ کی پیشانی پر کچھ آیات لکھتے ہیں۔ ایسا سمجھا گیا ہے کہ فرشتے ہیں اور سبز رنگ اُن کے پاس ہے جس سے وہ بعض آیات تحریر کرتے ہیں اور خطِ ریحانی میں جو پیچان اور مسلسل ہوتا ہے لکھتے جاتے ہیں۔ تب اس عاجز نے اُن آیات کو پڑھنا شروع کیا جن میں سے ایک آیت یاد رہی اور وہ یہ ہے۔ لَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ۔

اور حقیقت میں خدا کے فضل کو کون روک سکتا ہے۔ جس عمارت کو وہ بنانا چاہے اس کو کون مسمار کرے اور جس کو وہ عزت دینا چاہے اس کو کون ذلیل کرے۔‘‘

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب لدھیانوی۔ مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۵۷۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۲/اکتوبر ۱۸۸۳ء ’’آج اِس موقع کے اثنا میں جبکہ یہ عاجز بغرض تصحیح کاپی کو دیکھ رہا تھا بعالمِ کشف چند ورق ہاتھ میں دیئے گئے اور اُن پر لکھا ہوا تھا کہ

فتح کا نقّارہ بجے

پھر ایک نے مسکرا کر اُن ورقوں کی دوسری طرف ایک تصویر دکھلائی اور کہا کہ

دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری

---

[1] یعنی مسجد مبارک (شمس)

جب اِس عاجز نے دیکھا تو وہ اِسی عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رُعب ناک جیسے سپہ سالار مسلّح فتح یاب ہوتے ہیں اور تصویر کے یمین ویسار میں

حجۃ اللہ القادر وسُلطانِ احمدِ مختار

لکھا تھا اور یہ سوموار کا روز اُنیسویں[۱۹] ذوالحجہ ۱۳۰۰ھ مطابق ۲۲ر اکتوبر ۸۳ء اور ششم کا تک **سمن** [۱۹۴۰] بکرم ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ ۶۱۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۲۴ر اکتوبر ۱۸۸۳ء سے قبل ’’ایک مرتبہ اس عاجز کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ

اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو مَیں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اُوپر سے مدد کرسکتا ہوں۔‘‘

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ ۵۷۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۹ر اکتوبر ۱۸۸۳ء سے قبل ’’بارہا اس عاجز کو حضرتِ احدیّت کے مخاطبات میں ایسے کلمات فرمائے گئے ہیں۔جن کا ماحصل یہ تھا کہ سب دنیا پنجۂ قدرت احدیّت میں مقہور اور مغلوب ہے اور تصرّ فاتِ الٰہیہ زمین و آسمان میں کام کر رہے ہیں۔‘‘

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ ۵۸۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۹ر اکتوبر ۱۸۸۳ء سے قبل ’’چند روز کا ذکر ہے کہ یہ الہام ہوا۔

اِنْ یَّمْسَسْكَ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۔ وَاِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۔‘‘[۱]

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ ۵۸۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۹، ۲۰ر نومبر ۱۸۸۳ء ’’رات کو ایک اور عجیب الہام ہوا اور وہ یہ ہے۔

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) اگر وہ (خداوند کریم) تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی بھی اُسے دُور نہیں کرسکتا اور اگر وہ تمہیں کوئی خیر پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو رد بھی نہیں کرسکتا۔کیا تم جانتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر بات پر کامل قدرت رکھتا ہے اللہ کا وعدہ ضرور پورا ہوگا۔

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) مکتوبات احمد میں مکتوب ۲۹ر اکتوبر ۱۸۸۳ء میں صفحہ ۵۸۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء پر لفظ اِنْ یَّمْسَسْكَ کی بجائے اِنْ تَمْسَسْكَ لکھا ہے جو سہو کاتب معلوم ہوتا ہے۔

قُلْ لِّضَيْفِكَ[۱] اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ۔ قُلْ لِّاَخِيْكَ اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ۔

یہ الہام بھی چند مرتبہ ہوا۔ اس کے معنے بھی دو ہی ہیں ایک تو یہ کہ جو تیرا مورد فیض یا بھائی ہے اس کو کہہ دے کہ میں تیرے پر اتمام نعمت کروں گا۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ میں (تجھے) وفات دوں گا۔

معلوم نہیں کہ یہ شخص کون ہے۔ اس قسم کے تعلقات کے کم وبیش کوئی لوگ ہیں۔ اس عاجز پر اس قسم کے الہامات اور مکاشفات اکثر وارد ہوتے رہتے ہیں جن میں اپنی نسبت اور بعض احباب کی نسبت، اُن کے عُسر یُسر کی نسبت، اُن کے حوادث کی نسبت، ان کی عمر کی نسبت ظاہر ہوتا رہتا ہے۔''

(ازمکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ ۵۸۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

''پندرہ[۲] برس کے بعد جب میرے بھائی[۳] کی وفات کا وقت نزدیک آیا تو میں امرتسر تھا مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ اب قطعی طور پر اُن کی زندگی کا پیالہ پُر ہو چکا اور بہت جلد فوت ہونے والے ہیں۔ میں نے وہ خواب حکیم محمد شریف کو جو امرتسر میں ایک حکیم تھے سنائی اور پھر اپنے بھائی کو خط لکھا کہ آپ امورِ آخرت کی طرف متوجہ ہوں کیونکہ مجھے دکھلایا گیا ہے کہ آپ کی زندگی کے دن تھوڑے ہیں۔ انہوں نے عام گھر والوں کو اس سے اطلاع دے دی اور پھر چند ہفتہ میں ہی اس جہانِ فانی سے گذر رے۔'' (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۱، ۲۱۲)

۱۸۸۳ء ''اکسٹھواں نشان اپنے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی وفات کی نسبت پیشگوئی ہے جس میں میرے ایک بیٹے کی طرف سے بطور حکایت عن الغیر مجھے یہ الہام ہوا۔

۱؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) حیاتِ احمد (مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی) جلد ۲ نمبر ۲ صفحہ ۲۷ پر یہ الہام واضح طور پر بالفاظ قُلْ لِضَيْفِكَ الخ درج ہے لیکن مکتوبات جلد اوّل صفحہ ۶۷ میں یہ لفظ ایسا صاف نہیں لکھا بلکہ کچھ ایسا لکھا (لضیفك) ہے کہ لِضَيْفِكَ کی بجائے لِفَيْضِكَ بھی پڑھا جا سکتا ہے اور ترجمہ کے الفاظ ''مورد فیض'' اس احتمال کو اور بھی قوت دیتے ہیں۔ گو ضَيْف کے معنے بھی موردِ فیض سمجھے جا سکتے ہیں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ انہی ایام میں حضور کے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی وفات ہوئی تھی۔

۲؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) ۱۸۶۸ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم سخت بیمار ہو گئے تھے اور بالکل ایک مُشتِ استخواں سے رہ گئے تھے۔ حضرت اقدسؑ نے ان کے لئے دعا کی تو خواب میں دکھایا گیا کہ آپ ایک پورے تندرست انسان کی طرح بغیر کسی سہارے کے مکان میں چل رہے ہیں چنانچہ حضورؑ نے لکھا ہے کہ برادر مذکور اس خواب کے پندرہ برس بعد تک زندہ رہے۔ مفصل دیکھیے تذکرہ صفحہ نمبر ۷، ۸۔

۳؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) مراد مرزا غلام قادر صاحب برادر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

اے عَمّی بازیءِ خویش کردی و مرا افسوس بسیار دادی۔[1]

یہ پیشگوئی بھی اسی شرمپت آریہ کو قبل از وقت بتلائی گئی تھی اور اس الہام کا مطلب یہ تھا کہ میرے بھائی کی بے وقت اور ناگہانی موت ہوگی جو موجب صدمہ ہوگی......اور بعد اس کے میرے پر کھولا گیا کہ یہ الہام میرے بھائی کی موت کی طرف اشارہ ہے چنانچہ میرا بھائی دو تین دن کے بعد ایک ناگہانی طور پر فوت ہوگیا اور میرے اُس لڑکے کو اس کی موت کا صدمہ پہنچا۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۳، ۲۳۴)

۱۸۸۳ء ''ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی وفات سے ایک دن پہلے الہام ہوا

''جنازہ''

اور میں نے اس الہام کی بہت لوگوں کو خبر دے دی چنانچہ دوسرے روز بھائی صاحب فوت ہوئے[2]۔''

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۳)

۱۸۸۳ء ''سنہ ۱۸۸۳ء میں مجھ کو الہام ہوا کہ

تین کو چار کرنے والا مبارک۔

اور وہ الہام قبل از وقت بذریعہ اشتہار شائع کیا گیا تھا اور اس کی نسبت تفہیم یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اس دوسری بیوی سے چار لڑکے مجھے دے گا اور چوتھے کا نام مبارک ہوگا اور اس الہام کے وقت منجملہ ان چاروں کے ایک لڑکا بھی اس نکاح سے موجود نہ تھا اور اب چاروں لڑکے بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۴)

دسمبر ۱۸۸۳ء (الف) ''اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں......اور وہ کلمات یہ ہیں۔

۱ پریشن۔ ۲ عمر۔ براطوس یا پلاطوس

یعنی پڑاطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ ہے۔ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے۔ اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں؟ پھر دو لفظ اَور ہیں۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اے چچا! تو اپنی جان پر کھیل گیا اور مجھے بہت افسوس میں چھوڑ گیا۔

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) خاکسار مرتّب کے عرض کرنے پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت اُمّ المؤمنینؓ سے دریافت کیا کہ مرزا غلام قادر صاحب کی وفات کس سنہ میں ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا کہ میری شادی سے (جو ۱۸۸۴ء میں ہوئی تھی) ایک سال قبل اُن کی وفات ہو چکی تھی نیز کتاب پنجاب چیفس میں بھی سنہ وفات ۱۸۸۳ء ہی لکھا ہے۔

۳ھو شعنا[1] ۴ نعسا

معلوم نہیں کس زبان کے ہیں اور انگریزی یہ ہیں۔ اوّل عربی فقرہ ہے۔

۵ یَادَاوٗدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّاِحْسَانًا۔[2]

۶ یُوْمَسْٹ ڈُو وَہاٹ آئی ٹولڈیُو[3]۔ تم کو وہ کرنا چاہیے جو میں نے فرمایا ہے۔

یہ اُردو عبارت بھی الہامی ہے۔ پھر بعد اس کے ایک اور انگریزی الہام ہے اور ترجمہ اس کا الہامی نہیں...... فقرات کی تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدّم تاخر بھی ہوجاتا ہے...... اور وہ الہام یہ ہیں۔

۸ دَوٗ[4] آل من شُڈ بِی اَنگری بٹ گاڈ اِز وِد یُو۔ ۹ ہِی شَل ہلپ یُو۔ ۱۰ وارڈس آف گاڈ ناٹ[5] کین ایکس چینج۔

ترجمہ۔ اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اللہ کے کلام بدل نہیں سکتے۔

---

[1] (الف) ’’یہ ایک عبرانی لفظ ہے جس کے معنے ہیں ’’نجات دے۔‘‘ فرمایا کہ یَا مَسِیْحَ الْخَلْقِ عَدْوَانَا کا مضمون اس سے ملتا جلتا ہے۔‘‘ (البدر پرچہ ۸؍مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۲)

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’چونکہ یہ غیر زبان میں الہام ہے اور الہامِ الٰہی میں ایک سرعت ہوتی ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ بعض الفاظ کے ادا کرنے میں کچھ فرق ہو اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جگہ خدا تعالیٰ انسانی محاورات کا پابند نہیں ہوتا یا کسی اور زمانہ کے متروکہ محاورہ کو اختیار کرتا ہے اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ بعض جگہ انسانی گریمر یعنی صرف ونحو کے ماتحت نہیں چلتا۔ اس کی نظیریں قرآن شریف میں بہت پائی جاتی ہیں مثلاً یہ آیت اِنَّ ھٰذَانِ لَسَاحِرَانِ انسانی نحو کی رُو سے اِنَّ ھٰذَیْنِ چاہیے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۷ حاشیہ)

[2] (ترجمہ از ناشر) اے داؤد لوگوں سے نرمی اور احسان کا سلوک کر۔

[3] ۶. You must do what I told you.

[4] ۸. Though all men should be angry but God is with you.

۹. He shall help you.

۱۰. Words of God not can exchange.

[5] (نوٹ از سیّد عبدالحی) یہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ یہی الہام صفحہ ۸۷ پر بھی درج ہے جہاں cannot کے الفاظ ہیں۔

پھر بعد اس کے ایک دو[۲] اَور الہام انگریزی ہیں۔ جن میں سے کچھ تو معلوم ہے اور وہ یہ ہے۔

آئی شَل ہلپ یُو[۱]

مگر بعد اس کے یہ ہے۔ یُو ہَیو ٹو گو امرت سر[۲]

پھر ایک فقرہ ہے جس کے معنے معلوم نہیں اور وہ یہ ہے۔

ہِی ہل ٹس ان دی ضلع پشاور[۳]

(از مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۵۸۳، ۵۸۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(ب) ''میر عباس علی کو ایک خط لکھا تھا اس میں ایک یہ الہام تھا۔

''پرشین عمر براطوس۔ ھو شعنا نعسا۔''

اس کے معنے مفتی محمد صادق صاحب نے اپنے خط ۵ر رمضان ۱۹۰۳ء میں یہ کئے ہیں کہ

پرشین انگریزی زبان میں فارسی کو کہتے ہیں۔ عمر آپ کا نام الہامی ہے اور ھو شعنا کے معنے ہیں ہمیں بچالے اور نعسا کے معنے ہیں ہم نے بچالیا اور براطوس وہ شخص تھا جس نے یاجوج ماجوج کو قتل کیا تھا اور......[۴] سے دو کو پکڑ کر انگلینڈ میں لے آیا تھا۔

اس صورت میں الہام کے یہ معنے ہیں۔

اے فارسی الاصل عمر! براطوس قاتل سے یاجوج وماجوج لوگ کہتے ہیں ہمیں بچالے۔ پس تیرے ذریعہ سے ہم نے ان کو بچالیا۔'' (رجسٹر متفرق یادداشتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴)

جنوری ۱۸۸۴ء ''ابتدا میں جب یہ کتاب تالیف کی گئی تھی اس وقت اس کی کوئی اَور صورت تھی۔ پھر بعد اس کے قدرتِ الٰہیہ کی ناگہانی تجلّی نے اس احقر عباد کو موسیٰ کی طرح ایک ایسے عالم سے خبر دی جس سے

۱؎ میں تیری مدد کروں گا۔ I shall help you.

۲؎ تمہیں امرتسر جانا ہوگا۔ You have to go Amritsar.

۳؎ وہ ضلع پشاور میں قیام کرتا ہے۔ He halts in the Zilla Peshawar.

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) Zilla ۔''ضلع'' کا لفظ انگریزی زبان میں استعمال ہوتا ہے دیکھو Public Servants Inquiries Act section 8 (دی پبلک سرونٹس انکوائریز ایکٹ دفعہ ۸) نیز دی پنجاب کورٹس ایکٹ شائع کردہ شمیر چند ۱۹۲۳ء صفحہ ۸۳ زیر دفعہ نمبر ۳۲، The Punjab Courts Act نیز آکسفورڈ ڈکشنری زیر لفظ ''Zilla''۔

۴؎ (نوٹ از ناشر) اس جگہ پر درج الفاظ کی سمجھ نہیں آئی۔

پہلے خبر نہ تھی یعنی یہ عاجز بھی حضرت ابن عمران کی طرح اپنے خیالات کی شبِ تاریک میں سفر کر رہا تھا کہ ایک دفعہ پردۂ غیب سے اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ[1] کی آواز آئی اور ایسے اسرار ظاہر ہوئے کہ جن تک عقل اور خیال کی رسائی نہ تھی۔ سو اب اس کتاب کا متولّی اور مہتمم ظاہراً و باطناً حضرت ربّ العالمین ہے۔‘‘

(ہم اور ہماری کتاب۔ آخری صفحہ ٹائٹل براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۷۳)

۱۸۸۴ء فرمایا۔ ’’یہ میرا ایک پرانا الہام ہے۔

’’اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ اَمْرَكَ۔ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔‘‘[2]

(البدر جلد ۱ نمبر ۵ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۷)

جنوری ۱۸۸۴ء ’’کچھ دن گذرے ہیں کہ اس عاجز کو ایک عجیب خواب آیا اور وہ یہ ہے کہ ایک مجمعِ زاہدین اور عابدین ہے اور ہر ایک شخص کھڑا ہو کر اپنے مشرب کا حال بیان کرتا ہے اور مشرب کے بیان کرنے کے وقت ایک شعر موزوں اُس کے منہ سے نکلتا ہے جس کا اخیر لفظ قعود اور سجود اور شہود وغیرہ آتا ہے۔ جیسے یہ مصرع

تمام شب گذرانیم در قیام و سجود[3]

چند زاہدین اور عابدین نے ایسے ایسے شعر اپنی تعریف میں پڑھے ہیں۔ پھر اخیر پر اس عاجز نے اپنے مناسب حال سمجھ کر ایک شعر پڑھنا چاہا ہے مگر اس وقت وہ خواب کی حالت جاتی رہی اور جو شعر اس خواب کی مجلس میں پڑھنا تھا وہ بطور الہام زبان پر جاری ہو گیا اور وہ یہ ہے ؎

طریقِ زہد و تعبّد ندانم اے زاہد　　خدائے من قدمم راند بر رہِ داؤد‘‘[4]

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ ۵۸۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۳ /جنوری ۱۸۸۴ء (الف) ’’آپ کے مبلغ پچاس روپیہ عین ضرورت کے وقت پہنچے۔ بعض آدمیوں کے

---

[1] (ترجمہ از ناشر) یقیناً میں تیرا ربّ ہوں۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) کیا یہ لوگ تیرے معاملہ میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ معاملہ اللہ کی طرف سے نہ ہوتا تو اس میں وہ بہت اختلاف پاتے۔

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) چونکہ البدر میں لکھا ہوا ہے کہ یہ پُرانا الہام براہین احمدیہ کے زمانہ کا ہے اس لئے اسے براہین کے بعد رکھا جاتا ہے۔

[3] (ترجمہ از ناشر) ہم نے تمام رات قیام و سجود میں گزاری۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) اے زاہد! میں تو کوئی زہد و تعبّد کا طریق نہیں جانتا۔ میرے خدا نے خود ہی میرے قدم کو داؤد کے راستہ پر ڈال دیا ہے۔

بے وقت تقاضا سے بالفعل پچاس روپیہ کی سخت ضرورت تھی۔ دُعا کے لئے یہ الہام ہوا۔

بحسن قبولیء دعا بنگر کہ چہ زود دُعا قبول میکنم[1]

۳؍ جنوری ۱۸۸۴ء کو یہ الہام ہوا۔ ۶ تاریخ کو آپ کا روپیہ آ گیا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔‘‘

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۵۸۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(ب) ’’ایک دفعہ ہمیں اتفاقاً پچاس روپیہ کی ضرورت پیش آئی اور جیسا کہ اہل فقر اور توکّل پر کبھی کبھی ایسی حالت گذرتی ہے اس وقت ہمارے پاس کچھ نہ تھا سو جب ہم صبح کے وقت سیر کے واسطے گئے تو اس ضرورت کے خیال نے ہم کو یہ جوش دیا کہ اس جنگل میں دُعا کریں۔ پس ہم نے ایک پوشیدہ جگہ میں جا کر اس نہر کے کنارہ پر دُعا کی جو قادیان سے تین میل کے فاصلہ پر بٹالہ کی طرف واقع ہے۔ جب ہم دُعا کر چکے تو دعا کے ساتھ ہی ایک الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں

تب ہم خوش ہو کر قادیان کی طرف واپس آئے اور بازار کا رُخ کیا تا کہ ڈاکخانہ سے دریافت کریں کہ آج ہمارے نام کچھ روپیہ آیا ہے یا نہیں چنانچہ ہمیں ایک خط ملا جس میں لکھا تھا کہ پچاس روپیہ لدھیانہ سے کسی نے روانہ کئے ہیں اور غالباً وہ روپیہ اُسی دن یا دوسرے دن ہمیں مل گیا۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۲)

جنوری ۱۸۸۴ء ’’ایک رات خواب میں دیکھا کہ کسی مکان پر جو یاد نہیں رہا یہ عاجز موجود ہے اور بہت سے نئے نئے آدمی جن سے سابق تعارف نہیں ملنے کو آئے ہوئے ہیں اور آپ بھی ان کے ساتھ موجود ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور مکان ہے۔ اُن لوگوں نے اس عاجز میں کوئی بات دیکھی ہے جو ان کو ناگوار گذری ہے، سو اُن سب کے دل منقطع ہو گئے۔ آپ نے اُس وقت مجھ کو کہا کہ وضع بدل لو۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ بدعت ہے سو وہ لوگ بیزار ہو گئے اور ایک دوسرے مکان میں جو ساتھ ہے جا کر بیٹھ گئے۔ تب شاید آپ بھی ساتھ ہیں میں ان کے پاس گیا تا اپنی امامت سے ان کو نماز پڑھاؤں۔ پھر بھی انہوں نے بیزاری سے کہا کہ ہم نماز پڑھ چکے ہیں تب اس عاجز نے اُن سے علیحدہ ہونا اور کنارہ کرنا چاہا اور باہر نکلنے کے لئے قدم اُٹھایا معلوم ہوا کہ ان سب میں سے ایک شخص پیچھے پیچھے چلا آتا ہے۔ جب نظر اُٹھا کر دیکھا تو آپ ہی ہیں۔ اب اگرچہ خوابوں میں تعینات معتبر نہیں ہوتے اور اگر خدا چاہے تو تقدیراتِ معلّقہ کو مبدّل بھی کر دیتا ہے لیکن اندیشہ گذرتا ہے کہ خدانخواستہ وہ آپ

[1] (ترجمہ از ناشر) دعا کی قبولیت کی خوبی دیکھ کہ کیسے جلد میں دعا کو قبول کرتا ہوں۔

ہی کا شہرہ نہ ہو۔ لوگوں کے شوق اور ارادت پر آپ خوش نہ ہوں حقیقی شوق اور ارادت کہ جو لغزش اور ابتلا کے مقابلہ پر کچھ ٹھہر سکے لاکھوں میں سے کسی ایک کو ہوتا ہے...... بہتر ہے کہ آنمخدوم ابھی اس عاجز کی تکلیف کشی کے لئے بہت زور نہ دیں کہ کئی اندیشوں کا محل ہے۔ یہ عاجز معمولی زاہدوں اور عابدوں کے مشرب پر نہیں اور نہ ان کی رسم اور عادت کے مطابق اوقات رکھتا ہے بلکہ ان کے پیرایہ سے نہایت بیگانہ اور دُور ہے۔ سَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ۔'' (از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۸۸، ۵۸۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

تخمیناً فروری ۱۸۸۴ء ''مجھ کو یاد ہے اور شاید عرصہ تین ماہ یا کچھ کم وبیش ہوا ہے کہ اس عاجز کے فرزند[۱] نے ایک خط لکھ کر مجھ کو بھیجا کہ جو میں نے امتحان تحصیلداری کا دیا ہے اُس کی نسبت دعا کریں کہ پاس ہو جاوے اور بہت کچھ انکسار اور تذلّل ظاہر کیا کہ ضرور دعا کریں۔ مجھ کو وہ خط پڑھ کر بجائے رحم کے غصہ آیا کہ اس شخص کو دنیا کے بارے میں کس قدر ہم اور غم ہے چنانچہ اس عاجز نے وہ خط پڑھتے ہی بہ تمام تر نفرت وکراہت چاک کر دیا اور دل میں کہا کہ ایک دنیوی غرض اپنے مالک کے سامنے کیا پیش کروں۔ اس خط کے چاک کرتے ہی الہام ہوا کہ

''پاس ہو جاوے گا''

اور وہ عجیب الہام بھی اکثر لوگوں کو بتلایا گیا چنانچہ وہ لڑکا پاس ہو گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔''

(الحکم جلد ۳ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۱، ۲)

۱۸۸۴ء ''ایک دفعہ نواب علی محمد[۲] خاں مرحوم رئیس لودھیانہ نے میری طرف خط لکھا کہ میرے بعض امور معاش بند ہو گئے ہیں آپ دعا کریں کہ تا وہ کھل جائیں۔ جب مَیں نے دعا کی تو مجھے الہام ہوا کہ

کُھل جائیں گے

میں نے بذریعہ خط ان کو اطلاع دے دی۔ پھر صرف دو چار دن کے بعد وہ وجوہ معاش کُھل گئے اور اُن کو بشدّت اعتقاد ہو گیا۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۷)

۱؎ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم مراد ہیں۔ (شمس)

۲؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) نواب علی محمد خانصاحب مرحوم کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ وہ دراصل جھجر کے رئیس تھے مگر لدھیانہ میں رہائش رکھتے تھے اور آپ حضرت اقدس سے بہت اخلاص رکھتے تھے اور اکثر حضور سے اپنی مشکلات کے حل کروانے کے لئے دعا کروایا کرتے تھے ان کے متعلق جن نشانات کا اس جگہ ذکر کیا گیا ہے ان میں نہ تو کوئی ترتیب مدنظر ہے اور نہ ہی سوائے ایک دو کے کہ جن میں تاریخ درج ہے صحیح طور پر تاریخ کا کوئی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ہاں صرف قیاس سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ واقعات ۱۸۸۴ء کے قریب قریب کے ہیں۔

۱۸۸۴ء ’’پھر ایک دفعہ انہوں نے بعض[1] اپنے پوشیدہ مطالب کے متعلق میری طرف ایک خط روانہ کیا۔ اور جس گھڑی انہوں نے خط ڈاک میں ڈالا اُسی گھڑی مجھے الہام ہوا کہ اس مضمون کا خط اُن کی طرف سے آنے والا ہے۔ تب میں نے بلا توقف اُن کی طرف یہ خط لکھا کہ اس مضمون کا خط آپ روانہ کریں گے۔ دوسرے دن وہ خط آ گیا اور جب میرا خط اُن کو ملا تو وہ دریائے حیرت میں ڈوب گئے کہ یہ غیب کی خبر کس طرح مل گئی کیونکہ میرے اس راز کی خبر کسی کو نہ تھی اور ان کا اعتقاد اس قدر بڑھا کہ وہ محبت اور ارادت میں فنا ہو گئے اور انہوں نے ایک چھوٹی سی یادداشت کی کتاب میں وہ دونوں نشان متذکرہ بالا درج کر دیئے اور ہمیشہ اُن کو پاس رکھتے تھے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۷، ۲۵۸)

تخمیناً ۱۸۸۴ء ’’عالمِ کشف میں ان[2] کا دوسرا خط مجھ کو ملا جس میں بہت بے قراری ظاہر کی گئی تھی تو میں نے...... اُن کے لئے دعا کی اور مجھ کو الہام ہوا کہ

کچھ عرصہ کے لئے یہ روک اُٹھا دی جاوے گی اور اُن کو اس غم سے نجات دی جائے گی۔

یہ الہام ان کو اسی خط میں لکھ کر بھیجا گیا تھا جو زیادہ تر تعجب کا موجب ہوا چنانچہ وہ الہام جلد تر پورا ہوا اور تھوڑے دنوں کے بعد اُن کی منڈی بہت عمدہ طور پر بارونق ہو گئی اور روک اُٹھ گئی۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۷)

۱۲؍فروری ۱۸۸۴ء (الف) ’’شاید پرسوں مکرر الہام ہوا تھا۔

يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ. خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى[3]

یہ آخری فقرہ پہلے بھی الہام ہو چکا ہے۔‘‘ (از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۹۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’علی محمد خان صاحب نواب جھجر نے لدھیانہ میں ایک غلّہ منڈی بنائی تھی کسی شخص کی شرارت کے سبب اُن کی منڈی بے رونق ہو گئی اور بہت نقصان ہونے لگا تب انہوں نے دعا کے لئے میری طرف رجوع کیا لیکن پیشتر اس کے کہ نواب صاحب کی طرف سے میرے پاس کوئی خط اس خاص امر کے لئے دعا کے بارہ میں آتا میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر پائی کہ اس مضمون کا خط نواب صاحب کی طرف سے آ رہے گا۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۶)

[2] نواب علی محمد خان صاحب آف جھجر۔ (مرزا بشیر احمد)

[3] (ترجمہ از مرتّب) اے یحییٰ اس کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لے۔ اسے پکڑ لے اور خوف نہ کر۔ ہم اسے اس کی پہلی حالت کی طرف لوٹا دیں گے۔

(ب) ’’حضرت اقدس نے اپنا ایک پرانا الہام سنایا۔

یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّۃٍ وَ الْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ۔ اور فرمایا کہ (اس میں ہم کو حضرت یحییٰ کی نسبت دی گئی ہے کیونکہ حضرت یحییٰ کو یہود کی ان اقوام سے مقابلہ کرنا پڑا تھا جو کتاب اللہ توریت کو چھوڑ بیٹھے تھے اور حدیثوں کے بہت گرویدہ ہو رہے تھے اور ہر بات میں احادیث کو پیش کرتے تھے۔ ایسا ہی اس زمانہ میں ہمارا مقابلہ اہل حدیث کے ساتھ ہوا کہ ہم قرآن پیش کرتے اور وہ حدیث پیش کرتے ہیں۔)‘‘

(ڈائری حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ مطبوعہ الحکم جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

۱۵؍فروری ۱۸۸۴ء ’’آج حضرت خداوند کریم کی طرف سے الہام ہوا۔

یَا عَبْدَ الرَّافِعِ اِنِّیْ رَافِعُکَ اِلَیَّ۔ اِنِّیْ مُعِزُّکَ۔ لَا مَانِعَ لِمَا اُعْطِیْ۔‘‘[1]

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۹۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۸؍مارچ ۱۸۸۴ء ’’اس خط کی تحریر کے بعد یہ شعر کسی بزرگ[2] کا الہام ہوا۔

هرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما[3]

(از مکتوب بنام منشی احمد جانؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۲۶ مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

۹؍مئی ۱۸۸۴ء ’’حضرت خداوند کریم کی قبولیت کی ایک یہ نشانی ہے کہ بعض اوقات آپ کی توجہات کی مجھ کو وہ خبر دیتا رہا ہے اور پرسوں کے دن بھی ایک عجیب بات ہوئی کہ ابھی آں مخدوم کا منی آرڈر نہیں پہنچا تھا اور نہ خط پہنچا تھا کہ ایک منی آرڈر آپ کی طرف سے برنگ زرد مجھ کو حالتِ کشفی میں دکھلایا گیا اور پھر آں مخدوم کے خط سے اس عاجز کو بذریعہ الہام اطلاع دی گئی اور آپ کے مافی الضمیر سے اور خط کے مضمون سے مطلع کیا گیا۔ اس میں بہ پیرایہ الہامی عبارت بطور حکایت آں مخدوم کی طرف سے یہ بھی فقرہ تھا۔ میرے خیال میں یہ آپ کی توجہ کا اثر ہے۔ چنانچہ یہ خط کا مضمون اور مافی الضمیر کا منشاء تین ہندوؤں اور بہت سے مسلمانوں کو بھی بتلایا گیا۔ ازاں بعد آں مخدوم کا منی آرڈر اور خط بھی آ گیا۔‘‘

(از مکتوب بنام نواب علی محمد خان صاحبؓ آف جھجر۔ مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۴۲، ۴۳ مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اے رفعت بخشنے والے خدا کے بندے۔ میں تجھے اپنی جناب میں رفعت بخشوں گا۔ میں تجھے عزت اور غلبہ دُوں گا۔ جو کچھ میں دُوں اُسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔

[2] حافظ شیرازیؒ۔ (ناشر)

[3] (ترجمہ از مرتّب) وہ شخص ہرگز نہیں مرتا۔ جس کا دل عشق سے زندہ ہو گیا۔ صفحۂ عالم پر ہمارا دوام ثابت ہے۔

مئی ۱۸۸۴ء ’’ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ نواب[1] صاحب کی حالت غم سے خوشی کی طرف مبدّل ہوگئی ہے اور آسودہ حال اور شکر گذار ہیں اور نہایت عمدگی اور صفائی سے یہ خواب آئی اور یہ خواب بہ طور کشف تھی۔ چنانچہ اسی صبح کو نواب صاحب کو اس خواب سے اطلاع دی گئی۔‘‘

(از مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۶۰۳، ۶۰۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

مئی ۱۸۸۴ء ’’پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ایک صاحب الٰہی بخش نام اکوئنٹنٹ نے کہ جو اس کتاب[2] کے معاون ہیں۔ کسی اپنی مشکل میں دعا کے لئے درخواست کی اور بطور خدمت پچاس روپیہ بھیجے اور جس روز یہ خواب آئی اس روز سے دو چار دن پہلے ان کی طرف سے دعا کے لئے الحاح ہو چکا تھا مگر یہ عاجز نواب[3] صاحب کے لئے مشغول تھا اس لئے ان کے لئے دُعا کرنے کو کسی اور وقت پر موقوف رکھا اور جس روز نواب صاحب کے لئے بشارت دی گئی تھی تو اس دن خیال آیا کہ آج منشی الٰہی بخش کے لئے توجہ سے دعا کریں سو بعد نماز عصر جب وقتِ صفا پایا اور دعا کا ارادہ کیا گیا تو پھر بھی دل نے یہی چاہا کہ اس دعا میں بھی نواب صاحب کو شامل کر لیا جائے سو اس وقت نواب صاحب اور منشی الٰہی بخش دونوں کے لئے دعا کی گئی۔ بعد دُعا اسی جگہ الہام ہوا۔

نُنَجِّیْھِمَا مِنَ الْغَمِّ

یعنی ہم اِن دونوں کو غم سے نجات دیں گے...... پھر چند روز کے بعد نواب صاحب کا خط آ گیا کہ سرائے کا کام جاری ہو گیا ہے۔‘‘ (از مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۶۰۳، ۶۰۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

نومبر ۱۸۸۴ء ’’ایک ابتلا مجھ کو اس شادی[4] کے وقت یہ پیش آیا کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا...... میری حالتِ مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی اس لئے میری اس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا...... کہ آپ بباعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ تھے...... غرض اس ابتلا کے وقت میں نے جنابِ الٰہی میں دُعا کی اور مجھے اس نے دفع مرض کے لئے اپنے الہام کے ذریعے سے دوائیں بتلائیں اور میں نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوائیں میرے منہ میں ڈال رہا ہے چنانچہ وہ دوا میں نے طیّار کی اور اس میں خدا نے اس قدر برکت ڈال دی کہ میں نے دلی یقین سے معلوم کیا کہ وہ پُر صحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دُنیا میں مل سکتی

---

[1] مراد نواب علی محمد خان صاحب آف جھجر (مرزا بشیر احمد) [2] براہین احمدیہ (مرزا بشیر احمد)

[3] مراد نواب علی محمد خان صاحب آف جھجر (مرزا بشیر احمد) [4] جو ۱۷ر نومبر ۱۸۸۴ء کو دہلی میں ہوئی۔ (مرزا بشیر احمد)

ہے وہ مجھے دی گئی اور چار لڑکے مجھے عطا کئے گئے۔'' (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۳، ۲۰۴)

۱۸۸۴ء ''اِنَّ اللّٰہَ بَشَّرَنِیْ فِیْ اَبْنَائِیْ بَشَارَۃً بَعْدَ بَشَارَۃٍ حَتّٰی بَلَّغَ عَدَدُھُمْ اِلٰی ثَلٰثَۃٍ وَ اَنْبَاَنِیْ بِھِمْ قَبْلَ وُجُوْدِھِمْ بِالْاِلْھَامِ۔''[1] (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۲)

۳۰؍دسمبر ۱۸۸۴ء ''اِنِّیْ فَضَّلْتُکَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ۔ قُلْ اُرْسِلْتُ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا''[2]

(از مکتوب بنام حاجی محمد ولی اللہ صاحب آف کپورتھلہ۔ مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۳۹۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

اوائل مارچ ۱۸۸۵ء ''مصنّف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدّد ِوقت ہے اور روحانی طور پر اُس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں اور ایک کو دوسرے سے بشدّت مناسبت ومشابہت ہے اور اس کو خواص انبیاء و رسل کے نمونہ پر محض بہ برکتِ متابعت حضرت خیر البشر وافضل الرسل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن بہتوں پر اکابر اولیاء سے فضیلت دی گئی ہے کہ جو اس سے پہلے گذر چکے ہیں اور اُس کے قدم پر چلنا موجب نجات وسعادت و برکت اور اس کے برخلاف چلنا موجب بُعد وحرمان ہے۔''

(اشتہار ضمیمہ سُرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۲۰)

۸؍مارچ ۱۸۸۵ء ''عاجز مؤلف براہین احمدیہ حضرت قادر مطلق جلّ شانہ کی طرف سے مامور ہوا ہے کہ نبی ناصری اسرائیلی (مسیح) کی طرز پر کمال مسکینی فروتنی وغربت وتذلّل وتواضع سے اصلاح خلق کے لئے کوشش کرے...... اس لئے یہ قرار پایا ہے کہ بالفعل بغرضِ اتمام حجت یہ خط...... مع اشتہار انگریزی[3]...... شائع کیا جائے اور اُس کی ایک ایک کاپی بخدمت معزز پادری صاحبان...... اور بخدمت معزز برہمو صاحبان وآریہ صاحبان ونیچری صاحبان وحضرات مولوی صاحبان...... ارسال کی جاوے۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے بیٹوں کے بارہ میں بشارت کے بعد بشارت دی یہاں تک کہ ان کی تعداد تین تک پہنچائی اور مجھے ان کی پیدائش سے پہلے الہام کے ذریعہ ان کی خبر دی۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اس کے متعلق حضرت امّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے۔ فرمایا۔ ''جب میری شادی ہوئی اور میں ایک مہینہ قادیان ٹھہر کر پھر واپس دہلی گئی تو ان ایّام میں حضرت مسیح موعودؑ نے مجھے ایک خط لکھا کہ میں نے خواب میں تمہارے تین جوان لڑکے دیکھے ہیں۔'' (سیرۃ المہدی جلد اوّل صفحہ ۶۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

[2] (ترجمہ از مرتّب) میں نے تجھ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی۔ کہہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

[3] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یعنی اشتہار ضمیمہ سُرمہ چشم آریہ جو اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع ہوا۔

یہ تجویز نہ اپنے فکر واجتہاد سے قرار پائی ہے بلکہ حضرت مولیٰ کریم کی طرف سے اس کی اجازت ہوئی ہے اور بطور پیشگوئی یہ بشارت ملی ہے کہ اس خط کے مخاطب (جو خط پہنچنے پر رجوع بحق نہ کریں گے) ملزم ولا جواب ومغلوب ہوجائیں گے۔'' (مجموعہ اشتہارات جلداوّل صفحہ ۳۰، ۳۱ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۶/اپریل ۱۸۸۵ء ''آج اسی وقت میں نے خواب دیکھا ہے کہ کسی ابتلاء میں پڑا ہوں اور میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ کہا اور جو شخص سرکاری طور پر مجھ سے مؤاخذہ کرتا ہے میں نے اُس کو کہا کیا مجھ کو قید کریں گے یا قتل کریں گے۔ اس نے کچھ ایسا کہا کہ انتظام یہ ہوا ہے کہ گرایا جائے گا۔ مَیں نے کہا کہ میں اپنے خداوند تعالیٰ جلّ شانہٗ کے تصرّف میں ہوں۔ جہاں مجھ کو بٹھائے گا بیٹھ جاؤں گا اور جہاں مجھ کو کھڑا کرے گا کھڑا ہو جاؤں گا اور یہ الہام ہوا۔

يَدۡعُوۡنَ لَكَ اَبۡدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُاللّٰهِ مِنَ الۡعَرَبِ

یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دُعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دُعا کرتے ہیں۔

خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے اور کب اور کیوں کر اس[۱] کا ظہور ہو۔ وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِالصَّوَابِ۔''

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۶۰۷، ۶۰۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۰/جولائی ۱۸۸۵ء ''ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ میں نے عالمِ کشف میں دیکھا[۲] کہ بعض احکام قضاء وقدر مَیں نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں ایسا ہوگا اور پھر اُس کو دستخط کرانے کے لئے خداوندِ قادرِ مطلق جلّ شانہٗ کے سامنے پیش کیا ہے (اور یاد رکھنا چاہیے کہ مکاشفات اور رؤیا صالحہ میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض صفاتِ جمالیہ یا جلالیہ الٰہیہ انسان کی شکل پر متمثل ہوکر صاحبِ کشف کو نظر آجاتے ہیں اور مجازی طور پر وہ یہی

۱؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) آج خطۂ شام اور ملک عرب اس الہام کی تصدیقی شہادت بصدائے عام کر رہا ہے اور آج وہاں سلسلہ کی کئی جماعتیں قائم ہوگئی ہیں جو حضور اقدس کے کام میں ہاتھ بٹاتیں اور حضور پر درود اور سلام بھیجتی ہیں۔

۲؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) اس واقعہ کے متعلق حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کی روایت جو انہوں نے شہادت کے طور پر اخبار الفضل جلد ۴ نمبر ۲۴ مورخہ ۲۶ ؍ستمبر ۱۹۱۶ء میں شائع کرائی تھی درج ذیل ہے۔

''رمضان شریف میں یہ عاجز حاضر خدمت سراپا برکت تھا کہ آخری عشرہ میں ۲۷ ؍تاریخ کو جمعہ تھا۔ اس جمعہ کی صبح کی نماز پڑھ کر حضرت اقدس حسب معمول حجرہ مذکور (یعنی مسجد مبارک کے ساتھ مشرق والا چھوٹا حجرہ) میں جا کر چار پائی پر لیٹ گئے اور یہ عاجز پاس بیٹھ کر حسب معمول پاؤں مبارک دبانے لگ گیا حتیٰ کہ آفتاب نکل آیا اور حجرہ میں بھی روشنی ہوگئی۔

خیال کرتا ہے کہ وہی خداوند قادرِ مطلق ہے اور یہ امر ارباب کشوف میں شائع ومتعارف ومعلوم الحقیقت ہے جس سے کوئی صاحبِ کشف انکار نہیں کرسکتا) غرض وہی صفت جمالی جو بعالم کشف قوتِ متخیلہ کے آگے ایسی دکھلائی

بقیہ حاشیہ۔ حضرت اقدس اس وقت کروٹ کے بل لیٹے ہوئے تھے اور منہ مبارک پر اپنا ہاتھ کہنی کی جگہ سے رکھا ہوا تھا۔ میرے دل میں اس وقت بڑے سرور اور ذوق سے یہ خیالات موجزن تھے کہ میں کیا خوش نصیب ہوں کیا ہی عمدہ موقعہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے کہ مہینوں میں مہینہ مبارک رمضان شریف کا ہے اور تاریخ بھی جو ۲۷ ہے مبارک ہے۔ اور عشرہ بھی مبارک ہے اور دن بھی جمعہ ہے جو نہایت مبارک ہے اور جس شخص کے پاس بیٹھا ہوں وہ بھی نہایت مبارک ہے اللہ اکبر کس قدر برکتیں آج میرے لئے جمع ہیں۔ اگر خداوند کریم اس وقت کوئی نشان حضرت اقدس کا مجھے دکھا دے تو کیا بعید ہے۔ میں اسی سرور میں تھا اور پاؤں ٹخنہ کے قریب سے دبا رہا تھا کہ یکا یک حضرت اقدس کے بدنِ مبارک پر لرزہ سا محسوس ہوا اور اس لرزہ کے ساتھ ہی حضور نے اپنا ہاتھ مبارک منہ پر سے اُٹھا کر میری طرف دیکھا۔ اُس وقت آپ کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے شاید جاری بھی تھے اور پھر اسی طرح منہ پر ہاتھ رکھ کر لیٹے رہے جب میری نظر ٹخنہ پر پڑی تو اُس پر ایک قطرہ سُرخی کا جو پھیلا ہوا نہیں بلکہ بستہ تھا مجھے دکھلائی دیا۔ مَیں نے اپنی شہادت کی انگلی کا پھول اُس قطرہ پر رکھا تو وہ پھیل گیا اور سُرخی میری اُنگلی کو بھی لگ گئی۔ اس وقت میں حیران ہوا اور میرے دل میں یہ آیت گذری۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۔ نیز یہ بھی دل میں گذرا کہ اگر یہ اللہ کا رنگ ہے تو اس میں شاید خوشبو بھی ہو۔ چنانچہ میں نے اپنی انگلی سونگھی مگر خوشبو وغیرہ کچھ نہ تھی۔ پھر میں ٹخنہ کی طرف سے کمر کی طرف دبانے لگا۔ تو حضرت اقدس کے کُرتہ پر بھی چند داغ سُرخی کے گیلے گیلے دیکھے۔ مجھ کو نہایت تعجب ہوا اور میں وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا اور حجرہ کی ہر جگہ کو خوب اچھی طرح دیکھا مگر مجھے سُرخی کا کوئی نشان حجرہ کے اندر نہ ملا۔ آخر حیران سا ہو کر بیٹھ گیا اور بدستور پاؤں دبانے لگ گیا۔ حضرت صاحب منہ پر ہاتھ رکھے لیٹے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور اُٹھ کر بیٹھ گئے اور پھر مسجد مبارک میں آکر بیٹھ گئے یہ عاجز بدستور پھر کمر وغیرہ دبانے لگ گیا۔

اس وقت میں نے حضور سے عرض کی کہ حضور پر یہ سرخی کہاں سے گری۔ پہلے تو ٹال دیا پھر اس عاجز کے اصرار پر وہ سارا واقعہ بیان فرمایا جس کو حضرت اقدس تفصیل کے ساتھ اپنی کتابوں میں درج فرما چکے ہیں مگر بیان کرنے سے پہلے اس عاجز کو رؤیت باری تعالیٰ کا مسئلہ اور کشفی امور کا خارج میں وجود پکڑنا حضرت محی الدین عربی کے واقعات سنا کر خوب اچھی طرح سے ذہن نشین کرا دیا تھا کہ اس جہان میں کاملین کو بعض صفاتِ الٰہیہ جمالی یا جلالی متمثل ہو کر دکھلائی دی جاتی ہیں۔ پھر حضرت اقدس نے مجھے فرمایا کہ آپ کے کپڑوں پر بھی کوئی قطرہ گرا۔ میں نے اپنے کپڑے اِدھر اُدھر سے دیکھ کر عرض کیا کہ حضرت میرے پر تو کوئی قطرہ نہیں ہے فرمایا اپنی ٹوپی پر (جو سفید ململ کی تھی) دیکھو۔ میں نے ٹوپی اُتار کر دیکھی تو ایک قطرہ اس پر بھی تھا۔ مجھے اس وقت بہت ہی خوشی ہوئی کہ میرے پر بھی ایک قطرہ خدا کی روشنائی کا گرا۔ اس عاجز نے وہ کُرتہ جس پر سُرخی گری تھی تبرکاً حضرت اقدس سے باصرار تمام لے لیا اس عہد پر کہ میں وصیت کر جاؤں گا کہ میرے کفن کے ساتھ دفن

دی تھی جو خداوند قادر مطلق ہے اُس ذاتِ بے چون و بے چگون کے آگے وہ کتاب قضاء وقدر پیش کی گئی اور اُس نے جو ایک حاکم کی شکل پر متمثّل تھا اپنے قلم کو سُرخی کی دوات میں ڈبو کر اوّل اُس سُرخی کو اِس عاجز کی طرف چھڑکا اور بقیہ سُرخی کا قلم کے مونہہ میں رہ گیا اُس سے اُس کتاب پر دستخط[۱] کر دیئے اور ساتھ ہی وہ حالت کشفیہ دُور ہوگئی اور آنکھ کھول کر جب خارج میں دیکھا تو کئی قطرات سُرخی کے تازہ بتازہ کپڑوں پر پڑے چنانچہ ایک صاحب عبداللہ نام جو سنور ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے اور اُس وقت اس عاجز کے پاس نزدیک ہو کر بیٹھے ہوئے تھے دو یا تین قطرہ سُرخی کے اُن کی ٹوپی پر پڑے۔ پس وہ سُرخی جو ایک امر کشفی تھا وجود خارجی پکڑ کر نظر آ گئی۔ اسی طرح اور کئی مکاشفات میں جن کا لکھنا موجب تطویل ہے مشاہدہ کیا گیا ہے۔‘‘

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۷۹، ۱۸۰ حاشیہ)

۱۸۸۵ء ’’میں نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہوں اور منتظر ہوں کہ میرا مقدّمہ بھی ہو اتنے میں جواب ملا۔

اِصْبِرْ سَنَفْرُغُ یَا مِرْزَا[۲]

پھر ایک بار دیکھا کہ کچہری میں گیا ہوں تو اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت پر عدالت کی کُرسی پر بیٹھا ہے اور ایک سررشتہ دار کے ہاتھ میں ایک مثل ہے جو وہ پیش کر رہا ہے۔ حاکم نے مثل دیکھ کر کہا کہ مرزا حاضر ہے۔ تو میں

بقیہ حاشیہ۔ کر دیا جاوے۔ کیونکہ حضرت اقدس اس وجہ سے اُسے دینے سے انکار کرتے تھے کہ میرے اور آپ کے بعد اس سے شرک پھیلے گا اور لوگ اس کو زیارت گاہ بنالیں گے۔ اور اس کی پُوجا شروع ہوجائے گی۔ غرض کہ بہت ردّ وقدح کے بعد دیا جو میرے پاس اس وقت تک موجود ہے اور سُرخی کے نشان اس وقت تک بلاکم وکاست بعینہٖ موجود ہیں۔

یہ ہے سچی عینی شہادت! اگر میں نے جھوٹ بولا ہو تو لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کی وعید کافی ہے میں خدا کو حاضر ناظر جان کر اور اُسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے سراسر سچ ہے۔ اگر جھوٹ بولا ہو تو مجھ پر خدا کی لعنت! لعنت!! لعنت!!! مجھ پر خدا کا غضب! غضب!! غضب!!!

عاجز عبداللہ سنوری‘‘

۱؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’چونکہ عین آریہ صاحبوں کے مقابل پر یہ نشان ظاہر ہوا تھا اس لئے میرے خیال میں یہ پنڈت لیکھرام کے مارے جانے کی طرف اشارہ تھا اور طاعون کے وقوع کی طرف بھی اشارہ تھا۔‘‘

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۲۷ حاشیہ)

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) مرزا! ذرا ٹھہرو ہم ابھی فارغ ہوتے ہیں۔

نے غور سے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک خالی کرسی پڑی ہے مجھے اُس پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر میں بیدار ہو گیا۔‘‘

(الحکم جلد ۷ نمبر ۵ مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴ کالم نمبر ۲ والبدر جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۲ کالم نمبر ۱)

۵ /اگست ۱۸۸۵ء ’’مرزا امام الدین و نظام الدین کی نسبت مجھے الہام ہوا ہے کہ اکتیس ماہ تک اُن پر ایک سخت مصیبت پڑے گی۔ ان کے اہل و عیال و اولاد میں سے کسی مرد یا کسی عورت کا انتقال ہو جائے گا۔ جس سے اُن کو سخت تکلیف اور تفرقہ پہنچے گا۔ آج ہی کی تاریخ کے حساب جو تیئیس[۲۳] ساون سمت ۱۹۴۲ مطابق ۵ /اگست ۱۸۸۵ء ہے، یہ واقعہ ظہور میں آئے گا[۱]۔ مرقوم ۵ /اگست ۱۸۸۵ء۔‘‘

(اعلان مورخہ ۲۰ /مارچ ۱۸۸۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۶۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۸۸۵ء (الف) ’’قریباً چودہ برس کا عرصہ گذرا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میری اس بیوی[۲] کو چوتھا لڑکا پیدا ہوا ہے اور تین پہلے موجود ہیں اور یہ بھی خواب میں دیکھا تھا کہ اس پسر چہارم کا عقیقہ بروز دوشنبہ یعنی پیر ہوا ہے۔ اور جس وقت یہ خواب دیکھی تھی اس وقت ایک بھی لڑکا نہ تھا۔ یعنی کوئی بھی نہیں تھا اور خواب میں دیکھا تھا کہ اس بیوی سے میرے چار لڑکے ہیں اور چاروں میری نظر کے سامنے موجود ہیں اور چھوٹے لڑکے کا عقیقہ پیر کو ہوا ہے۔

اب جبکہ یہ لڑکا یعنی مبارک احمد پیدا ہوا تو وہ خواب بھول گئے اور عقیقہ اتوار کے دن مقرر ہوا لیکن خدا کی قدرت ہے کہ اس قدر بارش ہوئی کہ اتوار میں عقیقہ کا سامان نہ ہو سکا اور ہر طرف سے حارج پیش آئے۔ ناچار پیر کے دن عقیقہ قرار پایا پھر ساتھ یاد آیا کہ قریباً چودہ برس گذر گئے کہ خواب میں دیکھا تھا کہ ایک چوتھا لڑکا پیدا ہوگا اور اس کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا۔ تب وہ اضطراب ایک خوشی کے ساتھ مبدّل ہو گیا کہ کیوں کر خدا تعالیٰ نے اپنی بات کو پورا کیا اور ہم سب زور لگا رہے تھے کہ عقیقہ اتوار کے دن ہو مگر کچھ بھی پیش نہ گئی اور عقیقہ پیر کو ہوا۔ یہ پیشگوئی بڑی بھاری تھی کہ اس چودہ برس کے عرصہ میں یہ پیشگوئی کہ چار لڑکے پیدا ہوں گے اور پھر چہارم کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا۔ انسان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس مدت تک کہ چار لڑکے پیدا ہو سکیں، زندہ بھی رہیں یہ خدا کے کام ہیں مگر افسوس کہ ہماری قوم دیکھتی ہے پھر آنکھ بند کر لیتی ہے۔‘‘

(از مکتوب بنام سیٹھ عبد الرحمٰن صاحبؓ مدراسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۹۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

---

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’چنانچہ عین اکتیسویں مہینہ کے درمیان مرزا نظام الدین کی دختر یعنی مرزا امام الدین کی بھتیجی بعمر ۲۵ (پچیس) سال ایک بہت چھوٹا بچہ چھوڑ کر فوت ہو گئی۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۶۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

[۲] حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (شمس)

(ب) ''عرصہ چوداں برس کا ہوا ہے کہ ایک خواب آئی تھی کہ چار لڑکے ہوں گے اور چوتھے لڑکے کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا۔'' (ازمکتوب بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔مکتوبات احمد جلد ۴ صفحہ ۲۱۹ مطبوعہ ۲۰۱۵ء)

۱۸۸۵ء ''میاں عبداللہ سنوری جو علاقہ پٹیالہ میں پٹواری ہیں ایک مرتبہ ان کو ایک کام پیش آیا جس کے ہونے کے لئے انہوں نے ہر طرح سے کوشش کی اور بعض وجوہ سے ان کو اس کام کے ہو جانے کی امید بھی ہوگئی تھی۔ پھر انہوں نے دعا کے لئے ہماری طرف التجا کی۔ ہم نے جب دعا کی تو بلا توقف الہام ہوا۔

''اے بسا آرزو کہ خاک شدہ''[۱]

تب میں نے ان کو کہہ دیا کہ یہ کام ہرگز نہیں ہوگا اور وہ الہام سنا دیا اور آخر کار ایسا ظہور میں آیا اور کچھ ایسے موانع پیش آئے کہ وہ کام ہوتا ہوتا رہ گیا۔'' (نزول المسیح۔روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۲)

۲۸ رنومبر ۱۸۸۵ء ''۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو یعنی اُس رات کو جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کے دن سے پہلے آئی ہے اس قدر شہب کا تماشا آسمان پر تھا جو میں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی اور آسمان کی فضا میں اس قدر ہزار ہا شعلے ہر طرف چل رہے تھے جو اُس رنگ کا دنیا میں کوئی بھی نمونہ نہیں تا میں اُس کو بیان کر سکوں۔ مجھ کو یاد ہے کہ اُس وقت یہ الہام بکثرت ہوا تھا کہ

مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى[۲]

سو اُس رمی کو رمیِ شہب سے بہت مناسبت تھی۔

یہ شہبِ ثاقبہ کا تماشا جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کے عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ بے فائدہ تھا لیکن خداوند کریم جانتا ہے کہ سب سے زیادہ غور سے اس تماشا کے دیکھنے والا اور پھر اس سے حظ اور لذّت اُٹھانے والا میں ہی تھا۔ میری آنکھیں بہت دیر تک اس تماشا کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں اور وہ سلسلہ رمی شہب کا شام سے ہی شروع ہو گیا تھا جس کو میں صرف الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا کیونکہ میرے دل میں الہاماً ڈالا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا ہے۔

اور پھر اُس کے بعد یورپ کے لوگوں کو وہ ستارہ دکھائی دیا جو حضرت مسیح کے ظہور کے وقت میں نکلا تھا۔

---

[۱] (ترجمہ از ناشر) افسوس بہت سی آرزوئیں ہیں جو خاک میں مل گئیں۔

[۲] (ترجمہ) ''جو کچھ تو نے چلایا وہ تو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔'' (حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۳)

میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ ستارہ بھی تیری صداقت کے لئے ایک دوسرا نشان ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۱۰،۱۱۱ حاشیہ)

نومبر ۱۸۸۵ء (الف) ''ہم پر خود اپنی نسبت اپنے بعض جدّی اقارب کی نسبت، اپنے بعض دوستوں کی نسبت اور بعض اپنے فلاسفر قومی بھائیوں کی نسبت کہ گویا نجم الہند[1] ہیں اور ایک دیسی امیر نو وارد[2] پنجابی الاصل

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔(الف) ''وہ پیشگوئی بھی بڑی ہیبت کے ساتھ پوری ہوئی اور یک دفعہ ناگہانی طور سے ایک شریر انسان کی خیانت سے ڈیڑھ لاکھ روپے کے نقصان کا آپ کو صدمہ پہنچا......آپ نے اس غم سے تین دن روٹی نہیں کھائی......ایک مرتبہ غشی بھی ہوگئی۔'' (اشتہار[3] ۱۲/ مارچ ۱۸۹۷ء مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ب) ''اخیر عمر میں سید صاحب کو ایک جوان بیٹے کی موت کا جانکاہ صدمہ پہنچا۔''

(نزول المسیح۔روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۹)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔(الف) ''ہم نے صدہا ہندوؤں اور مسلمانوں کو مختلف شہروں میں بتلا دیا تھا کہ اس شخص پنجابی الاصل سے مراد دلیپ سنگھ ہے جس کی پنجاب میں آنے کی خبر مشہور ہو رہی ہے لیکن اس ارادہ سکونت پنجاب میں وہ ناکام رہے گا بلکہ اس سفر میں اُس کی عزت و آسائش یا جان کا خطرہ ہے...... بالآخر اُس کو مطابق اسی پیشگوئی کے بہت حرج اور تکلیف اور سُبکی اور خجالت اُٹھانی پڑی اور اپنے مدّعا سے محروم رہا۔''

(اشتہار محکّ اخیار و اشرار ضمیمہ سرمہ چشم آریہ۔روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۱۸)

(ب) ''دلیپ سنگھ عدن سے واپس[4] ہوا اور اس کی عزت و آسائش میں بہت خطرہ پڑا جیسا کہ میں نے صدہا آدمیوں کو خبر دی تھی۔'' (نزول المسیح۔روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۴)

(ج) ''وہ فقرہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء جس میں لکھا ہے کہ ایک امیر نو وارد پنجابی الاصل کی نسبت متوحش خبریں، اس سے مراد دلیپ سنگھ ہے۔ایسا ہی یہ خبر جابجا صدہا ہندوؤں اور مسلمانوں کو جو پانچ سو سے کسی قدر زیادہ ہی ہوں گے کئی شہروں میں پیش از وقوع بتلائی گئی تھی اور اشتہارات ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء بھی دُور دُور ملکوں تک تقسیم کئے گئے تھے۔ پھر آخر کار جیسا کہ پیش از وقوع بیان کیا گیا اور لکھا گیا تھا وہ سب باتیں دلیپ سنگھ کی نسبت پوری ہوگئیں۔''

(سرمہ چشم آریہ۔روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۳۶)

---

[3] اس اشتہار میں سرسید احمد خان صاحب مخاطب ہیں۔ (عبد اللطیف بہاولپوری)

[4] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) اخبار ریاضِ ہند امرتسر مطبوعہ ۳/ مئی ۱۸۸۶ء میں صفحہ ۲۱۴ کالم نمبر ۱ پر مہاراجہ دلیپ سنگھ صاحب کے عدنؔ میں رہ جانے کی خبر شائع ہوئی۔

کی نسبت بعض متوحش خبریں جو کسی کے ابتلا اور کسی کی موت وفوت اعزّہ اور کسی کی خود اپنی موت پر دلالت کرتی ہیں جو انشاء اللہ القدیر بعد تصفیہ لکھی جائیں گی منجانب اللہ منکشف ہوئی ہیں۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ب) "دلیپ سنگھ کی نسبت پیش از وقوع اُس کو[1] بتلایا گیا کہ مجھ کو کشفی[2] طور پر معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کا آنا اُس کے لئے مقدر نہیں۔ یا تو یہ مرے گا اور یا ذلّت اور بے عزتی اُٹھائے گا اور اپنے مطلب سے ناکام رہے گا۔"

(شحنۂ حق۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۲)

۱۸۸۶ء (الف) "خداوند کریم جلّ شانہٗ نے اُس شہر کا نام بتادیا ہے کہ جس میں کچھ مدت بطور خلوت رہنا چاہیے اور وہ ہوشیار پور[3] ہے۔"

(از مکتوب بنام چوہدری رستم علی صاحبؓ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۷۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(ب) "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام مشہور ہو چکا ہے...... بایں الفاظ یا بایں معنی **ایک معاملہ کی عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی۔**"

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۶ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۰)

۱؎ لالہ شرمپت کو۔ (شمس)

۲؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) مولوی جمال الدین صاحبؓ سکنہ سیکھواں ضلع گورداسپور کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کشف حضور کو ماہ نومبر ۱۸۸۵ء میں ہوا تھا۔ لکھتے ہیں۔

"یہ خاکسار در ماہ نومبر ۱۸۸۵ء کو واسطے ملاقات جناب مرزا صاحب موصوف (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے گیا اور اسی روز منجانب اللہ بابت مہاراجہ دلیپ سنگھ کے منکشف ہوا تھا وہ میرے پاس اور نیز کئی آدمی جو اس وقت موجود تھے ظاہر کیا کہ یہ لوگ آمدن دلیپ سنگھ صاحب کے (باعث) سرور و خوشی کر رہے ہیں یہ ان کو سرور حاصل نہ ہوگا۔ مجھ کو آج خدا کی طرف سے ظاہر ہوا ہے کہ جب وہ آئے گا بہت شدائد و مصائب اُٹھائے گا۔ بلکہ یہاں تک اس وقت مرزا صاحب نے فرمایا کہ اس کی لاش ایک صندوق میں مجھ کو دکھلائی گئی ہے۔"

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۴ صفحہ ۱۵۵ روایت مولوی جمال الدین صاحب سیکھوانیؓ)

۳؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) میاں عبد اللہ صاحب سنوریؓ کی روایت ہے کہ پہلے حضورؑ کا ارادہ چلّہ کشی کے لئے سوجان پور ضلع گورداسپور میں جانے کا تھا مگر بعد میں الہام ہوا کہ "تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی۔"

(سیرۃ المہدی جلد اوّل صفحہ ۶۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

جنوری ۱۸۸۶ء (الف) ''اِعْلَمْ اَنَّ زَوْجَةَ اَحْمَدَ وَ اَقَارِبَهَا كَانُوْا مِنْ عَشِيْرَتِيْ۔ وَ كَانُوْا لَا يَتَّخِذُوْنَ فِيْ سُبُلِ الدِّيْنِ وَتِيْرَتِيْ۔ بَلْ كَانُوْا يَجْتَرِءُوْنَ عَلَى السَّيِّئَاتِ۔ وَاَنْوَاعِ الْبِدْعَاتِ۔ وَكَانُوْا فِيْهَا مُفْرِطِيْنَ۔ فَاُلْهِمْتُ مِنَ الرَّحْمَانِ اَنَّهٗ مُعَذِّبُهُمْ لَوْ لَمْ يَكُوْنُوْا تَائِبِيْنَ۔ وَقَالَ لِيْ رَبِّيْ اِنَّهُمْ اِنْ لَّمْ يَتُوْبُوْا وَلَمْ يَرْجِعُوْا فَنُنَزِّلُ عَلَيْهِمْ رِجْسًا مِّنَ السَّمٰوَاتِ۔ وَ نَجْعَلُ دَارَهُمْ مَمْلُوَّةً مِّنَ الْاَرَامِلِ وَالثَّيِّبَاتِ۔ وَنَتَوَفَّاهُمْ اَبَاتِرَ مَخْذُوْلِيْنَ وَاِنْ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا فَنَتُوْبُ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ۔ وَنُغَيِّرُ مَا اَرَدْنَا مِنَ الْعُقُوْبَةِ۔ فَيَظْفَرُوْنَ بِمَا يَبْتَغُوْنَ فَرِحِيْنَ۔ فَنَصَحْتُ لَهُمْ اِتْمَامًا لِّلْحُجَّةِ۔ وَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ذِي الْمَغْفِرَةِ۔ فَمَا سَمِعُوْا كَلِمَاتِيْ۔ وَ زَادُوْا فِيْ مُعَادَاتِيْ۔ فَبَدَا لِيْ اَنْ اُشِيْعَ الْاِشْتِهَارَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ وَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى طُرُقِ الصَّوَابِ۔ وَلَعَلَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ۔

فَاَشَعْتُ الْاِشْتِهَارَ۔ وَاَنَا فِيْ هُشْيَارَ۔ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ غَيْرَ مُبَالِيْنَ۔''[1]

(انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۱ تا ۲۱۳)

۱۸۸۶ء (الف) ''فَلَمَّا[2] لَمْ يَنْتَهُوْا بِهٰذَا الْاِشْتِهَارِ۔ وَلَمْ يَتْرُكُوْا طَرِيْقَ التَّبَارِ۔ فَكَشَفَ اللّٰهُ

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) جاننا چاہیے کہ احمد بیگ کی بیوی اور اس کے دیگر اقارب میرے رشتہ داروں میں سے تھے اور دینی امور کی راہوں میں میرا طریقہ اختیار نہیں کرتے تھے بلکہ وہ ہر قسم کی بدکرداریوں اور گوناگوں بدعتوں کا بڑی دلیری سے ارتکاب کرتے تھے اور اس بات میں حد سے بڑھے ہوئے تھے پس مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہاماً بتایا گیا کہ اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ اُن پر عذاب نازل کرے گا اور مجھے میرے پروردگار نے کہا کہ اگر ان لوگوں نے توبہ نہ کی اور اپنی بے راہیوں سے باز نہ آئے تو ہم اُن پر آسمان سے عذاب نازل کریں گے اور ان کے گھروں کو بیواؤں سے بھر دیں گے اور انہیں ابتر، ذلیل حالت میں وفات دیں گے۔ اور اگر انہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کی تو ہم رحمت کے ساتھ اُن کی طرف رجوع کریں گے اور سزا کے ارادہ کو تبدیل کر دیں گے۔ پس جو کچھ وہ چاہتے ہیں بخوشی خاطر دیکھیں گے۔ اور میں نے اُن کو اتمام حجت کے لئے نصیحت کی اور کہا کہ خداوند غفور سے مغفرت چاہو مگر انہوں نے میری کوئی بات نہ سنی اور دشمنی میں اور بھی بڑھ گئے۔ پھر میرے دل میں آیا کہ اس بارہ میں اشتہار شائع کروں تا یہ لوگ ڈریں اور راہ صواب کی طرف رجوع کریں اور خدا تعالیٰ سے بخشش چاہیں۔

پس میں نے اشتہار شائع کر دیا اور میں اس وقت ہوشیار پور میں تھا۔ مگر انہوں نے اس اشتہار کو بے پرواہی سے پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) پھر جب وہ اس اشتہار سے نہ رُکے اور ہلاکت کی راہ کو نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس خاندان

عَلَيَّ اُمُوْرًا لِتِلْكَ الْفِئَةِ وَاَنَا بَيْنَ النَّوْمِ وَالْيَقْظَةِ۔ وَكَانَ هٰذَا الْكَشْفُ تَفْصِيْلَ ذَالِكَ الْاِلْهَامِ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ۔ وَ بَيَانُهٗ اَنِّيْ كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَرْقُدَ۔ فَاِذَا تَمَثَّلَتْ لِيْ اُمُّ زَوْجَةِ اَحْمَدَ۔ وَرَاَيْتُهَا فِيْ شَانٍ اَحْزَنَنِيْ وَ اَرْجَدَ۔ وَهُوَ اَنِّيْ وَجَدْتُّهَا فِيْ فَزَعٍ شَدِيْدٍ عِنْدَالتَّلَاقِيْ۔ وَعَبَرَاتُهَا يَتَحَدَّرْنَ مِنَ الْمَاٰقِيْ۔ فَقُلْتُ اَيَّتُهَا الْمَرْءَةُ تُوْبِيْ تُوْبِيْ فَاِنَّ الْبَلَآءَ عَلٰى عَقِبِكِ۔ اَيْ عَلٰى بِنْتِكِ وَبِنْتِ بِنْتِكِ۔ ثُمَّ تَنَزَّلْتُ مِنْ هٰذَا الْمَقَامِ۔ وَفُهِّمْتُ مِنْ رَّبِّيْ اَنَّهٗ تَفْصِيْلُ الْاِلْهَامِ السَّابِقِ مِنَ اللّٰهِ الْعَلَّامِ۔ وَاُلْقِيَ فِيْ قَلْبِيْ فِيْ مَعْنَى الْعَقِبِ مِنَ الدَّيَّانِ۔ اَنَّ الْمُرَادَ هٰهُنَا بِنْتُهَا وَ بِنْتُ بِنْتِهَا لَا اَحَدٌ مِّنَ الصِّبْيَانِ۔ وَنُفِثَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّ الْبَلَآءَ بَلَآءَانِ۔ بَلَآءٌ عَلٰى بِنْتِهَا وَ بَلَآءٌ عَلٰى بِنْتِ الْبِنْتِ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَاِنَّهُمَا مُتَشَابِهَانِ مِنَ اللّٰهِ اَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ۔'' (انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴)

(ب) ''جنوری ۱۸۸۶ء میں بمقام ہوشیار پور ایک اور الہام عربی مرزا احمد بیگ[1] کی نسبت ہوا تھا۔ جس کو ایک مجمع میں جس میں بابو الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ و مولوی برہان الدین صاحب جہلمی بھی موجود تھے، سنایا گیا تھا۔ جس کی عبارت یہ ہے۔

بقیہ ترجمہ۔ کے متعلق چند امور ظاہر فرمائے جبکہ میں نیند اور بیداری کے بَین بَین تھا۔ اور یہ کشف دوبارہ اس الہام کی تفصیل تھا جس کا واقعہ یوں ہے کہ جب میں سونے لگا تو احمد بیگ کی خوشدامن میرے سامنے متمثّل ہوئی۔ میں نے اُسے جس حال میں دیکھا دیکھتے ہی میں غمگین ہو گیا اور میرا بدن لرز گیا۔ بوقتِ ملاقات میں نے اسے سخت گھبراہٹ میں پایا اور دیکھا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے تب مَیں نے اُسے کہا اے عورت! توبہ کر۔ توبہ کر۔ کیونکہ تیری نسل پر مصیبت آنے والی ہے۔ یعنی تیری بیٹی اور نواسی پر۔ پھر مجھ پر سے وہ کشفی حالت جاتی رہی اور مجھے اپنے ربّ کی طرف سے تفہیم ہوئی کہ یہ خدائے علّام کی طرف سے پہلے الہام کی تفصیل ہے۔ اور عقب کے معنی کے متعلق میرے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ڈالا گیا کہ یہاں مراد اس کی بیٹی اور نواسی ہے نہ کوئی اور بچہ اور میرے دل میں یہ پھونکا گیا کہ بلا سے مُراد دو[2] مصیبتیں ہیں ایک وہ مصیبت جو اس کی بیٹی پر آنے والی ہے اور دوسری وہ جو اُس کی نواسی پر آئے گی۔ اور یہ دونوں خدائے احکم الحاکمین کی طرف سے باہم مشابہ ہیں۔

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یعنی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری جن کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چچا زاد بہن بیاہی گئی تھیں جن کے بطن سے محمدی بیگم پیدا ہوئیں۔

رَأَیْتُ ھٰذِہِ الْمَرْأَۃَ وَاَثَرُ الْبُکَآءِ عَلٰی وَجْھِھَا فَقُلْتُ اَیَّتُھَا الْمَرْءَۃُ تُوْبِیْ تُوْبِیْ فَاِنَّ الْبَلَآءَ عَلٰی عَقِبِکِ وَالْمُصِیْبَۃُ نَازِلَۃٌ عَلَیْکِ یَمُوْتُ وَیَبْقٰی مِنْہُ کِلَابٌ مُتَعَدِّدَۃٌ۔"[۱]

(اشتہار پانز دہم جولائی ۱۸۸۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۸۳ حاشیہ۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء "خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ

میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دُعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) میں نے اس عورت (یعنی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی ساس کو جو محمدی بیگم کی نانی اور مرزا امام الدین وغیرہ کی والدہ تھی) کو ایسے حال میں دیکھا کہ اس کے منہ پر گریہ و بُکا کے آثار تھے تب میں نے اُسے کہا کہ اے عورت! توبہ کر، توبہ کر کیونکہ بلا تیری نسل کے سر پر کھڑی ہے اور یہ مصیبت تجھ پر نازل ہونے والی ہے۔ وہ شخص (یعنی مرزا احمد بیگ) مرے گا اور اس کی وجہ سے کئی سگ سیرت لوگ (پیدا ہو کر) پیچھے رہ جائیں گے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک[۱] لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ وہ نوراللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل[۲] ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔[۳] وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دَولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی

۱؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یہ عبارت کہ خوبصورت، پاک لڑکا تمہارا مہمان...... جو آسمان سے آتا ہے یہ تمام عبارت...... چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جاوے اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور اخیر تک اسی کی تعریف ہے...... بیس[۲] فروری ۱۸۸۶ء کی پیش گوئی...... دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی اور پھر بعد میں...... الہام نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔‘‘

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ...... مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اِس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اُس کے ساتھ فضل ہے کہ جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اُس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اُس کا نام فضلِ عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اُس کا آنا معرضِ التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہوگیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اُٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمتِ الٰہیہ نے اُس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اوّل جو فوت ہوگیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا اِس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔‘‘

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۷ حاشیہ)

۳؎ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) رسالہ التبلیغ ملحقہ کتاب آئینہ کمالات اسلام میں مصلح موعود کے متعلق مزید اوصاف کا ذکر ہے۔ ’’وَ الْفَضْلُ یَنْزِلُ بِنُزُوْلِہٖ۔ وَ ھُوَ نُوْرٌ وَ مُبَارَکٌ وَ طَیِّبٌ وَ مِنَ الْمُطَھَّرِیْنَ۔ یُفْشِی

رحمت وغیّوری نے اُسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی و ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاۤءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔

بقیہ حاشیہ۔ الْبَرَکَاتَ وَیُغْذِی الْخَلْقَ مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَیَنْصُرُ الدِّیْنَ۔

وَ یَسْمُوْ وَ یَعْرُجُ وَ یَرْقٰی وَ یُعَالِجُ کُلَّ عَلِیْلٍ وَ مَرْضٰی وَ کَانَ بِأَنْفَاسِهٖ مِنَ الشَّافِیْنَ وَ اِنَّهٗ آیَةٌ مِّنْ آیَاتِیْ۔ وَعَلَمٌ لِتَائِیْدَاتِیْ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا أَنِّیْ مَعَكَ بِفَضْلِیَ الْمُبِیْنِ۔ وَ لِیَجِیْءَ الْحَقُّ بِمَجِیْئِهٖ وَ یَزْهَقَ الْبَاطِلُ بِظُهُوْرِهٖ وَ لِیَتَجَلّٰی قُدْرَتِیْ وَ یَظْهَرَ عَظْمَتِیْ وَ یَعْلُوا الدِّیْنُ وَ یَلْمَعُ الْبَرَاهِیْنُ۔ وَلِیَنْجُوْ طُلَّابُ الْحَیَاتِ مِنْ أَکُفِّ مَوْتِ الْاِیْمَانِ وَالنُّوْرِ۔ وَ لِیُبْعَثَ اَصْحَابُ الْقُبُوْرِ مِنَ الْقُبُوْرِ۔ وَ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ کِتَابِهٖ أَنَّهُمْ کَانُوْا عَلٰی خَطَأٍ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلَ الْمُجْرِمِیْنَ۔ فَسَیُعْطٰی لَكَ غُلَامٌ زَکِیٌّ مِنْ صُلْبِكَ وَ ذُرِّیَّتِكَ وَ نَسْلِكَ وَ یَکُوْنَ مِنْ عِبَادِنَا الْوَجِیْهِیْنَ۔ ضَیْفٌ جَمِیْلٌ یَأْتِیْكَ مِنْ لَّدُنَّا۔ نَقِیٌّ مِنْ کُلِّ دَرَنٍ وَ شَیْنٍ وَ شَنَارٍ وَ شَرَارَةٍ وَ عَیْبٍ وَ عَارٍ وَ عَرَارَةٍ وَ مِنَ الطَّیِّبِیْنَ۔

وَ هُوَ کَلِمَةُ اللّٰهِ خُلِقَ مِنْ کَلِمَاتٍ تَمْجِیْدِیَّةٍ۔ وَ هُوَ فَهِیْمٌ وَ ذَهِیْنٌ وَ حَسِیْنٌ۔ قَدْ مُلِئَ قَلْبُهٗ عِلْمًا۔ وَبَاطِنُهٗ حِلْمًا۔ وَ صَدْرُهٗ سِلْمًا۔ وَ اُعْطِیَ لَهٗ نَفْسٌ مَسِیْحِیٌّ وَ بُوْرِكَ بِالرُّوْحِ الْأَمِیْنِ۔ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ۔ فَوَاهًا لَكَ یَا یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ۔ یَأْتِیْ فِیْكَ أَرْوَاحُ الْمُبَارَکِیْنَ۔'' (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۷،۵۷۸)

(ترجمہ از مرتّب) اور فضل اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ نور ہے۔ وہ مبارک ہے۔ وہ طیّب ہے اور مطہّرین میں سے ہے۔ وہ برکت پھیلائے گا اور مخلوق کو طیب غذائیں دے گا۔ وہ دین کی مدد کرے گا اور سربلند ہوگا اور ترقی اور عروج پائے گا۔ ہر بیمار اور مریض کا علاج کرے گا۔ وہ اپنے انفاس سے شفا دینے والوں میں سے ہوگا۔ وہ میرے نشانات میں سے ایک نشان اور میری تائیدات کی علامت ہوگا تا وہ جو جھٹلاتے ہیں جان لیں کہ میں اپنے واضح فضل کے ساتھ تیرے ہمراہ ہوں تا اس کے آنے سے حق آجائے اور اس کے ظہور پذیر ہونے سے باطل بھاگ جائے اور تا میری قدرت جلوہ گر ہو اور میری عظمت ظاہر ہو۔ اور دین سربلند ہو اور براہین چمکیں اور تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں ایمان اور نور کی موت کے پنجوں سے رہائی پائیں اور تا قبروں میں پڑے ہوؤں کو قبروں سے نکالا جائے اور تا وہ جنہوں نے اللہ کا، اس کے رسول کا اور اس کی کتاب کا انکار کیا جان لیں کہ وہی غلطی پر تھے اور تا مجرموں کی راہ واضح ہو جائے۔ پس عنقریب تجھے ایک

جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں[1] اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔‘‘

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۲۴، ۱۲۵ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۸۸۶ء ’’ پھر خدائے کریم جلّ شانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ

تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور

بقیہ حاشیہ۔ زکی غلام تیری ہی صلب، ذرّیت اور نسل سے دیا جائے گا، اور وہ ہمارے وجیہ بندوں میں سے ہوگا۔ ایک خوبصورت مہمان ہماری طرف سے تیرے پاس آتا ہے۔ وہ ہر میل کچیل، نقص، بدترین خصال، شرارت، عیب، عار اور گناہ سے پاک ہوگا اور پاکیزہ لوگوں میں سے ہوگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے اور کلماتِ تمجید سے پیدا کیا جائے گا۔ وہ ذہین وفہیم اور حسین ہوگا۔ اس کا دل علم سے اور اس کا باطن حلم سے اور سینہ سلامتی سے پُر کیا جائے گا۔ اسے مسیحی نفس دیا جائے گا اور وہ روح الامین سے برکت دیا جائے گا۔ دوشنبہ تیرے کیا کہنے اے دوشنبہ تیرے اندر بابرکت روحیں آئیں گی۔

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ واولیٰ واکمل وافضل واتم ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دعا کر کے ایک رُوح واپس منگوایا جاوے اور ایسا مردہ زندہ کرنا حضرت مسیح اور بعض دیگر انبیاء علیہم السلام کی نسبت بائبل میں لکھا گیا ہے جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے......مگر اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ واحسانہ وبہ برکات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری وباطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاءِ موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردہ کی بھی رُوح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک رُوح ہی منگائی گئی ہے مگر اُن رُوحوں اور اِس رُوح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔‘‘ (اشتہار ۲۲؍مارچ ۱۸۸۶ء روز دوشنبہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۲۹، ۱۳۰ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

خواتین مبارکہ سے جن میں سے تُو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دُوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لا ولد رہ کر ختم ہو جائے گی[۱]۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ اُن کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اِرد گِرد پھیلائے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا تیری ذرّیت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزّت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اُٹھاؤں گا اور اپنی طرف بُلا لُوں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اُٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپَے اور تیرے نابُود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں

---

[۱] حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ''جس وقت حضور نے دعویٰ کیا اُس وقت آپ کے خاندان میں ستّر کے قریب مرد تھے لیکن اب ان کے سوا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی یا روحانی اولاد ہیں ان ستّر میں سے کسی ایک کی بھی اولاد موجود نہیں۔'' (الحکم نمبر ۱۹ تا ۲۲ مورخہ ۲۸ / ۲۱ مئی و ۱۴ / ۷ جون ۱۹۴۳ء صفحہ ۱۰)

برکت دُوں گا اور اُن میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا اُنہیں نہیں بھُولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اَجر پائیں گے۔تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلّی طور پر اُن سے مشابہت رکھتا ہے) تُو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔تُو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبّت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اُس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کرسکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کرسکو گے تو اُس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔فقط۔‘‘

(اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء۔مجموعہ اشتہارات جلد اصفحہ ۱۲۵ تا ۱۲۷ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۸۸۶ء ’’شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔ سو اُس کا نام بشیرؔ ہوگا۔اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جنابِ الٰہی میں یہ بات قرار پاچکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی وہ صاحبِ اولاد ہوگی۔اس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہوا تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے تین ان میں سے تو آم کے تھے مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں ہے میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے وہی مبارک لڑکا ہے کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مُراد اولاد ہے۔اور جبکہ ایک پارسا طبع اہلیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار

پھل دیئے گئے جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے۔**وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِالصَّوَابِ**۔‘‘

(ازمکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۲، ۱۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۶ء ’’ان دنوں اتفاقاً نئی شادی کے لئے دو شخصوں نے تحریک کی تھی مگر جب ان کی نسبت استخارہ کیا گیا تو ایک عورت کی نسبت جواب ملا کہ اس کی قِسمت میں ذلّت ومحتاجگی وبےعزتی ہے اور اس لائق نہیں کہ تمہاری اہلیہ ہو اور دُوسری کی نسبت اشارہ ہوا کہ اس کی شکل اچھی نہیں۔ گویا یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ صاحبِ صورت وصاحبِ سیرت لڑکا جس کی بشارت دی گئی ہے وہ برعایت مناسبت ظاہری اہلیہ جمیلہ وپارسا طبع سے پیدا ہوسکتا ہے۔**وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِالصَّوَابِ**۔‘‘

(ازمکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

مارچ ۱۸۸۶ء ’’اِس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء پر جس میں ایک پیشگوئی دربارہ تولُّد ایک فرزند صالح ہے جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا...... ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی ۹ برس[۱] کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہوجائے گا۔‘‘

(اشتہار ۲۲؍مارچ ۱۸۸۶ء۔مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۲۸ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

---

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔(الف) ’’جن صفاتِ خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دوچند ہوتی۔ اُس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا بلکہ صریح دلی انصاف ہر یک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسی عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخصّ آدمی کے تولّد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت ہوکر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔‘‘

(اشتہار صداقت آثار مورخہ ۸؍اپریل ۱۸۸۶ء۔مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۳۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ب) ’’وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔‘‘

(سبز اشتہار۔روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۵۳ حاشیہ)

(ج) ’’میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا اور اگر مدّتِ مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزّوجلّ اُس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرلے۔‘‘

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء۔مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۰۸ حاشیہ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۸؍اپریل ۱۸۸۶ء (الف) ’’بعد اشاعت اشتہار مندرجہ[1] بالا دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی تو آج ۸؍اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدّتِ حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ اِس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اُس کے قریب حمل میں لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جواَب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نوبرس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔‘‘

(اشتہار صداقت آثار ۸؍اپریل ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ب) ’’ عربی الہام کے یہ دو فقرہ ہیں۔

۱ اِنَّا نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ۔ ۲ وَنَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔

جو نزول یا قریب النزول پر دلالت کرتے ہیں۔‘‘

(اشتہار صداقت آثار ۸؍اپریل ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۳۳ حاشیہ۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ج) ’’ پھر بعد میں اس کے یہ بھی الہام ہوا کہ

انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں۔‘‘

(اشتہار صداقت آثار ۸؍اپریل ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۳۳۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۸۸۶ء ’’جن[2] دنوں لڑکی پیدا ہوئی تھی اور لوگوں نے غلط فہمی پیدا کرنے کے لئے شور مچایا کہ پیشگوئی غلط نکلی ان دنوں میں یہ الہام ہوا تھا۔

دشمن کا بھی خوب وار نکلا تِس پر بھی وہ وار پار نکلا

---

[1] اشتہار ۲۲؍مارچ ۱۸۸۶ء۔ (مرزا بشیر احمد)

[2] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں ۱۵؍اپریل ۱۸۸۶ء میں لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام عصمتؔ رکھا گیا اس لڑکی کی پیدائش پر مخالفین نے یہ شور مچایا کہ لڑکے کے متعلق جو پیشگوئی تھی وہ غلط نکلی کیونکہ موجودہ حمل سے لڑکی پیدا ہوئی ہے نہ کہ لڑکا۔ مگر یہ اعتراض بالکل غلط تھا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کہیں نہیں لکھا تھا کہ موجودہ حمل سے ہی ضرور لڑکا پیدا ہوگا بلکہ الہام ۸؍اپریل ۱۸۸۶ء کی ذیل میں یہ صراحت کی گئی تھی کہ عنقریب ایک لڑکا ہوگا خواہ موجودہ حمل سے ہو یا اس کے قریب آئندہ حمل سے۔ چنانچہ عصمت کی پیدائش کے بعد دوسرے حمل سے بشیر اوّل پیدا ہوگیا۔

یعنی مخالفوں نے تو یہ شور مچایا ہے کہ پیشگوئی غلط نکلی مگر جلد فہیم لوگ سمجھ[1] جائیں گے اور ناواقف شرمندہ ہوں گے۔'' (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۳۰ /اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

۲۶ /اپریل ۱۸۸۶ء ''شیخ مہر علی کی نسبت ضرور قادیان میں ۲۶ /اپریل ۱۸۸۶ء میں ایک خطرناک خواب آئی تھی جس کی یہی تعبیر تھی کہ ان پر ایک بڑی بھاری مصیبت نازل ہوگی چنانچہ ان ہی دنوں میں ان کو اطلاع بھی دی گئی تھی۔ خواب یہ تھی کہ اُن کی فرشِ نشست کو آگ لگ گئی اور ایک بڑا تہلکہ برپا ہوا اور ایک پُرہول شعلہ آگ کا اُٹھا اور کوئی نہیں تھا جو اُس کو بُجھاتا۔ آخر میں مَیں نے بار بار پانی ڈال کر اُس کو بجھادیا[2] پھر آگ نظر نہیں آئی مگر دھواں رہ گیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ کس قدر اُس آگ نے جلادیا مگر ایسا ہی دل میں گذرا کہ کچھ تھوڑا نقصان ہوا۔ یہ خواب تھی۔ یہ خط[3] شیخ صاحب کے حوالات میں ہونے کے بعد اُن کے گھر سے اُن کے بیٹے

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) چنانچہ اس بشارت کے مطابق عصمتؔ کی پیدائش کے بعد ۷ /اگست ۱۸۸۷ء کو ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا جس کی پیدائش سے ۲۰ /فروری ۱۸۸۶ء والے الہام کا یہ فقرہ پورا ہوا کہ ''خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔'' نیز ۸ /اپریل ۱۸۸۶ء کا یہ الہام پورا ہوا کہ ''ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔''

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''اسی وقت میرے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بہ یقین کامل یہ تعبیر ڈالی گئی کہ شیخ صاحب پر اور اُن کی عزت پر سخت مصیبت آئے گی اور میرا پانی ڈالنا یہ ہوگا کہ آخر میری ہی دُعا سے نہ کسی اور وجہ سے وہ بلا دُور کی جائے گی...... آخر قریباً چھ ماہ گذرنے پر ایسا ہی ہوا اور میں انبالہ چھاؤنی میں تھا کہ ایک شخص محمد بخش نام شیخ صاحب کے فرزند جان محمد کی طرف سے میرے پاس پہنچا اور بیان کیا کہ فلاں مقدّمہ میں شیخ صاحب حوالات میں ہوگئے۔ میں نے اُس شخص سے اپنے خط کا حال دریافت کیا جس میں چھ ماہ پہلے اس بلا کی اطلاع دی گئی تھی تو اُس وقت محمد بخش نے اِس خط کے پہنچنے سے لاعلمی ظاہر کی لیکن آخر خود شیخ صاحب نے رہائی کے بعد کئی دفعہ اقرار کیا کہ وہ خط ایک صندوق میں سے مل گیا۔ پھر شیخ صاحب تو حوالات میں ہو چکے تھے لیکن اُن کے بیٹے جان محمد کی طرف سے شاید محمد بخش کے دستخط سے جو ایک شخص ان کے تعلق داروں میں سے ہے کئی خط اِس عاجز کے نام دُعا کے لئے آئے اور اللہ جلّ شانہٗ جانتا ہے کہ کئی راتیں نہایت مجاہدہ سے دُعائیں کی گئیں اور اوائل میں صورت قضاء وقدر کی نہایت پیچیدہ اور مبرم معلوم ہوتی تھی لیکن آخر خدا تعالیٰ نے دعا قبول کی اور اُن کے بارے میں رہا ہونے کی بشارت دے دی اور اُس بشارت سے اُن کے بیٹے کو مختصر لفظوں میں اطلاع دی گئی ......

دعا بہت کی گئی اور آخر فقرہ میں بریّت اور فضل الٰہی کی بشارت دی گئی تھی وہ الفاظ اگرچہ بہت کم تھے مگر قَلَّ وَدَلَّ تھے۔''

(ضمیمہ آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۳، ۶۵۴)

۳۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یعنی جو خط اس خواب کی اطلاع کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کو لکھا تھا۔

کو ملا۔ پھر بعد اس کے بھی ایک دو خواب ایسے ہی آئے جن میں اکثر حصّہ وحشت ناک اور کسی قدر اچھا تھا۔ میں تعبیر کے طور پر کہتا ہوں کہ شاید یہ مطلب ہے کہ درمیان میں سخت تکالیف ہیں اور انجام بخیر ہے مگر ابھی انجام کی حقیقت مجھ پر صفائی سے نہیں کھلی جس کی نسبت دعوے سے بیان کیا جائے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔‘‘

(از مکتوب بنام چودھری رستم علی صاحبؓ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۴۸۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۶ء ’’نواب صدیق حسن خان[1] کے دل میں خشک وہابیت کا خمیر تھا اس لئے انہوں نے غیر قوموں کو صرف مہدی کی تلوار سے ڈرایا اور آخر پکڑے گئے اور نواب ہونے سے معطّل کئے گئے اور بڑے انکسار سے میری طرف خط لکھا کہ میں اُن کے لئے دُعا کروں تب میں نے اُس کو قابل رحم سمجھ کر اُس کے لئے دُعا کی تو خدا تعالیٰ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

سرکوبی سے اُس کی عزت بچائی گئی

......آخر کچھ مدّت کے بعد اُن کی نسبت گورنمنٹ کا حکم آ گیا کہ صدیق حسن خان کی نسبت نواب کا خطاب قائم رہے۔‘‘

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۷۰)

۱۸۸۶ء ’’مرزا امام الدین و نظام الدین اور اس جگہ کے تمام آریہ اور نیز لیکھرام پشاوری اور صدہا دوسرے

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ کے بعض شروع کے حصّے نواب صدیق حسن خان کو بھیج کر انہیں تحریک کی تھی کہ وہ اس کتاب کی اشاعت میں حصّہ لیں جس کے جواب میں نواب صاحب نے لکھا کہ دینی مباحثات کی کتابوں کا خریدنا یا اُن میں کچھ مدد دینا خلافِ منشاء گورنمنٹ انگریزی ہے اِس لئے اس ریاست سے خرید وغیرہ کی کچھ اُمید نہ رکھیں۔ نواب صاحب کے اس جواب کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ حصّہ چہارم کے ضمیمہ اشتہار ’’مسلمانوں کی نازک حالت اور انگریزی گورنمنٹ‘‘ میں تحریر فرمایا۔ ’’ہم بھی نواب صاحب کو اُمید گاہ نہیں بناتے بلکہ اُمید گاہ خداوندِ کریم ہی ہے اور وہی کافی ہے (خدا کرے گورنمنٹ انگریزی نواب صاحب پر بہت راضی رہے)۔‘‘ جس کے بعد نواب صاحب پر گورنمنٹ انگریزی کسی معاملہ میں ناراض ہوئی اور ان سے نوابی کا خطاب واپس لے لیا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ’’نواب صاحب صدیق حسن خان پر جو ابتلاء پیش آیا وہ بھی میری ایک پیشگوئی کا نتیجہ ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے انہوں نے میری کتاب براہین احمدیہ کو چاک کر کے واپس بھیج دیا تھا میں نے دعا کی تھی کہ ان کی عزّت چاک کر دی جائے۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا۔‘‘ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۷۰ حاشیہ) نواب صاحب کو جب اپنے اس قصور کا احساس ہوا تو حضرت اقدس کی خدمت میں خط کے ذریعہ دُعا کی درخواست کی۔

لوگ خوب جانتے ہیں کہ کئی سال ہوئے کہ ہم نے اسی[1] کے متعلق مجملاً ایک پیشگوئی کی تھی یعنی یہ کہ ہماری برادری میں سے ایک شخص احمد بیگ نام فوت ہونے[2] والا ہے۔‘‘

(اشتہار ۱۰؍جولائی ۱۸۸۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۷۹ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۳؍اگست ۱۸۸۶ء ’’ہم پر آج بھی جو تیسری اگست ۸۶ء ہے منجانب اللہ اُس[3] کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ اگر وہ توبہ نہ کرے تو اُس کی بے راہیوں کا وبال جلد تر اُسے درپیش ہے اور اگر یہ معمولی رنجوں میں سے کوئی رنج ہو تو اُس کو پیشگوئی کا مصداق مت سمجھو لیکن اگر ایسا رنج پیش آیا جو کسی کے خیال گمان میں نہیں تھا تو پھر سمجھنا چاہیے کہ یہ مصداقِ پیشگوئی ہے لیکن اگر وہ باز آنے والا ہے تو پھر بھی انجام بخیر ہوگا یا تنبیہ کے بعد راحت پیدا ہو جائے گی۔‘‘ (سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۳۸، ۲۳۹)

۱۳؍فروری ۱۸۸۷ء ’’آج مجھے فجر کے وقت یوں القا ہوا۔ یعنی بطور الہام

عبد الباسط

معلوم نہ تھا کہ یہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ آج آپ کے خط میں عبد الباسط دیکھا۔ شاید آپ کی طرف اشارہ ہو[4]۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔‘‘ (از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

اپریل ۱۸۸۷ء ’’چند روز ہوئے میں نے اس قرضہ کے تردّد میں خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک نشیب گڑھے میں کھڑا ہوں اور اُوپر چڑھنا چاہتا ہوں مگر ہاتھ نہیں پہنچتا۔ اتنے میں ایک بندۂ خدا آیا، اُس نے اوپر سے میری طرف ہاتھ لمبا کیا اور میں اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اُوپر کو چڑھ گیا اور میں نے چڑھتے ہی کہا کہ خدا تجھے اس خدمت کا بدلہ دیوے۔

آج آپ کا خط پڑھنے کے ساتھ میرے دل میں پختہ طور پر یہ جم گیا کہ وہ ہاتھ پکڑنے والا جس سے

---

[1] یعنی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری۔ (شمس)

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اس پیشگوئی کے مطابق مرزا احمد بیگ ۳۰؍ستمبر ۱۸۹۲ء کو بمقام ہوشیار پور فوت ہو گیا۔

[3] یعنی مرزا امام الدین۔ (مرزا بشیر احمد)

[4] (نوٹ از عرفانی صاحبؓ) حضرت حکیم الامت نے بارہا فرمایا کہ میرا الہامی نام عبد الباسط ہے۔

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

رفع تردّد ہوا آپ ہی ہیں کیونکہ جیسا کہ میں نے خواب میں ہاتھ پکڑنے والے کے لئے دُعا کی ایسا ہی برقّتِ قلب خط کے پڑھنے سے آپ کے لئے مُنہ سے دلی دُعا نکل گئی۔ مُسْتَجَابٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔''

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۷ء ''ایک دفعہ مولوی محمد حسین بٹالوی کا ایک دوست انگریزی خواں نجف علی نام (جو کہ کابل میں بھی گیا تھا اور شاید اب بھی وہاں ہے) میرے پاس آیا اور اُس کے ہمراہ محبّی مرزا خدابخش صاحب[1] بھی تھے۔ ہم تینوں سیر کے لئے باہر گئے تو راستہ میں کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا کہ نجف علی نے میری مخالفت اور نفاق میں کچھ باتیں کی ہیں چنانچہ یہ کشف اُس کو سنایا گیا تو اُس نے اقرار کیا کہ یہ بات صحیح ہے۔''

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۴)

۱۸۸۷ء ''ایک دفعہ ہم ریل گاڑی پر سوار تھے اور لدھیانہ کی طرف جارہے تھے کہ الہام ہوا۔

''نصف ترا نصف عمالیق را''[2]

اور اس کے ساتھ یہ تفہیم ہوئی کہ امام بی بی[3] جو ہمارے جدّی شرکاء میں سے ایک عورت تھی مرجائے گی اور اس کی زمین نصف ہمیں اور نصف دیگر شرکاء کو مل جائے گی۔

یہ الہام ان دوستوں کو جو اُس وقت ہمارے ساتھ تھے سنا دیا گیا تھا چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا کہ عورت مذکور مرگئی اور اس کی نصف زمین ہمیں اور نصف بعض دیگر شرکاء کو ملی۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۱، ۵۹۲)

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) پیغام صلح جلد ۲۳ نمبر ۷۷ صفحہ ۴ سے مرزا خدابخش صاحب کے اپنے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ اور مولوی نجف علی قادیان آئے تو اُن دنوں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی امریکہ کے ایک باشندہ الیگزنڈر رسل وِب[4] کے ساتھ خط و کتابت ہو رہی تھی۔ حضورؑ نے سیر میں یہ خواب سنائی اور مولوی نجف علی نے اقرار کیا کہ واقعی مولوی محمد حسین بٹالوی سے اُن کی باتیں سن کر آپ کا سخت مخالف ہو گیا تھا اور میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ آپ کی کوئی بات قبول نہ کروں گا اور شحنۂ حق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ۱۸۸۷ء کا ہے کیونکہ اس میں الیگزنڈر رسل وِب کی خط و کتابت درج ہے۔

[2] (ترجمہ از ناشر) نصف تیرے لئے ہے اور نصف دیگر شرکاء کے لئے۔

[3] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) امام بی بی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی ہمشیرہ تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک چچازاد بھائی کی جو مفقود الخبر ہو چکا تھا، بیوہ تھی۔

[4] Alexander Russel Webb

(قریباً) ۱۸۸۷ء ”ایک دفعہ ہمیں موضع کُنجراں ضلع گورداسپور کو جانے کا اتفاق ہوا اور شیخ حامد علی ساکن تھہ غلام نبی ہمارے ساتھ تھا۔ جب صبح کو ہم نے جانے کا قصد کیا تو الہام ہوا کہ

اس سفر میں تمہارا اور تمہارے رفیق کا کچھ نقصان ہوگا

چنانچہ راستہ میں شیخ حامد علی کی ایک چادر اور ہمارا ایک رُومال گُم ہوگیا۔ اس وقت حامد علی کے پاس وہی چادر تھی۔“ (نزول المسیح ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۷، ۶۰۸)

۱۸۸۷ء ”بیج ناتھ برہمن ولد بھگت رام کو کشفی طور پر اطلاع دی گئی تھی کہ ایک برس کے عرصہ تک تجھ پر مصیبت نازل ہونے والی ہے اور کوئی خوشی کی تقریب بھی ہوگی۔ چنانچہ اس پیشگوئی پر اس کے دستخط کرائے گئے جو اَب تک موجود ہیں۔ پھر بعد ازاں ایک برس کے عرصہ میں اس کا باپ جوانی کی عمر میں ہی فوت ہوگیا اور اسی دن ان کی شادی کی تقریب بھی پیش تھی یعنی کسی کا بیاہ تھا۔“ (شحنۂ حق ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۴)

۱۱؍جولائی ۱۸۸۷ء ”میں نے آج خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے مکان پر موجود ہیں۔ دل میں خیال آیا کہ ان کو کیا کھلائیں، آم تو خراب ہوگئے ہیں۔ تب اور آم غیب سے موجود ہوگئے۔ واللہ اعلم اس کی کیا تعبیر ہے۔“ (از مکتوب بنام چودھری رستم علی صاحبؓ ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۵۰۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۷؍اگست ۱۸۸۷ء ”اِنَّآ اَرْسَلْنَاہُ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْہِ ظُلُمَاتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ کُلُّ شَیْءٍ تَحْتَ قَدَمَیْہِ۔

یعنی ہم نے اس بچہ کو شاہد اور مبشر اور نذیر ہونے کی حالت میں بھیجا ہے اور یہ اُس بڑے مینہہ کی مانند ہے جس میں طرح طرح کی تاریکیاں ہوں اور رعد اور برق بھی ہو۔ یہ سب چیزیں اُس کے دونوں قدموں کے نیچے ہیں۔[1]“

(سبز اشتہار ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۲)

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”الہامی عبارت میں جیسا کہ ظلمت کے بعد رعد اور روشنی کا ذکر ہے یعنی جیسا کہ اس کی عبارت کی ترتیب بیانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ پسر متوفّٰی کے قدم اُٹھانے کے بعد پہلے ظلمت آئے گی اور پھر رعد اور برق۔ اسی ترتیب کے رو سے اس پیشگوئی کا پورا ہونا شروع ہوا۔ یعنی پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلاء کی ظلمت وارد ہوئی اور پھر اُس کے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے اور جس طرح ظلمت ظہور میں آ گئی اسی طرح یقیناً جاننا چاہیے کہ کسی دن وہ رعد اور روشنی بھی ظہور میں آجائے گی جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جب وہ روشنی آئے گی تو ظلمت

۱۸۸۸ء (الف) ''اُس[1] لڑکے کی پیدائش کے بعد اس کی طہارت باطنی اور صفائی استعداد کی تعریفیں الہام میں بیان کی گئیں اور پاکؔ اور نورؔ اللہ اور یداللہؔ اور مقدسؔ اور بشیرؔ اور خدا باماست اس کا نام رکھا گیا...... خدا تعالیٰ نے پسر متوفّی کے اپنے الہام میں کئی نام رکھے۔ اُن میں سے ایک بشیرؔ اور ایک عنموآئیل اور ایک خدا باماست و رحمتِ حق اور ایک یَدُ اللّٰہِ بِجَلَالٍ وَجَمَالٍ ہے۔''

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ ۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۴و ۸۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(ب) ''خدا تعالیٰ نے بعض الہامات میں یہ ہم پر ظاہر کیا تھا کہ یہ لڑکا[2] جو فوت ہو گیا ہے ذاتی استعدادوں میں اعلیٰ درجہ کا ہے اور دُنیوی جذبات بکلّی اس کی فطرت سے مسلوب اور دین کی چمک اِس میں بھری ہوئی ہے اور روشن فطرت اور عالی گوہر اور صدّیقی رُوح اپنے اندر رکھتا ہے اور اُس کا نام بارانِ رحمت اور مبشّرؔ اور بشیرؔ اور یدؔ اللہ بجلالٍ و جمالٍ وغیرہ اسماء بھی ہیں۔ سو جو کچھ خدا تعالیٰ نے اپنے الہامات کے ذریعہ سے اُس کی صفات ظاہر کی یہ سب اُس کی صفائی استعداد کے متعلق ہیں جن کے لئے ظہور فی الخارج کوئی ضروری امر نہیں۔''

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۵۳، ۴۵۴)

۱۸۸۸ء '' اور اُس[3] کی تعریف میں ایک الہام ہوا

جَآءَكَ النُّوْرُ وَ هُوَ اَفْضَلُ مِنْكَ

یعنی کمالاتِ استعدادیہ میں وہ تجھ سے افضل ہے۔''

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ ۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۸۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۵؍جنوری ۱۸۸۸ء ''چند روز کا ذکر ہے کہ پرانے کاغذات کو دیکھتے دیکھتے ایک پرچہ نکل آیا جو میں نے اپنے ہاتھ سے بطور یادداشت کے لکھا تھا۔ اُس میں تحریر تھا کہ یہ پرچہ ۵؍جنوری ۱۸۸۸ء کو لکھا گیا ہے۔ مضمون

بقیہ حاشیہ۔ کے خیالات کو بالکل سینوں اور دلوں سے مٹا دے گی اور جو جو اعتراضات غافلوں اور مُردہ دلوں کے مُنہ سے نکلے ہیں ان کو نابود اور ناپدید کر دے گی...... سواے وے لوگو! جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔'' (سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۲، ۴۶۳)

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) بشیر اوّل جو ۷؍اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوا اور ۴؍نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہو گیا۔

[2]، [3] یعنی بشیر اوّل۔ (شمس)

یہ تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے کسی امر میں مخالفت کر کے کوئی تحریر چھپوائی ہے اور اُس کی سُرخی میری نسبت ''کمینہ'' رکھی ہے۔ معلوم نہیں اس کے کیا معنے ہیں اور وہ تحریر پڑھ کر کہا ہے کہ آپ کو میں نے منع کیا تھا پھر آپ نے کیوں ایسا مضمون چھپوایا۔ هٰذَا مَارَاَیْتُ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِتَاْوِیْلِہٖ۔''

(از مکتوب بنام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۳۱۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۴؍فروری ۱۸۸۸ء ''۱۳، ۱۴؍فروری ۱۸۸۸ء کی گذشتہ رات مجھے آپ کی نسبت دو ہولناک خوابیں آئی تھیں جن سے ایک سخت ہمّ وغم مصیبت معلوم ہوتی تھی۔ میں نہایت وحشت وتردّد میں تھا کہ یہ کیا بات ہے اور غنودگی میں ایک الہام بھی ہوا کہ جو مجھے بالکل یاد نہیں رہا۔ چنانچہ کل سندر داس کی وفات اور انتقال کا خط پہنچ گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ معلوم ہوتا ہے یہ وہی غم تھا جس کی طرف اشارہ تھا۔''

(از مکتوب بنام چودھری رستم علی صاحبؓ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۵۳۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

قریباً ۱۸۸۸ء ''ایک دفعہ ہمیں لدھیانہ سے پٹیالہ جانے کا اتفاق ہوا۔ روانہ ہونے سے پہلے الہام ہوا کہ

''اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ ہمّ وغم پیش آئے گا''

اس پیشگوئی کی خبر ہم نے اپنے ہمراہیوں کو دے دی چنانچہ جبکہ ہم پٹیالہ سے واپس آنے لگے تو عصر کا وقت تھا ایک جگہ ہم نے نماز پڑھنے کے لئے اپنا چوغہ اُتار کر سید محمد حسن خان صاحب وزیر ریاست کے ایک نوکر کو دیا تا کہ وضو کریں۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو کر ٹکٹ لینے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا تو معلوم ہوا کہ جس رومال میں روپے باندھے ہوئے تھے وہ رومال گر گیا ہے۔ تب ہمیں وہ الہام یاد آیا کہ اس نقصان کا ہونا ضروری تھا۔

پھر جب ہم گاڑی پر سوار ہوئے تو راستہ میں ایک اسٹیشن دوراہہ پر ہمارے ایک رفیق کو کسی مسافر انگریز نے محض دھوکہ دہی سے اپنے فائدہ کے لئے کہہ دیا کہ لودیانہ آ گیا ہے چنانچہ ہم اُس جگہ سب اُتر پڑے اور جب ریل چل دی تب ہم کو معلوم ہوا کہ یہ کوئی اور اسٹیشن تھا اور ایک بیابان میں اُترنے سے سب جماعت کو تکلیف ہوئی اور اس طرح پر الہام مذکورہ کا دوسرا حصّہ بھی پورا ہو گیا۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۹، ۶۱۰)

مئی ۱۸۸۸ء ''ایک بار فتح مسیح نام ایک عیسائی نے کہا تھا کہ مجھے الہام ہوتا ہے۔ میں نے جب اُسے کہا کہ تو پیشگوئی کر، تو گھبرایا اور مجھے کہا کہ ایک مضمون بند لفافہ میں رکھا جاوے اور آپ اس کا مضمون بتا دیں۔ مجھے خدا تعالیٰ نے اطلاع دی کہ

”تو اس کو قبول کر لے“

جب میں نے اس کو بھی قبول کر لیا تو کوئی سو آدمیوں کے مجمع میں آخر پادری وائٹ بریخٹ[1] نے کہا کہ یہ فتح مسیح جھوٹا ہے۔“ (الحکم جلد ۶ نمبر ۵ مورخہ ۷؍ فروری ۱۹۰۲ء صفحہ ۴ کالم نمبر ۳)

مئی ۱۸۸۸ء (الف) ”اِنَّ[2] اللّٰہَ رَاٰی اَبْنَآءَ عَمِّیْ وَغَیْرَ ھُمْ مِنْ شُعُوْبِ اَبِیْ وَ اُمِّیْ اَلْمَغْمُوْرِیْنَ فِی الْمُھْلِکَاتِ...... وَالْمُنْکِرِیْنَ لِوُجُوْدِ اللّٰہِ وَمِنَ الْمُفْسِدِیْنَ...... وَرَاٰی اَنَّھُمْ یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْکَرِ وَالشُّرُوْرِ۔ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ...... وَلَا یَتُوْبُوْنَ مِنْ سَبِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) بَلْ کَانُوْا عَلَیْہِ مِنَ الْمُدَاوِمِیْنَ...... وَبَیْنَمَا ھُمْ کَذَالِکَ اِذِ اصْطَفَانِیْ رَبِّیْ لِتَجْدِیْدِ دِیْنِہٖ...... وَرَزَقَنِیْ مِنَ الْاِلْھَامَاتِ وَالْمُکَالَمَاتِ وَ الْمُخَاطَبَاتِ وَالْمُکَاشَفَاتِ رِزْقًا حَسَنًا...... فَطَغَوْا وَبَغَوْا وَاسْتَدْعَوُا الْاٰیَاتِ اِسْتِھْزَآءً وَّ قَالُوْا لَانَعْلَمُ اِلٰھًا یُکَلِّمُ اَحَدًا...... فَلْیَاْتِنَا بِاٰیَۃٍ اِنْ کَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ...... وَ کَذَالِکَ سَدَرُوْا فِیْ غَلَوَاتِھِمْ وَجَمَحُوْا فِیْ جَھَلَاتِھِمْ وَسَدَلُوْا ثَوْبَ الْخُیَلَآءِ یَوْمًا فَیَوْمًا۔ حَتّٰی بَدَا لَھُمْ اَنْ یُّشِیْعُوْا خُزَعْبِلَاتِھِمْ وَ یَصْطَادُوا السُّفَھَآءَ بِتَلْبِیْسَاتِھِمْ۔ فَکَتَبُوْا کِتَابًا کَانَ فِیْہِ سَبُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَبُّ کَلَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِنْکَارُ وُجُوْدِ الْبَارِیْ عَزَّ اسْمُہٗ۔ وَمَعَ ذَالِکَ طَلَبُوْا فِیْہِ اٰیَاتِ صِدْقِیْ مِنِّیْ وَ اٰیَاتِ وُجُوْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَرْسَلُوْا کِتَابَھُمْ

---

[1] Reverend White Brecht

[2] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ نے میرے جدّی بھائیوں اور قریبیوں کو دیکھا کہ وہ مہلک امور میں منہمک ہیں...... اور اللہ تعالیٰ کے وجود کے منکر اور مفسد لوگ ہیں...... اور اُس نے دیکھا کہ وہ لوگوں کو بدیوں اور شرارتوں کی طرف بلاتے اور نیکی کے کاموں سے روکتے ہیں...... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بدزبانی سے باز نہیں آتے بلکہ اس پر اصرار کرتے ہیں...... اسی دَوران میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے دین کی تجدید کے لئے چُن لیا...... اور اپنے الہامات، مخاطبات اور مکاشفات سے مجھے بہرہ ور کیا...... جس پر اُنہوں نے سرکشی کی اور تمسخر کے طور پر مجھ سے نشانات کا مطالبہ کیا اور کہا کہ ہمیں ایسے معبود کا کوئی علم نہیں جو کسی سے کلام کرتا ہو...... اور اگر یہ شخص سچا ہے تو ہمیں کوئی نشان دکھائے...... اسی طرح یہ لوگ اپنی حد سے بڑھتے گئے اور اپنی جہالتوں میں سرکش ہوتے گئے اور ان کا تکبر روز بروز بڑھتا گیا حتیٰ کہ انہوں نے اپنے گندے خیالات کی اشاعت شروع کر دی اور کم عقل لوگوں کو اپنے فریبوں کا شکار بنانے لگے چنانچہ انہوں نے ایک گندہ اشتہار نکالا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی ہیں اور قرآن کریم کے متعلق بدزبانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار کیا ہے اور ساتھ ہی مجھ سے میری سچائی کے متعلق نشانات کا مطالبہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت مانگا ہے اور انہوں نے اپنا یہ اشتہار

فِي الْاٰفَاقِ وَالْاَقْطَارِ وَاَعَانُوْا بِهَا كَفَرَةَ الْهِنْدِ وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيْرًا مَّا سُمِعَ مِثْلُهٗ فِي الْفَرَاعِنَةِ الْاَوَّلِيْنَ۔ فَلَمَّا بَلَغَنِيْ كِتَابُهُمُ الَّذِيْ كَانَ قَدْ صَنَّفَهٗ كَبِيْرُهُمْ فِي الْخُبْثِ وَالْعُمُرِ...... فَاِذَا الْكَلِمَاتُ كَلِمَاتٌ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهَا...... فَغَلَّقْتُ الْاَبْوَابَ وَدَعَوْتُ الرَّبَّ الْوَهَّابَ۔ وَطَرَحْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَخَرَرْتُ اَمَامَهٗ سَاجِدًا...... وَ قُلْتُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ انْصُرْ عَبْدَكَ وَاخْذُلْ اَعْدَآئَكَ۔ اِسْتَجِبْنِيْ يَا رَبِّ اسْتَجِبْنِيْ۔ اِلَامَ يُسْتَهْزَءُ بِكَ وَ بِرَسُوْلِكَ۔ وَ حَتَّامَ يُكَذِّبُوْنَ كِتَابَكَ وَيَسُبُّوْنَ نَبِيَّكَ۔ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا مُعِيْنُ۔

فَرَحِمَ رَبِّيْ عَلٰى تَضَرُّعَاتِيْ وَزَفَرَاتِيْ وَعَبَرَاتِيْ وَنَادَانِيْ وَقَالَ۔

اِنِّيْ رَاَيْتُ عِصْيَانَهُمْ وَطُغْيَانَهُمْ فَسَوْفَ اَضْرِبُهُمْ بِاَنْوَاعِ الْاٰفَاتِ اُبِيْدُهُمْ مِّنْ تَحْتِ السَّمٰوٰتِ وَ سَتَنْظُرُ مَا اَفْعَلُ بِهِمْ وَ كُنَّا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَادِرِيْنَ۔ اِنِّيْ اَجْعَلُ نِسَآءَ هُمْ اَرَامِلَ وَ اَبْنَآءَهُمْ يَتَامٰى وَبُيُوْتَهُمْ خَرِبَةً لِّيَذُوْقُوْا طَعْمَ مَا قَالُوْا وَمَا كَسَبُوْا۔ وَلٰكِنْ لَّآ اُهْلِكُهُمْ دَفْعَةً وَّاحِدَةً بَلْ قَلِيْلًا قَلِيْلًا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ وَيَكُوْنُوْنَ مِنَ التَّوَّابِيْنَ اِنَّ لَعْنَتِيْ نَازِلَةٌ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى جُدْرَانِ

بقیہ ترجمہ۔ تمام اطرافِ عالم میں شائع کیا ہے اور اس طرح سے ہندوستان بھر کے غیر مسلم لوگوں کو اسلام کے خلاف مدد دی ہے اور اس قدر تکبر کیا ہے جو پہلے فراعنہ نے بھی نہیں کیا ہوگا سو جب ان کے سرغنہ کا جو خباثت میں بھی اُن کا بڑا ہے جیسا کہ عمر میں بڑا ہے، لکھا ہوا یہ اشتہار مجھے ملا...... تو میں نے دیکھا کہ وہ الفاظ ایسے تھے کہ قریب تھا کہ آسمان ان کی وجہ سے پھٹ جائیں...... اس پر میں نے دروازوں کو بند کرلیا اور خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر کر دُعا کی...... اور کہا کہ اے میرے ربّ! اے میرے ربّ! اپنے بندہ کی نصرت فرما اور اپنے دشمنوں کو ذلیل و رُسوا کر۔ اے میرے ربّ! میری دُعا سن اور اُسے قبول فرما۔ کب تک تجھ سے اور تیرے رسُول سے تمسخر کیا جائے گا اور کس وقت تک یہ لوگ تیری کتاب کو جھٹلاتے اور تیرے نبی کے حق میں بدکلامی کرتے رہیں گے۔ اے ازلی ابدی۔ اے مددگار خدا! میں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تیرے حضور فریاد کرتا ہوں۔

تب میرے ربّ نے میری گریہ وزاری اور میری آہوں کو سُن کر مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے پکار کر فرمایا۔

میں نے اُن کی نافرمانی اور سرکشی کو دیکھا ہے میں اُن پر طرح طرح کی آفات ڈال کر اُنہیں آسمان کے نیچے سے نابود کردوں گا اور تم جلد دیکھو گے کہ میں ان کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہوں اور ہم ہر ایک بات پر قادر ہیں۔ میں اُن کی عورتوں کو بیوہ اُن کے بچوں کو یتیم اور اُن کے گھروں کو ویران کردوں گا اور اس طرح سے وہ اپنی باتوں کا اور اپنی کارروائیوں کا مزہ چکھیں گے لیکن میں اُنہیں یکدم ہلاک نہیں کروں گا بلکہ تدریجاً پکڑوں گا تا کہ اُنہیں رجوع اور توبہ کا موقع ملے۔ میری لعنت اُن پر

بُیُوْتِهِمْ وَعَلٰی صَغِیْرِهِمْ وَ کَبِیْرِهِمْ وَنِسَآءِهِمْ وَرِجَالِهِمْ وَ نَزِیْلِهِمُ الَّذِیْ دَخَلَ اَبْوَابَهُمْ۔ وَکُلُّهُمْ کَانُوْا مَلْعُوْنِیْنَ۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَطَعُوْا تَعَلُّقَهُمْ مِّنْهُمْ وَبَعُدُوْا مِنْ مَّجَالِسِهِمْ فَاُولٰٓئِکَ مِنَ الْمَرْحُوْمِیْنَ۔

هٰذِهٖ خُلَاصَةُ مَآ اَلْهَمَنِیْ رَبِّیْ۔ فَبَلَّغْتُ رِسَالَاتِ رَبِّیْ فَمَا خَافُوْا وَمَا صَدَّقُوْا بَلْ زَادُوْا طُغْیَانًا وَّ کُفْرًا وَّظَلُّوْا یَسْتَهْزِءُوْنَ کَاَعْدَآءِ الدِّیْنِ۔ فَخَاطَبَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ:

اِنَّا سَنُرِیْهِمْ اٰیَاتٍ مُّبْکِیَةً وَّ نُنَزِّلُ عَلَیْهِمْ هُمُوْمًا عَجِیْبَةً۔ وَ اَمْرَاضًا غَرِیْبَةً۔ وَنَجْعَلُ لَهُمْ مَعِیْشَةً ضَنْکًا وَنَصُبُّ عَلَیْهِمْ مَصَآئِبَ فَلَا یَکُوْنُ لَهُمْ اَحَدٌ مِّنَ النَّاصِرِیْنَ۔

فَکَذَالِکَ فَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهِمْ وَاَنْقَضَ ظُهُوْرَهُمْ بِاَثْقَالِ الْهُمُوْمِ وَالدُّیُوْنِ وَالْحَاجَاتِ۔ وَاَنْزَلَ عَلَیْهِمْ مِّنْ اَنْوَاعِ الْبَلَایَا وَالْاٰفَاتِ۔ وَفَتَحَ عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ الْمَوْتِ وَالْوَفَاتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ اَوْ یَکُوْنُوْنَ مِنَ الْمُتَنَبِّهِیْنَ وَلٰکِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ فَمَا فَهِمُوْا وَمَا تَنَبَّهُوْا وَمَا کَانُوْا مِنَ الْخَآئِفِیْنَ۔

وَلَمَّا قَرُبَ وَقْتُ ظُهُوْرِ الْاٰیَةِ اتَّفَقَ فِیْ تِلْکَ الْاَیَّامِ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْ اَعَزِّ اَعِزَّتِهِمُ الَّذِیْ کَانَ اسْمُهٗ اَحْمَدْ بِیْك اَرَادَ اَنْ یَّمْلِكَ اَرْضَ اُخْتِهِ الَّتِیْ کَانَ بَعْلُهَا مَفْقُوْدَ الْخَبَرِ مِنْ سِنِیْنَ۔‘‘

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۶۶ تا ۵۷۰)

بقیہ ترجمہ۔ اُن کے گھروں پر، اُن کے چھوٹوں اور بڑوں پر، اُن کی عورتوں اور مَردوں پر اور اُن کے اُس مہمان پر جو اُن کے گھر میں داخل ہوگا پڑے گی اور اُن تمام پر لعنت برسے گی سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائیں اور اچھے عمل کریں اور اُن سے اپنے تعلقات منقطع کرلیں اور اُن کی مجالس سے دُوری اختیار کریں۔ پس وہی لوگ ہیں جن پر رحم کیا جائے گا۔

یہ میرے ربّ کی اس وحی کا خلاصہ ہے جو اُس نے مجھ پر نازل کی۔ پس میں نے اپنے پروردگار کے پیغامات اُن کو پہنچادیئے لیکن نہ تو وہ ڈرے اور نہ ہی انہوں نے تصدیق کی بلکہ سرکشی اور انکار میں بڑھتے گئے اور استہزاء میں دشمنانِ دین کا سا شیوہ اختیار کرلیا۔ پس میرے ربّ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

ہم اُنہیں رُلانے والے نشانات دکھائیں گے اور اُن پر عجیب عجیب ہموم و امراض نازل کریں گے اور اُن کی معیشت تنگ کردیں گے اور اُن پر مصائب پر مصائب ڈالیں گے اور کوئی انہیں بچانے والا نہیں ہوگا۔

پس اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ سلوک کیا۔ غموں، قرضوں اور حاجات کے بوجھ سے ان کی پیٹھیں توڑ دیں اور ان پر قِسم قِسم کے مصائب اور آفات نازل کئے اور موت فوت کے دروازے ان پر کھول دیئے تا کہ وہ باز آئیں اور غفلت کو چھوڑ دیں لیکن ان کے دل سخت ہوگئے پس وہ نہ سمجھے اور نہ بیدار ہوئے اور نہ ہی اُنہیں کوئی خوف لاحق ہوا۔ اور جب

(ب) ''نامبردہ[1] کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچازاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی۔ غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا ہے اور مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین ملکیت جس کا ہمیں حق پہنچتا ہے نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری میں درج کرادی گئی تھی۔ اب حال کے بندوبست میں جو ضلع گورداسپورہ میں جاری ہے نامبردہ یعنی ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچ ہزار روپیہ کی قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرادیں چنانچہ اُن کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بے کار تھا اس لئے مکتوب الیہ نے بتمام تر عجز وانکسار ہماری طرف رجوع کیا تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں اور قریب تھا کہ دستخط کر دیتے ،لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدّت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جنابِ الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیے سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آ پہنچا تھا جس کو خدائے تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اُس خدائے قادر وحکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح[2] کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور اُن کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروّت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت

بقیہ ترجمہ۔ نشان کے ظہور کا وقت قریب آیا تو ان ایام میں ایسا اتفاق ہوا کہ ان لوگوں کے ایک نہایت ہی قریبی رشتہ دار نے جس کا نام احمد بیگ تھا ارادہ کیا کہ اپنی ہمشیرہ کی زمین پر قبضہ کر لے۔ جس کا خاوند کئی سالوں سے مفقود الخبر ہو گیا تھا۔

[1] یعنی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری۔ (شمس)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔'' وَاُنْبِئْتُ مِنْ اَخْبَارٍ مَّا ذَهَبَ وَهْلِيْ قَطُّ اِلَيْهَا وَمَا كُنْتُ اِلَيْهَا مِنَ الْمُسْتَدْنِيْنَ۔ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ اَنِ اخْطُبْ صَبِيَّتَهُ الْكَبِيْرَةَ لِنَفْسِكَ۔ وَقُلْ لَّهٗ لِيُصَاهِرْكَ اَوَّلًا ثُمَّ لِيَقْتَبِسْ مِنْ قَبَسِكَ۔ وَقُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ لِاَهَبَكَ مَاطَلَبْتَ مِنَ الْاَرْضِ وَاَرْضًا اُخْرٰى مَعَهَا وَاُحْسِنَ اِلَيْكَ بِاِحْسَانَاتٍ اُخْرٰى عَلٰى اَنْ تُنْكِحَنِيْ اِحْدٰى بَنَاتِكَ الَّتِيْ هِيَ كَبِيْرَتُهَا۔ وَذَالِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ۔ فَاِنْ قَبِلْتَ فَسَتَجِدُنِيْ مِنَ الْمُتَقَبِّلِيْنَ۔ وَاِنْ لَّمْ تَقْبَلْ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ اِنْكَاحَهَا رَجُلًا اٰخَرَ لَا يُبَارَكُ لَهَا وَلَا لَكَ فَاِنْ لَّمْ تَزْدَجِرْ فَيُصَبُّ عَلَيْكَ مَصَائِبُ وَاٰخِرُ الْمَصَائِبِ مَوْتُكَ فَتَمُوْتُ بَعْدَ النِّكَاحِ اِلٰى ثَلَاثِ سِنِيْنَ۔ بَلْ مَوْتُكَ قَرِيْبٌ وَّيَرِدُ عَلَيْكَ وَاَنْتَ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَكَذَالِكَ يَمُوْتُ بَعْلُهَا الَّذِيْ يَصِيْرُ زَوْجَهَا اِلٰى حَوْلَيْنِ وَسِتَّةِ اَشْهُرٍ قَضَآءً مِّنَ اللّٰهِ فَاصْنَعْ مَآ اَنْتَ صَانِعُهٗ وَاِنِّيْ لَكَ لَمِنَ النَّاصِحِيْنَ...... ثُمَّ كَتَبْتُ اِلَيْهِ مَكْتُوْبًا بِاِيْمَاءِ مَنَّانِيْ وَاِشَارَةِ رَحْمَانِيْ...... وَهَآ اَنَا كَتَبْتُ مَكْتُوْبِيْ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ لَا عَنْ اَمْرِيْ فَاحْفَظْ مَكْتُوْبِيْ هٰذَا

اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصّہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی بُرا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روزِ نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دُختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔[۱، ۲] اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

بقیہ حاشیہ۔ فِیْ صَنْدُوْقِکَ فَاِنَّہٗ مِنْ صَدُوْقٍ اَمِیْنٍ۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اَنَّنِیْ فِیْہِ صَادِقٌ وَکُلُّ مَا وَعَدْتُّ فَھُوَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَا قُلْتُ اِذْ قُلْتُ وَلٰکِنْ اَنْطَقَنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِاِلْھَامِہٖ۔'' (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۲ تا ۵۷۴)

(ترجمہ از مرتّب) مجھے ایسے امور پر اطلاع دی گئی جن کی طرف کبھی میرا وہم بھی نہ گیا تھا اور نہ اُن کا مجھے کچھ پتہ تھا۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کے ذریعہ سے حکم دیا کہ اس شخص کی بڑی لڑکی کے رشتہ کے لئے تحریک کر اور اُسے کہہ کہ پہلے وہ تم سے مصاہرت کا تعلق قائم کرے اور اس کے بعد تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے۔ نیز اُسے کہہ کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو زمین تم نے مانگی ہے وہ میں تمہیں دے دوں اور اس کے علاوہ کچھ اور زمین بھی۔ نیز تم پر اور کئی رنگ میں احسانات کروں بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا رشتہ مجھ سے کر دو اور یہ تمہارے اور میرے درمیان ایک عہد و پیمان ہے جسے اگر تم قبول کرو گے تو مجھے بہترین طور پر اسے قبول کرنے والا پاؤ گے اور اگر تم نے قبول نہ کیا تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اس لڑکی کا کسی اور شخص سے نکاح نہ اس لڑکی کے حق میں مبارک ہوگا نہ تمہارے حق میں۔ اور اگر تم اپنے ارادے سے باز نہ آئے تو تم پر مصائب نازل ہوں گے اور آخر میں تمہاری موت ہوگی اور تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مر جاؤ گے بلکہ تمہاری موت قریب ہے اور وہ موت ایسے حال میں آئے گی کہ تو غافل ہوگا اور ایسا ہی اُس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ یہ قضاء الٰہی ہے پس تم جو چاہو کرو میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے...... پھر میں نے اُسے اللہ تعالیٰ کے اشارہ سے خط لکھا...... (اور اُسے یہ بھی لکھا کہ) لو میں نے یہ خط خدا کے حکم سے لکھا ہے اپنی رائے سے نہیں لکھا۔ پس اس خط کو اپنے صندوق میں محفوظ رکھ کہ یہ نہایت ہی سچے امین کی طرف سے ہے اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس معاملہ میں سچا ہوں اور جو وعدہ میں نے کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام سے مجھے بلوایا ہے۔

۱؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''تین سال تک فوت ہونا روزِ نکاح کے حساب سے ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ کوئی واقعہ اور حادثہ اس سے پہلے نہ آوے بلکہ بعض مکاشفات کے رُو سے مکتوب الیہ کا زمانہ حوادث جن کا انجام معلوم نہیں، نزدیک پایا جاتا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ منہ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۸۶ حاشیہ)

۲؎ والد اس عورت کا نکاح سے چوتھے مہینے مطابق پیشگوئی فوت ہو گیا یعنی نکاح ۷ راپریل ۱۸۹۲ء کو ہوا اور وہ ۳۰ رستمبر ۱۸۹۲ء کو بمقام ہوشیار پور گزر گیا۔ منہ'' (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۸۶ حاشیہ)

پھران دنوں میں جوزیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کررکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجامِ کار اِسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلاوے گا چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے۔

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَ يَرُدُّهَا اِلَيْكَ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔ اَنْتَ مَعِيْ وَ اَنَا مَعَكَ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کررہے تھے۔ سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اُس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا ربّ وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے تُو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی۔ یعنی گو اوّل میں احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بدظنّی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخر خدا تعالیٰ کی مدد کو دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی۔‘‘

(اشتہار ۱۰؍جولائی ۱۸۸۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۷۷، ۱۷۸ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ج) ’’فَمِنْهَا[1] مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ فِيْ عَشِيْرَتِيْ الْاَقْرَبِيْنَ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُكَذِّبُوْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ۔ وَيَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ وَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلَى اللّٰهِ وَلَا اِلٰى كِتَابِهٖ وَلَا اِلٰى رَسُوْلِهٖ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ۔ وَقَالُوْا لَا نَتَقَبَّلُ اٰيَةً حَتّٰى يُرِيَنَا اللّٰهُ اٰيَةً فِيْ اَنْفُسِنَا وَاِنَّا لَا نُؤْمِنُ بِالْفُرْقَانِ وَلَا نَعْلَمُ مَا الرِّسَالَةُ وَمَا الْاِيْمَانُ وَ اِنَّا مِنَ الْكَافِرِيْنَ۔ فَدَعَوْتُ رَبِّيْ بِالتَّضَرُّعِ وَ الْاِبْتِهَالِ

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) پس منجملہ ان نشانات کے ایک وہ نشان ہے جو میرے ربّ نے میرے قریبی رشتہ داروں کے بارے میں وعدہ کیا۔ وہ الٰہی نشانات کو جھٹلاتے اور استہزاء کرتے تھے اور اللہ اور اس کے رسول کا انکار کرتے اور کہتے کہ ہمیں اللہ اور اس کی کتاب کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس کے رسول خاتم النبیینؐ کی حاجت ہے اور یہ بھی کہتے کہ ہم کوئی نشان اس وقت تک قبول نہیں کریں گے جب تک کہ خدا ہمیں اپنے آدمیوں میں کوئی نشان دکھائے اور ہمیں تو ان پر کوئی ایمان نہیں اور ہم نہیں جانتے کہ رسالت اور ایمان کیا ہے۔ ہم ان کے منکر ہیں۔ تب میں نے اپنے ربّ سے تضرع اور

وَمَدَدْتُّ اِلَیْہِ اَیْدِی السُّؤَالِ فَاَلْھَمَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ

سَاُرِیْھِمْ اٰیَۃً مِّنْ اَنْفُسِھِمْ۔

وَاَخْبَرَنِیْ وَقَالَ

اِنَّنِیْ سَاَجْعَلُ بِنْتًا مِّنْ بَنَاتِھِمْ اٰیَۃً لَّھُمْ

فَسَمَّاھَا وَقَالَ

اِنَّھَا سَیُجْعَلُ[۱] ثَیِّبَۃً وَّیَمُوْتُ بَعْلُھَا وَاَبُوْھَا اِلٰی ثَلٰثِ سَنَۃٍ مِّنْ یَّوْمِ النِّکَاحِ۔ ثُمَّ نَرُدُّھَا اِلَیْکَ بَعْدَ مَوْتِھِمَا وَلَا یَکُوْنُ اَحَدُھُمَا مِنَ الْعَاصِمِیْنَ۔

وَقَالَ

اِنَّا رَآدُّوْھَآ اِلَیْکَ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ ‘‘

(کرامات الصادقین ٹائٹل پیج آخری ورق۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۶۲)

۱۸۸۸ء ’’اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۷ء[۲] کی پیشگوئی کا انتظار کریں جس کے ساتھ یہ بھی الہام ہے۔

وَیَسْئَلُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ۔ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ۔ زَوَّجْنَا کَھَا لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِیْ۔ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔

اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں مجھے اپنے ربّ کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات

بقیہ ترجمہ۔ عاجزی کے ساتھ دُعا کی اور اس کی طرف سوال کا ہاتھ بڑھایا تو میرے ربّ نے الہام کیا اور فرمایا۔

میں انہیں اُن کے اپنے آدمیوں میں نشان دکھاؤں گا۔

اور بتایا کہ میں اُن کی ایک لڑکی کو اُن کے حق میں نشان بناؤں گا اور اس کی تعیین کی اور فرمایا کہ وہ بیوہ ہو جائے گی اور اس کا خاوند اور اس کا باپ روزِ نکاح سے تین سال کے اندر اندر مر جائیں گے اور اُن کی موت کے بعد ہم اُسے تیری طرف لوٹائیں گے اور ان میں سے کوئی اسے بچا نہیں سکے گا اور فرمایا کہ ہم اُسے تیری طرف لوٹائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں ٹل نہیں سکتیں تمہارا ربّ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۱؎ غالباً سہو کاتب ہے ’’سَتُجْعَلُ‘‘ ہونا چاہیے۔ (شمس)

۲؎ سہو کتابت ہے۔ جولائی ۱۸۸۸ء ہونا چاہیے۔ ملاحظہ ہو آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۸۸۔ (شمس)

کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح[1] باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔ اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے۔''

(اشتہار ۲۷؍دسمبر ۱۸۹۱ء ملحق بہ آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۰)

جولائی ۱۸۸۸ء ''الہام[2]...... فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ اس کی تفصیل مکرر توجہ سے یہ کھلی ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے کنبے اور قوم میں سے ایسے تمام لوگوں پر کہ جو اپنی بے دینی اور بدعتوں کی حمایت کی وجہ سے پیشگوئی کے مزاحم ہونا چاہیں گے اپنے قہری نشان نازل کرے گا اور ان سے لڑے گا اور انہیں انواع اقسام کے عذابوں میں مبتلا کر دے گا اور وہ مصیبتیں اُن پر اتارے گا جن کی ہنوز اُنہیں خبر نہیں۔ اُن میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہو گا جو اِس عقوبت سے خالی رہے کیونکہ انہوں نے نہ کسی اور وجہ سے بلکہ بے دینی کی راہ سے مقابلہ کیا۔''

(اشتہار ۱۵؍جولائی ۱۸۸۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۸۱ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۸۸۸ء ''ہمیں اس[3] رشتہ کی درخواست کی کچھ ضرورت نہیں تھی، سب ضرورتوں کو خدا تعالیٰ نے پورا کر دیا تھا۔ اولاد بھی عطا کی اور اُن میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ[4] ہو گا۔ بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدّت تک وعدہ دیا جس کا نام محمود احمد ہو گا اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔''

(اشتہار ۱۵؍جولائی ۱۸۸۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۸۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط یہ بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ اَيَّتُهَا الْمَرْءَةُ تُوْبِيْ تُوْبِيْ فَاِنَّ الْبَلَآءَ عَلٰى عَقِبِكِ۔[5] پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۷۰)

[2] مندرجہ اشتہار مورخہ دہم جولائی ۱۸۸۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۱۷۸ مطبوعہ ۲۰۱۸ء۔ (مرزا بشیر احمد)

[3] یعنی محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ کے رشتہ کی۔ (مرزا بشیر احمد)

[4] (نوٹ از حضرت مولانا جلال الدین شمسؓ) یعنی بشیر اوّل جو ۷؍اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوا اور ۴؍نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہو گیا اور اس کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ''دین کا چراغ'' لکھا ہے یہ اُس زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جبکہ ابھی آپ پر یہ بات نہیں کھلی تھی کہ ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء والے الہام میں دراصل دو لڑکوں کی خبر دی گئی تھی۔ ایک وہ لڑکا جو مہمان کے طور پر آنے والا تھا اور اُس نے دوسرے لڑکے کے لئے بطور ارہاص کے ہونا تھا اور دوسرا وہ جو عمر پانے والا تھا

[5] (ترجمہ از ناشر) اے عورت! توبہ کر توبہ کر کیونکہ بلا تیری نسل کے سر پر کھڑی ہے۔

اگست ۱۸۸۸ء ''اللہ جلّ شانہٗ نے مجھے خبر دی کہ

يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ صُلَحَآءُ الْعَرَبِ وَاَبْدَالُ الشَّامِ ۔ وَتُصَلِّيْ عَلَيْكَ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ ۔

وَ يَحْمَدُكَ اللّٰهُ عَنْ عَرْشِهٖ ۔''[1] (از مکتوب بنام منشی مظہر حسین صاحب۔مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۶۲۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

اگست ۱۸۸۸ء ''بارہا غوث اور قطب وقت میرے پر مکشوف کئے گئے جو میری عظمتِ مرتبت پر ایمان لائے ہیں اور لائیں گے۔'' (از مکتوب بنام منشی مظہر حسین صاحب۔مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۶۲۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

اگست ۱۸۸۸ء ''اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی وہ جہنمی ہے۔''

(از مکتوب بنام منشی مظہر حسین صاحب۔مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۶۲۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۸ء ''یہ بات کھلی کھلی الہام الٰہی نے ظاہر کردی کہ بشیر جو فوت ہوگیا ہے وہ بے فائدہ نہیں آیا تھا بلکہ اُس کی موت اُن سب لوگوں کی زندگی کا موجب ہوگی جنہوں نے محض لِلّٰہ اُس کی موت سے غم کیا اور اُس ابتلا کی برداشت کر گئے کہ جو اُس کی موت سے ظہور میں آیا۔'' (سبز اشتہار۔روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۲، ۴۶۳ حاشیہ)

۱۸۸۸ء ''اس[2] موت کی تقریب پر بعض مسلمانوں کی نسبت یہ الہام ہوا۔

اَحَسِبَ[3] النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۔ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهَالِكِيْنَ ۔ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى

بقیہ حاشیہ۔ اور بشیر اوّل کے لئے دین کے چراغ کا لفظ اُس کی ذاتی استعدادات کی بناء پر استعمال کیا گیا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صاحبزادے ابراہیم کے متعلق فرماتے ہیں۔ لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِيْمُ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۔ یعنی اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو وہ ایسی استعداد رکھتا تھا کہ نبی ہوجاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والے الہام کی تشریح اپنے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء والے ''سبز اشتہار'' میں فرمادی ہے جس کا ذکر آگے آتا ہے۔

[1] (ترجمہ از مرتّب) تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے۔ زمین و آسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ [2] یعنی بشیر اوّل کی موت۔ (مرزا بشیر احمد)

[3] (ترجمہ از ناشر) کیا لوگ یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور آزمائے نہیں جائیں گے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم! تو ہمیشہ یوسف ہی کا ذکر کرتا رہے گا یہاں تک کہ تُو (غم سے) نڈھال ہوجائے یا ہلاک ہوجانے والوں میں سے ہوجائے۔ چہرے بگڑ گئے۔ پس تو ان سے کچھ عرصہ تک اعراض کر۔

حِیْنٍ۔ اِنَّ الصَّابِرِیْنَ یُوَفّٰی اَجْرُھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

اب خدا تعالیٰ نے اِن آیات میں صاف بتلا دیا کہ بشیر کی موت لوگوں کی آزمائش کے لئے ایک ضروری امر تھا جو کچے تھے وہ مصلح موعود کے ملنے سے نومید ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ تُو اسی طرح اس یوسف کی باتیں ہی کرتا رہے گا یہاں تک کہ قریب المرگ ہو جائے گا یا مرجائے گا۔ سو خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ ایسوں سے اپنا منہ پھیر لے جب تک وہ وقت پہنچ جائے اور بشیر کی موت پر جو ثابت قدم رہے اُن کے لئے بے اندازہ اجر کا وعدہ ہوا۔ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں اور کوتہ بینوں کی نظر میں حیرت ناک۔''

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ ۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۸ء ''اِنَّ لِیْ کَانَ اِبْنًا صَغِیْرًا وَّکَانَ اسْمُہٗ بَشِیْرًا فَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ فِیْ اَیَّامِ الرِّضَاعِ۔ وَاللّٰہُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰثَرُوْا سُبُلَ التَّقْوٰی وَالْاِرْتِیَاعِ فَاُلْھِمْتُ مِنْ رَّبِّیْ۔ اِنَّا نَرُدُّہٗ اِلَیْکَ تَفَضُّلًا عَلَیْکَ۔''[۱]

(سِرّ الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۸۱)

۱۸۸۸ء (الف) ''خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یَخْلُقُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ۔''

(سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۳ حاشیہ)

(ب) ''ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا ہے چنانچہ فرمایا کہ

دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا

یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے جس کی نسبت فرمایا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ یَخْلُقُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ۔''

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ ۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۸۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

بقیہ ترجمہ۔ یقیناً صبر کرنے والوں کو بغیر حساب ان کا اجر دیا جائے گا۔

[۱] (ترجمہ از مرتّب) میرا ایک لڑکا جس کا نام بشیر احمد تھا شیر خوارگی کے ایام میں فوت ہوگیا اور حق یہ ہے کہ جن لوگوں نے تقویٰ اور خشیتِ الٰہی کے طریق کو اختیار کر لیا ہو اُن کی نظر اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتی ہے۔ اس وقت مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم محض اپنے فضل اور احسان سے وہ تجھے واپس دیں گے۔ (یعنی اس کا مثیل عطا ہوگا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرا بیٹا عطا کیا۔ شمس)

(ج) ’’خدائے عزّوجلّ نے ...... اپنے لُطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمودؔ بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔‘‘

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۲۰۷ حاشیہ۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۸۸۸ء ’’میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمودؔ ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ

محـــمــود

تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔‘‘ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۴)

۱۸۸۸ء ’’مجھے ایک خواب میں اُس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ۔

اے فخرِ رُسل قُرب تو معلومم شد دیر آمدۂ ز راہِ دُور آمدۂ [۱]

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۲۰۸ حاشیہ۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۸۸۸ء (الف) ’’خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیرؔ کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو رُوحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیرؔ کی نسبت ہے۔‘‘ (سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۳ حاشیہ)

(ب) ’’اور یہ دھوکہ کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفّٰی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اُس کے ساتھ فضل ہے کہ جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضلؔ رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اُس کا محمودؔ اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی

---

۱ (ترجمہ از مرتّب) اے رسُولوں کے فخر تیرا خدا کے نزدیک مقامِ قرب مجھے معلوم ہوگیا ہے تُو دیر سے آیا ہے (اور) دُور کے راستہ سے آیا ہے۔

ہے اور ایک الہام میں اُس کا نام فضلِ عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اُس کا آنا معرضِ التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اُٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمتِ الٰہیہ نے اُس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اوّل جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا اِس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔'' [۱]

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۷ حاشیہ)

---

[۱] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) مورخہ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کو جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پیدا ہوئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی پیدائش کی اطلاع اس اشتہار کے ذریعہ جس کا عنوان ''تکمیل تبلیغ'' تھا۔ یوں شائع فرمائی۔

''خدائے عزّوجلّ نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اِس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہٖ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا اور اگر مدّتِ مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزّوجلّ اُس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کر لے۔ مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ جاری ہوا تھا ؎

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد   دیر آمدۂ ز راہِ دُور آمدۂ

پس اگر حضرت باری جلّ شانہٗ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو ورنہ وہ بفضلہٖ تعالیٰ دوسرے وقت پر آئے گا۔'' (اشتہار تکمیل تبلیغ مطابق ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۲۰۷، ۲۰۸ حاشیہ۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اس اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہی قرار دیا اور تفاؤل کے طور پر نام بھی بشیر الدین محمود رکھا مگر کامل انکشاف کے بعد صحیح اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا۔ سو حضور علیہ السلام ایفائے عہد فرماتے ہیں اور اس امر کے متعلق مختلف کتب میں اطلاع دیتے ہیں۔

(الف) ''محمود جو بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی مع محمود کے نام کے

۱۸۸۸ء (الف) ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبتِ مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدّارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ

بقیہ حاشیہ۔ موجود ہے جو پہلے لڑکے کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا جو رسالہ کی طرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے۔'' (ضمیمہ انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۹)

(ب) ''پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمودؔ کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اَب پیدا ہوگا اور اُس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اَب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔''

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۶)

(ج) ''**محمودؔ** جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمودؔ رکھا جائے گا...... پھر جبکہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی ...... تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ **محمودؔ** پیدا ہوا۔'' (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵، صفحہ ۲۱۹)

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کے حاشیہ میں خیال ظاہر فرمایا تھا اور بعض دوسرے مقامات پر بھی اشارات کئے ہیں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں پوری ہوئی۔ چنانچہ جملہ واقعات اور کوائف اس پر شاہد ہیں اور خود حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے صراحت کے ساتھ اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) چنانچہ حضور نے ۲۸؍جنوری ۱۹۴۴ء بروز جمعۃ المبارک خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم پاکر اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں۔

(الف) ''خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت آخر اس امر کو ظاہر کر دیا اور مجھے اپنی طرف سے علم بھی دے دیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں۔''

(ب) ''آج پہلی دفعہ میں نے وہ تمام پیشگوئیاں پڑھیں اور اب ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کے بعد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے یہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے ہی پوری کی ہے۔''

(روزنامہ الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء صفحہ ۶)

سے بیعت[1] کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں اُنہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں اُن کا غمخوار رہوں گا اور اُن کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دُعا اور میری توجہ میں اُن کے لئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربّانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان طیار ہوں گے۔ یہ ربّانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچا دیا ہے۔ اس بارہ میں عربی الہام یہ ہے۔

اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا۔ اَلَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ۔''

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۷۰)

(ترجمہ) جب تو نے اس خدمت کے لئے قصد کر لیا تو خدا تعالیٰ پر بھروسا کر اور یہ کشتی ہماری آنکھوں کے رُو برو اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کریں گے وہ تجھ سے نہیں بلکہ خدا سے بیعت کریں گے خدا کا ہاتھ ہوگا جو ان کے ہاتھوں پر ہوگا۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۶۵)

(ب) ''اُس نے اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفانِ ضلالت برپا ہے تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی طیار کر۔ جو شخص اِس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا اور جو انکار میں رہے گا اُس کے لئے موت درپیش ہے۔ اور فرمایا کہ جو شخص تیرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا اُس نے تیرے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔'' (فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۴، ۲۵)

۱۸۸۹ء ''خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا...... کہ خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حاضر ہو جاؤ اور اپنے ربّ کریم کو اکیلا مت چھوڑو۔ جو شخص اُسے اکیلا چھوڑتا ہے وہ اکیلا چھوڑا جائے گا۔''

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۲۰۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۴ر مارچ ۱۸۸۹ء ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض فوائد و منافع بیعت کہ جو آپ لوگوں کے لئے مقدّر ہیں اِس انتظام پر موقوف ہیں کہ آپ سب صاحبوں کے اسماء مُبارکہ ایک کتاب میں بقید ولدیت و سکونت مستقل و عارضی طور معہ کسی قدر کیفیت کے (اگر ممکن ہو) اندراج پاویں۔''

(اشتہار گذارش ضروری مورخہ ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء۔ ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۵۸)

---

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) بیعتِ اولیٰ لدھیانہ میں ۲۰ر رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء بروز شنبہ کو ہوئی۔

۴؍مارچ ۱۸۸۹ء ’’یہ انتظام جس کے ذریعہ سے راستبازوں کا گروہ کثیر ایک ہی سلک میں منسلک ہوکر وحدت مجموعی کے پیرایہ میں خلق اللہ پر جلوہ نما ہوگا اور اپنی سچائی کی مُختلفُ المَخرَج شعاعوں کو ایک ہی خطِ ممتد میں ظاہر کرے گا۔ خداوند عزّوجلّ کو بہت پسند آیا ہے۔‘‘

(اشتہار گذارش ضروری مورخہ ۴؍مارچ ۱۸۸۹ء۔ ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۵۹)

۴؍مارچ ۱۸۸۹ء ’’خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی[1] پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے اور اس قدوس جلیل الذّات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہوجاؤں۔‘‘

(اشتہار گذارش ضروری مورخہ ۴؍مارچ ۱۸۸۹ء۔ ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۶۲)

مارچ ۱۸۸۹ء ’’منجملہ ان نشانوں کے جو پیشگوئی کے طور پر ظہور میں آئے وہ پیشگوئی ہے جو میں نے اخویم قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی ضلع گوجرانوالہ کے متعلق کی تھی ......اور وہ یہ ہے...... کہ قاضی صاحب آپ کو ایک سخت ابتلاء پیش آنے والا[2] ہے۔‘‘ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۴)

اپریل[3] ۱۸۸۹ء ’’ایک دفعہ مجھے علی گڑھ میں جانے کا اتفاق ہوا اور مرض ضعفِ دماغ کی وجہ سے جس کا قادیان میں بھی کچھ مدّت پہلے دورہ ہوچکا تھا میں اس لائق نہیں تھا کہ زیادہ گفتگو یا اور کوئی دماغی محنت کا کام کرسکتا...... اس حالت میں علی گڑھ کے ایک مولوی صاحب محمد اسمٰعیل نام مجھ سے ملے اور انہوں نے نہایت انکساری سے وعظ کے لئے درخواست کی...... میں نے اس درخواست کو بشوقِ دل قبول کیا اور چاہا کہ لوگوں کے عام مجمع میں اسلام کی حقیقت بیان کروں......**لیکن بعد اس کے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے روکا گیا۔**

۱؎ یعنی بیعت کرنے والوں کی۔ (شمس)

۲؎ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ پیشگوئی حضورؑ نے اس وقت فرمائی جبکہ قاضی صاحب لدھیانہ میں حضورؑ کی بیعت سے مشرف ہوئے اور پھر جس طرح یہ ابتلاء پیش آیا اور پیشگوئی پوری ہوئی اس کی تفصیل قاضی صاحب موصوف نے اپنے خط میں درج کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھیجی چنانچہ حضورؑ نے اس خط کو بھی اسی کتاب تریاق القلوب میں درج فرمادیا۔ تفصیل وہاں دیکھ لی جاوے۔

۳؎ (نوٹ از ناشر) علی گڑھ کا سفر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپریل ۱۸۸۹ء میں اختیار کیا۔

(حیات احمد جلد ۳ صفحہ ۵۳ مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

مجھے یقین ہے کہ چونکہ میری صحت کی حالت اچھی نہیں تھی اس لئے خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ زیادہ مغز خواری کر کے کسی جسمانی بلا میں پڑوں۔ اس لئے اُس نے وعظ کرنے سے مجھے روک دیا۔

ایک دفعہ اس سے پہلے بھی ایسا ہی اتفاق ہوا تھا کہ میری ضُعف کی حالت میں ایک نبی گذشتہ نبیوں میں سے کشفی طور پر مجھ کو ملے اور مجھے بطور ہمدردی اور نصیحت کے کہا کہ اس قدر دماغی محنت کیوں کرتے ہو اس سے تو تم بیمار ہو جاؤ گے۔'' (فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷، ۱۸ حاشیہ)

دسمبر ۱۸۹۰ء

''کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اِس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا
حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا''

(ٹائٹل رسالہ فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱)

۱۸۹۰ء ''حضرت عالی سیدنا و مولانا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بطور پیشگوئی فرما چکے ہیں کہ اِس اُمّت پر ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں وہ یہودیوں سے سخت درجہ کی مشابہت پیدا کر لے گی...... **تب فارسؔ کی اصل میں سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا۔ اگر ایمان ثریّا میں معلّق ہوتا، تو وہ اُسے اس جگہ سے بھی پالیتا۔** یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جس کی حقیقت الہام الٰہی نے اِس عاجز پر کھول دی اور تصریح سے اُس کی کیفیت ظاہر کر دی اور مجھ پر خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے کھول دیا کہ حضرت مسیح بن مریم بھی درحقیقت ایک ایمان کی تعلیم دینے والا تھا جو حضرت موسیٰ سے چودہ سَو برس بعد پیدا ہوا اس زمانہ میں جبکہ یہودیوں کی ایمانی حالت نہایت کمزور ہوگئی تھی اور وہ بوجہ کمزوری ایمان کے ان تمام خرابیوں میں پھنس گئے تھے جو درحقیقت بے ایمانی کی شاخیں ہیں۔ پس جبکہ اس اُمّت کو بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے عہد پر چودہ سو برس کے قریب مدّت گذری تو وہی آفات ان میں بھی بکثرت پیدا ہوگئیں جو یہودیوں میں پیدا ہوئی تھیں۔ تا وہ پیشگوئی پوری ہو جو ان کے حق میں کی گئی تھی۔ پس خدا تعالیٰ نے اِن کے لئے بھی ایک ایمان کی تعلیم دینے والا مثیلِ مسیح اپنی قدرتِ کاملہ سے بھیج دیا۔ **مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو جس کسی کے کان سننے کے ہوں سُنے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور لوگوں کی نظر میں عجیب۔''**

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۹، ۱۰ حاشیہ)

۱۸۹۰ء ''خدا تعالیٰ نے مجھے بھی بشارت دی کہ

موت کے بعد مَیں پھر تجھے حیات بخشوں گا

اور فرمایا کہ

جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرّب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔

اور فرمایا کہ

میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا

پس میری اس دوبارہ زندگی سے مراد بھی میرے مقاصد کی زندگی ہے۔'' (فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۶ حاشیہ)

۱۸۹۰ء ''اس حکیم و قدیر نے اِس عاجز کو اصلاحِ خلائق کے لئے بھیج کر...... دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں[۱] پر امر تائید حق اور اشاعتِ اسلام کو مُنقسم کر دیا...... یہ پانچ طور کا سلسلہ جو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا...... خدا تعالیٰ کی نظر میں یہ سب ضروری ہیں اور جس اصلاح کے لئے اُس نے ارادہ فرمایا ہے وہ اِصلاح بجز استعمال ان پانچوں طریقوں کے ظہور پذیر نہیں ہو سکتی۔''

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱، ۱۲ و ۲۵، ۲۶)

۱۸۹۰ء ''مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ ایک سخت بے دین ہندو سے اس عاجز کی گفتگو ہوئی اور اس نے حد سے زیادہ تحقیر دین متین کے الفاظ استعمال کئے۔ غیرت دینی کی وجہ سے کسی قدر اس عاجز نے وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ پر عمل کیا مگر چونکہ وہ ایک شخص کو نشانہ بنا کر درشتی کی گئی تھی اس لئے الہام ہوا کہ

تیرے بیان میں سختی بہت ہے رِفق چاہیے رِفق۔''

(از مکتوب بنام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۳۱۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

جنوری ۱۸۹۱ء توضیح مرام[۲] (توضیح مرام ٹائٹل پیج روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۹)

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ پانچ شاخیں ہیں جن کی تفصیل حضور اقدس نے آگے اسی کتاب میں فرمائی ہے۔ ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے دوسری اشتہارات۔ تیسری مہمان خانہ اور مہمانوں کی خاطر مدارات۔ چوتھی مکتوبات اور پانچویں شاخ سلسلہ بیعت ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیے فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۲ تا ۲۵)

۲۔ اس رسالہ توضیح مرام کا نام الہامی ہے۔ (عبد اللطیف بہاولپوری)

۱۸۹۱ء ’’فضل الرحمٰن[1] کی نسبت اس عاجز کو پہلے سے ظنِّ نیک ہے۔ایک دفعہ اس کی نسبت

سَیُھْدٰی[2] کا الہام ہو چکا ہے۔‘‘

(ازمکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۱ء ’’اللہ جلّ شانہٗ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ بھی میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ میرے بارہ میں پہلے سے قرآنِ شریف اور احادیثِ نبویہ میں خبر دی گئی ہے اور وعدہ دیا گیا ہے۔‘‘

(ازمکتوب بنام مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی۔مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۴۲۴۔مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۱ء ’’کل میں نے اپنے بازو پر یہ لفظ اپنے تئیں لکھتے ہوئے دیکھا کہ

میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے۔

اور اس کے ساتھ مجھے الہام ہوا۔

اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ[3]

سو میں جانتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ اپنی طرف سے کوئی حجّت ظاہر کر دے گا۔‘‘

(ازمکتوب بنام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۳۱۲۔مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۱؍مارچ ۱۸۹۱ء ’’شاید ایک ہفتہ ہوا میں نے آپ کو خواب میں دیکھا۔گویا آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں کیا کروں۔تو میں نے آپ کو یہ کہا ہے۔

خدا سے ڈر پھر جو چاہے کر۔‘‘

(ازمکتوب بنام شیخ فتح محمد صاحب۔مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۲۸۰۔مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

۱؎ مفتی فضل الرحمٰن صاحب داماد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ۔ (مرزا بشیر احمد)

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) وہ ضرور سیدھے راستہ پر ڈالا جائے گا۔

(نوٹ از عرفانی صاحبؓ) مفتی فضل الرحمٰن صاحبؓ کے رشتہ نکاح کے متعلق حضرت مولوی صاحبؓ نے مشورہ پوچھا تھا......حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مشورہ دیا اور الہام الٰہی نے اس کی تائید فرمائی۔

(ازمکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) میرے ساتھ میرا خدا ہے۔وہ ضرور میرے لئے راستہ پیدا کر دے گا۔

۱۸۹۱ء ''ہماری ایک لڑکی عصمت بی بی نام تھی ایک دفعہ اس[1] کی نسبت الہام ہوا۔

کَرْمُ الْجَنَّۃِ دَوْحَۃُ الْجَنَّۃِ[2]

تفہیم یہ تھی کہ وہ زندہ نہیں رہے گی۔سو ایسا ہی ہوا۔'' (نزول المسیح۔روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۳)

۱۸۹۱ء ''ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ میں نعمت اللہ ولی کا وہ قصیدہ دیکھ رہا تھا جس میں اس نے میرے آنے کی بطور پیشگوئی خبر دی ہے اور میرا نام بھی لکھا ہے اور بتلایا ہے کہ تیرھویں صدی کے اخیر میں وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور میری نسبت یہ شعر لکھا ہے کہ۔

مہدئ وقت و عیسٰیٔ دوراں ہر دو را شہسوار مے بینم

یعنی وہ آنے والا مہدی بھی ہوگا اور عیسٰی بھی ہوگا۔دونوں ناموں کا مصداق ہوگا اور دونوں طور کے دعوے کرے گا۔

پس اِس اثناء میں کہ میں یہ شعر پڑھ رہا تھا عین پڑھنے کے وقت مجھے یہ الہام ہوا۔

از پئے آں محمد احسن را تارکِ روزگار مے بینم[3]

یعنی میں دیکھتا ہوں کہ مولوی سید محمد احسن امروہی اسی غرض کے لئے اپنی نوکری سے جو ریاست بھوپال میں تھی علیحدہ ہو گئے تا خدا کے مسیح موعود کے پاس حاضر ہوں اور اس کے دعوے کی تائید کے لئے خدمت بجالاوے،اور یہ ایک پیشگوئی تھی جو بعد میں نہایت صفائی سے ظہور میں آئی۔''

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۶)

۱۸۹۱ء ''جب یہ آیتیں اُتریں کہ مشرکین رجس ہیں،پلید ہیں،شرّ البریّہ ہیں،سفہا ہیں اور ذریّت شیطان

---

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) سیرۃ المہدی جلد ا صفحہ ۴۴۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحبزادی عصمت بی بی کی وفات ۱۸۹۱ء میں تصنیف واشاعت ازالہ اوہام سے پہلے ہوئی تھی اور یہ الہام بہرحال پہلے کا ہے مگر چونکہ ہم پہلے کی تعیین نہیں کرسکتے اس لئے اسے ۱۸۹۱ء میں ہی رکھا جاتا ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) انگور کی جنّتی بیل۔جنت کا بڑا درخت۔

[3] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یہ الہامی شعر نمونہ پرچہ القادیان یکم ستمبر ۱۹۰۲ء میں بھی درج ہے لیکن پہلے مصرعہ میں ''از پئے آں محمد احسن را'' کی بجائے ''از برایش محمد احسن را'' لکھا ہے۔اگر یہ راوی کے حافظہ کی غلطی نہیں ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس الہامی شعر کی دو[2] قراءتیں ہیں۔وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

ہیں اور اُن کے معبود وقود النار اور حصب جہنّم ہیں تو ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بُلا کر کہا کہ اے میرے بھتیجے! اب تیری دشنام دہی سے قوم سخت مشتعل ہو گئی ہے اور قریب ہے کہ تجھ کو ہلاک کریں اور ساتھ ہی مجھ کو بھی۔ تُو نے اُن کے عقلمندوں کو سفیہ قرار دیا اور اُن کے بزرگوں کو شرّ البریّہ کہا اور ان کے قابلِ تعظیم معبودوں کا نام ہیزمِ جہنّم اور وَقُوْدُ النَّارِ رکھا اور عام طور پر ان سب کو رِجس اور ذرّیت شیطان اور پلید ٹھہرایا۔ میں تجھے خیر خواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام اور دشنام دہی سے باز آجا ورنہ میں قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کہا کہ اے چچا! یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اظہارِ واقعہ اور نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے، اور یہی تو کام ہے جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو میں بخوشی اپنے لئے اِس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اِسی راہ میں وقف ہے۔ میں موت کے ڈر سے اظہارِ حق سے رُک نہیں سکتا۔

اور اے چچا! اگر تجھے اپنی کمزوری اور اپنی تکلیف کا خیال ہے تو تُو مجھے پناہ میں رکھنے سے دست بردار ہو جا۔ بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں میں احکامِ الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکوں گا۔ مجھے اپنے مولیٰ کے احکام جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ بخدا اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں۔ یہ خوف کی جگہ نہیں بلکہ مجھے اس میں بے انتہا لذّت ہے کہ اس کی راہ میں دُکھ اُٹھاؤں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر کر رہے تھے اور چہرہ پر سچائی اور نورانیت سے بھری ہوئی رِقّت نمایاں ہو رہی تھی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر ختم کر چکے تو حق کی روشنی دیکھ کر بے اختیار ابو طالب کے آنسو جاری ہو گئے اور کہا کہ میں تیری اس اعلیٰ حالت سے بے خبر تھا۔ تُو اور ہی رنگ میں اور اَور ہی شان میں ہے جا اپنے کام میں لگا رہ جب تک میں زندہ ہوں جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دوں گا۔

یہ سب مضمون ابوطالب کے قصّہ کا اگرچہ کتابوں میں درج ہے مگر یہ تمام عبارت الہامی ہے جو خدائے تعالیٰ نے اِس عاجز کے دل پر نازل کی صرف کوئی کوئی فقرہ تشریح کے لئے اِس عاجز کی طرف سے ہے اس الہامی عبارت سے ابوطالب کی ہمدردی اور دلسوزی ظاہر ہے لیکن بکمال یقین یہ بات ثابت ہے کہ یہ ہمدردی پیچھے سے انوارِ نبوت و آثار استقامت دیکھ کر پیدا ہوئی تھی ہمارے سیّد و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا حصّہ عمر کا جو چالیس برس ہے بے کسی اور پریشانی اور یتیمی میں بسر کیا تھا کسی خویش یا قریب نے اس زمانہ تنہائی میں کوئی حق خویشی اور قرابت کا ادا نہیں کیا تھا یہاں تک کہ وہ روحانی بادشاہ اپنی صغرسنی کی حالت میں لاوارث بچوں کی طرح

بعض بیابان نشین اور خانہ بدوش عورتوں کے حوالہ کیا گیا اور اُسی بے کسی اور غریبی کی حالت میں اس سیّد الانام نے شیر خوارگی کے دن پورے کئے اور جب کچھ سن تمیز پہنچا تو یتیم اور بے کس بچوں کی طرح جن کا دنیا میں کوئی بھی نہیں ہوتا اُن بیابان نشین لوگوں نے بکریاں چرانے کی خدمت اُس مخدوم العالمین کے سپُرد کی اور اُس تنگی کے دنوں میں بجز ادنیٰ قسم کے اناجوں یا بکریوں کے دُودھ کے اور کوئی غذا نہ تھی جب سن بلوغ پہنچا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کے لئے کسی چچا وغیرہ نے باوجود آنحضرت کے اوّل درجہ کے حسن و جمال کے کچھ فکر نہیں کی بلکہ پچیس برس کی عمر ہونے پر اتفاقی طور پر محض خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک مکّہ کی رئیسہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے پسند کر کے آپ سے شادی کر لی یہ نہایت تعجب کا مقام ہے کہ جس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا ابو طالب اور حمزہ اور عبّاس جیسے موجود تھے اور بالخصوص ابو طالب رئیس مکّہ اور اپنی قوم کے سردار بھی تھے اور دنیوی جاہ و حشمت و دولت و مقدرت بہت کچھ رکھتے تھے مگر باوجود ان لوگوں کی ایسی امیرانہ حالت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ایّام بڑی مصیبت اور فاقہ کشی اور بے سامانی سے گذرے یہاں تک کہ جنگلی لوگوں کی بکریاں چرانے تک نوبت پہنچی اور اس دردناک حالت کو دیکھ کر کسی کے آنسو جاری نہیں ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شباب پہنچنے کے وقت کسی چچا کو خیال تک نہیں آیا کہ آخر ہم بھی تو باپ ہی کی طرح ہیں شادی وغیرہ امور ضروریہ کے لئے کچھ فکر کریں حالانکہ اُن کے گھر میں اور اُن کے دوسرے اقارب میں بھی لڑکیاں تھیں۔ سو اس جگہ بالطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس قدر سرد مہری اُن لوگوں سے کیوں ظہور میں آئی اس کا واقعی جواب یہی ہے کہ ان لوگوں نے ہمارے سیّد و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک لڑکا یتیم ہے جس کا باپ نہ ماں ہے بے سامان ہے جس کے پاس کسی قسم کی جمعیت نہیں نادار ہے جس کے ہاتھ پلّے کچھ بھی نہیں ایسے مصیبت زدہ کی ہمدردی سے فائدہ ہی کیا ہے اور اُس کو اپنا داماد بنانا تو گویا اپنی لڑکی کو تباہی میں ڈالنا ہے مگر اس بات کی خبر نہیں تھی کہ وہ ایک شہزادہ اور روحانی بادشاہوں کا سردار ہے جس کو دنیا کے تمام خزانوں کی کنجیاں دی جائیں گی۔‘‘ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۴ حاشیہ)

۱۸۹۱ء ’’صحیح مسلم میں یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے منارہ سفید شرقی کے پاس اُتریں گے...... دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں...... مجھ پر یہ ظاہر کیا

گیا ہے کہ دمشق کے لفظ سے دراصل وہ مقام مراد ہے جس میں یہ دمشق والی مشہور خاصیّت پائی جاتی ہے اور خدائے تعالیٰ نے مسیح کے اُترنے کی جگہ جو دمشق کو بیان کیا تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح سے مراد وہ اصلی مسیح نہیں ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی بلکہ مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو اپنی روحانی حالت کی رُو سے مسیح سے اور نیز امام حسین سے بھی مشابہت رکھتا ہے کیونکہ دمشق پایۂ تخت یزید ہو چکا ہے اور یزیدیوں کا منصوبہ گاہ جس سے ہزارہا طرح کے ظالمانہ احکام نافذ ہوئے وہ دمشق ہی ہے......سو خدائے تعالیٰ نے اُس دمشق کو جس سے ایسے پُرظلم احکام نکلتے تھے اور جس میں ایسے سنگ دل اور سیاہ دروں لوگ پیدا ہو گئے تھے اِس غرض سے نشانہ بنا کر لکھا کہ اب مثیل دمشق عدل اور ایمان پھیلانے کا ہیڈ کوارٹر ہوگا کیونکہ اکثر نبی ظالموں کی بستی میں ہی آتے رہے ہیں اور خدا تعالیٰ لعنت کی جگہوں کو برکت کے مکانات بنا تا رہا ہے۔''

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۴ تا ۱۳۷ حاشیہ)

۱۸۹۱ء ''قادیان کی نسبت مجھے یہ بھی الہام ہوا کہ

اُخْرِجَ مِنْهُ الْيَزِيْدِيُّوْنَ

یعنی اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ حاشیہ)

۱۸۹۱ء (الف) ''ایک صاف اور صریح کشف میں مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ ایک شخص حارث نام یعنی حرّاث[۱] آنے والا جو ابوداؤد کی کتاب میں لکھا ہے یہ خبر صحیح ہے اور یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی درحقیقت یہ دونوں اپنے مصداق کی رُو سے ایک ہی ہیں۔ یعنی اِن دونوں کا مصداق ایک ہی شخص ہے جو یہ عاجز ہے۔''

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۵ حاشیہ)

(ب) ''یہ پیشگوئی جو ابوداؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث نام یعنی حرّاث ماوراء النہر سے یعنی سمرقند کی طرف سے نکلے گا جو آلِ رسول کو تقویّت دے گا جس کی امداد اور نصرت ہر ایک مومن پر واجب ہوگی۔ الہامی طور پر مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی جو مسلمانوں کا امام اور مسلمانوں میں سے ہوگا دراصل یہ دونوں پیشگوئیاں متحد المضمون ہیں اور دونوں کا مصداق یہی عاجز ہے۔''

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ حاشیہ)

۱؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) حارث کے معنے زمیندار کے ہیں اور حرّاث سے مراد بڑا زمیندار ہے اور یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں پائی جاتی ہے۔

۱۸۹۱ء ”پھر وہ منصور[1] مجھے کشف کی حالت میں دکھایا گیا اور کہا گیا کہ

خوشحال ہے۔ خوشحال ہے

مگر خدائے تعالیٰ کی کسی حکمت خفیہ نے میری نظر کو اُس کے پہچاننے سے قاصر رکھا لیکن امید رکھتا ہوں کہ کسی دوسرے وقت دکھایا جائے۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۹ حاشیہ)

۱۸۹۱ء ”الہام ہوا قُلْ لَّوْ كَانَ الْاَمْرُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدْتُّمْ فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ قُلْ لَّوِ اتَّبَعَ اللّٰهُ اَهْوَآءَكُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَبَطَلَتْ حِكْمَتُهٗ۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔[2]

پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ

اِن علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں اِن کے چُولہے ہیں۔ میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کُتر رہے ہیں۔

(ٹھوٹھیاں وہ چھوٹی پیالیاں ہیں جن کو ہندوستانی میں سکوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس کے لشکر یعنی اس کی جماعت کا سردار و سرگروہ ایک توفیق یافتہ شخص ہوگا جس کو آسمان پر منصور کے نام سے پکارا جاوے گا کیونکہ خدائے تعالیٰ اس کے خادمانہ ارادوں کا جو اس کے دل میں ہوں گے آپ ناصر ہوگا۔ اس جگہ اگرچہ اُس منصور کو سپہ سالار کے طور پر بیان کیا ہے مگر اس مقام میں درحقیقت کوئی ظاہری جنگ وجدل مراد نہیں ہے بلکہ یہ ایک روحانی فوج ہوگی کہ اُس حارث کو دی جائے گی۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۸، ۱۴۹ حاشیہ)

[2] (ترجمہ از مرتّب) کہہ کہ اگر یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا بلکہ غیر اللہ کی بناوٹ ہوتا تو تم اس میں بہت اختلاف پاتے۔ کہہ کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے خیالاتِ باطلہ کی پیروی کرتا تو آسمان و زمین اور ان کے اندر رہنے والی مخلوق میں فساد برپا ہو جاتا اور حکمتِ الٰہی باطل ہو جاتی اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکیم ہے۔ کہہ کہ اگر سمندر میرے ربّ کی باتوں (کے لکھنے) کے لئے روشنائی بن جاتے تو میرے ربّ کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جاتے اگرچہ ہم اتنے ہی اور (سمندر) ان میں شامل کر کے انہیں بڑھاتے۔ کہہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبّت کرے گا اور اللہ تعالیٰ بہت ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

میں زمانۂ حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دُنیا سے بھرے ہوئے ہیں)۔‘‘

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰ حاشیہ)

۱۸۹۱ء ’’کشفی حالت میں اِس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں، ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب میں نے اُس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چپ رہا اور اُس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب میں نے اس دوسرے کی طرف رخ کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا اور اُسے میں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ وہ میری اِس بات کو سُن کر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں پر اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اُس وقت میں نے یہ آیت پڑھی۔ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ ۔‘‘[1]

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۹ حاشیہ)

۱۸۹۱ء ’’اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ جو بات اِس عاجز کی دعا کے ذریعہ سے ردّ کی جائے وہ کسی اَور ذریعہ سے قبول نہیں ہوسکتی اور جو دروازہ اس عاجز کے ذریعہ سے کھولا جائے وہ کسی اور ذریعہ سے بند نہیں ہوسکتا۔‘‘

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۵۸ حاشیہ)

۱۸۹۱ء ’’مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

اَنْتَ اَشَدُّ مُنَاسَبَةً بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ خُلُقًا وَّ خَلْقًا وَّ زَمَانًا ۔‘‘[2]

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۶۵)

۱۸۹۱ء ’’خدائے تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذرّیت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان (سے) اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقیّد ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی و ارجمند۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ ۔ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ ۔‘‘[3]

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۰)

---

[1] (ترجمہ از ناشر) کتنی ہی کم تعداد جماعتیں ہیں جو اللہ کے حکم سے کثیر التعداد جماعتوں پر غالب آگئیں۔ (البقرۃ: ۲۵۰)

[2] (ترجمہ از مرتّب) تُو کیا بلحاظ اخلاق اور کیا بلحاظ صورت و خلقت اور کیا بلحاظ زمانہ عیسیٰ ابنِ مریم کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر مناسبت اور مشابہت رکھتا ہے۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) فرزند دلبند بزرگ اور اقبال مند۔ حق اور رفعت کا مظہر گویا کہ خدا آسمان سے اُتر آیا ہے۔

۱۸۹۱ء ''چندروز کا ذکر ہے کہ اِس عاجز نے اِس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِأَتَیْنِ ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے۔

غلام احمد قادیانی [۱۳۰۰]

اس نام کے عدد پورے تیرہ۱۳سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اِس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اِس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اِس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہٗ بعض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۹، ۱۹۰)

۱۸۹۱ء (الف) ''ایک دفعہ میں نے آدم کے سن پیدائش کی طرف توجہ کی تو مجھے اشارہ کیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈال جو سورۃ العصر کے حروف میں ہیں کہ انہیں میں سے وہ تاریخ نکلتی ہے۔''

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

(ب) ''خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عصر تک جو عہدِ نبوت ہے یعنی تیئیس۲۳ برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدّت گذشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزِ وفات تک قمری حساب[۱] سے ہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۵۱، ۲۵۲)

۱۸۹۱ء ''ایک شخص کی موت کی نسبت خدائے تعالیٰ نے اعداد تہجی میں مجھے خبر دی جس کا ماحصل یہ ہے کہ

کَلْبٌ یَمُوْتُ عَلٰی کَلْبٍ

---

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''اور شمسی حساب کے رُو سے ۴۵۹۸ برس بعد آدم صفی اللہ حضرت نبیّنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوئے۔'' (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۷ حاشیہ)

یعنی وہ کُتّا ہے اور کُتّے کے عدد پر مرے گا جو باون۵۲ سال پر دلالت کررہے ہیں۔ یعنی اس کی عمر باون۵۲ سال سے تجاوز نہیں کرے گی جب باون سال کے اندر قدم دھرے گا تب اُسی سال کے اندر اندر راہیِ مُلکِ بقا ہوگا۔''

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

۱۸۹۱ء ''ابھی تھوڑے دن گذرے ہیں کہ ایک مدقوق اور قریب الموت انسان مجھے دکھائی دیا اور اُس نے ظاہر کیا کہ میرا نام دین محمد ہے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ دین محمدی ہے جو مجسّم ہو کر نظر آیا ہے اور میں نے اس کو تسلّی دی کہ تو میرے ہاتھ سے شفا پا جائے گا۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۰۶)

۱۸۹۱ء ''اور یہ جو میں نے مسمریزمی طریق کا عمل الترب[۱] نام رکھا جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک

---

[۱] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) تِرب کے معنی لغت میں ہم عمر یا مثیل کے لکھے ہیں مگر اس لفظ میں تُراب کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''وَاَمَّا التُّرَابُ فَاعْلَمْ اَنَّ هٰذَا اللَّفْظُ مَأْخُوْذٌ مِّنْ لَفْظِ التِّرْبِ۔ وَ تِرْبُ الشَّیْءِ الَّذِیْ خُلِقَ مَعَ ذَالِكَ الشَّیْءِ عِنْدَ اَهْلِ الْعَرَبِ۔ وَ قَالَ ثَعْلَبٌ تِرْبُ الشَّیْءِ مِثْلُهٗ وَمَا شَابَهَ شَیْئًا فِی الْحُسْنِ وَالْبَهَآءِ۔ فَعَلٰی هٰذَیْنِ الْمَعْنَیَیْنِ سُمِّیَ التُّرَابُ تُرَابًا لِکَوْنِهَا فِیْ خَلْقِهَا تِرْبُ السَّمَآءِ۔ فَاِنَّ الْاَرْضَ خُلِقَتْ مَعَ السَّمَآءِ فِیْ اِبْتِدَاءِ الزَّمَانِ۔ وَتَشَابُهُهَا فِیْ اَنْوَاعِ صُنْعِ اللهِ الْمَنَّانِ۔'' (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۲، ۲۶۳ حاشیہ)

(ترجمہ از مرتّب) ''لفظ تُراب تِرب سے ماخوذ ہے اور عربوں کے نزدیک تِرْبُ الشَّیْءِ کے معنی ہیں وہ چیز جو اس کے ساتھ پیدا ہوا اور ثعلبؔ کا قول ہے کہ کسی چیز کی تِرب وہ ہے جو خوبی میں اس کی مانند ہو۔ پس ان دونوں معنوں کی رُو سے مٹی کا نام تُراب اس لئے رکھا گیا کہ وہ پیدائش میں آسمان کی ہم عمر یا مثیل ہے کیونکہ زمین ابتدائی زمانہ میں آسمان کے ساتھ ہی پیدا ہوئی ہے اور وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی صنعت کے اقسام میں مشابہ ہیں۔''

پس اس رُو سے وحی الٰہی میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہ علم زمینی ہے نہ کہ آسمانی۔ اسے وہی لوگ استعمال کرتے ہیں جو رُوحانیت سے کم حصّہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''اولیاء اور اہل سلوک کی تواریخ اور سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں مگر بعض لوگ اپنی ولایت کا ایک ثبوت بنانے کی غرض سے یا کسی اور نیت سے ان مشغلوں میں مبتلا ہو گئے تھے۔''

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳۔ صفحہ ۲۵۷ حاشیہ)

مشق رکھتے تھے یہ الہامی نام ہے اور خدائے تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ عمل الترب ہے اور اِس عمل کے عجائبات کی نسبت یہ بھی الہام ہوا۔

هٰذَا هُوَ التِّرْبُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُوْنَ

یعنی یہ وہ عمل الترب ہے جس کی اصل حقیقت کی زمانہ حال کے لوگوں کو کچھ خبر نہیں۔''

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۹ حاشیہ)

۱۸۹۱ء ''اور مجھے اُس ذات کی قسم ہے کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی اور اسی وقت کشفی طور پر یہ صداقت[۱] مذکورہ بالا میرے پر ظاہر کی گئی ہے اور اسی مُعلّمِ حقیقی کی تعلیم سے میں نے وہ سب لکھا ہے جو ابھی لکھا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۹۳)

۱۸۹۱ء ''اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیّت بھی کر دی گئی اُس وقت گویا یہ پیشگوئی[۲] آنکھوں کے سامنے آ گئی اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے تب میں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنی ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اُسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ

یعنی یہ بات تیرے ربّ کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔''

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۰۶)

۱۸۹۱ء ''خدائے تعالیٰ نے آپ اپنے کلام میں میری طرف اشارہ کر کے فرمایا ہے۔

نبی ناصری کے نمونہ پر اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ بندگانِ خدا کو بہت صاف کر رہا ہے اس سے زیادہ کہ کبھی جسمانی بیماریوں کو صاف کیا گیا ہو۔''

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۳۵)

۱۔ یعنی مَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ کی تفسیر بیان فرمودہ از ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۹۰ تا ۲۹۳ (مرزا بشیر احمد)

۲۔ یعنی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری والی پیش گوئی بحوالہ ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۰۵، ۳۰۶۔ (شمس)

۱۸۹۱ء ''ایک مدّت[ا] کی بات ہے جو اس عاجز نے خواب میں دیکھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ پر مَیں کھڑا ہوں اور کئی لوگ مَر گئے ہیں یا مقتول ہیں اُن کو لوگ دفن کرنا چاہتے ہیں۔ اِسی عرصہ میں روضہ کے اندر سے ایک آدمی نکلا اور اُس کے ہاتھ میں ایک سرکنڈہ تھا اور وہ اُس سرکنڈہ کو زمین پر مارتا تھا اور ہر یک کو کہتا تھا کہ تیری اِس جگہ قبر ہوگی۔ تب وہ یہی کام کرتا کرتا میرے نزدیک آیا اور مجھ کو دکھلا کر اور میرے سامنے کھڑا ہو کر روضۂ شریفہ کے پاس کی زمین پر اُس نے اپنا سرکنڈہ مارا اور کہا کہ تیری اس جگہ قبر ہوگی۔ تب آنکھ کھل گئی۔

اور میں نے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ معیّت معادی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ جو شخص فوت ہونے کے بعد روحانی طور پر کسی مقدس کے قریب ہو جائے تو گویا اس کی قبر اُس مقدس کی قبر کے قریب ہوگئی۔ **وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَحْکَمُ۔''** (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۵۲)

۱۸۹۱ء ''طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اُس پر بہرحال ایمان لاتے ہیں لیکن اِس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنے رکھتا ہے کہ ممالکِ مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتابِ صداقت سے منوّر کئے جائیں گے اور اُن کو اسلام سے حصّہ ملے گا۔''

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷)

۱۸۹۱ء ''میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مُدلّل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہوگا۔

سو مَیں نے اِس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ مَیں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راست باز انگریز صداقت کے شکار ہو جائیں گے۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۷۷)

۱۸۹۱ء ''اُس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے چنانچہ اُس کا الہام یہ ہے کہ

[ا] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) چونکہ مدّت کی مقدار معلوم نہیں ہو سکی اس لئے اسے اس کے وقتِ ذکر کی رعایت سے ۱۸۹۱ء کے نیچے ہی رکھا جاتا ہے۔

مسیح ابنِ مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔ اَنْتَ مَعِيْ وَ اَنْتَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ۔ اَنْتَ مُصِيْبٌ وَّمُعِيْنٌ لِّلْحَقِّ۔"[۱] (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲)

۱۸۹۱ء "خدائے تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

تُو مغلوب ہو کر یعنی بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہو کر پھر آخر غالب ہو جائے گا اور انجام تیرے لئے ہوگا اور ہم وہ تمام بوجھ تجھ سے اتار لیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید تیری عظمت تیری کمالیت پھیلاوے خدا تعالیٰ تیرے چہرہ کو ظاہر کرے گا اور تیرے سایہ کو لمبا کر دے گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ عنقریب اسے ایک ملک عظیم دیا جائے گا (یعنی اُس کو قبولیت بخشی جائے گی اور خلق کثیر کے دل اس کی طرف مائل کئے جائیں گے) اور خزائن اُس پر کھولے جائیں گے (یعنی خزائن معارف وحقائق کھولے جائیں گے کیونکہ آسمانی مال جو خدائے تعالیٰ کے خاص بندوں کو ملتا ہے جس کو وہ دنیا میں تقسیم کرتے ہیں دنیا کا درم ودینار نہیں بلکہ حکمت ومعرفت ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ہے کہ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا۔[۲] خیر مال کو کہتے ہیں۔ سو پاک مال حکمت ہی ہے جس کی طرف حدیث نبوی میں بھی اشارہ ہے کہ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ هُوَ الْمُعْطِيْ۔[۳] یہی مال ہے جو مسیح موعود کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے) یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔ ہم عنقریب تم میں ہی اور تمہارے اردگرد نشان دکھلاویں گے

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) اور اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ تُو میرے ساتھ ہے اور تُو روشن حق پر قائم ہے۔ تو راہِ صواب پر ہے اور حق کا مددگار ہے۔

[۲] (ترجمہ از ناشر) وہ جسے چاہے حکمت عطا کرتا ہے اور جو بھی حکمت دیا جائے تو یقیناً وہ خیر کثیر دیا گیا۔ (البقرۃ:۲۷۰)

[۳] (ترجمہ از ناشر) مَیں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور عطا کرنے والا تو اللہ ہے۔

حجّت قائم ہو جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہوگی۔کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بھاری جماعت ہیں یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے اگر لوگ تجھے چھوڑ دیں گے پر میں نہیں چھوڑوں گا اور اگر لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر میں بچاؤں گا میں اپنی چمکار دکھاؤں گا اور قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔اے ابراہیم تجھ پر سلام ہم نے تجھے خالص دوستی کے ساتھ چن لیا۔خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید اور تفرید۔خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے جب تک وہ خبیث کو طیّب سے جُدا نہ کرے۔ وہ تیرے مَجد کو زیادہ کرے گا اور تیری ذریّت کو بڑھائے گا اور مِن بَعد تیرے خاندان کا تجھ سے ہی ابتدا قرار دیا جائے گا۔ میں تجھے زمین کے کناروں تک عزّت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔جَعَلْنَاكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ (ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) ان کو کہہ دے کہ مَیں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔ یہ کہیں گے کہ ہم نے پہلوں سے ایسا نہیں سنا۔سو تو اِن کو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں خدا بہتر جانتا ہے۔تم ظاہر لفظ اور ابہام پر قانع ہو اور اصل حقیقت تم پر مکشوف نہیں۔ جو شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمتِ الٰہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے کیونکہ اس کو اسرارِ ملکوتی سے حصّہ ہے۔ایک اولی العزم پیدا ہوگا۔وہ حُسن اور اِحسان میں تیرا نظیر ہوگا۔وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی وارجمند مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ[1]۔ يَاْتِيْ[2] عَلَيْكَ زَمَانٌ مُّخْتَلِفٌ بِاَزْوَاجٍ مُّخْتَلِفَةٍ۔ وَتَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا۔ وَلَنُحْيِيَنَّكَ حَيٰوةً طَيِّبَةً۔ ثَمَانِيْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذَالِكَ۔ اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ۔ يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ۔ كَذَّبُوْا

---

[1] (ترجمہ از ناشر) فرزند دلبند۔ بزرگ اور صاحب اقبال۔حق اور رفعت کا مظہر (اس کا آنا ایسا ہے) گویا کہ خدا آسمان سے اتر آیا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) تجھ پر مختلف ازواج (یعنی رفقاء) کے ساتھ مختلف زمانے آئیں گے اور تُو دُور کی نسل دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی نصیب کریں گے اسّی سال یا اس کے قریب۔یعنی تیری عمر اسّی[۸۰] برس یا اس کے قریب ہوگی۔تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے مَیں نے تیرا نام متوکّل رکھا ہے۔خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔انہوں نے ہمارے

بِاٰیٰتِنَا وَ کَانُوْا بِھَا یَسْتَھْزِءُوْنَ۔ سَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَ یَرُدُّھَا اِلَیْکَ۔ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ۔ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔‘‘ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۴۱ تا ۴۴۳)

۱۸۹۱ء ’’یہ وہ زمانہ ہے جو اس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا جو کمال طغیان اس کا اُس سَن ہجری میں شروع ہوگا۔ جو آیت وَاِنَّا عَلٰی ذَھَابٍ بِہٖ لَقَادِرُوْنَ[1] میں بحساب جمل مخفی ہے۔ یعنی ۱۲۷۴ھ۔‘‘

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۵۵)

۱۸۹۱ء ’’خدائے تعالیٰ نے اپنے کشفِ صریح سے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ قرآنِ کریم میں مثالی طور پر ابنِ مریم کے آنے کا ذکر ہے[2]۔‘‘ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۶۰)

۱۸۹۱ء ’’اُس نے محض اپنے فضل سے بغیر وسیلہ کسی زمینی والد کے اس ابنِ مریم کو رُوحانی پیدائش اور روحانی زندگی بخشی جیسا کہ اس نے خود اس کو اپنے الہام میں فرمایا۔

ثُمَّ اَحْیَیْنَاکَ بَعْدَ مَآ اَھْلَکْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی وَ جَعَلْنَاکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ

یعنی پھر ہم نے تجھے زندہ کیا بعد اس کے جو پہلے قرنوں کو ہم نے ہلاک کر دیا اور تجھے ہم نے مسیح ابنِ مریم بنایا۔ یعنی بعد اس کے جو عام طور پر مشائخ اور علماء میں موت روحانی پھیل گئی۔‘‘

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۶۴)

۱۸۹۱ء ’’قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَذْھَبَ عَنِّی الْحَزَنَ وَ اٰتَانِیْ مَا لَمْ یُؤْتَ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِیْنَ[3]۔

اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِیْنَ سے مراد زمانہ حال کے لوگ یا آئندہ زمانہ کے ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔‘‘

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۹)

بقیہ ترجمہ۔ نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ خدا ان کے مقابل تجھے کافی ہو جائے گا اور اس کو تیری طرف لوٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں۔ تیرا ربّ وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔

[1] (ترجمہ از مرتّب) یقیناً ہم اُس کو لے جانے پر قادر ہیں۔ (المؤمنون:۱۹)

[2] تفصیل مذکورہ حوالہ میں پڑھیں۔ (ناشر)

[3] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ الہام انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۷ پر یُوں درج ہے۔ ’’اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَذْھَبَ عَنِّی الْحَزَنَ وَاَعْطَانِیْ مَا لَمْ یُعْطَ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِیْنَ۔‘‘

ترجمہ۔ ’’ان کو کہہ دے کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور سب سے پہلے اس بات پر ایمان لانے والا مَیں ہوں۔ اس خدا کو تعریف ہے جس نے میرا غم دُور کیا اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۵۸ اور ۱۱۰)

۱۸۹۱ء ’’جب لوگ مسیح موعود کے دعویٰ سے سخت ابتلا میں پڑ گئے یہ الہامات ہوئے۔

۱ اَلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا اُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْھِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ ۲ اُمَمٌ یَّسَّرْنَا لَھُمُ الْھُدٰی وَ اُمَمٌ حَقَّ عَلَیْھِمُ الْعَذَابُ۔ ۳ وَ یَمْکُرُوْنَ وَ یَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔ ۴ وَ لَکَیْدُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ ۵ وَ اِنْ یَّتَخِذُوْنَکَ اِلَّا ھُزُوًا اَھٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ۔ ۶ قُلْ اَیُّھَا الْکُفَّارُ اِنِّیْ مِنَ الصَّادِقِیْنَ۔ ۷ فَانْتَظِرُوْٓا اٰیَاتِیْ حَتّٰی حِیْنٍ۔ ۸ سَنُرِیْھِمْ اٰیَاتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِھِمْ۔ ۹ حُجَّۃٌ قَآئِمَۃٌ وَّ فَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ ۱۰ اِنَّ اللّٰہَ یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ۔ ۱۱ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمٌّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔ ۱۲ نُرِیْدُ اَنْ نُّنَزِّلَ عَلَیْکَ اَسْرَارًا مِّنَ السَّمَآءِ وَنُمَزِّقَ الْاَعْدَآءَ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَ جُنُوْدَھُمَا مَا کَانُوْا یَحْذَرُوْنَ۔ ۱۳ سَلَّطْنَا کِلَابًا عَلَیْکَ وَ غَیَّظْنَا سِبَاعًا مِّنْ قَوْلِکَ وَفَتَنَّاکَ فُتُوْنًا۔ ۱۴ فَلَا تَحْزَنْ عَلَی الَّذِیْ قَالُوْٓا اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ۔ ۱۵ حُکْمُ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ لِخَلِیْفَۃِ اللّٰہِ السُّلْطَانِ ۱۶ یُؤْتٰی لَہُ الْمُلْکُ الْعَظِیْمُ وَیُفْتَحُ عَلٰی یَدِہِ الْخَزَآئِنُ وَ تُشْرِقُ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا۔ ۱۷ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ وَفِیْٓ اَعْیُنِکُمْ عَجِیْبٌ۔

۱ یعنی جو لوگ توبہ کریں گے اور اپنی حالت کو درست کرلیں گے تب مَیں بھی اُن کی طرف رجوع کروں گا اور میں توّاب اور رحیم ہوں۔ ۲ بعض گروہ وہ ہیں جن کے لئے ہم نے ہدایت کو آسان کر دیا اور بعض وہ ہیں جن پر عذاب ثابت ہوا۔ ۳ وہ مکر کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی مکر کر رہا ہے اور وہ خیر الماکرین ہے ۴ اور اس کا مکر بہت بڑا ہے۔ ۵ اور تجھے ٹھٹھوں میں اُڑاتے ہیں۔ کیا یہی ہے جو مبعوث ہو کر آیا ہے۔ ۶ ان کو کہہ دے کہ اے منکرو! مَیں صادقوں میں سے ہوں ۷ اور کچھ عرصہ کے بعد تم میرے نشان دیکھو گے۔ ۸ ہم اُنہیں اُن کے اِردگرد اور خود اُنہیں میں اپنے نشان دکھائیں گے۔ ۹ حجت قائم کی جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہوگی۔ ۱۰ خدا تم میں فیصلہ

کر دے گا۔ وہ کسی جھوٹے، حد سے بڑھنے والے کا رہنما نہیں ہوتا۔۱۱ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نُور کو بُجھا دیں مگر خدا اُسے پُورا کرے گا اگرچہ مُنکر لوگ کراہت ہی کریں۔ ۱۲ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ کچھ اسرار تیرے پر آسمان سے نازل کریں اور دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور فرعونؔ اور ہامانؔ اور ان کے لشکروں کو وہ باتیں دکھا دیں جن سے وہ ڈرتے ہیں۔ ۱۳ ہم نے کُتّوں کو تیرے پر مُسلّط کیا اور درندوں کو تیری بات سے غصّہ دلایا اور سخت آزمائش میں تجھے ڈال دیا۱۴ سو تو اُن کی باتوں سے کچھ غم نہ کر۔ تیرا ربّ گھات میں ہے۔۱۵ وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے کہ ۱۶ اس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا اور خزائن علوم ومعارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے اور زمین اپنے ربّ کے نور سے روشن ہوجائے گی۔ ۱۷ یہ خدائے تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۶۵، ۵۶۶)

۱۸۹۱ء ''جب مولوی محمد حسین صاحب نے ہمارے کفر کا فتویٰ دیا اور لوگوں کو بھڑکایا کہ یہ مسلمان نہیں۔ ان کے جنازے درست نہیں اور ان کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن نہ ہونے دیا جاوے۔ اُس وقت چونکہ بُغض وعداوت بڑھ گئی تھی۔ ہم گویا تنہا رہ گئے۔ اُس وقت مَیں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی شکل پر ایک شخص آیا ہے مگر مجھے فوراً معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے۔ مَیں نے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ اُس نے کہا کہ جِئْتُ مِنْ حَضْرَةِ الْوِتْرِ
میں جنابِ باری سے آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ کیوں؟ اُس نے کہا کہ بہت سے لوگ تم سے الگ ہو گئے ہیں اور تمہاری عداوت میں بڑھتے جاتے ہیں۔ یہ پیغام دینے آیا ہوں۔ مَیں نے اُس کو الگ ہو کر ایک بات کہنی چاہی۔ جب وہ الگ ہوا تو مَیں نے کہا کہ لوگ تو مجھ سے علیحدہ ہو گئے ہیں مگر کیا تم بھی الگ ہو گئے ہو؟ اُس نے کہا نہیں۔ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ معاً میری حالتِ کشف اس پر جاتی رہی۔''

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۶۔ البدر جلد ۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)[1]

۱۸۹۱ء ''چونکہ میری توجہ پر مجھے ارشاد ہو چکا ہے کہ

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ[2]

[1] نیز دیکھیے انوار الاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۵۴۔ (عبد اللطیف بہاولپوری)

[2] (ترجمہ از ناشر) مجھے پکارو مَیں تمہیں جواب دوں گا۔

اور مجھے یقین دلایا گیا ہے کہ اگر آپ[1] تقویٰ کا طریق چھوڑ کر ایسی گستاخی[2] کریں گے اور آیت لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ[3] کو نظر انداز کر دیں گے تو ایک سال تک اس گستاخی کا آپ پر ایسا کھلا کھلا اثر پڑے گا جو دوسروں کے لئے بطور نشان کے ہو جائے گا۔‘‘ (از اشتہار ۱۷؍اکتوبر ۱۸۹۱ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۹۰۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

نومبر ۱۸۹۱ء ’’رَاَیْتُنِیْ☆ فِی الْمَنَامِ عَیْنَ اللّٰہِ وَتَیَقَّنْتُ اَنَّنِیْ ھُوَ وَلَمْ یَبْقَ لِیْ اِرَادَۃٌ وَّلَا خَطْرَۃٌ وَّلَا عَمَلٌ مِّنْ جِھَۃِ نَفْسِیْ وَصِرْتُ کَاِنَاءٍ مُّنْثَلِمٍ بَلْ کَشَیْءٍ تَاَبَّطَہٗ شَیْءٌ اٰخَرُ وَاَخْفَاہُ فِیْ نَفْسِہٖ حَتّٰی مَا بَقِیَ مِنْہُ اَثَرٌ وَّلَا رَائِحَۃٌ وَّصَارَ کَالْمَفْقُوْدِیْنَ۔

وَاَعْنِیْ[4] بِعَیْنِ اللّٰہِ رُجُوْعَ الظِّلِّ اِلٰی اَصْلِہٖ وَغَیْبُوْبَتَہٗ فِیْہِ کَمَا یَجْرِیْ مِثْلُ ھٰذِہِ الْحَالَاتِ فِیْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ عَلَی الْمُحِبِّیْنَ۔ وَتَفْصِیْلُ ذَالِکَ اَنَّ اللّٰہَ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا مِّنْ نِّظَامِ الْخَیْرِ جَعَلَنِیْ مِنْ تَجَلِّیَاتِہِ الذَّاتِیَّۃِ بِمَنْزِلَۃِ مَشِیَّتِہٖ وَعِلْمِہٖ وَجَوَارِحِہٖ وَتَوْحِیْدِہٖ وَتَفْرِیْدِہٖ لِاِتْمَامِ

☆ (مضمون بالا کا مفہوم بزبان اُردو حضرت اقدسؑ کے الفاظ میں)

’’مَیں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ مَیں خود خدا[5] ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور مَیں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا ہوں یا اس شَے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو اور اُسے اپنے اندر بالکل مخفی کر لیا ہو یہاں تک کہ اُس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔

۱؎ مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی۔ (مرزا بشیر احمد)

۲؎ یعنی یہ جسارت کہ ’’ایک مجلس میں میرے تمام دلائل وفات مسیح سن کر اللہ جلّ شانہٗ کی تین مرتبہ قَسم کھا کر یہ کہہ دیجئے کہ یہ دلائل صحیح نہیں ہیں اور صحیح اور یقینی امر یہی ہے کہ حضرت مسیح ابنِ مریم زندہ بجسدہ العنصری آسمان کی طرف اُٹھائے گئے ہیں۔‘‘ (اشتہار ۱۷؍اکتوبر ۱۸۹۱ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۹۰۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۳؎ (ترجمہ از ناشر) وہ موقف اختیار نہ کر جس کا تجھے علم نہیں۔ (بنی اسرائیل: ۳۷)

۴؎ (ترجمہ از ناشر) اور عین اللہ سے میری مراد ظل کا اپنے اصل کی طرف لوٹ جانا اور اس میں اس کا فنا ہو جانا ہے جیسا کہ بعض اوقات ایسی حالتیں محبّین پر طاری ہوتی رہتی ہیں اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے خیر کے نظام میں سے کسی بات کا ارادہ فرمایا تو مجھے اپنی ذاتی تجلیات سے بمنزلہ اپنی مشیت، اپنے علم، اپنے اعضاء، اپنی توحید اور تفرید بنا دیا

۵؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) خواب میں اگر کوئی دیکھے کہ وہ خدا بن گیا ہے۔ تو اس کی یہ تعبیر ہوگی۔ ’’اِھْتَدٰی اِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ۔‘‘ (تعطیر الانام از ابن سیرینؒ باب الالف صفحہ ۹) کہ اس شخص کو سیدھی راہ کی طرف ہدایت ملی۔

مُرَادِهٖ وَتَكْمِيْلِ مَوَاعِيْدِهٖ كَمَا جَرَتْ عَادَتُهٗ بِالْاَبْدَالِ وَالْاَقْطَابِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ۔

فَرَاَيْتُ اَنَّ رُوْحَهٗ اَحَاطَ عَلَيَّ وَاسْتَوٰى عَلٰى جِسْمِيْ وَلَفَّنِيْ فِيْ ضِمْنِ وُجُوْدِهٖ حَتّٰى مَا بَقِيَ مِنِّيْ ذَرَّةٌ وَّ كُنْتُ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ۔ وَنَظَرْتُ اِلٰى جَسَدِيْ فَاِذَا جَوَارِحِيْ جَوَارِحُهٗ وَعَيْنِيْ عَيْنُهٗ وَاُذُنِيْ اُذُنُهٗ وَلِسَانِيْ لِسَانُهٗ۔ اَخَذَنِيْ رَبِّيْ وَاسْتَوْفَانِيْ وَاَكَّدَ الْاِسْتِيْفَآءَ حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْفَانِيْنَ۔ وَ وَجَدْتُّ قُدْرَتَهٗ وَقُوَّتَهٗ تَفُوْرُ فِيْ نَفْسِيْ وَاُلُوْهِيَّتَهٗ تَتَمَوَّجُ فِيْ رُوْحِيْ وَضُرِبَتْ حَوْلَ قَلْبِيْ سُرَادِقَاتُ الْحَضْرَةِ وَ دَقَّقَ نَفْسِيْ سُلْطَانُ الْجَبَرُوْتِ۔ فَمَا بَقِيْتُ وَمَا بَقِيَ اِرَادَتِيْ وَلَا مُنَايَ۔ وَانْهَدَمَتْ عِمَارَةُ نَفْسِيْ كُلُّهَا وَتَرَاءَتْ عِمَارَاتُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ وَانْمَحَتْ اَطْلَالُ وُجُوْدِيْ وَعَفَتْ بَقَايَا اَنَانِيَّتِيْ وَمَا بَقِيَتْ ذَرَّةٌ مِّنْ هُوِيَّتِيْ۔ وَ الْاُلُوْهِيَّةُ غَلَبَتْ عَلَيَّ غَلَبَةً شَدِيْدَةً تَامَّةً وَّ جُذِبْتُ اِلَيْهَا مِنْ شَعْرِ رَاْسِيْ اِلٰى اَظْفَارِ اَرْجُلِيْ۔ فَكُنْتُ لُبًّا بِلَا قُشُوْرٍ وَّ دُهْنًا بِغَيْرِ ثُفْلٍ وَّ بُذُوْرٍ وَّ بُوْعِدَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ نَفْسِيْ فَكُنْتُ كَشَيْءٍ لَّا يُرٰى اَوْ كَقَطْرَةٍ رَّجَعَتْ اِلَى الْبَحْرِ فَسَتَرَهُ الْبَحْرُ بِرِدَآئِهٖ وَكَانَ تَحْتَ اَمْوَاجِ الْيَمِّ كَالْمَسْتُوْرِيْنَ۔ فَكُنْتُ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ لَا اَدْرِيْ مَا كُنْتُ مِنْ قَبْلُ وَمَا كَانَ وُجُوْدِيْ وَكَانَتِ الْاُلُوْهِيَّةُ نَفَذَتْ فِيْ عُرُوْقِيْ وَ اَوْتَارِيْ

بقیہ ترجمہ۔ اِس اثناء میں مَیں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی رُوح مجھ پر محیط ہوگئی اور میرے جسم پر مستولی ہوکر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کرلیا یہاں تک کہ میرا کوئی ذرّہ بھی باقی نہ رہا اور مَیں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضا اُس کے اعضا اور میری آنکھ اُس کی آنکھ اور میرے کان اُس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی۔ میرے ربّ نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ مَیں بالکل اس میں محو ہوگیا اور مَیں نے دیکھا کہ اُس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی اور اُس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطانِ جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا۔ سو نہ تو مَیں مَیں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنّا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور ربّ العالمین کی عمارت نظر آنے لگی۔ اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور مَیں سر کے بالوں سے ناخنِ پا تک اس کی طرف کھینچا گیا پھر مَیں ہمہ مغز ہوگیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا جس میں کوئی مَیل نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں جُدائی ڈال دی گئی۔ پس مَیں اُس شے کی طرح ہوگیا جو نظر نہیں آتی یا اُس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اُس کو اپنی چادر کے نیچے چھپالے۔ اس حالت میں مَیں نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے مَیں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا۔ الُوہیت میری رگوں

بقیہ ترجمہ از ناشر۔ تا وہ اپنا مقصد پورا کرے اور اپنے وعدوں کی تکمیل کرے جیسا کہ ابدال اور اقطاب اور صدیقین کے ساتھ اس کی سنت جاری ہے۔

وَاَجْزَآءِ اَعْصَابِیْ وَرَاَیْتُ وُجُوْدِیْ کَالْمَنْھُوْبِیْنَ۔ وَکَانَ اللّٰہُ اسْتَخْدَمَ جَمِیْعَ جَوَارِحِیْ وَمَلَکَھَا بِقُوَّۃٍ لَّا یُمْکِنُ زِیَادَۃٌ عَلَیْھَا فَکُنْتُ مِنْ اَخْذِہٖ وَتَنَاوُلِہٖ کَاَنِّیْ لَمْ اَکُنْ مِّنَ الْکَآئِنِیْنَ۔ وَکُنْتُ اَتَیَقَّنُ اَنَّ جَوَارِحِیْ لَیْسَتْ جَوَارِحِیْ بَلْ جَوَارِحُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَکُنْتُ اَتَخَیَّلُ اَنِّیْ انْعَدَمْتُ بِکُلِّ وُجُوْدِیْ وَانْسَلَخْتُ مِنْ کُلِّ ھُوِیَّتِیْ۔ وَالْاٰنَ لَا مُنَازِعَ وَلَا شَرِیْكَ وَلَا قَابِضَ یُزَاحِمُ۔ دَخَلَ رَبِّیْ عَلٰی وُجُوْدِیْ وَکَانَ کُلُّ غَضَبِیْ وَ حِلْمِیْ وَحُلْوِیْ وَ مُرِّیْ وَحَرَکَتِیْ وَسُکُوْنِیْ لَہٗ وَمِنْہُ۔ وَ صِرْتُ مِنْ نَّفْسِیْ کَالْخَالِیْنَ۔ وَبَیْنَمَا اَنَا فِیْ ھٰذِہِ الْحَالَۃِ کُنْتُ اَقُوْلُ اِنَّا نُرِیْدُ نِظَامًا جَدِیْدًا۔ سَمَآءً جَدِیْدَۃً وَّ اَرْضًا جَدِیْدَۃً فَخَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَوَّلًا بِصُوْرَۃٍ اِجْمَالِیَّۃٍ لَّا تَفْرِیْقَ فِیْھَا وَ لَا تَرْتِیْبَ۔ ثُمَّ فَرَّقْتُھَا وَ رَتَّبْتُھَا بِوَضْعٍ ھُوَ مُرَادُ الْحَقِّ وَکُنْتُ اَجِدُ نَفْسِیْ عَلٰی خَلْقِھَا کَالْقَادِرِیْنَ۔ ثُمَّ خَلَقْتُ السَّمَآءَ الدُّنْیَا وَقُلْتُ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ثُمَّ قُلْتُ الْاٰنَ نَخْلُقُ الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ۔ ثُمَّ انْحَدَرْتُ مِنَ الْکَشْفِ اِلَی الْاِلْھَامِ فَجَرٰی عَلٰی لِسَانِیْ۔

بقیہ ترجمہ۔ اور پٹھوں میں سرایت کر گئی اور مَیں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب اعضا اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اُس سے زیادہ ممکن نہیں چنانچہ اس کی گرفت سے مَیں بالکل معدوم ہو گیا اور مَیں اُس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضا میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضا ہیں اور مَیں خیال کرتا تھا کہ مَیں اپنے سارے وجود سے معدوم اور اپنی ھَوِیَّت سے قطعاً نکل چکا ہوں۔ اَب کوئی شریک اور مُنازِع روک کرنے والا نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اس حالت میں مَیں یُوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔[1] سو مَیں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر مَیں نے منشاءِ حق کے موافق اس کی ترتیب اور تفریق کی اور مَیں دیکھتا تھا کہ مَیں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر مَیں نے آسمانِ دنیا کو پیدا کیا اور کہا۔ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ۔ پھر مَیں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''ایک دفعہ کشفی رنگ میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا ہے اور پھر مَیں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا کہ دیکھو اب اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا حالانکہ اُس کشف سے یہ مطلب تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے۔'' (چشمۂ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۵،۳۷۶ حاشیہ)

اَرَدْتُّ[1] اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ وَ کُنَّا کَذَالِکَ خَالِقِیْنَ۔

وَ[2] اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ اللّٰہَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْلُقَ اٰدَمَ فَیَخْلُقُ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَّ یَخْلُقُ کُلَّ مَا لَا بُدَّ مِنْہُ فِی السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِیْنَ۔ ثُمَّ فِیْ اٰخِرِ الْیَوْمِ السَّادِسِ یَخْلُقُ اٰدَمَ۔ وَ کَذَالِکَ جَرَتْ عَادَتُہٗ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔ وَ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ ھٰذَا الْخَلْقَ الَّذِیْ رَاَیْتُہٗ اِشَارَۃٌ اِلٰی تَاْئِیْدَاتٍ سَمَاوِیَّۃٍ وَّ اَرْضِیَّۃٍ وَّ جَعْلِ الْاَسْبَابِ مُوَافِقَۃً لِّلْمَطْلُوْبِ وَخَلْقِ کُلِّ فِطْرَۃٍ مُّنَاسِبَۃٍ مُّسْتَعِدَّۃٍ لِّلُّحُوْقِ بِالصَّالِحِیْنَ الطَّیِّبِیْنَ۔

وَ اُلْقِیَ فِیْ بَالِیْ اَنَّ اللّٰہَ یُنَادِیْ کُلَّ فِطْرَۃٍ صَالِحَۃٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَیَقُوْلُ کُوْنِیْ عَلٰی عُدَّۃٍ لِّنُصْرَۃِ عَبْدِیْ وَارْحَلُوْا اِلَیْہِ مُسَارِعِیْنَ۔

وَرَاَیْتُ ذَالِکَ فِیْ رَبِیْعِ الثَّانِیْ سنہ ۱۳۰۹ھ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَصْدَقُ الْمُوْحِیْنَ۔ وَ لَانَعْنِیْ بِھٰذِہِ الْوَاقِعَۃِ کَمَا یُعْنٰی فِیْ کُتُبِ اَصْحَابِ وَحْدَۃِ الْوُجُوْدِ وَ مَا نَعْنِیْ بِذَالِکَ مَاھُوَ مَذْھَبُ الْحُلُوْلِیِّیْنَ۔ بَلْ ھٰذِہِ الْوَاقِعَۃُ تُوَافِقُ حَدِیْثَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْنِیْ بِذَالِکَ حَدِیْثَ الْبُخَارِیِّ فِیْ بَیَانِ مَرْتَبَۃِ قُرْبِ النَّوَافِلِ لِعِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔'' (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۶۴ تا ۵۶۶)

بقیہ ترجمہ۔ جاری ہوا۔ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔''
(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۵)

[1] (ترجمہ از مرتب) مَیں نے ارادہ کیا کہ خلیفہ بناؤں تو مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔ یقیناً ہم نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے اور ہم اسی طرح پیدا کرنے والے ہیں۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو چھ دنوں کے اندر آسمانوں اور زمین کو اور ان تمام چیزوں کو پیدا کرتا ہے جن کا آسمان یا زمین میں پایا جانا ضروری ہوتا ہے اور چھٹے دن کے اخیر میں آدم کو پیدا کرتا ہے اور یہی اس کی سنّتِ مستمرہ ہے۔ اور یہ بات بھی میرے دل میں ڈالی گئی ہے کہ نئے آسمان اور زمین کا پیدا کیا جانا جو مَیں نے رؤیا میں دیکھا ہے اس میں تائیداتِ سماوی وارضی کی طرف اور اصل مقصود کے مناسبِ حال اسباب پیدا کرنے اور ایسی فطرتوں کو وجود میں لانے کی طرف اشارہ ہے جو صالحین طیّبین میں شامل ہونے کی اہلیّت رکھتے ہوں۔ نیز میرے دل میں ڈالا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک فطرتِ صالحہ کو آسمان سے حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کی نصرت کے لئے تیار ہو جاؤ اور اس بندے کی طرف دوڑ کر آؤ۔

اور یہ رؤیا مَیں نے ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ میں دیکھی تھی۔ پس سچی وحی کرنے والا اللہ بڑا برکت والا ہے۔ اور اس سے مراد وحدت وجودی لوگوں والا عقیدہ یا حلولیوں والا عقیدہ نہیں بلکہ یہ واقعہ صحیح بخاری کی اس حدیث کے مطابق ہے جس میں نوافل کے ذریعہ سے اللہ کے صالح بندوں کو حاصل ہونے والے مرتبۂ قرب کا ذکر ہے۔

۱۸۹۱ء ''مَیں پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ایک آسمانی فیصلہ[1] کے لئے مَیں مامور ہوں اور اس کے ظاہری انتظام کے درست کرنے کے لئے مَیں نے ۲۷؍دسمبر ۱۸۹۱ء کو ایک جلسہ تجویز کیا ہے۔ متفرق مقامات سے اکثر مخلص جمع ہوں گے۔''

(از مکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ آف مالیر کوٹلہ۔ مکتوباتِ احمد جلد ۲ صفحہ ۱۶۱۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۱ء ''ایک دُعا کے وقت کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا کہ آپ میرے پاس موجود ہیں اور ایک دفعہ گردن اُونچی ہوگئی اور جیسے اقبال اور عزت کے بڑھنے سے انسان اپنی گردن کو خوشی کے ساتھ اُبھارتا ہے ویسی ہی صورت پیدا ہوئی۔

مَیں حیران ہوں کہ یہ بشارت کس وقت اور کس قسم کے عروج سے متعلق ہے۔ مَیں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے ظہور کا زمانہ کیا ہے مگر مَیں کہہ سکتا ہوں کہ کسی وقت میں کسی قسم کا اقبال[2] اور کامیابی اور ترقی عزت اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے آپ کے لئے مقرر ہے۔ اگرچہ اس کا زمانہ نزدیک ہو یا دُور ہو۔ سو مَیں آپ کے پیش آمدہ ملال سے گو پہلے غمگین تھا مگر آج خوش ہوں کیونکہ آپ کے مآلِ کار کی بہتری کشفی طور پر معلوم ہوگئی۔''

(از مکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ آف مالیر کوٹلہ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۶۱۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۱ء ''کِتَابٌ سَجَّلْنَاهُ مِنْ عِنْدِنَا۔

یہ وہ کتاب ہے جس پر ہم نے اپنے پاس سے مُہر لگا دی ہے۔''

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۲۱)

۱۸۹۱ء ''خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے صاف لفظوں میں فرمایا ہے۔

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) ''آسمانی فیصلہ'' سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اسلام کی برکات اب بھی جاری ہیں اور آپ اس مدّعا کے ثابت کرنے کے لئے مامور ہیں۔

[2] خاکسار مرتّب عرض کرتا ہے کہ یہ بشارت ۱۹۰۸ء میں اس طرح سے پوری ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نواب صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دامادی کا شرف بخشا اور حضور کی بڑی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ آپ کے نکاح میں آئیں اس سے بڑھ کر آپ کی اقبال مندی، خوش نصیبی اور ترقی عزت اور کیا ہوسکتی ہے۔ (مرزا بشیر احمد)

۱ اَنَا الۡفَتَّاحُ اَفۡتَحُ لَكَ۔ ۲ تَرٰی نَصۡرًا عَجِیۡبًا وَّ یَخِرُّوۡنَ عَلَی الۡمَسَاجِدِ۔ ۳ رَبَّنَا اغۡفِرۡلَنَا اِنَّا كُنَّا خَاطِئِیۡنَ۔ ۴ جَلَابِیۡبُ الصِّدۡقِ۔ ۵ فَاسۡتَقِمۡ كَمَا اُمِرۡتَ۔ ۶ اَلۡخَوَارِقُ تَحۡتَ مُنۡتَهٰی صِدۡقِ الۡاَقۡدَامِ۔ ۷ كُنۡ لِلّٰهِ جَمِیۡعًا وَّمَعَ اللّٰهِ جَمِیۡعًا۔ ۸ عَسٰی اَنۡ یَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا۔

یعنی ۱میں فتّاح ہوں تجھے فتح دوں گا۔ ۲ایک عجیب مدد تو دیکھے گا اور منکر یعنی بعض اُن کے جن کی قسمت میں ہدایت مقدّر ہے اپنے سجدہ گاہوں پر گریں گے ۳ یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش۔ ہم خطا پر تھے۔ ۴ یہ صدق کے جلابیب ہیں جو ظاہر ہوں گے۔ ۵ سو جیسا کہ تجھے حکم کیا گیا ہے استقامت اختیار کر۔ ۶خوارق یعنی کرامات اُس محل پر ظاہر ہوتی ہیں جو انتہائی درجہ صدق اقدام کا ہے۔ ۷تو سارا خدا کے لئے ہو جا۔ تو سارا خدا کے ساتھ ہو جا۔ ۸ خدا تجھے اُس مقام پر اُٹھائے گا جس میں تُو تعریف کیا جائے گا۔‘‘

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۲)

۱۸۹۱ء ’’ ایک الہام میں چند دفعہ تکرار اور کسی قدر اختلافِ الفاظ کے ساتھ فرمایا کہ

’’میں تجھے عزت دُوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا۔
یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔‘‘

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۲)

۲۷؍دسمبر ۱۸۹۱ء ۲۸۔۲۷۔۱۴۔۲۔۲۷۔۲۔۲۶۔۲۔۲۸۔۱۔۲۳۔۱۵۔۱۱۔
۱۔۲۔۲۷۔۱۴۔۱۰۔۱۔۲۸۔۲۷۔۴۷۔۱۶۔۱۱۔۳۴۔۱۴۔۱۱
۷۔۱۔۵۔۳۴۔۲۳۔۳۴۔۱۱۔۱۴۔۷۔۲۳۔۱۴۔۱۔۱
۱۴۔۵۔۲۸۔۷۔۳۴۔۱۔۷۔۳۴۔۱۱۔۱۶۔۱۔۱۴۔۷۔۲۔۱۔۷۔۵۔۱۔۱۴۔۱۔۱۔
۱۴۔۲۔۲۸۔۱۔۷۔[1]

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۰)

۱۸۹۲ء ’’دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی سخت عارضہ ہوتا ہے تو خداوند کریم اپنی طرف سے شفا بخشتا ہے۔

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ اعداد اور ان کے اندر کی چابی سب الہام کا حصّہ ہیں جس کی حقیقت خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے مگر انشاء اللہ العزیز اپنے وقت پر ضرور ظاہر ہوگی۔

(نوٹ از ناشر) ان اعداد کا اصل عکس یہ ہے۔

۲۸-۲۷-۱۴-۲-۲۷-۲-۲۶-۲-۲۸-۱-۲۳-۱۵-۱۱-
۱-۲-۲۷-۱۴-۱۰-۱-۲۸-۲۷-۴۷-۱۶-۱۱-۳۴-۱۴-۱۱
۷-۱-۵-۳۴-۲۳-۳۴-۱۱-۱۴-۷-۲۳-۱۴-۱-۱
۱۴-۵-۲۸-۷-۳۴-۱-۷-۳۴-۱۱-۱۶-۱-۱۴-۷-۲-۱-۷-۵-۱-۱۴-۱-۱-
۱۴-۲-۲۸-۱-۷-

اسی طرح ایک دفعہ زحیر اور اسہال خونی کی سخت بیماری ہوئی......لیکن اس نازک حالت میں خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے ایک عجیب طور سے شفا بخشی ...... ایسا ہی اس دوسری بیماری میں جب حال قریب موت ہوا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا۔

اَلْاِ بْـرَآءُ

سو یقین رکھتا ہوں کہ خداوند کریم اس بیماری سے نجات بخشے گا۔''

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳۳۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۲ء ''بارہا اِس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے۔''

(نشانِ آسمانی۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۷۵)

۱۸۹۲ء ''یہ عاجز خدائے تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا نہیں کرسکتا کہ اس تکفیر کے وقت میں کہ ہر ایک طرف سے اِس زمانہ کے علماء کی آوازیں آرہی ہیں کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا۔[1] اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے یہ ندا ہے

قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔[2]

ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح اس شخص کی بیخ کنی کرو اور ایک طرف الہام ہوتا ہے

یَتَرَبَّصُوْنَ عَلَیْكَ الدَّوَآئِرَ عَلَیْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ۔[3]

اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اِس شخص کو سخت ذلیل اور رسوا کریں اور ایک طرف خدا وعدہ کر رہا ہے۔

اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔ اَللّٰهُ اَجْرُكَ۔ اَللّٰهُ یُعْطِیْكَ جَلَالَكَ۔[4]

اور ایک طرف مولوی لوگ فتویٰ پر فتویٰ لکھ رہے ہیں کہ اِس شخص کی ہم عقیدگی اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا

---

[1] (ترجمہ از ناشر) تو مومن نہیں ہے۔

[2] (ترجمہ) کہہ دے کہ میں مامور ہو کر آیا ہوں اور میں اوّل المؤمنین ہوں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰ حاشیہ)

[3] (ترجمہ از مرتّب) وہ تجھ پر حوادث کے نزول کا انتظار کر رہے ہیں۔ بُری گردش اُنہی پر پڑے گی۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) جو تیری ذلّت چاہے مَیں اُسے ذلیل کروں گا۔ اللہ تیرا اجر ہے۔ اللہ تجھے تیرا جلال عطا کرے گا۔

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) الہام اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ حضرت اقدس کو ۱۸۹۲ء میں بمقام لاہور شیخ محمد حسین بٹالوی کی نسبت بھی ہوا تھا۔ (دیکھیے الحکم مورخہ ۳۰ رنومبر ۱۸۹۷ء صفحہ ۲)

ہے اور ایک طرف خدائے تعالیٰ اپنے اس الہام پر بتواتر زور دے رہا ہے۔

''قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ[1]

غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدائے تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں۔اب دیکھیے کہ فتح کس کی ہوتی ہے۔''

(نشانِ آسمانی۔روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۹۸، ۳۹۹)

۲۵؍جولائی ۱۸۹۲ء ''۲۵ جولائی ۱۸۹۲ء مطابق ۳۰؍ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ روز دوشنبہ۔آج مَیں نے بوقت صبح صادق ساڑھے چار بجے دن کے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے تب مَیں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اُٹھا کر لایا ہوں اور وہ پانی لاکر ایک اپنے گھڑے میں ڈال دیا ہے۔مَیں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی یکا یک سُرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آگئی کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے۔پیروں سے سر تک سُرخ لباس پہنے ہوئے شاید جالی کا کپڑا ہے۔مَیں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لئے اشتہار دیئے تھے لیکن اِس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی۔گویا اس نے کہا یا دل میں کہا کہ مَیں آگئی ہوں۔مَیں نے کہا یا اللہ آجاوے اور پھر وہ عورت مجھ سے بغل گیر ہوئی اس کے بغل گیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

اس سے دو چار روز پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ روشن بی بی میرے دالان کے دروازہ پر آکھڑی ہوئی ہے اور مَیں دالان کے اندر بیٹھا ہوں۔تب مَیں نے کہا کہ آروشن بی بی اندر آجا۔''

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔صفحہ ۳۳)

اگست ۱۸۹۲ء ''مجھے تین چار روز ہوئے ایک متوحش[2] خواب آئی تھی۔جس کی یہ تعبیر تھی کہ ہمارے ایک دوست پر دشمن نے حملہ کیا ہے اور کچھ ضرر پہنچاتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کا بھی کام تمام ہوگیا۔''

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳۵۔مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) کہہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔اسی طرح وہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ متوحش خواب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے متعلق تھی اور اس میں ایک دوست سے مراد بھی آپ ہی ہیں چنانچہ حضرت اقدسؑ اسی مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

''کل کی ڈاک میں آں مکرم کا محبت نامہ پہنچ کر بوجہ بشریت اس کے پڑھنے سے ایک حیرت دل پر طاری ہوئی مگر

اگست ۱۸۹۲ء

’’مَیں نے رات کو جس قدر آں مکرم کے لئے دعا کی اور جس حالتِ پُرسوز میں دعا کی اُس کو خداوند کریم خوب جانتا ہے......دعا کی حالت میں یہ الفاظ منجانب اللہ زبان پر جاری ہوئے۔

لَوَیٰ عَلَیْہِ (اَوْ) لَا وَلِیَّ عَلَیْہِ[1]

اور یہ خدا تعالیٰ کا کلام تھا اور اسی کی طرف سے تھا۔‘‘

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳۵۔مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۴؍اگست ۱۸۹۲ء

’’۲۰؍محرم ۱۳۰۹ھ مطابق ۱۴؍اگست ۱۸۹۲ء۔آج خواب میں مَیں نے دیکھا کہ محمدی (بیگم) جس کی نسبت پیشگوئی ہے باہر کسی تکیہ میں معہ چند کس کے بیٹھی ہوئی ہے اور سر اس کا شاید مُنڈا ہوا ہے اور بدن سے ننگی ہے اور نہایت مکروہ شکل ہے۔مَیں نے اُس کو تین مرتبہ کہا ہے کہ تیرے سر مونڈے ہونے کی یہ تعبیر ہے کہ تیرا خاوند مرجائے گا اور مَیں نے دونوں ہاتھ اس کے سر پر اتارے ہیں اور پھر خواب میں

بقیہ حاشیہ۔ ساتھ ہی دل پھر کھل گیا۔یہ خداوند حکیم وکریم کی طرف سے ایک ابتلاء ہے انشاء اللہ القدیر کوئی خوف کی جگہ نہیں...... مجھے معلوم نہیں کہ ایسا پُر اشتعال حکم کسی اشتعال کی وجہ سے دیا گیا ہے کیا بدقسمت وہ ریاست ہے جس سے ایسے مبارک قدم نیک بخت اور سچے خیر خواہ نکالے جائیں اور معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔‘‘

(مکتوباتِ احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳۵۔مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(نوٹ) حضرت مولانا یعقوب علی صاحب عرفانیؓ اس پُر اشتعال حکم کے سبب پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ’’حضرت حکیم الامت اور مولوی محرم علی چشتی مرحوم پر ایک سیاسی الزام آپ کے دشمنوں نے لگایا تھا۔راجہ امر سنگھ صاحب کو حضرت حکیم الامت سے بہت محبت تھی اور وہ آپ کی عملی زندگی اور صداقت پسندی کا عاشق تھا اور وہ ایک مدبّر اور صائب الرائے نوجوان تھا وہ سیاسی جماعت جو مہاراجہ پرتاپ سنگھ کی حالت سے واقف اور ان پر قابو یافتہ تھی انہیں یہ شبہ تھا کہ کسی بھی وقت مہاراجہ پرتاپ سنگھ کو معزول کر دیا جائے گا اور اس کی جگہ مہاراجہ امر سنگھ ہوجائیں گے یہ دراصل سیاسی اور اقتداری جنگ تھی اور اس کو مذہب کا رنگ دیا گیا کہ حضرت مولوی صاحب راجہ امر سنگھ کو جب وہ مہاراجہ ہوجائیں گے مسلمان کرلیں گے اس قسم کی سازش کر کے آپ کو اور مولوی محرم علی چشتی کو جموں سے نکل جانے کا حکم دے دیا گیا۔آپ نے حضرت اقدس کو اطلاع دی اس کے جواب میں حضرت اقدس نے......خط لکھا۔‘‘ (حیاتِ احمد جلد چہارم صفحہ ۲۶۷،۲۶۸ طبع دوم)

[1] (ترجمہ از مرتّب) اس پر مہربان ہوا (یا) اس کے مقابلہ میں کوئی دوست نہیں۔

مَیں نے یہی تعبیر کی ہے۔اوراسی رات والدہ محمود نے خواب میں دیکھا کہ محمدی (بیگم) سے میرا نکاح ہو گیا ہے اور ایک کاغذ مہران کے ہاتھ میں ہے جس پر ہزار روپیہ مہر لکھا ہے اور شیرینی منگوائی گئی ہے اور پھر میرے پاس وہ خواب میں کھڑی ہے۔''
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۴)

۲۰ راگست ۱۸۹۲ء روز شنبہ ''آج رات بوقت دو بجے مَیں نے دیکھا کہ ایک سانپ صاحب جان مرحومہ کے گھر میں پھرتا ہے۔پھر وہ زمین پر بیٹھ گیا اور محمد سعید نے اس کے سر پر انگلی رکھی تا اس کو قتل کرے۔پھر مَیں نے بھی انگلی رکھ دی تب اس کے سر میں آگ لگ گئی مگر مجھے معلوم ہوا کہ میری انگلی کو اس نے کاٹا ہے۔انگلی داہنی طرف کی سبابہ تھی متورم ہوگئی اور اندیشہ رہا کہ اس کا اثر دل کو نہ پہنچے مگر پہنچتا معلوم نہیں ہوا اور اسی خواب میں معلوم ہوا کہ کچھ تکلیف محمود کو بھی پہنچی ہے مگر بظاہر خیریت ہے۔الٰہی ہر یک تکلیف سے بچا۔آمین۔''
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

۲۶ راگست ۱۸۹۲ء ''آج رات خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ لڑکے کہتے ہیں کہ

عید کل تو نہیں پر پرسوں ہوگی۔

معلوم نہیں کل اور پرسوں کی کیا تعبیر ہے۔''
(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۲ء قریباً ''خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر اعظم پٹیالہ کسی ابتلا اور فکر اور غم میں مبتلا تھے۔ان کی طرف سے متواتر دُعا کی درخواست ہوئی۔اتفاقاً ایک دن یہ الہام ہوا۔

''چل رہی ہے نسیم رحمت کی جو دعا کیجئے قبول ہے آج''

اُس وقت مجھے یاد آیا کہ آج اِنہیں کے لئے دعا کی جائے چنانچہ دعا کی گئی اور ان کو بذریعہ خط اطلاع دی گئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد انہوں نے ابتلاء سے رہائی پائی اور بذریعہ خط اپنی رہائی سے اطلاع دی۔''
(نزول المسیح۔روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۳)

۱۸۹۲ء ''مَیں نے اُس[۱] کی وفات کے بعد اُس کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ سیاہ کپڑے پہنے ہوئے ہے (جو سر سے پیر تک سیاہ ہیں) اور مجھ سے قریباً سو قدم کے فاصلہ پر کھڑا ہے اور مجھ سے مدد کے طور پر کچھ مانگتا ہے۔مَیں نے جواب دیا کہ اب وقت گذر گیا اب ہم میں اور تم میں بہت فاصلہ ہے

[۱] میر عباس علی صاحب لُدھیانوی۔(مرزا بشیر احمد)

تو میرے تک نہیں پہنچ سکتا۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۹)

۱۸۹۲ء ’’طُوْبٰی لِمَنْ سَنَّ وَ سَارَ‘‘[۱]

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۔ رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱)

۱۸۹۲ء ’’لَا تَخَفْ اِنِّیْ مَعَکَ۔ وَمَاشٍ مَّعَ مَشْیِکَ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُ الْخَلْقُ۔ وَجَدْتُّکَ مَاوَجَدْتُّکَ۔ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ وَاِنِّیْ مُعِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ۔ اَنْتَ مِنِّیْ وَ سِرُّکَ سِرِّیْ وَاَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ اَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ۔‘‘[۲]

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۱)

۱۸۹۲ء ۱۔ ؎ ’’مَنِہ دل در تنعُّم ہائے دُنیا گر خدا خواہی
کہ مے خواہد نگارِ من تہید ستانِ عشرت را‘‘[۳]

۲۔ ’’مصفّا قطرہ باید کہ تا گوہر شود پیدا
کجا بیند دلِ ناپاک رُوئے پاک حضرت را‘‘[۴]

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۵)

۱۸۹۲ء ’’اب اس عاجز پر خداوند کریم نے جو کچھ کھولا اور ظاہر کیا وہ یہ ہے کہ اگر ہیئت دانوں اور طبعی والوں کے قواعد کسی قدر شہب ثاقبہ اور دُمدار ستاروں کی نسبت قبول بھی کئے جائیں تب بھی جو کچھ قرآن کریم میں اللہ جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ نے ان کائنات الجوّ کی رُوحانی اغراض کی نسبت بیان فرمایا ہے اُس میں اور

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) جس شخص نے اس طریق کو اختیار کرلیا اور اس پر چل پڑا وہ بہت ہی خوش نصیب ہے۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) خوف نہ کر مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے ساتھ ساتھ چلتا ہوں تو میرے ہاں وہ منزلت رکھتا ہے جسے مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا۔ مَیں نے تجھے پایا ہے جو مَیں نے تجھے پایا ہے۔ جو تیری اہانت چاہے گا مَیں اُسے ذلیل ورُسوا کردُوں گا اور جو شخص تیری مدد کرنے کا ارادہ کرے گا اس کا مَیں مددگار رہوں گا۔ تو میرا ہے اور تیرا راز میرا راز ہے اور تُو میرا مقصود ہے اور میرے ساتھ ہے۔ تُو میری درگاہ میں صاحبِ وجاہت ہے۔ مَیں نے تجھے اپنے لئے برگزیدہ کرلیا ہے۔

[۳] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اس شعر کا صرف دوسرا مصرع الہامی ہے اور شعر کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم خدا کو چاہتے ہو تو دنیا کی آسائشوں سے دل مت لگاؤ کیونکہ میرا محبوب آسائش سے دُور رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

[۴] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اس شعر کا صرف پہلا مصرع الہامی ہے۔ اور شعر کا مطلب یہ ہے کہ موتی کے پیدا ہونے کے لئے صاف قطرہ چاہیے۔ ایک ناپاک دل اس جناب عالی کے پاک چہرے کو کہاں دیکھ سکتا ہے۔

اُن ناقص العقل حکماء کے بیان میں کوئی مزاحمت اور جھگڑا نہیں کیونکہ ان لوگوں نے تو اپنا منصب صرف اِس قدر قرار دیا ہے کہ عِلل مادیہ اور اسبابِ عادیہ اِن چیزوں کے دریافت کر کے نظام ظاہری کا ایک باقاعدہ سلسلہ مقرر کر دیا جائے لیکن قرآن کریم میں روحانی نظام کا ذکر ہے اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک فعل اس کے دوسرے فعل کا مزاحم نہیں ہوسکتا۔ پس کیا یہ تعجب کی جگہ ہوسکتی ہے کہ جسمانی اور رُوحانی نظام خدا تعالیٰ کی قدرت سے ہمیشہ ساتھ ساتھ رہیں۔'' (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۱۹، ۱۲۰ حاشیہ)

۱۸۹۲ء وَاِنَّا نَجِدُ الْوَارِثِیْنَ فِیْ کُلِّ عَامٍ یَتَزَایَدُوْنَ۔''[۱]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

۳؍ستمبر ۱۸۹۲ء ''۱ اقبال کے دن آئیں گے۔ ۲ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ ۳ اُنْظُرْ اِلٰی یُوْسُفَ وَ اِقْبَالِہٖ۔ ۴ وَ قَالُوْا مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ۔ ۵ قُلْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ۔ ۶ خَرُّوْا لَہٗ سُجَّدًا۔''[۲]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷)

۲۱؍ستمبر ۱۸۹۲ء ''سَیُوْلَدُ لَکُمُ الْوَلَدُ وَیُدْنٰی مِنْکُمُ الْفَضْلُ۔ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ۔''[۳]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۲۴؍ستمبر ۱۸۹۲ء روز شنبہ ''آج بوقت قریب دو بجے رات کے مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میری بیوی آشفتہ حال کسی طرف گئی ہوئی ہے مَیں نے ان کو بلایا ہے اور کہا کہ چلو تمہیں وہ درخت دکھلا آؤں۔ پس مَیں ان کو باہر کی طرف لے گیا۔ جب درخت کے قریب پہنچے جہاں قریب ایک باغ بھی تھا تو مَیں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ محمود کہاں ہے اُس نے کہا کہ بہشت میں۔ پھر کہا کہ قبر کے بہشت میں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فِیْ عُمُرِیْ وَ عُمُرِ ابْنِیْ وَعُمُرِ زَوْجَتِیْ وَ بَدِّلْ سُوْٓءَ ھٰذِہِ الرُّؤْیَا بِالْحَسَنَۃِ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اٰمین۔ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ۔''[۴]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۴)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) اور ہم وارثوں کو ہر سال میں بڑھتے ہوئے پاتے ہیں۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) ۲ ہر دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے۔ ۳ یوسف کو دیکھ اور اس کے اقبال کو بھی۔ ۴ انہوں نے کہا یہ وعدہ کب تک۔ ۵ کہہ یقیناً خدا کا وعدہ سچ ہے۔ ۶ وہ اس کی خاطر سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) عنقریب تمہارے لئے ایک لڑکا پیدا کیا جائے گا اور فضل تم سے نزدیک کیا جائے گا۔ یقیناً میرا نور قریب ہے۔

[۴] (ترجمہ از مرتّب) اے اللہ! میری عمر میں زیادتی فرما اور میرے بیٹے کی عمر میں اور میری بیوی کی عمر میں بھی۔ اور اس خواب کی برائی کو بھلائی میں بدل دے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ آمین۔ میں نے تجھی پر توکل کیا ہے۔

۲۷؍ستمبر ۱۸۹۲ء[1] ''ایک دفعہ میری بیوی کے حقیقی بھائی سید محمد اسمٰعیل کا (جن کی عمر اُس وقت دس برس کی تھی) پٹیالہ سے خط آیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور اسحاق میرے چھوٹے بھائی کو کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے اور پھر خط کے اخیر میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ اسحاق بھی فوت ہوگیا ہے اور بڑی جلدی سے بلایا کہ دیکھتے ہی چلے آویں۔ اس خط کے پڑھنے سے بڑی تشویش ہوئی کیونکہ اس وقت میرے گھر کے لوگ بھی سخت تپ سے بیمار تھے...... تب مجھے اس تشویش میں یک دفعہ غنودگی ہوئی اور یہ الہام ہوا۔

اِنَّ کَیْدَ کُنَّ عَظِیْمٌ

یعنی اے عورتو! تمہارے فریب بہت بڑے ہیں ...... اس کے ساتھ ہی تفہیم ہوئی کہ یہ ایک خلاف واقعہ بہانہ بنایا گیا ہے۔ تب مَیں نے ...... شیخ حامد علی کو جو میرا نوکر تھا پٹیالہ روانہ کیا جس نے واپس آکر بیان کیا کہ اسحٰق اور اس کی والدہ ہر دو زندہ موجود ہیں۔'' (نزول المسیح ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۰، ۶۱۱)

۳۰؍ستمبر ۱۸۹۲ء ۱ ظُلُمَاتُ الْاِبْتِلَآءِ ۔ ۲ ھٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ ۔ ۳ یُوْلَدُ لَکَ الْوَلَدُ وَ یُدْنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ ۔ ۴ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ ۔ ۵ ظُلُمَاتُ الْاِبْتِلَآءِ ۔ ۶ ھٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ ۔ ۷ اَجِیْئُ مِنْ حَضْرَۃِ الْوِتْرِ ۔[2]
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۰)

۴؍اکتوبر ۱۸۹۲ء ۱ عَفَی اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ[3] ۔ ۲ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَّ لِشَیْءٍ اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ

---

[1] (نوٹ از ناشر) یہ تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متفرق یادداشتوں کے رجسٹر میں صفحہ ۴۴ پر درج ہے۔ نیز تفصیل یوں درج ہے۔

''۲۷؍ستمبر ۱۸۹۲ء کو پٹیالہ سے ایک برنگ خط آیا جس میں لکھا تھا کہ اسحاق اور اسحاق کی والدہ فوت ہوگئیں۔ اس سے بڑا فکر گزرا اور اسی دن حامد علی کو پٹیالہ کی طرف روانہ کیا۔ رات کو الہام ہوا اِنَّ کَیْدَ کُنَّ عَظِیْمٌ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کچھ مکر ہے۔ اسی دن کو یہ الہام مولوی عبدالکریم صاحب اور محمود کی والدہ کو سنایا گیا۔ آج ۲۹؍ستمبر ۱۸۹۲ء کو میر ناصر نواب صاحب کا خط آیا کہ زندہ ہیں اور تصدیق الہام کی ہوگئی۔''

[2] (ترجمہ از مرتّب) ۱ ابتلاء کے اندھیرے۔ ۲ یہ سخت دن ہے۔ ۳ تجھے ایک بیٹا عطا ہوگا اور فضل تیرے نزدیک ہوگا۔ ۴ میرا نور قریب ہے۔ ۵ ابتلاء کے اندھیرے۔ ۶ یہ سخت دن ہے۔ ۷ میں جنابِ باری سے آتا ہوں۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) ۱ اللہ تجھے معاف کرے ان کو تو نے کیوں اجازت دی۔ ۲ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی

کُنْ فَیَکُوْنُ۔ ۳ اَنْتَ بِنَا مُلْحِقٌ ۔ ۴ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَّ لِشَیْءٍ اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ ۵ اٰتِیْکَ غَدًا ۔ ۶ جَآءَ کَ رَبُّکَ الْاَعْلٰی ۔ ۷ اَنْتَ بِنَا مُلْحِقٌ۔ ۸ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَّ لِشَیْءٍ اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ ۹ اَنْتَ مِنْ مَّآءِنَا وَھُمْ مِّنْ فَشَلٍ۔ ۱۰ اَنْتَ بِنَا مُلْحِقٌ۔ ۱۱ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَّ لِشَیْءٍ اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ ۱۲ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ۔ ۱۳ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ ۱۴ اَلْبَیْتُ الْمُحَوَّفَۃُ مُلِئَتْ مِنْ بَرَکَاتٍ۔ ''

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۱۰/اکتوبر ۱۸۹۲ء '' مُرَادَاتُکَ حَاصِلَۃٌ۔[۱] یہ الہام قرآن کریم میں لکھا ہوا دکھلا یا گیا۔''

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۱۲/اکتوبر ۱۸۹۲ء ۱۲/اکتوبر ۱۸۹۲ء مطابق ۲۸/اسوج سمہ ۱۹۴۹

'' بر سر سنہ ۳۰۰ صد شمار ایں کار را[۲] معلوم ہوتا ہے کہ ایں کار سے مراد اشتہار زنِ موعودہ کا کام ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔''

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۰)

۱۲/اکتوبر ۱۸۹۲ء ۱ جَآءَکَ رَبُّکَ الْاَعْلٰی۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ فَتَرْضٰی۔
۲ یَاْتِیْکَ قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاَمْرٌ یَتَاَتّٰی۔''[۳]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷)

بقیہ ترجمہ۔ چیز کا ارادہ کرے تو اُسے کہے کہ ہو جا تو ہو جائے گی۔ ۳ تو ہم سے ملنے والا ہے۔ ۴ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اُسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ ۵ مَیں تیرے پاس کل آؤں گا۔ ۶ تیرا ربِّ اعلیٰ تیرے پاس آیا۔ ۷ تو ہم سے ملنے والا ہے۔ ۸ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ ۹ تُو ہمارے پانی سے ہے اور وہ بزدلی سے۔ ۱۰ تو ہم سے ملنے والا ہے۔ ۱۱ تیرا کام یہ ہے کہ جب تُو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اُسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ ۱۲ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید۔ ۱۳ تُو مجھ سے اس مرتبہ پر ہے جس کو مخلوق نہیں جانتی۔ ۱۴ وہ گھر جو لوگوں کے ہجوم سے گھرا ہوا ہے برکتوں سے بھر دیا گیا ہے۔

[۱] (ترجمہ از مرتّب) تیری مرادیں حاصل ہوں گی۔ [۲] (ترجمہ از مرتّب) اس کام کو تین سو کے سر پر شمار کر۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) ۱ تیرا ربِّ اعلیٰ تیرے پاس آیا۔ اور تجھے ایسا کچھ دے گا جس سے تو راضی ہو جائے گا۔ ۲ تیرے پاس نبیوں کا چاند آئے گا اور کام ظاہر ہو جائے گا۔

اکتوبر ۱۸۹۲ء ’’سبحان اللہ! مخالفتِ قومِ کثیر کارے ست صعب۔ ایں کار از تو آید و مردان چنیں کنند۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ وَجَدْتُّکَ مَا وَجَدْتُّکَ۔ اَنْتَ مَخْلُوْقٌ مِّنْ مَّآءِ نَا الْقَدِیْمِ وَھُمْ مِّنَ الْفَشَلِ۔‘‘[۱] (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

اکتوبر ۱۸۹۲ء فَقُلْ لَّھُمْ مَّیْسُوْرًا۔ وَاسْتَغْفِرْلَھُمْ۔ یَعْقِلُکَ رَبُّکَ بِالْکِتَابِ وَالْحِکْمَۃِ۔ فَشُبِّہَ عَلَیْہِ وَکَانَ مِنَ الْمُلْبَسِ۔‘‘[۲] (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

اکتوبر ۱۸۹۲ء الہام محمد حسین۔ (گورنمنٹ پنجاب میں شہادت مخفی ناانصافی سے بیچتا ہے)

اِذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا۔[۳] (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

۱۸/اکتوبر ۱۸۹۲ء ’’جب یہ عاجز نور افشاں کے جواب میں اِس بات کو دلائل شافیہ کے ساتھ لکھ چکا کہ درحقیقت رُوحانی قیامت کے مصداق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور کسی قدر نعتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو درحقیقت احاطہ بیان سے خارج ہے اِن عبارات میں درج کر چکا اور نیز بطور نمونہ کچھ مناقب و محامدِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی ثبوت کے ذیل میں تحریر کر چکا تو وہ ۱۷/اکتوبر ۱۸۹۲ء کا دن تھا۔ پھر جب میں رات کو بعد تحریر نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مناقب و محامد صحابہ رضی اللہ عنہم سویا تو مجھے ایک نہایت مبارک اور پاک رؤیا دکھایا گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مَیں ایک وسیع مکان میں ہوں جس کے نہایت کشادہ اور وسیع دالان ہیں اور نہایت مکلّف فرش ہو رہے ہیں اور اُوپر کی منزل ہے اور مَیں ایک جماعت کثیر کو ربّانی حقائق و معارف سنا رہا ہوں اور ایک اجنبی اور غیر معتقد مولوی اُس جماعت میں بیٹھا ہے جو ہماری جماعت میں سے نہیں ہے مگر مَیں اس

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ بہت سے لوگوں کی مخالفت مشکل کام ہے یہ کام تجھ سے ہوسکتا ہے اور مرد ایسا ہی کرتے ہیں۔ تو میری طرف سے ایسے مرتبہ پر ہے جسے لوگ نہیں جانتے۔ مَیں نے تجھے پایا جیسا کہ پایا۔ تو ہمارے قدیم پانی سے پیدا شدہ ہے اور وہ بُزدلی سے ہیں۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) پس انہیں آسان پہلو سے کہہ اور ان کے لئے بخشش مانگ تجھے تیرا ربّ کتاب اور حکمت کے ذریعہ عقل دے گا۔ یہ امر اُس پر مشتبہ ہو گیا اور وہ شک میں پڑ گیا۔

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) جب زمین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔

کا حلیہ پہچانتا ہوں ۔ وہ لاغر اندام اور سفید ریش ہے ۔ اُس نے میرے اُس بیان میں دخل بے جا دے کر کہا کہ یہ باتیں کنہ باری میں دخل ہے اور کنہ باری میں گفتگو کرنے کی ممانعت ہے ۔ تو میں نے کہا کہ اے نادان اِن بیانوں کو کنہ باری سے کچھ تعلق نہیں ۔ یہ معارف ہیں اور مَیں نے اُس کے بے جا دخل سے دل میں بہت رنج کیا اور کوشش کی کہ وہ چپ رہے مگر وہ اپنی شرارتوں سے باز نہ آیا ۔ تب میرا غصہ بھڑکا اور مَیں نے کہا کہ اِس زمانہ کے بدذات مولوی شرارتوں سے باز نہیں آتے ۔ خدا اُن کی پردہ دری کرے گا اور ایسے ہی چند الفاظ اور بھی کہے جو اَب مجھے یاد نہیں رہے ۔ تب مَیں نے اِس کے بعد کہا کہ کوئی ہے کہ اِس مولوی کو اِس مجلس سے باہر نکالے تو میرے ملازم حامد علی نام کی صورت پر ایک شخص نظر آیا ۔ اُس نے اُٹھتے ہی اِس مولوی کو پکڑ لیا اور دھکّے دے کر اُس کو اُس مجلس سے باہر نکالا اور زینہ کے نیچے اوتار دیا ۔ تب مَیں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کے قریب ایک وسیع چبوترہ پر کھڑے ہیں اور یہ بھی گمان گذرتا ہے کہ چہل قدمی کر رہے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ جب مولوی کو نکالا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسی جگہ کے[1] ہی کھڑے تھے مگر اُس وقت نظر اُٹھا کر دیکھا نہیں ۔ اب جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام ہے یعنی یہی کتاب اور یہ مقام جو اُس وقت چھپا ہوا معلوم ہوتا ہے اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتِ مبارک اُس مقام پر رکھی ہوئی ہے کہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محامدِ مبارکہ کا ذکر اور آپؐ کی پاک اور پُر اثر اور اعلیٰ تعلیم کا بیان ہے اور ایک انگشت اُس مقام پر بھی رکھی ہوئی ہے کہ جہاں صحابہ رضی اللہ عنہم کے کمالات اور صدق و وفا کا بیان ہے اور آپؐ تبسّم فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

هٰذَا لِیْ وَهٰذَا لِاَصْحَابِیْ

یعنی یہ تعریف میرے لئے ہے اور یہ میرے اصحاب کے لئے ۔

اور پھر بعد اس کے خواب سے الہام کی طرف میری طبیعت متنزّل ہوئی اور کشفی حالت پیدا ہوگئی تو کشفاً میرے پر ظاہر کیا گیا کہ اِس مقام میں جو خدا تعالیٰ کی تعریف ہے، اُس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا ظاہر کی اور پھر اُس کی نسبت یہ الہام ہوا کہ هٰذَا الثَّنَآءُ لِیْ[2] اور یہ رات منگل کی تھی اور تین بجے پر پندرہ منٹ

---

[1] ''کے'' کے بعد کاتب سے یہاں لفظ ''قریب'' چھوٹ گیا ہے ۔ (ناشر)

[2] (ترجمہ از مرتّب) یہ تعریف میرے لئے ہے ۔

گزرے تھے۔‘‘[1] (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱۵ تا ۲۱۷ حاشیہ)

۱۹/۱۱کتوبر ۱۸۹۲ء ’’ زرِ چندہ حیدر آباد۔‘‘[2]

کشف میں نواب محمد علی سے ملاقات ہوئی۔‘‘ (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱)

---

[1] اسی کشف کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عربی میں یوں تحریر فرمایا ہے۔

’’رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَأَنِّیْ فِیْ حَلْقَةٍ مُلْتَحِمَةٍ وَ رُفْقَةٍ مُزْدَحِمَةٍ۔ وَ أُبَیِّنُ بَعْضَ الْمَعَارِفِ بِجَأْشٍ مَّتِیْنٍ۔ وَ لِسَانٍ مُبِیْنٍ لِلْحَاضِرِیْنَ۔ وَ رَأَیْتُ أَنَّ الْمَکَانَ رَبْعٌ لَطِیْفٌ نَظِیْفٌ یَنْفِی التَّرَحَ رُؤْیَتُهٗ وَ یَسُرُّ النَّاظِرِیْنَ هَیْئَتُهٗ۔ وَ کُنْتُ أَخَالُ أَنَّهٗ مَکَانِیْ فَحَبَّذَا هُوَ مِنْ مَکَانٍ رَأَیْتُ فِیْهِ سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ۔ وَ رَأَیْتُ عِنْدِیْ رَجُلًا مِنَ الْعُلَمَآءِ لَا بَلْ مِنَ السُّفَهَآءِ جَاثِیًا عَلٰی رُکْبَتِهٖ یُنْکِرُ عَلَیَّ لِغَبَاوَتِهٖ وَ یَکْلَبُ عَلَی اللَّجَاجِ لِشَقَاوَتِهٖ۔ وَرَأَیْتُهٗ کَالْحَاسِدِیْنَ۔ فَاشْتَدَّ غَضَبِیْ وَ قُلْتُ: تَعْسًا لِهٰٓؤُلَآءِ الْعُلَمَآءِ اِنَّهُمْ مِّنْ اَعْدَآءِ الدِّیْنِ۔ فَقُلْتُ هَلْ مِنْ اِمْرِءٍ یُخْرِجُهٗ مِنْ هٰذَا الْمَقَامِ، کَاِخْرَاجِ الْاَشْرَارِ وَ اللِّئَامِ وَ یُطَهِّرَ الْمَکَانَ مِنْ هٰذَا الْقَرِیْنِ الضَّنِیْنِ۔ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ خُدَّامِیْ۔ وَ هَمَّ بِاِخْرَاجِهٖ مِنْ اَمَامِ عَیْنِیْ وَ مَقَامِیْ لِیُؤْمِنَنِیْ مِنْ ذَالِكَ الظَّنِّیْنِ۔ فَرَأَیْتُ اَنَّهٗ اَخَذَهٗ وَ جَعَلَ یَدْفَعُهٗ وَ یَذُبُّهٗ وَ یَذْأَطُهٗ مِنَ الْمَکَانِ وَ لَهٗ رَطِیْطٌ وَ کَرْبٌ وَ فَزَعٌ مَعَ الْاَرْدَمَانِ حَتّٰی أُخْرِجَ فَأَصْبَحَ مِنَ الْغَآئِبِیْنَ۔ فَرَفَعْتُ نَظَرِیْ فَاِذَا حِذَتَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ وَ کَاَنَّهٗ کَانَ یَرٰی کُلَّ مَا وَقَعَ بَیْنَنَا مُوَارِیًا عِیَانَهٗ۔ فَأَخَذَنِیْ هَیْبَةٌ مِنْ رُؤْیَتِهٖ وَ نَهَضْتُ أَسْتَقْرِیْ مَکَانًا یُنَاسِبُ شَأْنَهٗ وَقُمْتُ کَالْخَادِمِیْنَ۔ فَاِذَا دَنَوْتُ مِنْهُ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَ نَظَرْتُ اِلٰی وَجْهِهٖ فَاِذَا وَجْهٌ قَدْ رَأَیْتُهٗ مِنْ قَبْلُ۔ مَا رَأَیْتُ وَجْهًا أَحْسَنَ مِنْهُ فِی الدُّنْیَا فَهُوَ خَاتَمُ الْحَسِیْنِیْنَ وَ الْجَمِیْلِیْنَ، کَمَا أَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ وَ رَأَیْتُ فِیْ یَدِهٖ کِتَابًا فَاِذَا هُوَ کِتَابِیْ ’’اَلْمِرْآةُ‘‘ الَّذِیْ صَنَّفْتُهٗ بَعْدَ ’’الْبَرَاهِیْن‘‘۔ وَ کَانَ قَدْ وَضَعَ إِصْبَعًا عَلٰی مَحَلٍّ فِیْهِ مَدْحُهٗ وَ اِصْبَعًا عَلٰی مَحَلٍّ فِیْهِ مَدْحُ اَصْحَابِهٖ وَ قَدْ قَیَّدَ لَحْظَهٗ بِهِمَا وَ هُوَ یَتَبَسَّمُ وَ یَقُوْلُ هٰذَا لِیْ وَ هٰذَا لِأَصْحَابِیْ وَکَانَ یَنْظُرُ اِلَیْهِ کَالْقَارِئِیْنَ۔ ثُمَّ انْحَدَرَتْ طَبِیْعَتِیْ اِلَی الْاِلْهَامِ فَأَشَارَ الرَّبُّ الْکَرِیْمُ اِلٰی مَقَامٍ مِّنْ مَّقَامَاتِ ’’الْمِرْآةِ‘‘۔ وَ قَالَ هٰذَا الثَّنَآءُ لِیْ ثُمَّ اسْتَیْقَظْتُ۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۶۲، ۵۶۳)

[2] (ترجمہ از مرتّب) حیدر آباد کے چندے کا روپیہ۔

۱۹؍اکتوبر ۱۸۹۲ء ''۱ لَا تَيْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ۔ ۲ اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ ۳ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ ۴ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِىْ فَقَعُوْا لَهٗ سَاجِدِيْنَ۔''[1]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

۳؍نومبر ۱۸۹۲ء ''تیرے کلام میں جو تیرے منہ سے نکلتا ہے برکت رکھی جاتی ہے کیونکہ وہ تیرے مونہہ سے نکلتا ہے۔''

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۳؍نومبر ۱۸۹۲ء ''يَوْمَ يَجِيْءُ الْحَقُّ وَيُكْشَفُ الصِّدْقُ وَيَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ''

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۶ و رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

(ترجمہ) ''اس دن حق آئے گا اور صدق کھل جائے گا اور جو خسارہ میں ہیں وہ خسارہ میں پڑیں گے۔''

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۷)

نومبر ۱۸۹۲ء ''يَاْتِىْ قَمَرُ الْاَنْبِيَآءِ وَ اَمْرُكَ يَتَاَتّٰى۔''[2]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۹؍نومبر ۱۸۹۲ء ''مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں قادیان کی طرف آتا ہوں اور نہایت اندھیری اور مشکل راہ ہے اور مَیں رَجْمًا بِالْغَيْبِ قدم مارتا جاتا ہوں اور ایک غیبی ہاتھ مجھ کو مدد دیتا جاتا ہے یہاں تک کہ مَیں قادیان پہنچ گیا اور جو مسجد سکھوں کے قبضہ میں ہے وہ مجھ کو نظر آئی۔ پھر میں سیدھی گلی میں جو کشمیریوں کی طرف سے آتی ہے چلا۔ اس وقت مَیں نے اپنے تئیں ایک سخت گھبراہٹ میں پایا کہ گویا اس گھبراہٹ سے بیہوش ہوتا جاتا ہوں اور اس وقت بار بار اِن الفاظ سے دُعا کرتا ہوں کہ رَبِّ تَجَلَّ رَبِّ تَجَلَّ[3] اور ایک دیوانہ کے ہاتھ میں میرا ہاتھ ہے اور وہ بھی رَبِّ تَجَلَّ کہتا ہے اور بڑے زور سے مَیں دعا کرتا ہوں۔

اور اس سے پہلے مجھ کو یاد ہے کہ مَیں نے اپنے لئے اور اپنی بیوی کے لئے اور اپنے لڑکے محمود کے لئے میں

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۱ اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو۔ ۲ یقیناً اللہ کی رحمت قریب ہے۔ ۳ مَیں نے چاہا کہ خلیفہ بناؤں تب مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔ ۴ پھر جب مَیں اسے ٹھیک ٹھاک کروں اور اس میں اپنی روح پھونکوں تو تم اس کے لئے سجدہ کرتے ہوئے گر جاؤ۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام ظاہر ہوجائے گا۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) اے میرے ربّ تجلّی فرما اے میرے ربّ تجلّی فرما۔

نے بہت دُعا کی ہے۔ پھر مَیں نے دو کتّے خواب میں دیکھے۔ ایک سخت سیاہ اور ایک سفید اور ایک شخص ہے کہ وہ کُتّوں کے پنجے کاٹتا ہے۔ پھر یہ الہام ہوا۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ ''[۱]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳۵)

۱۲؍نومبر ۱۸۹۲ء ''اَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا مَعَکَ وَلَا یَعْلَمُھَا اِلَّا الْمُسْتَرْشِدُوْنَ۔ ''[۲]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۱۳؍نومبر ۱۸۹۲ء ''قَدْ جَآءَ وَقْتُ الْفَتْحِ وَالْفَتْحُ اَقْرَبُ۔ ''[۳]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

یکم دسمبر ۱۸۹۲ء ''۱ رَدَدْنَآ اِلَیْکَ الْکَرَّۃَ الثَّانِیَۃَ۔[۴] ۲ وَ قَالُوْا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا۔ ۳ قُلْ ھُوَاللّٰہُ عَجِیْبٌ۔ ۴ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ۔ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔''

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

(ترجمہ) ۲ اور کہتے ہیں کہ یہ مراتب تجھ کو کہاں۔ ۳ ان کو کہہ کہ وہ خدا عجیب خدا ہے۔ ۴ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ خدا تمہیں بخش دے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۷، ۲۶۸)

۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء ''۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک اور رؤیا دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مَیں حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ بن گیا ہوں یعنی خواب میں ایسا معلوم کرتا ہوں کہ وہی ہوں اور خواب کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض اوقات ایک شخص اپنے تئیں دوسرا شخص خیال کر لیتا ہے سو اس وقت مَیں سمجھتا ہوں کہ مَیں علی مرتضٰی ہوں اور ایسی صورت واقعہ ہے کہ ایک گروہ[۵] خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے۔ یعنی وہ گروہ

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) تم بہترین اُمّت ہو جو لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے نکالی گئی ہے۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) تُو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں اور اس حقیقت کو کوئی نہیں جانتا مگر وہی جو رُشد رکھتے ہیں۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) فتح کا وقت آ گیا ہے اور فتح قریب تر ہے۔

[۴] (ترجمہ از مرتّب) ۱ ہم دوبارہ تیری طرف لوٹائیں گے۔

[۵] حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ''اس کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے بعد جو خلافت ہوگی اس کا انکار ایک جماعت کرے گی اور فتنہ ڈالے گی۔'' (برکاتِ خلافت۔ انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۱۷۶)

میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے اور اس میں فتنہ انداز ہے۔ تب مَیں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں اور شفقت اور تودّد سے مجھے فرماتے ہیں کہ

یَا عَلِیُّ دَعْھُمْ وَ اَنْصَارَھُمْ وَ زِرَاعَتَھُمْ

یعنی اے علی اِن سے اور اِن کے مددگاروں اور اِن کی کھیتی سے کنارہ کر اور اِن کو چھوڑ دے اور اِن سے منہ پھیر لے اور مَیں نے پایا کہ اس فتنہ کے وقت صبر کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو فرماتے ہیں اور اعراض کے لئے تاکید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو ہی حق پر ہے مگر اِن لوگوں سے ترکِ خطاب بہتر ہے اور کھیتی سے مراد مولویوں کے پیروؤں کی وہ جماعت ہے جو اُن کی تعلیموں سے اثر پذیر ہے جس کی وہ ایک مدّت سے آبپاشی کرتے چلے آئے ہیں۔

پھر بعد اس کے میری طبیعت الہام کی طرف منتقل ہوئی اور الہام کے رُو سے خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ایک شخص مخالف میری نسبت کہتا ہے۔

ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی

یعنی مجھ کو چھوڑ و تا مَیں موسیٰ کو یعنی اس عاجز کو قتل کر دوں۔ اور یہ خواب رات کے تین بجے قریباً بیس[۲۰] منٹ کم میں دیکھی تھی اور صبح بدھ کا دن تھا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔‘‘[۱]

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱۸، ۲۱۹ حاشیہ)

---

[۱] اسی کشف کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عربی میں یوں تحریر فرمایا ہے۔

’’وَ رَأَیْتُ فِیْ مَنَامٍ اٰخَرَ کَأَنِّیْ صِرْتُ عَلِیًّا اِبْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ النَّاسُ یَتَنَازَعُوْنَنِیْ فِیْ خِلَافَتِیْ وَ کُنْتُ فِیْھِمْ کَالَّذِیْ یُضَامُ وَ یُمْتَھَنُ۔ وَ یَغْشَاہُ أَدْرَانُ الظُّنُوْنِ وَ ھُوَ مِنَ الْمُبَرَّئِیْنَ۔ فَنَظَرَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اِلَیَّ وَ کُنْتُ أَخَالُ نَفْسِیْ اَنَّنِیْ مِنْہُ بِمَنْزِلَۃِ الْاَبْنَآءِ وَ ھُوَ مِنَ اٰبَائِیَ الْمُکْرَمِیْنَ۔ فَقَالَ وَ ھُوَ مُتَحَنِّنٌ ’’یَا عَلِیُّ دَعْھُمْ وَ أَنْصَارَھُمْ وَ زِرَاعَتَھُمْ‘‘ فَعَلِمْتُ فِیْ نَفْسِیْ أَنَّہٗ یُوْصِیْنِیْ بِصَرْفِ الْوَجْہِ مِنَ الْعُلَمَآءِ وَ تَرْکِ تَذَکُّرِھِمْ وَ الْإِعْرَاضِ عَنْھُمْ وَ قَطْعِ الطَّمَعِ وَ الْحَنِیْنِ مِنْ إِصْلَاحِ ھٰٓؤُلَآءِ الْمُفْسِدِیْنَ۔ فَإِنَّھُمْ لَا یَقْبَلُوْنَ الْاِصْلَاحَ فَصَرْفُ الْوَقْتِ فِیْ نُصْحِھِمْ فِیْ حُکْمِ إِضَاعَۃِ الْوَقْتِ وَ طَمَعُ قَبُوْلِ الْحَقِّ مِنْھُمْ کَطَمَعِ الْعَطَآءِ مِنَ الضَّنِیْنِ۔ وَ رَأَیْتُ اَنَّہٗ یُحِبُّنِیْ وَ یُصَدِّقُنِیْ وَ یَرْحَمُ عَلَیَّ وَ یُشِیْرُ اِلَیَّ أَنَّ عُکَّازَتَہٗ مَعِیْ وَ ھُوَ مِنَ النَّاصِرِیْنَ۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۶۳، ۵۶۴)

۱۸۹۲ء (الف) ’’میرے پر کشفاً یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی تب اُن کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی اور اُس نے جوش میں آکر اور اپنی امّت کو ہلاکت کا مفسدہ پرداز پاکر زمین پر اپنا قائم مقام اور شبیہ چاہا جو اُس کا ایسا ہم طبع ہو کہ گویا وہی ہو۔ سو اُس کو خدائے تعالیٰ نے وعدہ کے موافق ایک شبیہ عطا کی اور اس میں مسیح کی ہمّت اور سیرت اور رُوحانیت نازل ہوئی اور اس میں اور مسیح میں بشدّت اِتّصال کیا گیا۔ گویا وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے بنائے گئے اور مسیح کی توجّہات نے اس کے دل کو اپنا قرار گاہ بنایا اور اس میں ہو کر اپنا تقاضا پورا کرنا چاہا۔ پس ان معنوں سے اُس کا وجود مسیح کا وجود ٹھہرا اور مسیح کے پُر جوش ارادات اس میں نازل ہوئے جن کا نزول الہامی استعارات میں مسیح کا نزول قرار دیا گیا۔‘‘ (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۵۴، ۲۵۵)

(ب) ’’جیسا کہ میرے پر کشفاً کھولا گیا ہے حضرت مسیح کی رُوح اِن افتراؤں کی وجہ سے جو اُن پر اِس زمانہ میں کئے گئے اپنے مثالی نزول کے لئے شدّتِ جوش میں تھی اور خدا تعالیٰ سے درخواست کرتی تھی کہ اِس وقت مثالی طور پر اس کا نزول ہو۔ سو خدائے تعالیٰ نے اُس کے جوش کے موافق اُس کی مثال کو دنیا میں بھیجا تا وہ وعدہ پورا ہو جو پہلے سے کیا گیا تھا...... حضرت مسیح علیہ السلام کو دو مرتبہ یہ موقعہ پیش آیا کہ اُن کی رُوحانیت نے قائم مقام طلب کیا۔ اوّل جبکہ اُن کے فوت ہونے پر چھ سو برس گذر گیا اور یہودیوں نے اِس بات پر حد سے زیادہ اصرار کیا کہ وہ نعوذ باللہ مکّار اور کاذب تھا اور اُس کا ناجائز طور پر تولّد تھا اور اسی لئے وہ مصلوب ہوا اور عیسائیوں نے اِس بات پر غلُوّ کیا کہ وہ خدا تھا اور خدا کا بیٹا تھا اور دنیا کو نجات دینے کے لئے اُس نے صلیب پر جان دی...... تب یہ اعلام الٰہی مسیح کی رُوحانیت جوش میں آئی اور اُس نے ان تمام الزاموں سے اپنی بریت چاہی اور خدا تعالیٰ سے اپنا قائم مقام چاہا۔ تب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے...... یہ مسیح ناصری کی رُوحانیت کا پہلا جوش تھا جو ہمارے سیّد ہمارے مسیح خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے اپنی مراد کو پہنچا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

پھر دوسری مرتبہ مسیح کی رُوحانیت اس وقت جوش میں آئی کہ جب نصاریٰ میں دجّالیّت کی صفت اتمّ اور اکمل طور پر آگئی...... پس اِس زمانہ میں دوسری مرتبہ حضرت مسیح کی رُوحانیت کو جوش آیا اور انہوں نے دوبارہ مثالی طور پر دنیا میں اپنا نزول چاہا اور جب ان میں مثالی نزول کے لئے اشد درجہ کی توجہ اور خواہش پیدا ہوئی تو خدا تعالیٰ نے اُس خواہش کے موافق دجّال موجودہ کے نابود کرنے کے لئے ایسا شخص بھیج دیا جو ان کی رُوحانیت

کا نمونہ تھا۔ وہ نمونہ مسیح علیہ السلام کا رُوپ بن کر مسیح موعود کہلایا...... موجودہ فتنوں کے لحاظ سے مسیح کا نازل ہونا ہی ضروری تھا کیونکہ مسیح کی ہی قوم بگڑی تھی اور مسیح کی قوم میں ہی دجّالیّت پھیلی تھی اس لئے مسیح کی رُوحانیت کو ہی جوش آنا لائق تھا۔

یہ وہ دقیق معرفت ہے کہ جو کشف کے ذریعہ سے اس عاجز پر کھلی ہے۔ اور یہ بھی کھلا کہ یوں مقدر ہے کہ ایک زمانہ کے گذرنے کے بعد کہ خیر اور صلاح اور غلبۂ توحید کا زمانہ ہوگا پھر دُنیا میں فساد اور شرک اور ظلم عَود کرے گا اور بعض بعض کو کیڑوں کی طرح کھائیں گے اور جاہلیت غلبہ کرے گی اور دوبارہ مسیح کی پرستش شروع ہو جائے گی اور مخلوق کو خدا بنانے کی جہالت بڑے زور سے پھیلے گی اور یہ سب فساد عیسائی مذہب سے اِس آخری زمانہ کے آخری حصّہ میں دنیا میں پھیلیں گے۔ تب پھر مسیح کی روحانیت سخت جوش میں آکر جلالی طور پر اپنا نزول چاہے گی تب ایک قہری شبیہ میں اُس کا نزول ہو کر اُس زمانہ کا خاتمہ ہو جائے گا تب آخر ہوگا اور دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسیح کی اُمّت کی نالائق کرتُوتوں کی وجہ سے مسیح کی روحانیت کے لئے یہی مقدّر تھا کہ تین مرتبہ دُنیا میں نازل ہو۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۱ تا ۳۴۶)

دسمبر ۱۸۹۲ء ''اب مجھ کو بتلایا گیا کہ جو مسلمان کو کافر کہتا ہے اور اس کو اہل قبلہ اور کلمہ گو اور عقائد اسلام کا معتقد پا کر پھر بھی کافر کہنے سے باز نہیں آتا وہ خود دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ سو مَیں مامور ہوں کہ ایسے لوگوں سے جو ائمۃ التکفیر ہیں اور مفتی اور مولوی اور محدِّث کہلاتے ہیں اور ابناء اور نِساء بھی رکھتے ہیں، مباہلہ کروں اور پہلے ایک عام مجلس میں ایک مفصّل تقریر کے ذریعہ سے ان کو اپنے دلائل سمجھا دوں اور اُسی مجلس میں ان کے تمام الزامات اور شُبہات کا جو ان کے دل میں خلجان کرتے ہیں جواب بھی دے دُوں اور پھر اگر کافر کہنے سے باز نہ آویں تو اُن سے مباہلہ کروں۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

دسمبر ۱۸۹۲ء ''مباہلہ کی اجازت کے بارے میں جو کلامِ الٰہی میرے پر نازل ہوا وہ یہ ہے۔

نَظَرَ اللّٰہُ اِلَیْکَ مُعَطَّرًا۔ وَ قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا۔ قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ قَالُوْا کِتَابٌ مُّمْتَلِئٌ مِّنَ الْکُفْرِ وَ الْکَذِبِ قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ کُمْ وَ نِسَآءَنَا وَنِسَآءَ کُمْ وَاَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔

یعنی خدا تعالیٰ نے ایک معطّر نظر سے تجھ کو دیکھا اور بعض لوگوں نے اپنے دلوں میں کہا کہ اے خدا کیا تو زمین پر ایک ایسے شخص کو قائم کر دے گا کہ جو دنیا میں فساد پھیلا وے؟ تو خدا تعالیٰ نے اُن کو جواب دیا کہ جو مَیں

جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اور اُن لوگوں نے کہا کہ اِس شخص کی کتاب ایک ایسی کتاب ہے جو کذب اور کُفر سے بھری ہوئی ہے سو اُن کو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم معہ اپنی عورتوں اور بیٹوں اور عزیزوں کے مباہلہ کریں۔ پھر اُن پر لعنت کریں جو کاذب ہیں۔'' (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۳ تا ۲۶۵)

۱۸۹۲ء ''مجھے حکم ہوا ہے کہ مَیں مباہلہ کی درخواست کو آئینہ کمالاتِ اسلام کے ساتھ شائع کروں۔''

(از مکتوب بنام نواب محمد علی خاں صاحبؓ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۷۰، ۱۷۱۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

دسمبر ۱۸۹۲ء ''یہ وہ اجازت مباہلہ ہے جو اِس عاجز کو دی گئی لیکن ساتھ اِس کے جو بطور تبشیر کے اور الہامات ہوئے اُن میں سے بھی کسی قدر لکھتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

۱ يَوْمَ يَجِيْءُ الْحَقُّ وَيُكْشَفُ الصِّدْقُ وَ يَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ ۲ اَنْتَ مَعِيْ وَ اَنَا مَعَكَ وَلَا يَعْلَمُهَا اِلَّا الْمُسْتَرْشِدُوْنَ۔ ۳ نَرُدُّ اِلَيْكَ الْكَرَّةَ الثَّانِيَةَ وَ نُبَدِّلَنَّكَ مِنْ بَعْدِ خَوْفِكَ اَمْنًا۔ ۴ يَاْتِيْ قَمَرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاَمْرُكَ يَتَاَتّٰى۔ ۵ يَسُرُّ اللّٰهُ وَجْهَكَ وَ يُنِيْرُ بُرْهَانَكَ۔ ۶ سَيُوْلَدُ لَكَ الْوَلَدُ وَ يُدْنٰى مِنْكَ الْفَضْلُ اِنَّ نُوْرِيْ قَرِيْبٌ۔[1] ۷ وَ قَالُوْا اَنّٰى لَكَ هٰذَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَجِيْبٌ۔ ۸ وَلَا تَيْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ۔ ۹ اُنْظُرْ اِلٰى يُوْسُفَ وَاِقْبَالِهٖ۔ ۱۰ قَدْ جَآءَ وَقْتُ الْفَتْحِ وَالْفَتْحُ اَقْرَبُ۔ ۱۱ يَخِرُّوْنَ عَلَى الْمَسَاجِدِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَآ اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ۔ ۱۲ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ ۱۳ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ نَجِيَّ الْاَسْرَارِ۔ ۱۴ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ يَوْمٍ مَّوْعُوْدٍ۔

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۰ پر فرماتے ہیں۔
''میرا دوسرا لڑکا جس کا نام بشیر احمد ہے اس کے پیدا ہونے کی پیشگوئی آئینہ کمالاتِ اسلام کے صفحہ ۲۶۶[2] میں کی گئی ہے...... اور پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔ يَاْتِيْ قَمَرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاَمْرُكَ يَتَاَتّٰى۔ يَسُرُّ اللّٰهُ وَجْهَكَ۔ وَ يُنِيْرُ بُرْهَانَكَ۔ سَيُوْلَدُ لَكَ الْوَلَدُ وَ يُدْنٰى مِنْكَ الْفَضْلُ۔ اِنَّ نُوْرِيْ قَرِيْبٌ...... یعنی نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام بن جائے گا۔ تیرے لئے ایک لڑکا پیدا کیا جائے گا اور فضل تجھ سے نزدیک کیا جائے گا یعنی خدا کے فضل کا موجب ہوگا اور نیز یہ کہ شکل و شباہت میں فضل احمد سے جو دوسری بیوی سے میرا لڑکا ہے مشابہت رکھے گا اور میرا نُور قریب ہے۔ پھر...... ۲۰/اپریل ۱۸۹۳ء کو جیسا کہ اشتہار ۲۰/اپریل ۱۸۹۳ء سے ظاہر ہے اس پیشگوئی کے مطابق وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔'' (مراد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ ایم اے)۔ (شمس)

[2] روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۶۔ (ناشر)

یعنی ۱ اس دن حق آئے گا اور صدق کھل جائے گا اور جو لوگ خسارہ میں ہیں وہ خسارہ میں پڑیں گے۔ ۲ تُو میرے ساتھ اور مَیں تیرے ساتھ ہوں اور اس حقیقت کو کوئی نہیں جانتا مگر وہی جو رُشد رکھتے ہیں۔ ۳ ہم پھر تجھ کو غالب کریں گے اور خوف کے بعد امن کی حالت عطا کر دیں گے۔ ۴ نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔ ۵ خدا تیرے منہ کو بشّاش کرے گا اور تیرے بُرہان کو روشن کر دے گا۔ ۶ اور تجھے ایک بیٹا عطا ہو گا اور فضل تجھ سے قریب کیا جائے گا اور میرا نُور نزدیک ہے۔ ۷ اور کہتے ہیں کہ یہ مراتب تجھ کو کہاں؟ اِن کو کہہ کہ وہ خدا عجیب خدا ہے اُس کے ایسے ہی کام ہیں جس کو چاہتا ہے اپنے مقربوں میں جگہ دیتا ہے۔ ۸ اور میرے فضل سے نومیدمت ہو۔ ۹ یوسف کو دیکھ اور اُس کے اقبال کو۔ ۱۰ فتح کا وقت آ رہا ہے اور فتح قریب ہے۔ مخالف یعنی جن کے لئے تو بہ مقدّر ہے ۱۱ اپنی سجدہ گاہوں میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا ہمیں بخش کہ ہم خطا پر تھے۔ ۱۲ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں، خدا تمہیں بخش دے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ ۱۳ مَیں نے ارادہ کیا کہ ایک اپنا خلیفہ زمین پر مقرر کروں تو مَیں نے آدم کو پیدا کیا جو نَجِیُّ الْاَسْرَار ہے۔ ۱۴ ہم نے ایسے دن اس کو پیدا کیا جو وعدہ کا دن تھا۔

یعنی جو پہلے سے پاک نبیؐ کے واسطہ سے ظاہر کر دیا گیا تھا کہ وہ فلاں زمانہ میں پیدا ہو گا اور جس وقت پیدا ہو گا فلاں قوم دُنیا میں اپنی سلطنت اور طاقت میں غالب ہو گی اور فلاں قسم کی مخلوق پرستی رُوئے زمین پر پھیلی ہوئی ہو گی۔ اسی زمانہ میں وہ موعود پیدا ہوا اور وہ صلیب کا زمانہ اور عیسیٰ پرستی کا زمانہ ہے۔‘‘

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۶ تا ۲۶۹)

۱۸۹۲ء ’’مجھے دکھلایا اور بتلایا گیا اور سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے اور میرے پر ظاہر کیا گیا کہ یہ سب کچھ ببرکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو ملا ہے اور جو کچھ ملا ہے اُس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں کیونکہ وہ باطل پر ہیں۔‘‘ (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۷۶)

۱۸۹۲ء (الف) ’’مجھے یہ قطعی طور پر بشارت دی گئی ہے کہ اگر کوئی مخالفِ دین میرے سامنے مقابلہ کے لئے آئے گا تو مَیں اس پر غالب ہوں گا اور وہ ذلیل ہو گا۔‘‘ (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۸)

(ب) ’’وَاَوْحٰی اِلَیَّ بِاَنِّیْ غَالِبٌ عَلٰی کُلِّ خَصِیْمٍ اَعْمٰی۔ وَقَالَ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ[1]۔‘‘

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۸۲)

---

[1] (ترجمہ از ناشر) اور خدا نے میری طرف وحی کی کہ میں ہر اندھے دشمن پر غالب ہوں۔ اور فرمایا میں اس کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔

(ج) ''مجھے اُس نے اپنے فضل و کرم سے اپنے خاص مکالمہ سے شرف بخشا ہے اور مجھے اطلاع دے دی ہے کہ مَیں جو سچا اور کامل خدا ہوں مَیں ہر ایک مقابلہ میں جو رُوحانی برکات اور سماوی تائیدات میں کیا جائے تیرے ساتھ ہوں اور تجھ کو غلبہ ہوگا۔'' (جنگ مقدس۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۱۳۷، ۱۳۸)

۱۸۹۲ء ''مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ مَیں ان مسلمانوں پر بھی اپنے کشفی اور الہامی علوم میں غالب ہوں۔ ان کے ملہموں کو چاہیے کہ میرے مقابل پر آویں۔ پھر اگر تائید الٰہی میں اور فیضِ سماوی میں اور آسمانی نشانوں میں مجھ پر غالب ہو جائیں تو جس کا رد سے چاہیں مجھ کو ذبح کر دیں مجھے منظور ہے اور اگر مقابلہ کی طاقت نہ ہو تو کُفر کے فتوے دینے والے جو الہاماً میرے مخاطب ہیں یعنی جن کو مخاطب ہونے کے لئے الہامِ الٰہی مجھ کو ہو گیا ہے پہلے لکھ دیں اور شائع کرا دیں کہ اگر کوئی خارق عادت امر دیکھیں تو بلا چون و چرا دعویٰ کو منظور کر لیں مَیں اس کام کے لئے بھی حاضر ہوں اور میرا خداوندِ کریم میرے ساتھ ہے لیکن مجھے یہ حکم ہے کہ مَیں ایسا مقابلہ صرف ائمۃ الکفر سے کروں۔'' (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۸)

۱۸۹۲ء ''اٰحَادُالنَّاس کہ جو امام اور فضلاءِ علم کے نہیں ہیں اور نہ ان کا فتویٰ ہے ان کے لئے مجھے یہ حکم ہے کہ اگر وہ خوارق دیکھنا چاہتے ہیں تو صحبت میں رہیں۔ خدائے تعالیٰ غنی بے نیاز ہے جب تک کسی میں تذلّل اور انکسار نہیں دیکھتا اس کی طرف توجہ نہیں فرماتا لیکن وہ اس عاجز کو ضائع نہیں کرے گا اور اپنی حجّت دنیا پر پوری کر دے گا اور کچھ زیادہ دیر نہیں ہوگی کہ وہ اپنے نشان دکھاوے گا۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۹)

۱۰/دسمبر ۱۸۹۲ء ''یہی خط[1] لکھتے لکھتے یہ الہام ہوا۔

یَجِیْٓءُ الْحَقُّ وَ یُکْشَفُ الصِّدْقُ وَ یَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔

یعنی حق ظاہر ہوگا اور صدق کھل جائے گا اور جنہوں نے بدظنّیوں سے زیان اُٹھایا وہ ذلّت اور رُسوائی کا زیان بھی اُٹھائیں گے۔ نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام ظاہر ہو جائے گا۔ تیرا ربّ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یعنی خط بنام نواب محمد علی خاں صاحبؓ آف مالیر کوٹلہ مندرجہ آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۳۱ تا ۳۵۷۔

مگر مَیں نہیں جانتا کہ یہ کب ہوگا اور جو شخص جلدی کرتا ہے خدائے تعالیٰ کو اس کی ایک ذرّہ بھی پرواہ نہیں۔ وہ غنی ہے دوسرے کا محتاج نہیں۔ اپنے کاموں کو حکمت اور مصلحت سے کرتا ہے اور ہر ایک شخص کی آزمائش کر کے پیچھے سے اپنی تائید دکھلاتا ہے۔'' (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۵۵)

۱۸۹۲ء ''حضرت اقدس نے ویب صاحب[۱] کے ہندوستان آنے سے پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ ہند میں آیا ہے اور ڈھول بجا رہا ہے جس کی تعبیر یہ تھی کہ وہ ایک بیہودہ کام میں مصروف ہے جس سے کچھ حاصل نہیں چنانچہ یہ بات پوری ہوئی۔'' (بدر جلد ۶ نمبر ۱ مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۱۸۹۲ء ''چند ماہ کا عرصہ ہوا ہے جس کی تاریخ مجھے یاد نہیں کہ ایک مضمون مَیں نے میاں محمد حسین کا دیکھا جس میں میری نسبت لکھا ہوا تھا کہ یہ شخص کذّاب اور دجّال اور بے ایمان اور با ایں ہمہ سخت نادان اور جاہل اور علومِ دینیہ سے بے خبر ہے۔ تب مَیں جناب الٰہی میں رویا کہ میری مدد کر تو اس دعا کے بعد الہام ہوا کہ

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

یعنی دعا کرو کہ مَیں قبول کروں گا۔ مگر مَیں بالطّبع نافر تھا کہ کسی کے عذاب کے لئے دُعا کروں۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۰۴)

۱۸۹۳ء ''میرا ارادہ یہ تھا کہ یہ خط[۲] اُردو میں لکھوں۔ لیکن رات کو بعض اشارات الہامی سے ایسا معلوم ہوا کہ یہ خط عربی میں لکھنا چاہیے اور یہ بھی الہام ہوا کہ اِن لوگوں پر اثر بہت کم پڑے گا۔ ہاں اتمام حجت ہوگا۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۶۰)

۱۸۹۳ء ''قَدْ اَلْهَمَنِیْ رَبِّیْٓ اَمْرَكُمْ وَ قَالَ

اِنَّهُمْ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ۔''[۳]

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۶۶)

۱؎ Mr.Webb ۲؎ یعنی التبلیغ مشمولہ آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۶۴ (مرزا بشیر احمد)

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) (اے فقراء و مشائخ) مجھے میرے ربّ نے آپ لوگوں کے متعلق الہام کے ذریعہ سے بتایا ہے کہ یہ لوگ دُور سے پکارے جاتے ہیں۔ یعنی بہت دُور جا پڑے ہیں۔

۱۸۹۳ء ”ھُوَ نَادَانِیْ وَقَالَ
قُلْ لِّعِبَادِیْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔“[۱]

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۶۷)

۱۸۹۳ء ”نَادَانِیْ[۲] رَبِّیْ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ

۱ اِصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا وَقُمْ وَ اَنْذِرْ فَاِنَّكَ مِنَ الْمَامُوْرِيْنَ۔ ۲ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ۔ ۳ وَ لِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ۔ ۴ اِنَّا جَعَلْنَاكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ لِاُتِمَّ حُجَّتِيْ عَلٰى قَوْمٍ مُّتَنَصِّرِيْنَ۔ ۵ قُلْ هٰذَا فَضْلُ رَبِّيْ۔ ۶ وَ اِنِّيْ اُجَرِّدُ نَفْسِيْ مِنْ ضُرُوْبِ الْخِطَابِ۔ ۷ وَ اُمِرْتُ مِنَ اللّٰهِ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ ۸ اِنَّهٗ يَرَى الْاَوْقَاتَ وَ يَعْلَمُ مَصَالِحَهَا۔ ۹ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَهٗ خَزَآئِنُهٗ ۱۰ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنَ۔ ۱۱ قُلْ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ فِعْلِ اللّٰهِ۔ ۱۲ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَعْجَبُ الْعَجِيْبِيْنَ۔ ۱۳ يَرْفَعُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضَعُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يُعِزُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يُذِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) اس نے مجھے پکار کر فرمایا کہ میرے بندوں سے کہہ دے کہ مَیں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) میرے ربّ نے مجھے آسمان سے پکار کر فرمایا کہ ۱ تُو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے ماتحت یہ کشتی تیار کر اور اُٹھ اور (لوگوں کو آنے والے عذابوں سے) ڈرا۔ کیونکہ تو مامور ہے کہ ۲ ان لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادوں کے پاس کوئی نذیر نہیں آیا تھا ۳ اور تا کہ مجرموں کی راہ اچھی طرح ظاہر ہو جائے۔ ۴ ہم نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا ہے تا کہ نصرانیت کو اختیار کرنے والے لوگوں پر مَیں اپنی حجّت پوری کروں۔ ۵ تو کہہ کہ یہ میرے ربّ کا فضل ہے ۶ اور مَیں اپنے آپ کو ہر قسم کے خطابوں سے الگ رکھتا ہوں۔ ۷ اور مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا ہے اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ ۸ وہ اوقات کو دیکھتا اور ان کے مصالح کو جانتا ہے ۹ اور ہر چیز کے اس کے پاس خزانے ہیں ۱۰ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے۔ ہو جا۔ پس وہ ہو جاتی ہے۔ ۱۱ تو کہہ کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے فعل پر تعجب کرتے ہو۔ ۱۲ تو کہہ کہ اللہ کی شان نہایت عجیب ہے ۱۳ وہ جسے چاہتا ہے بلند کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے گرا دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنی جناب

۱۴ لَایُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ مِّنَ الْمَسْئُوْلِیْنَ۔ ۱۵ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَذْھَبَ عَنِّی الْحَزَنَ وَاَعْطَانِیْ مَا لَمْ یُعْطَ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِیْنَ۔ ۱۶ وَقَالُوْا کِتَابٌ مُّمْتَلِیٌٔ مِّنَ الْکُفْرِ وَالْکَذِبِ۔ ۱۷ قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَکُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَھِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔ ۱۸ وَادْعُ عِبَادِیْ اِلَی الْحَقِّ وَبَشِّرْھُمْ بِاَیَّامِ اللّٰہِ وَ ادْعُھُمْ اِلٰی کِتَابٍ مُّبِیْنٍ۔ ۱۹ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔ ۲۰ وَاللّٰہُ مَعَھُمْ حَیْثُمَا کَانُوْا اِنْ کَانُوْا فِیْ بَیْعَتِھِمْ مِّنَ الصَّادِقِیْنَ۔ ۲۱ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وَّ یَجْعَلْکُمْ مِّنَ الْمُنْصُوْرِیْنَ۔ ۲۲ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوا وَّاِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُحْسِنِیْنَ۔

ھٰذَا مَا اَلْھَمَنِیْ رَبِّیْ فِیْ وَقْتِیْ ھٰذَا وَمِنْ قَبْلُ یُنْعِمُ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ خَیْرُ الْمُنْعِمِیْنَ۔ ‘‘

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۷۳ تا ۳۷۵)

بقیہ ترجمہ۔ کا برگزیدہ بنالیتا ہے۔ ۱۴ جو کچھ کرتا ہے اس کی بابت پوچھا نہیں جاتا اور لوگ جو کچھ کرتے ہیں اس کی بابت پوچھے جائیں گے۔ ۱۵ تو کہہ کہ تمام تعریف اللہ کو ہے جس نے مجھ سے غم دور کر دیا اور مجھے وہ کچھ دیا جو تمام مخلوقات میں سے اور کسی کو نہیں دیا۔ ۱۶ اور کہتے ہیں کہ یہ کتاب کفر اور جھوٹ سے پُر ہے۔ ۱۷ کہہ کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں، اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں اور اپنے آدمیوں اور تمہارے آدمیوں کو بُلا کر تضرّع کے ساتھ جھوٹوں پر لعنت ڈالیں۔ ۱۸ اور میرے بندوں کو حق کی طرف بُلا اور اُنہیں اللہ تعالیٰ کے (جلوہ نمائی کے) دنوں کی بشارت دے اور ایک روشن کتاب کی طرف انہیں بُلا۔ ۱۹ جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ (تیری نہیں بلکہ) خدا کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوتا ہے۔ ۲۰ اور وہ جہاں پر ہوں گے اللہ ان کے ساتھ ہوگا بشرطیکہ وہ اپنی بیعت میں سچے ہوں۔ ۲۱ تو کہہ کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور وہ تمہیں اپنا خاص نور عطا کرے گا اور تمہیں کوئی امتیازی نشان بخشے گا اور اپنے منصوروں میں داخل کر دے گا۔ ۲۲ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں اور اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ ہیں وہ الہام جو میرے ربّ نے مجھے اسی وقت اور اس سے قبل کئے۔ وہ جس پر چاہتا ہے انعام کرتا ہے اور وہ سب منعموں سے بہتر ہے۔

۱۸۹۳ء ''وَ بَشَّرَنِیْ فِیْ وَقْتِیْ ھٰذَا ۔ وَقَالَ
یَا عِیْسٰی سَاُرِیْکَ اٰیَاتِیَ الْکُبْرٰی۔''[۱]

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۸۲)

۱۸۹۳ء ''اِنِّیْ مَعَکَ حَیْثُ مَا کُنْتَ وَاِنِّیْ نَاصِرُکَ وَ اِنِّیْ بُدُّکَ اللَّازِمُ وَ عَضُدُکَ الْاَقْوٰی۔ وَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَدْعُوَالْخَلْقَ اِلَی الْفُرْقَانِ وَ دِیْنِ خَیْرِالْوَرٰی۔''[۲] (آئینہ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۸۳)

۱۸۹۳ء '' نَادَانِیْ وَقَالَ۔اِنِّیْ جَاعِلُکَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا۔''[۳]

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۲۶)

۱۸۹۳ء ''وَ فَهَّمَنِیْ[۴] رَبِّیْ اَسْرَارَ ھٰذِہِ الْاٰیَةِ[۵] وَاخْتَصَّنِیْ بِھَا۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۴۲، ۴۴۳)

۱۸۹۳ء '' وَ قَدْ اَنْبَاَنِیْ رَبِّیْ اَنَّنِیْ کَسَفِیْنَةِ نُوْحٍ لِّلْخَلْقِ فَمَنْ اٰتَانِیْ وَ دَخَلَ فِی الْبَیْعَةِ فَقَدْ نَجَا مِنَ الضَّیْعَةِ۔''[۶] (آئینہ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۸۶)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) اور خدا تعالیٰ نے مجھے اسی وقت بشارت دی اور فرمایا ہے۔ اے عیسیٰ! مَیں تجھے عنقریب بڑے بڑے نشان دکھاؤں گا۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) تُو جہاں بھی ہو مَیں تیرے ساتھ ہوں مَیں تیری مدد کروں گا اور مَیں ہمیشہ کے لئے تیرا چارہ اور سہارا اور تیرا نہایت قوی بازو ہوں اور مجھے حکم دیا کہ مَیں لوگوں کو قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی دعوت دوں۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے عیسیٰ ابن مریم بناتا ہوں اور اللہ ہر ایک بات پر قادر ہے۔

[۴] (ترجمہ از مرتّب) اور میرے ربّ نے مجھے اس آیت کے اسرار سمجھائے ہیں اور انہیں مجھ سے مخصوص کیا ہے۔

[۵] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یعنی آیت وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ۔ اس آیت کی حضور نے آگے تفسیر فرمائی ہے۔ دیکھیے آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۴۲ تا ۴۴۶۔

[۶] (ترجمہ از مرتّب) اور میرے ربّ نے مجھے خبر دی ہے کہ مَیں لوگوں کے لئے نوح کی کشتی کی طرح ہوں۔ پس جو شخص میرے پاس آ کر بیعت میں داخل ہوگا وہ ضائع ہونے سے بچ جاوے گا۔

۱۸۹۳ء ’’ وَاِنِّیْ اَدْرَکْتُ بِالْکَشْفِ اَنَّ حَظِیْرَۃَ الْقُدْسِ تُسْقٰی بِمَآءِ الْقُرْاٰنِ وَ ھُوَ بَحْرٌ مَّوَّاجٌ مِّنْ مَّآءِ الْحَیَاۃِ۔ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ فَھُوَ یُحْیٰی۔ بَلْ یَکُوْنُ مِنَ الْمُحْیِیْنَ۔ ‘‘[1]

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۴۵، ۵۴۶)

۱۸۹۳ء ’’ ۱ یَآ اَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ۔ ۲ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ ۳ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ۔ ۴ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ ۵ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ ۶ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ ۷ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ۔ ۸ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَ تُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔ ۹ وَ یُعَلِّمُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ۔ ۱۰ تُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ وَ تُحْیِ الدِّیْنَ۔ ۱۱ اِنَّا جَعَلْنَاکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ۔ ۱۲ وَ اللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنْ عِنْدِہٖ وَ لَوْ لَمْ یَعْصِمْکَ النَّاسُ۔ ۱۳ وَاللّٰہُ یَنْصُرُکَ وَلَوْلَمْ یَنْصُرْکَ النَّاسُ۔ ۱۴ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ۔ ۱۵ یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ ۱۶ اَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مجھے کشف سے معلوم ہوا ہے کہ حظیرۃ القدس کی سیرابی قرآن کریم کے پانی سے ہو رہی ہے وہ ایک سمندر ہے جس میں آبِ حیات موجیں مار رہا ہے۔ جو اس میں سے پیتا ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے بلکہ دوسروں کو زندہ کرنے والا بن جاتا ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) ۱ اے احمد! خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ ۲ خدائے رحمان نے تجھے قرآن سکھلایا ۳ تا کہ تُو ان لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے ۴ اور تا کہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔ ۵ کہہ مَیں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ ۶ اے عیسٰی مَیں تجھے وفات دُوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور منکروں کے ہر ایک الزام اور تہمت سے تیرا دامن پاک کروں گا اور تیرے تابعین کو اُن پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ ۷ آج تُو میرے نزدیک با مرتبہ اور امین ہے۔ ۸ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید۔ سو وہ وقت آ گیا جو تیری مدد کی جائے اور تجھے لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے ۹ اور اللہ تعالیٰ تجھے اپنے پاس سے سکھائے گا۔ ۱۰ تو شریعت کو قائم کرے گا اور دین کو زندہ کرے گا۔ ۱۱ ہم نے تجھے مسیح بن مریم بنایا ہے ۱۲ اور اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں ۱۳ اور اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا، اگرچہ لوگ تیری مدد نہ کریں۔ ۱۴ یہ بات تیرے ربّ کی طرف سے سچ ہے۔ پس تُو شک کرنے والوں میں سے مت ہو۔ ۱۵ اے میرے احمد! تُو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ ۱۶ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔

حَضْرَتِیْ۔ ۱۷ اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِیْ۔ ۱۸ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَیَرْحَمْ عَلَیْكُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔‘‘

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۵۰، ۵۵۱)

۱۸۹۳ء ’’تَضَرَّعْتُ[۱] فِیْ حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَطَرَحْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ مُتَمَنِّیًا لِّكَشْفِ سِرِّ النُّزُوْلِ وَ كَشْفِ حَقِیْقَۃِ الدَّجَّالِ لِاَعْلَمَہٗ عِلْمَ الْیَقِیْنِ۔ وَاَرَاہُ عَیْنَ الْیَقِیْنِ۔ فَتَوَجَّھَتْ عَنَایَتُہٗ لِتَعْلِیْمِیْ وَتَفْھِیْمِیْ۔ وَاُلْھِمْتُ وَعُلِّمْتُ مِنْ لَّدُنْہُ اَنَّ النُّزُوْلَ فِیْ اَصْلِ مَفْھُوْمِہٖ حَقٌّ وَّلٰكِنْ مَّافَھِمَ الْمُسْلِمُوْنَ حَقِیْقَتَہٗ...... فَاَخْبَرَنِیْ رَبِّیْ اَنَّ النُّزُوْلَ رُوْحَانِیٌّ لَّاجِسْمَانِیٌّ...... اَمَّا الدَّجَّالُ فَاسْمَعُوْا اُبَیِّنْ لَّكُمْ حَقِیْقَتَہٗ مِنْ صَفَآءِ اِلْھَامِیْ وَ زُلَالِیْ...... اَیُّھَا الْاَعِزَّۃُ قَدْ كُشِفَ عَلَیَّ اَنَّ وَحْدَۃَ الدَّجَّالِ لَیْسَتْ وَحْدَۃً شَخْصِیَّۃً بَلْ وَحْدَۃٌ نَّوْعِیَّۃٌ بِمَعْنٰی اِتِّحَادِ الْاٰرَآءِ فِیْ نَوْعِ الدَّجَّالِیَّۃِ كَمَا یَدُلُّ عَلَیْہِ لَفْظُ الدَّجَّالِ وَ اِنَّ فِیْ ھٰذَا الْاِسْمِ اٰیَاتٍ لِّلْمُتَفَكِّرِیْنَ۔ فَالْمُرَادُ مِنْ لَّفْظِ الدَّجَّالِ سِلْسِلَۃٌ مُّلْتَئِمَۃٌ مِّنْ ھِمَمٍ دَجَّالِیَّۃٍ بَعْضُھَا ظَھِیْرٌ لِّلْبَعْضِ كَاَنَّھَا بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ مِّنْ لَّبِنٍ مُّتَّحِدَۃِ الْقَالِبِ كُلُّ لَبِنَۃٍ تُشَارِكُ مَا یَلِیْھَا فِیْ لَوْنِھَا وَ قِوَامِھَا وَمِقْدَارِھَا وَ اسْتِحْكَامِھَا وَاُدْخِلَتْ بَعْضُھَا فِیْ بَعْضٍ وَّ اُشِیْدَتْ مِنْ

بقیہ ترجمہ۔ ۱۷ مَیں نے تجھے اپنے لئے اختیار کیا۔ ۱۸ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے اور تمہارے گناہ بخش دے اور تم پر رحم کرے اور وہی سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

[۱] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے اللہ تعالیٰ کے حضور زاری کی اور اس کے سامنے اپنے آپ کو یہ تمنّا کرتے ہوئے ڈال دیا کہ مجھ پر نزول کا راز کھلے اور دجّال کی حقیقت کا انکشاف ہوتا کہ علم الیقین کی رُو سے جانوں اور عین الیقین کی آنکھ سے دیکھوں۔ تب اس کی عنایت میری تعلیم و تفہیم کی خاطر متوجہ ہوئی اور مجھے الہاماً بتلایا گیا کہ اصل مفہوم کے لحاظ سے تو نزول حق ہے مگر مسلمان اس کی حقیقت کو نہیں سمجھے ...... پس میرے ربّ نے مجھے بتلایا کہ نزول روحانی ہے جسمانی نہیں...... اب دجّال کے متعلق سُنو جس کی حقیقت مَیں تمہیں صاف اور خالص الہام سے بتاتا ہوں ...... اے عزیزو! مجھے بتایا گیا ہے کہ دجّال کو بصیغہ واحد ذکر کرنے سے مقصود اس کی وحدتِ شخصی کا اظہار نہیں بلکہ وحدتِ نوعی مراد ہے کہ اس کے تمام افراد دجّالی خیالات میں ہم رنگ ہوں گے جیسا کہ اس لفظ دجّال سے بھی ظاہر ہوتا ہے اور سوچنے سے یہ نام کئی رنگ میں اس حقیقت کا پتہ دیتا ہے۔ پس لفظ دجّال سے مراد دجّالی خیالات کی ایک زنجیر ہے جس کی کڑیاں ایک دوسری سے ایسی ملی ہوئی ہیں جیسے ایک قالب کی اینٹوں کی پختہ عمارت ہو جس کی اینٹیں رنگ، قوام،

خَارِجِهَا بِالطِّیْنِ۔'' (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۵۲ تا ۵۵۵)

۱۸۹۳ء ''رَاَیْتُ فِیْھَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَارَاَیْتُہٗ فِیْ مُسْتَطْرِفِ الْاَیَّامِ فَجَعَلَنِیْ کَالْعِزْدَامِ وَاَعَدَّنِیْ لِلْاِصْلِخْمَامِ لِاُحَارِبَ الْفَرَاعِنَۃَ وَالظَّالِمِیْنَ۔''[1]

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۶۱)

۱۸۹۳ء ''وَ ھَنَّأَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ۔

اِنَّا مُھْلِکُوْا بَعْلِھَا کَمَآ اَھْلَکْنَا اَبَاھَا وَ رَآدُّوْھَا اِلَیْکَ۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ۔ وَمَا نُؤَخِّرُہٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ۔ قُلْ تَرَبَّصُوا الْاَجَلَ وَ اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ۔ وَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْحَقِّ اَھٰذَا الَّذِیْ کَذَّبْتُمْ بِہٖ اَمْ کُنْتُمْ عَمِیْنَ۔''[2]

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۶)

۱۸۹۳ء (الف) ''وَ[3] رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنِّیْ اَسْرَجْتُ جَوَادِیْ لِبَعْضِ مُرَادِیْ وَ مَآ اَدْرِیْ اَیْنَ تَاَھُّبِیْ وَ اَیُّ اَمْرٍ مَطْلَبِیْ۔ وَ کُنْتُ اُحِسُّ فِیْ قَلْبِیْ اَنِّیْ لِاَمْرٍ مِّنَ الْمَشْغُوْفِیْنَ۔

بقیہ ترجمہ۔ مقدار اور مضبوطی میں ایک جیسی ہوں اور ان کو باہم ملا کر اور باہر سے لیپ کر ایک کر دیا گیا ہو۔

[1] (ترجمہ از مرتّب) انہی ایام میں مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اس سے پہلے بھی قریب عرصہ میں مجھے آپ کی زیارت ہو چکی تھی۔ آپ نے مجھے اپنا چابک بنایا اور مجھے مقابلہ کے لئے تیار کیا تا کہ مَیں فرعونی سیرت لوگوں اور ظالموں سے جنگ کروں۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اور میرے ربّ نے مجھے مبارکباد دی اور فرمایا۔ ہم اس کے خاوند کو (بھی) ہلاک کریں گے جیسا کہ ہم نے اس کے باپ کو ہلاک کیا اور اس (لڑکی) کو تیری طرف لوٹائیں گے۔ تیرے ربّ کی طرف سے (یہ) سچ ہے۔ پس تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ اور ہم اسے صرف گنتی کی مدّت کے لئے تاخیر کریں گے۔ کہہ اس عرصہ کی انتظار کرو اور مَیں (بھی) تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ اور جب خدا کا وعدہ آئے گا (تب کہا جائے گا) کیا یہ وہی ہے جس کو تم نے جھٹلایا تھا یا تم اندھے تھے۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) اور (ایک مرتبہ) مَیں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مَیں نے کسی مقصد کے لئے جانے کی غرض سے اپنے گھوڑے پر زین ڈالی ہے اور یہ بات مَیں نہیں جانتا تھا کہ کدھر اور کس مقصد کے لئے جانے کی تیاری کر رہا ہوں۔ ہاں مَیں اپنے دل میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ مَیں کسی خاص بات کے شغف اور اشتیاق کی وجہ سے یہ تیاری کر رہا ہوں اور مَیں نے

فَامْتَطَيْتُ اَجْرَدِيْ بِاسْتِصْحَابِ بَعْضِ السِّلَاحِ مُتَوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ كَسُنَّةِ اَهْلِ الصَّلَاحِ۔ وَلَمْ اَكُنْ كَالْمُتَبَاطِئِيْنَ۔ ثُمَّ وَجَدْتُّنِيْ كَاَنِّيْ عَثَرْتُ عَلٰى خَيْلٍ قَصَدُوْا مُتَسَلِّحِيْنَ دَارِيْ لِاِهْلَاكِيْ وَتَبَارِيْ وَكَاَنَّهُمْ يَجِيْئُوْنَ لِاِضْرَارِيْ مُنْخَرِطِيْنَ وَكُنْتُ وَحِيْدًا وَّ مَعَ ذَالِكَ رَاَيْتُنِيْ اَنِّيْ لَا اَلْبَسُ مِنْ خُوْذٍ غَيْرَ عُدَدٍ وَّجَدْتُّهَا مِنَ اللّٰهِ كَعُوْذٍ۔ وَقَدْ اَنِفْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ وَ الْمُتَخَلِّفِيْنَ الْخَآئِفِيْنَ فَانْطَلَقْتُ مُجِدًّا اِلٰى جِهَةٍ مِّنَ الْجِهَاتِ۔ مُسْتَقْرِيًا اِرْبِيَ الَّذِيْ كُنْتُ اَحْسِبُهٗ مِنْ اَكْبَرِ الْمُهِمَّاتِ وَاَعْظَمِ الْمَثُوْبَاتِ فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ۔ اِذْ رَاَيْتُ اُلُوْفًا مِّنَ النَّاسِ فَارِسِيْنَ عَلَى الْاَفْرَاسِ۔ يَاْتُوْنَ اِلَيَّ مُتَسَارِعِيْنَ۔ فَفَرِحْتُ بِرُؤْيَتِهِمْ كَالْخَبَّاسِ وَ وَجَدْتُّ فِيْ قَلْبِيْ حَوْلًا لِّلْجِحَاسِ۔ وَكُنْتُ اَتْلُوْهُمْ كَتِلْوِ الصَّيَّادِيْنَ۔ ثُمَّ اَطْلَقْتُ الْفَرَسَ عَلٰى اٰثَارِهِمْ لِاُدْرِكَ مِنْ فَصِّ اَخْبَارِهِمْ۔ وَكُنْتُ اَتَيَقَّنُ اَنَّنِيْ لَمِنَ الْمُظَفَّرِيْنَ۔ فَدَنَوْتُ مِنْهُمْ فَاِذَا هُمْ قَوْمٌ دُرُوْسُ الْبَزَّةِ كَرِيْهُ الْهَيْئَةِ مِيْسَمُهُمْ كَمِيْسَمِ الْمُشْرِكِيْنَ۔ وَلِبَاسُهُمْ لِبَاسُ الْفَاسِقِيْنَ وَرَاَيْتُهُمْ مُطْلِقِيْنَ اَفْرَاسَهُمْ كَالْمُغِيْرِيْنَ۔

بقیہ ترجمہ۔ کچھ ہتھیار لگا لئے اور صالحین کے طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے چستی کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اس کے بعد مَیں نے ایسا محسوس کیا کہ گویا مجھے کچھ سواروں کا پتہ لگا ہے جو مسلّح ہیں اور مجھے ہلاک کرنے کی غرض سے میرے مکان پر چڑھائی کر کے آئے ہیں اور مَیں تنِ تنہا ہوں اور ان ہتھیاروں کے سوا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے پناہ کے طور پر دیئے گئے تھے کوئی خَود وغیرہ بچاؤ کا سامان میرے پاس نہیں تھا اور میدانِ مقابلہ سے پیچھے ہٹ رہنا اور ڈر کر اندر بیٹھے رہنا بھی گوارا نہ ہوا اس لئے مَیں اپنے اس اہم مقصد کے لئے جو میرے پیش نظر تھا اور دین و دنیا کے حق میں بہترین نتائج پیدا کرنے والا تھا۔ اپنی پوری طاقت اور کوشش کے ساتھ تیزی سے ایک طرف چل پڑا۔ اسی اثناء میں اچانک مجھے ہزارہا شاہ سوار نظر آئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور نہایت تیزی کے ساتھ میری طرف آ رہے تھے۔ مَیں انہیں دیکھ کر ایسا خوش ہوا کہ گویا مجھے غنیمت ملی ہے اور مجھے اپنے اندر دشمن کے مقابلہ کی طاقت محسوس ہونے لگی اور مَیں اس طرح پر ان کا پیچھا کرنے لگا جیسے شکاری لوگ شکار کا پیچھا کرتے ہیں۔ پھر مَیں نے اس کی حقیقتِ حال دریافت کرنے کے لئے اپنا گھوڑا ان کے پیچھے دَوڑایا اور مجھے یقین تھا کہ مَیں کامیاب ہوں گا۔ پھر مَیں ان کے قریب ہوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ ان لوگوں کے کپڑے بوسیدہ اور دریدہ ہیں۔ ان کی شکلیں مکروہ ہیں اور ان کی ہیئت مشرکوں کی سی اور لباس بدکردار لوگوں کا سا ہے اور مَیں نے دیکھا کہ وہ غارت ڈالنے کی غرض سے اپنے گھوڑے دوڑا رہے ہیں

وَ كُنْتُ اُقَيِّدُ لَحْظِيْ بِاَشْبَاحِهِمْ كَالرَّآئِيْنَ وَ كُنْتُ اُسَارِعُ اِلَيْهِمْ كَالْكُمَاةِ۔ وَكَانَ فَرَسِيْ كَاَنَّهٗ يُزْجِيْهِ قَآئِدُ الْغَيْبِ كَاِزْجَآءِ الْحَمُوْلَاتِ بِالْحُدَاةِ۔ وَ كُنْتُ عَلٰى طَلَاوَةِ اَقْدَامِهٖ كَالْمُسْتَطْرِفِيْنَ۔ فَمَا لَبِثُوْا اَنْ رَّجَعُوْا مُتَدَهْدِهًا اِلٰى خَمِيْلَتِيْ لِيُزَاحِمُوْا حَوْلِيْ وَحِيْلَتِيْ وَلِيُتْلِفُوْا ثِمَارِيْ وَ يُزْعِجُوْا اَشْجَارِيْ۔ وَلِيَشُنُّوْا عَلَيْهَا الْغَارَاتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فَاَوْحَشَنِيْ دُخُوْلُهُمْ فِيْ بُسْتَانِيْ وَاُدْهِشْتُ بِاِغْرَاقِهِمْ وَ وُلُوْجِهِمْ فِيْهَا فَضَجِرْتُ ضَجَرًا شَدِيْدًا وَّ قَلِقَ جَنَانِيْ وَ شَهِدَ تَوَسُّمِيْ اَنَّهُمْ يُرِيْدُوْنَ اِبَادَةَ اَثْمَارِيْ وَ كَسْرَ اَغْصَانِيْ فَبَادَرْتُ اِلَيْهِمْ وَظَنَنْتُ اَنَّ الْوَقْتَ مِنْ مَّخَاشِي اللَّأْوَآءِ۔ وَصَارَتْ اَرْضِيْ مَوْطِنَ الْاَعْدَآءِ۔ وَاَوْجَسْتُ فِيْ نَفْسِيْ خِيْفَةً كَالضَّعِيْفِيْنَ الْمَزْءُوْدِيْنَ فَقَصَدْتُّ الْحَدِيْقَةَ لِاُفَتِّشَ الْحَقِيْقَةَ۔ فَلَمَّا دَخَلْتُ حَدِيْقَتِيْ۔ وَاسْتَشْرَفْتُ بِتَحْدِيْقِ حَدَقَتِيْ وَاسْتَطْلَعْتُ طَلْعَ مَقَامِهِمْ رَاَيْتُهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ فِيْ بُحْبُوْحَةِ بُسْتَانِيْ سَاقِطِيْنَ مَصْرُوْعِيْنَ كَالْمَيِّتِيْنَ۔ فَاَفْرَخَ كَرْبِيْ وَ اٰمَنَ سِرْبِيْ وَبَادَرْتُ اِلَيْهِمْ جَذِلًا وَّ بِاِقْدَامِ الْفَرِحِيْنَ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُمْ وَجَدْتُّهُمْ اَصْبَحُوْا فَرْسٰى

بقیہ ترجمہ۔ اور میں پورے غور اور توجہ سے ان کی شکلوں کو دیکھ رہا ہوں اور مَیں پہلوانوں اور بہادروں کی طرح تیزی سے ان کی طرف جا رہا ہوں اور میرا گھوڑا ایسا تیزی سے جاتا تھا کہ کوئی غیب سے اسی طرح پر چلا رہا ہے جیسا کہ حُدی خوان لوگ اونٹوں کو تیز چلاتے ہیں۔ مَیں اس کے قدموں کی خوبصورتی اور دلکشی کی وجہ سے بھی خوشی محسوس کرتا تھا۔ اس پر انہوں نے میری طاقت اور میری تدبیر میں مزاحم ہونے۔ میرے باغ کے پھلوں کو تلف کرنے اور درختوں کی بیخ کنی کرنے اور ان کو تباہ و برباد کرنے کے لئے اُن پر غارت ڈالنے کی غرض سے فوراً لوٹ کر میرے باغ کی طرف رُخ کیا۔ ان کے میرے باغ میں داخل ہونے اور گھس جانے کی وجہ سے مَیں گھبرایا اور مجھے سخت تشویش اور بے چینی پیدا ہوئی اور میری فراست نے بتایا کہ وہ لوگ میرے باغ کے پھلوں کو تباہ کرنا اور شاخوں کو توڑ دینا چاہتے ہیں اِس لئے مَیں دوڑ کر ان کی طرف بڑھا اور مَیں نے سمجھا کہ یہ وقت سخت خطرناک ہے اور میری زمین کو دشمنوں نے اپنا وطن بنالیا ہے اور مَیں کمزور اور خوفزدہ لوگوں کی طرح اپنے دل میں خوف محسوس کرنے لگا۔ سو اِس بنا پر مَیں حقیقتِ حال معلوم کرنے کی غرض سے اپنے باغ کی طرف چل پڑا اور جب مَیں اپنے باغ میں داخل ہوا اور غور سے اُس میں نگاہ ڈالی اور اس میں ان کے مقام کی جگہ دریافت کرنے لگا تو مَیں نے دُور ہی سے دیکھا کہ وہ میرے باغ کے درمیانی صحن میں گرے پڑے اور مُردوں کی طرح پچھڑے پڑے ہیں۔ اِس پر میری گھبراہٹ جاتی رہی اور مجھے اطمینانِ خاطر حاصل ہوگیا اور مَیں نہایت خوشی کے ساتھ

كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدٍ مَيِّتِيْنَ ذَلِيْلِيْنَ مَقْهُوْرِيْنَ سُلِخَتْ جُلُوْدُهُمْ وَشُجَّتْ رُءُوْسُهُمْ وَذُبِحَتْ حُلُوْقُهُمْ وَقُطِعَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ وَصُرِعُوْا كَالْمُمَزَّقِيْنَ۔ وَاغْتِيْلُوْا كَالَّذِيْنَ سَقَطَ عَلَيْهِمْ صَاعِقَةٌ فَكَانُوْا مِنَ الْمُحْرَقِيْنَ۔ فَقُمْتُ عَلٰى مَصَارِعِهِمْ عِنْدَ التَّلَاقِيْ وَعَبَرَاتِيْ يَتَحَدَّرْنَ مِنْ مَّاقِيْ وَقُلْتُ يَارَبِّ رُوْحِيْ فِدَآءُ سَبِيْلِكَ لَقَدْ تُبْتَ عَلَيَّ۔ وَنَصَرْتَ عَبْدَكَ بِنُصْرَةٍ لَّا يُوْجَدُ مِثْلُهٗ فِي الْعَالَمِيْنَ۔ رَبِّ قَتَلْتَهُمْ بِاَيْدِيْكَ قَبْلَ اَنْ قَاتَلَ صِرْعَانِ۔ وَحَارَبَ حِتْنَانِ۔ وَبَارَزَ قِتْلَانِ۔ تَفْعَلُ مَا تَشَآءُ وَلَيْسَ مِثْلُكَ فِي النَّاصِرِيْنَ۔ اَنْتَ اَنْقَذْتَنِيْ وَنَجَّيْتَنِيْ وَمَا كُنْتُ اَنْ اُنْجٰى مِنْ هٰذِهِ الْبَلَايَا لَوْ لَا رَحْمَتُكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ وَكُنْتُ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ الْمُنِيْبِيْنَ۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

وَ اَوَّلْتُ هٰذِهِ الرُّؤْيَآ اِلٰى نُصْرَةِ اللّٰهِ وَ ظَفَرِهٖ بِغَيْرِ تَوَسُّطِ الْاَيْدِيْ وَالْاَسْبَابِ۔ لِيُتِمَّ عَلَيَّ نُعَمَآءَهٗ وَيَجْعَلَنِيْ مِنَ الْمُنْعَمِيْنَ۔ وَالْاٰنَ اُبَيِّنُ لَكُمْ تَاْوِيْلَ الرُّؤْيَا

بقیہ ترجمہ۔ تیزی سے ان کی طرف بڑھا اور جب مَیں ان کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ وہ سب کے سب یکدم ذلّت کی حالت میں اور موردِ غضبِ الٰہی بن کر اس طرح پر مر گئے جیسے ایک شخص کا مرنا واقع ہوتا ہے اور ان کے چمڑے اتارے گئے اور اُن کے سروں کو کچل دیا گیا اور ان کے گلوں کو کاٹ دیا گیا اور اُن کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور پارہ پارہ کر کے پھینک دیئے گئے اور یکدم ان پر ایسی تباہی آئی جیسے کسی قوم پر بجلی گر کر ایک ہی دم میں اُسے نابود کر دیتی ہے اور وہ بھسم ہو گئے۔ اس کے بعد مَیں اُن کی ہلاکت کی جگہ پر جہاں وہ مقابلہ کے لئے اکٹھے ہوئے تھے کھڑا ہوا اور میری آنکھوں سے آنسو کثرت سے بہہ رہے تھے اور مَیں نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا کہ اے میرے ربّ میری جان تیری راہ پر فدا ہو تو نے مجھ ناچیز پر خاص کرم فرمایا ہے اور اپنے بندۂ درگاہ کی وہ نصرت فرمائی ہے جس کی نظیر اقوام میں نہیں مل سکتی۔ اے میرے ربّ تُو نے پیشتر اس کے کہ دو فریق باہم جنگ کرتے اور دوحریف کارزار کو عمل میں لاتے اور دو مرد میدانِ کارزار میں کارفرما ہوتے، اپنے ہاتھوں سے ان کو قتل کر دیا۔ تُو جو چاہتا ہے کرتا ہے اور تیرے جیسا کوئی مدد دینے والا نہیں ہے۔ تُو نے ہی مجھے بچایا اور مجھے نجات بخشی۔ اے ارحم الراحمین اگر تو رحم نہ کرتا تو ممکن نہ تھا کہ مَیں ان بلاؤں اور آفات سے نجات پاتا۔ پھر مَیں بیدار ہو گیا اور مَیں اس وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا اور اس کی طرف میری رُوح جھکی ہوئی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کے لئے تعریف ہے جو تمام مخلوق کا ربّ ہے۔

اور مَیں نے اس رؤیا کی یہ تعبیر کی کہ اس میں ظاہری اسباب اور انسانی کوششوں کے دخل کے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور کامیابی کی بشارت ہے اور یہ کہ وہ مجھ پر اپنے انعام کو کامل کرنا اور مجھے اپنے فضلوں میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ اب میں

لِتَكُونُوا مِنَ الْمُبَصِّرِيْنَ۔ فَاَمَّا شَجُّ الرُّءُوسِ وَ ذَعْطُ الْحُلُوْقِ فَتَاْوِيْلُهٗ كَسْرُ كِبْرِ الْاَعْدَاءِ۔ وَ قَصْمُ اِزْدِهَآئِهِمْ وَجَعْلُهُمْ كَالْمُنْكَسِرِيْنَ۔ وَاَمَّا تَقْطِيْعُ الْاَيْدِيْ فَتَاْوِيْلُهٗ اِزَالَةُ قُوَّةِ الْمُبَارَاتِ وَالْمُمَارَاتِ وَاِعْجَازُهُمْ وَصَدُّهُمْ عَنِ الْبَطْشِ وَحِيَلِ الْمُقَاوَمَاتِ وَانْتِزَاعُ اَسْلِحَةِ الْهَيْجَآءِ مِنْهُمْ وَجَعْلُهُمْ مَخْذُوْلِيْنَ مَصْدُوْدِيْنَ وَاَمَّا تَقْطِيْعُ الْاَرْجُلِ فَتَاْوِيْلُهٗ اِتْمَامُ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ وَسَدُّ طَرِيْقِ الْمَنَاصِ وَتَغْلِيْقُ اَبْوَابِ الْفِرَارِ وَتَشْدِيْدُ الْاِلْزَامِ عَلَيْهِمْ وَجَعْلُهُمْ كَالْمَسْجُوْنِيْنَ وَهٰذَا فِعْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ قَادِرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ۔ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ۔ وَ يَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ۔ وَ يَهْزِمُ مَنْ يَّشَآءُ۔ وَ يَفْتَحُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ مَا كَانَ لَهٗ اَحَدٌ مِّنَ الْمُعْجِزِيْنَ۔ ‘‘

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۸ تا ۵۸۱)

(ب) ’’مدّت کی بات ہے، مَیں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ مَیں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور باغ کی طرف جاتا ہوں اور مَیں اکیلا ہوں۔ سامنے سے ایک لشکر نکلا جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔ مجھ پر اُن کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ مَیں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔ وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے اور ان کے پیچھے مَیں بھی چلا گیا۔ جب مَیں اندر گیا تو مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں اور اُن کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں اور اُن کی کھالیں اُتری ہوئی ہیں تب خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہوئی اور مَیں رو پڑا کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے۔

فرمایا۔ اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں جو جماعت کو مُرتد کرنا چاہتے ہیں اور اُن کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی

بقیہ ترجمہ۔ تمہاری بصیرت افزائی کے لئے اس رؤیا کی تعبیر کھول کر بتاتا ہوں۔ اس میں سر کو کچلنے اور گلا کاٹنے سے مراد دشمن کے تکبّر کو اور اُن کے فخر و غرور کو توڑنا اور اُن میں انکسار پیدا کرنا ہے اور اُن کے ہاتھوں کو کاٹنے سے مراد اُن کی مقابلہ کی قوت کو مٹانا، اُنہیں عاجز کر دینا اور چیرہ دستی سے اور مقابلہ کرنے سے روکنا اور ان سے لڑائی کے ہتھیار چھین لینا اور انہیں بستگی اور بے چارگی کی حالت میں کر دینا ہے۔ اور پاؤں کاٹنے کے معنے اُن پر اتمام حجت کرنا اور بھاگ سکنے کی تمام راہیں اور فرار کے تمام دروازے بند کرنا اور انہیں پورے طور پر ملزم کرنا اور قیدیوں کی طرح کر دینا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہر ایک بات پر کامل قدرت رکھتا ہے جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے شکست دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے فتح دیتا ہے اور اسے کوئی روک نہیں سکتا۔

کے ساتھ اُن کو ناکام کرے گا اور اُن کی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا۔

فرمایا۔ یہ جو دیکھا گیا ہے کہ اُن کا سر کٹا ہوا ہے اِس سے یہ مراد ہے کہ اُن کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا اور اُن کے تکبّر اور نخوت کو پامال کیا جائے گا اور ہاتھ ایک ہتھیار رہوتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہاتھ کے کاٹے جانے سے مُراد یہ ہے کہ اُن کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے لیکن اُن کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں جس سے یہ مراد ہے کہ اُن کے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہوگی اور یہ جو دیکھا گیا ہے کہ ان کی کھال بھی اُتری ہوئی ہے اس سے یہ مراد ہے کہ اُن کے تمام پَردے فاش ہو جائیں گے اور اُن کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۸۹۳ء ’’اَلا اے دشمنِ نادان و بے راہ بِتَرس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ‘‘[۱]

(اشتہار مورخہ ۲۰؍فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۴۹)

---

[۱] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے اوّل اجمالی طور پر ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء) میں اس پیشگوئی کا ذکر فرمایا۔ پھر برکات الدعا (روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۲ تا ۴) کرامات الصادقین ٹائٹل پیج آخری صفحہ (روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۶۰ تا ۱۶۳) اور آئینہ کمالاتِ اسلام (روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۴۹) میں مفصّل طور پر اس کے متعلق الہاماتِ الٰہی بیان فرمائے جن میں صاف طور پر لکھ دیا گیا کہ لیکھرام اپنی شوخی شرارت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے کی سزا میں چھ سال کے اندر عید کے قریب بذریعہ قتل اس دنیا سے کوچ کر جائے گا۔

اس کے مقابل پر اُس نے بھی اپنی کتاب میں حضرت اقدس کی نسبت لکھا کہ میرے پرمیشر نے مجھے یہ الہام کیا ہے کہ یہ شخص (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ مرتّب) تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائے گا۔

لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ جس طرح حضرت اقدس نے اس کی نسبت پیشگوئی فرمائی تھی کہ بِتَرس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ الخ اسی کے مطابق یہ شخص چھ برس کے عرصہ کے اندر بذریعہ قتل پنجۂ اجل میں گرفتار ہو گیا اور جس طرح فرمایا گیا تھا کہ گوسالہ سامری کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا بالکل اسی طرح یہ گوسالہ سامری بھی شنبہ کے دن ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا اور جس طرح وہ جلایا گیا اور اس کی ہڈیاں دریا میں پھینکی گئیں۔ اسی طرح یہ بھی جلایا گیا اور اس کی ہڈیاں بھی دریا ہی میں ڈالی گئیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیے استفتاء اُردو۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۵۔ سراج منیر، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱۔ تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۷ تا ۱۹۱۔ نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۲ تا ۵۲۴۔ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۴ تا ۳۰۶۔ چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۳ وغیرہ۔

''یعنی اے لیکھرام تُو کیوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تلوار سے جو تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی کیوں نہیں ڈرتا۔'' (حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۱)

۱۸۹۳ء (الف) ''اس عاجز نے اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں......لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہشمند ہوں تو اُن کی قضا وقدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں۔سو اس اشتہار کے بعد......لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اِس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کردو۔میری طرف سے اجازت ہے سو اُس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔

عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ ۔ لَهٗ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اُس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدّر ہے جو ضرور اس کو مل رہے گا۔''

(اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۴۹، ۶۵۰)

(ب) ''یہ گوسالہ بے جان ہے جس میں رُوحانیت کی جان نہیں۔صرف آواز ہی آواز ہے پس وہ سامری کے گوسالہ کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا۔یاد رہے کہ عبارت لَهٗ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ کی تصریح موافق تفہیم الٰہی یہ ہے کہ لَهٗ كَمِثْلِهٖ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ۔'' (حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۰)

۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء (الف) ''آج جو ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے۔اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو بیس فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی اُن بے ادبیوں کی سزا میں جو اِس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔''

(اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۰)

(ب) ''لیکھرام کے متعلق ایک یہ پیشگوئی تھی کہ

يُقْضٰى اَمْرُهٗ فِيْ سِتٍّ

یعنی چھ میں اس کا کام تمام کیا جائے گا......اس پیشگوئی کا جیسا کہ مفہوم ہے ایسا ہی ظہور میں آیا۔یعنی لیکھرام چھ مارچ کو زخمی ہوا اور دن کے چھٹے گھنٹے میں زخمی ہوا۔'' (استفتاء اُردو۔روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۵ حاشیہ)

۱۸۹۳ء ’’میرے خدا نے یہ ظاہر کیا کہ چھ برس تک لیکھرام بذریعہ قتل نابود ہو جائے گا......اور میرے پر ظاہر کیا گیا کہ اس کے مَرنے کے تھوڑی مدّت کے بعد پنجاب میں طاعون پھیل جائے گی۔‘‘

(از مکتوب بنام لالہ بھیم سین صاحب۔مکتوباتِ احمد جلد ا صفحہ ۹۱۔مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۳ء ’’اِس کتاب[۱] کی تحریر کے وقت دو۲ دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مجھ کو ہوئی اور آپ نے اس کتاب کی تالیف پر بہت مسرت ظاہر کی۔

اور ایک رات یہ بھی دیکھا کہ ایک فرشتہ بلند آواز سے لوگوں کے دلوں کو اس کتاب کی طرف بلاتا ہے اور کہتا ہے۔

هٰذَا كِتَابٌ مُّبَارَكٌ فَقُوْمُوْا لِلْاِجْلَالِ وَالْاِكْرَامِ

یعنی یہ کتاب مبارک ہے اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاوٴ۔‘‘

(’’اشتہار‘‘ مندرجہ آئینہ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۲)

۲۵/فروری ۱۸۹۳ء ’’آج رات مَیں نے جو ۲۵/فروری ۱۸۹۳ء کی رات تھی۔شیخ[۲] صاحب کی اِن باتوں[۳] سے سخت دردمند ہو کر آسمانی فیصلہ کے لئے دُعا کی۔خواب میں مجھ کو دکھلایا گیا کہ ایک دوکاندار کی طرف مَیں نے کسی قدر قیمت بھیجی تھی کہ وہ ایک عمدہ اور خوشبودار چیز بھیج دے۔اُس نے قیمت رکھ کر ایک بدبودار چیز بھیج دی۔وہ چیز دیکھ کر مجھے غصہ آیا اور مَیں نے کہا کہ جاوٴ دوکاندار کو کہو کہ وہی چیز دے ورنہ مَیں اس دَغا کی اُس پر نالش کروں گا اور پھر عدالت سے کم سے کم چھ ماہ کی اُس کو سزا ملے گی اور امید تو زیادہ کی ہے۔تب دوکاندار نے شاید یہ کہلا بھیجا کہ یہ میرا کام نہیں یا میرا اختیار نہیں اور ساتھ ہی یہ کہلا بھیجا کہ ایک سودائی پھرتا ہے اُس کا اثر میرے دل پر پڑ گیا اور مَیں بھول گیا اور اب وہی چیز دینے کو تیار ہوں۔

۱؎ یعنی آئینہ کمالاتِ اسلام (شمس) ۲؎ شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور (مرزا بشیر احمد)

۳؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) شیخ مہر علی صاحب کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کے قید ہونے سے چھ ماہ قبل بذریعہ ایک خواب اطلاع دی تھی کہ اس کی جائے نشست فرش کو آگ لگی ہوئی ہے اور حضرت نے اس پر پانی ڈال کر بجھایا ہے۔اس ابتلا اور مصیبت سے حضرت اقدس نے اُسی وقت شیخ صاحب کو خبر دے دی اور توبہ اور استغفار کی طرف توجہ دلائی لیکن بعد رہائی شیخ صاحب نے حضرت کے اس خط سے انکار کر دیا بلکہ اُلٹا یہ مشہور کرنا شروع کیا کہ خط تو کوئی نہیں لکھا مگر اِس مضمون کا جھوٹا بیان مجھ سے لکھوانا چاہتے تھے۔اِس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شیخ صاحب کے اسی دِل آزار رویہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

اِس کی مَیں نے یہ تعبیر کی کہ شیخ صاحب پر یہ ندامت آنے والی ہے اور انجام کار وہ نادم ہوں گے اور ابھی کسی دوسرے آدمی کا اُن کے دل پر اثر ہے۔''

(اشتہار شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور صفحہ ۷، مندرجہ آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۵، ۶۵۶)

۱۸۹۳ء ''پھر مَیں نے توجہ کی تو مجھے یہ الہام ہوا۔

اِنَّا نَرٰى تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِى السَّمَآءِ۔ نُقَلِّبُ فِى السَّمَآءِ مَا قَلَّبۡتَ فِى الۡاَرۡضِ اِنَّا مَعَكَ نَرۡفَعُكَ دَرَجَاتٍ۔

یعنی ہم آسمان پر دیکھ رہے ہیں کہ تیرا دل مہر علی کی خیر اندیشی سے بددعا کی طرف پھر گیا۔ سو ہم بات کو اُسی طرح آسمان پر پھیر دیں گے جس طرح تو زمین پر پھیرے گا۔ ہم تیرے ساتھ ہیں تیرے درجات بڑھائیں گے۔''

(اشتہار شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور صفحہ ۸ مندرجہ آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۶)

۱۸۹۳ء ''خواب میں مَیں نے دیکھا کہ اس[۱] کے گھر میں آگ لگ گئی اور پھر مَیں نے اُس کو بجھایا...... بعد میں شیخ مہر علی کی نسبت ایک اور پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ ایک اور سخت بلا میں مبتلا ہوگا چنانچہ بعد اس کے وہ مرض فالج میں مبتلا ہو گیا۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۳)

۱۸/مارچ ۱۸۹۳ء (الف) ''آج جو ۲۹/شعبان ۱۳۱۰ھ ہے اِس مضمون کے لکھنے کے وقت خدا تعالیٰ نے دعا کے لئے دل کھول دیا۔ سو مَیں نے اِس وقت اسی طرح سے رِقّتِ دل سے اس مقابلہ[۲] میں فتح پانے کے لئے دعا کی اور میرا دل کُھل گیا اور مَیں جانتا ہوں کہ قبول ہوگئی اور مَیں جانتا ہوں کہ وہ الہام جو مجھ کو میاں بٹالوی کی نسبت ہوا تھا کہ اِنِّىۡ مُهِيۡنٌ مَّنۡ اَرَادَ اِهَانَتَكَ وہ اسی موقع کے لئے ہوا تھا۔ مَیں نے اس مقابلہ کے لئے چالیس دن کا عرصہ ٹھہرا کر دعا کی ہے اور وہی عرصہ میری زبان پر جاری ہوا۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۰۴)

(ب) (خدا تعالیٰ نے) ''مجھ کو بشارت دی کہ اگر میاں بطالوی یا کوئی دوسرا اُس کا ہم مشرب مقابلہ[۳] پر آئے تو شکست فاش اٹھا کر سخت ذلیل ہوگا۔'' (کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۴۶)

---

[۱] یعنی شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور۔ (مرزا بشیر احمد) [۲]، [۳] مقابلہ تفسیر نویسی۔ (شمس)

۱۹؍مارچ ۱۸۹۳ء ’’یکم رمضان المبارک۔ ۱ اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَ اَرٰی۔ ۲ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ۳ نَجَّیْنَاکَ مِنَ الْغَمِّ وَ فَتَنّٰاکَ فُتُوْنًا۔ ۴ رسید مژده که ایام غم نخواہد ماند۔ ۵ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ ۶ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْنَ۔ ۷ لَنُبَدِّلَنَّکُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِکُمْ اَمْنًا۔ ۸ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْھَھُمْ اَیْنَ الْمَفَرُّ۔ ۹ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ۔ یعنی زمین کے باشندوں کے خیالات اور رائیں بدلائی جائیں گی۔ ۱۰ اِنَّمَا یُؤَخِّرُھُمْ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی اَجَلٍ قَرِیْبٍ۔ ۱۱ اِنَّا مُقْتَدِرُوْنَ وَ اِنَّا قَادِرُوْنَ۔ ۱۲ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔‘‘[۱] (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۴)

۲۵؍مارچ ۱۸۹۳ء ’’اب تک آپ کے لئے جہاں تک انسانی کوشش سے ہوسکتا ہے توجہ کی گئی...... اور آخر جو بار بار کی توجہ کے بعد الہام ہوا۔ وہ یہ تھا۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ قُلْ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ

یعنی اللہ جلّ شانہٗ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ کوئی بات اس کے آگے اَنہونی نہیں۔ انہیں کہہ دو......[۲] جائیں۔ اور یہ الہام ابھی ہوا ہے۔ اس الہام میں جو میرے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے فعلی طور پر کئے وہ یہی ہیں کہ ارادۂ الٰہی آپ کی خیر اور بہتری کے لئے مقدّر ہے لیکن وہ اِس بات سے وابستہ ہے کہ آپ اسلامی صلاحیت اور التزام صَوم وصلوٰۃ وتقویٰ وطہارت میں ترقی کریں بلکہ ان شرائط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امر مخفی نہایت ہی بابرکت امر ہے جس کے لئے یہ شرائط رکھے گئے ہیں۔‘‘

(از مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحبؓ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۹۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) ۱ مَیں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ میں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ ۲ ایسے طریق سے مدافعت کر جو احسن ہو۔ ۳ ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تیری خوب آزمائش کی۔ ۴ خوشخبری پہنچی کہ غم کے دن نہیں رہیں گے۔ ۵ خدا ہی کے لئے معاملہ ہے اس کے پہلے اور اس کے بعد بھی۔ ۶ تو بھی مرے گا اور وہ بھی مریں گے۔ ۷ یقیناً ہم تمہارے خوف کی حالت کو اس کے بعد امن کی حالت میں بدل دیں گے۔ ۸ وہ اپنے منہ پیٹیں گے کہ کہاں بھاگیں۔ ۹ اُس دن وہ زمین دوسری زمین میں تبدیل کر دی جائے گی۔ ۱۰ وہ ان کو مقررہ میعاد تک ڈھیل دے رہا ہے۔ وہ میعاد قریب ہے۔ ۱۱ ہم قادر وتوانا ہیں۔ ۱۲ اے ہمارے ربّ ہم کو بخش دے ہم خطا کار تھے۔

[۲] یہ جگہ اصل خط میں پھٹی ہوئی ہے۔ (اصحاب احمد جلد دوم صفحہ ۲۱۶ طبع اوّل)

۲؍اپریل ۱۸۹۳ء[1] ''حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب...... نے بھیرہ میں ایک عظیم الشان مکان بنوایا تھا...... ابھی پورے طور پر وہ مکان طیار نہ ہوا تھا...... جاڑہ کا موسم تھا مولوی صاحب چلتی ہوئی ملاقات کو آئے تھے۔ رات کو حضرت امام کو وحی[2] ہوئی کہ مولوی صاحب کو ہجرت کرنی چاہیے۔ چنانچہ صبح کو مولوی صاحب کو سنایا کہ ہجرت کرو اور وطن نہ جاؤ۔ یہ صدّیق کا فرزند کوئی چگونگی درمیان نہ لایا۔ مکان خراب ہوا۔ مگر یہ مردِ خدا نہیں گیا۔''

(خلاصہ خطبہ مولانا عبدالکریم صاحبؓ الحکم جلد ۶ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱)

۲؍اپریل ۱۸۹۳ء ''آج جو ۲؍اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴؍ ماہِ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے۔ صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اِتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل، گویا اُس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے۔ میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ مَیں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں ملائک شِداد غلاظ میں سے ہے اور اُس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور مَیں اُس کو دیکھتا ہی تھا کہ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے؟ اور ایک[3] اَور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے۔ تب مَیں نے اُس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اُس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا

۱؎ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ تاریخ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی جیبی بیاض میں (جو مولوی عبدالرحمٰن صاحب شاکرؔ کے پاس ہے) درج ہے۔

۲؎ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) اِس وحی کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سوانح حیات میں جو اکبر شاہ صاحب نجیب آبادی کو لکھوائی، یوں فرمایا۔ ''مولوی عبدالکریم صاحب سے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے) فرمایا کہ مجھ کو نورالدین کے متعلق الہام ہوا ہے اور وہ شعر حریری میں موجود ہے۔

لَاتَصْبُوَنَّ اِلَی الْوَطَنِ فِیْہِ تُھَانُ وَ تُمْتَحَنُ۔''

(یعنی تو وطن کی طرف ہرگز رُخ نہ کرنا۔ اس میں تیری اہانت ہوگی اور تجھے تکلیفیں اُٹھانی پڑیں گی)

(مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین)

۳؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) واقعات نے بتا دیا کہ دوسرا شخص شردھانند تھا جو اس پیشگوئی کے مطابق دسمبر ۱۹۲۶ء کو عبدالرشید کاتب دہلوی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ شردھانند کے واقعہ قتل کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق ہے...... دو شخصوں کے قتل کی پیشگوئی تھی ان میں سے ایک لیکھرام صاحب تھے اور دوسرے کا نام آپ کو اُس وقت یاد نہ تھا۔ عجیب حکمت ہے کہ پہلے شردھانند صاحب

شخص کون ہے۔ ہاں یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے کہ وہ دوسرا شخص اُنہیں چند آدمیوں میں سے تھا جن کی نسبت مَیں اشتہار دے چکا ہوں اور یہ یک شنبہ کا دن اور ۴ بجے صبح کا وقت تھا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔‘‘

(برکات الدّعا۔ ٹائٹل پیج۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۳ حاشیہ)

۱۸۹۳ء ’’اللہ جلّ شانہٗ کی قسم ہے کہ مجھے صاف طور پر اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے الہام سے فرمادیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بلا تفاوت ایسا ہی انسان تھا جس طرح اور انسان ہیں مگر خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور اس کا مرسل اور برگزیدہ ہے اور مجھ کو یہ بھی فرمایا کہ جو مسیح کو دیا گیا وہ بمتابعت نبی علیہ السلام تجھ کو دیا گیا ہے اور تُو مسیح موعود ہے اور تیرے ساتھ ایک نُورانی حربہ ہے جو ظلمت کو پاش پاش کرے گا اور یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ کا مصداق ہوگا۔‘‘ (حجّۃ الاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۴۹)

۱۸۹۳ء ’’وَ اِنِّیْ رَئَیْتُ[1] اَنَّ ھٰذَا الرَّجُلَ یُؤْمِنُ بِاِیْمَانِیْ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَرَئَیْتُ کَاَنَّہٗ تَرَکَ قَوْلَ التَّکْفِیْرِ وَتَابَ۔ وَھٰذِہٖ رُؤْیَایَ وَاَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَھَا رَبِّیْ حَقًّا۔‘‘[2] (حجّۃ الاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۵۹)

۵؍جون ۱۸۹۳ء ’’آج رات جو مجھ پر کُھلا وہ یہ ہے کہ جبکہ مَیں نے بہت تضرّع اور ابتہال سے جنابِ الٰہی میں دعا کی کہ تُو اِس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ

بقیہ حاشیہ۔ کا نام منشی رام تھا اور مارے جانے کے وقت اُن کا نام شردھانند تھا۔ اِسی وجہ سے حضرت صاحب کو اُن کا نام یاد نہ رہا۔ پھر وہ لیکھرام کے بھی قائم مقام ہیں چنانچہ تیج (اخبار) نے لکھا ہے کہ جب لیکھرام کے قتل کی خبر جالندھر پہنچی تو سوامی شردھانند صاحب اپنا کام چھوڑ کر لاہور آ گئے اور سوامی لیکھرام صاحب کا کام انہوں نے سنبھال لیا۔ بہرحال آریوں میں سے بڑے پایہ کے لیڈر تھے بہت سی باتیں ان کے قتل کی لیکھرام صاحب کے قتل سے ملتی ہیں۔ لیکھرام صاحب ہفتہ کے دن جمعہ وعید سے اگلے روز مارے گئے اور یہ جمعرات کو مارے گئے جو جمعہ کے ساتھ کا دن ہے۔ وہاں بھی قاتل کمبل پوش تھا اور یہاں بھی کمبل پوش ہی ہے۔ وہاں بھی قاتل کو پہلے روکا گیا لیکن اس کو اندر جانے کی اجازت دی گئی اور یہاں بھی اسی طرح ہوا۔‘‘ (الفضل مورخہ ۱۱؍جنوری ۱۹۲۷ء صفحہ ۴)

[1] (ترجمہ از مرتّب) اور مَیں نے دیکھا کہ یہ شخص یعنی مولوی محمد حسین بٹالوی اپنے مرنے سے پہلے میرا مومن ہونا مان لے گا اور مَیں نے دیکھا کہ گویا اس نے مجھے کافر کہنا چھوڑ دیا ہے اور اس خیال سے توبہ کر لی ہے اور یہ میری رؤیا ہے اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ میرا خدا اسے پورا کر دے گا۔

[2] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) اس پیشگوئی کے بیس برس بعد ۱۹۱۴ء میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے

نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اِس بحث[1] میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دِن ایک مہینہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اُس کو سخت ذلّت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اُس کی اِس سے عزت ظاہر ہوگی اور اُس وقت جب پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔‘‘[2]

(جنگ مقدس مضمون حضرت اقدس ۵؍جون ۱۸۹۳ء۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۲۹۱، ۲۹۲)

بقیہ حاشیہ۔ ایک مقدمہ کے دَوران میں منصف درجہ اوّل ضلع گوجرانوالہ کی عدالت میں بیان دیتے ہوئے اور اسلام کے مختلف فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھوایا کہ ’’یہ سب فرقے قرآن مجید کو خدا کا کلام مانتے ہیں اور یہ سب فرقے قرآن کی مانند حدیث کو بھی مانتے ہیں ایک فرقہ احمدی بھی اب تھوڑے عرصہ سے پیدا ہوا ہے جب سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعویٰ مسیحیت اور مہدویّت کا کیا ہے یہ فرقہ بھی قرآن کو اور حدیث کو یکساں مانتا ہے...... کسی فرقہ کو جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ہمارا فرقہ مطلقاً کافر نہیں کہتا۔‘‘ (تفصیل کے لئے دیکھیے الفضل مورخہ ۱۱؍فروری ۱۹۱۴ء صفحہ ۳)

۱؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یعنی مناظرہ مابین حضرت مسیح موعود علیہ السلام و ڈپٹی عبداللہ آتھم جو کتاب جنگ مقدس میں درج ہے۔

۲؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) اِس پیشگوئی میں صاف طور پر ظاہر کیا گیا تھا کہ اگر آتھم حق کی طرف رجوع نہ کرے گا تو پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا سو چونکہ آتھم نے میعاد مقررہ کے اندر اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اپنی عادت کے خلاف بالکل خاموشی اختیار کر لی اور دیگر قرائن سے بھی ثابت کر دیا کہ وہ پیشگوئی کی عظمت سے ڈر گیا اور اسلام کی حقّانیت سے مرعوب ہوگیا اِس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ کے مطابق اس پر رحم کیا اور اُسے ہاویہ میں گرنے سے بچا لیا لیکن چونکہ بعد میں اُس نے حضرت اقدس کے بار بار متوجہ کرنے حتی کہ چار ہزار روپیہ تک انعامی اشتہار شائع کرنے پر بھی اظہارِ حق سے انکار کیا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چار ہزار روپیہ کا انعامی اشتہار دیتے ہوئے تحریر فرمایا کہ

’’اب اگر آتھم صاحب قسم کھالیویں (کہ وہ پیشگوئی کے نتیجہ میں مرعوب نہیں ہوئے اور کسی جہت سے بھی رجوع نہیں کیا) تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں اور تقدیر مُبرم ہے اور اگر قسم نہ کھاویں تو پھر بھی خدا تعالیٰ ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا جس نے حق کا اخفا کر کے دنیا کو دھوکہ دینا چاہا...... اور وہ دن نزدیک ہیں دور نہیں۔‘‘ (اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۵۷۸ مطبوعہ ۲۰۱۸ء) ’’اگر آتھم کو عیسائی لوگ ٹکڑے ٹکڑے

۵؍جون ۱۸۹۳ء ”آج جلسہ مباحثہ سے واپس آنے کے بعد قریب ایک بجے دن کے حضرت اقدس کو اس مباحثہ کی فتح پر ایک بشارت بخش الہام ہوا جو حضور نے اسی وقت حاضرین کو آکر سنایا اور وہ یہ ہے۔

هَنَّأَكَ اللّٰهُ

یعنی اللہ تعالیٰ تجھے مبارک باد دیتا ہے۔(عبدالکریم[۱])۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۴۶۰ حاشیہ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

جون ۱۸۹۳ء (۱)”يَمُوْتُ قَبْلَ اَرْ ثَمَانِيَه۔[۲] ایک دشمن کی نسبت یہ الہام ہے۔نام اس دشمن کا یاد نہیں۔

(۲) يَمُوْتُ بِغَيْرِ مَرَضٍ[۳] یہ کس کی نسبت ہے۔پتہ معلوم نہیں۔“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۴)

۲؍اگست ۱۸۹۳ء ”خواب میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں اپنی اسی کتاب میں یہ مصرع لکھتا ہوں۔

آؤ بُلبُل چلیں کہ وقت آیا۔“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۶)

۲۲؍اگست ۱۸۹۳ء ”۹؍صفر ۱۳۱۱ھ۔۸؍بھادوں سمت ۱۹۵۰ روز سہ شنبہ۔

آج رات مَیں نے دیکھا کہ ایک شخص مجھ کو کہتا ہے کہ تم ولی ہو۔مَیں نے کہا کہ کیوں کر۔اس نے جواب دیا کہ مَیں تمہارے ملنے کے لئے آیا تھا۔راہ میں دریا تھا۔مَیں نے کہا کہ اگر یہ ولی ہے تو دریا کا یہ کنارہ گر پڑے۔تبھی وہ گر پڑا اور پھر میری بیوی نے مجھ کو مبارک باد دی کہ تمہارے تیسرا لڑکا پیدا ہوا۔مبارک باد ہو۔“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۸)

بقیہ حاشیہ۔ بھی کر دیں اور ذبح بھی کر ڈالیں تب بھی وہ قسم نہیں کھائیں گے۔“(انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳)
مگر اس پر بھی آتھم نے قسم نہ کھائی۔سو چونکہ آتھم نے سچی قسم سے منہ پھیرا اور نہ چاہا کہ حق ظاہر ہو اِس لئے آخری اشتہار مورخہ ۳۰؍دسمبر ۱۸۹۵ء پر جو قسم دلانے کے لئے دیا گیا تھا ابھی سات مہینے بھی نہیں گذرے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آتھم صاحب مورخہ ۲۷؍جولائی ۱۸۹۶ء بمقام فیروز پور اس جہان سے رخصت ہو گئے۔

[۱] حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی۔ (شمس)

[۲] (ترجمہ از مرتّب) آٹھ سے پہلے مرے گا۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) بیماری کے بغیر مرے گا۔

۱۸۹۳ء ''بَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ[ا]

۱ اِنِّیْ سَاُوْتِیْکَ بَرَکَۃً وَّ اُجْلِیْ اَنْوَارَھَا حَتّٰی یَتَبَرَّکَ بِثِیَابِکَ الْمُلُوْکُ وَالسَّلَاطِیْنُ۔

وَقَالَ

۲ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ وَ اِنَّا کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ۔ ۳ یَا اَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ۔ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ ۴ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ ۵ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا۔ ۶ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔ ۷ وَقُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ۔ ۸ وَیَمْکُرُوْنَ وَ یَمْکُرُ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔ ۹ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔ ۱۰ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ۔ ۱۱ اِنِّیْ مَعَکَ فَکُنْ مَّعِیْ اَیْنَمَا کُنْتَ۔ کُنْ مَّعَ اللّٰہِ حَیْثُمَا کُنْتَ۔ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ۔ ۱۲ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَفَخْرًا لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ ۱۳ وَلَا تَیْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ یَاْتِیْکَ مِنْ

[ا] (ترجمہ از مرتّب) میرے ربّ نے مجھے بشارت دی اور فرمایا۔ ۱ مَیں تجھے برکت دوں گا اور اس کے انوار کو روشن کروں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور فرمایا۔ ۲ مَیں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا اور وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔ ۳ اے احمد! خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ جو کچھ تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا تا کہ تُو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تا کہ مجرموں کی راہ کُھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے برگشتہ ہوتا ہے۔ ۴ کہہ مَیں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ ۵ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ۶ ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی ۷ اور کہہ اگر مَیں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ ۸ وہ لوگ بھی تدبیریں کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر سب سے بہتر ہوتی ہے۔ ۹ اُسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو سب دینوں پر غالب کرے۔ ۱۰ خدا کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ ۱۱ مَیں تیرے ساتھ ہوں پس تُو میرے ساتھ ہو جہاں تُو ہووے۔ خدا کے ساتھ ہو جہاں تو ہووے۔ جس طرف تم رُخ کرو گے اسی طرف اللہ تعالیٰ کی توجہ ہوگی۔ ۱۲ تم بہترین اُمّت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے اور مؤمنین کے لئے موجبِ فخر بنا کر پیدا کی گئی ۱۳ اور تُو خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک

كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ۔ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔ ۱۴ وَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ ۱۵ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ۔ ۱۶ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا۔ ۱۷ وَاِنَّ عَلَيْكَ رَحْمَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ۔ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمَنْصُوْرِيْنَ۔

۱۸ بُشْرٰى لَكَ يَا اَحْمَدِيْ اَنْتَ مُرَادِيْ وَمَعِيْ غَرَسْتُ كَرَامَتَكَ بِيَدِيْ۔ ۱۹ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا۔ قُلْ هُوَاللّٰهُ عَجِيْبٌ يَّجْتَبِيْ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ۔ لَايُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ۔ ۲۰ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔ ۲۱ وَ اِذَا نَصَرَاللّٰهُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ لَهُ الْحَاسِدِيْنَ۔ ۲۲ تَلَطَّفْ بِالنَّاسِ وَتَرَحَّمْ عَلَيْهِمْ اَنْتَ فِيْهِمْ بِمَنْزِلَةِ مُوْسٰى فَاصْبِرْ عَلٰى جَوْرِ الْجَآئِرِيْنَ۔ ۲۳ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ۔ ۲۴ اَلْفِتْنَةُ هُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔ اَلَآ اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا۔ ۲۵ وَفّٰى اللّٰهُ اَجْرَكَ وَيَرْضٰى عَنْكَ

بقیہ ترجمہ۔ دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ ۱۴ اور تو ہمارے نزدیک صاحبِ مرتبہ ہے اور امین ہے۔ ۱۵ اور کہیں گے کہ یہ وحی نہیں ہے یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے گئے ہیں۔ ان کو کہہ کہ وہ خدا ہے کہ جس نے یہ کلمات نازل کئے۔ پھر ان کو لہو ولعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔ ۱۶ اور اس سے زیادہ ظالم اور کون ہے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھے۔ ۱۷ اور تیرے پر میری رحمت دُنیا اور دین میں ہے۔ اور تُو یقیناً ان لوگوں میں سے ہے جن کے شاملِ حال نصرتِ الٰہی ہوتی ہے۔

۱۸ تجھے بشارت ہو اے میرے احمد۔ تُو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ مَیں نے تیری عزت کا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ ۱۹ کیا ان لوگوں کو تعجب ہے۔ تو کہہ خدا ذوالعجائب ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے۔ وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا اور لوگ پوچھے جاتے ہیں۔ ۲۰ اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔ ۲۱ اور جب خدا مومن کی مدد کرتا ہے تو اس کے کئی حاسد مقرر کر دیتا ہے۔ ۲۲ لوگوں سے لُطف کے ساتھ پیش آ اور ان پر رحم کر تُو ان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے اس لئے ظالموں کے ظلم پر صبر کر۔ ۲۳ کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ یونہی چھوڑ دیئے جائیں گے اور اُن کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ ۲۴ اِس جگہ ایک فتنہ برپا ہوگا۔ پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ خبردار وہ فتنہ (آزمائش) خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا تا وہ تجھ سے محبت کرے۔ ۲۵ اللہ تعالیٰ تجھے تیرا اجر پورا پورا دے گا اور تجھ سے

رَبُّكَ وَيُتِمُّ اسْمَكَ وَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا قُلْ اِنِّيْ مِنَ الصَّادِقِيْنَ۔ فَانْتَظِرُوْٓا اٰيَاتِيْ حَتّٰى حِيْنٍ۔ ۲۶ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ۔ ۲۷ قُلْ هٰذَا فَضْلُ رَبِّيْ وَ اِنِّيْٓ اُجَرِّدُ نَفْسِيْ مِنْ ضُرُوْبِ الْخِطَابِ۔ وَ اِنِّيْٓ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ ۲۸ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ يُتِمُّ نُوْرَهٗ وَيُحْيِ الدِّيْنَ۔ ۲۹ نُرِيْدُ اَنْ نُّنَزِّلَ عَلَيْكَ اٰيَاتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ نُمَزِّقَ الْاَعْدَآءَ كُلَّ مُمَزَّقٍ۔ ۳۰ حُكْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِيْفَةِ اللّٰهِ السُّلْطَانِ۔ ۳۱ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ۔ ۳۲ وَاُمَمٌ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ وَيَمْكُرُوْنَ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔ ۳۳ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ ۳۴ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔ ۳۵ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى۔ ۳۶ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ ۳۷ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ۔ ۳۸ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ۔ ۳۹ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ

بقیہ ترجمہ۔ راضی ہوگا اور تیرے نام کو کمال بخشے گا اور یہ لوگ تو تجھے محض تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں۔ تُو کہہ کہ مَیں یقیناً راستباز ہوں۔ پس تم ایک وقت تک میرے نشانوں کا انتظار کرو۔ ۲۶ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ ۲۷ کہہ یہ میرے ربّ کا فضل ہے اور مَیں تو اپنے آپ کو تمام قسم کے خطابات سے الگ رکھتا ہوں اور مَیں تو ایک مسلمان ہوں۔ ۲۸ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں کی پھونکوں سے بجھادیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نور کو کمال تک پہنچائے گا اور دین کو زندہ کرے گا۔ ۲۹ ہم تجھ پر آسمان سے نشانات اُتارنا چاہتے ہیں اور دشمنوں کو بالکل منتشر کردینا چاہتے ہیں۔ ۳۰ خدائے رحمٰن کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی بادشاہت آسمانی ہے۔ ۳۱ پس اللہ پر توکل کر۔ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا۔ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ تیری نہیں بلکہ خدا کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوتا ہے۔ ۳۲ اور (بالمقابل) کئی گروہ ایسے ہیں جن پر عذاب واقع ہوگا اور وہ تدبیریں کررہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ ۳۳ ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ پھر ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرو گے یا نہیں۔ ۳۴ میرے ساتھ میرا ربّ ہے عنقریب وہ میرا راہ کھول دے گا۔ ۳۵ اے میرے ربّ! مجھے دکھلا کہ تُو کیوں کر مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ ۳۶ اے میرے ربّ! مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ ۳۷ اے میرے ربّ! مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے۔ ۳۸ اے میرے ربّ! اُمّتِ محمدیہ کی اصلاح کر۔ ۳۹ اے ہمارے ربّ! ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کردے اور تُو سب فیصلہ کرنے والوں

الْفَاتِحِيْنَ۔ ۴۰ وَيُخَوِّفُوْنَكَ مِنْ دُوْنِهٖ اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ۔ ۴۱ يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ۔ نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ۔ ۴۲ يَآ اَحْمَدُ يَتِمُّ اسْمُكَ وَلَا يَتِمُّ اسْمِيْ۔ ۴۳ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ۔ وَكُنْ مِّنَ الصَّالِحِيْنَ الصِّدِّيْقِيْنَ۔ ۴۴ اَنَا اخْتَرْتُكَ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ۔ ۴۵ خُذُوا التَّوْحِيْدَ التَّوْحِيْدَ يَآ اَبْنَآءَ الْفَارِسِ۔ ۴۶ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۴۷ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُسْلِمِيْنَ۔ ۴۸ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ وَمَآ اَدْرٰكَ مَآ اَصْحٰبُ الصُّفَّةِ تَرٰى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ۔ ۴۹ شَاْنُكَ عَجِيْبٌ وَّ اَجْرُكَ قَرِيْبٌ۔ ۵۰ وَمَعَكَ جُنْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ۔ ۵۱ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَتَفْرِيْدِيْ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ۔ ۵۲ بُوْرِكْتَ يَا اَحْمَدُ وَكَانَ مَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ حَقًّا فِيْكَ۔ ۵۳ اَنْتَ وَجِيْهٌ فِيْ حَضْرَتِيْ۔ اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِيْ وَاَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ ۵۴ وَمَا

بقیہ ترجمہ۔ سے بہتر ہے۔ ۴۰ اور تجھے یہ لوگ ڈراتے ہیں۔تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔مَیں نے تیرا نام متوکّل رکھا۔ ۴۱ خدا عرش سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ ۴۲ اے احمد! تیرا نام پورا ہو جائے گا اور میرا نام پورا نہیں ہوگا۔ ۴۳ تو دنیا میں ایسے طور پر رہ کہ گویا تو ایک غریب الوطن بلکہ ایک راہرو ہے اور صالح اور راستباز لوگوں میں سے ہو۔ ۴۴ مَیں نے تجھے چن لیا اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی۔ ۴۵ توحید کو پکڑو۔ توحید کو پکڑو۔اے فارس کے بیٹو! ۴۶ اور تُو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سنا کہ اُن کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے۔ ۴۷ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے رُوگردانی نہ کر اور لوگوں کے ملنے سے نہ تھک اور اطاعت اختیار کرنے والوں کے لئے اپنے بازو کو جھکا۔ ۴۸ جو صُفّہ کے رہنے والے ہیں اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صُفّہ کے رہنے والے۔تُو دیکھے گا کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا! ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز سُنی ہے جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔اے ہمارے ربّ! ہم ایمان لائے۔ پس ہمیں بھی گواہوں میں لکھ۔ ۴۹ تیری شان عجیب ہے اور تیرا اجر قریب ہے۔ ۵۰ اور آسمانوں اور زمینوں کی ایک فوج تیرے ساتھ ہے۔ ۵۱ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے کہ تُو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ ۵۲ اے احمد! تو برکت دیا گیا اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔ ۵۳ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ مَیں نے تجھے اپنے لئے چنا۔تو مجھ سے بمنزلہ اُس انتہائی قُرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جان سکتی ۵۴ اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ

كَانَ اللّٰهُ لِيَتْرُكَكَ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ۔ ۵۵ اُنْظُرْ اِلٰى يُوْسُفَ وَ اِقْبَالِهٖ۔ ۵۶ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ ۵۷ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ لِيُقِيْمَ الشَّرِيْعَةَ وَيُحْيِ الدِّيْنَ۔ ۵۸ كِتَابُ الْوَلِيِّ ذُوالْفَقَارِ عَلِيٍّ۔ ۵۹ وَلَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَآءِ الْفَارِسِ۔ ۶۰ يَكَادُ زَيْتُهٗ يُضِيْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔ ۶۱ جَرِيُّ اللّٰهِ فِيْ حُلَلِ الْمُرْسَلِيْنَ۔ ۶۲ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ ۶۳ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ۔ ۶۴ يَرْحَمُكَ رَبُّكَ وَيَعْصِمُكَ مِنْ عِنْدِهٖ وَ اِنْ لَّمْ يَعْصِمْكَ النَّاسُ۔ ۶۵ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ وَ اِنْ لَّمْ يَعْصِمْكَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِيْنَ۔ ۶۶ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔ مَا كَانَ لَهٗٓ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهَآ اِلَّا خَآئِفًا وَّ مَآ اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ ۶۷ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۔ ۶۸ اِنَّا سَنُرِيْهِمْ اٰيَةً مِّنْ اٰيَاتِنَا فِي الثَّيِّبَةِ وَ نَرُدُّهَا اِلَيْكَ اَمْرٌ مِّنْ لَّدُنَّآ اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ۔ ۶۹ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُكَذِّبُوْنَ بِاٰيَاتِيْ وَكَانُوْا بِيْ مِنَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ۔ ۷۰ فَبُشْرٰى لَكَ فِي النِّكَاحِ۔ ۷۱ اَلْحَقُّ

بقیہ ترجمہ۔ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا وے۔ ۵۵ یوسف اور اس کے اقبال کی طرف دیکھ۔ ۵۶ اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۵۷ مَیں نے چاہا کہ مَیں خلیفہ بناؤں پس مَیں نے آدم کو پیدا کیا تا کہ وہ شریعت کو قائم کرے اور دین کو زندہ کرے۔ ۵۸ ولی کی کتاب علی کی ذوالفقار ہے۔ ۵۹ اور اگر ایمان ثریّا سے لٹکا ہوتا تو ابناء فارس میں سے ایک شخص اُسے وہاں سے بھی لے آتا۔ ۶۰ قریب ہے کہ اُس کا تیل روشن ہو جائے اگرچہ آگ اسے چھوئی بھی نہ ہو۔ ۶۱ اللہ کا رسول تمام رسولوں کے لباس میں۔ ۶۲ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ ۶۳ اور محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج۔ جو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتم النّبیّین ہے۔ ۶۴ تیرا ربّ تجھ پر رحمت کرے گا اور اپنی جناب سے تیری حفاظت کا سامان کرے گا اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں۔ ۶۵ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے تیری حفاظت کرے گا اگرچہ رُوئے زمین کے لوگوں میں سے کوئی بھی تیری حفاظت نہ کرے۔ ۶۶ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کو نہیں چاہیے تھا کہ وہ اس کام میں (یعنی تکفیر اور تکذیب میں) دخل دیتا مگر ڈرتے ہوئے۔ جو تجھ پر آئے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جان لے کہ نیک انجام متقیوں کا ہوتا ہے۔ ۶۷ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو آنے والے عذاب سے ڈرا۔ ۶۸ ہم انہیں اس بیوہ کے متعلق بھی اپنا ایک نشان دکھائیں گے اور اسے تیری طرف لوٹائیں گے۔ یہ امر ہماری جناب سے مقدّر ہو چکا ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں۔ ۶۹ یہ لوگ میرے نشانوں کو جھٹلاتے تھے اور مجھ پر تمسخر کرتے تھے۔ ۷۰ پس تجھے نکاح کی بشارت ہو۔ ۷۱ یہ بات تیرے ربّ

مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ۔ ۷۲ اِنَّا زَوَّجْنَا كَهَا۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللهِ۔ ۷۳ وَاِنَّا رَآدُّوْهَآ اِلَيْكَ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔ ۷۴ فَضْلٌ مِّنْ لَّدُنَّا۔ لِيَكُوْنَ اٰيَةً لِّلنَّاظِرِيْنَ۔ ۷۵ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ وَكُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۔ ۷۶ وَ نُرِيْهِمْ اٰيَاتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَ نُرِيْهِمْ جَزَآءَ الْفَاسِقِيْنَ۔ ۷۷ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ وَانْتَهٰى اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَيْنَآ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ۔ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ۔ ۷۸ كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔ ۷۹ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا۔ ۸۰ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ ۸۱ وَ لَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ ۸۲ قُلْ اِنَّ هُدَى اللهِ هُوَ الْهُدٰى وَاِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔ ۸۳ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ ۸۴ رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ ۸۵ اِيْلِيْ اِيْلِيْ لِمَا سَبَقْتَانِيْ۔ ۸۶ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ اِنِّيْ مَعَكَ اَسْمَعُ وَاَرٰى۔ ۸۷ غَرَسْتُ لَكَ بِيَدِيْ رَحْمَتِيْ وَقُدْرَتِيْ وَاِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ ۸۸ اَنَا بُدُّكَ اللَّازِمُ اَنَا مُحْيِيْكَ نَفَخْتُ فِيْكَ مِنْ لَّدُنِّيْ

بقیہ ترجمہ۔ کی طرف سے حق ہے۔ پس تو شک کرنے والوں میں سے مت ہو۔ ۷۲ ہم نے اس کو تیرے ساتھ ملا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ ۷۳ اور ہم اُسے تیری طرف واپس لائیں گے۔ تیرا ربّ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ۷۴ یہ ہمارا فضل ہے تا دیکھنے والوں کے لئے ایک نشان ہو۔ ۷۵ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور رُوئے زمین کے سب لوگ فنا ہونے والے ہیں۔ ۷۶ اور ہم اُنہیں اِرد گرد اور خود اُن کی ذات میں نشان دکھائیں گے اور اُنہیں ہم نافرمانوں کی سزا (کا نمونہ) دکھائیں گے۔ ۷۷ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا (اُس دن کہا جائے گا کہ) کیا یہ حق نہ تھا؟ بلکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کھلی گمراہی میں ہیں۔ ۷۸ مَیں ایک خزانہ پوشیدہ تھا پس مَیں نے چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں۔ ۷۹ آسمان اور زمین بند گٹھڑی کی طرح تھے۔ پس ہم نے ان کو کھول دیا۔ ۸۰ کہہ میں محض ایک بشیر ہوں جس پر وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہے اور تمام بھلائی اور نیکی قرآن میں ہے اور اس کے اسرار تک وہی پہنچ سکتے ہیں جو پاک دل ہیں۔ ۸۱ اور مَیں نے اس سے پہلے ایک عمر تم میں بسر کی ہے پس کیا تم سوچتے نہیں۔ ۸۲ کہو اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے اور میرا ربّ میرے ساتھ ہے وہ ضرور میرے لئے رستہ نکالے گا۔ ۸۳ اے میرے ربّ! بخش اور آسمان سے رحمت نازل کر۔ ۸۴ اے میرے ربّ! مَیں مغلوب ہوں تُو میرے دشمن سے انتقام لے۔ ۸۵ اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ ۸۶ اے عبدالقادر! مَیں تیرے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ ۸۷ مَیں نے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور قدرت کا درخت تیرے لئے لگایا اور تُو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امین ہے۔ ۸۸ مَیں تیرا لازمی چارہ ہوں۔ مَیں تجھے زندہ کرنے والا ہوں۔ مَیں نے اپنی طرف سے راستی

رُوْحَ الصِّدْقِ۔ ۸۹ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَ لِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْأَهٗ فَاٰزَرَهٗ
فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ۔ ۹۰ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَلَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔ ۹۱ فَکُنْ مِّنَ الشَّاکِرِیْنَ۔ ۹۲ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ۔ ۹۳ اَلَیْسَ اللّٰهُ عَلِیْمًا
بِالشَّاکِرِیْنَ۔ ۹۴ فَقَبِلَ اللّٰهُ عَبْدَهٗ وَ بَرَّاَهٗ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا۔ ۹۵ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ
لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَکًّا وَ اللّٰهُ مُوْهِنُ کَیْدِ الْکَافِرِیْنَ۔ ۹۶ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَلِنُعْطِیَهٗ
مَجْدًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ کَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔ ۹۷ اَنْتَ مَعِیْ وَ اَنَا مَعَكَ۔ سِرُّكَ سِرِّیْ۔ ۹۸ لَا
تُحَاطُ اَسْرَارُ الْاَوْلِیَآءِ۔ ۹۹ اِنَّكَ عَلٰی حَقٍّ مُّبِیْنٍ۔ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔
۱۰۰ لَا یُصَدِّقُ السَّفِیْهُ اِلَّا ضَرْبَةَ الْاِهْلَاكِ۔ ۱۰۱ عَدُوٌّ لِّیْ وَ عَدُوٌّ لَّكَ۔ ۱۰۲ عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ۔
۱۰۳ قُلْ اَتٰی اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَکُنْ مِّنَ الْمُسْتَعْجِلِیْنَ۔ ۱۰۴ یَاْتِیْكَ قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اَمْرُكَ یَتَاَتّٰی۔
۱۰۵ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ ۱۰۶ یَوْمَ یَجِیْءُ الْحَقُّ وَیَنْکَشِفُ الصِّدْقُ وَ یَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔
۳ ر جولائی ۱۸۹۳ء
۱۰۷ وَ تَرَی الْغَافِلِیْنَ یَخِرُّوْنَ عَلَی الْمَسَاجِدِ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَآ اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔ ۱۰۸ لَا تَثْرِیْبَ

بقیہ ترجمہ۔ کی رُوح تجھ میں پھونکی۔ ۸۹ اور مَیں نے تجھ پر اپنی جناب سے محبت ڈال دی اور ایسا کیا کہ تو میری آنکھوں کے سامنے تیار کیا جائے۔ اس کھیتی کی طرح جو اپنی سوئی نکالے پھر مضبوط ہو جائے پھر اپنی نالی پر کھڑی ہو جائے۔ ۹۰ ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح دے دی تا تیری طرف منسوب کردہ غلطیوں کو چاہے پہلی ہوں یا پچھلی مٹا دے۔ ۹۱ پس تُو شاکرین میں سے ہو جا۔ ۹۲ کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے؟ ۹۳ کیا اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو جاننے والا نہیں؟ ۹۴ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو قبول فرما لیا اور لوگوں کی جھوٹی تہمتوں سے بَری ثابت کیا اور وہ اپنے ربّ کے نزدیک وجیہ ہے ۹۵ اور جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلّی کرے گا تو اسے پاش پاش کر دے گا اور اللہ کافروں کی تدبیر کو سُست کر دے گا ۹۶ اور تا کہ ہم اُسے لوگوں کے لئے نشان اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں اور تا کہ ہم اسے اپنی طرف سے بزرگی عطا کریں اور ہم اسی طرح محسنوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ ۹۷ تُو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ۹۸ اولیاء کے اسرار کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ ۹۹ تو کھلے کھلے حق پر ہے دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقرّبین میں سے ہے۔ ۱۰۰ نادان آدمی ہلاکت کی مار کو ہی مانتا ہے۔ ۱۰۱ وہ میرا بھی دشمن ہے اور تیرا بھی۔ ۱۰۲ وہ ایک گوسالہ ہے، وہ جسم ہی جسم ہے (روحانیت نہیں) وہ بُڑ بڑاتا ہے۔ ۱۰۳ کہہ اللہ کا حکم آیا سمجھو اس لئے تم جلد بازی نہ کرو۔ ۱۰۴ تیرے پاس نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام سہل طور پر حاصل ہو جائے گا۔ ۱۰۵ اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارے ذمّہ ہو چکا ہے۔ ۱۰۶ جس دن حق آئے گا اور سچائی کھل جائے گی اور نقصان اٹھانے والے نقصان اُٹھائیں گے۔ ۱۰۷ اور تم ان غافلوں کو دیکھو گے کہ وہ سجدہ گاہوں پر گر کر کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہمیں بخش کہ ہم خطا کار تھے۔ ۱۰۸ (انہیں کہا جائے گا) آج تم پر کوئی

عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ ۱۰۹ تَمُوْتُ وَ اَنَا رَاضٍ مِّنْكَ۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَآ اٰمِنِيْنَ۔ ''

(تحفہ بغداد۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۱ تا ۳۱)

۱۸۹۳ء

''وَ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمَانُ نَاصِرُ حِزْبِهٖ'' [۱]

وَ مَنْ كَانَ مِنْ حِزْبِیْ فَيُعْلٰى وَ يُنْصَرُ

(کرامات الصادقین۔روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۸۶)

۱۸۹۳ء

وَ بَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَ قَالَ مُبَشِّرًا [۲]

''سَتَعْرِفُ يَوْمَ الْعِيْدِ وَالْعِيْدُ اَقْرَبُ''

(کرامات الصادقین۔روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۹۶)

بقیہ ترجمہ۔ سرزنش نہیں، اللہ تمہیں بخش دے گا اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ ۱۰۹ تو اس حالت میں وفات پائے گا کہ مَیں تجھ سے راضی ہوں گا۔ تمہارے لئے سلامتی ہے اور خوشحالی ہے۔ پس تم اس میں امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

۱؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) اِس شعر کا پہلا مصرع الہامی ہے اور شعر کا ترجمہ یہ ہے اور مَیں ہی ہوں رحمٰن اپنی جماعت کی مدد کرنے والا۔ اور جو شخص میرے گروہ میں سے ہوا اُسے غلبہ اور نصرت دی جائے گی۔

۲؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) اِس شعر کا دوسرا مصرع الہامی ہے اور شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ میرے ربّ نے مجھے بشارت دی اور بشارت دے کر کہا کہ تو عنقریب عید کے دن کو پہچان لے گا اور عید اس سے قریب تر ہوگی۔

اِس شعر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''کتاب کرامات الصّادقین کے ایک عربی شعر میں جو واقعہ قتل پنڈت لیکھرام سے چار سال پہلے تمام قوموں میں شائع ہو چکا تھا۔ اُس کی موت کا دن اور تاریخ بھی بتلائی گئی تھی۔ چنانچہ اس شعر پر ہندو اخبار نے لیکھرام کے قتل کے وقت بڑا شور مچایا تھا اور وہ شعر یہ ہے۔ وَ بَشَّرَنِیْ رَبِّیْ.........غرض یہ عظیم الشان پیشگوئی اس قدر قوت اور عام شہرت کے ساتھ پھیلنے کے بعد ۶ / مارچ ۱۸۹۷ء کو اس طرح پوری ہوئی کہ ایک شخص نے جس کا آج تک پتہ نہیں لگا کہ کون تھا، شام کے وقت لاہور کے شہر میں شنبہ کے دن جو عید سے دوسرا دن تھا لیکھرام کے پیٹ میں ایک کاری چھری مار کر دن دہاڑے ایسا غائب ہوا کہ آج تک پھر اس کا پتہ نہ لگا حالانکہ لیکھرام کے ساتھ کتنی مدّت سے رہتا تھا۔''

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۰)

۱۱؍ستمبر ۱۸۹۳ء ’’مَیں نے خواب میں دیکھا کہ والدہ محمود خوش لباس کے ساتھ ایک جگہ آئی ہے جہاں مولوی نوردین بیٹھے ہیں اور آکر دو جوڑا کپڑا مولوی صاحب کو دیئے ہیں۔ پھر دیکھا کہ وہ کھانا طیار کر رہی ہیں اور منشی جلال الدین بیٹھے ہیں اور پھر ایک عورت آئی ہے جس کا نام اغلباً بھاگ بھری، جوان عورت ہے جس نے مجھ کو بلایا ہے۔‘‘ (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۶)

۱۸؍ستمبر ۱۸۹۳ء ’’۷؍ربیع الاوّل ۱۳۱۱ھ۔ ۴؍اسوج سمت ۱۹۵۰ روز دوشنبہ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ هٰذَا الرُّؤْيَا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ اوّل گویا کوئی شخص مجھ کو کہتا ہے کہ میرا نام فتح اور ظفر ہے اور پھر یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے۔

اَصْلَحَ اللّٰهُ اَمْرِيْ كُلَّهٗ۔[1]

اور پھر دیکھا کہ ایک مکان شبیہ مسجد میں ہوں اور ایک الماری کے پاس کھڑا ہوں اور حامد علی بھی کھڑا ہے اِتنے میں میری نظر پڑی تو مَیں نے میاں عبداللہ غزنوی کو دیکھا کہ بیٹھے (ہیں) اور میرا بھائی مرزا غلام قادر بھی بیٹھا ہے۔ تب مَیں نے نزدیک ہو کر اُن کو السلام علیکم (کہا) تو انہوں نے بھی وعلیکم السلام کہا اور بہت سے دعائیہ کلمات ساتھ ملا دیئے جن میں صرف یہ لفظ محفوظ رہا کہ اَخَّرَكَ اللّٰهُ مگر معنی یہی یاد رہے کہ ان کے کلمات ایسے ہی تھے کہ تیرا خدا مددگار رہو۔ تیری فتح ہو۔ پھر مَیں اس مجلس میں بیٹھ گیا اور کہا کہ مَیں نے خواب بھی دیکھی ہے کہ کسی کو مَیں نے السلام علیکم کہا ہے اور اس نے جواب دیا ہے وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَالظَّفَرُ۔‘‘

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۷)

یکم اکتوبر ۱۸۹۳ء خواب۔ ’’رَاَيْتُ فِيْ لَيْلَتِيْ هٰذِهٖ اَنَّ النَّمْلَ تَخْرُجُ مِنْ اَنْفِيْ بَعْضُهَا حَيٌّ وَّبَعْضُهَا مَيِّتٌ۔ وَبَعْدَهَا خَرَجَ الدَّمُ وَجَمَعَ فِي الْاَرْضِ۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِتَاْوِيْلِهٖ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْهِ۔‘‘[2] (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۹)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) خدا تعالیٰ میرا تمام کام درست کر دے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے اسی رات خواب میں دیکھا کہ میری ناک سے چیونٹیاں نکل رہی ہیں بعض زندہ ہیں اور بعض مردہ۔ اور اس کے بعد خون نکلا اور زمین میں جمع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی تعبیر کو بہتر جانتا ہے اور مَیں نے اپنا معاملہ اس کے سپرد کیا۔

۱۸۹۳ء ’’اگرچہ مسلمانوں کے ظاہری عقیدہ کے موافق لیلۃ القدر ایک متبرک رات کا نام ہے مگر جس حقیقت پر خدا تعالیٰ نے مجھ کو مطلع کیا ہے وہ یہ ہے کہ علاوہ ان معنوں کے جو مسلّم قوم ہیں لیلۃ القدر وہ زمانہ بھی ہے جب دنیا میں ظلمت پھیل جاتی ہے اور ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے۔ تب وہ تاریکی بالطبع تقاضا کرتی ہے کہ آسمان سے کوئی نور نازل ہو۔ سو خدا تعالیٰ اس وقت اپنے نورانی ملائکہ اور رُوح القدس کو زمین پر نازل کرتا ہے۔ اسی طور کے نزول کے ساتھ جو فرشتوں کی شان کے ساتھ مناسب حال ہے۔ تب رُوح القدس تو اس مجدّد اور مصلح سے تعلق پکڑتا ہے جو اجتبا اور اصطفا کی خلعت سے مشرف ہو کر دعوتِ حق کے لئے مامور ہوتا ہے اور فرشتے ان تمام لوگوں سے تعلق پکڑتے ہیں جو سعید اور رشید اور مُستعد ہیں اور ان کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں اور نیک توفیقیں ان کے سامنے رکھتے ہیں۔ تب دنیا میں سلامتی اور سعادت کی راہیں پھیلتی ہیں اور ایسا ہی ہوتا رہتا ہے جب تک دین اپنے اُس کمال کو پہنچ جائے جو اس کے لئے مقدّر کیا گیا ہے۔‘‘

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۱۳، ۳۱۴)

۱۸۹۳ء ’’وَ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ بَشَّرَنِیْ فِی الْعَرَبِ وَاَلْھَمَنِیْ اَنْ اَمُوْنَھُمْ وَ اُرِیَھُمْ طَرِیْقَھُمْ وَاُصْلِحَ لَھُمْ شُیُوْنَھُمْ۔[۱]‘‘ (حمامۃ البشریٰ۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۸۲)

۱۸۹۳ء ’’اَنْتَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّکَ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِہٖ۔ وَمَا اَنْتَ بِفَضْلِہٖ مِنْ مَّجَانِیْنَ۔ وَیُخَوِّفُوْنَکَ مِنْ دُوْنِہٖ۔ اِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا۔ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ یَحْمَدُکَ اللّٰہُ مِنْ عَرْشِہٖ۔ وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَھُوْدُ وَلَا النَّصَارٰی۔ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔[۲]‘‘

(حمامۃ البشریٰ۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۸۳)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) اور میرے ربّ نے عرب کی نسبت مجھے بشارت دی اور الہام کیا ہے کہ مَیں اُن کی خبر گیری کروں اور ٹھیک راہ بتاؤں اور ان کا حال درست کروں۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) تُو اپنے ربّ کی طرف سے اعلیٰ درجہ کی شہادت کے ساتھ اس کی طرف سے رحمت ہے اور تُو اس کے فضل سے مجنون نہیں ہے۔ اور اللہ کے سوا تجھے اَوروں سے ڈراتے ہیں۔ ہم خود تیری نگرانی کرنے والے ہیں۔ مَیں نے تیرا نام متوکّل رکھا ہے۔ اللہ اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ اور یہود و نصاریٰ تجھ سے کبھی راضی نہ ہوں گے اور تدبیریں کرتے رہیں گے اور اللہ بھی تدبیر کرے گا اور تدبیر کرنے میں اللہ سب سے بڑھ چڑھ کر ہے۔

۱۸۹۳ء ”وَ قَدْ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ قَوْلَ ”عِیْسٰی عِنْدَ مَنَارَۃِ دِمَشْقَ“ اِشَارَۃٌ اِلٰی زَمَانِ ظُھُوْرِہٖ فَاِنَّ اَعْدَادَ حُرُوْفِہٖ تَدُلُّ عَلَی السَّنَۃِ الْھِجْرِیَّۃِ الَّتِیْ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ فِیْہِ وَاخْتَارَ ذِکْرَ لَفْظِ الْمَنَارَۃِ اِشَارَۃً اِلٰی اَنَّ اَرْضَ دِمَشْقَ تُنِیْرُ وَ تُشْرِقُ بِدَعْوَاتِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ بَعْدَ مَآ اَظْلَمَتْ بِاَنْوَاعِ الْبِدْعَاتِ وَاَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ اَرْضَ دِمَشْقَ کَانَتْ مَنْبَعَ فِتَنِ الْمُتَنَصِّرِیْنَ۔“[1]

(حمامۃ البشریٰ۔روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۲۵)

۱۸۹۳ء ”اَلْھَمَنِیْ رَبِّیْ لِاُتِمَّ حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ وَاَرَی الْخَلْقَ جَھْلَ الْفَاسِقِیْنَ فَاَلَّفْتُ ھٰذِہِ الرِّسَالَۃَ۔“[2]

(نورالحق حصّہ دوم۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۵۹)

۱۸۹۳ء ”الہام اللہ۔ قُذِفَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ“[3]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴۰)

۱۸۹۴ء (الف) ”اِنْ[4] کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا اَیَّدْنَا عَبْدَنَا فَاْتُوْا بِکِتَابٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ۔“[5]

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۳ مورخہ ۲۴؍جون ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) میرے دل میں ڈالا گیا کہ حدیث کے الفاظ جن میں منارہ دمشق کے پاس عیسیٰ کے نزول کا ذکر ہے اس میں اس کے زمانۂ ظہور کی طرف بھی اشارہ ہے کیونکہ اس کے حروف کے اعداد اُسی سالِ ہجری پر دلالت کرتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا اور آپ نے منارہ کا لفظ اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کیا کہ دمشق کی زمین طرح طرح کی بدعات کی ظلمتوں میں رہنے کے بعد مسیح موعود کی دُعاؤں سے روشن ہوجائے گی اور یہ بات تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ دمشق کی زمین عیسائیوں کے فتنہ کا منبع رہی ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) میرے ربّ نے مجھے الہام کیا کہ مَیں ان (عیسائیوں) پر الٰہی حجّت پوری کروں اور ان بدکاروں کی جہالت لوگوں کو دکھاؤں۔تب مَیں نے یہ رسالہ (نورالحق) تالیف کیا۔

[3] (ترجمہ از ناشر) ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا گیا۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) اگر تم اِس بات کے متعلق شک میں ہو کہ ہم نے اپنے اس بندہ کی تائید ونصرت کی ہے تو اس کتاب (نورالحق) کی مانند کوئی کتاب لے آؤ۔

[5] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) پیر سراج الحق صاحب نعمانی روایت فرماتے ہیں کہ ”مجھے یاد ہے کہ نورالحق کتاب عربی زبان میں لکھنے کے لئے آپ آمادہ ہوئے تو آپ کو مسجد مبارک میں صبح کی نماز کے بعد کہ خاکسار آپ کی کمر اور پیر اور گردن دبا رہا تھا یہ وحی ہوئی اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا...... الخ اُسی وقت آپ نے یہ وحی ہم کو سنائی اور بشارت دی کہ اِس کتاب کی مثل کوئی پیش نہیں کرسکتا خواہ دنیا جمع ہوجاوے۔“ (الحکم مورخہ ۲۴؍جون ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲)

(ب) ’’بَعْدَ مَا اَزْمَعْتُ تَأْلِيْفَ هٰذَا الْكِتَابِ اُلْهِمْتُ مِنْ رَّبِّ الْاَرْبَابِ اَنَّ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُكَفِّرِيْنَ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّؤَلِّفُوْا كِتَابًا مِّثْلَ هٰذَا فِيْ نَثْرِهَا وَنَظْمِهَا مَعَ الْتِزَامِ مَعَارِفِهَا وَحِكَمِهَا۔ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّكَذِّبَ اِلْهَامِيْ فَلْيَاْتِ بِمِثْلِ كَلَامِيْ۔ فَاِنَّ الْمَهْدِيَّ يُهْدٰى اِلٰى اُمُوْرٍ لَّا يُهْدٰى اِلَيْهَا غَيْرُهٗ۔ وَلَا يُدْرِكُهٗ مُعَانِدُهٗ وَلَوْ كَانَ عَلَى الْهَوَآءِ سَيْرُهٗ۔‘‘[1]

(نورالحق حصّہ دوم سرورق طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۷)

(ج) ’’وَقَدْ اُلْهِمْتُ مِنْ رَّبِّيْ اَنَّهُمْ كُلُّهُمْ كَالْاَعْمٰى وَلَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا وَاَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ دَعَاوِيْهِمْ كَاذِبِيْنَ۔‘‘[2]

(نورالحق حصّہ دوم۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۶۰)

(د) ’’رسالہ نورالحق اگرچہ عیسائیوں کی مولویت آزمانے کے لئے لکھا گیا مگر یہ چند مخالف یعنی شیخ محمد حسین بطالوی اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے میاں رُسل بابا وغیرہ جو مکفّر اور بدگو اور بدزبان ہیں اِس خطاب سے باہر نہیں ہیں۔ الہام سے یہی ثابت ہوا ہے کہ کوئی کافروں اور مکفّروں سے رسالہ نورالحق کا جواب نہیں لکھ سکے گا کیونکہ وہ جھوٹے اور کاذب اور مفتری اور جاہل اور نادان ہیں۔‘‘

(اتمام الحجّة۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۳)

۱۸۹۴ء ’’دو خواب اور دو الہام سے مجھ پر ظاہر ہوا ہے کہ دشمن اور مخالف اس کی نظیر بنانے سے عاجز رہے گا۔‘‘

(از مکتوب بنام مولوی اصغر علی صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور۔ مکتوبات احمد جلد ۵ صفحہ ۳۷۹ مطبوعہ ۲۰۱۵ء)

۱۸۹۴ء ’’وَلِيْ اَنْ اَقُوْلَ اِنَّنِيْ حِرْزٌ لَّهَا وَحِصْنٌ حَافِظٌ مِّنَ الْاٰفَاتِ وَبَشَّرَنِيْ رَبِّيْ وَقَالَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اور جب مَیں نے اس کتاب (نورالحق) کی تالیف کا پختہ ارادہ کر لیا تو خداوند کریم کی طرف سے مجھے یہ الہام ہوا کہ کافر اور مکفّر لوگ اس جیسی کتاب کی تالیف نہیں کر سکیں گے۔ جو اس کی نثر اور نظم میں اور معارف اور حکمتوں کے التزام میں اس کی مثل ہو۔ اِس لئے جو شخص میرے دعوٰیٔ الہام کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتا ہو اُسے چاہیے کہ میرے اس کلام کی مثل لائے اور یاد رکھو کہ کوئی اس کی مثل نہیں لا سکتا کیونکہ مہدی ان امور کی طرف راہ پاتا ہے جن تک اس کے غیر کی رسائی نہیں ہوتی اور اس کا دشمن اسے نہیں پا سکتا اگرچہ وہ ہَوا میں ہی کیوں نہ اُڑتا ہو۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) میرے ربّ کی طرف سے مجھے الہام ہوا ہے کہ یہ سب ہی اندھوں کی طرح ہیں اور اس کی مثل ہرگز نہیں لا سکیں گے اور یہ اپنے دعووں میں جھوٹے ہیں۔

ترجمہ۔ اور مَیں کہہ سکتا ہوں کہ مَیں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دُکھ پہنچاوے اور تُو اُن میں ہو۔‘‘

(نور الحق حصّہ اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۵)

۱۸۹۴ء (الف) ’’وَاِنِّیْ رَاَیْتُ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ مِرَارًا فِی الْمَنَامِ وَمِرَارًا فِی الْحَالَۃِ الْکَشْفِیَّۃِ۔ وَقَدْ اَکَلَ مَعِیَ عَلٰی مَآئِدَۃٍ وَّاحِدَۃٍ۔ وَرَاَیْتُہٗ مَرَّۃً وَّاسْتَفْسَرْتُہٗ مِمَّا وَقَعَ قَوْمُہٗ فِیْہِ۔ فَاسْتَوٰی عَلَیْہِ الدَّھْشُ وَ ذَکَرَ عَظَمَۃَ اللّٰہِ وَطَفِقَ یُسَبِّحُ وَیُقَدِّسُ وَاَشَارَ اِلَی الْاَرْضِ وَقَالَ اِنَّمَا اَنَا تُرَابِیٌّ وَبَرِیْءٌ مِّمَّا یَقُوْلُوْنَ۔ فَرَاَیْتُہٗ کَالْمُنْکَسِرِیْنَ الْمُتَوَاضِعِیْنَ۔

ترجمہ۔ اور مَیں نے بارہا عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور بارہا کشفی حالت میں ملاقات ہوئی۔ اور ایک ہی خوان میں میرے ساتھ اُس نے کھایا اور ایک دفعہ مَیں نے اس کو دیکھا اور اس فتنہ کے بارے میں پوچھا جس میں اس کی قوم مبتلا ہوگئی ہے۔ پس اُس پر دہشت غالب ہوگئی اور خدا تعالیٰ کی عظمت کا اس نے ذکر کیا اور اُس کی تسبیح اور تقدیس میں لگ گیا اور زمین کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ مَیں تو صرف خاکی ہوں اور ان تہمتوں سے بَری ہوں جو مجھ پر لگائی جاتی ہیں۔ پس مَیں نے اس کو ایک متواضع اور کسرِ نفسی کرنے والا آدمی پایا۔‘‘

(نور الحق حصّہ اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۵۶، ۵۷)

(ب) ’’خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں ایک یہ بھی ہے جو مَیں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے اور اُس سے باتیں کرکے اس کے اصل دعویٰ اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے جو توجہ کے لائق ہے کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفّارہ اور تثلیث اور ابنیّت ہے ایسے متنفّر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری اِفترا جو اُن پر کیا گیا ہے وہ یہی ہے۔ یہ مکاشفہ کی شہادت بے دلیل نہیں ہے بلکہ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالبِ حق نیّت کی صفائی سے ایک مدّت تک میرے پاس رہے اور وہ حضرت مسیح کو کشفی حالت میں دیکھنا چاہے تو میری توجہ اور دُعا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے۔ اُن سے باتیں بھی کرسکتا ہے اور اُن کی نسبت اُن سے گواہی بھی لے سکتا ہے کیونکہ مَیں وہ شخص ہوں جس کی رُوح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی رُوح سکونت رکھتی ہے۔‘‘

(تحفہ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۳)

۱۸۹۴ء ’’وَرَاَیْتُہٗ مَرَّۃً اُخْرٰی قَآئِمًا عَلٰی عَتَبَۃِ بَابِیْ وَفِیْ یَدِہٖ قِرْطَاسٌ کَصَحِیْفَۃٍ فَاُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ فِیْھَا اَسْمَآءَ عِبَادٍ یُّحِبُّوْنَ اللّٰہَ وَیُحِبُّھُمْ وَبَیَانُ مَرَاتِبِ قُرْبِھِمْ عِنْدَ اللّٰہِ فَقَرَأْتُھَا فَاِذَا فِیْ اٰخِرِھَا مَکْتُوْبٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ مَرْتَبَتِیْ عِنْدَ رَبِّیْ۔

ھُوَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ فَکَادَ اَنْ یُّعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔

ترجمہ۔ اور ایک مرتبہ مَیں نے اُس[1] کو دیکھا کہ میرے دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہے اور ایک کاغذ خط کی طرح اُس کے ہاتھ میں ہے۔ سو میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس خط میں ان لوگوں کے نام درج ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ اُنہیں دوست رکھتا ہے اور اُس میں اُن کے اُن مراتبِ قرب کا بیان ہے جو عنداللہ اُن کو حاصل ہیں۔ پس مَیں نے اس خط کو پڑھا۔ سو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے آخر میں میرے مرتبہ کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور عنقریب وہ لوگوں میں مشہور کیا جائے گا۔‘‘ (نورالحق حصّہ اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۵۷)

۱۸۹۴ء (الف) ’’فَالْحَقُّ الَّذِیْ اَرَانَا الْحَقُّ الْحَکِیْمُ وَ اَنْبَاَنَا اللَّطِیْفُ الْعَلِیْمُ ھُوَ اَنَّ حَرْبَۃَ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ سَمَاوِیَّۃٌ لَّا اَرْضِیَّۃٌ وَّ مُحَارَبَاتُہٗ کُلُّھَا بِاَنْظَارٍ رُّوْحَانِیَّۃٍ لَّا بِاَسْلِحَۃٍ جِسْمَانِیَّۃٍ وَّ ھُوَ یَقْتُلُ الْاَعْدَآءَ بِعَقْدِ النَّظَرِ وَالْھِمَّۃِ اَعْنِیْ بِتَصَرُّفِ الْبَاطِنِ وَ اِتْمَامِ الْحُجَّۃِ لَا بِالسِّھَامِ وَالرِّمَاحِ وَالْمَشْرَفِیَّۃِ وَلَہٗ مَلَکُوْتُ السَّمَآءِ لَا مَلَکُوْتُ الْاَرَضِیْنَ۔

ترجمہ۔ پس وہ حق جو ہم کو حکیم مطلق نے دکھلایا اور لطیف علیم نے بتلایا وہ یہی ہے کہ مسیح موعود کا حربہ آسمانی ہے نہ زمینی اور لڑائیاں اُس کی روحانی نظروں کے ساتھ ہیں نہ جسمانی ہتھیاروں کے ساتھ، اور وہ دشمنوں کو نظر اور ہمت سے قتل کرے گا۔ یعنی تصرّفِ باطن اور اتمامِ حجّت کے ساتھ نہ تیر اور نیزہ اور تلوار سے اور اُس کی آسمانی بادشاہت ہے نہ زمینی۔‘‘ (نورالحق حصّہ اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۲)

(ب) ’’وَاَلْھَمَنَا اَنَّ الْحَرْبَ حَرْبٌ رُوْحَانِیٌّ بِنَظَرٍ رُوْحَانِیٍّ۔

ترجمہ۔ اور ہمارے ربّ نے ہمیں الہام دیا کہ مسیح موعود کی لڑائیاں رُوحانی لڑائیاں ہیں جو رُوحانی نظر کے ساتھ ہوں گی۔‘‘ (نورالحق حصّہ اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۵)

---

[1] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ (مرزا بشیر احمد)

۱۸۹۴ء ’’وَاُلْقِیَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ الْمَسِیْحَ سَمَّی الْاٰخِرِیْنَ مِنَ النَّصَارٰی الدَّجَّالِیْنَ۔ لَا الْاَوَّلِیْنَ۔ وَاِنْ کَانَ الْاَوَّلُوْنَ اَیْضًا دَاخِلِیْنَ فِی الضَّآلِّیْنَ الْمُحَرِّفِیْنَ۔ وَالسِّرُّ فِیْ ذَالِکَ اَنَّ الْاَوَّلِیْنَ مَاکَانُوْا مُجْتَھِدِیْنَ سَاعِیْنَ لِاِضْلَالِ الْخَلْقِ کَمِثْلِ الْاٰخِرِیْنَ۔ بَلْ مَاکَانُوْا عَلَیْھَا قَادِرِیْنَ۔

ترجمہ۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاریٰ کا نام دجّال رکھا اور ایسا نام پہلوں کا نہیں رکھا اگرچہ پہلے بھی گمراہوں میں داخل تھے اور کتابوں کی تحریف کرنے والے تھے۔ سواس میں بھید یہ ہے کہ پہلے نصاریٰ خلق اللہ کے گمراہ کرنے کی ایسی سخت کوششیں نہیں کرتے تھے جیسی پچھلوں نے کیں بلکہ وہ ان کوششوں پر قادر نہیں تھے۔‘‘ (نورالحق حصّہ اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۹، ۸۰)

۱۸۹۴ء ’’وَاُلْقِیَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ الْمُرَادَ مِنْ لَّفْظِ الرُّوْحِ فِیْ اٰیَۃِ ’’یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ‘‘ جَمَاعَۃُ الرُّسُلِ وَالنَّبِیِّیْنَ وَالْمُحَدَّثِیْنَ اَجْمَعِیْنَ الَّذِیْنَ یُلْقَی الرُّوْحُ عَلَیْھِمْ وَیُجْعَلُوْنَ مُکَلَّمِیْنَ۔

ترجمہ۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ اِس آیت میں لفظ رُوح سے مراد رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کی جماعت مراد ہے۔ جن پر رُوح القدس ڈالا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ہم کلام ہوتے ہیں۔‘‘

(نورالحق حصّہ اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۹۸)

۱۸۹۴ء ’’وَ اِنِّیْ اُلْھِمْتُ مِنْ رَّبِّیْ اَنَّکَ لَا تَقْدِرُ عَلٰی ھٰذَا النِّضَالِ وَ یُبْدِی اللّٰہُ عَجْزَکَ وَ یُخْزِیْکَ وَ یُثْبِتُ اَنَّکَ اَسِیْرٌ فِی الْجَھْلِ وَ الضَّلَالِ وَ لَوِاجْتَمَعَتْ قَوْمُکَ مَعَکَ عَلٰی ھٰذَا الْخَیَالِ فَتَرْجِعُوْنَ مَغْلُوْبِیْنَ۔

ترجمہ۔ اور مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ تُو[1] اِس مقابلہ پر قادر نہیں ہوگا اور خدا تعالیٰ تیرا عجز ظاہر کر دے گا اور تجھے رُسوا کر دے گا اور ثابت کرے گا کہ تُو گمراہی میں اسیر ہے اور اگرچہ تیری قوم اس خیالِ مقابلہ میں تجھ سے متفق ہو جائے مگر آخر تم مغلوب ہو جاؤ گے۔‘‘ (نورالحق حصّہ اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۵۳)

۱۸۹۴ء ’’وَاِنِّیْ اَرٰی اَنَّ اَھْلَ مَکَّۃَ یَدْخُلُوْنَ اَفْوَاجًا فِیْ حِزْبِ اللّٰہِ الْقَادِرِ الْمُخْتَارِ وَھٰذَا مِنْ رَّبِّ السَّمَآءِ وَعَجِیْبٌ فِیْ اَعْیُنِ اَھْلِ الْاَرْضِیْنَ۔

ترجمہ۔ اور مَیں دیکھتا ہوں کہ اہلِ مکّہ خدائے قادر کے گروہ میں فوج درفوج داخل ہو جائیں گے اور یہ آسمان کے خدا کی طرف سے ہے اور زمینی لوگوں کی آنکھوں میں عجیب۔‘‘ (نورالحق حصّہ دوم۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۹۷)

---

[1] پادری عمادالدین۔ (مرزا بشیر احمد)

۱۸۹۴ء ”فَالتَّاْوِيْلُ الصَّحِيْحُ وَالْمَعْنَى الْحَقُّ الصَّرِيْحُ اَنَّ الْمُرَادَ مِنْ خُسُوْفِ اَوَّلِ لَيْلَةِ رَمَضَانَ اَنْ يَّنْخَسِفَ الْقَمَرُ فِيْ لَيْلَةٍ اُوْلٰى مِنْ لِّيَالٍ ثَلَاثٍ يَّكْمُلُ نُوْرُالْقَمَرِ فِيْهَا وَتَعْرِفُ اَيَّامَ الْبِيْضِ...... اَلْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهٖ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ اَنْ يَّظْهَرَ كُسُوْفُ الشَّمْسِ مُنَصِّفًا اَيَّامَ الْاِنْكِسَافِ......وَمَاقُلْتُ مِنْ نَّفْسِيْ بَلْ هٰذَا اِلْهَامٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔“

ترجمہ۔ پس تاویل صحیح اور معنی حق صریح یہ ہیں کہ یہ فقرہ کہ خسوف اوّل رات رمضان میں ہوگا اس کے معنے یہ ہیں کہ ان تین راتوں میں سے جو چاندنی راتیں کہلاتی ہیں پہلی رات میں گرہن ہوگا اور ایامِ بیض کو تُو جانتا ہے...... یہ قول کہ سورج گرہن اُس کے نصف میں ہوگا۔ اس سے یہ مراد ہے کہ سورج گرہن ایسے طور سے ظاہر ہوگا کہ ایامِ کسوف کو نصفا نصف کردے گا...... یہ مَیں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ خدا تعالیٰ کے الہام سے کہا ہے۔“ (نور الحق حصّہ دوم ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۰۱ و ۲۰۴ و ۲۱۰)

۱۸۹۴ء ”اِعْلَمْ[1] اَنَّ اللّٰهَ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّ هٰذَا الْخُسُوْفَ وَالْكُسُوْفَ فِيْ رَمَضَانَ اٰيَتَانِ مُخَوِّفَتَانِ لِقَوْمٍ اِتَّبَعُوا الشَّيْطَانَ۔ وَاٰثَرُوا الظُّلْمَ وَ الطُّغْيَانَ وَ هَيَّجُوا الْفِتَنَ وَ اَحَبُّوا الْاِفْتِنَانَ وَ مَا كَانُوْا مُنْتَهِيْنَ......وَلَئِنْ اَبَوْا فَاِنَّ الْعَذَابَ قَدْ حَانَ۔

ترجمہ۔ جان کہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں پھونکا کہ یہ خسوف اور کسُوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو[2] خوفناک نشان ہیں جو اُن کے ڈرانے کے لئے ظاہر ہوئے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو اختیار کرلیا......اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا وقت تو آ گیا۔“ (نور الحق حصّہ دوم۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۲۷، ۲۲۸)

۱۸۹۴ء ”فَهَا اَنَا اَدْعُوْهُمْ كُلَّهُمْ كَدَعْوَتِيْ لِلنَّصَارٰى لِهٰذِهِ الْمُقَابَلَةِ وَ اُنَادِيْهِمْ لِهٰذِهِ الْمُنَاضَلَةِ اِنْ كَانُوْا مِنَ الصَّادِقِيْنَ وَعُلِّمْتُ مِنْ رَّبِّيْ اَنَّهُمْ مِّنَ الْمَغْلُوْبِيْنَ۔[3]“
(نور الحق حصّہ دوم آخری صفحہ ٹائٹل پیج۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۷۱، ۲۷۲)

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”مَیں نے اپنی کتاب نور الحق کے صفحہ ۳۵ سے صفحہ ۳۸ تک یہ پیشگوئی لکھی ہے کہ خدا نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ رمضان میں جو خسوف کسوف ہوا یہ آنے والے عذاب کا ایک مقدمہ ہے چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق ملک میں ایسی طاعون پھیلی کہ اب تک تین لاکھ کے قریب لوگ مر گئے۔“ (حقیقۃ الوحی ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۹)

[2] (ترجمہ از ناشر) ”اور انہوں نے فتنوں کو بھڑکایا اور فتنہ بازی کو پسند کیا۔ اور وہ باز آنے والے نہیں۔“

[3] (ترجمہ از مرتّب) پس لو مَیں ان تمام (مکفّر مولویوں) کو اس مقابلہ کے لئے بلاتا ہوں جیسا کہ مَیں نے عیسائیوں کو بلایا اور میں ان کو اس بحث کے لئے بلاتا ہوں اگر وہ سچوں میں سے ہیں اور میرے ربّ کی طرف سے مجھے علم دیا گیا ہے کہ وہ مغلوب ہوں گے۔

۱۸۹۴ء ’’وَبَشَّرَنِیْ وَقَالَ۔

اِنَّ الْمَسِیْحَ الْمَوْعُوْدَ الَّذِیْ یَرْقُبُوْنَہٗ وَالْمَھْدِیَّ الْمَسْعُوْدَ الَّذِیْ یَنْتَظِرُوْنَہٗ ھُوَ اَنْتَ۔ نَفْعَلُ مَا نَشَآءُ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ۔[1]‘‘ (اتمام الحجّۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۷۵)

۱۸۹۴ء ’’وَ قَالَ۔ اِنَّکَ مِنَ الْمَاْمُوْرِیْنَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔[2]‘‘ (سرّ الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۲۶)

۱۸۹۴ء ’’وَاَظھَر عَلَیَّ رَبِّیْ اَنَّ الصِّدِّیْقَ وَالْفَارُوْقَ وَعُثْمَانَ کَانُوْا مِنْ اَھْلِ الصَّلَاحِ وَالْاِیْمَانِ۔ وَ کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰثَرَھُمُ اللّٰہُ وَ خُصُّوْا بِمَوَاھِبِ الرَّحْمَانِ..............

وَ اِنِّیْ اُخْبِرْتُ اَنَّھُمْ مِّنَ الصَّالِحِیْنَ وَ مَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَکَانَ مِنَ الْمُعْتَدِیْنَ۔‘‘[3]

(سرّ الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۲۶، ۳۲۷)

۱۸۹۴ء ’’وَ عُلِّمْتُ اَنَّ الصِّدِّیْقَ اَعْظَمُ شَانًا وَّ اَرْفَعُ مَکَانًا مِّنْ جَمِیْعِ الصَّحَابَۃِ۔[4]‘‘

(سرّ الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۳۷)

۱۸۹۴ء ’’ کَانَ[5] رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَارِفًا تَآمَّ الْمَعْرِفَۃِ حَلِیْمَ الْخُلُقِ رَحِیْمَ الْفِطْرَۃِ۔ وَکَانَ یَعِیْشُ فِیْ زِیِّ الْاِنْکِسَارِ وَالْغُرْبَۃِ۔ وَکَانَ کَثِیْرَ الْعَفْوِ وَالشَّفْقَۃِ وَالرَّحْمَۃِ۔ وَکَانَ یُعْرَفُ بِنُوْرِ

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تُو ہے۔ ہم جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ پس تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) اور فرمایا۔ تو مامور ہے کہ ان لوگوں کو ڈرائے۔ جن کے باپ دادوں کے پاس کوئی نذیر نہیں آیا تھا اور تا کہ مجرموں کی راہ اچھی طرح ظاہر ہو جائے۔

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) اور میرے ربّ نے مجھ پر یہ ظاہر کیا کہ صدیقؓ اور فاروقؓ اور عثمانؓ صالح اور مومن تھے اور اُن لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے چُن لیا اور خدا تعالیٰ کی عطا سے مخصوص کئے گئے......اور مجھے خبر دی گئی کہ وہ صالحین میں سے تھے اور جس شخص نے ان کو ایذا پہنچائی تو اُس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچائی اور وہ حد سے گذرنے والا ہوا۔

۴؎ (ترجمہ از مرتّب) اور مجھے علم دیا گیا ہے کہ صدیقؓ تمام صحابہؓ میں سے بڑی شان اور بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔

۵؎ (ترجمہ از مرتّب) وہ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) عارفِ کامل، عادۃً حلیم اور فطرۃً رحیم تھے۔ خاکساری اور انکسار آپ کا شیوہ تھا اور عفو، شفقت و رأفت آپ کا معمول تھا اور آپ کی پیشانی سے نور ٹپکتا تھا۔ آپ کا آنحضرتؐ

الْجَبْهَةِ وَكَانَ شَدِيْدَ التَّعَلُّقِ بِالْمُصْطَفٰى وَ الْتَصَقَتْ رُوْحُهٗ بِرُوْحِ خَيْرِ الْوَرٰى وَ غَشِيَهٗ مِنَ النُّوْرِ مَا غَشِيَ مُقْتَدَاهُ مَحْبُوْبَ الْمَوْلٰى وَاخْتَفٰى تَحْتَ شَعْشَعَانِ نُوْرِ الرَّسُوْلِ وَفُيُوْضِهِ الْعُظْمٰى۔

وَكَانَ مُمْتَازًا مِّنْ سَآئِرِ النَّاسِ فِيْ فَهْمِ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ مَحَبَّةِ سَيِّدِ الرُّسُلِ وَفَخْرِ نَوْعِ الْاِنْسَانِ۔

وَلَمَّا تَجَلّٰى لَهُ النَّشْأَةُ الْاُخْرَوِيَّةُ وَ الْاَسْرَارُ الْاِلٰهِيَّةُ نَفَضَ التَّعَلُّقَاتِ الدُّنْيَوِيَّةَ وَ نَبَذَ الْعِلَقَ الْجِسْمَانِيَّةَ وَ انْصَبَغَ بِصِبْغِ الْمَحْبُوْبِ وَ تَرَكَ كُلَّ مُرَادٍ لِّلْوَاحِدِ الْمَطْلُوْبِ وَ تَجَرَّدَتْ نَفْسُهٗ عَنْ كُدُوْرَاتِ الْجَسَدِ وَ تَلَوَّنَتْ بِلَوْنِ الْحَقِّ الْاَحَدِ وَ غَابَتْ فِيْ مَرْضَاتِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

وَ اِذَا تَمَكَّنَ الْحُبُّ الصَّادِقُ الْاِلٰهِيُّ مِنْ جَمِيْعِ عُرُوْقِ نَفْسِهٖ وَ جَذْرِ قَلْبِهٖ وَ ذَرَّاتِ وُجُوْدِهٖ وَظَهَرَتْ اَنْوَارُهٗ فِيْٓ اَفْعَالِهٖ وَ اَقْوَالِهٖ وَ قِيَامِهٖ وَقُعُوْدِهٖ سُمِّيَ صِدِّيْقًا وَّ اُعْطِيَ عِلْمًا غَضًّا طَرِيًّا وَّ عَمِيْقًا مِّنْ حَضْرَةِ خَيْرِ الْوَاهِبِيْنَ فَكَانَ الصِّدْقُ لَهٗ مَلَكَةً مُّسْتَقِرَّةً وَ عَادَةً طَبْعِيَّةً وَ بَدَأَتْ فِيْهِ اٰثَارُهٗ وَ اَنْوَارُهٗ فِيْ كُلِّ قَوْلٍ وَّ فِعْلٍ وَّ حَرَكَةٍ وَّ سُكُوْنٍ وَّ حَوَآسَّ وَ اَنْفَاسٍ وَّ اُدْخِلَ فِي الْمُنْعَمِيْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرَضِيْنَ وَ اِنَّهٗ كَانَ نُسْخَةً اِجْمَالِيَّةً مِّنْ كِتَابِ النُّبُوَّةِ وَ كَانَ اِمَامَ اَرْبَابِ الْفَضْلِ وَ الْفُتُوَّةِ وَ مِنْ بَقِيَّةِ طِيْنِ النَّبِيِّيْنَ۔

بقیہ ترجمہ۔ سے ایسا گہرا تعلق تھا کہ آپ کی روح آنحضرتؐ کی رُوحِ پاک سے متحد ہو چکی تھی اور آپ پر اُنہیں انوار کا نزول ہو گیا تھا جو آنحضرتؐ کے شاملِ حال تھے اور آنحضرتؐ کے انوار و فیوض عظیمہ آپ پر محیط تھے۔ اور فہمِ قرآن اور سیّد الرسل فخر بنی نوع انسانؐ کی محبت میں آپ تمام لوگوں سے ممتاز تھے۔

اور جب آپ پر روحانی عالم اور اسرارِ الٰہیہ کا دروازہ کھلا تو آپ نے عام دنیوی تعلقات اور جسمانی علائق کو چھوڑ دیا اور محبوب حقیقی کے رنگ میں رنگین ہو گئے اور خداوندِ یکتا کی راہ میں ہر ایک مراد کو چھوڑ دیا اور جسمانی کدورتوں کا جامہ اُتار کر خدائی صفات کا جامہ پہن لیا اور رضائے الٰہی میں محو ہو گئے۔

اور جب عشقِ حقیقی آپ کے رگ و ریشہ میں اور ہر ذرّہ وجود میں جاگزیں ہو گیا اور اس کے انوار آپ کے افعال واقوال اور نشست و برخاست میں نمایاں طور پر نظر آنے لگے تو آپ کو صدّیق کا نام دیا گیا اور تازہ اور باریک علوم خداوند تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے جس کے نتیجہ میں صدق آپ کی فطرت میں داخل ہو گیا اور طبعی عادت بن گیا اور اس کے آثار وانوار آپ کے ہر ایک قول و فعل اور ہر ایک حرکت وسکون میں نیز آپ کے حواس اور انفاسِ طیّبہ میں ظاہر ہو گئے اور آپ کو خداوندِ کریم نے اپنے خاص انعام یافتہ لوگوں میں داخل فرمایا اور حق یہ ہے کہ آپ کا وجود کتابِ نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھا اور آپ اربابِ فضل وکمال کے پیشوا اور انبیاء کی پاک سرشت سے بہرہ یاب تھے۔

وَ لَا تَحۡسَبۡ قَوۡلَنَا هٰذَا نَوۡعًا مِّنَ الۡمُبَالَغَةِ وَ لَا مِنۡ قَبِيۡلِ الۡمُسَامَحَةِ وَ التَّجَوُّزِ وَ لَا مِنۡ فَوۡرِ عَيۡنِ الۡمَحَبَّةِ بَلۡ هُوَ الۡحَقِيۡقَةُ الَّتِيۡ ظَهَرَتۡ عَلَيَّ مِنۡ حَضۡرَةِ الۡعِزَّةِ۔‘‘

(سرّ الخلافۃ۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۵۵)

۱۸۹۴ء (الف) ’’خدا تعالیٰ کے الہام نے مجھے جتلا دیا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اُس کے رعب کو تسلیم کر کے حق کی طرف رُجوع کرنے کا کسی قدر حصّہ لے لیا جس حصّہ نے اُس کے وعدہ موت اور کامل طور کے ہاویہ میں تاخیر ڈال دی اور ہاویہ میں تو گرا لیکن اس بڑے ہاویہ سے تھوڑے دنوں کے لئے بچ گیا جس کا نام موت ہے......

خدا تعالیٰ نے...... مجھے فرمایا۔

اِطَّلَعَ[1] اللّٰهُ عَلٰى هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ۔ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا۔ وَلَا تَعۡجَبُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ۔ وَبِعِزَّتِيۡ وَجَلَالِيۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡاَعۡلٰى۔ وَ نُمَزِّقُ الۡاَعۡدَآءَ كُلَّ مُمَزَّقٍ۔ وَمَكۡرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوۡرُ۔ اِنَّا نَكۡشِفُ السِّرَّ عَنۡ سَاقِهٖ۔ يَوۡمَئِذٍ يَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ۔ وَهٰذِهٖ تَذۡكِرَةٌ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا۔

ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کے ہمّ و غم پر اطلاع پائی اور اس کو مہلت دی۔ جب تک کہ وہ بے باکی اور سخت گوئی اور تکذیب کی طرف مَیل کرے اور خدا تعالیٰ کے احسان کو بھلا دے (یہ معنے فقرہ مذکورہ کے تفہیم الٰہی سے ہیں) اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی یہی سنّت ہے اور تو ربّانی سنتوں میں تغیر اور تبدل نہیں پائے گا۔ اس فقرہ کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہیں کرتا جب تک ایسے کامل

بقیہ ترجمہ۔ میرا یہ کلام مبالغہ پر ہرگز مبنی نہیں ہے۔ نہ اس کی بِنا محض خوش اعتقادی پر ہے بلکہ یہ وہ حقیقت ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر ہوئی ہے۔

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے درویش قادیان منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی سے روایت کرتے ہیں کہ ’’جب آتھم کی میعاد کا آخری دن تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک کی چھت پر تشریف لائے اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کو بلایا اور فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰى هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ اور اس کی تفہیم یہ ہوئی ہے کہ ہٖ کی ضمیر آتھم کی طرف جاتی ہے اس لئے معلوم ہوا کہ وہ اس میعاد کے اندر نہیں مرے گا۔‘‘ (اصحابِ احمد جلد اوّل صفحہ ۵۷، مطبوعہ ۱۹۵۱ء، ناشر شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

اسباب پیدا نہ ہو جائیں جو غضبِ الٰہی کو مشتعل کریں اور اگر دل کے کسی گوشہ میں بھی کچھ خوف الٰہی مخفی ہو اور کچھ دھڑکہ شروع ہو جائے تو عذاب نازل نہیں ہوتا اور دوسرے وقت پر جا پڑتا ہے۔

اور پھر فرمایا کہ کچھ تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہیں کو ہے اگر تم ایمان پر قائم رہو۔ یہ اِس عاجز کی جماعت کو خطاب ہے۔ اور پھر فرمایا کہ مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تُو ہی غالب ہے (یہ اِس عاجز کو خطاب ہے) اور پھر فرمایا کہ ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دیں گے۔ یعنی ان کو ذلّت پہنچے گی اور ان کا مکر ہلاک ہو جائے گا۔ اس میں یہ تفہیم ہوئی کہ تم ہی فتح یاب ہو نہ دشمن، اور خدا تعالیٰ بس نہیں کرے گا اور نہ باز آئے گا جب تک دشمنوں کے تمام مکروں کی پردہ دری نہ کرے اور اُن کے مکر کو ہلاک نہ کر دے یعنی جو مکر بنایا گیا اور مجسم کیا گیا اُس کو توڑ ڈالے گا اور اُس کو مُردہ کر کے پھینک دے گا، اور اُس کی لاش لوگوں کو دکھا دے گا اور پھر فرمایا کہ ہم اصل بھید کو اس کی پنڈلیوں میں سے ننگا کر کے دکھا دیں گے یعنی حقیقت کو کھول دیں گے اور فتح کے دلائلِ بیّنہ ظاہر کریں گے اور اُس دن مومن خوش ہوں گے۔ پہلے مومن بھی اور پچھلے مومن بھی۔ اور پھر فرمایا کہ وجہ مذکورہ سے عذاب موت کی تاخیر ہماری سُنّت ہے جس کو ہم نے ذکر کر دیا۔ اَب جو چاہے وہ راہ اختیار کر لے جو اُس کے ربّ کی طرف جاتی ہے اس میں بدظنّی کرنے والوں پر زجر اور ملامت ہے اور نیز اس میں یہ بھی تفہیم ہوئی ہے کہ جو سعادت مند لوگ ہیں اور جو خدا ہی کو چاہتے ہیں اور کسی بخل اور تعصّب یا جلد بازی یا سوءِ فہم کے اندھیرے میں مبتلا نہیں وہ اِس بیان کو قبول کریں گے اور تعلیم الٰہی کے موافق اس کو پائیں گے لیکن جو اپنے نفس اور اپنی نفسانی ضد کے پیرو یا حقیقت شناس نہیں وہ بے باکی اور نفسانی ظلمت کی وجہ سے اُس کو قبول نہیں کریں گے۔‘‘

(انوارالاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲، ۳)

(ب) ’’اس ہماری تحریر سے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ جو ہونا تھا وہ سب ہو چکا اور آگے کچھ نہیں کیونکہ آئندہ کے لئے الہام میں یہ بشارتیں ہیں۔ وَنُمَزِّقُ الْاَعْدَآءَ كُلَّ مُمَزَّقٍ۔ يَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔ یعنی مخالف فاش شکستوں سے پارہ پارہ ہو جائیں گے اور اُس دن مومن خوش ہوں گے۔ پہلا گروہ بھی اور پچھلا گروہ بھی۔ پس یقیناً سمجھو کہ وہ دن آنے والے ہیں کہ وہ سب باتیں پوری ہوں گی جو الٰہی الہام میں آ چکیں۔ دشمن شرمندہ ہوگا اور مخالف ذلّت اُٹھائے گا اور ہر یک پہلو سے فتح ظاہر ہو جائے گی اور یقیناً سمجھیے کہ یہ بھی ایک فتح ہے اور آنے والی فتح کا ایک مقدمہ ہے۔‘‘

(انوارالاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۶، ۱۷)

(ج) ’’بعض وقت ایک باریک پیشگوئی لوگوں کے امتحان کے لئے ہوتی ہے تا خدا تعالیٰ اُنہیں دکھلاوے کہ ان کی عقلیں کہاں تک ہیں اور ہم لکھ چکے ہیں کہ حدیث نبوی کی رُو سے اِس پیشگوئی میں کج دل لوگوں کا امتحان بھی منظور تھا اِس لئے باریک طور پر پوری ہوئی مگر اس کے اور بھی لوازم ہیں جو بعد میں ظاہر ہوں گے جیسا کہ کشفِ ساق کی پیشگوئی اِس کی طرف اشارہ کرتی ہے۔‘‘

(اشتہار ملحقہ ضیاء الحق۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۱۹)

۱۸۹۴ء ’’خدائے تعالیٰ نے کئی دفعہ میرے پر ظاہر کیا ہے کہ اِس جماعت پر ایک ابتلاء آنے والا ہے تا اللہ تعالیٰ دیکھے کہ کون سچا ہے اور کون کچا ہے۔‘‘

(از مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحبؓ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۴ء ’’اِس[۱] تحریر کے لکھنے کے بعد مجھ پر نیند غالب ہوگئی اور مَیں سو گیا اور خواب میں دیکھا کہ

---

۱ یعنی تحریر متعلق سعد اللہ لدھیانوی۔ (مرزا بشیر احمد)

(نوٹ) حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ نور الدین خلیفۃ المسیح اوّلؓ فرماتے ہیں۔

’’میرا لڑکا عبدالحی[۲] آیۃ اللہ ہے۔ محمد احمد مَر گیا تھا۔ لدھیانہ کے ایک معترض نے اس پر اعتراض کیا...... مَیں نے اس لودھیانوی معترض کی تحریر کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا اور اُس پر کوئی توجہ نہ کی مگر میرے آقا و امام نے اس پر توجہ کی تو اُس کو وہ بشارت ملی جو انوار الاسلام کے صفحہ ۲۶ (روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۷) پر درج ہے اور پھر اس کے چند برس بعد یہ بچہ جس کا نام عبدالحی ہے پیدا ہوا۔ کشف کے مطابق اس کے جسم پر بعض پھوڑے نکلے جن کے علاج میں میری طبابت گرو تھی۔ عبدالحی کو ان پھوڑوں کے باعث سخت تکلیف تھی اور وہ ساری رات اور دن بھر تڑپتا اور بے چین رہتا۔ جس کے ساتھ ہم کو بھی کرب ہوتا۔ مگر ہم مجبور تھے، کچھ نہ کر سکتے تھے۔ ان پھوڑوں کے علاج کی طرف بھی اس کشف میں ایما تھا اور اس کی ایک جزو ہلدی تھی اور اس کے ساتھ ایک اور دوائی تھی جو یاد نہ رہی تھی۔ ہم نے اس کے اضطراب اور کرب کو دیکھ کر چاہا کہ ہلدی لگائیں۔ آپ نے کہا کہ مَیں جرأت نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا دوسرا جزو یاد نہیں۔ مگر ہم نے غلطی کھائی اور ہلدی لگا دی۔ جس سے وہ بہت ہی تڑپا اور آخر ہم کو وہ دھونی پڑی۔ اس سے ہمارا ایمان تازہ ہوگیا کہ ہم کیسے ضعیف اور عاجز ہیں کہ اپنے قیاس اور فکر سے اتنی بات نہیں نکال سکے اور یہ مامور اور مُرسلوں کی جماعت ایک مشین اور کَلْ کی طرح ہوتے ہیں جس کے چلانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے۔ اس کے بُلائے بغیر یہ نہیں بولتے۔ غرض میرا ایمان ان نشانوں سے بھی پہلے کا ہے اور یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے ہم کو نشان کے بغیر نہ چھوڑا۔ سینکڑوں نشان دکھا دیئے۔‘‘ (حقائق الفرقان جلد ۴ صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶ مطبوعہ ۲۰۰۵ء)

۲ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یہ لڑکا اس پیشگوئی کے پانچ سال بعد ۱۵ ر فروری ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوا۔ جس کا نام عبدالحی رکھا گیا۔

اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب ایک جگہ لیٹے ہوئے ہیں اور اُن کی گود میں ایک بچہ کھیلتا ہے جو اُنہیں کا ہے اور وہ بچہ خوش رنگ خوبصورت ہے اور آنکھیں بڑی بڑی ہیں۔ مَیں نے مولوی صاحب سے کہا کہ خدا نے بعوض محمد احمد آپ کو وہ لڑکا دیا کہ رنگ میں، شکل میں، طاقت میں اُس سے بدرجہا بہتر ہے اور مَیں دل میں کہتا ہوں کہ یہ تو اور بیوی کا لڑکا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ پہلا لڑکا تو ضعیف الخلقت، بیمار سا اور نیم جان سا تھا اور یہ تو قوی ہیکل اور خوش رنگ ہے اور پھر میرے دل میں یہ آیت گذری جس کا زبان سے سنانا یاد نہیں اور وہ یہ ہے۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔[1]

اور مَیں جانتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس عدوّ الدین[2] کا جواب ہے کیونکہ اس نے عیسائیوں کا حامی بن کر اسلام پر حملہ کیا اور وہ بھی بے جا اور بے ایمانی سے بھرا ہوا حملہ، اور ایک جُزو اس خواب کی رہ گئی۔ مَیں نے دیکھا کہ اس بچہ کے بدن پر کچھ پھنسی یا ثُو لُول کے مشابہ بخارات نکل رہے ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ اس کا علاج ہلدی اور ایک اور چیز ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔'' (انوارالاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۶ تا ۲۸ بقیہ حاشیہ در حاشیہ)

۱۸۹۴ء ''اولاد کے بارے میں میاں عبدالحق[3] نے کوئی الہام تو پیش نہ کیا صرف طولِ امل ہے لیکن ہم کو اس بارہ میں بھی الہام ہوا اور اللہ جلّ شانہٗ نے بشارت دی اور فرمایا کہ

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ

یعنی ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں[4]۔'' (انوارالاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ حاشیہ)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) جس نشان کو بھی ہم مٹا دیں یا بھلوا دیں اس سے بہتر دوسرا نشان یا اس جیسا نشان لاتے ہیں۔ کیا تُو نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ (البقرۃ:۱۰۷)

[2] سعد اللہ لدھیانوی۔ (مرزا بشیر احمد)

[3] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یعنی میاں عبدالحق غزنوی ثُمَّ امرتسری۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مباہلہ کیا تھا۔

[4] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''ہمیں خدا تعالیٰ نے عبدالحق کی یاوہ گوئی کے جواب میں بشارت دی تھی کہ تجھے ایک لڑکا دیا جائے گا جیسا کہ ہم اسی رسالہ انوارالاسلام میں اس بشارت کو شائع بھی کر چکے ہیں۔ سو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْمِنَّةِ کہ اس الہام کے مطابق ۲۷؍ ذیقعد ۱۳۱۲ھ میں مطابق ۲۴؍ مئی ۱۸۹۵ء میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شریف احمد رکھا گیا۔'' (ٹائٹل ضیاء الحق صفحہ آخر۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۲۳)

☆ ۱۷؍اگست[1] ۱۸۹۴ء ’’اِنِّیْ اَنَا الْوَدُوْدُ الْکَرِیْمُ۔‘‘[2] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۷)

☆ ۱۸؍اگست ۱۸۹۴ء ’’اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۷)

ترجمہ۔خدا ان کے ساتھ ہے جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ہے جو نیکوکار ہیں۔

(انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد نمبر ۱۱ صفحہ ۵۴،۵۵)

☆ ۲۲؍اگست ۱۸۹۴ء ’’وَفِیْ ذَالِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ۔‘‘[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۷)

☆ ۲۵؍اگست ۱۸۹۴ء (الف) ’’اِنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیَاتِنَا یَجْحَدُوْنَ۔‘‘[4]

(ب) ’’ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاَنْفُسِھِمْ خَیْرًا۔‘‘[5]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۷)

☆ ۲۶؍اگست ۱۸۹۴ء ’’یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۷)

ترجمہ۔اس دن مومن خوش ہوں گے۔ایک گروہ پہلوں میں سے اور ایک گروہ پچھلوں میں سے۔

(انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱،۶۲)

---

[1] (نوٹ از ناشر) یہاں ۱۸۹۴ء کے وہ الہامات درج کئے جاتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کاپی میں درج فرمائے تھے اور جب ۱۹۳۵ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے پہلی بار تذکرہ مرتّب کیا تھا اُس وقت یہ گم ہوچکی تھی۔ ۱۹۳۸ء میں یہ کاپی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو مل گئی اور حضور نے اس کا ذکر اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹؍اگست ۱۹۳۸ء مطبوعہ الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۰۰ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۳۸ء میں فرمایا تھا۔ بعد میں یہ کاپی دوبارہ کاغذات میں کہیں گم ہوگئی اور ۱۹۸۳ء میں قادیان سے مل گئی۔موجودہ تذکرہ کے متن میں یہ الہامات صفحہ ۲۳۴ تا ۲۴۳ درج ہیں اور ان پر ☆ کا نشان لگا دیا گیا ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) یقیناً مَیں بہت محبت کرنے والا مہربان ہوں۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) اور اس میں تمہارے خدا کی طرف سے تمہارا بڑا امتحان ہے۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) یقیناً لوگ ہمارے نشانوں کا انکار کرتے تھے۔

[5] (ترجمہ از مرتّب) مومنوں نے اپنے (لوگوں کے) بارہ میں نیک گمان کیا۔

☆ **۲۶/ اگست ۱۸۹۴ء** (الف) ’’اِنَّا نَكْشِفُ السِّرَّ عَنْ سَاقِهٖ۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

ترجمہ۔ ہم حقیقت کو اس کی پنڈلی سے کھول دیں گے۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

(ب) ’’وَلَا تَعْجَبُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

ترجمہ۔ اور تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور تم ہی غالب ہو گے اگر تم ایمان پر ثابت قدم رہے۔ یقیناً غلبہ تجھ ہی کو ہے۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

☆ **۲۷/ اگست ۱۸۹۴ء** (الف) ’’اِنِّيْ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

ترجمہ۔ بتحقیق میرا ربّ میرے ساتھ ہے وہ مجھے راہ بتلائے گا۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

(ب) ’’مَیں نے دیکھا کہ ایک طرف بیت اللہ اور ایک طرف بیت المقدس اور بیچ میں مَیں کھڑا ہوں۔‘‘

(ج) ’’مَیں نے دیکھا کہ کچھ کیلے میرے سامنے رکھے ہیں اور ایک کیلا مَیں نے حامد علی کو دیا ہے۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

☆ **۲۹/ اگست ۱۸۹۴ء** ’’لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹)

ترجمہ۔ تُو خدا کی سنّت میں تبدیلی نہیں پائے گا۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

☆ **۳۱/ اگست ۱۸۹۴ء** (الف) ’’اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰى هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

ترجمہ۔ خدا اس کے ہمّ و غم پر مطلع ہوا۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

(ب) ۱ اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰى هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ۔ ۲ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا۔ ۳ وَلَا تَعْجَبُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ ۴ وَفِيْ ذَالِكَ بَلَاءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ۔[1]

۵ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ ۶ اِنَّا نَكْشِفُ السِّرَّ عَنْ سَاقِهٖ۔ ۷ وَنُمَزِّقُ الْاَعْدَآءَ كُلَّ مُمَزَّقٍ۔ ۸ يَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ ۹ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۴ اور اس میں تمہارے ربّ کی طرف سے عظیم ابتلاء ہے۔

۱۰ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹)

ترجمہ۔ ۱ خدا اس کے آئی آتھم کے غم پر مطلع ہوا۔ ۲ یہ خدا کی سُنّت ہے اور تُو خدا کی سُنّت میں تبدیلی نہیں پائے گا ۳ اور تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو۔ ۵ اور تم ہی غالب ہو اگر تم ایمان پر ثابت قدم رہے ۶ اور ہم حقیقت کو اس کی پنڈلی سے کھول دیں گے ۷ اور ہم دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ ۸ اس دن مومن خوش ہوں گے ۹ اور گروہ پہلوں میں سے اور ایک پچھلوں میں سے۔ ۱۰ یہ تذکرہ ہے جو چاہے خدا کی راہ کو اختیار کرے۔

(انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱، ۶۲)

☆ **یکم ستمبر ۱۸۹۴ء** ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنِّي الْحُزْنَ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

ترجمہ۔ اس خدا کو تعریف جس نے میرا غم دُور کیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۰)

☆ **۲ ستمبر ۱۸۹۴ء** (الف) ”میں نے دیکھا کہ کئی انار میرے پاس رکھے ہیں اور ایک انار مَیں نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔“

(ب) ”وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ۔“

”اَيْ يَهْلِكُ بَعْدَ وُجُوْدِهَا وَ تَجَسُّمِهَا۔ وَيَمُوْتُ بَعْدَ حَيَاتِهَا فِيْٓ اَعْيُنِ النَّاسِ۔“ [۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

ترجمہ۔ اور ان کا مکر ہلاک ہو جائے گا۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

(ج) ”كَمِثْلِكَ دُرٌّ لَّا يُضَاعُ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

ترجمہ۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۵)

(د) ”عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ عَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰، ۱۱)

ترجمہ۔ یہ ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بُری سمجھو اور وہ اصل میں تمہارے لیے اچھی ہو اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو دوست رکھو اور وہ اصل میں تمہارے لئے بُری ہو اور خدا چیزوں کی اصل حقیقت کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۴۳۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱۱)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) یعنی اس کے وجود پانے اور جسم اختیار کرنے کے بعد وہ ہلاک ہو جائے گا اور لوگوں کی نظر میں اس کی حیات کے بعد وہ مَر جائے گا۔

☆ ۱۴؍ستمبر ۱۸۹۴ء "وَقْتُ الْاِبْتِلَاءِ وَوَقْتُ الْاِصْطِفَاءِ وَلَا يُرَدُّ وَقْتُ الْعَذَابِ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱)

ترجمہ۔ اِبتلاء کا وقت ہے اور اصطفاء کا وقت ہے اور عذاب کا وقت مجرموں کے سر پر سے کبھی نہیں ٹل سکتا۔

(انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۷)

☆ ۱۸ ستمبر ۱۸۹۴ء (الف) "لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱)

ترجمہ۔ خدا ہرگز ایسا نہیں کرے گا کہ کافروں کا مومنوں پر کچھ الزام ہو۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۹)

(ب) "داغِ ہجرت"

(ج) "وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ثُمَّ يَتَقَضّٰى عَلَى الْمَاكِرِيْنَ۔"[1]

(د) "......[2] الرّوائح ـــــ قَالُوْا سَاحِرٌ كَذَّابٌ[3]۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱)

(ھ) "اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

ترجمہ۔ تیرا بدگو بے خیر ہے یعنی خدا اسے بے نشان کردے گا اور وہ نامراد مرے گا۔

(انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸)

(و) "عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

ترجمہ۔ یہ ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بُری سمجھو اور وہ اصل میں تمہارے لیے اچھی ہو اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو دوست رکھو اور وہ اصل میں تمہارے لئے بُری ہو اور خدا چیزوں کی اصل حقیقت کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۴۳۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱۱)

(ز) "وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

ترجمہ۔ اور منعم مکذّبوں کی سزا مجھ پر چھوڑ دے۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۵)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اور انہوں نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ تدبیر کرنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔ پھر وہ تدبیر کرنے والوں پر جھپٹ پڑے گا۔ [2] (نوٹ) یہ الفاظ پڑھے نہیں جاسکے۔ (ناشر)

[3] (ترجمہ از مرتّب) انہوں نے کہا کہ یہ شخص جادوگر اور بہت بڑا جھوٹا ہے۔

(ح) ''خُذْھَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِیْدُھَا سِیْرَتَھَا الْاُوْلٰی۔ ''[۱] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

(ط) '' اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ۔ ''[۲] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱، ۱۲)

۲۹؍ستمبر ۱۸۹۴ء '' آخر اے مُردار! دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عَدُوَّ اللہ! تو مجھ سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے لڑ رہا ہے۔ بخدا مجھے اسی وقت ۲۹؍ستمبر ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے۔

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ۔ ''[۳] (انوار الاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۸۵، ۸۶)

ترجمہ۔ تیرا بدگو بے خیر ہے یعنی خدا اسے بے نشان کر دے گا اور وہ نامراد مرے گا۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸)

☆ **۳۰؍ستمبر ۱۸۹۴ء** (الف) ''اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔ '' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

ترجمہ۔ ہم نے تجھ کو کھلی کھلی فتح دی ہے۔ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

(ب) '' اَنْتَ مَعِیَ وَمَنْ مَّعَکَ۔ ''[۴] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

☆ **۳؍اکتوبر ۱۸۹۴ء** ''قَدْ جَآءَ کُمُ الْفَتْحُ۔ ''[۵] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

☆ **۵؍اکتوبر ۱۸۹۴ء** ''یَا نُوْحُ اَسِرَّ رُؤْیَاکَ۔ '' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

ترجمہ۔ اے نوح! اپنے خواب کو پوشیدہ رکھ۔ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) اسے پکڑ لے اور خوف مت کر۔ ہم اس کی پہلی خصلت پھر اُس میں ڈال دیں گے۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) آج مَیں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔

[۳] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ شخص یعنی سعد اللہ لدھیانوی جنوری ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں نمونیا پلیگ سے مَر گیا۔ اس کے مَرنے کے کچھ عرصہ بعد یعنی ۱۲؍جولائی ۱۹۲۶ء کو اس کا اکلوتا بیٹا محمود نامی بھی جو اِس الہام سے پہلے کا تھا موضع کوم کلاں ضلع لدھیانہ میں لاولد فوت ہو گیا اور اِس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق سعد اللہ کی نسل منقطع ہو گئی۔

[۴] (ترجمہ از مرتّب) تُو میرے ساتھ اور ان کے ساتھ ہے جو تیرے ساتھ ہیں۔

[۵] (ترجمہ از مرتّب) فتح تمہارے پاس آ گئی ہے۔

☆ **۱۱/اکتوبر ۱۸۹۴ء** ’’عبداللہ آتھم کی نسبت۔ لَیُنْبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

ترجمہ۔ اور آتھم نابود کرنے والی آگ میں ڈال دیا جاوے گا۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

☆ **۱۲/اکتوبر ۱۸۹۴ء** ’’اِنَّ النَّصَارٰی حَوَّلُوا الْاَمْرَ۔‘‘[1] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

اکتوبر ۱۸۹۴ء ’’بعض نادان عیسائیوں کا یہ کہنا کہ جو ہونا تھا ہو چکا عجیب حماقت اور بے دینی ہے۔ وہ اس امر واقعی کو کیوں کر اور کہاں چھپا سکتے ہیں کہ وہ پہلی[2] پیشگوئی دو پہلو پر مشتمل تھی۔ پس اگر ایک ہی پہلو پر مدار فیصلہ رکھا جائے تو اِس سے بڑھ کر کونسی بے ایمانی ہوگی اور دوسرے پہلو کے امتحان کا وہی ذریعہ ہے جو الٰہی تفہیم نے میرے پر ظاہر کیا۔ یعنی یہ کہ آپ قسم مؤکد بعذاب موت کھا جائیں۔‘‘

(انوار الاسلام روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۹۴)

☆ **۴/نومبر ۱۸۹۴ء** ’’اِس تاریخ مَیں نے دیکھا کہ ایک سانپ مَیں نے قتل کیا اور ایک سانپ سے مَیں بھاگا ہوں۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

☆ **۵/نومبر ۱۸۹۴ء** (الف) ’’اِس تاریخ یہ اِلہام ہوا۔ بر رُوئے مَن انوار ھا بتافت۔‘‘[3]

(ب) ’’بر رُوئے مَن انوار سعادت بتافت۔‘‘[4] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

(ج) ’’ فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَ کَانَ عِنْدَاللّٰہِ وَجِیْھًا۔‘‘

ترجمہ۔ سو خدا نے ان کے الزاموں سے اس کو بَری کیا اور وہ خدا کے نزدیک ایک وجیہہ ہے۔

(انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) نصارٰی نے حقیقت کو بدل دیا ہے۔

[2] (نوٹ از سیّد عبدالحی) یعنی عبداللہ آتھم والی پیشگوئی کہ ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) میرے چہرہ پر اس کے انوار ہوَیدا ہیں۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) میرے چہرہ پر خوش بختی کے انوار ہوَیدا ہیں۔

(د) اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

ترجمہ۔ بتحقیق میرا ربّ میرے ساتھ ہے وہ مجھے راہ بتلائے گا۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

۱۸۹۴ء ’’جب آتھم نے قسم کھانے سے انکار کیا تب فیصلہ کے لئے دوسرا الہام یہ ہوا کہ اگر آتھم اس دعوے میں سچا ہے کہ اُس نے رجوع نہیں کیا تو وہ عمر پائے گا اور اگر جھوٹا ہے تو جلد مر جائے گا۔‘‘

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۶ حاشیہ)

☆ **۵ ؍دسمبر ۱۸۹۴ء** ’’۵ ؍دسمبر ۱۸۹۴ء کو میں نے خواب دیکھا کہ اوّل گویا محمود کے کپڑوں کو آگ لگی ہے اور مَیں نے بجھا دی ہے اور پھر ایک اور شخص کے آگ لگی اور مَیں نے بُجھا دی ہے اور پھر میرے کپڑوں کو آگ لگا دی ہے اور مَیں نے اپنے اُوپر پانی ڈال لیا ہے اور آگ بُجھ گئی ہے مگر کچھ سیاہ داغ سا بازو پر نمودار ہے اور خیر ہے۔ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴)

☆ **۱۱ ؍دسمبر ۱۸۹۴ء بروز منگل** ’’وقت ۱۲ منٹ دو گھنٹے

یَوْمُ الثُّلُثَاءِ

رَأَیْتُ فِیْ ھٰذَا الْوَقْتِ کَاَنَّ حَامِد عَلِیْ دَخَلَ فِیْ ھٰذِہِ الْحُجْرَۃِ وَ فِیْ یَدِہٖ فَخِذَانِ مِنْ شَاۃٍ مَسْلُوْخَۃٍ۔

فَنُفَوِّضُ اَمْرَنَا اِلَی اللّٰہِ وَ نَسْئَلُہٗ خَیْرًا وَّ عَافِیَۃً۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاحْفَظْنَا مِنْ کُلِّ بَلَاءٍ وَاحْفَظْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔‘‘[1] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

☆ **۱۲ ؍دسمبر ۱۸۹۴ء** ’’یَوْمُ الْاَرْبَعَاءِ

رَأَیْتُ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ کَاَنِّیْ عَلٰی مَکَانِ مُحَمَّد حُسَیْن بَٹَالَوِیْ وَ اِنَّا صَلَّیْنَا وَظَنَنْتُ اَنِّیْ اِمَامٌ

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اس وقت مَیں نے دیکھا کہ گویا حامد علی اس کمرہ میں داخل ہوا ہے اور اس کے ہاتھ میں کھال اُتری ہوئی بکری کی دو رانیں ہیں۔

پس ہم اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرتے ہیں اور اس سے بہتری اور عافیت کے طالب ہیں۔ اے ہمارے ربّ! ہمارے قصور معاف فرما اور ہمیں ہر مصیبت سے بچا اور ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی سے بھی محفوظ رکھ۔

وَاخْطَأْتُ فِیْ جَھْرِ الْفَاتِحَۃِ...... وَقُلْتُ لِمَ لَمْ تَمْنَعُوْنِیْ مِنَ الْجَھْرِ۔ ثُمَّ ظَنَنْتُ اَنِّیْ کَبَّرْتُ جَھْرًا وَمَا قَرَأْتُ الْفَاتِحَۃَ وَمَا اَتَذَکَّرُ اَنَّ مُحَمَّد حُسَیْن کَانَ مَعَنَا فِی الصَّلٰوۃِ اَوْ اَدّٰی قَبْلَنَا الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اِذَا فَرَغْنَا مِنَ الصَّلٰوۃِ کُنْتُ جَالِسًا عَلٰی مُقَابَلَۃِ مُحَمَّد حُسَیْن عَلٰی فِرَاشٍ وَ اَظُنُّ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ ھٰذَا الْوَقْتِ اَسْوَدَ اللَّوْنِ کَالْعُرْیَانِ وَکَانَ لَوْنُہٗ مَائِلًا اِلَی السَّوَادِ فَاَخَذَنِی الْحَیَاءُ اَنْ اَنْظُرَ اِلَیْہِ...... وَاَظُنُّ اَنِّیْ قُلْتُ لَہٗ ھَلْ لَکَ اَنْ تُصَالِحَ وَتَمِیْلَ اِلَی السِّلْمِ قَالَ نَعَمْ فَدَنٰی مِنِّیْ حَتّٰی عَانَقَنِیْ جَالِسًا فَقُلْتُ اَتَغْفِرُلِیْ کُلَّ مَا قُلْتُ فِیْ شَأْنِکَ مِنْ کَلِمَاتٍ تُؤْذِیْکَ فَاِنْ شِئْتَ فَاغْفِرْ وَ اُرِیْدُ اَنْ لَّا یَبْقٰی لَکَ غِلٌّ وَنَزَاعٌ یَوْمَ نُحْشَرُوَ نَقُوْمُ اَمَامَ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ غَفَرْتُ لَکَ قُلْتُ فَاشْھَدْ اَنِّیْ غَفَرْتُ لَکَ کُلَّ مَا جَرٰی عَلٰی لِسَانِکَ مِنْ تَکْفِیْرِیْ وَتَکْذِیْبِیْ وَغَیْرَ ذٰلِکَ ثُمَّ قُمْتُ وَ تَذَکَّرْتُ رُؤْیَا فِیْ ھٰذَا الْبَابِ وَقُلْتُ یَعْلَمُ الْحَاضِرُوْنَ مِنْ اَتْبَاعِیْ اَنِّیْ رَأَیْتُ مِنْ قَبْلُ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ ثُمَّ نَادَا مُنَادٍ اَنَّ رَجُلًا اَلْمُسَمّٰی سُلْطَان بیگ فِیْ حَالَۃِ الْاِحْتِضَارِ فَقُلْتُ سَیَمُوْتُ وَ رَأَیْتُ مِنْ قَبْلُ اَنَّ الْمُصَالَحَۃَ یَکُوْنُ فِیْ یَوْمِ مَوْتِہٖ۔

وَقُلْتُ لَہٗ اَنِّیْ رَأَیْتُ مِنْ قَبْلُ فِیْ مَنَامِیْ اَنَّ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُصَالَحَۃِ اَنَّہٗ یَوْمَئِذٍ یَمُوْتُ بَھَاءُ الدِّیْنِ فَتَبَسَّمَ مُحَمَّد حُسَیْن وَ عَجِبَ عَجَبًا شَدِیْدًا وَقَالَ ھٰذَا حَقٌّ اِنَّ بَھَاؤُ الدِّیْن قَدْ مَاتَ فَکَاَنَّہٗ اِسْتَعْظَمَ شَانَ ھٰذَا الْخَبَرِ ثُمَّ انْتَقَلَ مِنْ مَّکَانٍ اِلٰی مَکَانٍ اٰخَرَ الَّذِیْ کَانَ فِیْ بَیْتٍ وَاحِدٍ فَقَصَدْتُّ اَنْ اَدْعُوْہُ اِلٰی مَآئِدَۃٍ نَوَیْتُ اَنْ اُھَیِّئُھَا لَہٗ فَجِئْتُہٗ بِمَکَانٍ کَانَ فِیْہِ وَقُلْتُ اِقْبَلْ دَعْوَتِی الْیَوْمَ فَاعْتَذَرَ اِعْتِذَارًا خَفِیْفًا ثُمَّ قَبِلَ وَقَالَ سَأَجِیْءُ وَ قُلْتُ اِنِّیْ رَأَیْتُ قَبْلَ ھٰذَا اَنَّ الْمُصَالِحَۃَ یَکُوْنُ بِلَا وَاسِطَۃِ اَحَدٍ وَ لَا یَکُوْنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ اَحَدٌ۔ فَکَانَ کَمَا رَأَیْتُ وَ رَأَیْتُہٗ عِنْدَ الْمُعَانَقَۃِ کَاَنَّہٗ طِفْلٌ صَغِیْرٌ اَسْوَدُ اللَّوْنِ۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶ تا ۱۹)

اِس رؤیا کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سراجِ منیر میں یوں فرمایا ہے۔

''ایک مرتبہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مَیں محمد حسین[1] کے مکان پر گیا ہوں اور میرے ساتھ ایک جماعت ہے اور ہم نے وہیں نماز پڑھی اور مَیں نے امامت کرائی اور مجھے خیال گذرا کہ مجھ سے نماز میں یہ غلطی ہوئی ہے کہ مَیں نے ظہر یا عصر کی نماز میں سورۂ فاتحہ کو بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ

---

[1] مولوی محمد حسین بٹالوی۔ (شمس)

مَیں نے سورۂ فاتحہ بلند آواز سے نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر بلند آواز سے کہی پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ محمد حسین ہمارے مقابل پر بیٹھا ہے اور اس وقت مجھے اُس کا سیاہ رنگ معلوم ہوتا ہے اور بالکل برہنہ ہے۔ پس مجھے شرم آئی کہ مَیں اُس کی طرف نظر کروں۔ پس اُسی حال میں وہ میرے پاس آ گیا۔ مَیں نے اُسے کہا کہ کیا وقت نہیں آیا کہ تُو صلح کرے اور کیا تُو چاہتا ہے کہ تجھ سے صلح کی جائے۔ اُس نے کہا کہ ہاں۔ پس وہ بہت نزدیک آیا اور بغل گیر[۱] ہوا اور وہ اس وقت چھوٹے بچہ کی طرح تھا۔ پھر مَیں نے کہا کہ اگر تُو چاہے تو ان باتوں سے درگذر کر جو مَیں نے تیرے حق میں کہیں جن سے تجھے دکھ پہنچا۔ اور خوب یاد رکھ کہ مَیں نے کچھ نہیں کہا مگر صحت نیت سے اور ہم ڈرتے ہیں خدا کے اس بھاری دن سے جبکہ ہم اس کے سامنے کھڑے ہوں گے اس نے کہا کہ مَیں نے درگذر کی۔ تب میں نے کہا کہ گواہ رہ کہ مَیں نے وہ تمام باتیں تجھے بخش دیں جو تیری زبان پر جاری ہوئیں اور تیری تکفیر اور تکذیب کو مَیں نے معاف کیا۔ اس کے بعد ہی وہ اپنے اصلی قد پر نظر آیا اور سفید کپڑے نظر آئے۔ پھر مَیں نے کہا جیسا کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا آج وہ پورا ہو گیا۔

پھر ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ ایک شخص جس کا نام سلطان بیگ ہے جان کُندن میں ہے۔ مَیں نے کہا کہ اب عنقریب وہ مر جائے گا کیونکہ مجھے خواب میں دکھلایا گیا ہے کہ اُس کی موت کے دن صلح ہوگی۔ پھر مَیں نے محمد حسین کو یہ کہا کہ مَیں نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ صلح کے دن کی یہ نشانی ہے کہ اُس دن بہاؤالدین فوت ہو جائے گا۔ محمد حسین نے اِس بات کو سن کر نہایت تعظیم کی نظر سے دیکھا اور ایسا تعجب کیا جیسا کہ ایک شخص ایک واقعہ صحیحہ کی عظمت سے تعجب کرتا ہے اور کہا یہ بالکل سچ ہے اور واقعی بہاؤالدین فوت ہو گیا۔ پھر مَیں نے اس کی دعوت کی اور اُس نے ایک خفیف عُذر کے بعد دعوت کو قبول کر لیا اور پھر مَیں نے اُس کو کہا کہ مَیں نے خواب میں یہ بھی دیکھا تھا کہ صُلح بلا واسطہ ہوگی۔ سو جیسا کہ دیکھا تھا ویسا ہی ظہور میں آ گیا اور یہ بدھ کا دن اور تاریخ ۱۲؍دسمبر ۱۸۹۴ء تھی۔‘‘ (سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۰، ۸۱)

۱؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ رؤیا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں پوری ہوئی چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

’’جب میرا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل میں ندامت پیدا کی۔ چنانچہ میں ایک دفعہ بٹالہ گیا تو وہ خود مجھ سے ملنے کے لئے آئے اور مَیں نے دیکھا کہ اُن پر سخت ندامت طاری تھی...... پھر اللہ تعالیٰ نے اِس رؤیا کو اس رنگ میں بھی پورا فرما دیا کہ ان کے دو لڑکے تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان آئے اور انہوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی۔‘‘

(الفضل مورخہ ۲۰؍جولائی ۱۹۴۴ء صفحہ ۲)

☆ **۲۱/دسمبر ۱۸۹۴ء** (الف)'' فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ۔ قَالَتْ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا۔ فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ شَرِّ ذَالِكَ الْیَوْمِ۔[1]
اس وقت مَیں نے دیکھا کہ میری بیوی اس گھر کے اندر کے دالان میں گھبرائی درد ِ زِہ میں اضطراب کرتی ہوئی میری چار پائی تک پہونچی ہے۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹)

(ب)'' یَا مَسِیْحَ الْخَلْقِ عَدْوَانَا۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹)
(ترجمہ) اے مسیح جو خلقت کی بھلائی کے لئے بھیجا گیا۔ ہماری طاعون کے دفع کے لئے مدد کر۔
(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۳)

مارچ ۱۸۹۵ء '' کچھ تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ مجھ کو خواب آیا تھا کہ ایک جگہ مَیں بیٹھا ہوں۔ یک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہو گیا ہے۔ مَیں حیران ہوا کہ کہاں سے آیا۔ آخر میری یہ رائے ٹھہری کہ خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے ہماری حاجات کے لئے یہاں رکھ دیا ہے۔ پھر ساتھ الہام ہوا کہ

اِنِّیْ مُرْسِلٌ اِلَیْکُمْ هَدِیَّةً

کہ مَیں تمہاری طرف ہدیہ بھیجتا ہوں اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہی تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اس فرشتہ کے رنگ میں متمثل کئے گئے ہوں گے اور غالباً وہ روپیہ بھیجیں گے اور مَیں نے اس خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ لیا چنانچہ کل اس کی تصدیق ہو گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ یہ قبولیت کی نشانی ہے کہ مولیٰ کریم نے خواب اور الہام سے تصدیق فرمائی۔''
(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحبؓ مدراسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۴۳، ۳۴۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

اپریل ۱۸۹۵ء ''اَوْحٰی اِلَیَّ اَنَّ الدِّیْنَ هُوَ الْاِسْلَامُ وَاَنَّ الرَّسُوْلَ هُوَ الْمُصْطَفٰی السَّیِّدُ الْاِمَامُ۔ رَسُوْلٌ اُمِّیٌّ اَمِیْنٌ۔ فَکَمَآ اَنَّ رَبَّنَا اَحَدٌ یَسْتَحِقُّ الْعِبَادَةَ وَحْدَهٗ فَکَذَالِكَ رَسُوْلُنَا الْمُطَاعُ وَاحِدٌ لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ وَلَا شَرِیْكَ مَعَهٗ وَاَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ۔
(خدا تعالیٰ نے) مجھے الہام کیا کہ دین اللہ اسلام ہی ہے اور سچا رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سردار امام

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) پھر اس (عورت) کو درد ِ زِہ کھجور کے تنے کی طرف لے گئی۔ تب اس نے کہا کاش مَیں اس سے پہلے مر جاتی۔ پھر خدا نے انہیں اس دن کی خرابی سے بچا لیا۔

ہے جو رسول اُمّی امین ہے۔ پس جیسا کہ عبادت صرف خدا کے لئے مسلّم ہے اور وہ وحدہٗ لاشریک ہے اسی طرح ہمارا رسول اس بات میں واحد ہے کہ اس کی پیروی کی جاوے اور اس بات میں واحد ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہے۔''

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۶۴)

۱۸۹۵ء (الف) ''اِنَّهٗ صَرَفَ قَلْبِیْ اِلٰی تَحْقِیْقِ الْاَلْسِنَةِ وَ اَعَانَ نَظَرِیْ فِیْ تَنْقِیْدِ اللُّغَاتِ الْمُتَفَرِّقَةِ وَعَلَّمَنِیْ اَنَّ الْعَرَبِیَّةَ اُمُّهَا وَجَامِعُ کَیْفِهَا وَ کَمِّهَا۔ وَاَنَّهَا لِسَانٌ اَصْلِیٌّ لِّنَوْعِ الْاِنْسَانِ وَلُغَةٌ اِلْهَامِیَّةٌ مِّنْ حَضْرَةِ الرَّحْمَانِ۔ وَ تَتِمَّةٌ لِّخِلْقَةِ الْبَشَرِ مِنْ اَحْسَنِ الْخَالِقِیْنَ۔

اس نے زبانوں کی تحقیق کی طرف میرے دل کو پھیر دیا اور میری نظر کو متفرق زبانوں کے پرکھنے کے لئے مدد کی اور مجھ کو سکھلایا کہ عربی تمام زبانوں کی ماں اور اُن کی کیفیت کمیّت کی جامع ہے اور وہ نوع انسان کے لئے ایک اصلی زبان اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک الہامی لغت ہے اور انسانی پیدائش کا تتمّہ ہے جو احسن الخالقین نے ظاہر کیا ہے۔''

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۶۶)

(ب) ''وَعُلِّمْتُ مِنْ سِرِّ اللُّغَاتِ وَ مَثْوَاهَا۔ وَ زُوِّدْتُ مِنْ فَصِّ الْکَلِمَاتِ وَ نَجْوَاهَا۔ وَ کَذَالِكَ اُعْطِیْتُ مِنْ اَسْرَارٍ عُلْیَا وَ نِکَاتٍ عُظْمٰی۔

اور مجھ کو لغتوں کا سرّ اور ان کی اصل جگہ بتلائی گئی اور کلمات کے پیوند اور اُن کے راز سے مَیں توشہ دیا گیا اور اسی طرح بلند بھید مجھ کو عطا کئے گئے اور بڑے بڑے نکتے مجھ کو دیئے گئے۔''

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳)

۱۸۹۵ء ''وَ کُشِفَ عَلَیَّ اَنَّ الْاٰیَةَ الْمَوْصُوْفَةَ[۱] وَ الْاِشَارَاتِ الْمَلْفُوْفَةَ تَهْدِیْ اِلٰی فَضَائِلِ الْعَرَبِیَّةِ۔ وَتُشِیْرُ اِلٰی اَنَّهَا اُمُّ الْاَلْسِنَةِ وَ اَنَّ الْقُرْاٰنَ اُمُّ الْکُتُبِ السَّابِقَةِ۔ وَ اَنَّ مَکَّةَ اُمُّ الْاَرَضِیْنَ۔

اور میرے پر کھولا گیا کہ آیت موصوفہ اور اشارات ملفوفہ عربی کے فضائل کی طرف ہدایت کرتی ہیں اور اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ وہ اُمّ الالسنہ ہے اور قرآن پہلی کتابوں کا اُمّ یعنی اصل ہے اور مکّہ تمام زمین کا اُمّ ہے۔''

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۸۳)

---

[۱] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یعنی آیت لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا۔ (الانعام: ۹۳) ترجمہ۔ تا کہ تُو بستیوں کی ماں اور اس کے اردگرد بسنے والوں کو ڈرائے۔

۲۴؍مئی ۱۸۹۵ء ’’جب یہ[۱] پیدا ہوا تھا تو اُس وقت عالم کشف[۲] میں مَیں نے دیکھا کہ آسمان پر سے ایک روپیہ اُترا اور میرے ہاتھ پر رکھا گیا۔ اس پر لکھا تھا۔

مُعَمَّرُ اللّٰہِ۔‘‘[۳]

(بدؔر جلد ۶ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۱۸۹۵ء ’’مجھے اپنے مرض ذیابیطس کی وجہ سے آنکھوں کا بہت اندیشہ تھا کیونکہ اس مرض کے غلبہ سے آنکھ کی بینائی کم ہوجایا کرتی ہے اور نزول الماء ہوجاتا ہے۔ اِس اندیشہ کی وجہ سے دعا کی گئی تو الہام ہوا کہ

نَزَلَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰی ثَلٰثٍ اَلْعَیْنِ وَ عَلَی الْاُخْرَیَیْنِ۔‘‘

یعنی رحمت تین اعضا پر نازل ہوگی ایک تو آنکھ اور دو اَور عضو۔ اس جگہ آنکھ کا ذکر تو کردیا لیکن باقی دو اعضا کی تصریح نہیں فرمائی مگر لوگ کہا کرتے ہیں کہ زندگی کا لُطف تین عضو کے بقا میں ہے۔ آنکھ، کانؔ، پرانؔ۔ اس الہام کے پورا ہونے کی کیفیت اس سے معلوم ہوسکتی ہے کہ قریباً اٹھارہ سال سے یہ مرض مجھے لاحق ہے اور ڈاکٹر اور حکیم لوگ جانتے ہیں کہ اس مرض میں آنکھوں کو کیسا اندیشہ ہوتا ہے پھر کونسی طاقت ہے جس نے پہلے سے خبر دے دی کہ یہ قانون تجھ پر توڑ دیا جائے گا اور بعد میں ایسا ہی کر کے دکھا دیا۔‘‘

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۲، ۵۹۳)

دسمبر ۱۸۹۵ء ’’میں نے اس تاریخ سے پہلے جو جمادی الثانی ۱۳۱۳ھ روز شنبہ مطابق ۷؍دسمبر ۱۸۹۵ء ہے دیکھا تھا کہ میرے تینوں لڑکے ایک جگہ بیٹھے ہیں اور مَیں کہتا ہوں یعنی ان کو مخاطب کر کے کہ ہم میں اور تم میں صرف ایک دن کی میعاد ہے۔ اس کی مَیں نے یہ تعبیر کی ہے کہ یہ چوتھے لڑکے کی روح مجھ میں بولی ہے۔‘‘

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰۴)

۱؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) مراد حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ ہیں۔ یہ رؤیا حضورؑ نے جنوری ۱۹۰۷ء میں بیان فرمائی ہے مگر چونکہ ساتھ فرمادیا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کی پیدائش کے وقت دیکھی تھی۔ اِس لئے اسے صاحبزادہ موصوف کی پیدائش کے سن کے الہامات وکشوف میں درج کیا گیا ہے۔

۲؎ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ کشف ان الفاظ میں درج ہے۔

’’جب یہ پیدا ہوا تھا تو اُس وقت عالمِ کشف میں آسمان پر ایک ستارہ دیکھا تھا جس پر لکھا تھا۔ **مُعَمَّرُ اللّٰہِ۔**‘‘

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) خدا کی طرف سے عمر پانے والا۔

۲۷/جنوری ۱۸۹۶ء ”رَاَیْتُ[1] کَاَنَّ مَسْجِدًا اَعْنِی الْمَسْجِدَ الَّذِیْ وَقَعَ عِنْدَ السُّوْقِ قَدْ هُدِّمَتْ۔ وَهَدَّمَهٗ رَجُلٌ۔ وَهَدَّمَ مَعَهٗ مَكَانًا لَّنَا۔ وَاَنَا اَقُوْلُ كَانَ هٰذَا مَسْجِدًا فَنُفَوِّضُ الْاَمْرَ اِلَى اللّٰهِ۔“[2]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۹)

۱۶/مارچ ۱۸۹۶ء ”عین ایک بجے رات پر ۲۹/رمضان شب دوشنبہ کو یعنی ۱۶/مارچ ۱۸۹۶ء کو مَیں نے امام علی شاہ کو خواب میں دیکھا۔ گویا پہلے مَیں ان کے مکان پر گیا اور پھر وہ میرے چھوڑنے کے لئے ایک جماعت کے ساتھ آئے جو شاید قریب دس آدمی کے ہوں گے اور انہوں نے مجھ سے میرا طریق پوچھا اور مَیں نے بجواب ان کے فارسی زبان میں ان کو کہا کہ ”آنچہ[3] در ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مے کردید آں نظر اجمالی بود وناقص۔ و آنچه ما مے کنیم آں نظر مبسوط است و محیط۔ به بینید ایں طریق است که کارِشما مثل غنچه بود وہمه اجزا نهفته (اس میں مَیں نے ہاتھ کو غنچہ کی شکل بنا کر دکھلایا) پھر مَیں نے کہا۔ وکار ماہمه شگفته است و مثلِ گل۔ و در ذکرِ ما نظر بر همه تفاصیل نفی غیر عبور مے کند۔ و ایں چنیں شکل است۔ (پھر مَیں نے ہاتھ کو غنچہء شگفتہ کی طرح کر کے دکھلایا) اور کہا به بینید ایں چنیں است لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ ایں نفی برہمه اجزاء ز روئے تفصیل است۔ میں نے جب یہ بات

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے دیکھا گویا مسجد یعنی وہ مسجد جو بازار کے پاس ہے گرادی گئی ہے اور اس کو ایک شخص نے گرایا ہے اور اس کے ساتھ ایک اور مکان کو بھی جو ہمارا تھا گرادیا ہے اور مَیں کہتا ہوں کہ یہ تو مسجد تھی۔ پس ہم اس معاملے کو اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔

[2] (نوٹ از ناشر) یہ کشف ایک رنگ میں اس وقت پورا ہوا جب مورخہ ۲۳ اور ۲۴/مئی ۲۰۱۸ء کی درمیانی رات معاندین نے سیالکوٹ، پاکستان میں واقع مسجد بیت المبارک کے گنبد و مینار اور اس سے ملحقہ تاریخی اہمیت کے مکان حکیم حسام الدین صاحبؓ کو منہدم کرنے کی کارروائی کی۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) وہ جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ذکر میں تم کرتے تھے وہ اجمالی نظر تھی اور ناقص۔ اور وہ جو ہم کرتے ہیں وہ نظر مبسوط اور محیط ہے دیکھو یوں ہے کہ تمہارا کام غنچہ کی طرح تھا اور تمام اجزاء پوشیدہ تھے...... اور ہمارا کام کھلے ہوئے پھول کی مانند ہے اور ہمارے ذکر میں نظر غیر کی نفی کی تمام تفصیلات پر حاوی ہے اور یہ شکل ہے...... دیکھو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یُوں ہے۔ یہ نفی تمام اجزاء پر تفصیلی طور سے ہے۔

کہی تو ان کو ایک لذّت آئی جیسا کہ کسی کو ایک جدید اور عجیب نکتہ سُننے سے لذّت آتی ہے اور یہ لذّت اُن کی اُن کی ایک منہ کی حالت سے مجھ کو معلوم ہوئی اور انہوں نے ایک روپیہ نذر کیا۔ مجھے خیال آیا کہ مَیں نے تو کسی وقت ان کو دو روپے دیئے تھے۔ انہیں میں سے انہوں نے مجھے ایک روپیہ دیا۔ پھر اسی جگہ کھڑے ہونے کی حالت میں ایک گلی میں جو ہمارے مکان سے قریب شمالی طرف ہے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ گورداسپور کب جائیں گے۔ مَیں نے جواب دیا۔ نمی دانم۔ قدمی برزمین استوار نمی شود تا خدا نخواہد[1]۔ پھر مَیں اسی گلی میں اُن کو وہیں چھوڑ کر نکل آیا۔ وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِالصَّوَابِ۔ اور اُسی وقت ۲ بجے رات کے یہ چند سطریں لکھی گئیں۔‘‘

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰۵)

۲۲/مارچ ۱۸۹۶ء ’’الہام سعادت انجام۔

آج ۲۲/مارچ ۱۸۹۶ء کو مجھ کو الہام ہوا۔

يَآ اَهۡلَ الۡمَدِيۡنَةِ جَآءَ كُمۡ نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتۡحٌ قَرِيۡبٌ۔‘‘[2]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰۵)

۱۸۹۶ء ’’مجھے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ

’’مَیں اس زمانہ کے لئے تجھے گواہ کی طرح کھڑا کروں گا۔‘‘

پس کیا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے بارے میں اچھی گواہی ادا کرسکوں۔‘‘

(از مکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۱۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۶ء ’’وہ خاص الہامات اس کے جو اس وقت میں مخالف مولویوں کو سناؤں گا ان میں سے بطور نمونہ چند الہامات اس جگہ لکھتا ہوں۔ ان میں سے بعض الہامات بیس برس کے عرصہ سے ہیں جو مختلف ترتیبوں اور کمی بیشی کے ساتھ بار بار القا ہوئے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نہیں جانتا کوئی قدم مضبوطی سے زمین پر نہیں پڑتا جب تک کہ خدا نہیں چاہتا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اے شہر والو! تمہارے پاس اللہ کی نصرت آ گئی اور فتح قریب ہے۔

۱ یَا عِیْسٰی[۱] الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ۔ ۲ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ ۳ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَ تَفْرِیْدِیْ۔ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔ ۴ ھُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔ ۵ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ۔ ۶ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ ۷ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ وَ لِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ ۸ اِنَّا کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ۔ ۹ قُلْ عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ ۱۰ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ۔ ۱۱ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ ۱۲ ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ عَلٰی مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیَاطِیْنُ تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ۔ ۱۳ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَ لَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔ ۱۴ سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ۔ ۱۵ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَانْتَھٰٓی اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَیْنَآ اَلَیْسَ ھٰذَا بِالْحَقِّ۔ ۱۶ اِنِّیْ مَعَکَ۔ کُنْ مَّعِیْ اَیْنَمَا کُنْتَ۔ کُنْ مَّعَ اللّٰہِ حَیْثُمَا کُنْتَ۔ ۱۷ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

---

[۱] ترجمہ۔ ’’۱ اے وہ عیسیٰ جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ ۲ تو میری جناب میں وہ مرتبہ رکھتا ہے جس کا لوگوں کو علم نہیں۔ ۳ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ سو وقت آ گیا کہ تو لوگوں میں شناخت کیا جائے اور مدد دیا جائے۔ ۴ وہ خدا جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو سب دینوں پر غالب کرے۔ ۵ خدا کی پیشگوئیوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ ۶ کہہ مَیں مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلا مومن ہوں۔ ۷ وہ رحمٰن ہے جس نے قرآن سکھلایا تا کہ تُو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تا کہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔ ۸ ہم تیرے لئے ٹھٹھا کرنے والوں کے لئے کافی ہیں۔ ۹ کہہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان لاتے ہو۔ کہہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرتے ہو۔ ۱۰ میرے ساتھ میرا خدا ہے وہ عنقریب مجھے کامیابی کی راہ دکھائے گا۔ ۱۱ ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے ہو لو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ ۱۲ کیا مَیں بتلاؤں کہ کن پر شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک جھوٹے مفتری پر اُترتے ہیں۔ ۱۳ ارادہ کرتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے مُونہہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور خدا اپنے نور کو کامل کرے گا اگرچہ کافر کراہت ہی کریں۔ ۱۴ عنقریب ہم اُن کے دلوں پر رُعب ڈال دیں گے۔ ۱۵ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ کا امر ہماری طرف رجوع کرے گا۔ کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا۔ ۱۶ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ میرے ساتھ ہو جہاں تُو ہو وے۔ خدا کے ساتھ ہو جہاں تو ہو وے۔ ۱۷ تم بہتر اُمّت ہو جو لوگوں کے نفع کے لئے نکالے گئے۔

۱۸ اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا يَرْفَعُ اللّٰهُ ذِكْرَكَ۔ وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ ۱۹ يَآ اَحْمَدُ يَتِمُّ اسْمُكَ وَلَا يَتِمُّ اسْمِيْ۔ ۲۰ اِنِّيْ رَافِعُكَ اِلَيَّ۔ ۲۱ اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ۔ ۲۲ شَانُكَ عَجِيْبٌ وَّ اَجْرُكَ قَرِيْبٌ۔ ۲۳ اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَكَ كَمَاهُوَ مَعِيْ[۱] ۲۴ اَنْتَ وَجِيْهٌ فِيْ حَضْرَتِيْ۔ اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِيْ۔ ۲۵ اَنْتَ وَجِيْهٌ فِي الدُّنْيَا وَ حَضْرَتِيْ۔ ۲۶ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى۔ زَادَ مَجْدَكَ۔ يَنْقَطِعُ اٰبَآءُكَ وَ يُبْدَءُ مِنْكَ۔ ۲۷ نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَاُحْيِيْتَ بِالصِّدْقِ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ نُصِرْتَ۔ ۲۸ وَ قَالُوْا لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ۔ ۲۹ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ لَوْ كُنَّا كَارِهِيْنَ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَآ اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ ۳۰ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَتْرُكَكَ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ ۳۱ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ ۳۲ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ ۳۳ سَوَّيْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ۔ ۳۴ يُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ وَ يُحْيِ الدِّيْنَ۔

بقیہ ترجمہ۔ ۱۸ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ خدا تیرے ذکر کو بلند کرے گا اور دنیا اور آخرت میں اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔ ۱۹ اے احمد! تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔ ۲۰ مَیں تجھے اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں۔ ۲۱ مَیں نے اپنی محبت کو تجھ پر ڈال دیا۔ ۲۲ تیری شان عجیب ہے۔ تیرا اجر قریب ہے۔ ۲۳ زمین و آسمان تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ ۲۴ تو میری جناب میں وجیہ ہے۔ مَیں نے تجھے اپنے لئے چُن لیا۔ ۲۵ تو دنیا اور میری جناب میں وجیہ ہے۔ ۲۶ پاک ہے وہ خدا جو بہت برکتوں والا اور بہت بلند ہے۔ تیری بزرگی کو اُس نے زیادہ کیا۔ اب سے تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور خدا تجھ سے شروع کرے گا۔ ۲۷ تُو رعب کے ساتھ مدد دیا گیا اور صدق کے ساتھ زندہ کیا گیا۔ اے صدیق! تو مدد دیا گیا۔ ۲۸ اور مخالف کہیں گے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ ۲۹ خدا نے تجھے ہم پر اختیار کر لیا۔ اگرچہ ہم کراہت کرتے تھے۔ اے ہمارے خدا! ہمیں بخش کہ ہم خطا پر تھے۔ آج تم پر اَے رجوع کرنے والو! کچھ سرزنش نہیں۔ خدا تمہیں بخش دے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ ۳۰ اور خدا ایسا نہیں کہ تجھے یونہی چھوڑ دے جب تک پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلاوے اور خدا اپنے امر پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہیں جانتے۔ ۳۱ جب خدا کی مدد اور فتح آئی اور اس کا کلمہ پورا ہوا۔ کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جس میں تم جلدی کرتے تھے۔ ۳۲ مَیں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں تو مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔ ۳۳ مَیں نے اس کو برابر کیا اور اپنی رُوح اس میں پھونکی۔ ۳۴ شریعت کو قائم کرے گا اور دین کو زندہ کرے گا۔

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''هُوَ کا ضمیر واحد باعتبار واحد فی الذہن یعنی مخلوق ہے اور ایسا محاورہ قرآن شریف میں بہت ہے۔'' (انجام آتھم۔ رُوحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۲ حاشیہ)

۳۵ وَلَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ۔ ۳۶ سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا۔ ۳۷ خَلَقَ اٰدَمَ فَاَکْرَمَہٗ۔ ۳۸ جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ۔ ۳۹ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَدَّ عَلَیْھِمْ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ۔ شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہٗ۔ ۴۰ کِتَابُ الْوَلِیِّ ذُوالْفِقَارِ عَلِیٍّ۔ ۴۱ یَکَادُ زَیْتُہٗ یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ۔ ۴۲ خُذُوا التَّوْحِیْدَ التَّوْحِیْدَ یَآ اَبْنَآءَ الْفَارِسِ۔ ۴۳ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔ ۴۴ اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ۔ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ ۴۵ یَا عَبْدِیْ لَا تَخَفْ اِنِّیْٓ اَسْمَعُ وَاَرٰی۔ ۴۶ اَلَمْ تَرَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ۴۷ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔ ۴۸ اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ ۴۹ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاھِلِیْنَ۔ ۵۰ وَقَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ قَرْیَتَیْنِ[۱] عَظِیْمٍ۔ ۵۱ وَقَالُوْٓا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا اِنْ ھٰذَا لَمَکْرٌ مَّکَرْتُمُوْہُ فِی الْمَدِیْنَۃِ۔ وَاَعَانَہٗ عَلَیْہِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ۔ ۵۲ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ۔ ۵۳ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ

بقیہ ترجمہ۔ ۳۵ اور اگر ایمان ثریّا سے معلّق ہوتا تب بھی اسے پالیتا۔ ۳۶ پاک ہے وہ جس نے اپنے بندہ کو رات میں سیر کرایا۔ ۳۷ آدم کو پیدا کیا اور اس کو عزت دی۔ ۳۸ خدا کا فرستادہ نبیوں کے حلّہ میں۔ ۳۹ وہ لوگ جو کافر ہوگئے اور خدا کی راہ سے روکنے لگے۔ ایک فارسی الاصل آدمی نے اُن کے خیالات کو ردّ کیا۔ خدا اس کی کوشش کا شکر گذار ہے۔ ۴۰ اس ولی کی کتاب ایسی ہے جیسے علی کی ذوالفقار۔ ۴۱ اس کا تیل یونہی چمکنے کو ہے اگرچہ آگ چھو بھی نہ جائے۔ ۴۲ توحید کو پکڑو توحید پکڑو اے فارس کے بیٹو! ۴۳ ہم نے اِس کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور حق کے ساتھ اُتارا ہے اور ضرورتِ حقّہ کے ساتھ اُترا ہے اور جو خدا نے ٹھہرا رکھا تھا وہ ہونا ہی تھا۔ ۴۴ کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جماعت انتقام لینے والی ہیں۔ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ دکھلائیں گے۔ ۴۵ اے میرے بندے! مت خوف کر مَیں دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں۔ ۴۶ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو کم کرتے چلے آتے ہیں اس کی طرفوں سے۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ ۴۷ محمدؐ پر اور اس کے آل پر دُرود بھیج۔ وہ بنی آدم کا سردار اور خاتم الانبیاء ہے۔ ۴۸ تو صراطِ مستقیم پر ہے۔ ۴۹ پس جو کچھ حکم ہوتا ہے کھول کر بیان کر اور جاہلوں سے کنارہ کر۔ ۵۰ اور کہتے ہیں کہ دو شہروں[۱] میں ایک بڑے آدمی کو خدا نے کیوں مامور نہ کیا۔ ۵۱ اور کہتے ہیں کہ تجھے کہاں یہ رُتبہ، یہ تو مکر ہے کہ مِل جُل کر بنایا گیا ہے اور کئی لوگوں نے اس مکر میں اس شخص کی مدد کی ہے۔ ۵۲ تجھے دیکھتے ہیں اور تو انہیں نظر نہیں آتا۔ ۵۳ اے لوگو! جان لو کہ

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یعنی اس شخص کو مہدی موعود ہونے کا دعویٰ ہے جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کا رہنے والا ہے کیوں مہدی معہود مکّہ یا مدینہ میں مبعوث نہ ہوا جو سرزمینِ اسلام ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۵ حاشیہ)

يُحۡيِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا۔ ۵۴ وَ مَنۡ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔ ۵۵ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوا وَّالَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ۔ ۵۶ قَالُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا اخۡتِلَاقٌ۔ قُلۡ اِنِ افۡتَرَيۡتُهٗ فَعَلَيَّ اِجۡرَامٌ شَدِيۡدٌ۔ ۵۷ اِنَّكَ الۡيَوۡمَ لَدَيۡنَا مَكِيۡنٌ اَمِيۡنٌ۔ وَاِنَّ عَلَيۡكَ رَحۡمَتِيۡ فِي الدُّنۡيَا وَالدِّيۡنِ۔ وَاِنَّكَ مِنَ الۡمَنۡصُوۡرِيۡنَ۔ ۵۸ يَحۡمَدُكَ اللّٰهُ مِنۡ عَرۡشِهٖ۔ يَحۡمَدُكَ اللّٰهُ وَ يَمۡشِيۡ اِلَيۡكَ۔ ۵۹ اَلَا اِنَّ نَصۡرَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ۔ ۶۰ كَمِثۡلِكَ دُرٌّ لَّا يُضَاعُ۔ ۶۱ بُشۡرٰى لَكَ يَاۤ اَحۡمَدِيۡ۔ اَنۡتَ مُرَادِيۡ وَ مَعِيۡ۔ ۶۲ اِنِّيۡ نَاصِرُكَ۔ اِنِّيۡ حَافِظُكَ۔ اِنِّيۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ ۶۳ اَ كَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا۔ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ عَجِيۡبٌ۔ يَجۡتَبِيۡ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ۔ لَا يُسۡئَلُ عَمَّا يَفۡعَلُ وَهُمۡ يُسۡئَلُوۡنَ۔ ۶۴ وَتِلۡكَ الۡاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيۡنَ النَّاسِ۔ ۶۵ وَقَالُوۡا اِنۡ هٰذَا اِلَّا اخۡتِلَاقٌ۔ ۶۶ اِذَا نَصَرَ اللّٰهُ الۡمُؤۡمِنَ جَعَلَ لَهُ الۡحَاسِدِيۡنَ فِي الۡاَرۡضِ۔ ۶۷ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرۡهُمۡ فِيۡ خَوۡضِهِمۡ يَلۡعَبُوۡنَ۔ ۶۸ لَا تُحَاطُ اَسۡرَارُ الۡاَوۡلِيَآءِ۔ ۶۹ تَلَطَّفۡ بِالنَّاسِ وَ تَرَحَّمۡ عَلَيۡهِمۡ۔ ۷۰ اَنۡتَ فِيۡهِمۡ بِمَنۡزِلَةِ مُوۡسٰى۔ وَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ۔ ۷۱ وَذَرۡنِيۡ وَالۡمُكَذِّبِيۡنَ اُولِي النَّعۡمَةِ۔ ۷۲ اَنۡتَ مِنۡ مَّآءِنَا وَهُمۡ مِّنۡ فَشَلٍ۔[1] ۷۳ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ۔ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ

بقیہ ترجمہ۔ زمین مرگئی تھی اور خدا پھر اُسے نئے سرے زندہ کر رہا ہے۔ ۵۴ اور جو خدا کا ہو خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ ۵۵ خدا اُن کے ساتھ ہے جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں اور اُن کے ساتھ ہے جو نیکوکار ہیں۔ ۵۶ کہتے ہیں کہ یہ تمام افترا ہے، کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے، تو یہ سخت گناہ میری گردن پر ہے۔ ۵۷ آج تُو ہمارے نزدیک بارُتبہ اور امین ہے اور تیرے پر دین اور دُنیا میں میری رحمت ہے اور تُو مدد دیا گیا ہے۔ ۵۸ خدا عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے۔ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ ۵۹ خبردار خدا کی مدد قریب ہے۔ ۶۰ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ ۶۱ تجھے خوشخبری ہو، اے میرے احمد! تُو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ ۶۲ مَیں تیرا مددگار ہوں مَیں تیرا حافظ ہوں۔ مَیں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔ ۶۳ کیا لوگوں کو تعجب ہوا، کہہ وہ خدا عجیب ہے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے چُن لیتا ہے۔ وہ اپنے کاموں میں پوچھا نہیں جاتا اور دوسرے پوچھے جاتے ہیں۔ ۶۴ اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔ ۶۵ اور کہتے ہیں کہ یہ تو ضرور افترا ہے۔ ۶۶ خدا جب مومن کو مدد دیتا ہے تو زمین پر اُس کے کئی حاسد بنا دیتا ہے۔ ۶۷ کہہ خدا ہے جس نے یہ الہام کیا پھر ان کو چھوڑ دے تا اپنی کج فکریوں میں بازی کریں۔ ۶۸ اولیاء کے اسرار پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ ۶۹ لوگوں سے لطف کے ساتھ پیش آ اور اُن پر رحم کر۔ ۷۰ تُو ان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے اور ان کی باتوں پر صبر کر۔ ۷۱ اور منعم مکذّبوں کی سزا مجھ پر چھوڑ دے۔ ۷۲ تو ہمارے پانی میں سے ہے اور وہ لوگ فشل سے۔ ۷۳ اور جب ان کو کہا جائے کہ ایمان لاؤ جیسا کہ اچھے آدمی ایمان لائے تو جواب میں کہتے ہیں کہ کیا اس طرح ایمان لائیں جیسا کہ سفیہ اور بیوقوف

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یہ جو فرمایا کہ تُو ہمارے پانی میں سے ہے اور وہ لوگ فشل سے۔ اِس

اَلَاۤ اِنَّھُمۡ ھُمُ السُّفَھَآءُ وَلٰکِنۡ لَّا یَعۡلَمُوۡنَ۔ ۷۴ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ ۷۵ قِیۡلَ ارۡجِعُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ فَلَا تَرۡجِعُوۡنَ۔ وَقِیۡلَ اسۡتَحۡوِذُوۡا فَلَا تَسۡتَحۡوِذُوۡنَ۔ ۷۶ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ جَعَلَکَ الۡمَسِیۡحَ ابۡنَ مَرۡیَمَ۔ ۷۷ اَلۡفِتۡنَۃُ ھٰھُنَا فَاصۡبِرۡ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الۡعَزۡمِ۔ ۷۸ تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَھَبٍ وَّتَبَّ مَا کَانَ لَہٗۤ اَنۡ یَّدۡخُلَ فِیۡھَاۤ اِلَّا خَآئِفًا۔ ۷۹ وَمَاۤ اَصَابَکَ فَمِنَ اللّٰہِ۔ اَلَاۤ اِنَّھَا فِتۡنَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ لِیُحِبَّ حُبًّا جَمًّا۔ حُبًّا مِّنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡاَکۡرَمِ۔ عَطَآءً غَیۡرَ مَجۡذُوۡذٍ۔ ۸۰ وَقۡتُ الۡاِبۡتِلَآءِ وَوَقۡتُ الۡاِصۡطِفَآءِ۔ وَلَا یُرَدُّ وَقۡتُ الۡعَذَابِ عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ۔ ۸۱ وَلَا تَھِنُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ۔ ۸۲ وَعَسٰۤی اَنۡ تُحِبُّوۡا شَیۡئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمۡ وَعَسٰۤی اَنۡ تَکۡرَھُوۡا شَیۡئًا

بقیہ ترجمہ۔ ایمان لائے۔خوب یاد رکھو کہ درحقیقت بیوقوف اور سفیہ یہی لوگ ہیں مگر انہیں معلوم نہیں کہ ہم کیسی غلطی پر ہیں۔ ۷۴ ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ ۷۵ کہا گیا کہ تم رجوع کرو سو تم نے رجوع نہ کیا۔اور کہا گیا کہ تم اپنے وساوس پر غالب آ جاؤ سو تم غالب نہ آئے۔ ۷۶ سب تعریف خدا کو ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ ۷۷ اس جگہ فتنہ ہے سو اولوالعزم لوگوں کی طرح صبر کر۔ ۷۸ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا۔اس کو نہیں چاہیے تھا کہ وہ اس فتنہ میں دخل دیتا یعنی اس کا بانی ہوتا مگر ڈرتے ہوئے۔ ۷۹ اور تجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی مگر اُسی قدر جو خدا نے مقرر کی۔ یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہے تا وہ تجھ سے بہت ہی پیار کرے۔ یہ خدا کا پیار کرنا ہے جو غالب اور بزرگ ہے اور یہ پیار وہ عطا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ ۸۰ ابتلا کا وقت ہے اور اصطفا کا وقت ہے اور عذاب کا وقت مجرموں کے سر پر سے کبھی نہیں ٹل سکتا۔ ۸۱ اور اے اس مامور کی جماعت سُست مت ہو جانا اور غم میں نہ پڑ جانا۔اور بالآخر غلبہ تمہیں کو ہے اگر تم ایمان پر ثابت رہو گے۔ ۸۲ یہ ممکن ہے کہ ایک چیز کو تم چاہو اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی نہ ہو، اور ایک چیز سے نفرت کرو اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی ہو

بقیہ حاشیہ۔ جگہ پانی سے مراد ایمان کا پانی، استقامت کا پانی، تقویٰ کا پانی، وفا کا پانی، صدق کا پانی، حُبّ اللہ کا پانی ہے جو خدا سے ملتا ہے اور فشل بزدلی کو کہتے ہیں جو شیطان سے آتی ہے اور ہر یک بے ایمانی اور بدکاری کی جڑ بزدلی اور نامردی ہے۔ جب قوتِ استقامت باقی نہیں رہتی تو انسان گناہ کی طرف جھک جاتا ہے۔غرض فشل شیطان کی طرف سے ہے اور عقائد صالحہ اور اعمالِ طیبہ کا پانی خدا تعالیٰ کی طرف سے۔ جب بچہ پیٹ میں پڑتا ہے تو اس وقت اگر بچہ سعید ہے اور نیک ہونے والا ہے تو اس نطفہ پر رُوح القدس کا سایہ ہوتا ہے اور اگر بچہ شقی ہے اور بد ہونے والا ہے تو اس نطفہ پر شیطان کا سایہ ہوتا ہے اور شیطان اس میں شراکت رکھتا ہے اور بطور استعارہ وہ شیطان کی ذُرّیّت کہلاتی ہے اور جو خدا کے ہیں وہ خدا کے کہلاتے ہیں جن کو پہلی کتابوں میں بطور استعارہ ابناء اللہ کہا گیا ہے۔‘‘ (انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۶، ۵۷ حاشیہ)

وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ ۸۳ کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔ ۸۴ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاھُمَا۔ ۸۵ وَاِنْ یَّتَّخِذُوْنَکَ اِلَّا ھُزُوًا۔ اَھٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔ ۸۶ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ ۸۷ وَقَالُوْٓا اِنْ ھٰذَآ اِلَّا افْتِرَآءٌ۔ قُلْ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی۔ ۸۸ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔ ۸۹ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ۔ ۹۰ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا۔ وَاللّٰہُ مُوْھِنُ کَیْدِ الْکَاذِبِیْنَ۔ ۹۱ وَلِنَجْعَلَہٗٓ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ تَمْتَرُوْنَ۔ ۹۲ یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ۔ ۹۳ اِنَّآ اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ[1]۔ ۹۴ یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاَمْرُکَ

بقیہ ترجمہ۔ اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ۸۳ میں ایک خزانہ پوشیدہ تھا سو مَیں نے چاہا کہ شناخت کیا جاؤں۔ ۸۴ زمین و آسمان بندھے ہوئے تھے سو ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ ۸۵ اور تجھے انہوں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے کیا یہی ہے جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا۔ کہہ مَیں ایک آدمی ہوں تم جیسا، مجھے خدا سے الہام ہوتا ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے اور تمام بھلائی قرآن میں ہے۔ ۸۶ اور مَیں اس سے پہلے ایک مدّت سے تم میں ہی رہتا تھا۔ کیا تمہیں میرے حالات معلوم نہیں۔ ۸۷ اور انہوں نے کہا کہ یہ باتیں افترا ہیں کہہ حقیقی ہدایت جس میں غلطی نہ ہو خدا کی ہدایت ہے۔ ۸۸ اور خبردار ہو کہ خدا کا گروہ ہی آخر کار غالب ہوتا ہے۔ ۸۹ ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح دی ہے تا تیرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کئے جائیں۔ ۹۰ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ سو خدا نے ان کے الزاموں سے اس کو بَری کیا اور وہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے اور خدا کافروں کے مکر کو سُست کر دے گا۔ ۹۱ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے اور رحمت کا نمونہ ہوگا اور یہی مقدّر تھا۔ یہ وہ سچا قول ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ ۹۲ اے احمد! رحمت تیرے لبوں پر جاری ہو رہی ہے۔ ۹۳ ہم نے تجھے بہت سے حقائق اور معارف اور برکات بخشے ہیں اور ذرّیت نیک عطا کی ہے سو خدا کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ تیرا بدگو بے خیر ہے یعنی خدا اُسے بے نشان کر دے گا اور وہ نامراد مرے گا۔ ۹۴ نبیوں کا چاند آئے گا

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یہ الہام کہ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ اس وقت اِس عاجز پر خدا تعالیٰ کی طرف سے القا ہوا کہ جب ایک شخص نومسلم سعد اللہ نام نے ایک نظم گالیوں سے بھری ہوئی اس عاجز کی طرف بھیجی تھی اور اس میں اس عاجز کی نسبت اس ہندوزادہ نے وہ الفاظ استعمال کئے تھے کہ جب تک ایک شخص درحقیقت شقی، خبیث طینت، فاسد القلب نہ ہو ایسے الفاظ استعمال نہیں کرسکتا...... سو یہ الہام اس کے اشتہار اور رسالہ کے پڑھنے کے

یَتَاَتّٰی۔ یَوْمَ یَجِیْٓءُ الْحَقُّ وَ یُکْشَفُ الصِّدْقُ وَیَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ ۹۵ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔ ۹۶ اَنْتَ مَعِیْ وَ اَنَا مَعَکَ سِرُّکَ سِرِّیْ۔ ۹۷ وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۔ ۹۸ یُخَوِّفُوْنَکَ مِنْ دُوْنِہٖ۔ اَئِمَّۃُ الْکُفْرِ۔ لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔ ۹۹ غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ۔ ۱۰۰ لَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا۔ ۱۰۱ یَنْصُرُکَ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ۔ ۱۰۲ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِہٖ۔ ۱۰۳ اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ۔ ۱۰۴ قُلْ ھٰذَا فَضْلُ رَبِّیْ وَ اِنِّیْ اُجَرِّدُ نَفْسِیْ مِنْ ضُرُوْبِ الْخِطَابِ۔ ۱۰۵ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ ۱۰۶ نَظَرَ اللّٰہُ اِلَیْکَ مُعَطَّرًا۔ وَقَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ وَقَالُوْا کِتَابٌ مُّمْتَلِیٌٔ مِّنَ الْکُفْرِ وَالْکِذْبِ۔ قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَھِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔ ۱۰۷ سَلَامٌ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ صَافَیْنَاہُ وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ۔ تَفَرَّدْنَا

بقیہ ترجمہ۔ اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔ اس دن حق آئے گا اور سچ کھولا جائے گا اور جو خسران میں ہیں ان کا خسران ظاہر ہو جائے گا۔ ۹۵ میری یاد میں نماز کو قائم کر۔ ۹۶ تو میرے ساتھ اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ۹۷ ہم نے تیرا وہ بوجھ اُتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کو ہم نے بلند کیا۔ ۹۸ تجھے خدا کے سوا اَوروں سے ڈراتے ہیں۔ یہ کفر کے پیشوا ہیں۔ مت ڈر، غلبہ تجھی کو ہے۔ ۹۹ مَیں نے اپنی رحمت اور قدرت کے درخت تیرے لئے اپنے ہاتھ سے لگائے۔ ۱۰۰ خدا ہرگز ایسا نہیں کرے گا کہ کافروں کا مومنوں پر کچھ الزام ہو۔ ۱۰۱ خدا تجھے کئی میدانوں میں فتح دے گا۔ ۱۰۲ خدا کا یہ قدیم نوشتہ ہے کہ مَیں اور میرے رسُول غالب رہیں گے۔ اس کے کلموں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ ۱۰۳ وہ خدا جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ ۱۰۴ کہہ یہ خدا کا فضل ہے اور میں تو کسی خطاب کو نہیں چاہتا۔ ۱۰۵ اے عیسٰی! مَیں تجھے وفات دُوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے تابعداروں کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ ۱۰۶ خدا نے تیرے پر خوشبودار نظر کی اور لوگوں نے دلوں میں کہا کہ اے خدا! کیا تو ایسے مفسد کو اپنا خلیفہ بنائے گا۔ خدا نے کہا کہ جو کچھ مَیں جانتا ہوں تمہیں معلوم نہیں اور لوگوں نے کہا کہ یہ کتاب کُفر اور کذب سے بھری ہوئی ہے۔ ان کو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ اکٹھے ہوں پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں۔ ۱۰۷ ابراہیم یعنی اس عاجز پر سلام ہم نے اس سے دلی دوستی کی اور غم سے نجات دی۔ یہ ہمارا ہی کام تھا

بقیہ حاشیہ۔ وقت ہوا کہ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ۔ سو اگر اس ہندوزادہ بدفطرت کی نسبت ایسا وقوع میں نہ آیا اور وہ نامراد اور ذلیل اور رُسوا نہ مَرا تو سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں۔'' (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸، ۵۹ حاشیہ)

بِذَالِكَ۔ ۱۰۸ یَا دَاوٗدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّ اِحْسَانًا۔ ۱۰۹ تَمُوْتُ وَ اَنَا رَاضٍ مِّنْكَ۔ ۱۱۰ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ ۱۱۱ كَذَّبُوْا بِاٰیَاتِیْ وَكَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ۔ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَ یَرُدُّهَآ اِلَیْكَ۔ اَمْرٌ مِّنْ لَّدُنَّا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِیْنَ۔ ۱۱۲ زَوَّجْنَاكَهَا۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ۔ ۱۱۳ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ ۱۱۴ اِنَّا رَآدُّوْهَا اِلَیْكَ۔ ۱۱۵ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ۔ ۱۱۶ اِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَا اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ۔ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی اَجَلٍ قَرِیْبٍ۔ ۱۱۷ یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاَمْرُكَ یَتَاَتّٰی۔ ۱۱۸ هٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ۔ ۱۱۹ تَوَجَّهْتُ لِفَصْلِ الْخِطَابِ۔ ۱۲۰ اِنَّا رَآدُّوْهَآ اِلَیْكَ۔ ۱۲۱ اِنِ اسْتَجَارَتْكَ فَاَجِرْهَا۔ وَلَا تَخَفْ سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰی۔ ۱۲۲ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔ ۱۲۳ یَا نُوْحُ اَسِرَّ رُؤْیَاكَ۔ ۱۲۴ وَقَالُوْا مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ۔ قُلْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ۔ ۱۲۵ اَنْتَ مَعِیْ وَ اَنَا مَعَكَ۔ وَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِلَّا الْمُسْتَرْشِدُوْنَ۔ ۱۲۶ لَا تَیْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ۔ ۱۲۷ اُنْظُرْ اِلٰی یُوْسُفَ وَاِقْبَالِهٖ۔ ۱۲۸ اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰی هَمِّهٖ وَ غَمِّهٖ۔ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا۔ وَلَا تَعْجَبُوْا وَلَا

بقیہ ترجمہ۔ جو ہم نے کیا۔ ۱۰۸ اے داؤد! لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ ۱۰۹ تو اس حالت میں مرے گا کہ مَیں تجھ سے راضی ہوں گا۔ ۱۱۰ اور خدا تجھ کو لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ ۱۱۱ انہوں نے میرے نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا۔ سو خدا ان کے لئے تجھے کفایت کرے گا اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائے گا۔ یہ امر ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں۔ ۱۱۲ بعد واپسی کے ہم نے نکاح کر دیا۔ تیرے ربّ کی طرف سے سچ ہے پس تو شک کرنے والوں سے مت ہو۔ ۱۱۳ خدا کے کلمے بدلا نہیں کرتے، تیرا ربّ جس بات کو چاہتا ہے وہ بالضرور اس کو کر دیتا ہے کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ ۱۱۴ ہم اس کو واپس لانے والے ہیں۔ ۱۱۵ اس دن زمین دوسری زمین سے بدلائی جائے گی۔ ۱۱۶ جب صور میں پھونکا گیا تو کوئی رشتہ ان میں باقی نہیں رہے گا۔ خدا ان کو ایک مقرر وقت تک مہلت دے رہا ہے جو نزدیک وقت ہے۔ ۱۱۷ نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام حاصل ہو جائے گا۔ ۱۱۸ یہ سخت دن ہے۔ ۱۱۹ آج مَیں فیصلہ کرنے کے لئے متوجہ ہوا۔ ۱۲۰ ہم اس کو تیری طرف واپس لائیں گے۔ ۱۲۱ اگر تیری پناہ ڈھونڈے تو پناہ دے دے اور مت خوف کر ہم اس کی پہلی خصلت پھر اس میں ڈال دیں گے۔ ۱۲۲ ہم نے تجھ کو کھلی کھلی فتح دی۔ ۱۲۳ اے نوح! اپنے خواب کو پوشیدہ رکھ۔ ۱۲۴ اور کہا لوگوں نے کہ یہ وعدہ کب ہوگا۔ کہہ خدا کا وعدہ سچا وعدہ ہے۔ ۱۲۵ تو میرے ساتھ اور مَیں تیرے ساتھ ہوں اور اِس حقیقت کو کوئی نہیں جانتا مگر وہی جو رُشد رکھتے ہیں۔ ۱۲۶ خدا کے فضل سے نومید مت ہو۔ ۱۲۷ یوسف کو دیکھ اور اُس کے اقبال کو۔ ۱۲۸ خدا اس کے آتھم کے غم پر مطلع ہوا۔ اس لئے اُس نے عذاب میں تاخیر کی۔ یہ خدا کی سنّت ہے اور تُو خدا کی سنّت میں تبدیلی نہیں پائے گا۔ اور تعجب مت کرو۔ اور

تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ وَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔ وَنُمَزِّقُ الْاَعْدَآءَ کُلَّ مُمَزَّقٍ۔ وَمَکْرُ اُولٰٓئِکَ ھُوَ یَبُوْرُ۔ اِنَّا نَکْشِفُ السِّرَّ عَنْ سَاقِہٖ۔ یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔ ۱۲۹ وَھٰذَا تَذْکِرَۃٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا۔ ۱۳۰ اِنَّ النَّصَارٰی حَوَّلُوا الْاَمْرَ۔ سَنَرُدُّھَا عَلَی النَّصَارٰی۔ ۱۳۱ لَیُنْبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ۔ ۱۳۲ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ مَظْھَرِ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ ۱۳۳ اِسْمُہٗ عَمَانُوْاِیْلُ۔ ۱۳۴ یُوْلَدُ لَکَ الْوَلَدُ۔ وَ یُدْنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ۔ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ۔ ۱۳۵ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ ۱۳۶ عِجْلٌ جَسَدٌ لَّہٗ خُوَارٌ۔ فَلَہٗ نَصَبٌ وَّ عَذَابٌ۔

(فارسی و اُردو الہام)

۱۳۷ بخرام کہ وقت ِتو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد[1]

۱۳۸ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔

بقیہ ترجمہ۔ غم ناک مت ہو۔ اور تم ہی غالب ہو۔ اگر تم ایمان پر ثابت قدم رہے۔ اور مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ غلبہ تجھی کو ہے۔ اور ہم دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اور ان کا مکر ہلاک ہوجائے گا۔ اور ہم حقیقت کو اس کی پنڈلی سے کھول دیں گے۔ اُس دن مومن خوش ہوں گے۔ اور گروہ پہلوں میں سے اور ایک پچھلوں میں سے۔ ۱۲۹ اور یہ تذکرہ ہے۔ پس جو چاہے خدا کی راہ کو اختیار کرے۔ ۱۳۰ نصاریٰ نے حقیقت کو بدلا دیا ہے سو ہم ذلّت اور شکست کو نصاریٰ پر واپس پھینک دیں گے۔ ۱۳۱ اور آتھم نابود کرنے والی آگ میں ڈال دیا جاوے گا۔ ۱۳۲ ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔ ۱۳۳ نام اس کا عمانوایل ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''خدا ہمارے ساتھ ہے۔'' ۱۳۴ تجھے لڑکا دیا جائے گا۔ اور خدا کا فضل تجھ سے نزدیک ہوگا۔ میرا نُور قریب ہے۔ ۱۳۵ کہہ میں شریر مخلوقات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ ۱۳۶ یہ بے جان گوسالہ ہے اور بے ہودہ گو یعنی لیکھرام پشاوری، سو اس کو دُکھ کی مار اور عذاب ہوگا یعنی اسی دنیا میں۔'' (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۱ تا ۶۲)

---

[1] ترجمہ۔ ''اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آ گیا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر ان کا قدم پڑے گا۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۱۱)

۱۳۹ مَیں اپنی چمکار دِکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا اور تیری برکتیں پھیلاؤں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

۱۴۰ دنیا میں ایک نذیر آیا پَر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔‘‘

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۱ تا ۶۲)

۱۸۹۶ء ’’اُلْقِیَ[۱] فِیْ رُوْعِیْ اَنْ اَکْتُبَ ھٰذَا الْمَکْتُوْبَ[۲] فِی الْعَرَبِیَّۃِ وَ اُتَرْجِمَہٗ بِالْفَارِسِیَّۃِ وَ اَرْعَی النَّوَاظِرَ فِی النَّوَاضِرِ الْاَصْلِیَّۃِ وَ اُوْسِعَ التَّبْلِیْغَ بِالْاَلْسُنِ الْاِسْلَامِیَّۃِ لِیَکُوْنَ بَلَاغًا تَآمًّا لِلطَّالِبِیْنَ۔‘‘ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۴، ۷۵)

۱۸۹۶ء ’’یَآ اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ یَحْمَدُكَ اللّٰہُ مِنْ عَرْشِہٖ۔‘‘[۳]

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۷)

۱۸۹۶ء ’’اَنْتَ عِیْسَی الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ۔ کَمِثْلِكَ دُرٌّ لَایُضَاعُ۔ جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ۔‘‘[۴] (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۷، ۷۸)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) میرے دل میں ڈالا گیا کہ مَیں اِس کتاب کو عربی زبان میں لکھوں اور فارسی میں اس کا ترجمہ کروں اور اس طرح دیکھنے والوں کو حقیقی سبزہ زاروں میں پھراؤں اور تبلیغ کو اسلامی زبانوں میں پھیلاؤں تا کہ طالبانِ حق کے لئے یہ تبلیغ مرتبۂ کمال کو پہنچ جائے۔

[۲] یعنی مکتوب عربی بنام علماء...... مشمولہ کتاب انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۳ تا ۲۸۲۔ (شمس)

[۳] (ترجمہ از مرتّب) اے میرے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔

[۴] (ترجمہ از مرتّب) تُو عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جاتا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ نبیوں کے لباس میں۔

۱۸۹۶ء ’’اِنِّیْ مُرْسِلُکَ اِلٰی قَوْمٍ مُّفْسِدِیْنَ۔ وَاِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ وَاِنِّیْ مُسْتَخْلِفُکَ اِکْرَامًا کَمَا جَرَتْ سُنَّتِیْ فِی الْاَوَّلِیْنَ۔‘‘[1] (انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۹)

۱۸۹۶ء ’’اِنَّکَ اَنْتَ مِنِّی الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ۔ وَاُرْسِلْتَ لِیَتِمَّ مَا وَعَدَ مِنْ قَبْلُ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ۔ اِنَّ وَعْدَہٗ کَانَ مَفْعُوْلًا وَھُوَ اَصْدَقُ الصَّادِقِیْنَ۔‘‘[2] (انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۸۰)

۱۸۹۶ء ’’اِنَّکَ اَنْتَ ھُوَ فِیْ حُلَلِ الْبُرُوْزِ۔ وَھٰذَا ھُوَ الْوَعْدُ الْحَقُّ الَّذِیْ کَانَ کَالسِّرِّ الْمَرْمُوْزِ۔ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَلَا تَخَفْ اَلْسِنَۃَ الْجَاھِلِیْنَ وَ کَذَالِکَ جَرَتْ سُنَّۃُ اللّٰہِ فِی الْمُتَقَدِّمِیْنَ۔‘‘[3]

(انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۸۰)

۱۸۹۶ء ’’یَآ اَحْمَدُ اُجِیْبُ کُلَّ دُعَآئِکَ اِلَّا فِیْ شُرَکَآئِکَ۔‘‘[4] (انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۱)

یکم اکتوبر ۱۸۹۶ء ’’کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ مُرسلہ آں محبّ مجھ کو پہنچا۔ اُس کے عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ اس روپیہ کے پہنچنے سے تخمیناً سات گھنٹہ پہلے مجھ کو خدائے عزّوجل نے اس کی اطلاع دی۔ سو آپ کی اس خدمت کے لئے یہ اجر کافی ہے کہ خدا تعالیٰ آپ سے راضی ہے اس کی رضا کے بعد اگر تمام جہان ریزہ ریزہ ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ یہ کشف اور الہام آپ ہی کے بارہ میں مجھ کو دُو دفعہ ہوا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔‘‘

(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحبؓ مدراسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۴۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں تجھے ایک مفسد قوم کی طرف بھیجتا ہوں اور مَیں تجھے لوگوں کا امام بناتا ہوں اور مَیں تجھے اکرام سے خلیفہ مقرر کرتا ہوں جیسا کہ پہلے لوگوں میں میری سنّت رہی ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) تُو ہی میری طرف سے مسیح ابن مریم ہے اور اس لئے بھیجا گیا ہے کہ تا وہ جو وعدہ تیرے ربّ اکرم نے پہلے سے کیا ہوا تھا۔ وہ پورا ہو۔ اس کا وعدہ ضرور پورا ہوتا ہے اور وہ سب سے بڑھ کر سچا ہے۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) تُو بروزی طور پر وہی (یعنی عیسیٰ) ہے اور یہی وہ سچا وعدہ ہے جو رازِ پوشیدہ کی طرح چلا آتا تھا۔ پس جو حکم تجھے دیا جاتا ہے اُسے کھول کر لوگوں کو پہنچا اور جاہل لوگوں کی زبان درازی سے مت ڈر اور اسی طرح پہلے لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی یہی سنت جاری رہی ہے۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) اے احمد! مَیں تیری تمام دعائیں قبول کروں گا مگر تیرے شریکوں کے بارے میں نہیں۔

۲۱/دسمبر ۱۸۹۶ء ’’جلسۂ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال میں ۲۶، ۲۷، ۲۸/دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا اُس میں اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارے میں پڑھا جائے گا۔ یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اُس کی تائید سے لکھا گیا ہے...... مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ **یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا** اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اوّل سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی اور ہرگز قادر نہیں ہوں گی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں خواہ وہ عیسائی ہوں خواہ آریہ خواہ سناتن دھرم والے یا کوئی اور۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس روز اس پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو۔

مَیں نے عالمِ کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نور ساطعہ نکلا جو ارد گرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی ہوئی۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا کہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ خَرِبَتْ خَیْبَرُ

اس کی یہ تعبیر ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول وحلول انوار ہے اور وہ نورانی معارف ہیں اور خیبر سے مراد تمام خراب مذہب ہیں جن میں شرک اور باطل کی ملونی ہے اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی یا خدا کی صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے۔ سو مجھے جتلایا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائے گا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی جب تک کہ اپنا دائرہ پُورا کرے۔

پھر مَیں اس کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے یہ الہام ہوا۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَکَ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْمُ اَیْنَمَا قُمْتَ

یعنی خدا تیرے ساتھ ہے اور خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو۔ یہ حمایت الٰہی کے لئے ایک استعارہ ہے[۱]۔‘‘ (اشتہار مورخہ ۲۱/دسمبر ۱۸۹۶ء مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱۷۱، ۱۷۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

---

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یہ الہام بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار مورخہ ۲۱/دسمبر کے قبل جلسہ ہذا ہی دو۲ روز کے اندر ہی دور ونزدیک شائع کیا گیا اور سب لوگوں کو اس بات سے آگاہی دی گئی کہ ہمارا ہی مضمون غالب رہے گا۔ پس ایسا ہی ہوا کہ اس جلسہ میں جس قدر مضامین پڑھے گئے تھے ان سب پر ہمارا مضمون غالب اور فائق رہا اور خود اُس جلسہ میں غیر مذاہب کے وکلاء نے بھی پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر گواہیاں دیں کہ مرزا صاحب

''جب مَیں مضمون ختم کر چکا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ

مضمون بالا رہا'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۱)

۱۸۹۶ء ''مجھے کشفی طور پر عین بیداری میں بارہا بعض مُردوں کی ملاقات کا اتفاق ہوا ہے اور مَیں نے بعض فاسقوں اور گمراہی اختیار کرنے والوں کا جسم ایسا سیاہ دیکھا ہے کہ گویا وہ دھوئیں سے بنایا گیا ہے۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۵)

بقیہ حاشیہ۔ کا مضمون سب پر غالب رہا اور انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ[1] اور پنجاب اَبزرور اور دیگر اخباروں نے بڑے زور سے گواہی دی کہ ہمارا مضمون سب مضامین پر غالب رہا۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۳)

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) اس بارہ میں اس مذہبی کانفرنس کے سکرٹری دھنپت رائے بی اے ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب ''رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب'' (دھرم مہوتسو) میں تحریر فرماتے ہیں۔

''پنڈت گوردھن داس صاحب کی تقریر کے بعد نصف گھنٹہ کا وقفہ تھا لیکن چونکہ بعد از وقفہ ایک نامی وکیل اسلام کی طرف سے تقریر کا پیش ہونا تھا اس لئے اکثر شائقین نے اپنی اپنی جگہ کو نہ چھوڑا۔ ڈیڑھ بجے میں ابھی بہت سا وقت رہتا تھا کہ اسلامیہ کالج کا وسیع مکان جلد جلد بھرنے لگا اور چند ہی منٹوں میں تمام مکان پُر ہو گیا۔ اس وقت کوئی سات اور آٹھ ہزار کے درمیان مجمع تھا۔ مختلف مذہب و ملل اور مختلف سوسائٹیوں کے معتدبہ اور ذی علم آدمی موجود تھے اگرچہ کرسیاں اور میزیں اور فرش نہایت ہی وسعت کے ساتھ مہیا کیا گیا لیکن صدہا آدمیوں کو کھڑا ہونے کے سوا اور کچھ نہ بن پڑا اور ان کھڑے ہوئے شائقینوں میں بڑے بڑے رؤسا، عمائدِ پنجاب، علماء، فضلاء، بیرسٹر، وکیل، پروفیسر، اکسٹرا اسسٹنٹ، ڈاکٹر۔ غرض کہ اعلیٰ طبقہ کے مختلف برانچوں کے ہر قسم کے آدمی موجود تھے۔ ان لوگوں کے اِس طرح جمع ہو جانے اور نہایت صبر و تحمل کے ساتھ جوش سے برابر پانچ چار گھنٹہ اُس وقت ایک ٹانگ پر کھڑا رہنے سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ ان ذِی جاہ لوگوں کو کہاں تک اس مقدّس تحریک سے ہمدردی تھی...... اِس مضمون کے لئے اگرچہ کمیٹی کی طرف سے صرف دو گھنٹے ہی تھے لیکن حاضرین جلسہ کو عام طور پر اس سے کچھ ایسی دلچسپی پیدا ہو گئی کہ موڈریٹر صاحبان نے نہایت جوش اور خوشی کے ساتھ اجازت دی کہ جب تک یہ مضمون نہ ختم ہو تب تک کارروائی جلسہ کو ختم نہ کیا جاوے۔ ان کا ایسا فرمانا عین اہلِ جلسہ اور حاضرین جلسہ کی منشاء کے مطابق تھا کیونکہ جب وقتِ مقررہ کے گزرنے پر مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب نے اپنا وقت بھی اس مضمون کے ختم ہونے کے لئے دے دیا تو حاضرین اور موڈریٹر صاحبان نے ایک نعرۂ خوشی سے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا...... یہ مضمون قریباً چار گھنٹہ میں ختم ہوا اور شروع سے اخیر تک یکساں دلچسپی و قبولیت اپنے ساتھ رکھتا تھا۔''

(رپورٹ جلسۂ اعظم مذاہب (دھرم مہوتسو) صفحہ ۷۹، ۸۰)

---

[1] اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور اور پنجاب ابزرور ۲ اور ۹ رجنوری ۱۸۹۷ء (ناشر)

۱۸۹۶ء ’’مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی کہ چند روز ہوئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مبشر الہام مجھے ہوا ہے۔

اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً

ترجمہ۔ یعنی میں فوجوں کے ساتھ ناگاہ تیرے پاس آنے والا ہوں۔

یہ کسی عظیم الشان نشان کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔‘‘

(ازمکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحبؓ مدراسی۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۵۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

یکم جنوری ۱۸۹۷ء (الف) ’’وَ بَشَّرَنِیْ رَبِّیْ[1] بِرَابِعٍ رَحْمَۃً۔ وَقَالَ اِنَّہٗ یَجْعَلُ الثَّلَاثَۃَ اَرْبَعَۃً......

ثُمَّ کُرِّرَ عَلَیَّ صُوْرَۃُ ھٰذِہِ الْوَاقِعَۃِ فَبَیْنَمَآ اَنَا کُنْتُ بَیْنَ النَّوْمِ وَالْیَقْظَۃِ۔ فَتَحَرَّکَ فِیْ صُلْبِیْ رُوْحُ الرَّابِعِ بِعَالَمِ الْمُکَاشَفَۃِ فَنَادٰی اِخْوَانَہٗ وَقَالَ

بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ مِیْعَادُ یَوْمٍ مِّنَ الْحَضْرَۃِ

فَاَظُنُّ اَنَّہٗ اَشَارَ اِلَی السَّنَۃِ الْکَامِلَۃِ۔ اَوْ اَمَدٍ اٰخَرَ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔‘‘

(انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳)

(ب) ’’اسی لڑکے[2] نے اسی طرح پیدائش سے پہلے یکم جنوری ۱۸۹۷ء میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ **مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے۔**

یعنی اے میرے بھائیو میں پورے ایک دن کے بعد تمہیں ملوں گا۔ اس جگہ ایک دن سے مراد دو برس

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اور میرے ربّ نے مجھے اپنی رحمت سے ایک چوتھے لڑکے کی بشارت دی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ تین کو چار کردے گا...... پھر دوبارہ اس واقعہ کا نقشہ مجھے دکھایا گیا اور اسی (کشفی) حالت میں کہ مَیں نینداور بیداری کی حالت میں تھا۔ عالم مکاشفہ میں چوتھے لڑکے کی روح نے میری صلب میں حرکت کی اور اس نے اپنے بھائیوں کو پکار کر کہا کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک دن کی میعاد مقرر ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اس نے ایک سال کی طرف یا کسی اور میعاد کی طرف جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے اشارہ کیا۔

[2] یعنی مبارک احمد پسر چہارم۔ (مرزا بشیر احمد)

تھے اور تیسرا برس وہ ہے جس میں پیدائش ہوئی۔‘‘ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۷)

(ج) ’’الہام کے موافق مباہلہ کے بعد ہمیں ایک لڑکا عطا کیا جس کے پیدا ہونے سے تین لڑکے ہمارے ہو گئے یعنی دوسری بیوی سے اور نہ صرف یہی بلکہ ایک چوتھے[1] لڑکے کے لئے متواتر الہام کیا اور ہم عبدالحق کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ نہیں مرے گا جب تک اس الہام کا پورا ہونا بھی نہ سن لے۔ اب اس کو چاہیے کہ اگر وہ کچھ چیز ہے تو دُعا سے اس پیشگوئی کو ٹال دے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۲)

۱۸۹۷ء ’’خدا تعالیٰ نے .... ایک فرزند کی نسبت جس کا نام مبارک احمد[2] ہے ظاہر فرمایا کہ عبدالحق نہیں مرے گا جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو۔‘‘ (اشتہار معیار الاخیار۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۰ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۴؍جنوری ۱۸۹۷ء ’’مَیں ہر دَم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے...... مَیں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولا اور میرا قادر توانا مجھے تسلّی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اُس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر مَیں چاہوں تو مریم اور اُس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ سو اَب اُس نے چاہا ہے کہ ان دونو کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھاوے۔ سو اب دونو مریں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔

قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’خدا تعالیٰ نے میری تصدیق کے لئے اور تمام مخالفوں کی تکذیب کے لئے اور عبدالحق غزنوی کو متنبہ کرنے کے لئے اس پسرِ چہارم کی پیشگوئی کو ۱۴؍جون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴؍صفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چارشنبہ پورا کر دیا یعنی وہ مولود مسعود چوتھا لڑکا تاریخ مذکورہ میں پیدا ہو گیا۔‘‘

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۱)

[2] ’’دوسرا نام اس لڑکے کا ایک خواب کی بنا پر دولت احمد بھی ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۰ حاشیہ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا، نہ کند ہوگا جب تک دجّالیّت کو پاش پاش نہ کردے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفّارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کردے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو مَیں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔''

(اَلْاِشْتِهَار مُسْتَيْقِنًا بِوَحْيِ اللّٰهِ الْقَهَّارِ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

یکم فروری ۱۸۹۷ء ''جب میری لڑکی مبارکہ والدہ کے پیٹ میں تھی تو حساب کی غلطی سے فکر دامن گیر ہوا اور اس کا غم حد سے بڑھ گیا کہ شاید کوئی اور مرض ہو تب مَیں نے جنابِ الٰہی میں دُعا کی تو الہام ہوا کہ

آید آں روزے کہ مستخلص شود[1]

اور مجھے تفہیم ہوئی کہ لڑکی پیدا ہوگی چنانچہ اس کے مطابق ۲۷؍رمضان ۱۳۱۴ھ[2] کو لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مبارکہ رکھا گیا۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۰)

۱۸۹۷ء ''خدا تعالیٰ نے حمل کے ایام میں ایک لڑکی کی بشارت دی اور اُس کی نسبت فرمایا۔

تُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ۔

یعنی زیور میں نشو ونما پائے گی۔ یعنی نہ وہ خوردسالی میں فوت ہوگی اور نہ تنگی دیکھے گی۔ چنانچہ بعد اس کے لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مبارکہ بیگم رکھا گیا۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۷)

فروری ۱۸۹۷ء (الف) ''ایک شخص اہل تشیع میں سے جو اپنے آپ کو شیخ نجفی کے نام سے مشہور کرتا تھا ایک دفعہ لاہور میں آ کر ہمارے مقابلہ میں بہت شور مچانے لگا اور نشان کا طلب گار ہوا۔ چنانچہ ہم نے باشاعت اشتہار یکم فروری ۱۸۹۷ء اُس کو یہ وعدہ دیا کہ چالیس روز تک تجھے اللہ تعالیٰ کوئی نشان دکھلائے گا۔ سو خدا کا احسان ہے کہ ابھی چالیس دن پورے نہ ہوئے تھے کہ نشان ہلاکت لیکھرام پشاوری وقوع میں آ گیا۔ تب تو شیخ ضال نجفی فوراً لاہور سے بھاگ گیا۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۷)

---

[1] (ترجمہ از ناشر) وہ دن آرہا ہے کہ وہ تکلیف سے رہائی پائے۔

[2] ۲؍مارچ ۱۸۹۷ء بروز منگل۔ (ناشر)

(ب) ’’حضرت شیخ الاسلام[۱] درخطِ خود وعدہ می فرمایند کہ در چہل دقیقہ نشانے توانم نمود۔ بسیار خوب است۔یکے از اخبار غیب بذریعہ اشتہارے شائع فرمایند بجائے چہل دقیقہ مہلت چہل ساعت اُوشاں را می دہیم۔ پس اگر در چہل روز نشانے ازما ظاہر نہ شد و از یشاں در چہل ساعت ظاہر شد یا فرض کنید کہ از یشان نیز در چہل روز ظاہر شُد۔ بر بزرگی او شاں ایمان خواہیم آورد۔ و ترک دعویٰ خود خواہیم کرد۔ و اگر نشانے از ما دریں مدّت بظہور[۲] آمد و از یشاں چیزے بظہور نیامد ہمیں دلیل بر صدقِ ما وکذب شاں خواہد بود۔‘‘

(اشتہار واجب الاظہار مورخہ یکم فروری ۱۸۹۷ء۔مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱۹۸ حاشیہ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

فروری ۱۸۹۷ء ’’ایک دفعہ مَیں نے اسی لیکھرام کے متعلق دیکھا کہ ایک نیزہ ہے اس کا پھل بڑا چمکتا ہے اور لیکھرام کا سر پڑا ہوا ہے۔اُسے اس نیزے سے پرو دیا ہے اور کہا گیا کہ پھر یہ قادیان میں نہ آوے گا۔(ان ایام میں لیکھرام قادیان میں تھا اور اس کے قتل سے ایک ماہ پیشتر کا یہ واقعہ ہے)۔

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) حضرت (حاجی شیخ محمد رضا طہرانی نجفی ملقّب بہ) شیخ الاسلام (جو شیعہ ہیں) اپنے خط میں وعدہ کرتے ہیں کہ ہم چالیس منٹ میں نشان دکھانے کے لئے تیار ہیں۔بہت اچھا۔اشتہار کے ذریعہ سے کوئی پیشگوئی شائع کریں۔ہم انہیں چالیس منٹ کی بجائے چالیس گھنٹے کی مہلت دیتے ہیں۔پس اگر چالیس روز کے عرصے میں ہماری طرف سے کوئی نشان ظاہر نہ ہوا اور ان کی طرف سے چالیس گھنٹہ کے اندر نشان ظاہر ہوگیا بلکہ چالیس گھنٹہ نہ سہی چالیس روز کے اندر بھی اگر اُن کی طرف سے کوئی نشان ظاہر ہوا تو اُن کی بزرگی پر ہم ایمان لے آویں گے اور اپنے دعویٰ کو چھوڑ دیں گے اور اگر اس عرصہ میں ہماری طرف سے کوئی نشان ظاہر ہوا اور ان کی طرف سے کوئی ظاہر نہ ہوا تو یہ ہمارے صدق اور اُن کے کذب کی دلیل ہوگا۔

۲؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔’’شیخ نجفی نے اپنے خط میں چالیس دقیقہ میں نشان دکھلانے کا وعدہ کیا تھا اور ہم نے یکم فروری ۱۸۹۷ء سے چالیس روز میں......سو خدا کا احسان ہے کہ یکم فروری ۱۸۹۷ء سے پینتیس[۳۵] دن تک یعنی چالیس[۴۰] دن کے اندر نشان ہلاکت لیکھرام پشاوری وقوع میں آگیا......اب ہماری طرف سے نشان تو ہو چکا اور نجفی کا کذب کُھل گیا تاہم تنزّل کے طور پر ہم راضی ہیں کہ وہ مسجد شاہی کے منارہ سے اب نیچے گر کے دکھلاوے تاکہ اگر شیخ نجدی منظرین میں داخل ہے تو بارے شیخ نجفی کا قصہ تو تمام ہوا اور اگر اب بھی اپنا نشان نہ دکھلایا تو لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔‘‘ (اشتہار ۱۰؍مارچ ۱۸۹۷ء۔مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۲؍فروری ۱۸۹۷ء ’’بتاریخ نہم رمضان المبارک ۱۳۱۴ ہجری حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی مسعود نے خواب دیکھا کہ ملازم ان کا مسمّی پیرا دروازے پر کھڑا ہوا آواز دے رہا ہے کہ یہ خط لے جاؤ مولوی سید محمد احسن صاحب کا خط ہے۔ جب حضرت اقدس نے اُس خط کو لیا تو اُس پر لکھا ہوا بہت کچھ ہے مگر حضرت اقدس نے اُس وقت صرف (العارف) پڑھا۔ جب آپ اُس خط کو اندر مکان کے لے گئے تو اس کو مسك العارف پڑھا۔ پھر آنکھ کھل گئی۔‘‘ (مسك العارف صفحہ ۶۲ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحبؓ امروہوی طبع اوّل، شائع کردہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان)

۱۸۹۷ء ’’ایک عرصہ ہوا کہ مجھے الہام ہوا تھا۔

وَسِّعْ مَكَانَكَ۔ يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔

یعنی اپنے مکان کو وسیع کر کہ لوگ دُور دُور کی زمین سے تیرے پاس آئیں گے۔ سو پشاور سے مدراس تک تو مَیں نے اس پیشگوئی کو پوری ہوتے دیکھ لیا مگر اس کے بعد دوبارہ پھر یہی الہام ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ پیشگوئی پھر زیادہ قوت اور کثرت کے ساتھ پوری ہوگی۔ وَاللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ لَا مَانِعَ لِمَا اَرَادَ۔‘‘[1]

(اشتہار مورخہ ۷؍فروری ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۲؍مارچ ۱۸۹۷ء ’’خداوند علیم وخبیر سے خبر پا کر مَیں نے اپنے اشتہار ۱۲؍مارچ ۱۸۹۷ء میں اس امر کو ظاہر کر دیا تھا کہ اب سیّد احمد خان صاحب کے۔سی۔ایس۔آئی کی موت کا وقت قریب ہے۔ افسوس ہے کہ ایک نظر دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا۔ سیّد صاحب غور سے پڑھیں کہ اَب ملاقات کے عوض میں یہی اشتہار ہے چنانچہ اس اشتہار کے ایک سال بعد سید صاحب وفات پا گئے۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۹، ۵۷۰)

۱۸۹۷ء ’’مَیں آپ[2] کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے یہ بھی صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا۔‘‘

(اشتہار مورخہ ۱۲؍مارچ ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۲۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۳؍مارچ ۱۸۹۷ء ’’حضرت اقدس کو بہت روز ہوئے ایک خواب بدیں طور ہوئی کہ ہماری پگڑی اور عصا

---

[1] (ترجمہ از ناشر) اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جس چیز کا وہ ارادہ کر لے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔

[2] مراد سر سیّد احمد خاں صاحب۔ (مرزا بشیر احمد)

اور چوغہ چوری ہو گیا۔ چوغہ تو جلد مل گیا مگر عصا و پگڑی کے لئے آدمی واپس لینے گیا ہے۔‘‘

(مکتوب مرزا خدا بخش صاحب بحکم حضرت اقدسؑ بنام منشی جلال الدین صاحب بلانوی۔ مکتوبات احمد جلد ۴ صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰ مطبوعہ ۲۰۱۵ء)

۱۵؍مارچ ۱۸۹۷ء ’’اِس تحریر کے وقت ابھی ایک الہام ہوا اور وہ یہ ہے۔

سلامت[1] بر تو اے مَردِ سلامت‘‘[2]

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۳ حاشیہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ حاشیہ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۸۹۷ء (الف) ’’شیخ محمد حسین بٹالوی ...... کی نسبت تین مرتبہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنی اس حالت پُرضلالت سے رجوع کرے گا اور پھر خدا اُس کی آنکھیں کھولے گا۔ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔‘‘

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۰)

(ب) ’’ممکن ہے کہ ..... محمد حسین کا انجام اس آیت پر ہو اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ[3] کیونکہ بعض رؤیا اس عاجز کی اس تاویل کی مؤیّد ہیں۔‘‘

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۳ حاشیہ و مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ حاشیہ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ج) ’’خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کشف ظاہر کر رہا ہے کہ وہ بالآخر ایمان لائے گا مگر مجھے معلوم نہیں کہ وہ ایمان فرعون[4] کی طرح صرف اسی قدر ہو گا کہ اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ۔ یا پرہیزگار لوگوں کی طرح۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔‘‘ (استفتاء اُردو۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۰ حاشیہ)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اے سلامتی بخش شخص تیرے لئے سلامتی ہے۔

[2] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یہ وحی الٰہی اس وقت حضور پر نازل ہوئی تھی جب لیکھرام کی ہلاکت کے بعد آریوں کی طرف سے متواتر قتل کی دھمکی دی جاتی تھی۔

[3] (ترجمہ از ناشر) میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ (یونس:۹۱)

[4] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ’’اصل میں محمد حسین زیرک آدمی تھا مگر میں دیکھتا تھا کہ ابتدا سے اس میں ایک قسم کی خود پسندی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس طرح پر اس کا تنقیہ کر دے۔ یہ اس کے لئے استفراغ ہے۔ براہین میں ایک الہام درج ہے جس میں اس کا فرعون نام رکھا گیا ہے۔ اُس نے بھی آخر یہی کہنا تھا کہ اٰمَنْتُ بِالَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ۔ اس لئے اس کے لئے بھی

۱۸۹۷ء ''میرے پر یہی کھولا گیا ہے کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بکلّی بند ہیں۔ اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کے رُو سے آسکتا ہے اور نہ کوئی قدیم نبی۔''

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۵)

۱۸۹۷ء ''نَفَخْتُ فِیْكَ مِنْ لَّدُنِّیْ رُوْحَ الصِّدْقِ میں نے اپنے پاس سے صدق کی روح تجھ میں پھونکی...... اس الہام میں جو لفظ لَدُنْ کا ذکر ہے اُس کی شرح کشفی طور پر یوں معلوم ہوئی کہ ایک فرشتہ خواب میں کہتا ہے کہ یہ مقام لَدُنْ جہاں تجھے پہنچایا گیا یہ وہ مقام ہے، جہاں ہمیشہ بارشیں ہوتی رہتی ہیں اور ایک دم بھی بارش نہیں تھمتی۔''

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۷۶)

۱۸۹۷ء ''عالَمِ کشف میں مَیں نے دیکھا کہ زمین نے مجھ سے گفتگو کی اور کہا

یَا وَلِیَّ اللّٰہِ کُنْتُ لَا اَعْرِفُكَ

یعنی اے خدا کے ولی! مَیں تجھ کو پہچانتی نہ تھی۔''

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۰)

۱۸۹۷ء ''خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ ان اشتہارات[۱] کی تقریب پر جو آریہ قوم اور پادریوں اور سکھوں کے مقابل پر جاری ہوئے ہیں۔ جو شخص مقابل پر آئے گا۔ خدا اُس میدان میں میری مدد کرے گا۔''

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۱)

بقیہ حاشیہ۔ اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ کا وقت مقدّر ہے۔ اس پر پوچھا گیا کہ وہ کیا امر ہے جس کی وجہ سے یہ آخری سعادت اس کے لئے مقدّر ہے۔ فرمایا۔ یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر اُس نے ایک کام تو کیا ہے براہین احمدیہ پر ریویو لکھا تھا اور وہ واقعی اخلاص سے لکھا تھا کیونکہ اُس وقت اُس کی یہ حالت تھی کہ بعض اوقات میرے جوتے اُٹھا کر جھاڑ کر آگے رکھ دیا کرتا تھا اور ایک بار مجھے اپنے مکان میں اس غرض سے لے گیا کہ وہ مبارک ہو جاوے اور ایک بار اصرار کر کے مجھے وضو کرایا۔ غرض بڑا اخلاص ظاہر کیا کرتا تھا کئی بار اس نے ارادہ کیا کہ مَیں قادیان ہی میں آکر رہوں مگر مَیں نے اُس وقت اُسے یہی کہا تھا کہ ابھی وقت نہیں آیا۔ اس کے بعد اسے یہ ابتلا پیش آگیا۔ کیا تعجب ہے کہ اس اخلاص کے بدلے میں خدا نے اس کا انجام اچھا رکھا ہو۔''

(الحکم مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷، ۸)

[۱] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) ان اشتہارات سے مراد ۱۵، ۲۲؍مارچ و ۵، ۱۱، ۱۶، ۱۸، ۲۷؍اپریل ۱۸۹۷ء کے اشتہارات ہیں جن میں لیکھرام کے قتل کا ذمہ دار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرار دینے والے تمام لوگوں کے سامنے ایک فیصلہ کن طریق پیش کر کے انہیں اس کی طرف بلایا گیا تھا مگر ان میں سے کسی کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

۱۸۹۷ء ”مجھے میرے خدا نے مخاطب کر کے فرمایا ہے۔

اَلْاَرْضُ وَ السَّمَآءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ[1] مَعِيْ. قُلْ لِّيَ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ قُلْ لِّيْ سَلَامٌ. فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ. اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ. يَأْتِيْ نَصْرُ اللّٰهِ. اِنَّا سَنُنْذِرُ الْعَالَمَ كُلَّهٗ. اِنَّا سَنَنْزِلُ. اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا.

یعنی آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ کہہ آسمان اور زمین میرے لئے ہے۔ کہہ میرے لئے سلامتی ہے وہ سلامتی جو خدا قادر کے حضور میں سچائی کی نشست گاہ میں ہے۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں اور جن کا اُصول یہ ہے کہ خلق اللہ سے نیکی کرتے رہیں۔ خدا کی مدد آتی ہے ہم تمام دُنیا کو متنبہ کریں گے۔ ہم زمین پر اُتریں گے۔ مَیں ہی کامل اور سچا خدا ہوں میرے سوا اور کوئی نہیں۔“

(سراجِ منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۳، ۸۴)

۱۸۹۷ء ”خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصّہءِ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں اور ایک عمر پا گئے ہیں اور ایک زمانہ اُن پر گزر گیا ہے اُن میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رُو سے جھوٹا نہیں اور نہ اُن نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے۔“

(تحفہ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۶)

۱۸۹۷ء ”نامبردہ[2] نے خَلوت کی ملاقات میں سلطان روم کے لئے ایک خاص دعا کرنے کے لئے درخواست کی اور یہ بھی چاہا کہ آئندہ اُس کے لئے جو کچھ آسمانی قضاء قدر سے آنے والا ہے اُس سے وہ اطلاع پاوے۔ مَیں نے اس کو صاف کہہ دیا کہ سلطان کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں ہے اور مَیں کشفی طریق سے اُس کے ارکان[3] کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں۔

یہی وہ باتیں تھیں جو سفیر کو اپنی بدقسمتی سے بہت بُری معلوم ہوئیں۔ مَیں نے کئی اشارات سے اس بات پر

---

[1] ”ضمیر ھُوَ اس تاویل سے ہے کہ اس کا مرجع مخلوق ہے۔“ (سراجِ منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۳ حاشیہ)

[2] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یعنی حسین کامی سفیر سلطانِ روم جو ۱۸۹۷ء میں قادیان آ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملا تھا۔

[3] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”واضح ہو کہ عرصہ تخمیناً دو ماہ یا تین ماہ کا گزرا ہے کہ ایک معزز تُرک کی معرفت ہمیں یہ خبر ملی تھی کہ حسین کامی مذکور ایک ارتکابِ جُرم کی وجہ سے اپنے عہدہ سے موقوف کیا گیا ہے اور اس کی املاک

بھی زور دیا کہ رومی سلطنت خدا کے نزدیک کئی باتوں میں قصور وار ہے اور خدا سچے تقویٰ اور طہارت اور نوعِ انسان کی ہمدردی کو چاہتا ہے اور روم کی حالت موجودہ بربادی کو چاہتی ہے۔ توبہ کرو تا نیک پھل پاؤ[1]۔ مگر

بقیہ حاشیہ۔ ضبط کی گئی مگر مَیں نے اس خبر کو ایک شخص کی روایت خیال کر کے شائع نہیں کیا تھا کہ شاید غلط ہو۔ آج اخبار نیّر آصفی مدراس مورخہ ۱۲؍اکتوبر ۱۸۹۹ء کے ذریعہ سے ہمیں مفصّل طور پر معلوم ہوگیا کہ ہماری وہ پیشگوئی حسین کامی کی نسبت نہایت کامل صفائی سے پوری ہوگئی۔ ہماری وہ نصیحت جو ہم نے اپنے خلوت خانہ میں اُس کو کی تھی کہ توبہ کرو تا نیک پھل پاؤ۔ جس کو ہم نے اپنے اشتہار ۲۴؍مئی ۱۸۹۷ء میں شائع کر دیا تھا اس پر پابند نہ ہونے سے آخر وہ اپنی پاداشِ کردار کو پہنچ گیا اور اَب وہ ضرور اُس نصیحت کو یاد کرتا ہوگا...... اَب ہم اخبار مذکور میں سے وہ چٹھی...... ذیل میں نقل کر دیتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

’’قسطنطنیہ کی چٹھی‘‘

’’ہندوستان کے مسلمانوں نے جو گذشتہ دو سالوں میں مہاجرین کریٹ اور مجروحین عساکر حرب یونان کے واسطے چندہ فراہم کر کے قونصل ہائے دولت علیہ ترکیہ مقیم ہند کو دیا تھا معلوم ہوتا ہے کہ ہر ز رچندہ تمام وکمال قسطنطنیہ میں نہیں پہنچا اور اس امر کے باور کرنے کہ یہ وجہ ہوئی ہے کہ حسین بک کامی وائس قونصل مقیم کراچی کو جو ایک ہزار چھ سو روپیہ کے قریب مولوی انشاء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر اور مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور نے مختلف مقامات سے وصول کر کے بھیجا تھا وہ سب غبن کر گیا ایک کوڑی تک قسطنطنیہ میں نہیں پہنچائی مگر خدا کا شکر ہے کہ سلیم پاشا ملحمہ کارکن کمیٹی چندہ کو جب خبر پہنچی تو اس نے بڑی جانفشانی کے ساتھ اس روپیہ کے اُگلوانے کی کوشش کی اور اس کی اراضی مملوکہ کو نیلام کرا کر وصولی رقم کا انتظام کیا اور بابِ عالی میں غبن کی خبر بھجوا کر نوکری سے موقوف کرایا......

حافظ عبدالرحمٰن الہندی الامرتسری۔ سکّہ جدیدہ۔ وکالہ صالح آفندی قاہرہ (ملک مصر)‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۷۶ تا ۵۷۸ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’اِس تقریر میں دو پیشگوئیاں تھیں (۱) ایک یہ کہ تم لوگوں کا چال چلن اچھا نہیں اور دیانت اور امانت کی نیک صفات سے تم محروم ہو (۲) دوم یہ کہ اگر تیری یہی حالت رہی تو تجھے اچھا پھل نہیں ملے گا اور تیرا انجام بد ہوگا۔ پھر اسی اشتہار میں[2] یہ لکھا تھا کہ بہتر تھا کہ یہ میرے پاس نہ آتا۔ میرے پاس سے ایسی بدگوئی سے واپس جانا اُس کی سخت بدقسمتی ہے یہی وجہ تھی کہ میری نصیحت اس کو بُری لگی اور اُس نے جا کر میری بدگوئی کی۔‘‘

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۵، ۵۶۶۔ نیز دیکھئے تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۰۹)

[2] بطور پیشگوئی سفیر مذکور کی نسبت۔ (ناشر)

مَیں اُس کے دل کی طرف خیال کررہا تھا کہ وہ ان باتوں کو بہت ہی برا مانتا تھا اور یہ ایک صریح دلیل اس بات پر ہے کہ سلطنت روم کے اچھے دن نہیں ہیں اور پھر اس کا بدگوئی کے ساتھ واپس جانا یہ اور دلیل ہے کہ زوال کی علامات موجود ہیں۔ ماسوا اس کے میرے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کے بارے میں بھی کئی باتیں درمیان آئیں۔ مَیں نے اُس کو بار بار سمجھایا کہ مَیں خدا کی طرف سے ہوں اور کسی خونی مسیح اور خونی مہدی کا انتظار کرنا جیسا کہ عام مسلمانوں کا خیال ہے یہ سب بیہودہ قصے ہیں۔ اس کے ساتھ مَیں نے یہ بھی اُس کو کہا کہ

خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا، بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔

اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ یہ تمام باتیں تیر کی طرح اُس کو لگتی تھیں اور مَیں نے اپنی طرف سے نہیں بلکہ جو کچھ خدا نے الہام کے ذریعہ فرمایا تھا۔ وہی کہا تھا......

اور مَیں مکرر ناظرین کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ مجھے اس سفیر کی ملاقات کا ایک ذرّہ شوق نہ تھا...... اُس کے الحاح پر مَیں نے اُس کو قادیان آنے کی اجازت دی۔ لیکن اللہ جلّ شانہٗ جانتا ہے جس پہ جھوٹ باندھنا لعنت کا داغ خریدنا ہے کہ اُس عالم الغیب نے مجھے پہلے سے اطلاع دے دی تھی کہ اِس شخص کی سرشت میں نفاق کی رنگ آمیزی ہے۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا۔‘‘

(اشتہار ۲۴؍مئی ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۹۴ تا ۲۹۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

جون ۱۸۹۷ء ’’اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ السُّلْطَانَ۔‘‘[1]

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۰۳ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۹؍جون ۱۸۹۷ء ’’ہم نے دینی مصلحت اور شکر الٰہی کے طور پر ایک کتاب تحفہ قیصؔریہ نام بطور ہدیہ قیصرہ ہند کی خدمت میں بھیجنے کے لئے تجویز کی تھی۔ آج ایک خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اِس ارادہ میں کامیابی نہ ہو۔ ایک الہام میں ہماری جماعت کے ایک ابتلاء کی طرف بھی اشارہ ہے مگر انجام سب خیر و عافیت ہے۔‘‘

(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۵۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۵؍جون ۱۸۹۷ء ’’افسوس کہ پرچہ چودھویں صدی ۱۵؍جون ۱۸۹۷ء میں بھی بہت سی جزع فزع کے ساتھ سلطان روم کا بہانہ رکھ کر نہایت ظالمانہ توہین و تحقیر و استہزاء اِس عاجز کی نسبت کیا گیا ہے...... مگر کچھ ضرور

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے چاہا کہ اپنا خلیفہ بناؤں تو آدم کو پیدا کیا جو اللہ کا خلیفہ اور بادشاہ ہے۔

نہیں کہ مَیں اُس کے ردّ میں تضیع اوقات کروں کیونکہ وہ دیکھ رہا ہے جس کے ہاتھ میں حساب ہے لیکن ایک عجیب بات ہے جس کا اس وقت ذکر کرنا نہایت ضروری ہے اور وہ یہ کہ جب یہ اخبار چودھویں صدی میرے رُوبرو پڑھا گیا تو میری رُوح نے اس مقام میں بددُعا کے لئے حرکت کی جہاں لکھا ہے کہ ’’ایک بزرگ نے جب یہ اشتہار (یعنی اس عاجز کا اشتہار) پڑھا تو بے ساختہ اُن کے منہ سے یہ شعر نکل گیا۔ ؎

چُوں خدا خواہد کہ پردہٴ کس دَرَد
میلش اندر طعنہٴ پاکاں برد‘‘[۱]

مَیں نے ہرچند اس رُوحی حرکت کو روکا اور دبایا اور بار بار کوشش کی کہ یہ بات میری رُوح میں سے نکل جائے مگر وہ نہ نکل سکی۔ تب مَیں نے سمجھا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے تب مَیں نے اُس شخص کے بارے میں دُعا کی جس کو بزرگ کے لفظ سے اخبار میں لکھا گیا ہے اور مَیں جانتا ہوں کہ وہ دُعا قبول ہوگئی اور وہ دُعا یہ ہے کہ یا الٰہی اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں کذّاب ہوں اور تیری طرف سے نہیں ہوں اور جیسا کہ میری نسبت کہا گیا ہے ملعون اور مردُود ہوں اور کاذب ہوں اور تجھ سے میرا تعلق اور تیرا مجھ سے نہیں تو مَیں تیری جناب میں عاجزانہ عرض کرتا ہوں کہ مجھے ہلاک کر ڈال اور اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں تیری طرف سے ہوں اور تیرا بھیجا ہوا ہوں اور مسیح موعود ہوں تو اُس شخص کے پَردے پھاڑ دے[۲] جو بزرگ کے نام سے اس اخبار میں لکھا

۱؎ (ترجمہ از ناشر) خدا تعالیٰ جب کسی کا پردہ چاک کرنا چاہتا ہے تو اس کی طبع میں پاک لوگوں پر طعنہ زنی کا میلان پیدا کر دیتا ہے۔

۲؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ یہ نشان بڑی آب وتاب سے پورا ہو گیا اور چودھویں صدی کے بزرگ نے بڑی عجز وانکساری سے معافی نامہ لکھا چنانچہ بزرگ صاحب لکھتے ہیں۔

’’سیدی ومولائی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ایک خطا کار اپنی غلط کاری سے اعتراف کرتا ہوا (اِس نیاز نامہ کے ذریعہ سے) قادیان کے مبارک مقام پر (گویا) حاضر ہو کر آپ کے رحم کا خواستگار ہوتا ہے۔ یکم جولائی ۹۷ء سے یکم جولائی ۹۸ء تک جو اس گنہ گار کو مہلت دی گئی اب آسمانی بادشاہت میں آپ کے مقابلہ میں اپنے آپ کو مجرم قرار دیتا ہے (اِس موقعہ پر مجھے القا ہوا کہ جس طرح آپ کی دُعا مقبول ہوئی اسی طرح میری التجا وعاجزی قبول ہو کر حضرت اقدس کے حضور سے معافی ورہائی دی گئی)...... اس وقت تو مَیں ایک مجرم گنہ گاروں کی طرح آپ کے حضور میں کھڑا ہوتا ہوں اور معافی مانگتا ہوں (مجھ کو حاضر ہونے میں بھی کچھ عذر نہیں مگر بعض حالات میں ظاہر حاضری سے معاف کیا جانے کا مستحق ہوں) شاید جولائی ۱۸۹۸ء سے

گیا ہے لیکن اگر وہ اس عرصہ میں قادیان میں آکر مجمع عام میں توبہ کرے تو اُسے معاف فرما کہ تُو رحیم و کریم ہے۔
یہ دُعا ہے کہ مَیں نے اس بزرگ کے حق میں کی مگر مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ بزرگ کون ہے اور کہاں رہتے ہیں اور کس مذہب اور قوم کے ہیں جنہوں نے مجھے کذّاب ٹھہرا کر میری پردہ دری کی پیشگوئی کی اور نہ مجھے جاننے کی کچھ ضرورت ہے مگر اُس شخص کے اِس کلمہ سے میرے دل کو دُکھ پہنچا اور ایک جوش پیدا ہوا تب مَیں نے دُعا کر دی اور یکم جولائی ۱۸۹۷ء سے یکم جولائی ۱۸۹۸ء تک اس کا فیصلہ کرنا خدا تعالیٰ سے مانگا۔‘‘
(از اشتہار مورخہ ۲۵؍جون ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۴۴، ۳۴۵ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

جولائی ۱۸۹۷ء ’’جولائی ۱۸۹۷ء میں جب عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اسسٹنٹ سرجنی کا آخری امتحان دیا اور ہم نے اُن کے لئے دُعا کی تو الہام ہوا۔

’’تم پاس ہو گئے ہو‘‘

یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ پاس ہو گیا ہے کیونکہ مخلصوں کے لئے جو یگانگت کی حد تک پہنچتے ہیں ایسے فقرے آجاتے ہیں......
بالآخر عزیز مذکور اپنے امتحان میں بڑی خوبی سے کامیاب ہوا۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۱)

بقیہ حاشیہ۔ پہلے حاضر ہی ہو جاؤں۔ امید کہ بارگاہِ قُدس سے بھی آپ کو راضی نامہ دینے کے لئے تحریک فرمائی جائے کہ نَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا قانون کا بھی یہی اصول ہے کہ جو جرم عمداً و جان بوجھ کر نہ کیا جائے وہ قابلِ راضی نامہ و معافی کے ہوتا ہے۔ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔

مَیں ہوں حضور کا مجرم
(دستخط بزرگ)[1]
راولپنڈی ۲۹؍اکتوبر ۹۷ء‘‘
(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خط کے جواب میں لکھا۔
’’خدا تعالیٰ اس بزرگ کی خطا کو معاف کرے اور اس سے راضی ہو۔ مَیں اس سے راضی ہوں اور اس کو معافی دیتا ہوں۔‘‘ (کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۸۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۸۸ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

---

[1] (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ بزرگ خواجہ جہاں داد چیف آف گکھڑ باشندہ ضلع راولپنڈی کے تھے۔ دیکھیے الحکم مورخہ ۲۱، ۲۸؍جون ۱۹۴۳ء صفحہ ۴۔

۲۹؍جولائی ۱۸۹۷ء (الف)’’ ۲۹؍جولائی ۱۸۹۷ء کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاعقہ مغرب کی طرف سے میرے مکان کی طرف چلی آتی ہے اور نہ اُس کے ساتھ کوئی آواز ہے اور نہ اُس نے کچھ نقصان کیا ہے بلکہ وہ ایک ستارہ روشن کی طرح آہستہ حرکت سے میرے مکان کی طرف متوجہ ہوئی ہے اور مَیں اُس کو دُور سے دیکھ رہا ہوں اور جبکہ وہ قریب پہنچی تو میرے دل میں تو یہی ہے کہ یہ صاعقہ ہے مگر میری آنکھوں نے صرف ایک چھوٹا سا ستارہ دیکھا جس کو میرا دل صاعقہ سمجھتا ہے۔

پھر بعد اس کے میرا دل اس کشف سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے الہام ہوا کہ۔

مَا هٰذَآ[1] اِلَّا تَهْدِيْدُ الْحُكَّامِ

یعنی یہ جو دیکھا اس کا بجز اس کے کچھ اثر نہیں کہ حکّام کی طرف سے کچھ ڈرانے کی کارروائی ہوگی اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوگا۔

پھر بعد اس کے الہام ہوا۔

قَدِ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔

ترجمہ۔ مومنوں پر ایک ابتلا آیا یعنی بوجہ اس مقدّمہ[2] کے تمہاری جماعت ایک امتحان میں پڑے گی۔

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے اپنی پرانی نوٹ بک کے حوالہ سے ان چار الہاماتِ ذیل (۱) مَا هٰذَآ اِلَّا تَهْدِيْدُ الْحُكَّامِ۔ (۲) صادق آں باشد کہ ایامِ بلا۔ الخ (۳) يَأْتِيْكَ نُصْرَتِيْ۔ (۴) اِبْرَاء۔ کی تاریخ نزول ۲۱؍اگست ۱۸۹۷ء لکھی ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ ان کے علاوہ دو[2] اور الہام بھی اسی تاریخ کے لکھے ہیں۔ (۱) اِنِّيْ مَعَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْبَرِ (۲) اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ۔ دیکھیے ذکرِ حبیب صفحہ ۲۲۱ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء

[2] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یعنی مقدمہ اقدامِ قتل منجانب مارٹن کلارک کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یہ مقدمہ اس طرح سے ہوا کہ ایک شخص عبدالحمید نام نے عیسائیوں کے سکھلانے پر مجسٹریٹ ضلع امرتسر کے رُوبرو اظہار دئے کہ مجھے مرزا غلام احمد نے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے قتل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس پر مجسٹریٹ امرتسر نے میری گرفتاری کے لئے یکم اگست کو وارنٹ جاری کیا جس کی خبر سن کر ہمارے مخالفین امرتسر و بٹالہ میں ریل کے پلیٹ فارموں اور سڑکوں پر آ آ کر کھڑے ہوتے تھے تا کہ میری ذلّت دیکھیں لیکن خدا کی قدرت ایسی ہوئی کہ اوّل تو وہ وارنٹ خدا جانے کہاں گم ہوگیا۔ دوم مجسٹریٹ ضلع امرتسر کو بعد میں خبر لگی کہ اُس نے غیر ضلع میں وارنٹ جاری کرنے میں بڑی غلطی کھائی ہے۔ پس اُس نے ۶؍اگست کو جلدی سے صاحب ضلع گورداسپور کو تار دیا

پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا کہ

لَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِيْنَ۔

یہ میری جماعت کی طرف خطاب ہے کہ خدا نے ایسا کیا تا خدا تمہیں جتلاوے کہ تم میں سے وہ کون ہے کہ اُس کے مامور کی راہ میں صدقِ دل سے کوشش کرتا ہے اور وہ کون ہے جو اپنے دعویٰ بیعت میں جھوٹا ہے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ ایک گروہ تو اِس مقدّمہ اور دوسرے مقدمہ میں جو مسٹر ڈوئی[ا] صاحب کی عدالت میں فیصلہ ہوا صدقِ دل سے اور کامل ہمدردی سے تڑپتا پھرا اور انہوں نے اپنی مالی اور جانی کوششوں میں فرق نہیں رکھا اور دُکھ اٹھا کر اپنی سچائی دکھلائی اور دوسرا گروہ وہ بھی تھا کہ ایک ذرّہ ہمدردی میں شریک نہ ہوسکے سو اُن کے لئے وہ کھڑکی بند ہے جو اِن صادقوں کے لئے کھولی گئی۔

پھر یہ الہام ہوا کہ

صادق آں باشد کہ ایامِ بلا   مے گذارد با محبت باوفا

یعنی خدا کی نظر میں صادق وہ شخص ہوتا ہے کہ جو بَلا کے دنوں کو محبّت اور وفا کے ساتھ گذارتا ہے۔

پھر اس کے بعد میرے دل میں ایک اور موزوں کلمہ ڈالا گیا لیکن نہ اس طرح پر کہ جو الہامِ جلی کی صورت ہوتی ہے بلکہ الہامِ خفی کے طور پر دل اس مضمون سے بھر گیا اور وہ یہ تھا۔

گر قضا را عاشقے گردد اسیر   بوسد آں زنجیر را کز آشنا

یعنی اگر اتفاقاً کوئی عاشق قید میں پڑ جائے تو اُس زنجیر کو چومتا ہے جس کا سبب آشنا ہوا۔

بقیہ حاشیہ۔ کہ وارنٹ فوراً روک دو۔ جس پر سب حیران ہوئے کہ وارنٹ کیسا۔ لیکن مثل مقدمہ کے آنے پر صاحب ضلع گورداسپور نے ایک معمولی سمن کے ذریعہ سے مجھے بلایا اور عزت کے ساتھ اپنے پاس کرسی دی۔ یہ صاحب ضلع جس کا نام کپتان ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس تھا بہ سبب زیرک اور دانشمند اور منصف مزاج ہونے کے فوراً سمجھ گیا کہ مقدّمہ بے اصل اور جھوٹا ہے۔ اِس لئے میں نے ایک دوسرے مقام میں اس کو پیلاطوؔس سے نسبت دی ہے بلکہ مردانگی اور انصاف میں اُس سے بڑھ کر۔ لیکن خدا کا اور فضل یہ ہوا کہ خود عبدالحمید نے عدالت میں اقرار کرلیا کہ عیسائیوں نے مجھے سکھلا کر یہ اظہار دلایا تھا ورنہ یہ بیان سراسر جھوٹ ہے کہ مجھے قتل کے لئے ترغیب دی گئی تھی۔ پس صاحب ضلع نے اس آخری بیان کو صحیح سمجھا اور بڑے زور شور کا چٹھا لکھ کر مجھے بَری کر دیا اور تبسم کے ساتھ عدالت میں مجھے مبارکباد دی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔''

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۶، ۵۷۷۔ مفصّل بیان کے لئے دیکھیے کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۹ تا ۱۲۲)

ا Mr. Dowie

پھراس کے بعد یہ الہام ہوا۔

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً۔ یَاْتِیْكَ[۱] نُصْرَتِیْ۔ اِنِّیْٓ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوالْمَجْدِ وَالْعُلٰی۔

یعنی وہ قادر خدا جس نے تیرے پر قرآن فرض کیا پھر تجھے واپس لائے گا یعنی انجام بخیر وعافیت ہوگا۔ مَیں اپنی فوجوں کے سمیت (جو ملائکہ ہیں) ایک ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔ مَیں رحمت کرنے والا ہوں۔ مَیں ہی ہوں جو بزرگی اور بلندی سے مخصوص ہے یعنی میرا ہی بول بالا رہے گا۔

پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا کہ

مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلّت اور اہانت اور ملامتِ خلق۔[۲]

(اور پھر اخیر حکم) اِبْرَآء یعنی بے قصور ٹھہرانا۔

پھر بعد اس کے الہام ہوا۔ وَفِیْهِ شَیْءٌ

یعنی بریّت تو ہوگی مگر اس میں کچھ چیز ہوگی (یہ اس نوٹس کی طرف اشارہ تھا جو بَری کرنے کے بعد لکھا گیا تھا کہ طرزِ مباحثہ نرم چاہیے)

پھر ساتھ اس کے یہ بھی الہام ہوا کہ

بَلَجَتْ اٰیَاتِیْ

کہ میرے نشان روشن ہوں گے اور ان کے ثبوت زیادہ سے زیادہ ظاہر ہو جائیں گے (چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس مقدّمہ میں جو ستمبر ۱۸۹۹ء میں عدالت مسٹر جے۔ آر۔ ڈریمنڈ[۳] صاحب بہادر میں فیصلہ ہوا۔ عبدالحمید ملزم نے دوبارہ اقرار کیا کہ میرا پہلا بیان جھوٹا تھا)۔

اور پھر الہام ہوا۔

لِوَآءُ فَتْحٍ۔ یعنی فتح کا جھنڈا

---

۱ (ترجمہ از ناشر) میری مدد تجھے پہنچے گی۔

۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

''اصل لفظ الہام کے بٹالوی کی نسبت بہت سخت تھے ہم نے نرم الفاظ میں ان کا ترجمہ کر دیا ہے۔''

(کتاب البریّہ۔ ٹائٹل پیج۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱)

۳ Mr. J.R. Drummond

پھر بعد اس کے الہام ہوا۔

اِنَّمَا اَمْرُنَا اِذَا اَرَدْنَا شَيْئًا اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔

یعنی ہمارے اُمور کے لئے ہمارا یہی قانون ہے کہ جب ہم کسی چیز کا ہو جانا چاہتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔'' (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۴۱ تا ۳۴۳)

(ب) ''مقدّمہ[1] سے تین ماہ پہلے مندرجہ ذیل الہام اس ابتلاء[2] کے بارے میں ہوئے۔

قَدِ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ مَا هٰذَا اِلَّا تَهْدِيْدُ الْحُكَّامِ۔ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ۔ اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً۔ يَاْتِيْكَ نُصْرَتِيْ۔ اِنِّيْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُو الْمَجْدِ وَالْعُلٰى۔ مخالفوں میں پھوٹ ...... اور ایک شخص متنافس کی ذلّت اور اہانت اور ملامتِ خلق۔ (اور اخیر حکم) اِبْرَآء بے قصور ٹھہرانا۔ بَلَجَتْ اٰيَاتِيْ۔

یعنی تجھ پر اور تیرے ساتھ کے مومنوں پر مؤاخذۂ حکام کا ابتلا آئے گا۔ وہ ابتلا صرف تہدید ہوگا اس سے زیادہ نہیں۔ وہ خدا جس نے خدمتِ قرآن تجھے سپرد کی ہے پھر تجھے قادیان میں واپس لائے گا۔ مَیں اپنے فرشتوں کے ساتھ ناگہانی طور پر تیری مدد کروں گا۔ میری مدد تجھے پہنچے گی۔ مَیں ذوالجلال بلند شان والا رحمٰن ہوں۔ مَیں مخالفوں میں پھوٹ ڈالوں گا۔ (اس میں یہ اشارہ ہے کہ آخر عبد الحمید اور پادری گرے[3] اور نور دین عیسائی مخالفانہ بیان کر دیں گے) اور یہ فقرہ کہ متنافس کی ذلّت اور اہانت اور ملامتِ خلق۔ یہ محمد حسین کی طرف اشارہ ہے کہ کرسی کے معاملہ میں اور پھر پادریوں کے خلاف واقعہ شہادت پر طرح طرح کی ذلّت اور ملامتِ خلق اُس کو پیش آئی اور انجام کار یہ ہوگا کہ تمہیں بَری اور بے قصور ٹھہرایا جائے گا اور میرا نشان ظاہر ہوگا۔''

(ٹائٹل پیج کتاب البریّہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳۔ صفحہ اوّل)

(ج) ''ایک الہام یہ تھا کہ مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلّت اور اہانت اور ملامت خلق چنانچہ اس الہام کا ایک حصہ تو اس طرح پورا ہوا کہ ہمارے مخالفین یعنی عبد الحمید اور اس کے سکھانے والے عیسائیوں میں پھوٹ پڑی کہ عبد الحمید نے صاف اقرار کر لیا کہ مجھے ان لوگوں نے یہ جھوٹی بات سکھائی تھی ورنہ

---

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یعنی مقدمہ اقدامِ قتل منجانب پادری مارٹن کلارک بخلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

[2] (نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) یعنی ابتلاء مقدمہ مذکور جس کی پیشگوئی براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۶، ۶۱۷ میں اس مقدمہ سے اٹھارہ برس پہلے شائع ہوئی تھی۔

[3] Padre Gray

اصل میں یہ کچھ بات نہ تھی صرف ان کے بہکانے پر مَیں نے ایسا کہا...... اور دوسرا حصّہ الہام کا اس طرح سے پورا ہوا کہ دورانِ مقدّمہ میں جب مُوحّدین کے ایڈووکیٹ مولوی محمد حسین میری مخالفت میں عیسائیوں کے گواہ بن کر پیش ہوئے تو برخلاف اپنی اُمیدوں کے میری عزت دیکھ کر اُس طمع خام میں پڑے کہ ہم بھی کرسی مانگیں چنانچہ آتے ہی انہوں نے سوال کیا کہ مجھے کرسی ملنی چاہیے مگر افسوس کہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے اُن کو جھڑک دیا اور سخت جھڑکا کہ تم کو کرسی نہیں مل سکتی۔ سو یہ خدا کا ایک نشان تھا کہ جو کچھ انہوں نے میرے لئے چاہا وہ خود اُن کو پیش آ گیا۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۷، ۵۷۸)

اکتوبر ۱۸۹۷ء ''شروع اکتوبر ۱۸۹۷ء میں مجھے دکھایا گیا کہ مَیں ایک گواہی کے لئے ایک انگریز حاکم کے پاس حاضر کیا گیا ہوں اور اس حاکم نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کے والد کا کیا نام ہے؟ لیکن جیسا کہ شہادت کے لئے دستور ہے، مجھے قسم نہیں دی۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۹)

۸/اکتوبر ۱۸۹۷ء ''۸/اکتوبر ۱۸۹۷ء کو مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ اس مقدمہ[1] کا سپاہی سمن لے کر آیا ہے۔ یہ خواب مسجد میں عام جماعت کو سنادی گئی تھی۔ آخر ایسا ہی ظہور میں آیا اور سپاہی سمن لے کر آ گیا اور معلوم ہوا کہ ایڈیٹر اخبار ناظم الہند لاہور نے مجھے گواہ لکھا دیا ہے...... سو جب مَیں ملتان میں پہنچ کر عدالت میں گواہی کے لئے گیا تو ویسا ہی ظہور میں آیا۔ حاکم کو ایسا سہو ہو گیا کہ قسم دینا بھول گیا اور اظہار شروع کر دیئے۔''
(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۹)

۱۸۹۷ء اس عاجز کو اپنے الہامات میں خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا[2] ہے کہ

''تو مجھ سے اور مَیں تجھ سے ہوں اور زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ ہیں اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تو مجھ سے اس مقام اتحاد میں ہے جو کسی مخلوق کو معلوم نہیں خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ تو اس سے نکلا اور اس نے تمام دنیا سے تجھ کو چُنا۔ تو میری درگاہ

---

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یعنی وہ مقدمہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام شہادت کے لئے ۲۹، ۳۰/اکتوبر کو ملتان تشریف لے گئے تھے۔

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''یہ الہامات میری کتاب براہین احمدیہ اور آئینہ کمالات اسلام اور ازالہ اوہام اور تحفہ بغداد وغیرہ میں شائع ہو چکے ہیں اور قریباً پچیس سال سے ان کو شائع کر رہا ہوں۔''
(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۰ حاشیہ)

میں وجیہ ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھ کو پسند کیا۔تو جہان کا نور ہے۔ تیری شان عجیب ہے۔ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے گروہ کو قیامت تک غالب رکھوں گا۔تو برکت دیا گیا۔ خدا نے تیری مجد کو زیادہ کیا۔تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا۔تو کلمۃ الازل ہے پس تو مٹایا نہیں جائے گا۔ میں فوجوں کے سمیت تیرے پاس آؤں گا۔ میرا لُوٹا ہوا مال تجھے ملے گا۔ میں تجھے عزت دوں گا اور تیری حفاظت کروں گا۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا اور پھر انتقال ہوگا۔ تیرے پر میرے کامل انعام ہیں۔لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے چلو تا خدا بھی تم سے پیار کرے۔ میری سچائی پر خدا گواہی دیتا ہے پھر کیوں تم ایمان نہیں لاتے۔تو میری آنکھوں کے سامنے ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا۔ خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔لوگ چاہیں گے کہ اس نور کو بجھا دیں مگر خدا اس نور کو جو اس کا نور ہے کمال تک پہنچائے گا۔ ہم ان کے دلوں میں رعب ڈالیں گے۔ ہماری فتح آئے گی اور زمانہ کا کاروبار ہم پر ختم ہوگا اس دن کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا۔ میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو ہے۔جس طرف تیرا مُنہ اُس طرف خدا کا مُنہ۔ تجھ سے بیعت کرنا ایسا ہے جیسا کہ مجھ سے۔ تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے اور خدا کی نصرت تیرے پر اترے گی۔ تیرے لئے لوگ خدا سے الہام پائیں گے اور تیری مدد کریں گے۔کوئی نہیں جو خدا کی پیشگوئیوں کو ٹال سکے۔اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی اور تیرا ذکر بلند کیا گیا۔ خدا تیری حجت کو روشن کرے گا۔تو بہادر ہے۔ اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو تُو اس کو پالیتا۔خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دیئے گئے۔ تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور خدا ابتدا تجھ سے کرے گا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو یعنی تجھے پیدا کیا ہے۔ آواہن (خدا تیرے اندر اتر آیا) خدا تجھے ترک نہیں کرے گا اور نہ چھوڑے گا جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرے۔ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔ میں نے اپنی روح

تجھ میں پھونکی۔ تو مدد دیا جائے گا اور کسی کو گریز کی جگہ نہیں رہے گی۔ تو حق کے ساتھ نازل ہوا اور تیرے ساتھ نبیوں کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ خدا نے اپنے فرستادہ کو بھیجا تا اپنے دین کو قوت دے اور سب دینوں پر اس کو غالب کرے۔ اس کو خدا نے قادیاں کے قریب نازل کیا اور وہ حق کے ساتھ اترا اور حق کے ساتھ اتارا گیا اور ابتدا سے ایسا ہی مقرر تھا۔ تم گڑھے کے کنارے پر تھے خدا نے تمہیں نجات دینے کے لئے اسے بھیجا۔ اے میرے احمد تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری بزرگی کا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا اور تیری مدد کروں گا۔ کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں۔ کہہ خدا عجیب ہے چن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا۔ خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا اور وہ تیری پناہ رہے گا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تو وہ عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہوسکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے تو دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید وپائے محمدیاں برمنارِ بلند تر محکم افتاد۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اس کے لئے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اے لوگو تمہارے پاس خدا کا نور آیا پس تم منکر مت ہو۔‘‘

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۳)

۱۸۹۷ء ’’اس نے مجھے بشارت دی کہ مَیں تجھے برکت دُوں گا اور بہت برکت دُوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔‘‘ (کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۹ حاشیہ)

نومبر ۱۸۹۷ء ’’حضور حجّۃ الاسلام نے ایک رؤیا دیکھی کہ گویا دارالامان میں طاعون آ گئی ہے۔ اس کی تفہیم کھجلی ہوئی۔

آپ نے فرمایا۔ قادیاؔن طاعون نامیمون سے مامون و مصئون رہے گا البتہ خارش کا مرض ہو تو تعجب نہیں۔ اس پر جناب نے یہ بھی اجتہاد فرمایا ہے (کہ کھجلی پیدا کر دینے والی دوا طاعون کو روک دے گی)۔‘‘

(الحکم جلد ا نمبر ۵ مورخہ ۲۳؍نومبر ۱۸۹۷ء صفحہ ۴)

دسمبر ۱۸۹۷ء ’’انہی[۱] دنوں میں مَیں نے کشف میں دیکھا ہے کہ اگلے سال بعض احباب دنیا میں نہ ہوں گے۔ گو مَیں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کشف کا مصداق کون کون احباب ہوں گے اور مَیں جانتا ہوں کہ یہ اس لئے ہے تا ہر ایک شخص بجائے خود سفرِ آخرت کی طیاری رکھے۔‘‘ (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۶۲)

۱۸۹۸ء ’’مجھے[۲] معلوم ہے کہ پچھلے قحط کے دنوں میں میرے مخدوم و امام (صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَ سَلَامہٗ) (کو) اپنی جماعت کی حالت پر خیال تھا کہ اس میں بہت عیال دار اور (اکثر) غریب ہیں۔ ان کو بڑی مشکلات پیش آئیں گی جس پر حضور کو الہام ہوا۔

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّہٗ لَحَقٌّ۔‘‘[۳]

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۶ و ۲۷ مورخہ ۶، ۱۳؍ستمبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۱)

۱۸۹۸ء (الف) ’’وَ اَوْحٰی اِلَیَّ رَبِّیْ وَ وَعَدَنِیْ اَنَّہٗ سَیَنْصُرُنِیْ حَتّٰی یَبْلُغَ اَمْرِیْ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَھَا۔ وَتَتَمَوَّجُ بُحُوْرُ الْحَقِّ حَتّٰی یُعْجِبَ النَّاسَ حُبَابُ غَوَارِبِھَا۔‘‘[۴]

(لُجّۃ النُّور۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۴۰۸)

---

[۱] یعنی ایامِ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء۔ (مرزا بشیر احمد)

[۲] شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ (مرزا بشیر احمد)

[۳] (ترجمہ از مرتّب) مجھے آسمان اور زمین کے ربّ کی قسم ہے کہ یہ بات واقع ہونے والی ہے۔

[۴] (ترجمہ از مرتّب) میرے ربّ نے میری طرف وحی بھیجی اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے مدد دے گا یہاں تک کہ میرا کلام مشارق و مغارب میں پہنچ جائے گا اور راستی کے دریا موج میں آئیں گے یہاں تک کہ اس کی موجوں کے حباب لوگوں کو تعجب میں ڈالیں گے۔

(ب) ’’حضرت اقدس امام الزمان سلّمہ الرحمان کو اللہ کریم نے وعدہ دیا ہے کہ
مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔‘‘

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۴، ۲۵ مورخہ ۲۰، ۲۷/اگست ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۴)

۲۱/جنوری ۱۸۹۸ء ’’مَیں نے تہجد میں اس[۱] کے متعلق دعا کی تو الہام ہوا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ۔

اب خیال ہوتا ہے کہ وہ الہام[۲] جو ہوا تھا کہ

کون کہہ سکتا ہے، اے بجلی! آسمان سے مت گر

شاید اسی سے متعلق ہو۔‘‘ (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۴/جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

۱۸۹۸ء (الف) ’’[۱]اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ [۲]اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ۔ [۳]اِنِّیْ مَعَ الرَّحْمٰنِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ [۴]اِنَّ اللّٰہَ مُوْھِنُ کَیْدِ الْکَافِرِیْنَ۔‘‘[۳]

(خط مولوی عبدالکریم صاحبؓ محررہ یکم فروری ۱۸۹۸ء۔ اخبار بدر جلد ۱۱ نمبر ۴، ۵ مورخہ ۱۶/نومبر ۱۹۱۱ء صفحہ ۳)

(ب) ’’مجھے اس[۴] سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہوا اور وہ یہ ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ۔ اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ۔

یعنی جب تک دلوں کی وباءِ معصیّت دور نہ ہو تب تک ظاہری وباء بھی دُور نہیں ہوگی۔‘‘

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۱)

۱۔ یعنی طاعون کے متعلق (شمس)

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) نواب محمد علی خان صاحبؓ آف مالیرکوٹلہ کی ڈائری سے معلوم ہوتا ہے کہ اس الہام کے نزول کی تاریخ ۱۴/جنوری ہے۔ دیکھیے اصحابِ احمد جلد ۲ صفحہ ۵۲۵ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء

۳۔ (ترجمہ از مرتّب) [۱]اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اس چیز کو نہ بدلیں جو اُن کے نفسوں میں ہے۔ [۲]وہ اس بستی کو کچھ تکلیف کے بعد پناہ میں لے لے گا۔ [۳]مَیں رحمان کے ساتھ تیرے پاس اچانک آنے کو ہوں۔ [۴]اللہ تعالیٰ کافروں کے منصوبوں کو توڑنے والا ہے۔

۴۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یعنی طاعون کے سیاہ پودوں والی رؤیا جس کا ذکر آگے آتا ہے۔

(ج) ’’اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ ۔ اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ ۔
یعنی خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دُور نہیں کرے گا جب تک لوگ اُن خیالات کو دُور نہ کرلیں جو اُن کے دلوں میں ہیں۔ یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دُور نہیں ہوگی اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔‘‘ (دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۵، ۲۲۶)

۲؍فروری ۱۸۹۸ء ’’آج تیسرا روز ہے، الہام ہوا کہ
یَوْمَ تَاْتِیْکَ الْغَاشِیَۃُ یَوْمَ تَنْجُوْ کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ ۔ یَوْمَ نَجْزِیْ کُلَّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ ۔‘‘ [۱]
(از خط مولانا عبدالکریم صاحبؓ محررہ ۴؍فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ الحکم جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۶؍مارچ ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۰)

۶؍فروری ۱۸۹۸ء (الف) ’’آج جو ۶؍فروری ۱۸۹۸ء روز یکشنبہ ہے۔ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ مَیں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو اُنہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب مُلک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اُس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو مَیں نے دیکھا۔‘‘ (ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۱)

(ب) ’’جب یہ پیشگوئی ۶؍فروری ۱۸۹۸ء میں شائع ہوئی تب پنجاب میں صرف دو[۲] ضلعے آلودہ تھے مگر بعد اس کے پنجاب کے ۲۳ ضلعے اس مرض سے آلودہ ہوگئے اور پونے دس ماہ میں تین لاکھ سولہ ہزار کیس ہوئے اور دو لاکھ اٹھارہ ہزار سات سو ننانوے فوتیاں ہوئیں۔ دیکھو سرکاری نقشہ جات۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۳۱، ۵۳۲ حاشیہ)

فروری ۱۸۹۸ء ’’مجھے ایک رُوحانی طریق سے معلوم ہوا ہے کہ اس[۲] مرض اور مرض خارش کا مادہ ایک ہی ہے

۱؎ ’’یعنی ایک خوفناک، غش ڈالنے والا، انسان کو چاروں طرف سے گھیرنے والا وقت آنے والا ہے۔ اس وقت ہر ایک شخص اپنے اعمال کے سبب سے نجات پائے گا اس وقت ہم ہر شخص کو اس کے اعمال کے موافق جزا دیں گے۔
حضرت نے ان الہامات کے بعد جماعت کو بڑی تاکید کی کہ تیاری کرو۔ نمازوں میں عاجزی کرو۔ تہجد کی عادت ڈالو۔ تہجد میں رو رو کر دعائیں مانگو کہ خدا تعالیٰ گڑگڑانے والوں اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔‘‘
(الحکم مورخہ ۶؍مارچ ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۰)

۲؎ یعنی مرضِ طاعون۔ (شمس)

اور مَیں گمان کرتا ہوں کہ غالباً یہ بات صحیح ہوگی۔ کیونکہ مرضِ جَرَب یعنی خارش میں ایسی دوائیں مفید پڑتی ہیں جن میں کچھ پارہ کا جزو ہو یا گندھک کی آمیزش ہو اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس قسم کی دوائیں اس مرض کے لئے بھی مفید ہو سکیں اور جبکہ دونوں مرضوں کا مادہ ایک ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ خارش کے پیدا ہونے سے اس مرض میں کمی پیدا ہو جائے۔ یہ روحانی قواعد کا ایک راز ہے جس سے مَیں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر تجربہ کرنے والے اس امر کی طرف توجہ کریں اور ٹیکہ لگانے والوں کی طرح بطور حفظِ ماتقدّم ایسے ملک کے لوگوں میں جو خطرہ طاعون میں ہوں خارش کی مرض پھیلاویں تو میرے گمان میں ہے کہ وہ مادہ اس راہ سے تحلیل پا جائے اور طاعون سے امن رہے مگر حکومت اور ڈاکٹروں کی توجہ بھی خدا تعالیٰ کے ارادے پر موقوف ہے مَیں نے محض ہمدردی کی راہ سے اس امر کو لکھ دیا ہے کیونکہ میرے دل میں یہ خیال ایسے زور کے ساتھ پیدا ہوا جس کو مَیں روک نہیں سکا۔‘‘

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۰)

۲۵ / مارچ ۱۸۹۸ء ’’مَیں نے جو اپنی نسبت بعض خوابیں اور الہامات دیکھے ہیں مَیں اُن سے حیران ہوں۔ دو مرتبہ مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا مجھے مرض طاعون ہوگئی ہے اور ورمِ طاعون نمودار ہے۔ اب آج بھی یہی خواب آئی ہے۔ اسی کے قریب قریب ایک الہام بھی ہے جو کسی رنج اور بَلا پر دلالت کرتا ہے اور مُعَبِّرین نے طاعون سے مراد کبھی تو طاعون اور کبھی خارش اور حکام کی طرف سے کوئی عذاب و تکالیف اور کبھی کوئی اور فتنہ رنج دِہ مراد لیا ہے۔ معلوم نہیں کہ اس خواب کی کیا تعبیر ہے۔‘‘

(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحبؓ مدراسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۶۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۸ء ’’جب کتاب اُمہات المؤمنین عیسائیوں کی طرف سے شائع ہوئی تو انجمن حمایت اسلام لاہور کے ممبروں نے گورنمنٹ میں اِس مضمون کا میموریل بھیجا کہ اس مضمون کی اشاعت بند کی جائے اور مصنف سے باز پُرس ہو۔ مگر مَیں اُن کے میموریل کے سخت مخالف تھا اور مَیں نے اپنی تحریر[1] میں صاف طور پر شائع کیا تھا کہ یہ طریق اچھا نہیں۔ مگر اُن لوگوں نے میری صلاح کو قبول نہ کیا بلکہ بدگوئی کی۔ اسی اثنا میں مجھے الہام ہوا کہ

سَتَذْکُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَکُمْ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

یعنی عنقریب تمہیں یہ بات میری یاد آئے گی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ تمہیں اپنے میموریل میں ناکامی رہے گی اور جس امر کو مَیں نے اختیار کیا ہے یعنی مخالفین کے اعتراضات کو ردّ کرنا اور ان کو جواب دینا اس امر کو

---

[1] دیکھیے اشتہار ۴ ؍ مئی ۱۸۹۸ء۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۴۷ تا ۲۴۳ مطبوعہ ۲۰۱۸ء) (مرزا بشیر احمد)

مَیں خدائے تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ یہ الہام قبل از وقت ایک گروہ کثیر کو سنایا گیا تھا چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا یعنی انجمن کی وہ درخواست نامنظور ہوئی۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۳، ۶۰۴)

۱۸۹۸ء ’’مسیح اُس صدیق کو کہتے ہیں جس کے مَسَحْ یعنی چُھونے میں خدا نے برکت رکھی ہو......اور اس کے مقابل پر مسیح اُس معہود دجّال کو بھی کہتے ہیں جس کی خبیث طاقت اور تاثیر سے آفات اور دہریت اور بے ایمانی پیدا ہو۔...... یہی معنے ہیں جو خدا تعالیٰ نے میرے دل میں القاء کئے ہیں۔‘‘ (ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴، صفحہ ۲۹۴)

۱۸۹۸ء ’’مجھے ایک الہام میں یہ فقرات القا ہوئے تھے کہ

يَا مَسِيْحَ الْخَلْقِ عَدْوَانَا

میرے خیال میں ہے کہ عَدْوٰی سے مراد یہی طاعون ہے۔‘‘

’’یعنی اے مسیح جو خلقت کی بھلائی کے لئے بھیجا گیا۔ ہماری طاعون کے دفع کے لئے مدد کر۔‘‘

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۶ و ۴۰۳)

۴؍جولائی ۱۸۹۸ء ’’جہاں براہین احمدیہ[۱] میں اسرار اور معارف کے انعام کا اس عاجز کی نسبت ذکر فرمایا گیا ہے۔ وہاں احمد کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ **يَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰى شَفَتَيْكَ**[۲] اور جہاں دنیا کی برکات کا ذکر کیا گیا ہے وہاں عیسیٰ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ جیسا کہ میرے الہام میں براہین احمدیہ میں فرمایا۔ **يَا عِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ**[۳]۔ ایسا ہی وہ الہام ہے جو فرمایا کہ مَیں تجھے برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ یہ وہ سِر ہے جو مہدی اور عیسیٰ کے نام کی نسبت مجھ کو الہامِ الٰہی سے کھلا اور وہ پیر کا دن اور تیرھویں[۱۳] صفر ۱۳۱۶ھ تھا

۱؎ براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ (ناشر)

۲؎ (ترجمہ) اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی ہے۔ (براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۳؎ (ترجمہ) اے عیسیٰ! میں تجھے کامل اجر بخشوں گا یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا یعنی رفع درجات کروں گا یا دُنیا سے اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور تیرے تابعین کو ان پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا یعنی تیرے ہم عقیدہ اور ہم مشربوں کو حجّت اور برہان اور برکات کے رُو سے دوسرے لوگوں پر قیامت تک فائق رکھوں گا۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۴، ۶۶۵۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

اور جولائی ۱۸۹۸ء کی چوتھی تاریخ تھی جب کہ یہ الہام ہوا۔‘‘ (ایام الصلح ۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۸)

۱۸۹۸ء ’’ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دے دی ہے کہ بہت سے اس جماعت میں سے ہیں جو ابھی اس جماعت سے باہر اور خدا کے علم میں اس جماعت میں داخل ہیں ۔ بار بار ان لوگوں کی نسبت یہ الہام ہوا ہے ۔

يَخِرُّوْنَ سُجَّدًا ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ

یعنی سجدہ میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا! ہمیں بخش کیونکہ ہم خطا پر تھے۔‘‘

(ایام الصلح ۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۲۶)

۱۸۹۸ء ’’ آئندہ موسم بظاہر وہی معلوم ہوتا ہے جو کچھ الہاماً معلوم ہوا تھا ۔ وہ خبر بھی اندیشہ ناک ہے...... دن بہت سخت ہیں ...... مجھے تو یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ دن دنیا کے لئے بڑی بڑی مصیبتوں اور موت اور دُکھ کے دن ہیں ...... مجھے اس بات کا خیال ہے کہ اس شورِ قیامت کے وقت جس کی مجھے الہام الٰہی سے خبر ملی ہے حتی الوسع اپنے عزیز دوست قادیان میں ہوں ۔‘‘

(از مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحبؓ ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۸ء ’’یہ دوا[1] حسب الہامِ الٰہی تیار ہوئی ہے۔‘‘

(اشتہار ’’دوائے طاعون‘‘ مورخہ ۲۳؍جولائی ۱۸۹۸ء ۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۳۹ حاشیہ ۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۸۹۸ء ’’آپ کو وہ الہام یاد ہوگا

قادر ہے وہ بادشاہ ٹوٹا کام بناوے‘‘

(از مکتوب بنام سیٹھ عبد الرحمٰن صاحبؓ مدراسی ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۷۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

یکم اگست ۱۸۹۸ء ’’صبح کی نماز کے بعد حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ’’مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ڈاڑھ کا حصّہ جو بوسیدہ ہوگئی ہے اس کو مَیں نے منہ سے نکالا اور وہ بہت صاف تھا اور اُسے ہاتھ میں رکھا۔‘‘ پھر فرمایا کہ ’’خواب میں دانت اگر ہاتھ سے گرایا جاوے تو وہ مُنذر رہوتا ہے ۔ ورنہ مُبشّر ۔‘‘

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۲، ۲۳ مورخہ ۶، ۱۳؍اگست ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۶)

۱۸۹۸ء ’’جب بعض مخالفین کی مخبری سے میرے پر ٹیکس لگانے کے لئے سرکار کی طرف سے مقدمہ ہوا اور

---

[1] یعنی تریاقِ الٰہی ۔ (مرزا بشیر احمد)

میری طرف سے عُذرداری کی گئی تو مَیں ایک دن چھوٹی مسجد میں چند احباب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور آمد خرچ کا حساب کر رہے تھے کہ مجھ پر ایک کشفی حالت طاری ہوئی اور اس میں دکھایا گیا کہ ہندو تحصیل دار بٹالہ جس کے پاس مقدمہ تھا بدل گیا ہے اور اس کے عوض ایک اَور شخص کرسی پر بیٹھا ہے جو مسلمان ہے اور اس کشف کے ساتھ بعض امور ایسے ظاہر ہوئے جو فتح کی بشارت دیتے تھے۔ تب مَیں نے اُسی وقت یہ کشف حاضرین کو سنا دیا جن میں سے ایک خواجہ جمال الدین صاحب بی۔اے انسپکٹر مدارس جموں و کشمیر تھے اور بہت سے جماعت کے لوگ تھے۔ چنانچہ اس کے بعد ایسا ہوا کہ وہ ہندو تحصیل دار یکا یک بدل گیا اور اس کی جگہ میاں تاج الدین صاحب تحصیل دار بٹالہ مقرر ہوئے جنہوں نے نیک نیتی کے ساتھ اصل حقیقت کو دریافت کر لیا اور جو کچھ تحقیقات سے معلوم ہوا اس کی رپورٹ ڈکسن[۱] صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور میں بھیج دی اور نیک اتفاق یہ ہوا کہ صاحب موصوف بھی زیرک اور انصاف پسند تھے۔ انہوں نے لکھ دیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا ایک شہرت یافتہ فرقہ ہے جن کی نسبت ہم بدظنّی نہیں کر سکتے یعنی جو کچھ عذر کیا گیا ہے وہ واقعی درست ہے۔ اس لئے ٹیکس معاف اور مسل داخل دفتر ہو[۲]۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۶، ۶۰۷)

۱۸۹۸ء ’’میری طبیعت کچھ ایسی واقع تھی کہ مَیں پوشیدہ رہنے کو بہت چاہتا تھا اور مَیں ملنے والوں سے تنگ آجاتا تھا اور کوفتہ خاطر ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ میرا باپ مجھ سے نومید ہو گیا اور سمجھا کہ یہ ہم میں ایک شب باش مہمان کی طرح ہے جو صرف روٹی کھانے کا شریک ہوتا ہے اور گمان کیا کہ یہ شخص خلوت کا عادی ہے اور لوگوں سے وسیع گھر کے ساتھ میل جول رکھنے والا نہیں۔ سو وہ ہمیشہ مجھے اس عادت پر غضب سے اور تیز کاردوں سے ملامت کرتا اور مجھے دن رات اور ظاہر اور درپردہ دُنیا کی ترقی کے لئے نصیحت کیا کرتا تھا اور دُنیا کی آرائشوں کی طرف رغبت دیتا تھا اور میرا دل خدا کی طرف کھنچا جا رہا تھا اور ایسا ہی میرا بھائی مجھے پیش آیا اور وہ اِن باتوں میں میرے باپ سے مشابہ تھا۔ پس خدا نے اِن دونوں کو وفات دی اور زیادہ دیر تک زندہ نہ رکھا اور اُس نے مجھے کہا کہ ایسا[۳] ہی کرنا چاہیے تھا تا تجھ میں خصومت کرنے والے باقی نہ رہیں اور اُن کا الحاح تجھ کو ضرر نہ کرے۔‘‘

(نجم الہدیٰ۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۵۱، ۵۲)

۱؎ Mr. Dixon

۲؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۸ء انکم ٹیکس معاف کیا گیا۔

۳؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) عربی میں الہام کی عبارت یہ ہے۔ ’’كَذَالِكَ لِئَلَّا يَبْقٰى مُنَازِعٌ فِيْكَ وَلَا يَضُرُّكَ اِلْحَاحُ الْاَغْيَارِ۔‘‘ (نجم الہدیٰ۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۵۲)

۳؍ستمبر ۱۸۹۸ء (الف) الہام...... جو حضرت اقدس کو ۳؍ستمبر ۱۸۹۸ء کو ہوا اور جو جناب نے مسجد مبارک میں لکھوا کر چسپاں کر دیا ہے......

''غَثَمَ غَثَمَ غَثَمَ لَہٗ دَفَعَ اِلَیْہِ مِنْ مَّالِہٖ دَفْعَۃً۔''

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۶، ۲۷۔ مورخہ ۶ و ۱۳؍ستمبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۴)

(ب) ''چند ہفتہ ہوئے ہیں مجھے الہام ہوا تھا۔

غَثَمَ لَہٗ۔ دَفَعَ اِلَیْہِ مِنْ مَّالِہٖ دَفْعَۃً۔[1]

اس میں تفہیم یہ ہوئی تھی کہ کوئی شخص کسی مطلب کے حصول پر بہت سا حصّہ اپنے مال میں سے بطور نذر بھجوائے گا۔ مَیں نے اس الہام کو اپنی کتاب میں لکھ لیا تھا بلکہ اپنے گھر کے قریب دیوار پر مسجد کی، نہایت خوشخط یہ الہام لکھ کر چسپاں کر دیا۔ اس الہام میں نہ کسی مدت کا ذکر ہے کہ کب ہوگا اور نہ کسی انسان کا ذکر ہے کہ کس شخص کو ایسی کامیابی ہوگی یا ایسی مسرت ظہور میں آئے گی۔''

(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحبؓ مدراسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۸۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۶؍ستمبر ۱۸۹۸ء ''رات مَیں نے دیکھا کہ ایک بڑا پیالہ شربت کا پیا۔ اس کی حلاوت اِس قدر ہے کہ میری طبیعت برداشت نہیں کرتی با ایں ہمہ مَیں اس کو پیئے جاتا ہوں اور میرے دل میں یہ خیال بھی گزرتا ہے کہ مجھے پیشاب کثرت سے آتا ہے، اتنا میٹھا اور کثیر شربت مَیں کیوں پی رہا ہوں۔ مگر اس پر بھی مَیں اُس پیالے کو پی گیا۔

شربت سے مراد کامیابی ہوتی ہے اور یہ اسلام اور ہماری جماعت کی کامیابی کی بشارت ہے۔''

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۸، ۲۹ مورخہ ۲۰، ۲۷؍ستمبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۳)

۱۸۹۸ء ''مَیں امام الزّمان ہوں اور خدا میری تائید میں ہے اور وہ میرے لئے ایک تیز تلوار کی طرح کھڑا ہے اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائے گا۔ دیکھو مَیں نے وہ حکم پہنچا دیا جو میرے ذمّہ تھا۔''

(ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۷)

---

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) لسان العرب میں ہے۔ ''غَثَمَ لَہٗ مِنَ الْمَالِ غَثْمَۃً۔ اِذَا دَفَعَ لَہٗ دَفْعَۃً'' اور اقرب الموارد میں ہے۔ ''غَثَمَ لَہٗ: دَفَعَ لَہٗ دَفْعَۃً مِّنَ الْمَالِ جَیِّدَۃً۔'' اس لئے الہام کا ترجمہ یہ ہوا۔ اُس نے اپنے مال میں سے اس کے لئے بہت سا حصّہ ایک ہی بار الگ کر دیا۔

۱۸۹۸ء ’’خدا نے ...... مجھے بار بار الہام دیا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی معرفت الٰہی اور کوئی محبّتِ الٰہی تیری معرفت اور محبّت کے برابر نہیں ۔‘‘ (ضرورۃ الامام ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۲)

۳؍اکتوبر ۱۸۹۸ء ’’صبح کو بعد نماز فجر فرمایا کہ

رات کو بعد تہجد لیٹ گیا تو تھوڑی سی غنودگی کے بعد دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ’’سُرمہ چشم آریہ‘‘ کے چار ورق ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ آریہ لوگ اب خود اس کتاب کو چھپوا رہے ہیں ۔‘‘

(الحکم جلد ۲ نمبر ۳۰ مورخہ ۸؍اکتوبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۶)

۱۴؍اکتوبر ۱۸۹۸ء ۱۴؍اکتوبر ۱۸۹۸ء کو مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی خطبہ جمعہ دے رہے تھے ۔ دَورانِ خطبہ فرمایا ۔

’’بنی اسرائیل میں سے جو کافر ہوئے اُن پر خدا نے لعنت کی ، داؤدؑ اور مسیحؑ ابن مریم کی زبان سے ۔ اور یہ اس لئے ہوئی کہ وہ حدِّ اعتدال سے بڑھ نکلے اور نافرمانی کے لئے تجاوز کر گئے ۔ بنی اسرائیل کا ایسا حال ہو گیا تھا کہ نہی عنِ المنکر اور اَمر بِالمعروف قطعاً چھوڑ دیا تھا ۔ چھوٹے بڑوں کی شرارتوں پر اور بڑے چھوٹوں کی شیطنتوں پر رضا مند ہو گئے تھے ۔ اس لئے مسیحؑ اور داؤدؑ کی لسان سے اُن پر لعنت برسی ...... اب پھر وقت آیا ہے کہ دنیا میں سوکھے ہوئے درخت ہَرے ہوں ۔ خدا تعالیٰ کے فضل کی بارش ہو رہی ہے ۔ زمانے کا امام آیا ہے جو ابن مریم کے نام سے آیا ہے اور اس کو داؤد بھی کہا گیا ہے ۔ پس بڑی ضروری اور خطرناک بات ہے کہ ایسا نہ ہو اس کے مقابلہ میں گندی اور ناپاک کوششیں کرنے والے اور اس سے منہ پھیرنے والے اُس لعنت کے نیچے آ جاویں ، جو داؤدؑ اور مسیح ابن مریم کی زبان سے ہوئی ۔‘‘

جس وقت حضرت مولانا صاحب نے یہ فقرہ (خط کشیدہ) فرمایا ۔ اسی وقت حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا کہ ۔

’’یہ لعنت ابھی وزیر آباد میں برسی ہے ۔‘‘

(الحکم جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۲؍اکتوبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۵ ب)

۴؍نومبر ۱۸۹۸ء ’’آج ۴؍نومبر ۱۸۹۸ء میں خواب میں مجھ کو دکھلایا گیا کہ ایک شخص روپیہ بھیجتا ہے ۔ مَیں بہت خوش ہوا اور یقین رکھتا تھا کہ آج ۵۰ روپیہ آئے گا چنانچہ آج ہی ۴؍نومبر ۱۸۹۸ء کو آپ کا

ضمیمہ روپیہ آ گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَجَزَاکُمُ اللّٰہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ روپیہ بھیجنا درگاہِ الٰہی میں قبول ہے۔‘‘

(ازمکتوب بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ ،مکتوبات احمد جلد ۴ صفحہ ۲۱۰ مطبوعہ ۲۰۱۵ء)

۱۸۹۸ء ’’مَیں نے کچھ دن ہوئے خواب میں آپ کی نسبت کچھ بلا اور غم کو دیکھا تھا۔ ایسے خوابوں اور الہاموں کو کوئی ظاہر نہیں کرسکتا۔ مجھے اندیشہ تھا آخر اس کا یہ پہلو ظاہر ہوا۔ یہ تقدیر مبرم تھی جو ظہور میں آئی۔‘‘

(ازمکتوب بنام نواب محمد علی خاں صاحبؓ ۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۳۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۵؍نومبر ۱۸۹۸ء ’’ ۱ اِنِّیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی۔[1] ۲ فَاصْبِرْ حَتّٰی یَأْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ۔ ۳ جَزَآءُ سَیِّئَۃٍ بِمِثْلِھَا۔ ۴ وَتَرْھَقُھُمْ ذِلَّۃٌ۔ ۵ مَالَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ عَاصِمٍ۔ ۶ فَاصْبِرْ حَتّٰی یَأْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ۔ ۷ اِنِّیْ مَعَکُمْ اَسْمَعُ وَاَرٰی۔ ۸ اِنِّیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی۔‘‘

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رجسٹر محاورات العرب[2])

۱۵؍نومبر ۱۸۹۸ء ’’ ۱ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ ۲ اِنَّہٗ طَیِّبٌ مَّقْبُوْلُ الرَّحْمٰنِ۔ ۳ اِتَّقِ اللّٰہَ۔ ۴ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْخَآئِفِیْنَ۔[3]‘‘

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رجسٹر محاورات العرب)

۱۶؍نومبر ۱۸۹۸ء ’’اِنِّیْ مَعَ الْغَفَّارِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔[4]‘‘

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رجسٹر محاورات العرب)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۱ مَیں تم دونوں کے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ ۲ پس تم صبر کرو اس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم نافذ کرے۔ ۳ برائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا۔ ۴ اور ان لوگوں پر ذلّت طاری ہوگی۔ ۵ اللہ (کے عذاب) سے انہیں کوئی نہیں بچا سکے گا۔ ۶ پس تم صبر کرو اس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم نافذ کرے۔ ۷ یقیناً مَیں تمہارے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ ۸ یقیناً مَیں تم دونوں کے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔

[2] (نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) یہ رجسٹر خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے یہ رجسٹر وہی ہے جس کی دوسری طرف رشتہ کے لئے لڑکوں اور لڑکیوں کے نام بھی درج ہیں۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) ۱ مَیں مغلوب ہوں پس میری مدد کر۔ ۲ وہ پاک ہے۔ خدا کا مقبول ہے۔ ۳ اللہ سے ڈر۔ ۴ یقیناً اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) مَیں خدائے غفار کے ساتھ ہوں تیرے پاس اچانک آؤں گا۔

۲۰؍نومبر ۱۸۹۸ء (الف) ’’الہام ۔ محمد علی خان بِاَیِّ عَزِیْزٍ بَعْدَہٗ تَعْلَمُوْنَ
مولوی محمد علی[1] خدا میرا ابھی گنہ بخشے ۔‘‘

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رجسٹر محاورات العرب)

(ب) ’’یہ رات جو پیر کی گزری ہے اس میں غالباً تین بجے کے قریب آپ کی نسبت مجھے الہام ہوا تھا اور وہ یہ ہے ۔

فَبِاَیِّ عَزِیْزٍ بَعْدَہٗ تَعْلَمُوْنَ ۔

یہ اللہ جَلَّ شَانُہٗ کا کلام ہے ۔ وہ آپ کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اس حادثہ کے بعد اور کون سا بڑا حادثہ ہے جس سے تم عبرت پکڑ و گے ۔‘‘

(از مکتوب بنام نواب محمد علی خاں صاحبؓ ۔ مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۳۹۵ مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

۲۱؍نومبر ۱۸۹۸ء ’’شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی...... نے اِس راقم کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی...... میرے بعض دوستوں نے کمال نرمی اور تہذیب سے شیخ صاحب موصوف سے یہ درخواست کی تھی کہ...... آپ مُباہلہ کر کے تصفیہ کر لیں کیونکہ جب کسی طرح جھگڑا فیصلہ نہ ہو سکے تو آخری طریق خدا کا فیصلہ ہے جس کو مباہلہ کہتے ہیں ۔ اور یہ بھی کہا گیا تھا کہ اثر مُباہلہ کے لئے اس طرف سے ایک سال کی شرط ہے اور یہ شرط الہام کی بنا پر ہے...... شیخ محمد حسین نے ...... بجائے اس کے کہ نیک نیّتی سے مُباہلہ کے میدان میں آتا یہ طریق اختیار کیا کہ ایک گندہ اور گالیوں سے پُر اشتہار لکھ کر محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبّتی کے نام سے چھپوا دیا ۔

اس وقت وہ اشتہار میرے سامنے رکھا ہے اور مَیں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین میں آپ فیصلہ کرے اور وہ دعا جو مَیں نے کی ہے یہ ہے کہ

’’اے میرے ذوالجلال پروردگار! اگر مَیں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل اور جھوٹا اور مفتری ہوں جیسا

---

[1] (نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) ان دونوں ناموں کے سامنے یہ دو الہام لکھے ہیں ۔ پہلا الہام جیسا کہ نواب محمد علی خان صاحبؓ کے متعلق ہے ۔ اسی طرح یہ دوسرا الہام مولوی محمد علی صاحب کے متعلق معلوم ہوتا ہے ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔

کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنّہ میں بار بار مجھ کو کذّاب اور دجّال اور مفتری کے لفظ سے یاد کیا ہے اور جیسا کہ اُس نے اور محمد بخش جعفر زٹلّی اور ابوالحسن تبّتی نے اس اشتہار میں جو ۱۰؍نومبر ۱۸۹۸ء کو چھپا ہے میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا تو اے میرے مولیٰ! اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھ پر تیرہ[۱۳] ماہ کے اندر یعنی پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے پندرہ جنوری ۱۹۰۰ء تک ذلّت کی مار وارد کر اور اُن لوگوں کی عزّت اور وجاہت ظاہر کر اور اس روز کے جھگڑے کو فیصلہ فرما۔ لیکن اگر اے میرے آقا! میرے مولیٰ! میرے منعم! میری اُن نعمتوں کے دینے والے جو تو جانتا ہے اور مَیں جانتا ہوں تیری جناب میں میری کچھ عزّت ہے تو مَیں عاجزی سے دُعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ (۱۳) مہینوں میں جو ۱۵؍دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵؍جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کئے جائیں گے۔ شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلّی اور تبّتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کے لئے یہ اشتہار لکھا ہے ذلّت کی مار سے دنیا میں رُسوا کر (یہ تیرہ مہینے خدا تعالیٰ کے الہام سے معلوم ہوئے ہیں۔ یعنی سال پر ایک ماہ اور زیادہ ہے۔ منہ)

غرض اگر یہ لوگ تیری نظر میں سچے اور متّقی اور پرہیزگار اور مَیں کذّاب اور مفتری ہوں تو مجھے ان تیرہ مہینوں میں ذلّت کی مار سے تباہ کر۔ اور اگر تیری جناب میں مجھے وجاہت اور عزت ہے تو میرے لئے یہ نشان ظاہر فرما کہ ان تینوں کو ذلیل، رُسوا اور ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّة کا مصداق کر۔ اٰمین ثمّ اٰمین۔

یہ دُعا تھی جو مَیں نے کی۔ اس کے جواب میں یہ الہام ہوا۔

مَیں ظالم کو ذلیل اور رُسوا کروں گا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا۔[۱]

(ہاتھ کاٹنے سے مراد یہ ہے کہ جن ہاتھوں سے ظالم نے جو حق پر نہیں ہے ناجائز تحریر کا کام لیا وہ ہاتھ اس کی حسرت کا موجب ہوں گے اور افسوس کرے گا کہ کیوں یہ ہاتھ ایسے کام پر چلے۔ منہ)

---

[۱] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) اِلہام میں یہ فقرہ بھی تھا کہ ’’وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا‘‘ سو محمد حسین نے مجسٹریٹ ضلع کی ایک ہی دھمکی سے ہمیشہ کے لئے اس بات کا اقرار کرلیا کہ مَیں کبھی مرزا صاحب کو کافر اور دجّال اور کذّاب نہیں کہوں گا حالانکہ وہ اپنے رسالہ اشاعۃ السنّہ میں عہد کر چکا تھا کہ مَیں اس شخص کو مرتے دم تک کافر اور دجّال کہتا رہوں گا۔ یہی حال ابوالحسن تبّتی اور جعفر زٹلّی کا ہوا۔ اُن کی قلمیں بھی ایسی ٹوٹیں کہ پھر خبر ہی نہیں لگی کہ کہاں گئے۔

(تفصیل کے لئے دیکھیے اشتہار ۱۷؍دسمبر ۱۸۹۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۸۶ تا ۵۹۱ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

اور چند عربی الہامات ہوئے جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱ اِنَّ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ۔ ۲ ضَرْبُ اللّٰهِ اَشَدُّ مِنْ ضَرْبِ النَّاسِ۔ ۳ اِنَّمَآ اَمْرُنَآ اِذَا اَرَدْنَا شَيْئًا اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ ۴ اَتَعْجَبُ لِاَمْرِىْ۔ اِنِّىْ مَعَ الْعُشَّاقِ۔ ۵ اِنِّىْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوالْمَجْدِ وَ الْعُلٰى۔ ۶ وَيَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ۔ ۷ وَيُطْرَحُ بَيْنَ يَدَىَّ۔ ۸ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِّمِثْلِهَا۔ ۹ وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ۔ ۱۰ مَالَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ۔ ۱۱ فَاصْبِرْ حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ۔ ۱۲ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔[۱]

یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے جس کا ماحصل یہی ہے کہ ان دونوں فریق میں سے جن کا ذکر اس اشتہار میں ہے۔ یعنی یہ خاکسار ایک طرف اور شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلّی اور مولوی ابوالحسن تبّتی دوسری طرف خدا کے حکم کے نیچے ہیں ان میں سے جو کاذب ہے وہ ذلیل ہوگا۔ یہ فیصلہ چونکہ الہام کی بناء پر ہے اس لئے حق کے طالبوں کے لئے ایک کُھلا کُھلا نشان ہوکر ہدایت کی راہ اُن پر کھولے گا......

اور عربی الہامات کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ سچے کی ذلّت کے لئے بدزبانی کر رہے ہیں اور منصوبے باندھ رہے ہیں خدا اُن کو ذلیل کرے گا اور میعاد پندرہ[۱۵] دسمبر ۱۸۹۸ء سے تیرہ[۱۳] مہینے ہیں جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے اور ۱۴؍دسمبر ۱۸۹۸ء تک جو دن ہیں وہ توبہ اور رجوع کے لئے مہلت ہے۔ فقط[۲]‘‘

(اشتہار مورخہ ۲۱؍نومبر ۱۸۹۸۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۴۶ تا ۴۵۰ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) ۱ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک رہے ہیں اُن پر ان کے ربّ کی طرف سے غضب نازل ہوگا۔ ۲ اللہ کی مار لوگوں کی مار سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ ۳ ہم جب کسی بات کا ارادہ کریں تو اس کے متعلق ہمارا حکم صرف یہ ہوتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ ۴ کیا تم میرے حکم پر تعجب کرتے ہو۔ مَیں عاشقوں کے ساتھ ہوتا ہوں۔ ۵ مَیں ہی ہوں رحمت کرنے والا مجد اور بزرگی کا مالک۔ ۶ اور ظالم اپنے دونوں ہاتھ کاٹے گا۔ ۷ اور میرے سامنے پھینکا جائے گا۔ ۸ بدی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا۔ ۹ اور ان لوگوں پر ذلّت طاری ہوگی۔ ۱۰ اللہ (کے عذاب) سے کوئی انہیں بچا نہیں سکے گا۔ ۱۱ پس تم صبر کرو اس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم نافذ کرے۔ ۱۲ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو نیکوکار ہوتے ہیں۔

[۲] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’اشتہار بطور مباہلہ ۲۱؍نومبر ۱۸۹۸ء...... میں فریق ظالم اور کاذب کی نسبت یہ عربی الہام تھا کہ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِّمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ۔ یعنی جس قسم کی فریق مظلوم کو بدی پہنچائی گئی ہے اُسی

۲۱/دسمبر ۱۸۹۸ء ''آج صبح کے وقت مجھ کو یہ الہام ہوا۔

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے

بنا بنایا توڑ دے کوئی اُس کا بھید نہ پاوے''

(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب ؓ مدراسی ۔مکتوباتِ احمد جلد ۲ صفحہ ۳۹۱ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۳۱/دسمبر ۱۸۹۸ء ''فرمایا کہ رات یعنی ۳۱/دسمبر ۱۸۹۸ء کی شب کو الہام ہوا۔

اَلسُّهَيْلُ الْبَدْرِيُّ[1]

پھر فرمایا کہ سہیل وہ ستارہ ہے جس کو وَلَدُ الزِّنَا کُش بھی کہتے ہیں کیونکہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو تَکَوُّنِی کیڑے ہلاک ہوجاتے ہیں۔ ابوالفضل نے اسی ستارہ کی نسبت لکھا ہے۔ ع

وَلَدُ الزّنا کش آمد چو ستارۂ یمانی''

(الحکم جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ ۱۰/جنوری ۱۸۹۹ء صفحہ ۶)

۱۸۹۸ء ''خواجہ جمال الدین صاحب بی۔ اے جو ہماری جماعت میں داخل ہیں جب امتحان منصفی میں فیل ہوئے اور ان کو بہت ناکامی اور ناامیدی لاحق ہوئی اور سخت غم ہوا تو اُن کی نسبت مجھے الہام ہوا کہ

سَيُغْفَرُ

یعنی اللہ تعالیٰ اُن کے اس غم کا تدارک کرے گا چنانچہ اس کے مطابق وہ جلد ریاستِ کشمیر میں ایک

بقیہ حاشیہ۔ قسم کی فریق ظالم کو جزا پہنچے گی۔ سو آج یہ پیشگوئی کامل طور پر پوری ہوگئی کیونکہ مولوی محمد حسین نے بدزبانی سے میری ذلّت کی تھی اور میرا نام کافر اور دجّال اور کذّاب اور ملحد رکھا تھا اور یہی فتویٰ کفر وغیرہ کا میری نسبت پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں سے لکھوایا اور اسی بنا پر محمد حسین مذکور کی تعلیم سے اور خود اس کے لکھوانے سے محمد بخش جعفر زٹلی لاہور وغیرہ نے گندے بہتان میرے پر اور میرے گھر کے لوگوں پر لگائے۔ سو اب یہی فتویٰ پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں بلکہ خود محمد حسین کے اُستاد نذیر حسین نے اس کی نسبت دے دیا یعنی یہ کہ وہ کذّاب اور دجّال اور مفتری اور کافر اور بدعتی اور اہل سنّت سے خارج بلکہ اسلام سے خارج ہے۔'' (اشتہار مورخہ ۳/جنوری ۱۸۹۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۸۹ مطبوعہ ۲۰۱۸ء

تفصیل کے لئے دیکھیے اشتہار ۲۷/دسمبر ۱۸۹۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۷۲ تا ۴۷۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

[1] (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) سہیل ستارہ جو عرب علاقوں میں موسم گرما کے بعد ہونے والی بارشوں کے بعد طلوع ہوتا ہے۔

ایسے عہدہ پر ترقی یاب ہوئے جو عہدہ منصفی سے اُن کے لئے بہتر ہوا۔ یعنی وہ تمام ریاست جموں کشمیر کے انسپکٹر مدارس ہو گئے۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۱)

قریباً ۱۸۹۸ء[۱] ''ایک دفعہ ہمارے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں بہت خراب ہوگئی تھیں۔ پلکیں گرگئی تھیں اور پانی بہتا رہتا تھا۔ آخر ہم نے دُعا کی تو الہام ہوا۔

بَرَّقَ طِفْلِیْ بَشِیْرٌ

یعنی میرے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں اچھی ہوگئیں۔

اِس الہام کے ایک ہفتہ بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دے دی اور آنکھیں بالکل تندرست ہوگئیں۔ اس سے پہلے کئی سال انگریزی اور یونانی علاج کیا گیا تھا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا تھا بلکہ حالت اَبتر ہوتی جاتی تھی۔''

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۸)

۱۵؍جنوری ۱۸۹۹ء ''مَا کَانَ اللّٰہُ اَنْ یُّعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ۔''[۲]

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بر اوراق ملحقہ کتاب تعطیر الانام)

۱۸؍جنوری ۱۸۹۹ء ''غِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ۔''

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بر اوراق ملحقہ کتاب تعطیر الانام)

(ترجمہ) پانی خشک ہوگیا اور بات کا فیصلہ ہوا۔ (حقیقۃ المہدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۶)

۳؍فروری ۱۸۹۹ء (الف) ''مجھے ۲۱؍رمضان المبارک ۱۳۱۶ھ جمعہ کی رات میں جس میں انتشارِ رُوحانیت مجھے محسوس ہوتا تھا اور میرے خیال میں تھا کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور آسمان سے نہایت آرام اور آہستگی سے مینہ برس رہا تھا، ایک رؤیا ہوا۔ یہ رؤیا اُن کے لئے ہے جو ہماری گورنمنٹ عالیہ کو ہمیشہ میری نسبت شک میں ڈالنے

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) الہام کی یہ تاریخ تخمینی ہے اور اس تاریخ کے لحاظ سے حضرت میاں بشیر احمدؓ صاحب کی عمر اس وقت پانچ سال کی بنتی ہے حالانکہ آپ قریباً سات سال کی عمر تک آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا رہے اس لئے الہام کی تاریخ غالباً ۱۹۰۰ء کے قریب بنتی ہے۔

۲۔ (ترجمہ از مرتّب) خدا ایسا نہیں کہ انہیں اس حال میں عذاب دے کہ تُو ان میں ہو۔

کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ مَیں نے دیکھا کہ کسی نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ اگر تیرا خدا قادر خدا ہے تو تُو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے بھینس بن جائے۔ تب مَیں نے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پر ہے جس کو کبھی مَیں پتھر اور کبھی لکڑی خیال کرتا ہوں۔ تب مَیں نے یہ معلوم کرتے ہی اس پتھر کو زمین پر پھینک دیا۔ پھر بعد اس کے مَیں نے جنابِ الٰہی میں دُعا کی کہ اس پتھر کو بھینس بنا دیا جائے اور مَیں اس دُعا میں محو ہو گیا۔ جب بعد اس کے مَیں نے سَر اُٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پتھر بھینس بن گیا۔ سب سے پہلے میری نظر اُس کی آنکھوں پر پڑی۔ اُس کی بڑی روشن اور لمبی آنکھیں تھیں۔ تب مَیں یہ دیکھ کر کہ خدا نے پتھر کو جس کی آنکھیں نہیں تھیں ایسی خوبصورت بھینس بنا دیا جس کی ایسی لمبی اور روشن آنکھیں ہیں اور خوبصورت اور مفید جاندار ہے، خدا کی قدرت کو یاد کر کے وجد میں آ گیا اور بلا توقف سجدہ میں گرا اور مَیں سجدہ میں بلند آواز سے خدا تعالیٰ کی بزرگی کا اِن الفاظ سے اقرار کرتا تھا کہ

رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔

اور اس قدر اُونچی آواز تھی کہ مَیں خیال کرتا ہوں کہ وہ آواز دُور دُور جاتی تھی۔ تب مَیں نے ایک عورت سے جو میرے پاس کھڑی تھی جس کا نام بھانو[۱] تھا، اور غالباً اس دُعا کی اُس نے درخواست کی تھی یہ کہا کہ دیکھ ہمارا خدا کیسا قادر خدا ہے جس نے پتھر کو بھینس بنا کر آنکھیں عطا کیں اور مَیں یہ اُس کو کہہ رہا تھا کہ پھر یک دفعہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے تصور سے میرے دل نے جوش مارا اور میرا دل اُس کی تعریف سے پھر دوبارہ بھر گیا اور پھر مَیں پہلی طرح وجد میں آ کر سجدہ میں گر پڑا اور ہر وقت یہ تصور میرے دل کو خدا تعالیٰ کے آستانہ پر یہ کہتے ہوئے گراتا تھا کہ یا الٰہی! تیری کیسی بلند شان ہے تیرے کیسے عجیب کام ہیں کہ تُو نے ایک بے جان پتھر کو بھینس بنا دیا اُس کو لمبی اور روشن آنکھیں عطا کیں جن سے وہ سب کچھ دیکھتا ہے اور نہ صرف یہی بلکہ اُس کے دودھ کی بھی امید ہے۔ قدرت کی باتیں ہیں کہ کیا تھا اور کیا ہو گیا۔ مَیں سجدہ میں ہی تھا کہ آنکھ کُھل گئی۔ قریباً اُس وقت رات کے چار بج چکے تھے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

---

[۱] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) بھانو ایک عورت کا نام تھا جو بسراواں متصل قادیان کی رہنے والی تھی اور مخلص احمدی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر اکثر آتی جاتی تھی۔

مَیں نے اس کی یہ تعبیر[۱] کی ہے کہ وہ ظالم طبع مخالف جو میرے پر خلافِ واقعہ اور سراسر جھوٹ باتیں بنا کر گورنمنٹ تک پہنچاتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے خواب میں ایک پتھر کو بھینس بنا دیا اور اُس کو لمبی اور روشن آنکھیں عطا کیں اِسی طرح انجام کار وہ میری نسبت حُکّام کو بصیرت اور بینائی عطا کرے گا اور وہ اصل حقیقت تک پہنچ جائیں گے۔ یہ خدا کے کام ہیں اور لوگوں کی نظر میں عجیب۔‘‘

(حقیقۃ المہدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۳ تا ۴۴۵)

(ب) ’’اب فوجداری مقدّمہ کی تاریخ ۱۴؍فروری ۱۸۹۹ء ہوگئی ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ اب تک یہی معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کی نیت بخیر نہیں۔ جمعہ کی رات مجھے یہ خواب آئی ہے کہ ایک لکڑی یا پتھر کو مَیں نے جنابِ الٰہی میں دعا کر کے بھینس بنا دیا ہے اور پھر اس خیال سے کہ ایک بڑا نشان ظاہر ہوا ہے۔ سجدہ میں گرا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ میرے خیال میں ہے کہ شاید اس کی یہ تعبیر ہو کہ لکڑی اور پتھر سے مراد وہی سخت دل اور منافق طبع حاکم ہو اور پھر میری دُعا سے اس کا بھینس بن جانا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ وہ ہمارے لئے ایک مفید چیز بن گئی ہے جس کے دُودھ کی اُمید ہے۔ اگر یہ تاویل درست ہے تو امید قوی ہے کہ مقدّمہ پلٹا کھا کر نیک صورت پر آجائے گا اور ہمارے لئے مفید ہوجائے گا اور سجدہ کی تعبیر یہ لکھی ہے کہ دشمن پر فتح ہو۔ الہامات بھی اس کے قریب قریب ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس خواب کے ظہور کا محل کوئی اَور ہو۔ بہرحال ہمارے لئے بہتر ہے خواہ کسی پیرایہ میں ہو۔‘‘

(ماخوذ از مکتوب بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ۔ مکتوبات احمد جلد ۴ صفحہ ۲۱۲ مطبوعہ ۲۰۱۵ء)

۱۸۹۹ء ’’مسٹر ڈوئی[۲] صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے پاس میری نسبت بہ نیت سزا دلانے کے فوجداری میں ایک مقدّمہ پولیس نے بنایا تھا اور اُس کی نسبت خدا تعالیٰ نے مجھے بتلایا کہ ایسی کوشش کرنے والے نامراد

---

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس مقدّمہ[۳] کے متعلق یہ خواب ہے کیونکہ پتھر یا لکڑی سے وہ منافق حاکم مراد ہے جس کا ارادہ یہ ہے کہ بدی پہنچاوے اور جس کی آنکھیں بند ہیں اور پھر بھینس بن جانا اور بڑی بڑی آنکھیں ہوجانا۔ اس کی یہ تعبیر معلوم ہوتی ہے کہ یک دفعہ کوئی ایسے امور پیدا ہوجائیں جن سے حاکم کی آنکھیں کھل جائیں۔‘‘

(از مکتوب بنام چودھری رستم علی صاحبؓ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۶۳۷، ۶۳۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

[۲] Mr. Dowie

[۳] یعنی اس مقدمہ کے متعلق جو پولیس نے مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف دائر کیا تھا۔ (ناشر)

رہیں گے چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اس بارہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا۔

اِنَّا تَجَالَدْنَا فَانْقَطَعَ الْعَدُوُّ وَاَسْبَابُهٗ

یعنی ہم نے تلوار کے ساتھ جنگ کیا۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن ہلاک ہوگیا اور اُس کے اسباب بھی ہلاک ہوئے۔ اس جگہ دشمن سے مراد ایک ڈپٹی انسپکٹر ہے جس نے ناحق عداوت سے مقدّمہ بنایا تھا۔ آخر طاعون سے ہلاک ہوا۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۷)

۱۸۹۹ء ''اِس[۱] کے بعد جو مجھے الہام ہوئے وہ اسی رؤیا کے مؤیّد ہیں۔ وہ بھی ذیل میں لکھتا ہوں تا کہ اُس آخری وقت میں جب یہ باتیں پوری ہوں، لوگوں کے ایمان قوی ہوں ......اور الہامات جو اس خواب کے مؤیّد ہیں یہ ہیں۔

۱ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ ۲ اَنْتَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا۔ اَنْتَ مَعِيْ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ ۳ يَاْتِيْكَ نُصْرَتِيْ۔ ۴ اِنِّيْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ۵ يَا اَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ۔ ۶ غِيْضَ[۲] الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ۔ ۷ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔ ۸ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔ ۹ اِنَّا تَجَالَدْنَا فَانْقَطَعَ الْعَدُوُّ وَاَسْبَابُهٗ۔ ۱۰ وَيْلٌ لَّهُمْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔ ۱۱ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ وَيُوْثَقُ۔ ۱۲ وَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْاَبْرَارِ۔ وَاِنَّهٗ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ۔ ۱۳ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ۔ ۱۴ اِنَّهٗ مِنْ اٰيَةِ اللّٰهِ وَ اِنَّهٗ فَتْحٌ عَظِيْمٌ۔ ۱۵ اَنْتَ اِسْمِيَ الْاَعْلٰى۔ ۱۶ وَاَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ مَحْبُوْبِيْنَ۔ ۱۷ اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِيْ۔ قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

یعنی ۱ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ ۲ اور تُو پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور تو میرے ساتھ ہے اے ابراہیم۔ ۳ میری مدد تجھے پہنچے گی۔ ۴ مَیں رحمان ہوں۔ ۵ اے زمین! اپنے پانی کو یعنی خلافِ واقعہ اور فتنہ انگیز شکایتوں کو جو زمین پر پھیلائی گئی ہیں نگل جا۔ ۶ پانی خشک ہوگیا اور بات کا فیصلہ ہوا۔ ۷ تجھے سلامتی ہے یہ ربِّ رحیم نے فرمایا۔ ۸ اور اے ظالمو! آج تم الگ ہوجاؤ۔ ۹ ہم نے دشمن کو مغلوب کیا اور اس کے تمام اسباب کاٹ دیئے۔ ۱۰ ان پر واویلا ہے۔ کیسے افترا کرتے ہیں۔ ۱۱ ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا اور اپنی شرارتوں سے روکا جائے گا۔ ۱۲ اور

۱؎ یعنی مندرجہ بالا خواب ۳؍فروری ۱۸۹۹ء (مرزا بشیر احمد)

۲؎ (نوٹ از ناشر) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بر اوراق ملحقہ کتاب تعطیر الانام اس الہام کی تاریخ ۱۸؍جنوری ۱۸۹۹ء درج فرمائی ہے۔ یہ اوراق جماعت کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔

خدا نیکوں کے ساتھ ہوگا۔ وہ اُن کی مدد پر قادر ہے۔ ۱۳ مونہہ بگڑیں گے۔ ۱۴ خدا کا یہ نشان ہے اور یہ فتحِ عظیم ہے۔ ۱۵ تُو میرا وہ اِسم ہے جو سب سے بڑا ہے۔ ۱۶ اور تُو محبوبین کے مقام پر ہے۔ ۱۷ مَیں نے تجھے اپنے لئے چُنا۔ ۱۸ کہہ مَیں مامور ہوں اور تمام مومنوں میں سے پہلا ہوں۔'' (حقیقۃ المہدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۶)

۱۸۹۹ء ''وہ مقدمہ جو منشی محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ کی رپورٹ کی بنا پر دائر ہوکر عدالت مسٹر ڈوئی صاحب مجسٹریٹ ضلع گورداسپورہ میں میرے پر چلایا گیا تھا...... اس مقدمہ کے انجام سے خدا تعالیٰ نے پیش از وقت مجھے بذریعہ الہام خبر دے دی کہ وہ مجھے آخرکار دشمنوں کے بدارادے سے سلامت اور محفوظ رکھے گا اور مخالفوں کی کوششیں ضائع جائیں گی۔

سو ایسا ہی وقوع میں آیا...... قبل اِس کے جو یہ مقدمہ دائر ہو مجھے خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے اطلاع دی تھی کہ تم پر ایسا مقدّمہ عنقریب ہونے والا ہے اور اس اطلاع پانے کے بعد مَیں نے دعا کی اور وہ دعا منظور ہوکر آخر میری بریّت ہوئی اور قبل انفصال مقدمہ کے یہ الہام بھی ہوا کہ

تیری عزت اور جان سلامت رہے گی اور دشمنوں کے حملے جو اسی بدغرض کے لئے ہیں اُن سے تجھے بچایا جائے گا۔'' (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۹)

۱۸۹۹ء ''ظہر کی نماز کا وقت تھا کہ یک دفعہ مجھے الہام ہوا کہ

تَرٰی فَخِذًا اَلِیْمًا

یعنی تُو ایک دردناک ران دیکھے گا۔ تب مَیں نے یہ الہام اس[۱] کو سنایا اور پھر بعد اس کے بلاتوقف مَیں نماز کے لئے مسجد کی طرف روانہ ہونے لگا اور وہ بھی میرے ساتھ ہی زینہ پر سے اُترا۔ جب ہم زینہ پر سے اُتر آئے تو دو گھوڑوں پر دو لڑکے سوار دکھائی دیئے جن کی عمر بیس برس کے اندر اندر ہوگی ایک کچھ چھوٹا اور ایک بڑا۔ وہ سوار ہونے کی حالت میں ہی ہمارے پاس آ کر کھڑے ہوگئے ایک نے ان میں سے مجھ کو کہا کہ یہ دوسرا سوار میرا بھائی ہے اور اس کی ران میں سخت درد ہو رہا ہے اس کا کوئی علاج پوچھنے آئے ہیں۔ تب مَیں نے حامد علی کو کہہ دیا کہ گواہ رہ کہ یہ پیشگوئی دو تین منٹ میں ہی پوری ہوگئی۔''

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷)

---

۱ یعنی شیخ حامد علی کو۔ (مرزا بشیر احمد)

۱۰؍مارچ ۱۸۹۹ء ’’۱۰؍مارچ ۱۸۹۹ء کی صبح کو بوقت سیر حضرت حجۃ اللہ نے فرمایا کہ

’’مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مبارکہ سلّمہا اللہ پنجابی زبان میں بول رہی ہے کہ

مینوں کوئی نہیں کہہ سکدا کہ ایسی آئی جس نے ایہہ مصیبت پائی ۔‘‘

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

۱۳؍اپریل ۱۸۹۹ء ’’۱۳؍اپریل ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا۔

اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا

یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر کہ مَیں تجھے ایک پاک لڑکا عنقریب عطا کروں گا اور یہ پنجشنبہ کا دن تھا اور ذی الحج ۱۳۱۶ھ کی دوسری تاریخ تھی جبکہ یہ الہام ہوا اور اس الہام کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا

رَبِّ اَصِحَّ زَوْجَتِیْ هٰذِهٖ

یعنی اے میرے خدا! میری اِس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا اور بیماری سے تندرست کر۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس بچہ کے پیدا ہونے کے وقت کسی بیماری کا اندیشہ[1] ہے۔ سو اس الہام کو مَیں نے اس تمام جماعت کو سنا دیا جو میرے پاس قادیان میں موجود تھے اور اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے بہت سے خط لکھ کر اپنے تمام معزز دوستوں کو اس الہام سے خبر کر دی۔‘‘ (تریاق القلوب۔ رُوحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶، ۲۱۷)

۱۹؍مئی ۱۸۹۹ء ’’۱۹؍مئی ۱۸۹۹ء کو حضرت اقدسؑ کو یہ الہام ہوا تھا۔

’’اِنَّا لَنَعْلَمُ الْاَمْرَ وَاِنَّا عَالِمُوْنَ سَيُبْدَى الْاَمْرُ وَنَنْسِفَنَّ نَسْفًا ۔‘‘[2]

(از خط مولوی عبدالکریم صاحبؓ ۔ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۳؍جون ۱۸۹۹ء صفحہ ۸)

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’بچہ پیدا ہونے کے بعد جیسا کہ الہام کا منشا تھا میری بیوی بیمار ہوگئی چنانچہ اب تک بعض عوارض مرض موجود ہیں اور اعراض شدیدہ سے بفضلہٖ تعالیٰ صحت ہوگئی ہے۔‘‘

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۷ حاشیہ)

[2] (ترجمہ از مرتّب) ہم اصل بات جانتے ہیں اور بے شک ہم جاننے والے ہیں۔ وہ بات عنقریب ظاہر کر دی جائے گی اور یقیناً ہم ذرّہ ذرّہ کر کے اُڑا دیں گے۔

۱۳؍جون ۱۸۹۹ء (الف) ’’جب ۱۳؍جون ۱۸۹۹ء کا دن چڑھا جس پر الہام مذکورہ کی تاریخ کو جو ۱۳؍اپریل ۱۸۹۹ء کو ہوا تھا پورے دو مہینے ہوتے تھے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسی لڑکے کی مجھ میں رُوح بولی اور الہام کے طور پر یہ کلام اس کا مَیں نے سنا۔

اِنِّیْ اَسْقُطُ مِنَ اللّٰہِ وَ اُصِیْبُہٗ

یعنی اَب میرا وقت آ گیا اور مَیں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گروں گا اور پھر اُسی کی طرف جاؤں گا......اور پھر بعد اس کے ۱۴؍جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا۔‘‘

(تریاق القلوب۔روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۷)

(ب) ’’مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ مَیں تجھے ایک اَور لڑکا دوں گا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اَب پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اور اس کے پیدا ہونے کی خبر قریباً دو برس[1] پہلے مجھے دی گئی اور پھر اس وقت دی گئی کہ جب اس کے پیدا ہونے میں قریباً دو مہینے باقی رہتے تھے اور پھر جب یہ پیدا ہونے کو تھا یہ الہام ہوا۔

اِنِّیْ اَسْقُطُ مِنَ اللّٰہِ وَ اُصِیْبُہٗ

یعنی مَیں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤں گا۔ مَیں نے اپنے اجتہاد سے اِس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا اور رُو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اس کی حرکت ہوگی اور یا یہ کہ جلد فوت ہو جائے[2] گا۔ اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے۔‘‘

(تریاق القلوب۔روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴)

۱۳؍جون ۱۸۹۹ء ’’پھر اس[3] کے بعد الہام ہوا۔

کَفٰی ھٰذَا ‘‘[4]

(از خط مولوی عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۳ مورخہ ۳۰؍جون ۱۸۹۹ء صفحہ ۷)

---

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) ایک رنگ میں اس پسر چہارم کا وعدہ اس کے ظہور کے چودہ برس پہلے بھی دیا گیا تھا دیکھیے الہام ۱۸۸۵ء صفحہ ۱۱۳۔

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد بچپن میں ہی ۱۶؍ستمبر ۱۹۰۷ء کو وفات پا گیا۔

[3] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یعنی الہام اِنِّیْ اَسْقُطُ مِنَ اللّٰہِ وَ اُصِیْبُہٗ کے بعد۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) یہ کافی ہے۔

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اب آپ کے ہاں کوئی اور نرینہ بچہ پیدا نہ ہوگا۔

۱۴؍جون ۱۸۹۹ء ’’میرے گھر میں جو ایامِ اُمید تھے ۱۴؍جون کو اوّل دردِزہ کے وقت ہولناک حالت پیدا ہوگئی یعنی بدن تمام سرد ہوگیا اور ضعف کمال کو پہنچا اور غشی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ اس وقت مَیں نے خیال کیا کہ شاید اب اس وقت یہ عاجزہ اس فانی دنیا کو الوداع کہتی ہے۔ بچوں کی سخت دردناک حالت تھی اور دوسرے گھر میں رہنے والی عورتیں اور اُن کی والدہ تمام مُردہ کی طرح اور نیم جان تھے کیونکہ ردّی علامتیں یک دفعہ پیدا ہوگئی تھیں۔ اس حالت میں اُن کا آخری دَم خیال کرکے اور پھر خدا کی قدرت کو بھی مظہر العجائب یقین کرکے اُن کی صحت کے لئے مَیں نے دعا کی۔ یک دفعہ حالت بدل گئی اور الہام ہوا۔

تَحْوِيْلُ الْمَوْتِ

یعنی ہم نے موت کو ٹال دیا اور دوسرے وقت پر ڈال دیا اور بدن پھر گرم ہوگیا اور حواس قائم ہوگئے اور لڑکا پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔‘‘

(ازمکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب ؓ مدراسی۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۹۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۷؍جون ۱۸۹۹ء ’’ایک خواب ۱۷؍جون ۱۸۹۹ء کو آیا اور وہ یہ ہے کہ حضرت اقدس کیا دیکھتے ہیں کہ آگ اور دھواں ہے اور چنگاڑیاں اُڑ کر آپ کی طرف آتی ہیں مگر ضرر نہیں دیتیں۔ اس حال میں آپ یہ پڑھ رہے ہیں۔

’’يَا حَیُّ[1] يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ. اِنَّ رَبِّيْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.‘‘

(منقول از خط مولانا عبدالکریم صاحب ؓ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۳؍جون ۱۸۹۹ء صفحہ ۸)

۲۲؍جون ۱۸۹۹ء فرمایا کہ کل بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ

’’تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔‘‘

(الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۳؍جون ۱۸۹۹ء صفحہ ۷)

۲۵؍جون ۱۸۹۹ء ’’مَیں نے دو روز ہوئے کہ یا کم و بیش آپ کو خواب میں دیکھا تھا۔‘‘

(ازمکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب ؓ مدراسی۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۹۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اے حیّ اے قیّوم! مَیں تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں۔ یقیناً میرا ربّ آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے۔

۱۸۹۹ء ’’جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔‘‘

(از مکتوب بنام بابو الٰہی بخش صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۷۷۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۳۰؍جون ۱۸۹۹ء ’’۳۰؍جون ۱۸۹۹ء میں مجھے یہ الہام ہوا۔

پہلے بیہوشی۔ پھر غشی۔ پھر موت۔

ساتھ ہی اس کے یہ تفہیم ہوئی کہ یہ الہام ایک مخلص دوست کی نسبت ہے جس کی موت سے ہمیں رنج پہنچے گا چنانچہ اپنی جماعت کے بہت سے لوگوں کو یہ الہام سنایا گیا اور الحکم ۳۰؍جون ۱۸۹۹ء میں درج ہو کر شائع کیا گیا۔ پھر آخر جولائی ۱۸۹۹ء میں ہمارے ایک نہایت مخلص دوست یعنی ڈاکٹر محمد بوڑے خاں اسسٹنٹ سرجن ایک ناگہانی موت سے قصور میں گزر گئے۔ اوّل بیہوش رہے پھر یک دفعہ غشی طاری ہوگئی پھر اس ناپائیدار دنیا سے کوچ کیا اور اُن کی موت اور اس الہام میں صرف بیس۲ بائیس۲۲ دن کا فرق تھا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴)

۱۸۹۹ء ’’صبح حضرت اقدس کو یہ رؤیا ہوتی ہے کہ حضرت ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند سلّمہا اللہ تعالیٰ گویا حضرت اقدس کے گھر میں رونق افروز ہوئی ہیں۔ حضرت اقدس رؤیا میں عاجز راقم عبدالکریم کو جو اُس وقت حضور اقدس کے پاس بیٹھا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ملکہ معظّمہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم رنجہ فرما ہوئی ہیں اور دو۲ روز قیام فرمایا ہے ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے۔ اِس رؤیا کی تعبیر یہ تھی کہ حضرت کے ساتھ کوئی نصرتِ الٰہی شامل ہوئی چاہتی ہے۔‘‘[1]

(از خط مولانا عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۳)

---

[1] (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) اس ہفتہ میں سب سے عجیب اور دلچسپ بات جو واقع ہوئی......وہ ایک چٹھی کا حضرت کے نام آنا تھا۔ اس میں پختہ ثبوت اور تفصیل سے لکھا ہے کہ جلال آباد (علاقہ کابل) کے علاقہ میں یوز آسف نبی کا چبوترہ موجود ہے اور وہاں مشہور ہے کہ دو۲ ہزار برس ہوئے کہ یہ نبی شام سے یہاں آیا تھا اور سرکار کابل کی طرف سے کچھ جاگیر بھی اس چبوترہ کے نام ہے...... اس خط سے حضرت اقدس اِس قدر خوش ہوئے کہ فرمایا ’’اللہ تعالیٰ گواہ اور علیم ہے کہ اگر مجھے کوئی کروڑوں روپئے لادیتا تو مَیں کبھی اتنا خوش نہ ہوتا جیسا اس خط نے مجھے خوشی بخشی ہے۔‘‘ ......خدا کا علم اور قدرت دیکھیے ظہر کے وقت اس رؤیا کی صحیح تاویل پوری ہوگئی۔‘‘

(از خط حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۳)

۱۸۹۹ء (الف) ’’ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت دَرد ہوئی۔ ایک دَم قرار نہ تھا۔ کسی شخص سے مَیں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج ہے۔ اس نے کہا کہ علاجِ دندان اخراجِ دندان اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا۔ تب اُس وقت مجھے غنودگی آ گئی اور مَیں زمین پر بے تابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا اور چارپائی پاس بچھی تھی مَیں نے بے تابی کی حالت میں اُس چارپائی کی پائینتی پر اپنا سر رکھ دیا اور تھوڑی سی نیند آ گئی۔ جب مَیں بیدار ہوا تو دَرد کا نام ونشان نہ تھا اور زبان پر یہ الہام جاری تھا۔

اِذَا مَرِضْتَ فَهُوَ يَشْفِيْ

یعنی جب تُو بیمار ہوتا ہے تو وہ تجھے شفا دیتا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۶، ۲۴۷)[۱]

(ب) ’’(حضرت) مولوی نورالدین صاحب کو ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ ہوا لگاتار دانت کا سخت درد رہا اور سوائے اُکھڑوانے کے کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا۔

فرمایا[۲]: مجھے بھی ایک دفعہ خطرناک درد ہوا۔ یہاں تک کہ مارے درد کے غشی ہوگئی۔ اس میں الہام ہوا۔

وَاِذَا مَرِضْتَ فَهُوَ يَشْفِيْ

جب اُٹھا تو درد جاتا رہا۔‘‘ (از خط مولوی عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۴)

۶؍جولائی ۱۸۹۹ء ’’۶؍جولائی کی رات کو خدا تعالیٰ نے بہشت ودوزخ کا نظارہ آپ کو دکھایا اوّل بہشت دکھائی گئی اور اس کے ہر قسم کے ثمرات ونعماء دکھائی گئیں اتنے میں الہام ہوا۔

يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔[۳]

پھر دوزخ دکھایا گیا۔ وہ سخت مکروہ اور پاخانہ کی شکل تھا۔ اتنے میں الہاماً زبان پر جاری ہوا۔

۱؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ الہام یہاں اس لئے لایا گیا ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے (جو جزب میں درج ہے) معلوم ہوتا ہے کہ ۱۰؍جولائی ۱۸۹۹ء سے یہ پہلے کا الہام ہے۔

۲؎ یعنی حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ (مرزا بشیر احمد)

۳؎ (ترجمہ) اس کی مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ (اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۶۲)

لَوۡ لَا فَضۡلُ اللّٰہِ وَرَحۡمَتُہٗ عَلَیَّ لَاُلۡقِیَ رَاۡسِیۡ فِیۡ ھٰذَا الۡکَنِیۡفِ۔ ''[۱] [۲]

(از خط مولانا عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۴)

۲۷؍اگست ۱۸۹۹ء ''مجھ کو اپنی نسبت یہ الہام ہوا۔

''خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے۔ آسمان سے کئی تخت اُترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔ دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت ملائکہ[۳] نے تیری مدد کی۔''

(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحبؓ مدراسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۴۰۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۳۰؍اگست ۱۸۹۹ء ''۳۰؍اگست کو خدا نے اپنے برگزیدہ کو یوں بشارت دی ہے۔

رحمتِ الٰہی کے چُپکے سامان۔''

(منقول از خط مولانا عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۳۲ مورخہ ۹؍ستمبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۵)

۳۰؍اگست ۱۸۹۹ء ''اِسی تاریخ کو رؤیا میں حضرت اقدس نے نبض پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ اِس سے ذلّت کی آواز آتی ہے یا نصرت کی۔ تو نبض سے نصرت کی آواز آئی۔''

(خط مولوی عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۳۲ مورخہ ۹؍ستمبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۵)

۲؍ستمبر ۱۸۹۹ء ''اِس قدر فقرہ کہ

رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاکۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰھِدِیۡنَ۔

۱۔ (ترجمہ) ''اگر خدا کا فضل و رحمت مجھ پر نہ ہوتی تو میرا سر اس پاخانہ میں ڈالا جاتا۔ یہ ایک انعامِ الٰہی کی طرز ہے کہ خدا نے آپ کو ایسے مکان کے لئے بنایا ہی نہیں اس سے پیشتر مدّت ہوئی حضرت کچھ لوگوں کو اس تاریک غار میں دیکھ چکے تھے۔''

(از خط مولوی عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۴)

۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) احادیث نبویہ میں دنیا کو ایک روڑی کی صورت میں بتایا گیا ہے پس وحی الٰہی ان احادیث کی تصدیق کرتی ہے اور معنے اس کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت نے ہی مجھے دنیا سے بے رغبت کیا ہے ورنہ مَیں بھی اِسی مزبلہ کا ایک کیڑا ہوتا۔

۳۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) اربعین نمبر ۳ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۸ وضمیمہ تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۷۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ وحی الٰہی ''ملائکہ نے تیری مدد کی'' کی دوسری قراءت ''فرشتوں نے تیری مدد کی'' ہے۔

اس وقت جو مَیں یہی مقام لکھ رہا تھا، الہام ہوا اور آج دوسری ستمبر ۱۸۹۹ء روز شنبہ اور ایک بجے کا عمل، وقت نماز ظہر ہے۔'' (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۲ حاشیہ)

۱۴؍ستمبر ۱۸۹۹ء ''۱۴؍ستمبر ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا۔

ایک عزت[1] کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لَكَ خِطَابُ الْعِزَّةِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔

یہ تمام خدائے پاک قدیر کا کلام ہے...... مَیں اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنے سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس جھگڑے کے فیصلہ کرنے کے لئے جو کسی حد تک پُرانا ہوگیا ہے اور حد سے زیادہ تکذیب اور تکفیر ہو چکی ہے۔ کوئی ایسا برکت اور رحمت اور فضل اور صلح کاری کا نشان ظاہر کرے گا کہ وہ انسانی ہاتھوں سے برتر اور پاک تر ہوگا۔ تب ایسی کھلی کھلی سچائی کو دیکھ کر لوگوں کے خیالات میں ایک تبدیلی واقع ہوگی اور نیک طینت آدمیوں کے کینے یک دفعہ رفع ہو جائیں گے۔'' (ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۱ تا ۵۰۴)

۱۸؍ستمبر ۱۸۹۹ء '' آج مَیں نے ۱۸؍ستمبر ۱۸۹۹ء کو بروز دوشنبہ خواب میں دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے۔ آہستہ آہستہ مینہ برس رہا ہے۔ مَیں نے شاید خواب میں یہ کہا کہ ہم تو ابھی دُعا کرنے کو تھے کہ بارش ہو، سو ہو ہی گئی۔

مَیں نہیں جانتا کہ عنقریب بارش ہو جائے یا ہمارے الہام ۱۳؍ستمبر[2] ۱۸۹۹ء ''ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لَكَ خِطَابُ الْعِزَّةِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا'' کے متعلق خدا کی رحمت اور فتح و نصرت کی بارش ہماری جماعت پر ہوگی یا دونو ہی ہو جاویں۔ ہماری خواب سچی ہے۔ اس کا ظہور ضرور ہوگا۔ دونو میں سے ایک بات ضرور ہوگی یعنی یا تو خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے بارانِ رحمت کا دروازہ آسمان سے کھلے گا یا غیر معمولی کوئی نشان روحانی فتح اور نصرت کا ظاہر ہوگا مگر نشان ہوگا نہ معمولی بات۔''

(الحکم جلد ۳ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۷)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا ہے اور مجھے یہ ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے۔''

(از مکتوب بنام ایڈیٹر صاحب اخبار عام۔ مکتوبات احمد جلد ۵ صفحہ ۵۴۴ مطبوعہ ۲۰۱۵ء)

۲۔ (نوٹ از ناشر) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کی تاریخ نزول تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۱ میں ۱۴؍ستمبر ۱۸۹۹ء تحریر فرمائی ہے۔

۱۹/ستمبر ۱۸۹۹ء ''۱۹/ستمبر ۱۸۹۹ء کو خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے اپنا کلام مجھ پر نازل کیا۔

اِنَّا اَخْرَجْنَا لَکَ زُرُوْعًا یَا اِبْرَاھِیْمُ۔

یعنی اے ابراہیم! ہم تیرے لئے ربیع کی کھیتیاں اُگائیں گے۔ زُرُوْعٌ، زَرْعٌ کی جمع ہے اور زَرْعٌ عربی زبان میں ربیع کی کھیتی یعنی کنکؔ و جَو وغیرہ کو کہتے ہیں مگر آثار ایسے نہیں ہیں کہ یہ الہام اپنے ظاہر معنوں کے رُو سے پورا ہو کیونکہ ربیع کی تخم ریزی کے ایام گویا گزر گئے لہٰذا مجھے صرف اجتہاد سے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ تجھے کیا غم ہے۔ تیری کھیتیاں تو بہت نکلیں گی۔ یعنی ہم تیری تمام حاجات کے متکفّل ہیں۔''

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۴ حاشیہ)

۴/اکتوبر ۱۸۹۹ء ''ایک اَور دوسرا الہام متشابہات میں سے ہے جو ۴/اکتوبر ۱۸۹۹ء کو مجھے ہوا اور وہ یہ ہے کہ

قیصرِ ہند کی طرف سے شکریہ

اب یہ ایسا لفظ ہے کہ حیرت میں ڈالتا ہے کیونکہ مَیں ایک گوشہ نشین آدمی ہوں اور ہر یک قابلِ پسند خدمت سے عاری اور قبل از موت اپنے تئیں مردہ سمجھتا ہوں۔ میرا شکریہ کیسا۔ سو ایسے الہام متشابہات میں سے ہوتے ہیں جب تک خود خدا ان کی حقیقت ظاہر نہ کرے۔'' (ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۴ حاشیہ)

۲۰/اکتوبر ۱۸۹۹ء ''۲۰/اکتوبر ۱۸۹۹ء کو خواب میں مجھے یہ دکھایا گیا کہ ایک لڑکا[۱] ہے جس کا نام عزیزؔ ہے اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطانؔ کا لفظ ہے۔ وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا

---

[۱] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا ہے کہ ''رؤیا مذکور اشارتاً درج ہوئی تھی ورنہ صاف طور پر آپ نے فرمایا تھا کہ ''عزیز احمد خلف مرزا سلطان احمد کو میں نے دیکھا ہے۔'' (الحکم مورخہ ۱۰/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

چنانچہ یہ رؤیا اس طرح پوری ہوئی کہ اواخر فروری ۱۹۰۶ء میں اس رؤیا کے قریباً ساڑھے چھ سال بعد حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

اس رؤیا میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی طرف منسوب کرنے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف حضرت مرزا عزیز احمد صاحب بلکہ مرزا سلطان احمد صاحب بھی حضورؑ کی بیعت میں داخل ہو کر

گیا۔ مَیں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔

مَیں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی ہے کہ عزیزؔ عزت پانے والے کو کہتے ہیں اور سلطان جو خواب میں اس لڑکے کا باپ سمجھا گیا ہے۔ یہ لفظ یعنی سلطان عربی زبان میں اُس دلیل کو کہتے ہیں کہ جو ایسی بیّن الظہور ہو جو بباعث اپنے نہایت درجہ کے روشن ہونے کے دلوں پر اپنا تسلّط کرلے گویا سلطان کا لفظ تسلّط سے لیا گیا ہے اور سلطان عربی زبان میں ہر ایک قسم کی دلیل کو نہیں کہتے بلکہ ایسی دلیل کو کہتے ہیں کہ جو اپنی قبولیت اور روشنی کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کرلے اور طبائع سلیمہ پر اُس کا تسلّطِ تام ہو جائے۔ پس اس لحاظ سے کہ خواب میں عزیز جو سلطان کا لڑکا معلوم ہوا اس کی یہ تعبیر ہوئی کہ ایسا نشان جو لوگوں کے دلوں پر تسلّط کرنے والا ہوگا ظہور میں آئے گا اور اس نشان کے ظہور کا نتیجہ جس کو دوسرے لفظوں میں اس نشان کا بچہ کہہ سکتے ہیں دلوں میں میرا عزیز ہونا ہوگا جس کو خواب میں عزیز کے تمثّل سے ظاہر کیا گیا۔“

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۵، ۵۰۶)

۲۱/اکتوبر ۱۸۹۹ء ”ایک خواب...... ابھی ۲۱/اکتوبر ۱۸۹۹ء کو مَیں نے دیکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ مَیں نے خواب میں محبّی اخویم مفتی محمد صادق کو دیکھا...... کہ نہایت روشن اور چمکتا ہوا ان کا چہرہ ہے اور ایک لباس فاخرہ جو سفید ہے پہنے ہوئے ہیں اور ہم دونوں ایک بگھی میں سوار ہیں اور وہ لیٹے ہوئے ہیں اور ان کی کمر پر مَیں نے ہاتھ رکھا ہوا ہے۔

یہ خواب ہے اور اس کی تعبیر جو خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے یہ ہے کہ صدق جس سے مَیں محبّت رکھتا ہوں ایک چمک کے ساتھ ظاہر ہوگا اور جیسا کہ مَیں نے صادق کو دیکھا ہے کہ اس کا چہرہ چمکتا ہے اسی طرح وہ وقت قریب ہے کہ مَیں صادق سمجھا جاؤں گا اور صدق کی چمک لوگوں پر پڑے گی۔“

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۴، ۵۰۵)

بقیہ حاشیہ۔ جسمانی رشتہ کے علاوہ روحانی طور پر بھی فرزندی میں داخل ہو جائیں گے۔ سو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ حضرت ممدوح بھی ۲۵/دسمبر ۱۹۳۰ء کو اپنے چھوٹے بھائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہو گئے۔

۱۸۹۹ء ’’مبشروں کا زوال نہیں ہوتا۔ گورنر[1] جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا۔‘‘
(الحکم جلد ۳ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۶)

۱۸۹۹ء ’’خدا نے مجھے تلوار کے ساتھ نہیں بھیجا اور نہ مجھے جہاد کا حکم دیا بلکہ مجھے خبر دی کہ تیرے ساتھ آشتی اور صلح پھیلے گی۔ ایک درندہ بکری کے ساتھ صلح کرے گا اور ایک سانپ بچوں کے ساتھ کھیلے گا۔ یہ خدا کا ارادہ ہے گو لوگ تعجب کی راہ سے دیکھیں۔‘‘ (اشتہار واجب الاظہار۔ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۲۱)

۵ر جنوری ۱۹۰۰ء ’’میرے چچا زاد بھائیوں میں سے امام الدین نام ایک سخت مخالف تھا۔ اُس نے یہ ایک فتنہ برپا کیا کہ ہمارے گھر کے آگے ایک دیوار کھینچ دی اور ایسے موقعہ پر دیوار کھینچی کہ مسجد میں آنے جانے کا راستہ رُک گیا اور جو مہمان میری نشست کی جگہ پر میرے پاس آتے تھے یا مسجد میں آتے تھے وہ بھی آنے سے رُک گئے اور مجھے اور میری جماعت کو سخت تکلیف پہنچی۔ گویا ہم محاصرہ میں آ گئے۔ ناچار دیوانی میں منشی خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج کے محکمہ میں نالش کی گئی۔ جب نالش ہو چکی تو بعد میں معلوم ہوا کہ یہ مقدمہ ناقابلِ فتح ہے اور اس میں یہ مشکلات ہیں کہ جس زمین پر دیوار کھینچی گئی ہے اس کی نسبت کسی پہلے وقت کی مثل کی رُو سے ثابت ہوتا ہے کہ مدّعا علیہ یعنی امام الدین قدیم سے اس کا قابض ہے اور یہ زمین دراصل کسی اَور شریک کی تھی جس کا نام غلام جیلانی تھا اور اس کے قبضہ میں سے نکل گئی تھی تب اس نے امام الدین کو اس زمین کا قابض خیال کر کے گورداسپور میں بصیغہءِ دیوانی نالش کی تھی اور بوجہ ثبوت مخالفانہ قبضہ کے وہ نالش خارج ہو گئی تھی تب سے امام الدین کا اس پر قبضہ چلا آتا ہے......

اس سخت مشکل کو دیکھ کر ہمارے وکیل خواجہ کمال الدین نے ہمیں یہ بھی صلاح دی تھی کہ بہتر ہوگا کہ اس مقدمہ میں صلح کی جائے۔ یعنی امام الدین کو بطور خود کچھ روپیہ دے کر راضی کر لیا جائے لہٰذا مَیں نے مجبوراً اس تجویز کو پسند کر لیا تھا مگر وہ ایسا انسان نہیں تھا جو راضی ہوتا۔ اس کو مجھ سے بلکہ دین اسلام سے ایک ذاتی بُغض تھا اور اس کو پتہ لگ گیا تھا کہ مقدمہ چلانے کا اِن پر قطعاً دروازہ بند ہے لہٰذا وہ اپنی شوخی میں اَور بھی بڑھ گیا۔ آخر ہم نے اس بات کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیا...... اور امام الدین کی یہاں تک بدنیتی تھی کہ ہمارے گھر کے آگے جو صحن تھا جس میں آ کر ہماری جماعت کے یکّے ٹھہرتے تھے وہاں ہر وقت مزاحمت کرتا اور گالیاں

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ’’ہمارا نام حَکَمِ عَامّ بھی ہے جس کا ترجمہ اگر انگریزی میں کیا جائے تو گورنر جنرل ہوتا ہے۔‘‘ (الحکم مورخہ ۲۴ر جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۶)

نکالتا تھا اور نہ صرف اِسی قدر بلکہ اُس نے یہ بھی ارادہ کیا تھا کہ ہمارا مقدمہ خارج ہونے کے بعد ایک لمبی دیوار ہمارے گھر کے دروازوں کے آگے کھینچ دے تا ہم قیدیوں کی طرح محاصرہ میں آجائیں اور گھر سے باہر نکل نہ سکیں اور نہ باہر جاسکیں۔ یہ دن بڑی تشویش کے تھے یہاں تک کہ ہم ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ[1] کا مصداق ہوگئے اور بیٹھے بیٹھے ایک مصیبت پیش آگئی۔ اِس لئے جنابِ الٰہی میں دعا کی گئی اور اُس سے مدد مانگی گئی تب بعد دعا مندرجہ ذیل الہام ہوا۔

اور یہ الہام علیحدہ علیحدہ وقت کے نہیں بلکہ ایک ہی دفعہ ایک ہی وقت میں ہوا۔ مجھے یاد ہے کہ اُس وقت سیّد فضل شاہ صاحب لاہوری برادر سیّد ناصر شاہ صاحب اورسیئر متعین بارہ مولہ کشمیر میرے پیر دبا رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ یہ سلسلہ الہام دیوار کے مقدمہ کی نسبت شروع ہوا۔

مَیں نے سیّد صاحب کو کہا کہ یہ دیوار کے مقدمہ کی نسبت الہام ہے آپ جیسا جیسا یہ الہام ہوتا جائے لکھتے جائیں چنانچہ انہوں نے قلم دوات اور کاغذ لے لیا۔ پس ایسا ہوا کہ ہر ایک دفعہ غنودگی کی حالت طاری ہوکر ایک ایک فقرہ وحی الٰہی کا جیسا کہ سنت اللہ ہے زبان پر نازل ہوتا تھا اور جب ایک فقرہ ختم ہوجاتا تھا اور لکھا جاتا تھا تو پھر غنودگی آتی تھی اور دوسرا فقرہ وحیِ الٰہی کا زبان پر جاری ہوتا تھا یہاں تک کہ کُل وحی الٰہی نازل ہوکر سیّد فضل شاہ صاحب لاہوری کے قلم سے لکھی گئی اور اس میں تفہیم ہوئی کہ یہ اُس دیوار کے متعلق ہے جو امام الدین نے کھینچی ہے جس کا مقدمہ عدالت میں دائر ہے اور یہ تفہیم ہوئی کہ انجام کار اِس مقدمہ میں فتح ہوگی چنانچہ مَیں نے اپنی ایک کثیر جماعت کو یہ وحی الٰہی سنا دی اور اس کے معنے اور شانِ نزول سے اطلاع دے دی اور اخبار الحکم[2] میں چھپوا دیا اور سب کو کہہ دیا کہ اگرچہ مقدمہ اَب خطرناک اور صورت نومیدی کی ہے مگر آخر خدا تعالیٰ کچھ ایسے اسباب پیدا کردے گا جس میں ہماری فتح ہوگی کیونکہ وحیِ الٰہی کا خلاصہ مضمون یہی تھا۔ اب ہم اس وحی الٰہی کو مع ترجمہ ذیل میں لکھتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

۱ اَلرَّحٰی تَدُوْرُ وَيَنْزِلُ الْقَضَآءُ۔ ۲ اِنَّ فَضْلَ[3] اللّٰهِ لَاٰتٍ وَّلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرُدَّ مَا اَتٰی۔ ۳ قُلْ

---

[1] (ترجمہ از ناشر) زمین اپنی فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی۔

[2] دیکھیے الحکم مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰۔ (شمس)

[3] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں ’’عجب بات ہے کہ اِس الہام میں بشارت فضل کے لفظ سے شروع ہوتی ہے اور جس کے ہاتھ سے بروقت نزول یہ وحی قلمبند کرائی گئی اس کا نام بھی فضل ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۰ حاشیہ)

اِیْ وَ رَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ لَا یَتَبَدَّلُ وَ لَا یَخْفٰی۔ ۴ وَ یَنْزِلُ مَا تَعْجَبُ مِنْهُ۔ ۵ وَحْیٌ مِّنْ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی۔ ۶ اِنَّ رَبِّیْ لَا یَضِلُّ وَلَا یَنْسٰی۔ ۷ ظَفَرٌ مُّبِیْنٌ۔ ۸ وَاِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ ۹ اَنْتَ مَعِیْ وَ اَنَا مَعَكَ۔ ۱۰ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُ فِیْ غَیِّهٖ یَتَمَطّٰی۔ ۱۱ اِنَّهٗ مَعَكَ وَ اِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَمَا اَخْفٰی۔ ۱۲ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یَعْلَمُ كُلَّ شَیْءٍ وَّ یَرٰی۔ ۱۳ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ یُحْسِنُوْنَ الْحُسْنٰی۔ ۱۴ اِنَّا اَرْسَلْنَا اَحْمَدَ اِلٰی قَوْمِهٖ فَاَعْرَضُوْا وَقَالُوْا كَذَّابٌ اَشِرٌ۔ وَجَعَلُوْا یَشْهَدُوْنَ عَلَیْهِ وَیَسِیْلُوْنَ اِلَیْهِ كَمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ۔ ۱۵ اِنَّ حِبِّیْ قَرِیْبٌ اِنَّهٗ قَرِیْبٌ مُّسْتَتِرٌ۔

(ترجمہ) ۱ چکی پھرے گی اور قضاوقدر نازل ہوگی یعنی مقدمہ کی صورت بدل جائے گی جیسا کہ چکی جب گردش کرتی ہے تو وہ حصہ چکی کا جو سامنے ہوتا ہے بباعث گردش کے پردہ میں آجاتا ہے اور وہ حصہ جو پردہ میں ہوتا ہے وہ سامنے آجاتا ہے مطلب یہ کہ مقدمہ کی موجودہ حالت میں جو صورتِ مقدمہ حاکم کی نظر کے سامنے ہے جو ہمارے لئے مضر اور نقصان رسان ہے یہ صورت قائم نہیں رہے گی اور ایک دوسری صورت پیدا ہوجائے گی جو ہمارے لئے مفید ہے اور جیسا کہ چکی کو گردش دینے سے جو مُنہ کے سامنے حصہ چکی کا ہوتا ہے وہ پیچھے کو چلا جاتا ہے۔ اور جو پیچھے کا حصہ ہوتا ہے وہ مُنہ کے سامنے آجاتا ہے اسی طرح جو مخفی اور درپردہ باتیں ہیں وہ منہ کے سامنے آجائیں گی اور ظاہر ہوجائیں گی اور جو ظاہر ہیں وہ ناقابلِ التفات اور مخفی ہوجائیں گی اور پھر بعد اس کے فرمایا کہ ۲ یہ خدا کا فضل ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے یہ ضرور آئے گا اور کسی کی مجال نہیں جو اُس کو رد کرسکے یعنی آسمان پر یہ فیصلہ یافتہ امر ہے کہ یہ صورت موجودہ مقدمہ کی جس سے یاس اور نومیدی ٹپکتی ہے یک دفعہ اُٹھا دی جائے گی اور ایک اور صورت ظاہر ہوجائے گی جو ہماری کامیابی کے لئے مفید ہے جس کا ہنوز کسی کو علم نہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ۳ کہہ مجھے میرے خدا کی قسم ہے کہ یہی بات سچ ہے اِس امر میں نہ کچھ فرق آئے گا اور نہ یہ امر پوشیدہ رہے گا ۴ اور ایک بات پیدا ہوجائے گی جو تجھے تعجب میں ڈالے گی۔ ۵ یہ اُس خدا کی وحی ہے جو بلند آسمانوں کا خدا ہے ۶ میرا ربّ اس صراط مستقیم کو نہیں چھوڑتا جو اپنے برگزیدہ بندوں سے عادت رکھتا ہے اور وہ اپنے ان بندوں کو بھولتا نہیں جو مدد کرنے کے لائق ہیں۔ ۷ سو تمہیں اِس مقدمہ میں کھلی کھلی فتح ہوگی ۸ مگر اس فیصلہ میں اُس وقت تک تاخیر ہے جو خدا نے مقرر کر رکھا ہے۔ ۹ تُو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۱۰ تو کہہ ہر ایک امر میرے خدا کے اختیار میں ہے پھر اس مخالف کو اس کی گمراہی اور ناز اور تکبر میں چھوڑ دے (یہ فقرہ وحی الٰہی کا ایک تسلی دینے کا فقرہ ہے کیونکہ جب ہماری نالش کے بعد اکثر قانون دان سمجھ گئے تھے کہ یہ دعویٰ بے بنیاد ہے

ضرور خارج ہوجائے گا اور امام الدین مدعا علیہ کو ہر ایک پہلو سے یہ خبریں مل گئی تھیں کہ قانون کے رُو سے ہماری کامیابی کی سبیل بند ہے تو اِس وجہ سے اُس کا تکبر بہت بڑھ گیا تھا اور وہ دعوے سے کہتا تھا کہ وہ مقدمہ عنقریب خارج ہوجائے گا بلکہ یہی سمجھو کہ خارج ہوگیا اور شریر لوگوں نے اُس کا ساتھ دیا۔ چنانچہ یہ بات قریباً تمام گاؤں میں مشہور ہوگئی تھی کہ اس مقدمہ کو ہمارے مخالفوں نے ایسا سمجھ لیا ہے کہ گویا مقدمہ اُن کے حق میں فیصلہ ہوگیا ہے سو اِس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیوں اِس قدر ناز اور رعونت دکھلا رہے ہو ہر ایک امر خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے جو چاہے کرسکتا ہے اور پھر مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ ۱۱ وہ قادر تیرے ساتھ ہے اُس کو پوشیدہ باتوں کا علم ہے بلکہ جو نہایت پوشیدہ باتیں ہیں جو انسان کے فہم سے بھی برتر ہیں وہ بھی اُس کو معلوم ہیں ماحصل اس فقرہ وحی الٰہی کا یہ ہے کہ اس جگہ بھی ایک پوشیدہ امر ہے کہ جواب تک نہ تجھے معلوم ہے اور نہ تمہارے وکیل کو اور نہ اُس حاکم کو جس کی عدالت میں یہ مقدمہ ہے اور پھر فرمایا کہ ۱۲ وہی خدا حقیقی معبود ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں انسان کو نہیں چاہیے کہ کسی دوسرے پر توکل کرے کہ گویا وہ اُس کا معبود ہے ایک خدا ہی ہے جو یہ صفت اپنے اندر رکھتا ہے وہی ہے جس کو ہر ایک چیز کا علم ہے اور جو ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے ۱۳ اور وہ خدا اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اُس سے ڈرتے ہیں اور جب کوئی نیکی کرتے ہیں تو نیکی کے تمام باریک لوازم کو ادا کرتے ہیں سطحی طور پر نیکی نہیں کرتے اور نہ ناقص طور پر بلکہ اُس کی عمیق در عمیق شاخوں کو بجالاتے ہیں اور کمال خوبی سے اُس کا انجام دیتے ہیں سو اُنہیں کی خدا مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اس کی پسندیدہ راہوں کے خادم ہوتے ہیں اور اُن پر چلتے ہیں اور چلاتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ۱۴ ہم نے احمد کو یعنی اِس عاجز کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس قوم اُس سے رُوگردان ہوگئی اور انہوں نے کہا کہ یہ تو کذاب ہے دنیا کے لالچ میں پڑا ہوا ہے یعنی ایسے ایسے حیلوں سے دنیا کمانا چاہتا ہے اور انہوں نے عدالتوں میں اُس پر گواہیاں دیں تا اُس کو گرفتار کرادیں اور وہ ایک تُند سیلاب کی طرح جو اوپر سے نیچے کی طرف آتا ہے اُس پر اپنے حملوں کے ساتھ گر رہے ہیں۔ مگر وہ کہتا ہے کہ ۱۵ میرا پیارا مجھ سے بہت قریب ہے وہ قریب تو ہے مگر مخالفوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔"[1]

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۸ تا ۲۸۳)

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ "یہ پیشگوئی قبل از وقت بلکہ کئی مہینے فیصلہ سے پہلے عام طور پر شائع ہوچکی تھی اور الحکم اخبار[2] میں درج ہوکر دور دراز مُلک کے لوگوں تک اس کی خبر پہنچ چکی تھی پھر فیصلہ کا دن آیا......سو ایسا

[2] یعنی الحکم مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰ پر (ناشر)

۲۸؍فروری ۱۹۰۰ء ’’فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ۔‘‘

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بر اوراق ملحقہ کتاب تعطیر الانام)

(ترجمہ) پس جبکہ خدا نے پہاڑ پر تجلّی کی۔ (براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۲؍مارچ[۱] ۱۹۰۰ء ’’چند ماہ کا عرصہ گزرتا ہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام کو الہام ہوا تھا۔

بقیہ حاشیہ۔ اتفاق ہوا کہ اس دن ہمارے وکیل خواجہ کمال الدین کو خیال آیا کہ پُرانی مثل کا انڈکس دیکھنا چاہیے یعنی ضمیمہ جس میں ضروری احکام کا خلاصہ ہوتا ہے۔ جب وہ دیکھا گیا تو اُس میں وہ بات نکلی جس کے نکلنے کی توقع نہ تھی۔ یعنی حاکم کا تصدیق شدہ یہ حکم نکلا کہ اس زمین پر قابض نہ صرف امام الدین ہے بلکہ میرزا غلام مرتضٰی یعنی میرے والد صاحب بھی قابض ہیں۔ تب یہ دیکھنے سے میرے وکیل نے سمجھ لیا کہ ہمارا مقدمہ فتح ہو گیا۔ حاکم کے پاس یہ بیان کیا گیا۔ اس نے فی الفور وہ انڈکس طلب کیا اور چونکہ دیکھتے ہی اس پر حقیقت کُھل گئی اس لئے اس نے بلا توقف امام الدین پر ڈگری زمین کی بمعہ خرچہ کر دی۔ اگر وہ کاغذ پیش نہ ہوتا تو حاکم مجبوّز بجز اس کے کیا کر سکتا تھا کہ مقدمہ کو خارج کرتا اور دشمن بدخواہ کے ہاتھ سے ہمیں تکلیفیں اُٹھانی پڑتیں۔ یہ خدا کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اور یہ پیشگوئی درحقیقت ایک پیشگوئی نہیں بلکہ دو[۲] پیشگوئیاں ہیں کیونکہ ایک تو اس میں فتح کا وعدہ ہے اور دوسرے ایک امر مخفی کے ظاہر کرنے کا وعدہ ہے جو سب کی نظر سے پوشیدہ تھا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۳، ۲۸۴)

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) مذکورہ بالا فیصلہ جیسا کہ الحکم مورخہ ۱۷؍اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۴ سے معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲؍اگست ۱۹۰۱ء کو ہوا جس میں ڈسٹرکٹ جج گورداسپور نے دیوار گرانے اور سفید میدان میں کسی جدید تعمیر نہ کرنے کا دوامی حکم دیا اور ایک سو روپیہ بطور حرجانہ مدعی کو علاوہ اخراجات مقدمہ کے دیئے جانے کا حکم صادر فرمایا جسے حضرت اقدس نے کمال فیاضی سے مرزا امام الدین کی درخواست پر اسے معاف کر دیا۔

[۱] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) میاں امام الدین صاحبؓ سکنہ سیکھواں ضلع گورداسپور نے الہام اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ کی تاریخ ۲؍مارچ ۱۹۰۰ء لکھی ہے۔ دیکھیے رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۵ صفحہ ۶۲۔

اَلْاَمْرَاضُ[1] تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ...... ایسا ہی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ[2] کا بھی الہام ہوا۔‘‘ (الحکم جلد ۴ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۶؍اگست ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰)

۱۱؍اپریل ۱۹۰۰ء (الف) ’’عید اُضحی[3] کی صبح کو مجھے الہام ہوا کہ کچھ عربی میں بولو۔ چنانچہ بہت احباب کو اِس بات سے اطلاع دی گئی اور اِس سے پہلے مَیں نے کبھی عربی زبان میں کوئی تقریر نہیں کی تھی لیکن اُس دن مَیں عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ایک بلیغ فصیح پُر معانی کلام عربی میں میری زبان میں جاری کی جو کتاب خطبہ الہامیہ میں درج ہے۔ وہ کئی جُز کی تقریر ہے جو ایک ہی وقت میں کھڑے ہو کر زبانی فی البدیہہ کہی گئی اور خدا نے اپنے الہام میں اس کا نام نشان رکھا کیونکہ وہ زبانی تقریر محض خدائی قوت سے ظہور میں آئی۔ مَیں ہرگز یقین نہیں مانتا کہ کوئی فصیح اور اہلِ علم اور ادیب عربی بھی زبانی طور پر ایسی تقریر کھڑا ہو کر کر سکے۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۸)

۱؎ (ترجمہ) یعنی بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی...... اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۲؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) ’’اِس الہامی پیشگوئی کے مطابق ملک میں وَبا ہیضہ وغیرہ جس شدّت کے ساتھ پھیلے ہیں اور جس قدر جانیں ان کی نذر ہوئی ہیں وہ کوئی مخفی امر نہیں...... یہ الہام ایسے وقت میں ہوا تھا جبکہ ابھی ہیضہ وغیرہ امراض کا پنجاب میں نام ونشان نہ تھا...... ایسا ہی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کا الہام بھی ہوا تھا جس سے حضرت اقدس کے کسی مخلص دوست کی موت کا پتہ ملتا ہے آخر یہ ساری باتیں (جو خدائے علیم کا کلام تھا) اپنے وقت پر پوری ہوئیں اور ان الہامات کے موافق ہماری جماعت کے بعض نہایت مخلص اور پُر جوش دوست ہم سے علیحدہ ہوئے۔ ازاں جملہ میاں محمد اکبر صاحب ٹھیکیدار ساکن بٹالہ ہیں جو اس الہام کے موافق فوت ہوئے۔‘‘

(الحکم مورخہ ۱۶؍اگست ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰)

۳؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) الحکم جلد ۴ نمبر ۱۴ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۰ء صفحہ ۲ میں لکھا ہے۔

’’آج عید کی صبح کو مولانا موصوف (یعنی مولانا عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی) اندر تشریف لے گئے اور عرض کیا کہ ’’مَیں آج خصوصیت کے ساتھ عرض کرنے کو آیا ہوں کہ آپ تقریر ضرور کریں خواہ چند فقرے ہی ہوں۔‘‘ آپ نے فرمایا کہ ’’خدا نے ہی حکم دیا ہے۔‘‘ اور فرمایا کہ رات کو الہام ہوا ہے کہ ’’مجمع میں کچھ عربی فقرے پڑھو۔ مَیں کوئی اَور مجمع سمجھتا تھا شاید یہی مجمع ہو۔‘‘

(ب) ''۱۱؍اپریل ۱۹۰۰ء کو عید اضحیٰ کے دن صبح کے وقت مجھے الہام ہوا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو۔ تمہیں قوت دی گئی اور نیز یہ الہام ہوا۔

کَلَامٌ اُفْصِحَتْ[1] مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ

یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے......تب مَیں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور مَیں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی، ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اوّل کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام الٰہی کے بیان کر سکے۔ جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ[2] الہامیہ

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اُفْصِحَتْ میں ضمیر کلام کی طرف جاتی ہے جو باعتبار معنی جمع قرار دیتے ہوئے ضمیر مؤنث لائی گئی۔ چنانچہ کلام بمعنی مجموعہ کلمات استعمال ہو کر اس کی صفت جمع لانا بھی ثابت ہے جیسا کہ مُزَاحِم عُقَیْلِی کا قول ہے

لَظَلَّ رَهِيْنًا خَاشِعَ الطَّرْفِ حَطَّهٗ
تَحَلُّبُ جَدْوٰی وَالْكَلَامُ الطَّرَائِفِ

(لسان العرب حرف المیم زیر لفظ کلم)

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اسی خطبہ الہامیہ کے متعلق دو خوابیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلمِ مبارک سے لکھی ہوئی ملی ہیں۔ ۱۹؍اپریل ۱۹۰۰ء کی تاریخ دے کر حضورؑ نے میاں عبداللہ صاحب سنوری کی مندرجہ ذیل خواب لکھی ہے کہ میاں عبداللہ سنوری کہتے ہیں کہ ''منشی غلام قادر مرحوم سنور والے یہاں آئے ہیں ان سے انہوں نے پوچھا کہ اِس جلسہ کی بابت اُس طرف کی خبر دو۔ کیا کہتے ہیں۔ تو اُس نے جواب دیا کہ اُوپر بڑی دُھوم مچ رہی ہے۔ یہ خواب بعینہٖ سیّد امیر علی شاہ صاحب کے خواب سے مشابہ ہے کیونکہ انہوں نے دیکھا تھا کہ جس وقت عربی خطبہ بروز عید پڑھا جاتا تھا اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام جلسہ میں موجود ہیں اور اس خطبہ کو سن رہے ہیں۔ یہ خواب عین خطبہ پڑھنے کے وقت ہی بطور کشف اسی جگہ بیٹھے ہوئے ان کو معلوم ہو گیا تھا۔''

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام براوراق ملحقہ کتاب تعطیر الانام)

رکھا گیا لوگوں میں سنائی گئی اُس وقت حاضرین کی تعداد شاید دو سَو کے قریب ہوگی۔ سبحان اللہ اس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا مجھے معلوم نہیں کہ مَیں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ مَیں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا...... یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کرسکتا۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۵، ۳۷۶)

(ج) ''ھٰذَا ھُوَالْکِتَابُ الَّذِیْ اُلْھِمْتُ حِصَّۃً مِّنْہُ مِنْ رَّبِّ الْعِبَادِ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ مِّنَ الْاَعْیَادِ فَقَرَاْتُہٗ عَلَی الْحَاضِرِیْنَ بِاِنْطَاقِ الرُّوْحِ الْاَمِیْنِ مِنْ غَیْرِ مَدَدِ التَّرْقِیْمِ وَالتَّدْوِیْنِ۔ فَلَاشَکَّ اَنَّہٗ اٰیَۃٌ مِّنَ الْاٰیَاتِ۔ وَ مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یَّنْطِقَ کَمِثْلِیْ مُرْتَجِلًا مُّسْتَحْضِرًا فِیْ مِثْلِ ھٰذِہِ الْعِبَارَاتِ...... وَاِنَّہٗ صَنِیْعَۃُ اِحْسَانِ الْحَضْرَۃِ وَ مَطِیَّۃُ تَبْلِیْغِ النَّاسِ اِلَی السَّعَادَۃِ وَ اِنَّہٗ غَیْثٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعْدَ مَا اَمْحَلَتِ الْبِلَادُ وَ عَمَّ الْفَسَادُ۔ وَ لَنْ تَجِدَ ھٰذِہِ الْمَعَارِفَ فِی الْاٰثَارِ الْمُنْتَقَاۃِ الْمُدَوَّنَۃِ مِنَ الثِّقَاتِ۔ بَلْ ھِیَ حَقَآئِقُ اُوْحِیَتْ اِلَیَّ مِنْ رَّبِّ الْکَآئِنَاتِ۔''

(سرورق خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۱)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) یہ (خطبہ الہامیہ) وہ کتاب ہے جس کا ایک حصّہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عید (عیدالاضحیٰ ۱۳۱۷ھ جو بتاریخ ۱۱؍ اپریل ۱۹۰۰ء تھی) کے دن الہام ہوا تھا اور پہلے سے لکھوانے اور تحریر میں لانے کے بغیر مَیں نے محض روح امین کے بلوانے پر حاضرین کے سامنے پڑھا تھا۔ اس لئے اس بات میں کچھ بھی شک نہیں کہ یہ ایک بڑا بھاری نشانِ الٰہی ہے۔ اور اس طرح فی البدیہہ زبانی ایسی عبارت میں بولنا جیسا کہ مَیں نے یہ خطبہ پڑھا تھا کسی بشر کی طاقت میں نہیں ہے...... یہ بارگاہِ الٰہی کا ایک عظیم الشان احسان ہے اور لوگوں کو سعادت تک پہنچانے کے لئے ایک سواری ہے اور اُس قحط کے بعد جو تمام بلاد پر محیط ہوگیا تھا اور جب کہ دنیا پر تباہی چھا گئی تھی یہ نشان خدا تعالیٰ کی طرف سے بارانِ رحمت بن کر آیا اور ایسے حقائق و معارف چیدہ سے چیدہ تصانیف سلف وخلف ثقات میں بھی قطعاً نہیں مل سکتے بلکہ یہ وہ حقائق ہیں جو ربّ العالمین کی طرف سے بذریعہ وحی مجھے بتائے گئے ہیں۔

۱۱؍اپریل ۱۹۰۰ء بمقام مسجد اقصیٰ قادیان

’’یَا عِبَادَ اللّٰہِ فَکِّرُوْا فِیْ یَوْمِکُمْ ھٰذَا یَوْمِ الْاَضْحٰی۔ فَاِنَّہٗ اُوْدِعَ اَسْرَارًا لِاُولِی النُّھٰی۔ وَ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ یُضَحّٰی بِکَثِیْرٍ مِّنَ الْعَجْمَاوَاتِ۔ وَ تُنْحَرُ اٰبَالٌ مِّنَ الْجِمَالِ وَ خَنَاطِیْلُ مِنَ الْبَقَرَاتِ۔ وَ تُذْبَحُ اَقَاطِیْعُ مِنَ الْغَنَمِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاۃِ رَبِّ الْکَائِنَاتِ۔ وَ کَذَالِکَ یُفْعَلُ مِنْ اِبْتِدَآءِ زَمَانِ الْاِسْلَامِ۔ اِلٰی ھٰذِہِ الْاَیَّامِ۔ وَ ظَنِّیْ اَنَّ الْاَضَاحِیَ فِیْ شَرِیْعَتِنَا الْغَرَّاءِ۔ قَدْ خَرَجَتْ مِنْ حَدِّ الْاِحْصَاءِ۔ وَ فَاقَتْ ضَحَایَا الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ مِنْ اُمَمِ الْاَنْبِیَآءِ۔ وَ بَلَغَتْ کَثْرَۃُ الذَّبَائِحِ اِلٰی حَدٍّ غُطِّیَ بِہٖ وَجْہُ الْاَرْضِ مِنَ الدِّمَاءِ۔ حَتّٰی لَوْ جُمِعَتْ دِمَاءُھَا وَ اُرِیْدَ اِجْرَاءُھَا لَجَرَتْ مِنْھَا الْاَنْھَارُ۔ وَسَالَتِ الْبِحَارُ وَ فَاضَتِ الْغُدُرُ وَ الْاَوْدِیَۃُ الْکِبَارُ۔ وَ قَدْ عُدَّ ھٰذَا الْعَمَلُ فِیْ مِلَّتِنَا مِمَّا یُقَرِّبُ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ وَ حُسِبَ کَمَطِیَّۃٍ تُحَاکِی الْبَرْقَ فِی السَّیْرِ وَ لُمْعَانَہٗ۔ فَلِاَجْلِ

(ترجمہ) اے خدا کے بندو! اپنے اس دن میں کہ جو بقر عید کا دن ہے غور کرو اور سوچو کیونکہ اِن قربانیوں میں عقل مندوں کے لئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلے اونٹوں کے اور کئی گلے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں۔ اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح زمانۂ اسلام کے ابتدا سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے۔ اور میرا گمان ہے کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے باہر ہیں۔ اور ان کو اُن قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی امتوں کے لوگ کیا کرتے تھے۔ اور قربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اُن کے خون جمع کئے جائیں اور اُن کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں اور دریا بہ نکلیں اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے۔ اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اُس سواری کی طرح یہ سمجھے گئے ہیں کہ جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور اِسی وجہ سے ان ذبح

ذَالِكَ سُمِّيَ الضَّحَايَا قُرْبَانًا۔ بِمَا وَرَدَ اِنَّهَا تَزِيْدُ قُرْبًا وَ لُقْيَانًا۔ كُلَّ مَنْ قَرَّبَ اِخْلَاصًا وَتَعَبُّدًا وَ اِيْمَانًا۔ وَ اِنَّهَا مِنْ اَعْظَمِ نُسُكِ الشَّرِيْعَةِ۔ وَ لِذَالِكَ سُمِّيَتْ بِالنَّسِيْكَةِ۔ وَالنُّسُكُ اَلطَّاعَةُ وَ الْعِبَادَةُ فِي اللِّسَانِ الْعَرَبِيَّةِ۔ وَ كَذَالِكَ جَآءَ لَفْظُ النُّسُكِ بِمَعْنَى ذَبْحِ الذَّبِيْحَةِ۔ فَهٰذَا الْاِشْتِرَاكُ يَدُلُّ قَطْعًا عَلٰى اَنَّ الْعَابِدَ فِي الْحَقِيْقَةِ هُوَ الَّذِيْ ذَبَحَ نَفْسَهٗ وَ قُوَاهُ۔ وَ كُلَّ مَنْ اَصْبَاهُ لِرِضٰى رَبِّ الْخَلِيْقَةِ وَ ذَبَّ الْهَوٰى۔ حَتّٰى تَهَافَتَ وَانْمَحٰى۔ وَ ذَابَ وَ غَابَ وَ اخْتَفٰى۔ وَ هَبَّتْ عَلَيْهِ عَوَاصِفُ الْفَنَاءِ۔ وَ سَفَتْ ذَرَّاتِهٖ شَدَائِدُ هٰذِهِ الْهَوْجَاءِ۔ وَ مَنْ فَكَّرَ فِيْ هٰذَيْنِ الْمَفْهُوْمَيْنِ الْمُشْتَرِكَيْنِ۔ وَ تَدَبَّرَ الْمَقَامَ بِتَيَقُّظِ الْقَلْبِ وَ فَتْحِ الْعَيْنَيْنِ۔ فَلَا يَبْقٰى لَهٗ خَفَآءٌ وَلَا مِرَآءٌ۔ فِيْ اَنَّ هٰذَا اِيْمَآءٌ۔ اِلٰى اَنَّ

بقیہ ترجمہ۔ ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا کرتا ہے اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نَسِیْکَہ ہے اور نُسُك کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نُسُك اُن جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک کہ جو نُسُك کے معنوں میں پایا جاتا ہے قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کے اُن محبوبوں کے جن کی طرف اُس کا دِل کھینچا گیا ہے اپنے رب کی رضا جوئی کے لئے ذبح کر ڈالا ہے اور خواہش نفسانی کو دفع کیا یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں اور نابود ہو گئیں اور وہ خود بھی گداز ہو گیا اور اس کے وجود کا کچھ نمود نہ رہا اور چھپ گیا اور فنا کی تند ہوائیں اس پر چلیں اور اس کے وجود کے ذرّات کو اس ہوا کے سخت دھکّے اُڑا کر لے گئے۔ اور جس شخص نے ان دونوں مفہوموں میں کہ جو باہم نسک کے لفظ میں مشارکت رکھتے ہیں غور کی ہو گی اور اس مقام کو تدبّر کی نگاہ سے دیکھا ہو گا اور اپنے دل کی بیداری اور دونوں آنکھوں کے کھولنے سے پیش و پس کو زیر نظر رکھا ہو گا پس اُس پر پوشیدہ نہیں رہے گا اور اس امر میں کسی قسم کی نزاع اس کے دامن کو نہیں پکڑے گی کہ یہ دو معنوں کا اشتراک کہ جو نسک کے لفظ میں پایا جاتا ہے اس بھید کی طرف اشارہ ہے کہ

اَلْعِبَادَةَ الْمُنْجِيَةَ مِنَ الْخَسَارَةِ۔ هِيَ ذَبْحُ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ۔ وَ نَحْرُهَا بِمُدَى الْاِنْقِطَاعِ اِلَى اللّٰهِ ذِي الْاٰلَاءِ وَ الْاَمْرِ وَ الْاِمَارَةِ۔ مَعَ تَحَمُّلِ اَنْوَاعِ الْمَرَارَةِ۔ لِتَنْجُوَ النَّفْسُ مِنْ مَّوْتِ الْغَرَارَةِ۔ وَ هٰذَا هُوَ مَعْنَى الْاِسْلَامِ۔ وَ حَقِيْقَةُ الْاِنْقِيَادِ التَّامِّ۔ وَالْمُسْلِمُ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ وَلَهٗ نَحَرَ نَاقَةَ نَفْسِهٖ وَ تَلَّهَا لِلْجَبِيْنِ۔ وَمَا نَسِيَ الْحَيْنَ فِيْ حِيْنٍ۔ فَحَاصِلُ الْكَلَامِ اَنَّ النُّسُكَ وَ الضَّحَايَا فِي الْاِسْلَامِ۔ هِيَ تَذْكِرَةٌ لِّهٰذَا الْمَرَامِ۔ وَ حَثٌّ عَلٰى تَحْصِيْلِ هٰذَا الْمَقَامِ۔ وَ اِرْهَاصٌ لِحَقِيْقَةٍ تَحْصُلُ بَعْدَ السُّلُوْكِ التَّامِّ۔ فَوَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ كَانَ يَبْتَغِيْ رِضَاءَ اللّٰهِ الْوَدُوْدِ۔ اَنْ يَّفْهَمَ هٰذِهِ الْحَقِيْقَةَ وَ يَجْعَلَهَا عَيْنَ الْمَقْصُوْدِ۔ وَ يُدْخِلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى تَسْرِيَ فِيْ كُلِّ ذَرَّةِ الْوُجُوْدِ۔ وَ لَا يَهْدَءُ وَ لَا يَسْكُنُ قَبْلَ اَدَاءِ هٰذِهِ الضَّحِيَّةِ لِلرَّبِّ الْمَعْبُوْدِ۔ وَ لَا

بقیہ ترجمہ۔ وہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے وہ اس نفس امارہ کا ذبح کرنا ہے کہ جو بُرے کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے اور ایسا حاکم ہے کہ ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے پس نجات اس میں ہے کہ اس بُرا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاردوں سے ذبح کر دیا جائے اور خلقت سے قطع تعلق کر کے خدا تعالیٰ کو اپنا مونس اور آرام جان قرار دیا جائے اور اس کے ساتھ انواع اقسام کی تلخیوں کی برداشت بھی کی جائے تا نفس غفلت کی موت سے نجات پاوے اور یہی اسلام کے معنے ہیں اور یہی کامل اطاعت کی حقیقت ہے اور مسلمان وہ ہے جس نے اپنا منہ ذبح ہونے کے لئے خدا تعالیٰ کے آگے رکھ دیا ہو۔ اور اپنے نفس کی اونٹنی کو اس کے لئے قربان کر دیا ہو اور ذبح کے لئے پیشانی کے بل اس کو گرا دیا ہو اور موت سے ایک دم غافل نہ ہو۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ ذبیحہ اور قربانیاں جو اسلام میں مروّج ہیں وہ سب اسی مقصود کے لئے جو بذل نفس ہے بطور یاددہانی ہیں اور اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ایک ترغیب ہے اور اُس حقیقت کے لئے جو سلوک تام کے بعد حاصل ہوتی ہے ایک ارہاص ہے۔ پس ہر ایک مرد مومن اور عورت مومنہ پر جو خدائے ودود کی رضا کی طالب ہے واجب ہے کہ اس حقیقت کو سمجھے اور اس کو اپنے مقصود کا عین قرار دے اور اِس حقیقت کو اپنے نفس کے اندر داخل کرے یہاں تک کہ وہ حقیقت ہر ذرّہ وجود میں داخل ہو جائے۔ اور راحت اور آرام اختیار نہ کرے جب تک کہ اس قربانی کو اپنے رب معبود کے لئے ادا نہ کر لے۔ اور

يَقْنَعُ بِنَمُوْذَجٍ وَ قِشْرٍ كَالْجُهَلَآءِ وَ الْعُمْيَانِ۔ بَلْ يُؤَدِّيْ حَقِيْقَةَ اَضْحَاتِهٖ۔ وَ يَقْضِيْ بِجَمِيْعِ حَصَاتِهٖ۔ وَ رُوْحِ تُقَاتِهٖ رُوْحَ الْقُرْبَانِ۔ هٰذَا هُوَ مُنْتَهٰى سُلُوْكِ السَّالِكِيْنَ۔ وَغَايَةُ مَقْصَدِ الْعَارِفِيْنَ۔ وَ عَلَيْهِ يُخْتَتَمُ جَمِيْعُ مَدَارِجِ الْاَتْقِيَاءِ۔ وَبِهٖ يَكْمُلُ سَائِرُ مَرَاحِلِ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الْاَصْفِيَآءِ۔ وَ اِلَيْهِ يَنْتَهِيْ سَيْرُ الْاَوْلِيَاءِ۔ وَاِذَا بَلَغْتَ اِلٰى هٰذَا فَقَدْ بَلَّغْتَ جُهْدَكَ اِلَى الْاِنْتِهَاءِ۔ وَ فُزْتَ بِمَرْتَبَةِ الْفَنَاءِ۔ فَحِيْنَئِذٍ تَبْلُغُ شَجَرَةُ سُلُوْكِكَ اِلٰى اَتَمِّ النَّمَاءِ۔ وَ تَصِلُ عُنُقُ رُوْحِكَ اِلٰى لُعَاعِ رَوْضَةِ الْقُدْسِ وَ الْكِبْرِيَاءِ۔ كَالنَّاقَةِ الْعَنْقَاءِ۔ اِذَا اَوْصَلَتْ عُنُقَهَا اِلَى الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ۔ وَ بَعْدَ ذَالِكَ جَذَبَاتٌ وَنَفَحَاتٌ وَ تَجَلِّيَاتٌ مِّنَ الْحَضْرَةِ الْاَحَدِيَّةِ لِيَقْطَعَ بَعْضَ بَقَايَا عُرُوْقِ الْبَشَرِيَّةِ۔ وَبَعْدَ ذَالِكَ اِحْيَاءٌ وَ اِبْقَاءٌ وَ اِدْنَاءٌ لِلنَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ الرَّاضِيَةِ الْمَرْضِيَّةِ الْفَانِيَةِ۔ لِيَسْتَعِدَّ الْعَبْدُ لِقَبُوْلِ الْفَيْضِ بَعْدَ الْحَيَاةِ الثَّانِيَةِ۔ وَ بَعْدَ ذَالِكَ يُكْسَى الْاِنْسَانُ

بقیہ ترجمہ۔ جاہلوں اور نادانوں کی طرح صرف نمونہ اور پوست بے مغز پر قناعت نہ کر بیٹھے بلکہ چاہیے کہ اپنی قربانی کی حقیقت کو بجالاوے اور اپنی ساری عقل کے ساتھ اور اپنی پرہیزگاری کی روح سے قربانی کی روح کو ادا کرے۔ یہ وہ درجہ ہے جس پر سالکوں کا سلوک انتہا پذیر ہوتا ہے اور عارفوں کا مقصد اپنی غایت کو پہنچتا ہے۔ اور اس پر تمام درجے پرہیزگاروں کے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور سب منزلیں راست بازوں اور برگزیدوں کی پوری ہو جاتی ہیں۔ اور یہاں تک پہنچ کر سیر اولیاء کا اپنے انتہائی نقطہ تک جا پہنچتا ہے۔ اور جب تو اس مقام تک پہنچ گیا تو تُو نے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دیا اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔ پس اس وقت تیرے سلوک کا درخت اپنے کامل نشوونما تک پہنچ جائے گا اور تیری رُوح کی گردن تقدس اور بزرگی کے مرغزار کے نرم سبزہ تک پہنچ جائے گی۔ اُس اونٹنی کی مانند جس کی گردن لمبی ہو اور اُس نے اپنی گردن کو ایک سبز درخت تک پہنچا دیا ہو اور اس کے بعد حضرتِ احدیت کے جذبات ہیں اور خوشبوئیں ہیں اور تجلّیات ہیں تا وہ بعض اُن رگوں کو کاٹ دے کہ جو بشریت میں سے باقی رہ گئی ہوں۔ اور بعد اس کے زندہ کرنا ہے اور باقی رکھنا اور قریب کرنا اُس نفس کا جو خدا کے ساتھ آرام پکڑ چکا ہے جو خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی اور فنا شدہ ہے تا کہ یہ بندہ حیاتِ ثانی کے بعد قبولِ فیض کے لئے مستعد ہو جائے اور اس کے بعد انسان کامل کو حضرتِ احدیت کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا

الْكَامِلُ حُلَّةَ الْخِلَافَةِ مِنَ الْحَضْرَةِ۔ وَ يُصَبَّغُ بِصِبْغِ صِفَاتِ الْأُلُوْهِيَّةِ۔ عَلٰى وَجْهِ الظِّلِّيَّةِ۔ تَحْقِيْقًا لِّمَقَامِ الْخِلَافَةِ۔ وَ بَعْدَ ذَالِكَ يَنْزِلُ اِلَى الْخَلْقِ لِيَجْذِبَهُمْ اِلَى الرُّوْحَانِيَّةِ۔ وَ يُخْرِجَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ الْاَرْضِيَّةِ۔ اِلَى الْاَنْوَارِ السَّمَاوِيَّةِ۔ وَ يُجْعَلُ وَارِثًا لِكُلِّ مَنْ مَّضٰى مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ الدِّرَايَةِ۔ وَشُمُوْسِ الْقُرْبِ وَ الْوِلَايَةِ۔ وَ يُعْطٰى لَهٗ عِلْمُ الْاَوَّلِيْنَ۔ وَ مَعَارِفُ السَّابِقِيْنَ۔ مِنْ اُولِى الْاَبْصَارِ وَ حُكَمَاءِ الْمِلَّةِ۔ تَحْقِيْقًا لِمَقَامِ الْوِرَاثَةِ۔ ثُمَّ يَمْكُثُ هٰذَا الْعَبْدُ فِى الْاَرْضِ اِلٰى مُدَّةٍ شَاءَ رَبُّهٗ رَبُّ الْعِزَّةِ۔ لِيُنِيْرَ الْخَلْقَ بِنُوْرِ الْهِدَايَةِ۔ وَ اِذَا اَنَارَ النَّاسَ بِنُوْرِ رَبِّهٖ اَوْ بَلَّغَ الْاَمْرَ بِقَدَرِ الْكِفَايَةِ۔ فَحِيْنَئِذٍ يَتِمُّ اسْمُهٗ وَ يَدْعُوْهُ رَبُّهٗ وَ يَرْفَعُ رُوْحَهٗ اِلٰى نُقْطَتِهِ النَّفْسِيَّةِ۔ وَ هٰذَا هُوَ مَعْنَى الرَّفْعِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ الْمَعْرِفَةِ۔ وَ الْمَرْفُوْعُ مَنْ يُّسْقٰى كَأْسَ الْوِصَالِ۔ مِنْ اَيْدِى الْمَحْبُوْبِ الَّذِىْ هُوَ لُجَّةُ الْجَمَالِ۔ وَ يُدْخَلُ تَحْتَ رِدَاءِ الرُّبُوْبِيَّةِ۔ مَعَ الْعُبُوْدِيَّةِ الْاَبَدِيَّةِ۔ وَ هٰذَا اٰخِرُ مَقَامٍ يَبْلُغُهٗ طَالِبُ الْحَقِّ فِى النَّشْأَةِ

بقیہ ترجمہ۔ جاتا ہے۔ اور رنگ دیا جاتا ہے الوہیت کی صفتوں کے ساتھ۔ اور یہ رنگ ظلّی طور پر ہوتا ہے تا مقامِ خلافت متحقق ہوجائے اور پھر اس کے بعد خلقت کی طرف اترتا ہے تا اُن کو روحانیت کی طرف کھینچے۔ اور زمین کی تاریکیوں سے باہر لا کر آسمانی نوروں کی طرف لے جائے اور یہ انسان اُن سب کا وارث کیا جاتا ہے جو نبیوں اور صدّیقوں اور اہل علم اور درایت میں سے اور قرب اور ولایت کے سورجوں میں سے اس سے پہلے گزر چکے ہیں اور دیا جاتا ہے اس کو علم اوّلین کا اور معارف گذشتہ اہل بصیرت اور حکماء ملّت کے تا اس کے لئے مقام وراثت کا متحقق ہوجائے۔ پھر یہ بندہ زمین پر ایک مدت تک جو اُس کے ربّ کے ارادہ میں ہے توقف کرتا ہے تا کہ مخلوق کو نُورِ ہدایت کے ساتھ منور کرے اور جب خلقت کو اپنے ربّ کے نور کے ساتھ روشن کر چکا یا امر تبلیغ کو بقدر کفایت پورا کر دیا پس اُس وقت اس کا نام پورا ہوجاتا ہے اور اُس کا ربّ اس کو بلاتا ہے اور اُس کی روح اُس کے نقطہ نفسی کی طرف اُٹھائی جاتی ہے اور یہی رفع کے معنے ہیں اُن کے نزدیک جو اہل علم اور معرفت ہیں اور مرفوع وہ ہے جس کو اُس محبوب کے ہاتھ سے جامِ وصال پلایا جاتا ہے جو حسن و جمال کا دریا ہے۔ اور ربوبیت کی چادر کے نیچے داخل کیا جاتا ہے باوجود اس بات کے کہ عبودیت ابدی طور پر رہتی ہے اور یہ وہ آخری مقام ہے جس تک ایک حق کا طالب

الْاِنْسَانِیَّۃِ۔ فَلَا تَغْفُلُوْا عَنْ ھٰذَا الْمَقَامِ یَا کَافَّۃَ الْبَرَایَا۔ وَلَا عَنِ السِّرِّ الَّذِیْ یُوْجَدُ فِی الضَّحَایَا۔ وَاجْعَلُوا الضَّحَایَا۔ لِرُؤْیَۃِ تِلْکَ الْحَقِیْقَۃِ کَالْمَرَایَا۔ وَلَا تَذْھَلُوْا عَنْ ھٰذِہٖ الْوَصَایَا۔ وَ لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوْا رَبَّھُمْ وَ الْمَنَایَا۔ وَ قَدْ اُشِیْرَ اِلٰی ھٰذَا السِّرِّ الْمَکْتُوْمِ۔ فِیْ کَلَامِ رَبِّنَا الْقَیُّوْمِ۔ فَقَالَ وَ ھُوَ اَصْدَقُ الصَّادِقِیْنَ۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ فَانْظُرْ کَیْفَ فَسَّرَ النُّسُکَ بِلَفْظِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ۔ وَ اَشَارَ بِہٖ اِلٰی حَقِیْقَۃِ الْاَضْحَاۃِ۔ فَفَکِّرُوْا فِیْہِ یَا ذَوِی الْحَصَاۃِ۔ وَمَنْ ضَحّٰی مَعَ عِلْمِ حَقِیْقَۃِ ضَحِیَّتِہٖ۔ وَ صِدْقِ طَوِیَّتِہٖ۔ وَ خُلُوْصِ نِیَّتِہٖ۔ فَقَدْ ضَحّٰی بِنَفْسِہٖ وَمُھْجَتِہٖ۔ وَ اَبْنَاءِہٖ وَ حَفَدَتِہٖ۔ وَلَہٗ اَجْرٌ عَظِیْمٌ۔ کَأَجْرِ اِبْرَاھِیْمَ عِنْدَ رَبِّہِ الْکَرِیْمِ۔ وَاِلَیْہِ اَشَارَ سَیِّدُنَا الْمُصْطَفٰی۔ وَ رَسُوْلُنَا الْمُجْتَبٰی۔ وَ اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ۔ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔ وَ قَالَ وَ ھُوَ بَعْدَ اللّٰہِ اَصْدَقُ الصَّادِقِیْنَ۔ اِنَّ الضَّحَایَا ھِیَ الْمَطَایَا۔ تُوْصِلُ

بقیہ ترجمہ۔ انسانی پیدائش میں پہنچ سکتا ہے۔ پس اس مقام سے غافل مت ہوا ے مخلوق کے گروہ۔ اور نہ اس بھید سے غافل ہو جو قربانیوں میں پایا جاتا ہے۔ اور قربانیوں کو اس حقیقت کے دیکھنے کے لئے آئینوں کی طرح بنا دو اور ان وصیتوں کو مت بھلاؤ۔ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے اپنے خدا اور اپنی موت کو بھلا رکھا ہے۔ اور اس پوشیدہ بھید کی طرف خدا تعالیٰ کی کلام میں اشارت کی گئی ہے چنانچہ خدا جو اصدق الصادقین ہے اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری عبادت اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اس خدا کے لئے ہے جو پروردگار عالمیاں ہے۔ پس دیکھ کہ کیونکر نُسُک کے لفظ کی حیات اور ممات کے لفظ سے تفسیر کی ہے اور اس تفسیر سے قربانی کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے پس اے عقلمندو! اس میں غور کرو اور جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی اور صدق دل اور خلوص نیت کے ساتھ ادا کی۔ پس بہ تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی اور اس کے لئے اجر بزرگ ہے جیسا کہ ابراہیم کے لئے اس کے ربّ کے نزدیک اجر تھا اور اسی کی طرف ہمارے سید برگزیدہ اور رسول برگزیدہ نے جو پرہیز گاروں کا امام اور انبیاء کا خاتم ہے اشارہ کیا اور فرمایا اور وہ خدا کے بعد سب سچوں سے زیادہ تر سچا ہے۔ بہ تحقیق قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں

اِلٰی رَبِّ الْبَرَایَا۔ وَ تَمْحُو الْخَطَایَا۔ وَ تَدْفَعُ الْبَلَایَا۔ ھٰذَا مَا بَلَغَنَا مِنْ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ۔ عَلَیْہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ الْبَرَکَاتُ السَّنِیَّةُ۔ وَ اِنَّہٗ أَوْمَأَ فِیْہِ اِلٰی حِکَمِ الضَّحِیَّةِ۔ بِکَلِمَاتٍ کَالدُّرَرِ الْبَہِیَّةِ۔ فَالْأَسَفُ کُلَّ الْأَسَفِ اَنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ھٰذِہِ النِّکَاتَ الْخَفِیَّةَ۔ وَ لَا یَتَّبِعُوْنَ ھٰذِہِ الْوَصِیَّةَ۔ وَ لَیْسَ عِنْدَھُمْ مَعْنَی الْعِیْدِ مِنْ دُوْنِ الْغُسْلِ وَ لُبْسِ الْجَدِیْدِ۔ وَ الْخَضْمِ وَ الْقَضْمِ مَعَ الْاَھْلِ وَ الْخَدَمِ وَ الْعَبِیْدِ۔ ثُمَّ الْخُرُوْجِ بِالزِّیْنَةِ لِلتَّعْیِیْدِ کَالصَّنَادِیْدِ۔ وَ تَرَی الْأَطَائِبَ مِنَ الْأَطْعِمَةِ مُنْتَھٰی طَرَبِھِمْ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ۔ وَ النَّفَائِسَ مِنَ الْاَلْبِسَةِ غَایَةَ اِرْبِھِمْ لِاِرَائَةِ الْقَوْمِ۔ وَ لَا یَدْرُوْنَ مَا الْاَضْحَاةُ۔ وَ لِاَیِّ غَرَضٍ یُذْبَحُ الْغَنَمُ وَ الْبَقَرَاتُ۔ وَ عِنْدَھُمْ عِیْدُھُمْ مِنَ الْبُکْرَةِ اِلَی الْعَشِیِّ۔ لَیْسَ اِلَّا لِلْاَکْلِ وَ الشُّرْبِ وَ الْعَیْشِ الْھَنِیِّ۔ وَ اللِّبَاسِ الْبَہِیِّ۔ وَ الْفَرَسِ الشَّرِیِّ۔ وَ اللَّحْمِ الطَّرِیِّ۔ وَ مَا تَرٰی عَمَلَھُمْ فِیْ یَوْمِھِمْ ھٰذَا اِلَّا اکْتِسَآءَ النَّاعِمَاتِ۔

بقیہ ترجمہ۔ اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں۔ ان پر خدا تعالیٰ کا سلام اور برکتیں ہوں اور آنجناب نے ان کلمات میں قربانیوں کی حکمتوں کی طرف فصیح کلموں کے ساتھ جو موتیوں کی مانند ہیں اشارہ فرمایا ہے۔ پس افسوس اور کمال افسوس ہے کہ اکثر لوگ ان پوشیدہ نکتوں کو نہیں سمجھتے اور اس وصیت کی پیروی نہیں کرتے اور ان کے نزدیک عید کے معنے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ غسل کریں اور نئے کپڑے پہنیں اور طعام کو سارے مونہہ کے ساتھ اور دانتوں کے کناروں سے چباویں خود اور ان کے اہل و عیال اور نوکر اور غلام۔ اور پھر آرائش کے ساتھ نماز عید کے لئے باہر نکلیں جیسے بڑے رئیس ہوتے ہیں اور تو دیکھے گا کہ اچھے کھانوں میں اس دن اُن کی سب سے بڑھ کر خوشی ہے اور ایسا ہی اچھی اور نفیس پوشاکوں میں انتہائی مرتبہ ان کی حاجتوں کا ہے تا قوم کو دکھلائیں اور نہیں جانتے کہ قربانی کیا چیز ہے۔ اور کس غرض کے لئے بکریاں اور گائیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ اور ان کے نزدیک ان کی عید فجر سے لے کر عشاء کے وقت تک محض اس لئے ہے کہ خوب کھایا جائے اور پیا جائے اور عیش خوشگوار کیا جائے اور عمدہ لباس پہنا جائے اور چالاک گھوڑوں پر سواری کی جائے اور گوشت تازہ کھایا جائے اور اس دن ان کا کام بجز اس کے تو نہیں دیکھے گا کہ نرم اور ملائم کپڑے پہنیں

وَالْمَشْطَ وَ الْاِكْتِحَالَ وَ تَضْمِيْخَ الْمَلْبُوْسَاتِ۔ وَ تَسْوِيَةَ الطُّرَرِ وَ الذَّوَائِبِ كَالنِّسَآءِ الْمُتَبَرِّجَاتِ۔ ثُمَّ نَقَرَاتٍ كَنَقْرَةِ الدَّجَاجَةِ فِي الصَّلٰوةِ۔ مَعَ عَدَمِ الْحُضُوْرِ وَ هُجُوْمِ الْوَسَاوِسِ وَ الشَّتَاتِ۔ ثُمَّ التَّمَايُلَ اِلٰى اَنْوَاعِ الْاَغْذِيَةِ وَ الْمَطْعُوْمَاتِ۔ وَ مَلْأَ الْبُطُوْنِ بِاَلْوَانِ النِّعَمِ كَالنَّعَمِ وَ الْعَجْمَاوَاتِ۔ وَ الْمَيْلَ اِلَى الْمَلَاهِيْ وَ الْمَلَاعِبِ وَالْجَهَلَاتِ۔ وَ سَرْحَ النُّفُوْسِ فِيْ مَرَاتِعِ الشَّهَوَاتِ۔ وَالرُّكُوْبَ عَلَى الْاَفْرَاسِ۔ وَالْعَجَلِ وَ الْعِنَاسِ۔ وَ الْجِمَالِ وَ الْبِغَالِ وَ رِقَابِ النَّاسِ۔ مَعَ اَنْوَاعٍ مِّنَ التَّزْيِيْنَاتِ۔ وَ اِفْنَاءَ الْيَوْمِ كُلِّهٖ فِي الْخُزَعْبِيْلَاتِ۔ وَ الْهَدَايَا مِنَ الْقَلَايَا۔ وَالتَّفَاخُرَ بِلُحُوْمِ الْبَقَرَاتِ وَ الْجَدَايَا۔ وَ الْاَفْرَاحَ وَ الْمِرَاحَ وَالْجَذَبَاتِ وَالْجِمَاحَ۔ وَ الضِّحْكَ وَ الْقَهْقَهَةَ بِاِبْدَآءِ النَّوَاجِذِ وَ الثَّنَايَا۔ وَالتَّشَوُّقَ اِلٰى رَقْصِ الْبَغَايَا۔ وَبُوْسِهِنَّ وَعِنَاقِهِنَّ۔ وَ بَعْدَ هٰذَا نِطَاقِهِنَّ۔ فَاِنَّا لِلّٰهِ عَلٰى مَصَآئِبِ الْاِسْلَامِ۔

بقیہ ترجمہ۔ اور بالوں کو کنگھی کریں اور آنکھوں کو سرمہ لگائیں اور پوشاک پر عطر ملیں۔ اور اپنے طُرّے اور زلفیں خوب صاف کریں جیسا کہ زینت کرنے والی عورتیں کیا کرتی ہیں اور پھر مرغی کی طرح جو دانہ پر منقار مارتی ہے چند دفعہ نماز کے لئے حرکت کریں ایسی حرکت جو اس کے ساتھ کچھ بھی حصہ حضور نہ ہو اور وسوسے بکثرت ہوں اور دل میں پراگندگی ہو پھر طرح طرح کی غذاؤں کی طرف جھک جائیں اور طرح طرح کے کھانوں کی طرف اور چارپایوں کی طرح طرح طرح کی نعمتوں سے پیٹ بھر لیں اور لہو و لعب کی طرف میل کریں اور باطل کاموں کی طرف متوجہ ہوں اور شہوات کی چراگاہوں میں اپنے نفسوں کو چھوڑ دیں اور گھوڑوں پر اور یکّوں پر اور اونٹوں پر اور اونٹنیوں پر اور خچروں پر اور لوگوں کی گردنوں پر سواری کریں کئی قسم کی زینتوں کے ساتھ اور تمام دن بیہودہ باتوں میں ضائع کرنے میں اور ایک دوسرے کو گوشت بھیجنے کا تحفہ اور باہم فخر کرنا گائے کے گوشت اور بکروں کے گوشت کے ساتھ۔ اور خوشیاں اور رنگارنگ کی شادیاں اور نفس کی کششیں اور سرکشیاں اور ہنسی اور قہقہہ مار کر ہنسنا پچھلے دانتوں کے نکالنے سے اور اگلے دو دانتوں کے نکالنے سے۔ اور شوق کرنا بازاری عورتوں کے رقص کی طرف اور ان کا بوسہ اور گلے لپٹانا اور بعد اس کے ان کا جائے کمر بند۔ پس ہم اسلام کی مصیبتوں پر انّا للّٰہ پڑھتے ہیں اور

وَانْقِلَابِ الْاَیَّامِ۔ مَاتَتِ الْقُلُوْبُ۔ وَ کَثُرَتِ الذُّنُوْبُ۔ وَ اشْتَدَّتِ الْکُرُوْبُ۔ فَعِنْدَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ اللَّیْلَاءِ۔ وَ ظُلُمَاتِ الْهَوْجَآءِ۔ اِقْتَضٰی رَحْمُ اللّٰهِ نُوْرَ السَّمَآءِ۔ فَاَنَا ذَالِكَ النُّوْرُ۔ وَ الْمُجَدِّدُ الْمَأْمُوْرُ۔ وَ الْعَبْدُ الْمَنْصُوْرُ۔ وَالْمَهْدِیُّ الْمَعْهُوْدُ۔ وَالْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ۔ وَ اِنِّیْ نَزَلْتُ بِمَنْزِلَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ لَا یَعْلَمُهَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ۔ وَ اِنَّ سِرِّیْ اَخْفٰی وَ اَنْاٰی مِنْ اَکْثَرِ اَهْلِ اللّٰهِ فَضْلًا عَنْ عَامَّةِ الْاُنَاسِ۔ وَ اِنَّ مَقَامِیْ اَبْعَدُ مِنْ اَیْدِی الْغَوَّاصِیْنَ۔ وَ صُعُوْدِیْ اَرْفَعُ مِنْ قِیَاسِ الْقَائِسِیْنَ۔ وَ اِنَّ قَدَمِیْ هٰذِهٖ اَسْرَعُ مِنَ الْقِلَاصِ فِیْ مَسَالِكِ رَبِّ النَّاسِ۔ فَلَا تَقِیْسُوْنِیْ بِاَحَدٍ وَ لَا اَحَدًا بِیْ وَ لَا تُهْلِکُوْا اَنْفُسَکُمْ بِالرَّیْبِ وَ الْعَمَاسِ۔ وَ اِنِّیْ لُبٌّ لَا قِشْرَ مَعَهٗ وَ رُوْحٌ لَا جَسَدَ مَعَهٗ وَ شَمْسٌ لَا یَحْجُبُهَا دُخَانُ الشِّمَاسِ۔ وَ اطْلُبُوْا مِثْلِیْ وَ لَنْ تَجِدُوْهُ وَ اِنْ تَطْلُبُوْهُ بِالنِّبْرَاسِ۔ وَ لَا فَخْرَ وَلٰکِنْ تَحْدِیْثٌ لِنِعَمِ اللّٰهِ الَّذِیْ هُوَ غَارِسٌ لِّهٰذَا الْغِرَاسِ۔ وَ اِنِّیْ غُسِلْتُ بِمَآءِ

بقیہ ترجمہ۔ نیز دنوں کی گردش پر۔ دل مر گئے اور گناہ بہت ہو گئے اور بے قراریاں بڑھ گئیں پس اس اندھیری رات کے وقت اور تند ہوا کی تاریکی کے وقت خدا کے رحم نے تقاضا کیا کہ آسمان سے نور نازل ہو سو میں وہ نور ہوں اور وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندہ مدد یافتہ ہوں اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا اور میں اپنے ربّ سے اُس مقام پر نازل ہوا ہوں جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا اور میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے قطع نظر اس سے کہ عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے اور میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے ہاتھوں سے بہت دور ہے اور میری اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آسکتی اور یہ قدم میرا خدا تعالیٰ کی راہ میں تیز چلنے والے اونٹوں سے تیز تر ہے۔ پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ۔ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاک مت کرو اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور وہ سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا اور کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو میری مانند ہو اور ہرگز نہیں پاؤ گے اگرچہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے رہو۔ اور یہ کوئی فخر نہیں مگر اُس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے جس نے اس نونہال کو لگایا ہے۔ اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا

النُّوْرِ وَ طُهِّرْتُ بِعَيْنِ الْقُدْسِ مِنَ الْاَوْسَاخِ وَ الْاَدْنَاسِ۔ وَ سَمَّانِیْ رَبِّیْ اَحْمَدَ فَاحْمَدُوْنِیْ وَلَا تَشْتِمُوْنِیْ وَلَا تُوْصِلُوْا اَمْرَكُمْ اِلَى الْاِبْلَاسِ۔ وَمَنْ حَمِدَنِیْ وَمَا غَادَرَ مِنْ نَوْعِ حَمْدٍ فَمَا مَانَ۔ وَ مَنْ كَذَّبَ هٰذَا الْبَيَانَ فَقَدْ مَانَ۔ وَ اَغْضَبَ الرَّحْمٰنَ۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِیْ شَكَّ وَفَسَخَ الْعَهْدَ وَفَكَّ وَلَوَّثَ بِطَائِفٍ مِّنَ الْجِنِّ الْجَنَانَ۔ وَاِنِّیْ جِئْتُ مِنَ الْحَضْرَةِ الرَّفِيْعَةِ الْعَالِيَةِ۔ لِيُرِیَ بِیْ رَبِّیْ مِنْ بَعْضِ صِفَاتِهِ الْجَلَالِيَّةِ۔ وَالْجَمَالِيَّةِ۔ اَعْنِیْ دَفْعَ الضَّيْرِ وَ اِفَاضَةَ الْخَيْرِ فَاِنَّ الزَّمَانَ كَانَ مُحْتَاجًا اِلٰى دَافِعِ شَرٍّ طَغٰى۔ وَاِلٰى رَافِعِ خَيْرٍ اِنْحَطَّ وَ اخْتَفٰى۔ فَاقْتَضَتِ الْعِنَايَةُ الْاِلٰهِيَّةُ اَنْ يُّعْطَى الزَّمَانُ مَا سَأَلَ بِلِسَانِ الْحَالِ۔ وَ يُرْحَمَ طَبَقَاتُ النِّسَآءِ وَ الرِّجَالِ۔ فَجَعَلَنِیْ مَظْهَرَ الْمَسِيْحِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ لِدَفْعِ الضَّرِّ وَ اِبَادَةِ مَوَآدِّ الْغَوَايَةِ۔ وَ جَعَلَنِیْ مَظْهَرَ النَّبِیِّ الْمَهْدِیِّ اَحْمَدَ اَكْرَمَ لِاِفَاضَةِ الْخَيْرِ وَ اِعَادَةِ عِهَادِ الدِّرَايَةِ وَ الْهِدَايَةِ۔ وَ تَطْهِيْرِ النَّاسِ مِنَ

بقیہ ترجمہ۔ ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ میں پاکیزہ کیا گیا ہوں اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کدورتوں سے اور میرے ربّ نے میرا نام احمد رکھا ہے پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو اور اپنے امر کو نا امیدی کے درجہ تک مت پہنچاؤ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی تو اس نے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا۔ اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا پس اس نے جھوٹ بولا ہے اور اپنے خدا کے غصے کو بھڑکایا ہے پس افسوس اس آدمی پر جس نے شک کیا۔ اور عہد کو توڑا اور دل کو شیطان کے وسوسہ سے آلودہ کیا اور میں بڑی اونچی درگاہ سے آیا ہوں تا میرا خدا میرے ذریعہ بعض اپنی جلالی اور جمالی صفتیں دکھلاوے یعنی شر کا دور کرنا اور بھلائی کا پہنچانا کیونکہ زمانہ کو اس بات کی حاجت تھی کہ اس بدی کو دور کیا جائے جو حد سے بڑھ گئی تھی اور اس نیکی کو بلند کیا جائے جو جاتی رہی تھی۔ اس لئے خدا کی عنایت نے چاہا کہ زمانہ کو وہ چیز دی جاوے جسے وہ اپنی زبان حال سے مانگتا ہے اور مردوں اور عورتوں پر رحم کیا جائے پس مجھ کو مسیح عیسیٰ بن مریم کا مظہر بنایا تا کہ ضرر اور گمراہی کے مادوں کو دور فرماوے اور مجھ کو مہدی احمد اکرم کا مظہر بنایا تا کہ لوگوں کو فائدہ پہنچاوے اور درایت اور ہدایت کی بارش کو دوبارہ اتارے۔ اور لوگوں کو غفلت اور گناہ گاری کے میل سے پاک کرے۔

دَرَنِ الْغَفْلَةِ وَ الْجِنَايَةِ۔ فَجِئْتُ فِي الْحُلَّتَيْنِ الْمَهْزُوْدَتَيْنِ الْمُصَبَّغَتَيْنِ بِصِبْغِ الْجَلَالِ وَ صِبْغِ الْجَمَالِ۔ وَ اُعْطِيْتُ صِفَةَ الْاِفْنَآءِ وَ الْاِحْيَآءِ مِنَ الرَّبِّ الْفَعَّالِ۔ فَاَمَّا الْجَلَالُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُ فَهُوَ اَثَرٌ لِّبُرُوْزِي الْعِيْسَوِيِّ مِنَ اللهِ ذِي الْجَلَالِ۔ لِاُبِيْدَ بِهٖ شَرَّ الشِّرْكِ الْمَوَّاجِ الْمَوْجُوْدِ فِيْ عَقَائِدِ اَهْلِ الضَّلَالِ۔ اَلْمُشْتَعِلِ بِكَمَالِ الْاِشْتِعَالِ۔ اَلَّذِيْ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَرٍّ فِيْ عَيْنِ اللهِ عَالِمِ الْاَحْوَالِ۔ وَلِاَهْدِمَ بِهٖ عَمُوْدَ الْاِفْتِرَآءِ عَلَى اللهِ وَالْاِفْتِعَالِ۔ وَ اَمَّا الْجَمَالُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُ فَهُوَ اَثَرٌ لِّبُرُوْزِي الْاَحْمَدِيِّ مِنَ اللهِ ذِي اللُّطْفِ وَ النَّوَالِ۔ لِاُعِيْدَ بِهٖ صَلَاحَ التَّوْحِيْدِ الْمَفْقُوْدِ مِنَ الْاَلْسُنِ وَ الْقُلُوْبِ وَالْاَقْوَالِ وَ الْاَفْعَالِ۔ وَ اُقِيْمَ بِهٖ اَمْرَ التَّدَيُّنِ وَ الْاِنْتِحَالِ۔ وَاُمِرْتُ اَنْ اَقْتُلَ خَنَازِيْرَ الْاِفْسَادِ وَ الْاِلْحَادِ وَ الْاِضْلَالِ۔ اَلَّذِيْنَ يَدُوْسُوْنَ دُرَرَ الْحَقِّ تَحْتَ النِّعَالِ۔ وَيُهْلِكُوْنَ حَرْثَ النَّاسِ وَ يُخَرِّبُوْنَ زُرُوْعَ الْاِيْمَانِ وَ التَّوَرُّعِ وَالْاَعْمَالِ۔ وَ قَتْلِيْ هٰذَا

بقیہ ترجمہ۔ پس میں زرد رنگ والے دو لباسوں میں آیا ہوں جو جلال اور جمال کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں۔ اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا کی طرف سے مجھ کو ملی ہے لیکن وہ جلال جو مجھ کو دیا گیا ہے وہ میرے اُس بروز کا اثر ہے جو عیسوی بروز ہے اور جو خدا کی طرف سے ہے تا کہ میں اُس شرک کی بدی کو نابود کروں جو گمراہوں کے عقیدوں میں موج مار رہی ہے اور موجود ہے اور اپنی پوری بھڑک میں بھڑک رہی ہے اور جو حالات کے جاننے والے خدا کی نظر میں ہر ایک بدی سے بڑھ کر ہے اور تا کہ میں اس کے ذریعہ سے اُس افترا کے ستون کو گرادوں جو خدا پر باندھتے ہیں لیکن وہ جمال جو مجھ کو ملا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جس کا نام بخشش کرنے والے خدا کی طرف سے بروز احمدی ہے تا کہ میں اس کے ذریعہ سے توحید کی نیکی کو جو زبانوں اور دلوں اور باتوں اور کاموں سے جاتی رہی ہے واپس لاؤں اور اس کے ذریعہ سے دین داری کے امر کو قائم کروں اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں فساد اور الحاد اور گمراہ کرنے کے اُن سؤروں کو ماروں جو سچائی کے موتیوں کو پیروں کے نیچے ملتے ہیں اور لوگوں کی کھیتیوں کو اجاڑتے ہیں اور ایمان اور پرہیزگاری اور عملوں کی کھیتیوں کو خراب کرتے ہیں۔ اور یہ مارنا

بِحَرْبَةٍ سَمَاوِيَّةٍ لَا بِالسُّيُوْفِ وَ النِّبَالِ۔ كَمَا هُوَ زَعْمُ الْمَحْرُوْمِيْنَ مِنَ الْحَقِّ وَصِدْقِ الْمَقَالِ۔ فَاِنَّهُمْ ضَلُّوْا وَ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا مِّنَ الْجُهَّالِ۔ وَ اِنَّ الْحَرْبَ حُرِّمَتْ عَلَيَّ وَسَبَقَ لِيْ اَنْ اَضَعَ الْحَرْبَ وَ لَا اَتَوَجَّهَ اِلَى الْقِتَالِ۔ فَلَا جِهَادَ اِلَّا جِهَادُ اللِّسَانِ وَالْاٰيَاتِ وَالْاِسْتِدْلَالِ۔ وَ كَذَالِكَ اُمِرْتُ اَنْ اَمْلَأَ بُيُوْتَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ جُرُبَهُمْ مِنَ الْمَالِ۔ وَلٰكِنْ لَّا بِاللُّجَيْنِ وَ الدَّجَّالِ۔ بَلْ بِمَالِ الْعِلْمِ وَ الرُّشْدِ وَ الْهِدَايَةِ وَ الْيَقِيْنِ عَلٰى وَجْهِ الْكَمَالِ۔ وَ جَعْلِ الْاِيْمَانِ اَثْبَتَ مِنَ الْجِبَالِ۔ وَ تَبْشِيْرِ الْمُثْقَلِيْنَ تَحْتَ الْاَثْقَالِ۔ فَبُشْرٰى لَكُمْ قَدْ جَآءَكُمُ الْمَسِيْحُ۔ وَ مَسَحَهُ الْقَادِرُ وَ اُعْطِيَ لَهُ الْكَلَامُ الْفَصِيْحُ۔ وَ اِنَّهٗ يَعْصِمُكُمْ مِّنْ فِرْقَةٍ هِيَ لِلْاِضْلَالِ تَسِيْحُ۔ وَ اِلَى اللهِ يَدْعُوْ وَ يَصِيْحُ۔ وَ كُلَّ شُبْهَةٍ يُزِيْلُ وَ يُزِيْحُ۔ وَ طُوْبٰى لَكُمْ قَدْ جَآءَكُمُ الْمَهْدِيُّ الْمَعْهُوْدُ۔ وَ مَعَهُ الْمَالُ الْكَثِيْرُ وَ الْمَتَاعُ الْمَنْضُوْدُ۔ وَ اِنَّهٗ يَسْعٰى لِيَرُدَّ اِلَيْكُمُ الْغِنَى الْمَفْقُوْدَ۔

بقیہ ترجمہ۔ آسمانی ہتھیار کے ساتھ ہے تلواروں اور تیروں کے ساتھ نہیں جیسا کہ یہ گمان ان لوگوں کا ہے جو حق اور راست گفتاری سے محروم ہیں کیونکہ وہ خود گمراہ ہوئے اور جاہلوں میں سے بہتوں کو گمراہ کیا ہے۔ اور یہ سچ بات ہے کہ کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے اور میرے وجود سے پہلے میرے لئے مقرر ہوا ہے کہ لڑائی کو ترک کروں اور خونریزی کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ پس کوئی جہاد سوائے زبانی جہاد کے اور نشان اور دلائل کے جہاد کے باقی نہیں رہا۔ اور ایسا ہی مجھ کو یہ بھی حکم ہے کہ مسلمانوں کے گھروں کو اور ان کے توشہ دانوں کو مال سے بھردوں لیکن چاندی سونے کے مال سے نہیں بلکہ علم اور رشد اور ہدایت اور یقین کے مال سے اور نیز اِس مال سے کہ ایمان کو پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط کیا جائے۔ اور جو لوگ بوجھوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں ان کو بشارت دی جائے۔ پس تم کو خوش خبری ہو کہ تمہارے پاس مسیح آیا اور قادر نے اس کو مسح کیا اور فصیح کلام اس کو عطا کیا گیا۔ اور وہ تم کو اس فرقہ سے بچاتا ہے جو گمراہ کرنے کے لئے زمین پر سیر کرتا ہے۔ اور خدا کی طرف بلاتا ہے۔ اور ہر ایک شبہ کو دور فرماتا ہے اور تم کو مبارک ہو کیونکہ مہدیٔ معہود تمہارے پاس آ پہنچا اور اس کے پاس بہت سا مال و متاع ہے جو تہہ بتہہ رکھا ہے اور وہ کوشش کرتا ہے کہ وہ مال جو تمہارے پاس سے جاتا رہا ہے پھر تمہاری طرف لوٹ آئے اور وہ

وَيَسْتَخْرِجَ الْاِقْبَالَ الْمَوْءُوْدَ۔ مَا كَانَ حَدِيْثٌ يُّفْتَرٰى۔ بَلْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ مَعَ اٰيَاتٍ كُبْرٰى۔ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ الْمُحَمَّدِيُّ۔ وَاِنِّيْ اَنَا اَحْمَدُ الْمَهْدِيُّ۔ وَاِنَّ رَبِّيْ مَعِيْ اِلٰى يَوْمِ لَحْدِيْ مِنْ يَوْمِ مَهْدِيْ۔ وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ ضِرَامًا اَكَّالًا۔ وَمَآءً زُلَالًا۔ وَاَنَا كَوْكَبٌ يَمَانِيٌّ۔ وَوَابِلٌ رُوْحَانِيٌّ۔ اِيْذَائِيْ سِنَانٌ مُذَرَّبٌ۔ وَدُعَائِيْ دَوَاءٌ مُجَرَّبٌ۔ اُرِيْ قَوْمًا جَلَالًا۔ وَ قَوْمًا اٰخَرِيْنَ جَمَالًا۔ وَ بِيَدِيْ حَرْبَةٌ اُبِيْدُ بِهَا عَادَاتِ الظُّلْمِ وَالذُّنُوْبِ۔ وَ فِي الْاُخْرٰى شَرْبَةٌ اُعِيْدُ بِهَا حَيَاةَ الْقُلُوْبِ۔ فَأْسٌ لِلْاِفْنَآءِ۔ وَ اَنْفَاسٌ لِلْاِحْيَآءِ۔ اَمَّا جَلَالِيْ فَبِمَا قُصِدَ كَابْنِ مَرْيَمَ اِسْتِيْصَالِيْ۔ وَ اَمَّا جَمَالِيْ فَبِمَا فَارَتْ رَحْمَتِيْ كَسَيِّدِيْ اَحْمَدَ لِاَهْدِيَ قَوْمًا غَفَلُوْا عَنِ الرَّبِّ الْمُتَعَالِيْ۔ اَفَاَنْتُمْ تَعْجَبُوْنَ۔ وَاِلَى الزَّمَانِ وَضَرُوْرَتِهٖ لَا تَلْتَفِتُوْنَ۔ اَلَا تَرَوْنَ اِلٰى زَمَانٍ اِحْتَاجَ اِلَى الرَّبِّ الْفَعَّالِ۔ لِيُرِيَ لِقَوْمٍ صِفَةَ جَلَالِهٖ وَلِلْاٰخَرِيْنَ صِفَةَ الْجَمَالِ۔ وَ قَدْ ظَهَرَتِ الْاٰيَاتُ۔ وَ تَبَيَّنَتِ

بقیہ ترجمہ۔ اقبال جو جیتے جی قبر میں ہے پھر قبر سے نکلے۔ یہ وہ بات نہیں کہ جھوٹ بنالی جائے بلکہ خدا کا نور ہے جو اپنے ساتھ بڑے بڑے نشان رکھتا ہے۔ اے لوگو! میں وہ مسیح ہوں جو محمدی سلسلہ میں سے ہے اور میں احمد مہدی ہوں۔ اور سچ مچ میرا ربّ میرے ساتھ ہے میرے بچپن سے لے کر میری لحد تک اور مجھ کو وہ آگ ملی ہے جو کھا جانے والی ہے اور وہ پانی جو میٹھا ہے اور میں یمانی ستارہ ہوں اور روحانی بارش ہوں۔ میرا رنج دینا تیز نیزہ ہے اور میری دعا مجرب دوا ہے۔ ایک قوم کو میں اپنا جلال دکھاتا ہوں اور دوسری قوم کو جمال دکھاتا ہوں۔ اور میرے ہاتھ میں ہتھیار ہے اُس کے ساتھ مَیں ظلم اور گناہ کی عادتوں کو ہلاک کرتا ہوں۔ اور دوسرے ہاتھ میں شربت ہے جس سے میں دلوں کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں۔ ایک کلہاڑی فنا کرنے کے لئے ہے اور دَم زندہ کرنے کے لئے۔ میرا جلال اس وجہ سے ہے کہ لوگوں نے حضرت عیسیٰ کی طرح میری بیخ کنی کا قصد کیا ہے اور جمال اس وجہ سے کہ میری رحمت میرے سردار احمد کی طرح جوش میں ہے تا میں اس قوم کو راہ دکھلاؤں جو اپنے بزرگ ربّ سے غافل ہیں کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو اور زمانہ اور اس کی ضرورت کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ زمانہ خدا کی طرف ایک حاجت رکھتا ہے تا کہ ایک قوم کو اپنے جلال کی صفت دکھاوے اور دوسری قوم کو اپنے جمال کی صفت سے مطلع فرماوے اور تحقیق نشان ظاہر ہو گئے اور علامتیں کھل گئیں

الْعَلَامَاتُ۔ وَ انْقَطَعَتِ الْخُصُوْمَاتُ۔ فَمَا لَكُمْ لَا تَنْظُرُوْنَ۔ وَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فِيْ رَمَضَانَ فَلَا تَعْرِفُوْنَ۔ وَ مَاتَ بَعْضُ النَّاسِ بِنَبَأٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ قُتِلَ الْبَعْضُ فَلَا تُفَكِّرُوْنَ۔ وَ نَزَلَتْ لِيْ آيٌ كَثِيْرَةٌ فَلَا تُبَالُوْنَ۔ وَ شَهِدَتْ لِيَ الْاَرْضُ وَ السَّمَآءُ وَالْمَآءُ وَ الْعَفَآءُ فَلَا تَخَافُوْنَ۔ وَ تَظَاهَرَ لِيَ الْعَقْلُ وَ النَّقْلُ وَ الْعَلَامَاتُ وَ الْاٰيَاتُ۔ وَتَظَاهَرَتِ الشَّهَادَاتُ وَ الرُّؤْيَا وَ الْمُكَاشَفَاتُ۔ ثُمَّ اَنْتُمْ تُنْكِرُوْنَ۔ وَاِنَّ لَهَا شَأْنًا عَظِيْمًا لِقَوْمٍ يَّتَدَبَّرُوْنَ۔ وَ طَلَعَ ذُو السِّنِيْنَ۔ وَ مَضٰى مِنْ هٰذِهِ الْمِائَةِ خُمُسُهَا اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْ سِنِيْنَ۔ فَاَيْنَ الْمُجَدِّدُ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ وَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ الطَّاعُوْنُ۔ وَ مُنِعَ الْحَجُّ وَ كَثُرَ الْمَنُوْنُ۔ وَ اخْتَصَمَ الْفِرَقُ عَلٰى مَعْدِنٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَ هُمْ يُقَاتِلُوْنَ۔ وَعَلَا الصَّلِيْبُ۔ وَ اَضْحَى الْاِسْلَامُ يَسِيْبُ وَ يَغِيْبُ۔ كَاَنَّهُ الْغَرِيْبُ۔ وَ كَثُرَ الْفِسْقُ وَالْفَاسِقُوْنَ۔ وَ حُبِّبَ اِلَى النُّفُوْسِ الْخَمْرُ۔ وَ الْقِمَرُ وَ الزَّمْرُ۔ وَ تَرَآءَى الزَّانُوْنَ

بقیہ ترجمہ۔ اور تمام جھگڑے جاتے رہے پس کیوں نہیں دیکھتے۔ اور رمضان کے مہینے میں سورج اور چاند کو گرہن لگا پس تم نہیں پہچانتے اور بعض آدمی پیشگوئی کے رو سے فوت ہوئے اور بعض آدمی قتل کی پیشگوئی کے رو سے مارے گئے پس تم نہیں سوچتے۔ اور میری تائید میں بہت سے نشان ظاہر ہوئے لیکن تمہیں کچھ پرواہ نہیں۔ اور میرے لئے زمین اور آسمان اور پانی اور مٹی نے گواہی دی لیکن تم بالکل نہیں ڈرتے اور عقل اور نقل اور علامتیں اور نشان ایک دوسرے کے گواہ ہوئے اور دوسری گواہیوں اور خوابوں اور مکاشفات نے آپس میں ایک دوسرے کو قوت دی پھر تم انکار کرتے ہو۔ اور اُن لوگوں کی نظر میں جو تدبر کرتے ہیں ان نشانوں کی بڑی شان ہے اور ذوالسنین ستارہ نے طلوع کیا اور صدی میں سے پانچواں حصہ گذر گیا مگر چند برس۔ پس اگر جانتے ہو تو بتاؤ کہ مجدد کہاں ہے۔ اور طاعون پھوٹا اور حج روکا گیا اور موتیں زیادہ ہوئیں اور سونے کی کان پر قوموں نے آپس میں لڑائی جھگڑے کئے اور صلیب بلند ہوئی اور اسلام نے اپنی جگہ سے حرکت کی اور غائب ہو گیا گویا کہ مسافر ہے۔ اور فسق اور فاسق بہت ہو گئے اور لوگوں نے شراب اور جوئے اور ناچ رنگ کی طرف رجوع کیا اور بدکار اور ایک دوسرے پر سختی کرنے والے ظاہر ہوئے

اَلْمُجَالِحُوْنَ وَ قَلَّ الْمُتَّقُوْنَ۔ وَ تَجَلّٰی وَقْتُ رَبِّنَا وَ تَمَّ مَا قَالَ النَّبِیُّوْنَ۔ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ تُؤْمِنُوْنَ۔ اَیُّهَا النَّاسُ قُوْمُوْا لِلّٰهِ زَرَافَاتٍ وَ فُرَادٰی فُرَادٰی۔ ثُمَّ اتَّقُوا اللّٰهَ وَفَکِّرُوْا کَالَّذِیْ مَا بَخِلَ وَ مَا عَادٰی۔ اَلَیْسَ هٰذَا الْوَقْتُ وَقْتَ رَحْمِ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ۔ وَ وَقْتَ دَفْعِ الشَّرِّ وَ تَدَارُكِ عَطَشِ الْاَکْبَادِ بِالْعِهَادِ۔ اَلَیْسَ سَیْلُ الشَّرِّ قَدْ بَلَغَ اِنْتِهَاءَہٗ۔ وَ ذَیْلُ الْجَهْلِ طَوَّلَ اَرْجَآءَہٗ۔ وَ فَسَدَ الْمُلْكُ کُلُّهٗ وَ شَکَرَ اِبْلِیْسُ جُهَلَآءَہٗ۔ فَاشْکُرُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَذَکَّرَکُمْ وَ تَذَکَّرَ دِیْنَکُمْ وَ مَا اَضَاعَهٗ۔ وَ عَصَمَ حَرْثَکُمْ وَزَرْعَکُمْ وَ لُعَاعَهٗ۔ وَ اَنْزَلَ الْمَطَرَ وَ اَکْمَلَ اَبْضَاعَهٗ۔ وَ بَعَثَ مَسِیْحَهٗ لِدَفْعِ الضَّیْرِ۔ وَمَهْدِیَّهٗ لِاِفَاضَةِ الْخَیْرِ۔ وَ اَدْخَلَکُمْ فِیْ زَمَانِ اِمَامِکُمْ بَعْدَ زَمَانِ الْغَیْرِ۔ اَیُّهَا الْاِخْوَانُ اِنَّ زَمَانَنَا هٰذَا یُضَاهِیْ شَهْرَنَا هٰذَا بِالتَّنَاسُبِ التَّآمِّ۔ فَاِنَّهٗ اٰخِرُ الْاَزْمِنَةِ وَاِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ اٰخِرُ الْاَشْهُرِ مِنْ شُهُوْرِ الْاِسْلَامِ۔ وَ کِلَاهُمَا قَرِیْبٌ مِّنَ الْاِخْتِتَامِ۔

بقیہ ترجمہ۔ اور پرہیز گار کم ہو گئے اور ہمارے خدا کی تجلّی کا وقت ظاہر ہو گیا اور وہ سب جو کچھ نبیوں نے کہا تھا ظہور میں آیا۔ پس اس کے سوا کس بات کو مانو گے۔ اے لوگو! خدا کے لئے تم سب کے سب یا اکیلے اکیلے خدا کا خوف کر کے اُس آدمی کی طرح سوچو جو نہ بخل کرتا ہے اور نہ دشمنی۔ کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ خدا بندوں پر رحم کرے؟ اور کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ بدی کو دفع کیا جائے اور جگروں کی پیاس کا مینہ برسانے سے تدارک کیا جائے؟ کیا بدی کا سیلاب اپنی انتہا کو نہیں پہنچا؟ اور جہالت کے دامن نے اپنے کناروں کو نہیں پھیلایا؟ اور ملک فاسد ہو گیا اور شیطان نے جاہلوں کا شکر یہ ادا کیا پس اس خدا کا شکر کرو جس نے تم کو یاد کیا اور تمہارے دین کو یاد کیا اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھا اور تمہارے بوئے ہوئے کو اور تمہاری زراعت کو آفتوں سے بچایا اور مینہ نازل فرمایا اور اس کے سرمایہ کو کامل کیا۔ اور اپنے مسیح کو ضرر کے دور کرنے کے لئے اور اپنے مہدی کو خیر اور نفع پہنچانے کے لئے بھیجا اور تمہیں تمہارے امام کے زمانہ میں غیر کے زمانہ کے بعد داخل کیا۔ اے بھائیو! یہ ہمارا زمانہ ہمارے اس مہینے سے مناسبت تام رکھتا ہے کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے اور یہ مہینہ بھی اسلام کے مہینوں میں سے آخری ہے اور دونوں ختم ہونے کے قریب ہیں۔

فِيْ هٰذَا ضَحَايَا وَ فِيْ ذٰلِكَ ضَحَايَا ۔ وَ الْفَرْقُ فَرْقُ الْاَصْلِ وَ عَكْسِ الْمَرَايَا ۔ وَ قَدْ سَبَقَ نَمُوْذَجُهَا فِيْ زَمَنِ خَيْرِ الْبَرَايَا ۔ وَ الْاَصْلُ ضَحِيَّةُ الرُّوْحِ يَا اُولِى الْاَبْصَارِ ۔ وَ اِنَّ ضَحَايَا الْجَدَايَا كَالْاَظْلَالِ وَ الْاٰثَارِ ۔ فَافْهَمُوْا سِرَّ هٰذِهِ الْحَقِيْقَةِ ۔ وَ اَنْتُمْ اَحَقُّ بِهَا وَاَهْلُهَا بَعْدَ الصَّحَابَةِ ۔ وَ اِنَّكُمُ الْاٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ اُلْحِقْتُمْ بِهِمْ بِفَضْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَالرَّحْمَةِ ۔ وَ اِنَّ سِلْسِلَةَ الْاَزْمِنَةِ خُتِمَتْ عَلٰى زَمَانِنَا مِنْ حَضْرَةِ الْاَحَدِيَّةِ ۔ كَمَا خُتِمَتْ شُهُوْرُ الْاِسْلَامِ عَلٰى شَهْرِ الضَّحِيَّةِ ۔ وَ فِيْ هٰذَا اِشَارَةٌ مَخْفِيَّةٌ لِأَهْلِ الرَّأْيِ وَالرَّوِيَّةِ ۔ وَ اِنِّيْ عَلٰى مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ الْوِلَايَةِ ۔ كَمَا كَانَ سَيِّدِي الْمُصْطَفٰى عَلٰى مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ النُّبُوَّةِ ۔ وَ اِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ ۔ وَ اَنَا خَاتَمُ الْاَوْلِيَآءِ ۔ لَا وَلِيَّ بَعْدِيْ ۔ اِلَّا الَّذِيْ هُوَ مِنِّيْ وَ عَلٰى عَهْدِيْ ۔ وَ اِنِّيْ اُرْسِلْتُ مِنْ رَّبِّيْ بِكُلِّ قُوَّةٍ وَ بَرَكَةٍ وَ عِزَّةٍ ۔ وَ اِنَّ قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى مَنَارَةٍ خُتِمَ عَلَيْهَا كُلُّ رِفْعَةٍ ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ اَيُّهَا الْفِتْيَانُ ۔ وَ اعْرِفُوْنِيْ

بقیہ ترجمہ۔ اِس آخری مہینہ میں بھی قربانیاں ہیں اور اُس آخری زمانہ میں بھی قربانیاں ہیں۔ اور فرق صرف اصل اور عکس کا ہے جو آئینہ میں پڑتا ہے اور اس کا نمونہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں گذر چکا ہے۔ اور اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمندو! اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں پس اس حقیقت کو سمجھ لو اور تم صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد یہ حق رکھتے ہو اور اس بات کے اہل ہو کہ اس حقیقت کو سمجھو اور تم ان میں سے ایک آخری گروہ ہو جو خدا کے فضل اور رحمت سے اس کے ساتھ شامل کئے گئے ہو۔ اور زمانوں کا سلسلہ جناب الٰہی سے ہمارے زمانہ پر ختم ہو گیا ہے جیسا کہ اسلام کے مہینے قربانی کے مہینہ پر ختم ہو گئے ہیں اور اس میں اہل رائے کے لئے ایک پوشیدہ اشارہ ہے اور میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے منار پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ پس خدا سے ڈرو اے جوانمردو! اور مجھے پہچانو

وَاَطِيْعُوْنِيْ وَ لَا تَمُوْتُوْا بِالْعِصْيَانِ۔ وَ قَدْ قَرُبَ الزَّمَانُ۔ وَ حَانَ اَنْ تُسْئَلَ كُلُّ نَفْسٍ وَ تُدَانَ۔ اَلْبَلَايَا كَثِيْرَةٌ وَ لَا يُنَجِّيْكُمْ اِلَّا الْاِيْمَانُ۔ وَ الْخَطَايَا كَبِيْرَةٌ وَلَا تُذَوِّبُهَا اِلَّا الذَّوْبَانُ۔ اِتَّقُوْا عَذَابَ اللّٰهِ اَيُّهَا الْاَعْوَانُ۔ وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ۔ فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَ الْغَافِلِيْنَ وَ الَّذِيْنَ نَسُوا الْمَنَايَا۔ وَ سَارِعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَارْكَبُوْا عَلٰى اَعْدَى الْمَطَايَا۔ وَ اتْرُكُوْا ذَوَاتَ الضَّلَعِ وَ الرَّذَايَا۔ تَصِلُوْا اِلٰى رَبِّ الْبَرَايَا۔ خُذُوا الْاِنْقِطَاعَ الْاِنْقِطَاعَ لِيُوْهَبَ لَكُمُ الْوَصْلُ وَ الْاِقْتِرَابُ۔ وَ كَسِّرُوا الْاَسْبَابَ لِيُخْلَقَ لَكُمُ الْاَسْبَابُ۔ وَ مُوْتُوْا لِيُرَدَّ اِلَيْكُمُ الْحَيٰوةُ اَيُّهَا الْاَحْبَابُ۔ اَلْيَوْمَ تَمَّتِ الْحُجَّةُ عَلَى الْمُخَالِفِيْنَ۔ وَ انْقَطَعَتْ مَعَاذِيْرُ الْمُعْتَذِرِيْنَ۔ وَ يَئِسَ مِنْكُمْ زُمَرُ الْمُضِلِّيْنَ وَ الْمُوَسْوِسِيْنَ۔ اَلَّذِيْنَ اَكَلُوْا اَعْمَارَهُمْ فِي ابْتِغَاءِ الدُّنْيَا وَ لَيْسَ لَهُمْ حَظٌّ مِّنَ الدِّيْنِ۔ بَلْ هُمْ كَالْعَمِيْنَ۔ فَالْيَوْمَ اَنْقَضَ اللّٰهُ ظُهُوْرَهُمْ وَ رَجَعُوْا يَائِسِيْنَ۔ اَلْيَوْمَ حَصْحَصَ الْحَقُّ

بقیہ ترجمہ۔ اور نافرمانی مت کرو اور نافرمانی پر مت مرو۔ اور زمانہ نزدیک آ گیا ہے اور وہ وقت نزدیک ہے کہ ہر ایک جان اپنے کاموں سے پوچھی جائے اور بدلہ دی جائے۔ بلائیں بہت ہیں اور تمہیں صرف ایمان نجات دے گا اور خطائیں بڑی ہیں اور ان کو گداز نہیں کرے گا مگر گداز ہو جانا۔ خدا کے عذاب سے اے میرے انصار! ڈرو اور جو خدا سے ڈرے ان کے لئے دو بہشت ہیں پس غافلوں کے ساتھ مت بیٹھو ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے اپنی موتوں کو بھلا رکھا ہے۔ خدا کی طرف دوڑو اور تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہو جاؤ۔ ایسے گھوڑوں کو چھوڑ و جو لنگڑا کے چلتے ہیں تا اپنے خدا کو ملو۔ خدا کی طرف منقطع ہو جانا عادت پکڑو تا خدا کا وصال اور اس کا قرب تمہیں عنایت کیا جائے اور اسباب کو توڑ دو تا تمہارے لئے اسباب پیدا کئے جائیں اور مر جاؤ تا دوبارہ زندگی تمہیں دی جائے۔ آج مخالفوں پر حجت پوری ہو گئی اور عذر کرنے والوں کے سب عذر ٹوٹ گئے اور تم سے وہ سب گروہ ناامید ہو گئے جو گمراہ کرنے والے اور وسوسہ ڈالنے والے تھے انہوں نے دنیا کی طلب میں اپنی عمریں کھوئیں اور دین میں سے کوئی بہرہ حاصل نہ کیا بلکہ وہ اندھوں کی طرح ہیں۔ اور آج خدا نے ان کی کمریں توڑ دیں اور وہ ناامید ہو کر پھر گئے۔ آج دیکھنے والوں کے لئے حق ظاہر ہو گیا

لِلنَّاظِرِیْنَ۔ وَ اسْتَبَانَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ وَ لَمْ یَبْقَ مُعْرِضٌ اِلَّا الَّذِیْ حَبَسَہٗ حِرْمَانٌ اَزَلِیٌّ۔ وَ لَا مُنْکِرٌ اِلَّا الَّذِیْ مَنَعَہٗ عُدْوَانٌ فِطْرِیٌّ۔ فَنَتْرُکُ ھٰٓؤُلَآءِ بِسَلَامٍ۔ وَقَدْ تَمَّ الْاِفْحَامُ۔ وَ تَحَقَّقَ الْاٰثَامُ۔ وَ اِنْ لَّمْ یَنْتَھُوْا فَالصَّبْرُ جَدِیْرٌ۔ وَ سَوْفَ یُنَبِّئُھُمْ خَبِیْرٌ۔ ''☆ (خطبہ الہامیہ۔روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۱ تا ۱۷)

بقیہ ترجمہ۔ اور مجرموں کی راہ کھل گئی اور حق سے کنارہ کرنے والا وہی شخص رہا جس کو ازلی محرومی نے روک دیا اور وہی منکر رہا جس کو پیدائشی جور پسندی نے منع کر دیا۔ پس ہم ان لوگوں کو سلام کے ساتھ رخصت کرتے ہیں اور ان پر حجت پوری ہوگئی اور ان کا قابلِ سزا ہونا ثابت ہو گیا پس اگر اب بھی باز نہ آویں پس صبر لائق ہے۔ اور عنقریب وہ جو ان کے حالات پر اطلاع رکھتا ہے ان کو متنبہ کر دے گا۔

☆ **(روایات متعلقہ خطبہ الہامیہ)** (۱) حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

اس دن صبح کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام عید کے لئے نکلے۔ مسجد مبارک کی سیڑھیوں سے تو آپ نے فرمایا کہ رات کو مجھے الہام ہوا ہے کہ کچھ کلمات عربی میں کہو اس لئے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب اور حضرت مولوی نور الدین صاحب دونوں کو پیغام بھیجا کہ وہ کاغذ اور قلم دوات لے کر آویں کیونکہ عربی میں کچھ کلمات پڑھنے کا الہام ہوا ہے۔ نماز مولوی عبد الکریم صاحب نے پڑھائی اور مسیح موعودؑ نے پھر اردو میں خطبہ فرمایا غالباً کرسی پر بیٹھ کر۔ اردو خطبے کے بعد آپ نے عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا کرسی پر بیٹھ کر۔ اس وقت آپ پر ایک خاص حالت طاری تھی۔ آنکھیں بند تھیں۔ ہر جملے میں پہلے آواز اونچی تھی پھر دھیمی ہو جاتی تھی۔ سامنے بائیں طرف حضرت مولوی صاحبان لکھ رہے تھے۔ ایک لفظ دونوں میں سے ایک نے نہ سنا اس لئے پوچھا تو حضرت صاحب نے وہ لفظ بتایا اور پھر فرمایا کہ جو لفظ سنائی نہ دے وہ ابھی پوچھ لینا چاہیے کیونکہ ممکن ہے کہ مجھے بھی یاد نہ رہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک اوپر سے سلسلہ جاری رہا میں بولتا رہا اور جب ختم ہو گیا بس کر دی۔ (رجسٹر روایات صحابہؓ نمبر ۱۰ صفحہ ۳۰۳، ۳۰۴)

(۲) مولوی شیر علی صاحبؓ نے...... بیان کیا کہ بعد خطبہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ یہ خطبہ میری طرف سے نہ تھا بلکہ میرے دل میں اللہ کی طرف سے الفاظ ڈالے جاتے تھے اور بعض اوقات کچھ لکھا ہوا میرے سامنے آجاتا تھا اور جب تک ایسا ہوتا رہا خطبہ جاری رہا لیکن جب الفاظ آنے بند ہو گئے خطبہ بند ہو گیا۔

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ ۱۴۸ تا ۱۵۰ روایت نمبر ۱۵۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

 ’’ابھی حضرت مولانا[1] موصوف ترجمہ[2] سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرطِ جوش

بقیہ حاشیہ۔ (۳) حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ نے ...... بیان کیا کہ......حضور نے عربی میں خطبہ پڑھنا شروع فرمایا۔ اس عربی خطبہ کے وقت آپ کی حالت اور آواز بہت دھیمی اور باریک ہوجاتی تھی۔ تقریر کے وقت آپ کی آنکھیں بند ہوتی تھیں۔ تقریر کے دوران میں ایک دفعہ حضور نے حضرت مولوی صاحبان کو فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں ممکن ہے کہ بعد میں مَیں خود بھی نہ بتا سکوں۔ اس وقت ایک عجیب عالم تھا جس کو مَیں الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا......آپ نے فرمایا کہ جیسا جیسا کلام اُترتا گیا میں بولتا گیا۔ جب یہ سلسلہ بند ہوگیا تو میں نے بھی تقریر کو ختم کردیا۔ آپ فرماتے تھے کہ تقریر کے دوران میں بعض اوقات الفاظ لکھے ہوئے نظر آجاتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ ۵۹۲، ۵۹۳ روایت نمبر ۶۲۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(۴) حضرت بھائی عبد الرحمان صاحبؓ قادیانی روایت کرتے ہیں۔ بعض اوقات حضرت مولوی صاحب کو لکھنے میں پیچھے رہ جانے کی وجہ سے یا کسی لفظ کے سمجھ نہ آنے کے باعث یا الفاظ کے حروف مثلاً الف اور عین، صاد و سین یا ثا اور طو ت وغیرہ وغیرہ کے متعلق دریافت کرنے کی ضرورت ہوتی تو دریافت کرنے پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عجب کیفیت ہوتی تھی اور حضور یوں بتاتے تھے جیسے کوئی نیند سے بیدار ہوکر یا کسی دوسرے عالم سے واپس آکر بتائے اور وہ دریافت کردہ لفظ یا حرف بتانے کے بعد پھر وہی حالت طاری ہوجاتی تھی اور انقطاع کا یہ عالم تھا کہ ہم لوگ یہ محسوس کرتے کہ حضور کا جسد اطہر صرف یہاں ہے، روح حضور پُرنور کی عالم بالا میں پہنچ کر وہاں سے پڑھ کر یا سُن کر بول رہی تھی۔ زبان مبارک چلتی تو حضور ہی کی معلوم دیتی تھی مگر کیفیت کچھ ایسی تھی کہ بے اختیار ہو کر کسی کے چلائے چلتی ہو۔ یہ سماں اور حالت بیان کرنا مشکل ہے۔ انقطاع، تبتّل، ربودگی یا حالت مجذوبیّت و بےخودی و وارفتگی اور محویّتِ تامّہ وغیرہ الفاظ میں سے شاید کوئی لفظ حضور کی اس حالت کے اظہار کے لئے موزوں ہوسکے ورنہ اصل کیفیت ایک ایسا روحانی تغیّر تھا جو کم از کم میری قوت بیان سے تو باہر ہے کیونکہ سارا ہی جسم مبارک حضور کا غیر معمولی حالت میں یوں معلوم دیتا تھا جیسے ذرہ ذرہ پر اس کے کوئی نہاں در نہاں اور غیر مرئی طاقت متصرّف و قابو یافتہ ہو۔ (سیرت المہدی جلد دوم صفحہ ۳۶۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(۵) مکرم سید محمود عالم صاحبؓ بیان فرماتے ہیں۔ حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ نے عربی میں خطبہ عید الاضحیٰ پڑھا......تو بعد میں جب اس کی کیفیت پوچھی گئی تو فرمایا کہ فرشتے میرے سامنے موٹے موٹے حروف میں لکھی ہوئی تختی لاتے جاتے تھے جسے میں دیکھ دیکھ کر پڑھتا جاتا تھا۔ ایک تختی آتی جب میں

---

[1] مولانا عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ۔ (مرزا بشیر احمد) [2] خطبہ الہامیہ کا ترجمہ۔ (مرزا بشیر احمد)

کے ساتھ سجدہ شکر میں جا پڑے۔ آپ کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اُٹھا کر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ''ابھی مَیں نے سُرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ

مُبارک

یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔'' (الحکم جلد ۴ نمبر ۱۶ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۵)

اپریل ۱۹۰۰ء ''ایک دفعہ عزیز مرحوم[۱] کی زندگی میں بکثرت اس کی شفا کے لئے دعا کی۔ تب خواب میں دیکھا کہ ایک سڑک ہے گویا وہ چاند کے ٹکڑے اکٹھے کر کے بنائی گئی ہے اور ایک شخص ایوب بیگ کو اس سڑک پر سے لے جا رہا ہے اور وہ سڑک آسمان کی طرف جاتی ہے اور نہایت خوش اور چمکیلی ہے گویا زمین پر چاند بچھایا گیا ہے مَیں نے یہ خواب اپنی جماعت میں بیان کی اور تکلف کے طور پر یہ سمجھا کہ یہ صحت کی طرف اشارہ ہے لیکن دل نہیں

(بقیہ حاشیہ) وہ سنا چکتا تو دوسری تختی آتی اور پہلی چلی جاتی۔ اس طرح تختیوں کا سلسلہ رہا۔ جب کوئی لکھنے والا پوچھتا تو گئی ہوئی تختی بھی واپس آجاتی جسے دیکھ کر میں بتا دیتا۔ (رجسٹر روایات صحابہؓ نمبر ۴ صفحہ ۳۸)

(۶) حضرت میاں محمد یٰسین صاحب احمدیؓ بیان فرماتے ہیں۔ خطبہ الہامیہ حضور نے عید ذوالحجہ کے دن فرمایا۔ خطبہ کے دوران میں حضورؑ کی آواز خلاف معمول بالکل باریک تھی اور نماز کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مَیں جب ایک فقرہ کہہ لیتا تھا تو آگے مجھے علم نہیں ہوتا تھا کہ مَیں کیا کہوں گا۔ آگے مجھے لکھا ہوا دکھایا جاتا تھا اور پھر مَیں بولتا تھا۔ یہ خطبہ حضور نے بالکل آہستہ آہستہ پڑھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ کوئی حضور کو پڑھاتا ہے اور پھر آگے حضور بول رہے ہیں۔ اس وقت حضور کی حالت معمول سے بالکل مختلف نظر آتی تھی۔ (رجسٹر روایات صحابہؓ نمبر ۱۲ صفحہ ۱۰۲)

(۷) سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔ آپؑ خطبہ الہامیہ کے شروع میں لکھتے ہیں ''وَاِنِّیْ عُلِّمْتُھَا اِلْھَامًا مِّنْ رَّبِّیْ وَ کَانَتْ اٰیَۃً'' کہ یہ خطبہ مجھے خدا تعالیٰ نے الہامًا سکھایا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ خطبہ الہامیہ وہ کتاب ہے جس کا ایک حصہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام کے طور پر نازل ہوا اور جو لوگ یہاں رہتے تھے وہ جانتے ہیں کہ الہامی کلام صفحہ اَڑتیس[۳۸] تک کا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو الہاماً بتایا گیا تھا کہ عربی میں تقریر کرو روح القدس تمہارے ساتھ کھڑا ہو کر تمہارے منہ میں الفاظ ڈالے گا۔ اس پر عید کے دن آپ نے خطبہ پڑھا اور وہ مطبوعہ کتاب خطبہ الہامیہ کے اَڑتیس[۳۸] صفحہ تک ہے جس کا آخری فقرہ وَسَوْفَ یُنَبِّئُھُمْ خَبِیْرٌ ہے۔

پس یہ وہ خطبہ ہے جو الہام کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا۔

(خطاب جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۳ء انوار العلوم جلد ۷ صفحہ ۱۲)

---

[۱] مرزا ایوب بیگ صاحب۔ (مرزا بشیر احمد)

مانتا تھا کہ اس خواب کی تعبیر صحت ہو سو اب اس خواب کی تعبیر ظہور میں آئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔"

(از مکتوب بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحبؓ۔ مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۸۷ ۳ مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

۲۵/ اپریل ۱۹۰۰ء "اِس خط کے لکھنے کے وقت میں جو ایوب بیگ مرحوم کی طرف توجہ تھی کہ وہ کیوں کر جلد ہماری آنکھوں سے ناپدید ہو گیا اور تمام تعلقات کو خواب و خیال کر گیا کہ یک دفعہ الہام ہوا۔

مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کے راہ سے داخل ہو

یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عزیزی ایوب بیگ کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی ہے اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو۔"

(از مکتوب بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحبؓ۔ مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۸۷ ۳ مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

۱۹۰۰ء "خدا نے مجھے کہا کہ اُٹھ اور ان لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم خدا کی گواہی ردّ کر دو گے۔ خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اُس کے یہ الفاظ ہیں۔

قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ وَقُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا۔ اَیْ مُرْسَلٌ مِّنَ اللّٰهِ۔

(از اشتہار معیار الاخیار۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۸۷،۳ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ترجمہ) ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرو گے یا نہیں۔ کہہ اگر تم خدا سے محبّت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبّت رکھے۔[1]" (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۴ و ۸۲)

۲۸/ مئی ۱۹۰۰ء "اب اس رسالہ[2] کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر مَیں نے لکھا یعنی یہ کہ اس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے۔ درحقیقت یہ صحیح بات ہے کیونکہ یہ یقینی امر ہے کہ قرآن شریف کی یہ آیت کہ سُبْحَانَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ

---

[1] (بقیہ ترجمہ از مرتّب) اور کہہ کہ اے لوگو! مَیں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ یعنی اللہ کا فرستادہ۔

[2] خطبہ الہامیہ (مرزا بشیر احمد)

اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ[1] معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے۔ پس جیسا کہ سیرِ مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکتِ اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکاتِ اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا۔ پس اِس پہلو کے رُو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سَیرِ کشفی ہے۔ مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مُبَارِكٌ وَّمُبَارَكٌ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَكٍ يُّجْعَلُ فِيْهِ۔[2] اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا قرآن شریف کی آیت بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے۔‘‘

(از اشتہار چندہ منارۃ المسیح مورخہ ۲۸؍مئی ۱۹۰۰ء۔ ضمیمہ خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۰، ۲۱ حاشیہ)

۲؍جون ۱۹۰۰ء ’’آج ۲؍جون ۱۹۰۰ء کو بروز شنبہ بعد دوپہر دو بجے کے وقت مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ ایک ورق جو نہایت سفید تھا دکھلایا گیا۔ اُس کی آخری سطر میں لکھا تھا۔

اِقبال

مَیں خیال کرتا ہوں کہ آخر سطر میں یہ لفظ لکھنے سے انجام کی طرف اشارہ تھا۔ یعنی انجام باقبال ہے۔

پھر ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے　　　کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

اس کے یہ معنے مجھے سمجھائے گئے کہ عنقریب کچھ ایسے زبردست نشان ظاہر ہو جائیں گے جس سے کافر کہنے والے جو مجھے کافر کہتے تھے الزام میں پھنس جائیں گے اور خوب پکڑے جائیں گے اور کوئی گریز کی جگہ ان کے لئے باقی نہیں رہے گی۔ یہ پیشگوئی ہے ہر ایک پڑھنے والا اس کو یاد رکھے۔‘‘

(اشتہار مشمولہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۷۷ حاشیہ)

---

[1] (ترجمہ از ناشر) پاک ہے وہ جو رات کے وقت اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گیا جس کے ماحول کو ہم نے برکت دی ہے۔ (بنی اسرائیل:۲)

[2] (ترجمہ) یہ مسجد برکت دی گئی ہے اور برکت دینے والی ہے اور ہر ایک کام جو برکت دیا گیا ہے وہ اس میں کیا جائے گا۔ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۵)

۳؍جون ۱۹۰۰ء ’’۳؍جون ۱۹۰۰ء کو بوقت ساڑھے گیارہ بجے یہ الہام ہوا۔

کافر جو کہتے تھے وہ نگوں سار ہو گئے جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

یعنی کافر کہنے والوں پر خدا کی حجّت ایسی پوری ہوگئی کہ ان کے لئے کوئی عذر کی جگہ نہ رہی۔ یہ آئندہ زمانہ کی خبر ہے کہ عنقریب ایسا ہوگا اور کوئی ایسی چمکتی ہوئی دلیل ظاہر ہوجائے گی کہ فیصلہ کردے گی۔‘‘

(از اشتہار مشمولہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۷۷ حاشیہ)

۱۹۰۰ء ’’مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دین اسلام ہی سچا ہے۔ مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُرحکمت تعلیم دینے والا، اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مجھے خدا کی پاک اور مطہّر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ مَیں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف فرمایا اور پھر خدا نے اپنے بلاواسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا۔‘‘

(اربعین نمبر ۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۵)

۱۹۰۰ء ’’۱ یَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ۔ ۲ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ۔ ۳ قُلْ اِنِّىْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ ۴ هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ ۵ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا۔ ۶ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔ ۷ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔ ۸ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ۔ ۹ هٰذَا مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّكَ ۱۰ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ لِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ ۱۱ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ ۱۲ قُلْ عِنْدِىْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِىْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ ۱۳ وَقُلِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ ۱۴ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا۔ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِيْنَ حَصِيْرًا۔ ۱۵ يُخَوِّفُوْنَكَ مِنْ دُوْنِهٖ۔ ۱۶ اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا۔ ۱۷ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ۔ ۱۸ يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ۔ ۱۹ نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّىْ۔ ۲۰ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

يُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ ۲۱ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ۔ ۲۲ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ وَ انْتَهٰى اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَيْنَا ۲۳ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ۔ ۲۴ وَ قَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ ۲۵ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ۔ ۲۶ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ۔ ۲۷ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا۔ ۲۸ وَ اِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ۔ ۲۹ اِنِّيْ مَعَكَ فَكُنْ مَّعِيْ اَيْنَمَا كُنْتَ۔ ۳۰ كُنْ مَعَ اللّٰهِ حَيْثُ مَا كُنْتَ۔ ۳۱ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ ۳۲ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَافْتِخَارًا لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ ۳۳ وَلَا تَيْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ۔ اَلَآ اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ اَلَآ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ[1]۔ ۳۴ يَاْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ ۳۵ يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ ۳۶ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ۔ ۳۷ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ ۳۸ اِنِّيْ مُنَجِّيْكَ مِنَ الْغَمِّ۔ ۳۹ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا۔ ۴۰ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔ ۴۱ فَتْحُ الْوَلِيِّ فَتْحٌ۔ ۴۲ وَّ قَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا۔ ۴۳ اَشْجَعُ النَّاسِ۔ ۴۴ وَلَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ ۴۵ اَنَارَ اللّٰهُ بُرْهَانَهٗ۔ ۴۶ يَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰى شَفَتَيْكَ۔ ۴۷ اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا۔ ۴۸ يَرْفَعُ اللّٰهُ ذِكْرَكَ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ۔ ۴۹ يَا اَحْمَدِيْ اَنْتَ مُرَادِيْ وَمَعِيْ۔ ۵۰ غَرَسْتُ كَرَامَتَكَ بِيَدِيْ۔ ۵۱ وَنَظَرْنَا اِلَيْكَ وَ قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ۔ ۵۲ يَا اَحْمَدُ يَتِمُّ اسْمُكَ وَ لَا يَتِمُّ اسْمِيْ۔ ۵۳ بُوْرِكْتَ يَا اَحْمَدُ وَكَانَ مَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ حَقًّا فِيْكَ۔ ۵۴ شَاْنُكَ عَجِيْبٌ وَّ اَجْرُكَ قَرِيْبٌ۔ ۵۵ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ ۵۶ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا۔ ۵۷ قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَجِيْبٌ۔ ۵۸ يَجْتَبِيْ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ۔ ۵۹ وَلَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْئَلُوْنَ۔ ۶۰ اَنْتَ وَجِيْهٌ فِيْ حَضْرَتِيْ۔ ۶۱ اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِيْ۔ ۶۲ اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِيْ۔ ۶۳ وَ سِرُّكَ سِرِّيْ۔ ۶۴ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَ تَفْرِيْدِيْ۔ ۶۵ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ۔ ۶۶ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا۔ ۶۷ وَ كَادَ اَنْ يُّعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ۔ ۶۸ وَقَالُوْا اَنّٰى لَكَ هٰذَا۔ وَ قَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ ۶۹ اِذَا نَصَرَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ لَهُ الْحَاسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ۔ ۷۰ قُلْ هُوَ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ۔ ۷۱ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى زَادَ مَجْدَكَ۔ ۷۲ يَنْقَطِعُ

---

[1] *(نوٹ از ناشر) براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ میں یہ الہام اس طرح درج ہے۔*
''اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ''۔

اٰبَآؤُكَ وَ يُبْدَءُ مِنْكَ۔ ۷۳ وَ مَا كَانَ اللهُ لِيَتْرُكَكَ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ۔ ۷۴ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ ۷۵ يَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ ۷۶ يَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ ۷۷ يَا مَرْيَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ ۷۸ تَمُوْتُ وَ اَنَا رَاضٍ مِّنْكَ۔ ۷۹ فَادْخُلُوا الْجَنَّةَ اِنْ شَآءَ اللهُ اٰمِنِيْنَ۔ ۸۰ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَآ اٰمِنِيْنَ۔ ۸۱ خدا تیرے سب کام درست کردے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا ۸۲ سَلَامٌ عَلَيْكَ جُعِلْتَ مُبَارَكًا۔ ۸۳ وَ اِنِّيْ فَضَّلْتُكَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ۔ ۸۴ وَ قَالُوْٓا اِنْ هُوَ اِلَّا اِفْكُ اِفْتَرٰى وَ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ۔ ۸۵ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا۔ ۸۶ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ ۸۷ وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ ۸۸ قُلْ جَآءَكُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللهِ فَلَا تَكْفُرُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ ۸۹ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللهِ رَدَّ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ شَكَرَ اللهُ سَعْيَهٗ۔ ۹۰ كِتَابُ الْوَلِيِّ ذُوالْفَقَارِ عَلِيٍّ۔ ۹۱ وَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ۔ ۹۲ يَكَادُ زَيْتُهٗ يُضِيْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔ ۹۳ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَوْسَيْنِ اَدْنٰى[1]۔ ۹۴ اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ۔ ۹۵ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ ۹۶ صَدَقَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ ۹۷ وَ كَانَ اَمْرُ اللهِ مَفْعُوْلًا۔ ۹۸ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ تَمْتَرُوْنَ۔ ۹۹ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ قَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ۔ ۱۰۰ وَ قَالُوْا اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ۔ ۱۰۱ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔ ۱۰۲ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ ۱۰۳ وَ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ ۱۰۴ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ اِنِّيْ مَعَكَ۔ ۱۰۵ وَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ ۱۰۶ وَاِنَّ عَلَيْكَ رَحْمَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ۔ ۱۰۷ وَاِنَّكَ مِنَ الْمَنْصُوْرِيْنَ۔ ۱۰۸ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ ۱۰۹ اَنَا بُدُّكَ اللَّازِمُ۔ ۱۱۰ اَنَا مُحْيِيْكَ ۱۱۱ نَفَخْتُ فِيْكَ مِنْ لَّدُنِّيْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔ ۱۱۲ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ۔ ۱۱۳ يَحْمَدُكَ اللهُ وَيَمْشِيْٓ اِلَيْكَ۔ ۱۱۴ خَلَقَ اٰدَمَ فَاَكْرَمَهٗ۔ ۱۱۵ جَرِيُّ اللهِ فِيْ حُلَلِ الْاَنْبِيَآءِ۔ ۱۱۶ وَمَنْ رُدَّ مِنْ مَّطْبَعِهٖ فَلَا مَرَدَّ لَهٗ۔ ۱۱۷ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْ كَفَّرَ۔ ۱۱۸ اَوْقِدْ لِيْ يَا هَامَانُ لَعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ عَلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ۔ ۱۱۹ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔ مَا كَانَ لَهٗٓ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهَا اِلَّا خَآئِفًا۔ ۱۲۰ وَ مَا اَصَابَكَ فَمِنَ اللهِ۔ ۱۲۱ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) براہین احمدیہ حصّہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۸۶ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳ پر یہ الہام اس طرح درج ہے ''فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔''

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوالْعَزْمِ۔ ۱۲۲ وَ اللّٰهُ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِيْنَ۔ ۱۲۳ اَلَا اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا۔ حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ۔ ۱۲۴ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ۔ ۱۲۵ كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔ ۱۲۶ اِنَّ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا۔ ۱۲۷ وَاِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا۔ ۱۲۸ اَهٰذَا الَّذِىْ بَعَثَ اللّٰهُ۔ ۱۲۹ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَىَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ ۱۳۰ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِى الْقُرْاٰنِ۔ ۱۳۱ بخرام كه وقتِ تو نزديك رسيد و پائے محمدياں برمنار بلندتر محکم افتاد۔ ۱۳۲ پاک محمد مصطفٰی نبیوں کا سردار۔ ۱۳۳ يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ ۱۳۴ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔ ۱۳۵ مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ ۱۳۶ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ ۱۳۷ اَللّٰهُ حَافِظُهٗ۔ عِنَايَةُ اللّٰهِ حَافِظُهٗ۔ ۱۳۸ نَحْنُ نَزَّلْنَاهُ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ۔ ۱۳۹ اَللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ ۱۴۰-۱۴۱ يُخَوِّفُوْنَكَ مِنْ دُوْنِهٖ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ۔ ۱۴۲ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى۔ ۱۴۳ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ فِىْ مَوَاطِنَ۔ ۱۴۴ اِنَّ يَوْمِىْ لَفَصْلٌ عَظِيْمٌ۔ ۱۴۵ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِىْ۔ ۱۴۶ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ۔ ۱۴۷ اَنْتَ مَعِىْ وَ اَنَا مَعَكَ۔ ۱۴۸ خَلَقْتُ لَكَ لَيْلًا وَّ نَهَارًا۔ ۱۴۹ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ۔ ۱۵۰ اَنْتَ مِنِّىْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ ۱۵۱ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيَاتِنَا عَجَبًا۔ ۱۵۲ قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَجِيْبٌ۔ ۱۵۳ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ۔ ۱۵۴ هُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا۔ ۱۵۵ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ۔ ۱۵۶ وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ ۱۵۷ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ۔ ۱۵۸ سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ۔ ۱۵۹ صَافَيْنَاهُ وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ۔ ۱۶۰ تَفَرَّدْنَا بِذَالِكَ۔ ۱۶۱ فَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔‘‘ (اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۱ تا ۳۵۵)

ترجمہ۔ ۱ اے احمد! خدا نے تجھ میں برکت ڈالی۔ ۲ اُس نے تجھے قرآن سکھایا تا تُو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تا کہ مجرموں کی راہ کُھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون کون مجرم ہے۔ ۳ کہہ دے کہ میرے پر خدا کا حکم نازل ہوا ہے اور مَیں تمام مومنوں سے پہلا ہوں۔ ۴ وہ خدا جس نے اپنے فرستادہ کو بھیجا۔ اُس نے دو امر کے ساتھ اُسے بھیجا ہے ایک تو یہ کہ اُس کو نعمتِ ہدایت سے مشرف فرمایا

ہے...... اور دین الحق عطا کیا گیا ہے...... کہ وہ اسلام کی خوبی اور فوقیت ہر ایک پہلو سے تمام مذاہب پر ثابت کر دے...... ۵ اور تم ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے۔ خدا نے تمہیں اس سے نجات دی۔ ۶ اور یہ ابتدا سے مقدر تھا۔ ۷ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ۸ اور وہ ہنسی کرنے والوں کے لئے کافی ہوگا۔ ۹ یہ تمام کاروبار خدا کی رحمت سے ہے۔ ۱۰ وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا تا کہ لوگوں کے لئے نشان ہو۔ ۱۱ ان کو کہہ دے کہ اگر خدا تعالیٰ سے محبّت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبّت رکھے۔ ۱۲ اور ان کو کہہ دے کہ میرے پاس میری سچائی پر خدا کی گواہی ہے پس کیا تم خدا کی گواہی قبول کرتے ہو یا نہیں۔ ۱۳ اور ان کو کہہ دے کہ تم اپنی جگہ پر کام کرو اور مَیں اپنی جگہ پر کرتا ہوں۔ پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ ۱۴ خدا نے تجلّی فرمائی ہے کہ تا تم پر رحم کرے اور اگر تم نے منہ پھیر لیا تو وہ بھی منہ پھیر لے گا اور سچائی کے مخالف ہمیشہ کے زندان میں رہیں گے۔ ۱۵ تجھ کو یہ لوگ ڈراتے ہیں۔ ۱۶ تُو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ۱۷ مَیں نے تیرا نام متوکّل رکھا۔ ۱۸ خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ۱۹ ہم تیری تعریف کرتے اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ ۲۰ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بُجھا دیں مگر خدا اُس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پورا نہ کر لے اگرچہ منکر کراہت کریں۔ ۲۱ ہم عنقریب اُن کے دلوں میں رُعب ڈالیں گے۔ ۲۲ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کر لے گا ۲۳ تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا جیسا کہ تم نے سمجھا۔ ۲۴ اور کہتے ہیں کہ یہ صرف بناوٹ ہے۔ ۲۵ اُن کو کہہ دے کہ خدا ہے جس نے یہ کاروبار بنایا۔ پھر ان کو چھوڑ دے تا اپنے بازیچہ میں لگے رہیں۔ ۲۶ اُن کو کہہ دے کہ اگر مَیں نے افترا کیا ہے تو اس کا گناہ میرے پر ہوگا۔ ۲۷ اور افترا کرنے والے سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔ ۲۸ اور ہم قادر ہیں کہ تیری موت سے پہلے کچھ اُن کو اپنا کرشمۂ قدرت دکھاویں جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں یا تجھ کو وفات دے دیں۔ ۲۹ مَیں تیرے ساتھ ہوں سو تو ہر ایک جگہ میرے ساتھ رہ۔ ۳۰، ۳۱۔[۱] ۳۲ تم بہترین امّت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے نکالے گئے اور تم مومنوں کا فخر ہو۔ ۳۳ اور خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ اُس کی رحمت تجھ سے قریب ہے۔ اُس کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ ۳۴ اس کی مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ ۳۵ دُور کی راہ سے مدد کرنے والے آئیں گے۔ ۳۶ خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔ ۳۷ وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کے دلوں میں مَیں الہام ڈالوں گا۔ ۳۸ مَیں غم سے تجھے نجات دوں گا۔ ۳۹ مَیں خدا قادر ہوں[۲]۔ ۴۰ ہم تجھے ایک کھلی فتح دیں گے۔ ۴۱ جو ولی کو فتح دی جاتی ہے وہ بڑی فتح ہوتی ہے۔

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) ۳۰ اللہ کے ساتھ رہ جہاں بھی کہ تُو ہو۔ ۳۱ جس طرف بھی تم اپنا رُخ پھیرو وہیں اللہ تعالیٰ کی توجہ ہے۔

[۲] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ حضور اقدس علیہ السلام نے الہام کا حاصل مطلب بیان فرمایا ہے لفظی ترجمہ یہ ہے۔ اور تیرا ربّ قادر ہے۔

۴۲ اور ہم نے اس کو خاص اپنا راز دار بنایا۔ ۴۳ سب انسانوں سے زیادہ بہادر ہے۔ ۴۴ اور اگر ایمان ثریّا پر ہوتا تو وہیں سے وہ لے آتا۔ ۴۵ خدا اس کے بُرہان کو روشن کرے گا۔ ۴۶ اے احمد رحمت تیرے لبوں پر جاری کی گئی۔ ۴۷ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ۴۸ خدا تیرے ذکر کو اُونچا کرے گا اور دنیا اور آخرت میں اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔ ۴۹ اے میرے احمد تُو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ ۵۰ مَیں نے تیرا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ ۵۱ اور ہم نے تیری طرف نظر کی اور کہا کہ اے آگ جو فتنہ کی آگ قوم کی طرف سے ہے اس ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہوجا...... ۵۲ اے احمد تیرا نام پورا ہوجائے گا اور میرا نام پورا نہیں ہوگا۔ ۵۳ اے احمد تُو مبارک کیا گیا اور جو تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔ ۵۴ تیری شان عجیب اور تیرا بدلہ قریب ہے۔ ۵۵ مَیں تجھے لوگوں کے لئے امام معہود بناؤں گا یعنی تجھے مسیح موعود اور مہدی معہود کروں گا۔ ۵۶ کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں۔ ۵۷ ان کو کہہ دے کہ خدا ذُوالعجائب ہے۔ ۵۸ اسی طرح ہمیشہ کیا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور اپنے برگزیدوں میں داخل کر دیتا ہے۔ ۵۹ اور وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا اور لوگ اپنے اعمال سے پوچھے جاتے ہیں۔ ۶۰ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ ۶۱ مَیں نے تجھے اپنے لئے چُنا۔ ۶۲ زمین اور آسمان تیرے ساتھ ایسے ہی ہیں جیسا کہ میرے ساتھ۔ ۶۳ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ۶۴ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید۔ ۶۵ پس وقت آ گیا ہے کہ تجھ کو لوگوں میں شہرت دی جائے گی۔ ۶۶ اب تو تیرے پر وہ وقت ہے کہ کوئی بھی تجھ کو نہیں پہچانتا۔ ۶۷ اور نزدیک ہے کہ تو تمام لوگوں میں شہرت پا جائے گا۔ ۶۸ اور کہیں گے کہ یہ رُتبہ تجھے کہاں سے ملا۔ یہ تو جھوٹ ہی معلوم ہوتا ہے۔ ۶۹ اصل بات یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ اپنے کسی بندہ کی مدد کرتا ہے اور اس کو اپنے برگزیدوں میں داخل کر لیتا ہے تو زمین پر کئی حاسد اس کے لئے مقرر کر دیتا ہے یہی سنت اللہ ہے۔ ۷۰ پس ان کو کہہ دے کہ مَیں تو کچھ چیز نہیں مگر خدا نے ایسا ہی کیا۔ پھر ان کو چھوڑ دے کہ تا بیہودہ فکروں میں پڑے رہیں۔ ۷۱ وہ خدا بہت پاک اور بہت مبارک اور بہت اونچا ہے جس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا۔ ۷۲ وہ وقت آتا ہے کہ تیرے باپ دادے کا ذکر کوئی بھی نہیں کرے گا اور ابتدا سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا۔ (اور یہی انبیاء اور مامورین عظام میں خدا تعالیٰ کی عادت ہے) ۷۳ اور خدا ایسا نہیں ہے جو تجھے چھوڑ دے جب تک پاک اور پلید میں فرق کرکے نہ دکھلاوے۔ ۷۴ مَیں نے ارادہ کیا کہ ایک خلیفہ پیدا کروں سو مَیں نے آدم کو بنایا۔ ۷۵ اے آدم تُو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو۔ ۷۶ اے احمد تُو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو۔ ۷۷ اے مریم تُو اور تیرے دوست اور تیری

بیوی بہشت میں داخل ہو۔ ۷۸ تُو اس حالت میں مرے گا کہ مَیں تجھ سے راضی ہوں گا۔ ۷۹ اور خدا کے فضل سے تو بہشت میں داخل ہوگا۔ ۸۰ سلامتی کے ساتھ، پاکیزگی کے ساتھ، امن کے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا۔ ۸۱ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ ۸۲ تیرے پر سلام تُو مبارک کیا گیا۔ ۸۳ اور جس قدر لوگ تیرے زمانہ میں ہیں سب پر مَیں نے تجھے فضیلت دی۔ ۸۴ کہیں گے کہ یہ تو افترا ہے۔ ہم نے اپنے باپ دادوں سے ایسا نہیں سنا۔ ۸۵ اور تیرا خدا قادر ہے ۸۶ جس کو چاہتا ہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ ۸۷ اور ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور بعض کو بعض پر فضیلت بخشی۔ ۸۸ اُن کو کہہ دے کہ خدا کی طرف سے نُور تمہارے پاس آیا ہے پس اگر تم مومن ہو تو انکار مت کرو۔ ۸۹ جو لوگ کافر ہو گئے اور خدا کی راہ کے مزاحم ہوئے اُن پر ایک مرد نے جو فارس کی نسل میں سے ہے ردّ کیا۔ (اس کی سعی کا خدا شاکر ہے۔ براہین احمدیہ[1]) ۹۰ کتاب ولی کی علی کی ذوالفقار ہے۔ ۹۱ اور اگر ایمان ثریّا پر ہوتا تو وہاں سے اُس کو لے آتا۔ ۹۲ قریب ہے کہ اس کا تیل خود بخود بھڑک اُٹھے اگرچہ آگ اس کو نہ چھوئے۔ ۹۳ وہ خدا سے نزدیک ہوا اور آگے سے آگے بڑھا یہاں تک کہ دُوقوسوں کے درمیان کھڑا ہو گیا...... ۹۴ ہم نے اُس کو قادیان کے قریب اُتارا۔ ۹۵ اور حق کے ساتھ اُتارا اور حق کے ساتھ اُترا۔ ۹۶ اور اس میں وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو قرآن اور حدیث میں تھی۔ ۹۷ یعنی وہی مسیح موعود ہے جس کا ذکر قرآن شریف اور حدیثوں میں تھا۔ ۹۸ سچی بات یہی ہے جس میں تم لوگ شک کرتے ہو۔ ۹۹ اور بعض کہیں گے کہ اس عہدہ اور منصب کے لائق فلاں فلاں تھا جو فلاں جگہ رہتا ہے۔ ۱۰۰ اور کہیں گے کہ یہ تو مکر ہے جو تم نے شہر میں مِل جُل کر بنالیا۔ ۱۰۱ یہ لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں اور تو انہیں نظر نہیں آتا۔ ۱۰۲ دیکھو یہ کیسا نشان ہے کہ خدا نے اُسے سکھلایا۔ ۱۰۳ اور بغیر ان کے جو پاک کئے جاتے ہیں کسی کو علمِ قرآن نہیں دیا جاتا۔ ۱۰۴ اے قادر کے بندے مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ ۱۰۵ اور آج تو میرے پاس امین ۱۰۶ اور تیرے پر دنیا اور دین میں میری رحمت ہے۔ ۱۰۷ اور تو منصور اور مظفّر ہے۔ ۱۰۸ دنیا اور آخرت میں وجیہہ اور خدا کا مقرب۔ ۱۰۹ مَیں تیرا ضروری چارہ ہوں۔ ۱۱۰ اور مَیں نے تجھے زندہ کیا۔ ۱۱۱ مَیں نے اپنے پاس سے سچائی کی رُوح تجھ میں پھونکی۔ ۱۱۲ اور اپنی محبّت تیرے پر ڈال دی۔ اور تُو نے میری آنکھوں کے سامنے پرورش پائی۔ ۱۱۳ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ ۱۱۴ اس نے اس آدم کو یعنی تجھ کو پیدا کیا اور اس کو عزت دی۔ ۱۱۵ یہ خدا کا رسول ہے نبیوں کے حُلّوں میں۔ ۱۱۶ جو شخص اس کے مطبع سے ردّ کیا گیا اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ ۱۱۷ اور یاد کر وہ آنے والا زمانہ جب کہ ایک شخص تیرے پر تکفیر کا فتویٰ لگائے گا۔ ۱۱۸ اور اپنے کسی ایسے شخص کو جس کے فتویٰ کا

[1] براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ (ناشر)

دنیا پر عام اثر ہوتا ہو کہے گا کہ اے ہامان میرے لئے اس فتنہ کی آگ بھڑکا تا مَیں اُس شخص کے خدا پر اطلاع پاؤں اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے۔ ۱۱۹ ہلاک ہو گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ (یعنی جس نے یہ فتویٰ لکھا یا لکھوایا) اُس کو نہیں چاہیے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے[۱]...... ۱۲۰ اس فتویٰ تکفیر سے جو کچھ تکلیف تجھے پہنچے گی وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ ۱۲۱ یہ ایک فتنہ ہوگا پس صبر کر وجیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ ۱۲۲ اور آخر خدا منکرین کے مکر کو سُست کر دے گا۔ ۱۲۳ سمجھ اور یاد رکھ کہ یہ فتنہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا تا وہ تجھ سے بہت سا پیار کرے۔ یہ اس خدا کا پیار ہے جو غالب اور بزرگ ہے ۱۲۴ اور اس مصیبت کے صلہ میں ایک ایسی بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ ۱۲۵ مَیں ایک پوشیدہ خزانہ تھا پس مَیں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ ۱۲۶ زمین اور آسمان دونوں ایک سربستہ گٹھڑی کی طرح ہو گئے تھے۔ جن کے جواہر اور اسرار پوشیدہ تھے۔ پس ہم نے ان دونوں کو کھول دیا یعنی اس زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگئی جو اَرضی خواص اور طبائع کو ظاہر کر رہے ہیں اور ان کے مقابل پر ایک دوسری قوم پیدا کی گئی جن پر آسمان کے دروازے کھولے گئے ۱۲۷ اور تجھے منکروں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے۔ ۱۲۸ اور کہتے ہیں کیا یہی ہے جس کو خدا نے مبعوث فرمایا۔ ۱۲۹ کہہ مَیں تو خدا تعالیٰ کی طرف سے فقط ایک بشر ہوں مجھ کو یہ وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ ۱۳۰ اور تمام بہتری قرآن میں ہے۔ ۱۳۱ لٹک کر چل کہ تیرا وقت پہنچ گیا اور محمدیوں کا پَیر ایک بلند اور محکم مینار پر پڑ گیا۔ ۱۳۲ وہی پاک محمدؐ جو نبیوں کا سردار ہے۔ ۱۳۳ اے عیسیٰ! مَیں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا...... مَیں تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ دوں گا۔ ۱۳۴ ایک گروہ پہلوں میں سے ہوگا جو اوائل حال میں قبول کر لیں گے اور ایک گروہ پچھلوں میں سے ہوگا جو متواتر نشانوں کے بعد مانیں گے۔ ۱۳۵ مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ ۱۳۶ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ ۱۳۷ خدا اُس کا نگہبان ہے خدا کی عنایت اس کی نگہبان ہے۔ ۱۳۸ ہم نے اس کو اتارا اور ہم ہی اُس کے نگہبان ہیں۔ ۱۳۹ خدا بہتر نگہبانی کرنے والا

۱؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یہ جو فرمایا کہ اگر دخل دیتا تو چاہیے تھا کہ ڈرتے ڈرتے دخل دیتا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر کوئی بات کسی مجدّد وقت کی کسی کو سمجھ نہ آوے تو کچھ مضائقہ نہیں کہ ڈرتے ڈرتے نیک نیتی اور پاک دل کے ساتھ اس مسئلہ میں بحث کرے مگر عداوت اور بدزبانی تک اس معاملہ کو نہ پہنچاوے کہ انجام اس کا سلبِ ایمان اور ابولہب کا خطاب ہے۔‘‘ (ضیاء الحق۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۹۴)

ہے اور وہ رحمان اور رحیم ہے۔ ۱۴۰-۱۴۱ کفر کے پیشوا تجھے ڈرائیں گے۔ ۱۴۲ تُو مت ڈر کہ تُو غالب رہے گا۔ ۱۴۳ خدا ہر ایک میدان میں تیری مدد کرے گا۔ ۱۴۴ میرا دن ایک بڑے فیصلہ کا دن ہے۔ ۱۴۵ میری طرف سے یہ وعدہ ہو چکا ہے کہ مَیں اور میرے رسول فتح یاب رہیں گے۔ ۱۴۶ کوئی نہیں کہ میری باتوں میں کچھ تبدیلی کر دے۔ ۱۴۷ تُو میرے ساتھ اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ ۱۴۸ تیرے لئے مَیں نے رات اور دن پیدا کیا۔ ۱۴۹ جو چاہے کر کہ تو مغفور ہے۔ ۱۵۰ تُو مجھ سے وہ نسبت رکھتا ہے جس کی دنیا کو خبر نہیں۔ ۱۵۱ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ کوئی آسمان پر رہنے والا یا کسی غار میں چھپنے والا وہ عجیب تر انسان ہے۔ ۱۵۲ کہہ خدا عجیب در عجیب باتیں ظاہر کرنے والا ہے۔ ۱۵۳ ہر ایک دن نیا اعجوبہ ظاہر کرتا ہے۔ ۱۵۴ وہی خدا ہے جو نومیدی کے بعد بارش نازل کرتا ہے۔ (۱۵۵ کہہ اس پر دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔ ۱۵۶ اور تُو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سنا کہ ان کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے۔) ۱۵۷ اور پاک کلمے اس کی طرف چڑھتے ہیں۔ ۱۵۸ ابراہیمؑ پر سلام (یعنی اِس عاجز پر)۔ ۱۵۹ ہم نے اُس سے محبّت کی اور غم سے نجات دی۔ ۱۶۰ ہم نے ہی یہ کیا۔ ۱۶۱ پس تم ابراہیم کے قدم پر چلو۔"

(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۵ تا ۳۶۸)

۱۹۰۰ء "[۱] سُبْحَانَ اللّٰہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی زَادَ مَجْدَكَ یَنْقَطِعُ اٰبَآؤُكَ وَیُبْدَءُ مِنْكَ۔ ۲ عَطَاءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ۔ ۳ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ ۴ وَ قِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ ۵ تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا وَلَنُحْیِیَنَّكَ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً۔ ۶ ثَمَانِیْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذَالِكَ اَوْ تَزِیْدُ عَلَیْہِ سِنِیْنًا۔ وَ کَانَ وَعْدُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔ ۷ ھٰذَا مِنْ رَّحْمَۃِ رَبِّكَ۔ ۸ یُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْكَ لِیَکُوْنَ اٰیَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ ۹ یَنْصُرُكَ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ۔ ۱۰ وَ اللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔ ۱۱ وَ یَمْکُرُوْنَ وَ یَمْکُرُ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) ۱ وہ خدا بہت پاک اور بہت مبارک اور بہت اُونچا ہے جس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا۔ وہ وقت آتا ہے کہ تیرے باپ دادے کا ذکر کوئی بھی نہیں کرے گا اور سلسلہ خاندان تجھ سے شروع ہوگا۔ ۲ یہ وہ عطا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ ۳ تجھ پر خدا کا سلام جو رحیم ہے ۴ اور کہا جائے گا کہ ظالموں کے لئے ہلاکت ہے۔ ۵ تُو دُور کی نسل بھی دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی عطا کریں گے۔ ۶ اسّی[۸۰] سال یا اس کے قریب یا اس سے چند سال زیادہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ ۷ یہ تیرے ربّ کی رحمت سے ہے۔ ۸ وہ اپنی نعمت کو تجھ پر پُورا کرے گا تا کہ مومنوں کے لئے نشان ہو۔ ۹ اللہ تعالیٰ کئی معرکوں میں تیری نصرت کرے گا۔ ۱۰ اور اللہ اپنا نور پورا کرے گا اگرچہ کافر ناپسند کریں۔ ۱۱ اور وہ مکر کرتے ہیں اللہ انہیں ان کے مکر کی سزا دے گا اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

۱۲ اَلَآ اِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ ۱۳ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ ۱۴ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ ۱۵ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ ۱۶ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ ۱۷ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ۔ ۱۸ اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ ۱۹ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ وَ تَھْذِیْبِ الْاَخْلَاقِ۔ ۲۰ وَ قَالُوْا سَیُقْلَبُ الْاَمْرُ۔ وَمَا کَانُوْا عَلَی الْغَیْبِ مُطَّلِعِیْنَ۔ ۲۱ اِنَّآ اٰتَیْنَاکَ الدُّنْیَا وَ خَزَآئِنَ رَحْمَۃِ رَبِّکَ وَاِنَّکَ مِنَ الْمَنْصُوْرِیْنَ۔ ۲۲ وَ اِنِّیْ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ ۲۳ وَاِنَّکَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ۔ ۲۴ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ ۲۵ وَ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَتْرُکَکَ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ۔ ۲۶ فَذَرْنِیْ وَ الْمُکَذِّبِیْنَ۔ ۲۷ وَ اللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ ۲۸ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ الْفَتْحُ۔ وَ تَمَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ ۲۹ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ ۳۰ یُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ وَ یُحْیِ الدِّیْنَ۔ ۳۱ وَ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ۔ ۳۲ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاہُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ۔

بقیہ ترجمہ۔ ۱۲ دیکھ اللہ تعالیٰ کی رحمت تجھ سے قریب ہے۔ ۱۳ اس کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ ۱۴ اس کی مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ ۱۵ دُور کی راہ سے مدد کرنے والے آئیں گے۔ ۱۶ ایسے لوگ تیری مدد کریں گے جن پر ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ ۱۷ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی ٹلا نہیں سکتا۔ ۱۸ وہ غالب اور عظمت والا ہے۔ ۱۹ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اپنی ہدایت، اپنے سچّے دین اور اخلاق کی درستی کے لئے بھیجا۔ ۲۰ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ عنقریب یہ معاملہ درہم برہم کر دیا جائے گا حالانکہ انہیں غیب پر کوئی اطلاع نہیں۔ ۲۱ ہم نے تجھے دنیا اور تیرے ربّ کی رحمت کے خزانے دیئے اور تو ان لوگوں میں سے ہے جو نصرت یافتہ ہیں۔ ۲۲ اور مَیں تیرے تابعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ ۲۳ اور یقیناً تو ہمارے حضور صاحبِ مرتبت اور امین ہے۔ ۲۴ تُو میرے حضور وہ مرتبہ رکھتا ہے جسے مخلوق نہیں جانتی۔ ۲۵ اور خدا ایسا نہیں ہے جو تجھے چھوڑ دے یہاں تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے دکھلا دے۔ ۲۶ پس مکذّبوں کی سزا مجھ پر چھوڑ دے۔ ۲۷ اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۲۸ جب اللہ کی نصرت اور فتح آئے گی اور تیرے ربّ کی بات پوری ہوجائے گی (تو کہا جائے گا) یہ وہی چیز ہے جس کے متعلق تم جلدی کا مطالبہ کرتے تھے۔ ۲۹ مَیں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں تو مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔ ۳۰ وہ شریعت کو قائم کرے گا اور دین کو زندہ کرے گا۔ ۳۱ اور اگر ایمان ثریّا سے معلق ہوتا تب بھی وہ اُسے پا لیتا۔ ۳۲ ہم نے اس کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور اس کو ضرورتِ حقّہ کے مطابق ہم نے اُتارا ہے اور وہ ضرورتِ حقّہ کے ساتھ اُترا ہے۔ اور جو خدا نے ٹھہرا رکھا تھا وہ ہونا ہی تھا۔

صَدَقَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ کَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔ ۳۳ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاھُمَا۔ ۳۴ ھُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔ ۳۵ وَ قَالُوْۤا اِنْ ھٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ ۳۶ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ۔ ۳۷ وَ لَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ ۳۸ وَقَالُوْا مَا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِیْۤ اٰبَآءِنَا الْاَوَّلِیْنَ۔ ۳۹ قُلْ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی۔ ۴۰ وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَہٗ لَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَ ھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ۔ ۴۱ اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ ۴۲ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ ۴۳ وَ یَقُوْلُوْنَ اَنّٰی لَکَ ھٰذَا۔ ۴۴ اِنْ ھٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ وَ اَعَانَہٗ عَلَیْہِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ۔ ۴۵ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ۔ ۴۶ ھَیْھَاتَ ھَیْھَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ۔ ۴۷ مِنْ ھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ مَھِیْنٌ۔ ۴۸ وَ لَا یَکَادُ یُبِیْنُ۔ ۴۹ جَاھِلٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ۔ ۵۰ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ ۵۱ وَاِنَّا کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ۔ ۵۲ ذَرْنِیْ وَ الْمُکَذِّبِیْنَ۔ ۵۳ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ۔ ۵۴ یَجْتَبِیْۤ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ ۵۵ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَ ھُمْ یُسْئَلُوْنَ۔

بقیہ ترجمہ۔ اللہ اور اس کے رسول کی بات سچی نکلی اور خدا کا حکم پورا ہوتا ہے۔ ۳۳ زمین اور آسمان بندھے ہوئے تھے سو ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ ۳۴ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو سب دینوں پر غالب کرے۔ ۳۵ اور کہتے ہیں کہ یہ تمام افترا ہے۔ ۳۶ کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو یہ سخت گناہ میری گردن پر ہے۔ ۳۷ اور میں اس سے پہلے ایک مدّت تک تم میں ہی رہتا تھا۔ کیا تم غور نہیں کرتے؟ ۳۸ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس بات کا ذکر اپنے بزرگوں سے نہیں سنا۔ ۳۹ کہہ ہدایت دراصل خدا کی ہدایت ہے ۴۰ اور جو شخص اس کے سوا اَور دین کو پسند کرے گا اُسے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان رسیدہ ہوگا۔ ۴۱ اور یقیناً تو صراطِ مستقیم پر ہے۔ ۴۲ دنیا اور آخرت میں وجیہہ اور مقرّبین میں سے ہے۔ ۴۳ اور کہتے ہیں کہ یہ بات تجھے کہاں سے حاصل ہوئی۔ ۴۴ یہ تو بشر کا کلام ہے اور بعض اَور لوگوں نے اس کام میں اسے مدد دی ہے۔ ۴۵ کیا تم فریب کو ماننے لگے حالانکہ تم دیکھ رہے ہو۔ ۴۶ جو وعدہ تمہیں دیا گیا ہے اس کا پورا ہونا ناممکن ہے۔ ۴۷ اس شخص کا وعدہ جو ذلیل آدمی ہے۔ ۴۸ اور اپنی بات کو کھول کر بیان بھی نہیں کرسکتا۔ ۴۹ جاہل ہے یا مجنون۔ ۵۰ کہہ اگر تم خدا سے محبّت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبّت رکھے۔ ۵۱ اور ہم تجھ سے ٹھٹھا کرنے والوں کے مقابل پر تیرے لئے کافی ہوں گے۔ ۵۲ اور مکذّبوں کی سزا مجھ پر چھوڑ دے۔ ۵۳ سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ ۵۴ جس کو چاہتا ہے اپنے لئے چُن لیتا ہے۔ ۵۵ وہ اپنے کام سے پوچھا نہیں جاتا اور لوگ پوچھے جاتے ہیں۔

۵۶ اُمَمٌ يَسَّرْنَا لَهُمُ الْهُدٰى ۔ وَ اُمَمٌ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ ۔ ۵۷ وَ يَمْكُرُوْنَ وَ يَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۔ وَلَكَيْدُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۔ ۵۸ وَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۔ اَهٰذَا الَّذِىْ بَعَثَ اللّٰهُ ۔ ۵۹ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ يَجُوْحُ الدِّيْنَ وَقَدْ بَلَجَتْ اٰيَاتِىْ وَ جَحَدُوْا بِهَا وَ اسْتَيْقَنَتْهُمْ[۱] اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا ۔ ۶۰ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۔ ۶۱ قُلْ اَيُّهَا الْكُفَّارُ اِنِّىْ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ۔ ۶۲ وَ عِنْدِىْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ ۔ ۶۳ وَ اِنِّىْ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ ۶۴ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا ۔ ۶۵ اَلَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۔ ۶۶ وَ الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا اُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ ۶۷ اَلْاِمَامُ خَيْرُ الْاَنَامِ ۔ ۶۸ وَ يَقُوْلُ الْعَدُوُّ لَسْتَ مُرْسَلًا ۔ ۶۹ سَنَاْخُذُهٗ مِنْ مَّارِنٍ اَوْ خُرْطُوْمٍ ۔ ۷۰ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۔ ۷۱ قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا ۔ ۷۲ قَالَ اِنِّىْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ ۷۳ وَ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَ هُمْ لَا

بقیہ ترجمہ۔ ۵۶ کئی لوگوں کے لئے ہم نے ہدایت کا قبول کرنا سہل کر دیا اور کئی لوگ عذاب کے مستوجب ہو گئے۔ ۵۷ اور وہ منصوبہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کرے گا اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے اور اللہ کی جنگ بہت سخت ہوتی ہے۔ ۵۸ اور تجھے انہوں نے ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے۔ وہ ہنسی کی راہ سے کہتے ہیں کیا یہی ہے جس کو خدا نے مبعوث کیا۔ ۵۹ یہ شخص تو دین کی بیخ کنی کرنے والا ہے اور میری آیات روشن ہو گئیں اور انہوں نے ظلم اور تعدّی کی راہ سے انکار کیا حالانکہ اُن کے نفس اُسے سچا جانتے تھے۔ ۶۰ اللہ انہیں ہلاک کرے۔ کدھر پھرے جاتے ہیں۔ ۶۱ کہہ اے منکرو! مَیں صادقوں میں سے ہوں۔ ۶۲ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ ۶۳ کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ ۶۴ اور ہماری آنکھوں کے روبرو کشتی تیار کر اور ہمارے اشارے سے۔ ۶۵ وہ لوگ جو تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھوں پر ہے۔ ۶۶ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی وہی ہیں جن پر مَیں رجوع برحمت کروں گا اور مَیں رجوع برحمت کرنے والا اور رحیم ہوں۔ ۶۷ امام تمام جہان سے بہتر ہوتا ہے۔ ۶۸ اور دشمن کہتا ہے کہ تو مرسل نہیں۔ ۶۹ ہم اُس کو ناک سے پکڑیں گے یعنی دلائلِ قاطعہ سے اس کا منہ بند کر دیں گے۔ ۷۰ اور جب تیرے ربّ نے کہا مَیں زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں۔ ۷۱ وہ بولے کیا تُو ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے۔ ۷۲ فرمایا اس کی نسبت جو کچھ مَیں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ ۷۳ اور وہ تیری طرف نگاہ کرتے ہیں حالانکہ

---

[۱] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) نقل مطابق اصل۔ الہامات مندرجہ براہین احمدیہ حصّہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۲ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳ میں ’’وَاسْتَيْقَنَتْهَا‘‘ ہے۔

يُبْصِرُوْنَ۔ ۷۴ يَتَرَبَّصُوْنَ عَلَيْكَ الدَّوَآئِرَ ۷۵ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ۔ ۷۶ قُلِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ ۷۷ وَ يَعْصِمُكَ اللهُ وَ لَوْ لَمْ يَعْصِمْكَ النَّاسُ۔ ۷۸ وَ لَوْ لَمْ يَعْصِمْكَ النَّاسُ يَعْصِمُكَ اللهُ۔ ۷۹ سُبْحَانَ اللهِ۔ ۸۰ اَنْتَ وَقَارُهٗ فَكَيْفَ يَتْرُكُكَ۔ ۸۱ اَنْتَ الْمَسِيْحُ الَّذِيْ لَايُضَاعُ وَقْتُهٗ۔ ۸۲ كَمِثْلِكَ دُرٌّ لَّا يُضَاعُ۔ ۸۳ لَنْ يَّجْعَلَ اللهُ لِلْكَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا۔ ۸۴ اَلَمْ تَرَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔ ۸۵ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ ۸۶ فَانْتَظِرُوا الْاٰيَاتِ حَتّٰی حِيْنٍ۔ ۸۷ اَنْتَ الشَّيْخُ الْمَسِيْحُ وَ اِنِّيْ مَعَكَ وَ مَعَ اَنْصَارِكَ وَاَنْتَ اِسْمِيَ الْاَعْلٰی۔ ۸۸ وَ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَ تَفْرِيْدِيْ۔ ۸۹ وَ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ الْمَحْبُوْبِيْنَ۔ ۹۰ فَاصْبِرْ حَتّٰی يَاْتِيَكَ اَمْرُنَا وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۔ وَ اَنْذِرْ قَوْمَكَ وَ قُلْ اِنِّيْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ۔ ۹۱ قَوْمٌ مُّتَشَاكِسُوْنَ۔ ۹۲ كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِنَا وَ كَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللهُ وَ يَرُدُّهَا اِلَيْكَ۔ ۹۳ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللهِ۔ ۹۴ وَ اِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَّ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔ ۹۵ قُلْ

بقیہ ترجمہ۔نہیں دیکھتے۔ ۷۴ وہ تیرے متعلق حوادث کی انتظار میں رہتے ہیں۔ ۷۵ مصائب انہی کو گھیریں گے۔ ۷۶ کہہ تم اپنے طور پر اپنی کامیابی کے لئے مشغول رہو اور مَیں بھی عمل میں مشغول ہوں پھر دیکھو گے کہ کس کے عمل میں قبولیت پیدا ہوتی ہے۔ ۷۷ اور اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں۔ ۷۸ اور اگر لوگ تیری حفاظت نہ کریں تو اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ ۷۹ پاک ہے اللہ۔ ۸۰ تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا۔ ۸۱ تُو وہ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ ۸۲ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاسکتا۔ ۸۳ اللہ تعالیٰ کافروں کے لئے مومنوں پر الزام لگانے کا کوئی ذریعہ نہیں رکھے گا۔ ۸۴ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو کم کرتے چلے آتے ہیں اس کی تمام طرفوں سے۔ ۸۵ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ ۸۶ پس تم ایک وقت تک نشانات کی انتظار کرو۔ ۸۷ تُو برگزیدہ مسیح ہے اور مَیں تیرے ساتھ اور تیرے انصار کے ساتھ ہوں اور تُو میرا اسمِ اعلیٰ ہے۔ ۸۸ تُو مجھے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ ۸۹ تو میرے تمام محبوبوں کا قائم مقام ہے۔ ۹۰ پس صبر کر یہاں تک کہ ہمارا حکم آوے اور اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو ڈرا اور اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ مَیں کُھلا کُھلا نذیر ہوں۔ ۹۱ یہ ایک بدخُلق قوم ہے۔ ۹۲ انہوں نے میرے نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا۔ سو خدا اُن کے لئے تجھے کفایت کرے گا اور اس کو تیری طرف واپس لائے گا۔ ۹۳ اللہ تعالیٰ کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں۔ ۹۴ اور اللہ کا وعدہ حق ہے اور تیرا ربّ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ۹۵ کہہ

اِنِّیْ وَ رَبِّیْٓ اِنَّہٗ لَحَقٌّ وَّلَا تَکُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ۔ ۹۶ اِنَّا زَوَّجْنَا کَھَا۔ ۹۷ اِنَّمَآ اَمْرُنَآ اِذَآ اَرَدْنَا شَیْئًا اَنْ نَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ ۹۸ اِنَّمَا نُؤَخِّرُھُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی اَجَلٍ قَرِیْبٍ۔ ۹۹ وَ کَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا۔ ۱۰۰ یَاْتِیْکَ نُصْرَتِیْ۔ ۱۰۱ اِنِّیْٓ اَنَا الرَّحْمٰنُ۔ ۱۰۲ وَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ تَوَجَّھْتُ لِفَصْلِ الْخِطَابِ۔ ۱۰۳ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْلَنَآ اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔ ۱۰۴ وَ یَخِرُّوْنَ عَلَی الْاَذْقَانِ۔ ۱۰۵ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ۔ ۱۰۶ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَ ھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ ۱۰۷ بُشْرٰی لَکُمْ فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ۔ ۱۰۸ شَاھَتِ الْوُجُوْہُ۔ ۱۰۹ یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَا لَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا۔ ۱۱۰ وَقَالُوْآ اِنْ ھٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ۔ ۱۱۱ قُلْ لَّوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا۔ ۱۱۲ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَھُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّھِمْ۔ ۱۱۳ لَنْ یُّخْزِیَھُمُ اللّٰہُ۔ ۱۱۴ مَآ اَھْلَکَ اللّٰہُ اَھْلَکَ[۱]۔ ۱۱۵ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَ ھُمْ مُّھْتَدُوْنَ۔ ۱۱۶ تُفَتَّحُ لَھُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ۔ ۱۱۷ نُرِیْدُ اَنْ نُّنَزِّلَ عَلَیْکَ اَسْرَارًا مِّنَ السَّمَآءِ ۱۱۸ وَ نُمَزِّقَ الْاَعْدَآءَ

بقیہ ترجمہ۔ مجھے اپنے ربّ کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تو شک کرنے والوں سے مت ہو۔ ۹۶ ہم نے اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا۔ ۹۷ ہم جب کسی چیز کو چاہیں تو ہمارا حکم اس کے متعلق صرف یہ ہوتا ہے کہ ہم کہتے ہیں۔ ہوجا۔ پس وہ ہوجاتی ہے۔ ۹۸ ہم انہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دے رہے ہیں جو نزدیک وقت ہے۔ ۹۹ اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بے شمار فضل ہے۔ ۱۰۰ تیرے پاس میری نصرت آئے گی۔ ۱۰۱ مَیں ہی رحمان ہوں۔ ۱۰۲ اور جب اللہ کی نصرت آئی اور مَیں فیصلہ کے لئے متوجہ ہوا ۱۰۳ تو کہیں گے اے ہمارے ربّ ہمیں بخش دے ہم خطا کار ہیں۔ ۱۰۴ اور ٹھوڑیوں کے بَل گریں گے (تب انہیں کہا جائے گا کہ) ۱۰۵ آج تم پر کوئی گرفت نہیں۔ ۱۰۶ اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے۔ ۱۰۷ ان دنوں میں تمہیں بشارت ہو۔ دشمنوں کے چہرے متغیر ہوجائیں گے۔ ۱۰۹ اس دن ظالم کفِ دَست ملے گا اور کہے گا کاش مَیں اس رسول کا راستہ اختیار کرلیتا۔ ۱۱۰ اور کہتے ہیں یہ تو انسان کا اپنا بنایا ہوا کلام ہے۔ ۱۱۱ کہہ اگر یہ غیر اللہ کا کلام ہوتا تو تم اس میں بہت اختلاف پاتے۔ ۱۱۲ اور مومنوں کو بشارت دو کہ اُن کے لئے اُن کے ربّ کے حضور میں ایک ظاہر و باطن طور پر کامل درجہ ہے۔ ۱۱۳ اللہ انہیں ہرگز رسوا نہیں کرے گا۔ ۱۱۴ اللہ تعالیٰ تیرے اہل کو ہلاک نہیں کرے گا۔ ۱۱۵ وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کی ملونی سے محفوظ رکھا وہی لوگ ہیں جن کے لئے امن ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ ۱۱۶ ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ ۱۱۷ ہم تجھ پر بعض اَور آسمانی اسرار اُتارنا چاہتے ہیں۔ ۱۱۸ اور دشمنوں کو پارہ پارہ کردیں گے۔

[۱] (نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) اِس الہام کی تاریخ مرزا خدا بخش صاحبؓ نے اپنے مکتوب میں ۱۸۹۷ء لکھی ہے۔ (دیکھیے اصحابِ احمد جلد دوم صفحہ ۱۱۶ حاشیہ۔ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء)

كُلَّ مُمَزَّقٍ۔ ۱۱۹ وَّ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَ جُنُوْدَهُمَا مَا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ۔ ۱۲۰ قُلْ يَآيُّهَا الْكُفَّارُ اِنِّيْ مِنَ الصَّادِقِيْنَ۔ ۱۲۱ فَانْتَظِرُوْا اٰيَاتِيْ حَتّٰى حِيْنٍ۔ سَنُرِيْهِمْ اٰيَاتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ۔ ۱۲۳ حُجَّةٌ قَآئِمَةٌ وَّفَتْحٌ مُّبِيْنٌ۔ ۱۲۴ حُكْمُ اللهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِيْفَةِ اللهِ السُّلْطَانِ۔ ۱۲۵ يُؤْتٰى لَهُ الْمُلْكُ الْعَظِيْمُ۔ ۱۲۶ وَ تُفْتَحُ عَلٰى يَدِهِ الْخَزَائِنُ وَ تُشْرِقُ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا۔ ۱۲۷ ذَالِكَ فَضْلُ اللهِ وَ فِيْۤ اَعْيُنِكُمْ عَجِيْبٌ۔ ۱۲۸ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ۔ ۱۲۹ اِنَّآ اَنْزَلْنَاكَ بُرْهَانًا وَّ كَانَ اللهُ قَدِيْرًا۔ ۱۳۰ عَلَيْكَ بَرَكَاتٌ وَّسَلَامٌ۔ ۱۳۱ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔ اَنْتَ قَابِلٌ يَأْتِيْكَ وَابِلٌ۔ ۱۳۳ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى ثَلَاثٍ اَلْعَيْنِ وَ عَلَى الْاُخْرَيَيْنِ۔ وَلَنُحْيِيَنَّكَ حَيٰوةً طَيِّبَةً۔ ۱۳۴ اِنَّآ اٰتَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔ ۱۳۵ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ ۱۳۶ اِنِّيْ اَنَا اللهُ فَاعْبُدْنِيْ وَ لَا تَسْتَعِنْ مِّنْ غَيْرِيْ۔ ۱۳۷ اِنِّيْ اَنَا اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا۔ ۱۳۸ لَا يَدَ اِلَّا يَدِيْ۔ ۱۳۹ اِنَّآ اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔ ۱۴۰ اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً۔ ۱۴۱ فَتْحٌ وَّظَفَرٌ۔ ۱۴۲ اِنِّيَ اَمُوْجُ مَوْجَ الْبَحْرِ۔ ۱۴۳ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔

بقیہ ترجمہ۔ ۱۱۹ اور ہم فرعون اور ہامان اور اُس کے لشکر کو وہ کچھ دکھائیں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں۔ ۱۲۰ کہہ اے کافرو! مَیں سچا ہوں۔ ۱۲۱ پس تم ایک وقت تک میرے نشانات کا انتظار کرو۔ ۱۲۲ ہم عنقریب انہیں اپنے نشان اُن کے اردگرد اور ان کی ذاتوں میں دکھائیں گے۔ ۱۲۳ اس دن حجّت قائم ہوگی اور کھلی کھلی فتح ہوجائے گی۔ ۱۲۴ خدائے رحمان کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے۔ ۱۲۵ اس کو ملک عظیم دیا جائے گا۔ ۱۲۶ اور خزانے اس کے لئے کھولے جائیں گے اور تمام زمین اپنے ربّ کے نور سے جگمگا اُٹھے گی۔ ۱۲۷ یہ اللہ کا فضل ہے اور تمہاری نگاہ میں عجیب۔ ۱۲۸ تجھ پر سلامتی ہو۔ ۱۲۹ ہم نے تجھے ایک عظیم الشان حجّت کے طور پر اُتارا ہے اور تیرا ربّ قادر ہے۔ ۱۳۰ تجھ پر برکات اور سلامتی ہو۔ ۱۳۱ تم پر اسی خدا کا سلام جو رحیم ہے۔ ۱۳۲ تو قابلیت رکھتا ہے اِس لئے کہ تُو ایک بزرگ بارش کو پائے گا۔ ۱۳۳ تیرے تین عضووں پر خاص طور پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ ایک تو آنکھ اور باقی دُو اَور۔ اور ہم تجھے پاکیزہ زندگی دیں گے۔ ۱۳۴ ہم نے تجھے خیر کثیر دی ہے۔ ۱۳۵ پس تُو اپنے ربّ کی عبادت کر اور قربانیاں کر۔ ۱۳۶ اللہ مَیں ہی ہوں پس میری ہی عبادت کر اور میرے غیر سے مدد مت طلب کر۔ ۱۳۷ مَیں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۳۸ میری طاقت کے سوا کوئی طاقت نہیں۔ ۱۳۹ ہم جب کسی قوم کی حدود میں اُترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح خراب ہوتی ہے جنہیں ڈرایا گیا ہو۔ ۱۴۰ مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ یکدم آؤں گا۔ ۱۴۱ (اس دن) کھلی کھلی فتح ہوگی اور کامیابی ہوگی۔ ۱۴۲ مَیں سمندر کی طرح موجزن ہوں گا۔ ۱۴۳ اس جگہ ایک فتنہ برپا ہوگا۔ پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔

۱۴۴ اِنَّآ اَرۡسَلۡنَا اِلَيۡكَ شُوَاظًا مِّنۡ نَّارٍ۔ ۱۴۵ قَدِ ابۡتُلِيَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ۔ ثُمَّ يُرَدُّ اِلَيۡكَ السَّلَامُ۔ ۱۴۶ وَعَسٰٓى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـًٔا وَّهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ۔ ۱۴۷ وَ اللّٰهُ يَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ۔ ۱۴۸ اَلرَّحٰى تَدُوۡرُ وَ يَنۡزِلُ الۡقَضَآءُ۔ ۱۴۹ اِنَّ فَضۡلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ۔ ۱۵۰ وَ لَيۡسَ لِاَحَدٍ اَنۡ يَّرُدَّ مَآ اَتٰى۔ ۱۵۱ قُلۡ اِیۡ وَ رَبِّیۡٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ لَا يَتَبَدَّلُ وَ لَا يَخۡفٰى۔ ۱۵۲ وَ يَنۡزِلُ مَا تَعۡجَبُ مِنۡهُ۔ ۱۵۳ وَحۡیٌ مِّنۡ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى۔ ۱۵۴ اِنَّ رَبِّیۡ لَا يَضِلُّ وَ لَا يَنۡسٰى۔ ۱۵۵ ظَفَرٌ مُّبِيۡنٌ۔ ۱۵۶ وَ اِنَّمَا نُؤَخِّرُهُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔ ۱۵۷ اَنۡتَ مَعِیۡ وَ اَنَا مَعَكَ۔ ۱۵۸ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرۡهُ فِیۡ غَيِّهٖ يَتَمَطّٰى۔ ۱۵۹ اِنَّهٗ مَعَكَ وَ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ السِّرَّ وَمَآ اَخۡفٰى۔ ۱۶۰ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ ۱۶۱ يَعۡلَمُ كُلَّ شَیۡءٍ وَّ يَرٰى۔ ۱۶۲ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا وَّ الَّذِيۡنَ هُمۡ يُحۡسِنُوۡنَ الۡحُسۡنٰى۔ ۱۶۳ اِنَّآ اَرۡسَلۡنَا اَحۡمَدَ اِلٰى قَوۡمِهٖ فَاَعۡرَضُوۡا وَ قَالُوۡا كَذَّابٌ اَشِرٌ۔ وَ جَعَلُوۡا يَشۡهَدُوۡنَ عَلَيۡهِ وَ يَسِيۡلُوۡنَ كَمَآءٍ

بقیہ ترجمہ۔ ۱۴۴ ہم تیری طرف (آزمائش کی) آگ کے شعلے بھیجیں گے۔ ۱۴۵ مومن ضرور ابتلا میں ڈالے جائیں گے۔ پھر تیری طرف سلامتی لوٹائی جائے گی۔ ۱۴۶ اور عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ ۱۴۷ اور اللہ جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے۔ ۱۴۸ چکّی پھرے گی اور قضا قدر نازل ہوگی۔ ۱۴۹ یہ خدا کا فضل ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے یہ ضرور آئے گا۔ ۱۵۰ اور کسی کی مجال نہیں جو اُس کو ردّ کر سکے۔ ۱۵۱ کہہ مجھے میرے خدا کی قسم ہے کہ یہی بات سچ ہے اس امر میں نہ کچھ فرق آئے گا اور نہ یہ امر پوشیدہ رہے گا۔ ۱۵۲ اور ایک بات پیدا ہو جائے گی جو تجھے تعجب میں ڈالے گی۔ ۱۵۳ یہ اس خدا کی وحی ہے جو بلند آسمانوں کا خدا ہے۔ ۱۵۴ میرا ربّ اس صراطِ مستقیم کو نہیں چھوڑتا جو اپنے برگزیدہ بندوں سے عادت رکھتا ہے اور وہ اپنے ان بندوں کو بھولتا نہیں جو مدد کرنے کے لائق ہیں۔ ۱۵۵ سو تمہیں اس مقدمہ میں کھلی کھلی فتح ہوگی۔ ۱۵۶ مگر اس فیصلہ میں اس وقت تک تاخیر ہے جو ہم نے مقرر کر رکھی ہے۔ ۱۵۷ تو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ ۱۵۸ تُو کہہ ہر ایک امر میرے خدا کے اختیار میں ہے پھر اس مخالف کو اس کی گمراہی اور ناز و تکبر میں چھوڑ دے۔ ۱۵۹ وہ قادر تیرے ساتھ ہے اس کو پوشیدہ باتوں کا علم ہے بلکہ جو نہایت پوشیدہ باتیں ہیں جو انسان کے فہم سے بھی برتر ہیں وہ بھی اس کو معلوم ہیں۔ ۱۶۰ وہ خدا حقیقی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۶۱ وہی ہے جس کو ہر ایک چیز کا علم ہے اور جو ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے۔ ۱۶۲ اور وہ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور جب کوئی نیکی کرتے ہیں تو نیکی کے تمام باریک لوازم کو ادا کرتے ہیں۔ ۱۶۳ ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا پس قوم اس سے روگردان ہوگئی اور انہوں نے کہا کہ یہ تو کذّاب ہے، دنیا کے لالچ میں پڑا ہوا ہے اور انہوں نے عدالتوں میں اس کے خلاف گواہیاں دیں تا اس کو گرفتار کرا دیں اور وہ ایک تُند سیلاب کی طرح جو اُوپر سے نیچے کی طرف آتا ہے اس پر اپنے حملوں

مُّنْهَمِرٍ۔ ۱۶۴ اِنَّ حِبِّیْ قَرِیْبٌ۔ اِنَّهٗ قَرِیْبٌ مُّسْتَتِرٌ۔ ۱۶۵ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّقْتُلُوْكَ ۱۶۶ یَعْصِمُكَ اللّٰهُ۔ یَكْلَأُكَ اللّٰهُ۔ ۱۶۷ اِنِّیْ حَافِظُكَ۔ ۱۶۸ عِنَایَةُ اللّٰهِ حَافِظُكَ۔ ۱۶۹ تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا اَبْنَآءَ الْقَمَرِ۔ ۱۷۰ اِنَّا كَفَیْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ۔ ۱۷۱ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ۔ ۱۷۲ اِنَّهٗ سَیَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا۔ ۱۷۳ اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَ النُّفُوْسُ تُضَاعُ۔ ۱۷۴ وَ سَاَنْزِلُ وَ اِنَّ یَوْمِیْ لَفَصْلٌ عَظِیْمٌ۔ ۱۷۵ لَا تَعْجَبَنَّ مِّنْ اَمْرِیْ۔ ۱۷۶ اِنَّا نُرِیْدُ اَنْ نُّعِزَّكَ وَ نَحْفَظَكَ۔ ۱۷۷ یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اَمْرُكَ یَتَاَتّٰی۔ ۱۷۸ مَآ اَنْتَ اَنْ تَتْرُكَ الشَّیْطَانَ قَبْلَ اَنْ تَغْلِبَهٗ۔ ۱۷۹ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ۔ ۱۸۰ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ ۱۸۱ اَلْفَوْقُ مَعَكَ وَ التَّحْتُ مَعَ اَعْدَآئِكَ۔ ۱۸۲ وَ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ ۱۸۳ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ۔ ۱۸۴ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَكَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ۔ ۱۸۵ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ وَلِتَدْعُوَ قَوْمًا اٰخَرِیْنَ۔ ۱۸۶ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مَّوَدَّةً۔ ۱۸۷ اِنَّا نَعْلَمُ الْاَمْرَ وَ اِنَّا لَعَالِمُوْنَ۔ ۱۸۸ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ

بقیہ ترجمہ۔ کے ساتھ گر رہے ہیں ۱۶۴ مگر وہ کہتا ہے کہ میرا پیارا مجھ سے بہت قریب ہے۔ وہ قریب تو ہے مگر مخالفوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔ ۱۶۵ وہ چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں۔ ۱۶۶ اللہ تیری حفاظت کرے گا اور تیری نگہبانی کرے گا۔ ۱۶۷ مَیں تیری حفاظت کرنے والا ہوں۔ ۱۶۸ اللہ تعالیٰ کی عنایت تیری محافظ ہے۔ ۱۶۹ تُو نسل بعید دیکھے گا قمر کے بیٹے۔ ۱۷۰ ٹھٹھا کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے ہم کافی ہیں۔ ۱۷۱ تیرا ربّ موقع دیکھ رہا ہے۔ ۱۷۲ وہ عنقریب بچوں کو (غم کی وجہ سے) بوڑھا کر دے گا۔ ۱۷۳ بیماریاں پھیلائی جائیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی۔ ۱۷۴ اور مَیں عنقریب اُتروں گا۔ اور میرا دن بڑے فیصلہ کا دن ہے۔ ۱۷۵ میرے امر سے تعجب مت کر۔ ۱۷۶ ہم تجھے عزت دینا چاہتے ہیں اور تیری حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔ ۱۷۷ نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا سارا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔ ۱۷۸ تُو ایسا نہیں ہے کہ شیطان کو مغلوب کرنے سے قبل اسے چھوڑ دے۔ ۱۷۹ اور دشمن چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نُور کو بجھا دیں۔ ۱۸۰ اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۱۸۱ بلندی تیرے لئے ہے اور پستی تیرے دشمنوں کے حصّہ میں۔ ۱۸۲ اور جدھر تم منہ پھیرو گے اُدھر ہی اللہ کی توجہ ہوگی۔ ۱۸۳ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ ۱۸۴ خدا وہ خدا ہے جس نے تجھے مسیح بن مریم بنایا۔ ۱۸۵ تا کہ تُو اس قوم کو ڈرائے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تا کہ تُو دوسری قوم کو دعوت دے۔ ۱۸۶ بالکل ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان دوستی پیدا کر دے۔ ۱۸۷ ہم معاملہ کی حقیقت کو جانتے ہیں اور ہم ہی جاننے والے ہیں۔ ۱۸۸ اس خدا کو تعریف ہے جس نے

الصِّهْرَ وَالنَّسَبَ۔ ۱۸۹ اُذْکُرْ نِعْمَتِیْ رَئَیْتَ خَدِیْجَتِیْ ۔ ۱۹۰ ھٰذَا مِنْ رَّحْمَۃِ رَبِّکَ یُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ لِیَکُوْنَ اٰیَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ ۱۹۱ اَنْتَ مَعِیْ وَ اَنَا مَعَکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ۔ ۱۹۲ اَنْتَ بُرْھَانٌ وَّ اَنْتَ فُرْقَانٌ۔ ۱۹۳ یُرِی اللّٰہُ بِکَ سَبِیْلَہٗ۔ ۱۹۴ اَنْتَ الْقَآئِمُ عَلٰی نَفْسِہٖ۔ ۱۹۵ مَظْھَرُ الْحَیِّ۔ ۱۹۶ وَ اَنْتَ مِنِّیْ مَبْدَءُ الْاَمْرِ۔ ۱۹۷ وَ اَنْتَ مِنْ مَّآءِنَا وَ ھُمْ مِّنْ فَشَلٍ۔ ۱۹۸ اِذَا الْتَقَی الْفِئَتَانِ۔ ۱۹۹ فَاِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ ۲۰۰ وَیَنْصُرُہُ الْمَلَآئِکَۃُ۔ ۲۰۱ اِنِّیْٓ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوالْمَجْدِ وَ الْعُلٰی۔ ۲۰۲ وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی۔ ۲۰۳ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ ۲۰۴ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ ۲۰۵ وَ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْۢ بَعْدُ۔ ۲۰۶ یَا عَبْدِیْ لَا تَخَفْ۔ ۲۰۷ اَلَمْ تَرَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا۔ ۲۰۸ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔‘‘ (اربعین نمبر ۲۔روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۹ تا ۳۸۵)

۱۹۰۰ء ’’فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔‘‘[1] (الحکم جلد ۴ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰)

بقیہ ترجمہ۔ دامادی اورنسب ہر دو کی رُو سے تم پر احسان کیا۔ ۱۸۹ میری نعمت کو یاد کر کہ تو نے میری خدیجہ کو دیکھا۔ ۱۹۰ یہ تیرے ربّ کی رحمت ہے۔ وہ اپنی نعمتیں تیرے پر پوری کرے گا تا کہ خدا کا یہ کام مومنوں کے لئے نشان ہو۔ ۱۹۱ اے ابراہیم! تو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں ۔ ۱۹۲ تُو روشن نشان اور فیصلہ کن نشان ہے ۔ ۱۹۳ اللہ تعالیٰ تیرے ذریعہ سے لوگوں کو اپنی راہ دکھائے گا۔ ۱۹۴ تو خدا کے نفس پر قائم[2] ہے۔ ۱۹۵ زندہ خدا کا مظہر ۱۹۶ اور تو میری طرف سے امر مقصود کا مبدء ہے۔ ۱۹۷ اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور وہ فشل سے ہیں ۔ ۱۹۸ جب دو گروہ آمنے سامنے ہوں گے۔ ۱۹۹ تو مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا ۲۰۰ اور ملائکہ اس کی مدد کریں گے۔ ۲۰۱ مَیں ہی رحمان ہوں بزرگی اور بلندی والا ۔ ۲۰۲ اور وہ اپنی خواہش کے ماتحت نہیں بولتا ۲۰۳ بلکہ وحی کا تابع ہے جو نازل کی جاتی ہے۔ ۲۰۴ مَیں نے ارادہ کیا کہ مَیں خلیفہ بناؤں پس مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔ ۲۰۵ اور شروع میں بھی اور بعد میں بھی اللہ ہی کی حکومت ہے۔ ۲۰۶ اے میرے بندے مت ڈر۔ ۲۰۷ کیا تو نہیں دیکھتا کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے کم کرتے چلے آتے ہیں ۔ ۲۰۸ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔

[1] (ترجمہ از مرتّب) تیرے ربّ کی قسم ہے وہ مومن نہیں ہوں گے جب تک تجھے اپنے تمام جھگڑوں میں حکم نہ بنائیں ۔ پھر جو تُو فیصلہ کرے اس سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور اُسے بشاشت سے تسلیم کر لیں۔

[2] (نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) یہ ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔ (دیکھیے اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۵)

۲۶،۲۵؍اگست ۱۹۰۰ء ’’۲۶،۲۵؍اگست ۱۹۰۰ء کی درمیانی شب فرمایا......

آج وہ الہام پورا ہوا جو کچھ مدت ہوئی شائع کیا تھا۔

’’وہ بیت الصدق کو بیت التزویر بنانا چاہتے ہیں۔‘‘[۱]

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۸ کالم نمبر ۳)

۱۹۰۰ء (الف) ’’تحفہ گولڑویہ میں بڑے بڑے دقائق معارف بیان فرمائے ہیں۔آج فرماتے تھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک الہام ہوا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ یہ رسالہ بڑا بابرکت ہوگا اِسے پورا کرو۔اور پھر الہام ہوا۔

قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔‘‘[۲]

(ازمکتوب مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ مندرجہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۵۔مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۹)

(ب) ’’اِس رسالہ[۳] میں عجیب عجیب نکات و اَسرار لکھے جارہے ہیں اور اس تحفہ کی نسبت یہ وحی حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوچکی ہے کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔‘‘

(الحکم جلد ۴ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰)

۷؍ستمبر ۱۹۰۰ء ’’حضرت کو کل دردِ سر کے وقت بار بار یہ الہام ہوا۔

اِنِّیْ مَعَ الْاُمَرَآءِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔‘‘[۴]

(ازمکتوب مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ مورخہ ۸؍ستمبر ۱۹۰۰ء مندرجہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰)

۱۹۰۰ء ’’اِسی مضمون کے لکھنے کے وقت خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ

یَلَاشُ خدا کا ہی نام ہے

یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ اب تک مَیں نے اس کو اس صورت پر قرآن اور حدیث میں نہیں پایا اور نہ کسی لغت کی کتاب میں دیکھا۔اس کے معنے میرے پر یہ کھولے گئے کہ یَا لَا شَرِیْکَ اس نام کے الہام سے یہ غرض ہے کہ کوئی انسان کسی ایسی قابلِ تعریف صفت یا اسم یا کسی فعل سے مخصوص نہیں جو وہ صفت یا اسم یا فعل کسی

---

[۱] (نوٹ از ناشر) اس الہام کے سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے دیکھیے تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۵۲ تا ۴۵۶ و حاشیہ صفحہ ۴۴۸ تا ۴۵۰۔

[۲] (ترجمہ از ناشر) کہہ کہ اے میرے ربّ! مجھے علم میں بڑھادے۔ [۳] تحفہ گولڑویہ۔ (مرزا بشیر احمد)

[۴] (ترجمہ از مرتّب) یعنی مَیں امیروں کے ساتھ تیری طرف اچانک آؤں گا۔

دُوسرے میں نہیں پایا جاتا۔ یہی سرّ ہے جس کی وجہ سے ہر ایک نبی کی صفات اور معجزات اظلال کے رنگ میں اس کی اُمّت کے خاص لوگوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ جو اس کے جوہر سے مناسبت تامہ رکھتے ہیں تا کسی خصوصیت کے دھوکہ میں جہلاء اُمّت کے کسی نبی کو لاشریک نہ ٹھہرائیں۔ یہ سخت کفر ہے جو کسی نبی کو یلاش کا نام دیا جائے۔''

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۰۳، ۲۰۴ حاشیہ)

۱۹۰۰ء ''وَاِذَا هَلَكَ الدَّجَّالُ فَلَا دَجَّالَ بَعْدَهٗ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَمْرٌ مِّنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ وَ نَبَأٌ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا الْكَرِيْمِ وَ بَشَارَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ۔''[۱]

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۱)

۱۹۰۰ء ''خدا نے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں[۲] جو پیش کرتے ہیں۔ تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے سے موضوع ہیں اور جو شخص حَکَم ہو کر آیا ہے اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر ردّ کرے۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۱ حاشیہ)

۱۹۰۰ء (الف) ''کشفی طور پر ایک مرتبہ مجھے ایک شخص دکھایا گیا۔ گویا وہ سنسکرت کا ایک عالم آدمی ہے جو کرشن کا نہایت درجہ معتقد ہے۔ وہ میرے سامنے کھڑا ہوا اور مجھے مخاطب کر کے بولا کہ

''ہے رُودّر گوپال تیری استت گیتا میں لکھی ہے۔''

اسی وقت مَیں نے سمجھا کہ تمام دُنیا ایک رُودّر گوپال کا انتظار کر رہی ہے کیا ہندو اور کیا مسلمان اور کیا عیسائی۔ مگر اپنے اپنے لفظوں اور زبانوں میں۔ اور سب نے یہی وقت ٹھہرایا ہے۔ اور اس کی یہ دونوں صفتیں قائم کی ہیں۔ یعنی سُوروں کو مارنے والا اور گائیوں کی حفاظت کرنے والا۔ اور وہ مَیں ہوں جس کی نسبت ہندوؤں میں پیشگوئی کرنے والے قدیم سے زور دیتے آئے ہیں کہ وہ آریہ ورت میں یعنی اسی ملک ہند میں پیدا ہوگا اور انہوں نے اُس کے مسکن کے نام بھی لکھے ہیں مگر وہ تمام نام استعارہ کے طور پر ہیں جن کے نیچے ایک اَور حقیقت ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۱۷، ۳۱۸ حاشیہ)

---

۱ (ترجمہ از مرتّب) اور جب دجّال ہلاک ہوگا تو اس کے بعد قیامت کے دن تک کوئی دجّال نہیں ہوگا۔ یہ خدائے حکیم وعلیم کی طرف سے فیصلہ ہے اور ہمارے ربّ کریم کی طرف سے پیشگوئی اور رؤوف الرحیم خدا کی طرف سے بشارت ہے۔

۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''جو محض ظنّیات کا ذخیرہ اور مجروح اور مخدوش ہیں اور نیز مخالف ان کے اور حدیثیں بھی ہیں اور قرآن بھی ان حدیثوں کو جھوٹی ٹھیراتا ہے۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۱ حاشیہ)

(ب) ''خدا تعالیٰ نے کشفی حالت میں بار ہا مجھے اِس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص جو گزرا ہے وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا اور ہندوؤں میں اَوتار کا لفظ درحقیقت نبی کے ہم معنی ہے۔ اور ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیشگوئی ہے اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک اَوتار آئے گا جو کرشن کے صفات پر ہوگا اور اس کا بروز ہوگا اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ مَیں ہوں۔ کرشن کی دوصفت میں ایک رُودّر یعنی درندوں اور سُوروں کو قتل کرنے والا یعنی دلائل اور نشانوں سے۔ دوسرے گوپال یعنی گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انفاس سے نیکوں کا مددگار۔ اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں اور یہی دونوں صفتیں خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۱۷ حاشیہ در حاشیہ)

(ج) ''وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اُس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تُو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے **مسیح موعود** ہے۔''

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۸)

(د) ''اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے رُوح القدس اُترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتح مند اور با اقبال تھا جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبّت سے پُر تھا اور نیکی سے دوستی اور شَر سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اُس کا بروز یعنی اوتار پَیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔''

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹)

(ھ) ''مجھے منجملہ اَور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہوا تھا کہ

ہے کرشن رُودّر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔''

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۹)

(و) ''جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا اِن دنوں میں انتظار کرتے ہیں۔ وہ کرشن مَیں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ

جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تُو ہی ہے۔ آریوں کا بادشاہ۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۱، ۵۲۲)

۱۹۰۰ء ''ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے جس پر مَیں بیٹھا ہوا ہوں۔ ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ کرشن جی کہاں ہیں؟ جس سے سوال کیا گیا وہ میری طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر تمام ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے۔ اتنے ہجوم میں سے ایک ہندو بولا۔

ہے کرشن جی رُودّر گوپال

(یہ ایک عرصہ[1] دراز کی رؤیا ہے)'' (البدر جلد ۲ نمبر ۴۱، ۴۲ مورخہ ۲۹؍اکتوبر و ۸؍نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۲۲)

۱۹۰۰ء[2] ''حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ

ایک بار ہم نے کرشن جی کو دیکھا کہ وہ کالے رنگ کے تھے اور پتلی ناک۔ کشادہ پیشانی والے ہیں۔ کرشن جی نے اُٹھ کر اپنی ناک ہماری ناک سے اور اپنی پیشانی ہماری پیشانی سے ملا کر چسپاں کر دی۔''

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۷ مورخہ ۶؍مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۷)

۱۹۰۰ء ''ایک بار یہ الہام[3] ہوا تھا کہ **آریوں کا بادشاہ آیا۔**''

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۷ مورخہ ۶؍مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۷)

۱۹۰۰ء (الف) ''ایک دفعہ مجھے مرض ذیابیطس کے سبب بہت تکلیف تھی۔ کئی دفعہ سَو سَو مرتبہ دن میں پیشاب آتا تھا۔ دونوں شانوں میں ایسے آثار نمودار ہوگئے جن سے کاربنکل کا اندیشہ تھا۔ تب مَیں دُعا میں مصروف ہوا تو یہ الہام ہوا۔ **وَ الْمَوْتِ اِذَا عَسْعَسَ**

یعنی قسم ہے موت کی جب کہ ہٹائی جائے چنانچہ یہ الہام بھی ایسا پورا ہوا کہ اس وقت سے لے کر ہمیشہ ہماری زندگی کا ہر ایک سیکنڈ ایک نشان ہے۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۳)

(ب) ''پرانا الہام۔ **اَلْوَدَاعُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ غِيْضَ الْمَآءُ۔**[4] **وَ الْمَوْتِ اِذَا عَسْعَسَ۔**''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

(ج) ''بارہا میں مشاہدہ کرتا ہوں کہ بعض وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی انذاری پیش گوئی میرے

---

[1]، [2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) چونکہ اس کشف کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہوسکی۔ اس لئے سابقہ کشف کی مناسبت سے اسے یہاں درج کیا گیا۔

[3] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اس الہام کی بھی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہوسکی پچھلی مناسبت سے یہاں لکھا گیا۔

[4] (ترجمہ از ناشر) پانی خشک ہوگیا۔

حق میں یا میرے اہل وعیال کے حق میں یا کسی دوست کے حق میں ہوتی ہے اور پھر میں جنابِ الٰہی میں اس کے ردّ کے لئے بہت الحاح کرتا ہوں تو وہ بلا ٹال دی جاتی ہے۔ جیسا کہ ایک دفعہ میری موت کی نسبت ایک پیشگوئی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ جلد واقع ہونے والی ہے تو میں نے بہت الحاح سے دعا کرنا شروع کیا یہاں تک کہ الہام ہوا۔

وَالْمَوْتِ اِذَا عَسْعَسَ۔

ایسا ہی کئی دفعہ اتفاق ہوا ہے کہ ایک قضا مکدر کا علم دیا گیا ہے اور پھر وہ کثرت ابتہال اور تضرع سے ٹال دی گئی ہے اور اگر میں وہ پیشگوئیاں شائع کر دیتا اور دل میں نہ رکھتا تو گویا دشمنوں کی نظر میں بہت سی پیشگوئیاں میری جھوٹی ہوتیں۔'' (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

۱۹۰۰ء ''فرمایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ محمود کی والدہ آئی ہیں اور ان کے ہاتھ میں ایک جوتی ہے اور مجھ سے کہتی ہیں یہ نئی جوتی آپ پہن لیں اور پھر میرے ہاتھ میں دے کر کہا یہ جوتی آپ کے لئے ہے پہن لیجئے۔ **دشمن زیر ہے۔**'' (از چٹھی مولانا عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۷؍اکتوبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲)

۲۷؍اکتوبر ۱۹۰۰ء (الف) ''بہت دفعہ ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک بات بتلاتے ہیں۔ مَیں اُس کو سنتا ہوں مگر آپؐ کی صورت نہیں دیکھتا ہوں۔ غرض یہ اک حالت ہوتی ہے جو بَین الکشف والالہام ہوتی ہے۔ رات کو آپؐ نے مسیح موعود کے متعلق یہ فرمایا ہے۔

یَضَعُ الْحَرْبَ وَیُصَالِحُ[1] النَّاسَ

یعنی ایک طرف تو جنگ وجدال اور حرب کو اُٹھادے گا دوسری طرف اندرُونی طور پر مصالحت کرادے گا۔ گویا مسیح موعود کے لئے دوؔ نشان ہوں گے۔

اوّل بیرونی نشان کہ حَرب نہ ہوگی۔ دُوسرا اندرونی نشان کہ باہم مصالحت ہوجاوے گی۔

پھر اس کے بعد فرمایا۔ سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ۔

سِلْمَان یعنی دوؔ صُلحیں۔ اور پھر فرمایا۔ عَلٰی مَشْرَبِ الْحَسَنِ

یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ میں بھی دوؔ ہی صُلحیں تھیں۔ ایک صلح تو اُنہوں نے حضرت معاویہ کے ساتھ کرلی اور دوسری صحابہؓ کی باہم صلح کرادی۔ اِس سے معلوم ہوا کہ مسیح موعود حَسنی المشرب ہے......

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) کاتب کی غلطی سے بَیْنَ کا لفظ رہ گیا ہے چنانچہ الحکم مورخہ ۳۰؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل الہام یُصَالِحُ بَیْنَ النَّاسِ ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ حسن کا دودھ پیے گا

پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ مہدی آپؐ کی آل میں سے ہو گا۔ یہ مسئلہ اس الہام سے حل ہو گیا اور مسیح موعود کا جو مہدی بھی ہے کام بھی معلوم ہو گیا۔ پس وہ جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ آتے ہی تلوار چلائے گا اور کافروں کو قتل کرے گا جھوٹے ہیں۔ اصل بات یہی ہے جو اس الہام میں بتلائی گئی ہے کہ وہ دو صلحوں کا وارث ہو گا۔ یعنی بیرونی طور پر بھی صلح کرے گا اور اندرونی طور پر بھی مصالحت ہی کراوے گا۔''

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰؍نومبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۳)

(ب) ''یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندانِ سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی۔ اس کی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ

''سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ عَلٰی مَشْرَبِ الْحَسَنِ۔''

میرا نام سلمان رکھا۔ یعنی دو سِلم۔ اور سِلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں۔ یعنی مقدّر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی۔ ایک اندرونی کہ جو اندرونی بُغض اور شحنا کو دُور کرے گی۔ دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر مذہب والوں کو اسلام کی طرف جھکا دے گی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سَلمان آیا ہے اُس سے بھی مَیں مراد ہوں۔ ورنہ اُس سَلمان پر دو صلح کی پیشگوئی صادق نہیں آتی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۲، ۲۱۳ حاشیہ)

(ج) ''میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ **میں بنی فارس میں سے ہوں۔** اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۳ حاشیہ)

(د) ''اور ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سبزہ زار ہے۔ اس میں کسی قدر فاصلہ پر مجھ سے ہمارے سید و مولیٰ نبی عربی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم مع امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے کھڑے ہیں۔ تب امام حسین میری طرف آئے اور مجھ سے عربی میں باتیں کیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے اور میری طرف اشارہ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یَا اَبِیْ مَنْ ھٰذَا؟ ھُوَ یَعْلَمُ لِسَانَنَا۔ تب آپ نے اس کے جواب میں فرمایا ھُوَ مِنَّا۔ ھُوَ اَحَدٌ مِّنَّا۔ تب میں نے سمجھ لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روحانی تعلق اور رشتہ کی طرف اشارہ کر کے امام حسین کو سمجھا دیا کہ اس کو مجھ سے اور تجھ سے ایک روحانی مناسبت ہے۔''

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

۱۹۰۰ء ’’ ۱ بُشْرٰی لَکَ اَحْمَدِیْ۔[۱] اَنْتَ مُرَادِیْ وَ مَعِیْ۔ ۲ غَرَسْتُ لَکَ قُدْرَتِیْ بِیَدِیْ۔ ۳ سِرُّکَ سِرِّیْ۔ ۴ اَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ ۵ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ۔ ۶ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَ تَفْرِیْدِیْ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَ تُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔ ۷ یَآ اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ۔ ۸ بُوْرِکْتَ یَآ اَحْمَدُ وَ کَانَ مَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ حَقًّا فِیْکَ۔ ۹ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ وَ لِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ ۱۰ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ ۱۱ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ ۱۲ وَ یَمْکُرُوْنَ وَ یَمْکُرُ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔ ۱۳ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَتْرُکَکَ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ۔ ۱۴ وَ اِنَّ عَلَیْکَ رَحْمَتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنَ۔ ۱۵ وَاِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ۔ ۱۶ وَ اِنَّکَ مِنَ الْمَنْصُوْرِیْنَ۔ ۱۷ وَاَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ ۱۸ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ۔ ۱۹ یَآ اَحْمَدُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ۔ ۲۰ یَآ اٰدَمُ

ترجمہ۔ ۱ اے میرے احمد تجھے بشارت ہو۔ تُو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ ۲ مَیں نے اپنے ہاتھ سے تیرا درخت لگایا۔ ۳ تیرا بھید میرا بھید ہے ۴ اور تُو میری درگاہ میں وجیہہ ہے۔ ۵ مَیں نے اپنے لئے تجھے چنا۔ ۶ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وقت آ گیا ہے کہ تُو مدد دیا جائے اور لوگوں میں تیرے نام کی شہرت دی جائے۔ ۷ اے احمد تیرے لبوں میں نعمت یعنی حقائق اور معارف جاری ہیں۔ ۸ اے احمد تُو برکت دیا گیا اور یہ برکت تیرا ہی حق تھا۔ ۹ خدا نے تجھے قرآن سکھلایا یعنی قرآن کے اُن معنوں پر اطلاع دی جن کو لوگ بھول گئے تھے تا کہ تُو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے بے خبر گزر گئے اور تا کہ مجرموں پر خدا کی حجّت پوری ہو جائے۔ ۱۰ اُن کو کہہ دے کہ مَیں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی وحی اور حکم سے یہ سب باتیں کہتا ہوں اور مَیں اس زمانہ میں تمام مومنوں میں سے پہلا ہوں۔ ۱۱ ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبّت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبّت کرے ۱۲ اور یہ لوگ مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کرے گا اور خدا بہتر مکر کرنے والا ہے۔ ۱۳ اور خدا ایسا نہیں کرے گا کہ وہ تجھے چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کر لے۔ ۱۴ اور تیرے پر دُنیا اور دین میں میری رحمت ہے ۱۵ اور تو آج ہماری نظر میں صاحبِ مرتبہ ہے۔ ۱۶ اور ان میں سے ہے جن کو مدد دی جاتی ہے ۱۷ اور مجھ سے تُو وہ مقام اور مرتبہ رکھتا ہے جس کو دنیا نہیں جانتی ۱۸ اور ہم نے دُنیا پر رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے۔ ۱۹ اے احمد اپنے زوج کے ساتھ بہشت میں داخل ہو۔ ۲۰ اے آدم

[۱] (نوٹ از ناشر) براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۰۲ میں ’’ بُشْرٰی لَکَ یَآ اَحْمَدِیْ‘‘ ہے۔

اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ ۲۱ هٰذَا مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّكَ لِيَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ ۲۲ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ لِيُقِيْمَ الشَّرِيْعَةَ وَيُحْيِ الدِّيْنَ۔ ۲۳ جَرِيُّ اللّٰهِ فِيْ حُلَلِ الْاَنْبِيَآءِ۔ ۲۴ وَجِيْهٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ ۲۵ كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔ ۲۶ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ ۲۷ يَا عِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ ۲۸ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔ ۲۹ يُخَوِّفُوْنَكَ مِنْ دُوْنِهٖ۔ ۳۰ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ وَ لَوْ لَمْ يَعْصِمْكَ النَّاسُ۔ ۳۱ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا۔ ۳۲ يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ۔ ۳۳ نَحْمَدُكَ وَ نُصَلِّيْ۔ ۳۴ وَاِنَّا كَفَيْنَاكَ

اپنے زوج کے ساتھ بہشت میں داخل ہو یعنی ہر ایک جو تجھ سے تعلق رکھنے والا ہے گو وہ تیری بیوی ہے یا تیرا دوست ہے نجات پائے گا اور اس کو بہشتی زندگی ملے گی اور آخر بہشت میں داخل ہوگا[1] ...... ۲۲ مَیں نے ارادہ کیا کہ زمین پر اپنا جانشین پیدا کروں سو مَیں نے اس آدم کو پیدا کیا۔ یہ آدم شریعت کو قائم کرے گا اور دین کو زندہ کردے گا۔ ۲۳ یہ خدا کا رسول ہے نبیوں کے لباس میں۔ ۲۴ دنیا اور آخرت میں وجیہہ اور خدا کے مقربوں میں سے۔ ۲۵ مَیں ایک خزانہ پوشیدہ تھا پس مَیں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ ۲۶ اور ہم اِس اپنے بندہ کو اپنا ایک نشان بنائیں گے اور اپنی رحمت کا ایک نمونہ کریں گے، اور ابتدا سے یہی مقدر تھا۔ ۲۷ اے عیسیٰ مَیں تجھے طبعی طور پر وفات دوں گا یعنی تیرے مخالف تیرے قتل پر قادر نہیں ہوسکیں گے۔ اور مَیں تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا یعنی دلائل واضحہ سے اور کھلے کھلے نشانوں سے ثابت کردوں گا کہ تُو میرے مقربوں میں سے ہے اور اُن تمام الزاموں سے تجھے پاک کروں گا جو تیرے پر منکر لوگ لگاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو مسلمانوں میں سے تیرے پیرو ہوں گے مَیں اُن کو اُن دوسرے گروہ پر قیامت تک غلبہ اور فوقیت دُوں گا جو تیرے مخالف ہوں گے۔ ۲۸ تیرے تابعین کا ایک گروہ پہلوں میں سے ہوگا اور ایک گروہ پچھلوں میں سے۔ ۲۹ لوگ تجھے اپنی شرارتوں سے ڈرائیں گے ۳۰ پر خدا تجھے دشمنوں کی شرارت سے آپ بچائے گا گو لوگ نہ بچاویں۔ ۳۱ اور تیرا خدا قادر ہے۔ ۳۲ وہ عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے۔ یعنی لوگ جو گالیاں نکالتے ہیں اُن کے مقابل پر خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے۔ ۳۳ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ ۳۴ اور جو ٹھٹھا کرنے والے ہیں ان کے لئے ہم

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۲۱ یہ مرتبہ تیرے ربّ کی رحمت سے ہے تاکہ مومنوں کے لئے ایک نشان ہو۔

الْمُسْتَهْزِئِيْنَ۔ ۳۵ وَ قَالُوْا اِنْ هُوَ اِلَّآ اِفْكُ اِۨفْتَرٰی۔ ۳۶ وَ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ۔ ۳۷ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ ۳۸ كَذَالِكَ لِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ ۳۹ وَجَحَدُوْا بِهَا وَ اسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا۔ ۴۰ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ ۴۱ وَقَالُوْٓا اَنّٰى لَكَ هٰذَا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ وَ اِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَ يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ ۴۲ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ۔ ۴۳ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ ۴۴ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ ۴۵ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔ ۴۶ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔ ۴۷ وَ لَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ ۴۸ وَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا۔ أَ هٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ۔ ۴۹ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَ هُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔

اکیلے کافی ہیں۔ ۳۵ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو جھوٹا اِفترا ہے جو اس شخص نے کیا۔ ۳۶ ہم نے اپنے باپ دادوں سے ایسا نہیں سنا۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ کسی کو کوئی مرتبہ دینا خدا پر مشکل نہیں۔ ۳۷ ہم نے انسانوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ۳۸ پس اسی طرح اس شخص کو یہ مرتبہ عطا فرمایا تا کہ مومنوں کے لئے نشان ہو۔ ۳۹ مگر خدا کے نشانوں سے ان لوگوں نے انکار کیا۔ دل تو مان گئے مگر یہ انکار تکبر اور ظلم کی وجہ سے تھا۔ ۴۰ ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خاص خدا کی طرف سے گواہی ہے پس کیا تم مانتے نہیں۔ پھر ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خاص خدا کی طرف سے گواہی ہے پس کیا تم قبول نہیں کرتے۔ ۴۱ اور جب نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو ایک معمولی امر ہے جو قدیم سے چلا آتا ہے...... ۴۲ خدا نے قدیم سے لکھ رکھا ہے یعنی مقرر کر رکھا ہے کہ مَیں اور میرے رسول ہی غالب ہوں گے۔ یعنی گو کسی قسم کا مقابلہ آ پڑے جو لوگ خدا کی طرف سے ہیں وہ مغلوب نہیں ہوں گے۔ ۴۳ اور خدا اپنے ارادوں پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ ۴۴ خدا وہی خدا ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ ۴۵ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو بدل دے۔ ۴۶ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم سے آلودہ نہیں کیا ان کو ہر ایک بلا سے اَمن ہے اور وہی ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔ ۴۷ اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے کچھ کلام نہ کر وہ تو ایک غرق شدہ قوم ہے۔ ۴۸ اور تجھے ان لوگوں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے اور کہتے ہیں کہ کیا یہی ہے جو خدا نے مبعوث فرمایا۔ ۴۹ اور تیری طرف دیکھتے ہیں اور تُو اُنہیں نظر نہیں آتا۔

۵۰ وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْ كَفَّرَ۔ ۵۱ اَوْقِدْ لِيْ يَا هَامَانُ لَعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ عَلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ۔ ۵۲ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔ ۵۳ مَا كَانَ لَهٗٓ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهَآ اِلَّا خَآئِفًا۔ ۵۴ وَمَآ اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ۔ ۵۵ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔ ۵۶ اَلَآ اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا۔ حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ۔ ۵۷ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ۔ ۵۸ وَ فِي اللّٰهِ اَجْرُكَ وَ يَرْضٰى عَنْكَ رَبُّكَ وَيُتِمُّ اسْمَكَ۔ ۵۹ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔[۱]

۵۰ اور یاد کرو وہ وقت جب تیرے پر ایک شخص سراسر مکر سے تکفیر کا فتویٰ دے گا...... ۵۱ وہ اپنے بزرگ ہامان کو کہے گا کہ اس تکفیر کی بنیاد تو ڈال کہ تیرا اثر لوگوں پر بہت ہے اور تُو اپنے فتویٰ سے سب کو افروختہ کر سکتا ہے سو تُو سب سے پہلے اس کفرنامہ پر مُہر لگا تا سب علماء بھڑک اُٹھیں اور تیری مُہر کو دیکھ کر وہ بھی مہریں لگا دیں اور تا کہ مَیں دیکھوں کہ خدا اس شخص کے ساتھ ہے یا نہیں کیونکہ مَیں اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں (تب اس نے مُہر لگا دی) ۵۲ ابولہب ہلاک ہو گیا اور اُس کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے۔ (ایک وہ ہاتھ جس کے ساتھ تکفیر نامہ کو پکڑا اور دوسرا وہ ہاتھ جس کے ساتھ مُہر لگائی یا تکفیر نامہ لکھا) ۵۳ اس کو نہیں چاہیے تھا کہ اس کام میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے۔ ۵۴ اور جو تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ ۵۵ جب وہ ہامان تکفیر نامہ پر مُہر لگا دے گا تو بڑا فتنہ برپا ہوگا۔ پس تو صبر کر جیسا کہ اُولوالعزم نبیوں نے صبر کیا...... ۵۶ یہ فتنہ خدا کی طرف سے فتنہ ہوگا تا وہ تجھ سے بہت محبّت کرے۔ ۵۷ جو دائمی محبّت ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی ۵۸ اور خدا میں تیرا اجر ہے۔ خدا تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے نام کو پورا کرے گا۔ ۵۹ بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم چاہتے ہو مگر وہ تمہارے لئے اچھی نہیں اور بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم نہیں چاہتے اور وہ تمہارے لئے اچھی ہیں اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔‘‘

(اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۰ تا ۴۱۸ و ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۹ تا ۶۵)

۱۹۰۰ء ’’خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفّر اور مکذّب

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’چونکہ کئی دفعہ کئی ترتیبوں کے رنگ میں یہ الہامات ہو چکے ہیں اِس لئے فقرات کے جوڑنے میں ایک خاص ترتیب کا لحاظ نہیں۔ ہر ایک ترتیب فہمِ ملہم کے مطابق الہامی ہے۔‘‘

(اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۲ حاشیہ)

یا متردّد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ اِمَامُکُمْ مِّنْکُمْ۔'' (اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۷ حاشیہ)

۱۹۰۰ء ''ہم بطور نمونہ چند الہامات دوسری کتابوں میں سے لکھتے ہیں چنانچہ ازالہ اوہام[1] میں صفحہ ۶۳۴ سے اخیر تک اور نیز دوسری کتابوں میں یہ الہام ہیں۔ جَعَلْنَاکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا یہ کہیں گے کہ ہم نے پہلوں سے ایسا نہیں سنا سو تو ان کو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں۔ تم ظاہر لفظ اور ابہام پر قانع ہو اور پھر ایک اور الہام ہے اور وہ یہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ۔ اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ۔ کَمِثْلِکَ دُرٌّ لَّا یُضَاعُ۔

یعنی خدا کی سب حمد ہے جس نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا۔ تو وہ شیخ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔

اور پھر فرمایا۔

لَنُحْیِیَنَّکَ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً۔ ثَمَانِیْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذَالِکَ۔ وَتَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا۔ مَظْھَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔

یعنی ہم تجھے ایک پاک اور آرام کی زندگی عنایت کریں گے۔ اَسّی۸۰ برس یا اس کے قریب قریب یعنی دو چار برس کم یا زیادہ۔ اور تو ایک دُور کی نسل دیکھے گا۔ بلندی اور غلبہ کا مظہر۔ گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔

اور پھر فرمایا۔

یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔ مَا اَنْتَ اَنْ تَتْرُکَ الشَّیْطَانَ قَبْلَ اَنْ تَغْلِبَہٗ۔ اَلْفَوْقُ مَعَکَ وَالتَّحْتُ مَعَ اَعْدَآءِکَ۔

یعنی نبیوں کا چاند چڑھے گا اور تُو کامیاب ہو جائے گا۔ تُو ایسا نہیں کہ شیطان کو چھوڑ دے قبل اس کے کہ اس پر غالب ہو۔ اور اُوپر رہنا تیرے حصّے میں ہے اور نیچے رہنا تیرے دشمنوں کے حصّہ میں۔

اور پھر فرمایا۔

اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَتْرُکَکَ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ۔ سُبْحَانَ

[1] ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۴۲۔ (ناشر)

اللّٰہِ اَنْتَ وَقَارُہٗ۔ فَکَیْفَ یَتْرُکُکَ۔ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ فَاخْتَرْنِیْ۔ قُلْ رَّبِّ اِنِّیْ اخْتَرْتُکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ۔

ترجمہ۔ مَیں اُس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلّت چاہتا ہے اور مَیں اُس کو مدد دُوں گا جو تیری مدد کرتا ہے اور خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق نہ کر لے۔ خدا ہر ایک عیب سے پاک ہے اور تو اس کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے کیوں کر چھوڑ دے۔ مَیں ہی خدا ہوں۔ تو سراسر میرے لئے ہو جا۔ تُو کہہ اے میرے ربّ! مَیں نے تجھے ہر چیز پر اختیار کیا۔

اور پھر فرمایا۔

سَیَقُوْلُ الْعَدُوُّ لَسْتَ مُرْسَلًا۔ سَنَاْخُذُہٗ مِنْ مَّارِنٍ اَوْ خُرْطُوْمٍ۔ وَ اِنَّا مِنَ الظَّالِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَا لَیْتَنِیْ اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا۔ وَ قَالُوْا سَیُقْلَبُ الْاَمْرُ وَ مَا کَانُوْا عَلَی الْغَیْبِ مُطَّلِعِیْنَ۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاکَ وَ کَانَ اللّٰہُ قَدِیْرًا۔

یعنی دشمن کہے گا کہ تُو خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ ہم اس کو ناک سے پکڑیں گے یعنی دلائل قاطعہ سے اس کا دم بند کر دیں گے۔ اور ہم جزا کے دن ظالموں سے بدلہ لیں گے۔ مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ تیرے پاس ناگہانی طور پر آوٴں گا۔ یعنی جس گھڑی تیری مدد کی جائے گی اُس گھڑی کا تجھے علم نہیں اور اُس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا کہ کاش مَیں اس خدا کے بھیجے ہوئے سے مخالفت نہ کرتا اور اس کے ساتھ رہتا۔ اور کہتے ہیں کہ یہ جماعت متفرق ہو جائے گی اور بات بگڑ جائے گی حالانکہ ان کو غیب کا علم نہیں دیا گیا۔ تُو ہماری طرف سے ایک بُرہان ہے اور خدا قادر تھا کہ ضرورت کے وقت میں اپنی بُرہان ظاہر کرتا۔

اور پھر فرمایا۔

اِنَّا اَرْسَلْنَا اَحْمَدَ اِلٰی قَوْمِہٖ فَاَعْرَضُوْا وَقَالُوْا کَذَّابٌ اَشِرٌ۔ وَجَعَلُوْا یَشْھَدُوْنَ عَلَیْہِ وَیَسِیْلُوْنَ کَمَآءٍ مُّنْھَمِرٍ۔ اِنَّ حِبِّیْ قَرِیْبٌ مُّسْتَتِرٌ۔ یَاْتِیْکَ نُصْرَتِیْ۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ۔ اَنْتَ قَابِلٌ یَّاْتِیْکَ وَابِلٌ۔ اِنِّیْ حَاشِرُ کُلِّ قَوْمٍ یَّاْتُوْنَکَ جُنُبًا۔ وَ اِنِّیْ اَنَرْتُ مَکَانَکَ۔ تَنْزِیْلٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ۔ بَلَجَتْ اٰیَاتِیْ وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکَافِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا۔ اَنْتَ مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ۔ طَیِّبٌ مَّقْبُوْلُ الرَّحْمٰنِ۔ وَاَنْتَ اسْمِیَ الْاَعْلٰی۔ بُشْرٰی لَکَ فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ۔ اَنْتَ مِنِّیْ یَآ اِبْرَاھِیْمُ۔ اَنْتَ الْقَآئِمُ عَلٰی نَفْسِہٖ۔ مَظْھَرُ الْحَیِّ۔ وَاَنْتَ مِنِّیْ مَبْدَءُ الْاَمْرِ۔ اَنْتَ مِنْ مَّآءِنَا وَھُمْ مِّنْ فَشَلٍ۔ اَمْ

يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ۔ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الصِّهْرَ وَالنَّسَبَ۔ اَنْذِرْ قَوْمَكَ وَقُلْ اِنِّىْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ۔ اِنَّا اَخْرَجْنَا لَكَ زُرُوْعًا يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ قَالُوْا لَنُهْلِكَنَّكَ قَالَ لَاخَوْفٌ عَلَيْكُمْ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِىْ۔ وَ اِنِّىْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً۔ وَ اِنِّىْ اَمُوْجُ مَوْجَ الْبَحْرِ۔ اِنَّ فَضْلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ۔ وَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرُدَّ مَا اَتٰى۔ قُلْ اِىْ وَ رَبِّىْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ لَّا يَتَبَدَّلُ وَلَا يَخْفٰى وَ يَنْزِلُ مَا تَعْجَبُ مِنْهُ وَحْىٌ مِّنْ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ يَعْلَمُ كُلَّ شَىْءٍ وَّيَرٰى۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ يُحْسِنُوْنَ الْحُسْنٰى۔ تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ۔ وَلَهُمْ بُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ اَنْتَ تُرَبّٰى فِىْ حِجْرِ النَّبِىِّ۔ وَاَنْتَ تَسْكُنُ قُنَنَ الْجِبَالِ وَاِنِّىْ مَعَكَ فِىْ كُلِّ حَالٍ۔

ترجمہ۔ ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تب لوگوں نے کہا کہ یہ کذّاب ہے۔ اور انہوں نے اس پر گواہیاں دیں اور سیلاب کی طرح اُس پر گرے۔ اُس نے کہا کہ میرا دوست قریب ہے مگر پوشیدہ۔ تجھے میری مدد آئے گی۔ مَیں رحمٰن ہوں۔ تو قابلیت رکھتا ہے۔ اس لئے تو ایک بزرگ بارش کو پائے گا۔ مَیں ہر ایک قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا۔ مَیں نے تیرے مکان کو روشن کیا۔ یہ اس خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے اور اگر کوئی کہے کہ کیوں کر ہم جانیں کہ یہ خدا کا کلام ہے تو اُن کے لئے یہ علامت ہے کہ یہ کلام نشانوں کے ساتھ اُترا ہے اور خدا ہرگز کافروں کو یہ موقع نہیں دے گا کہ مومنوں پر کوئی واقعی اعتراض کر سکیں۔ تو علم کا شہر ہے۔ طیّب اور خدا کا مقبول۔ اور تو میرا سب سے بڑا نام ہے تجھے ان دنوں میں خوشخبری ہو۔ اے ابراہیم! تُو مجھ سے ہے تو خدا کے نفس پر قائم ہے زندہ خدا کا مظہر اور تو مجھ سے امر مقصود کا مبدء ہے اور تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فشل سے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں اِنتقام لینے والے۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ اور خدا قابلِ تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور آبائی عزت بخشی۔ اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ کہ مَیں خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔ ہم نے کئی کھیت تیرے لئے طیار کر رکھے ہیں اے ابراہیم۔ اور لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ہلاک کریں گے مگر خدا نے اپنے بندہ کو کہا کہ کچھ خوف کی جگہ نہیں۔ مَیں اور میرے رسول غالب ہوں گے۔ اور مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ عنقریب آؤں گا۔ مَیں سمندر کی طرح موجزنی کروں گا۔ خدا کا فضل آنے والا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو رَدّ کر سکے۔ اور کہہ خدا کی قسم یہ بات سچ ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوگی اور نہ وہ چھپی رہے گی، اور وہ امر نازل ہوگا جس سے تو تعجب کرے گا۔ یہ خدا کی وحی ہے جو اونچے آسمانوں کا بنانے والا ہے۔ اُس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور وہ خدا اُن کے ساتھ ہے جو

اُس سے ڈرتے ہیں اور نیکی کو نیک طور پر ادا کرتے ہیں اور اپنے نیک عملوں کو خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ وہی ہیں جن کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اور دنیا کی زندگی میں بھی ان کو بشارتیں ہیں۔ تو نبی کی کنارِ عاطفت میں پرورش پا رہا ہے......[1] اور مَیں ہر حال میں تیرے ساتھ ہوں۔

اور پھر فرمایا۔

’’وَقَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ يَجُوْحُ الدِّيْنَ۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ قُلْ لَّوْ كَانَ الْاَمْرُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدْتُّمْ فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ وَتَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ۔ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا۔ تَنْزِيْلٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآءُهُمْ۔ وَلِتَدْعُوَ قَوْمًا اٰخَرِيْنَ۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مَّوَدَّةً۔ يَخِرُّوْنَ عَلَى الْاَذْقَانِ سُجَّدًا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَآ اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ فَاعْبُدْنِیْ وَلَا تَنْسَنِیْ وَ اجْتَهِدْ اَنْ تَصِلَنِیْ وَاسْئَلْ رَبَّكَ وَكُنْ سَئُوْلًا۔ اَللّٰهُ وَلِیٌّ حَنَّانٌ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ فَبِاَیِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ تَحْكُمُوْنَ۔ نَزَّلْنَا عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ رَحْمَةً۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى۔ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔ ذَرْنِیْ وَ الْمُكَذِّبِيْنَ۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ اِنَّ يَوْمِیْ لَفَصْلٌ عَظِيْمٌ۔ وَاِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ وَاِنَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ۔ وَاِنِّیْ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَيَاْتِيْكَ نُصْرَتِیْ۔ اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ ذُو السُّلْطَانِ۔

ترجمہ۔ اور کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ ہے اور یہ شخص دین کی بیخ کنی کرتا ہے۔ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ کہہ اگر یہ امر خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تم اُس میں بہت سا اختلاف پاتے یعنی خدا تعالیٰ کی کلام سے اس کی کوئی تائید نہ ملتی......خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اِس عاجز کو ہدایت اور دینِ حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ ان کو کہہ دے کہ اگر مَیں نے افترا کیا ہے تو میرے پر اس کا جُرم ہے یعنی مَیں ہلاک ہو جاؤں گا۔ اور اُس شخص سے زیادہ تر ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ باندھے۔ یہ کلام خدا کی طرف سے ہے جو غالب اور رحیم ہے تا تُو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تا دوسری قوموں کو دعوتِ دین کرے۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اور تُو پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہتا ہے۔

عنقریب ہے کہ خدا تم میں اور تمہارے دشمنوں میں دوستی کر دے گا[1] اور تیرا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔اس روز وہ لوگ سجدہ میں گریں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ معاف کر ہم خطا پر تھے۔آج تم پر کوئی سرزنش نہیں خدا معاف کرے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ مَیں خدا ہوں۔ میری پرستش کر اور میرے تک پہنچنے کے لئے کوشش کرتا رہ۔ اپنے خدا سے مانگتا رہ اور بہت مانگنے والا ہو۔ خدا دوست اور مہربان ہے۔ اس نے قرآن سکھلایا۔ پس تم قرآن کو چھوڑ کر کس حدیث پر چلو گے۔ہم نے اس بندہ پر رحمت نازل کی ہے۔ اور یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ تم سنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے۔ یہ خدا کے قریب ہوا یعنی اُوپر کی طرف گیا اور پھر نیچے کی طرف تبلیغِ حق کے لئے جھکا اس لئے یہ دو قوسوں کے وسط میں آ گیا۔اُوپر خدا اور نیچے مخلوق۔مکذّبین کے لئے مجھ کو چھوڑ دے۔ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔میرا دن بڑے فیصلہ کا دن ہے اور تُو سیدھی راہ پر ہے اور جو کچھ ہم اُن کے لئے وعدے کرتے ہیں ہوسکتا ہے کہ ان میں سے کچھ تیری زندگی میں تجھ کو دکھلا دیں اور یا تجھ کو وفات دے دیں اور بعد میں وہ وعدے پورے کریں۔اور مَیں تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا یعنی تیرا رَفع الی اللہ دنیا پر ثابت کر دُوں گا اور میری مدد تجھے پہنچے گی۔ مَیں ہوں وہ خدا جس کے نشان دلوں پر تسلّط کرتے ہیں اور اُن کو قبضہ میں لے آتے ہیں۔‘‘ (اربعین نمبر ۳۔روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۱ تا ۴۲۸)

۱۹۰۰ء ’’۱ ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لَكَ خِطَابُ الْعِزَّةِ۔ ۲ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔ (عزت کے خطاب سے مراد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے کہ اکثر لوگ پہچان لیں گے اور عزت کا خطاب دیں گے اور یہ تب ہوگا جب ایک نشان ظاہر ہوگا۔) ۳ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے۔ ۴ مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا۔ ۵ آسمان سے کئی تخت اُترے مگر سب سے اُونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔ ۶ دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت فرشتوں نے تیری مدد کی۔ ۷ آپ کے ساتھ انگریزوں کا نرمی کے ساتھ ہاتھ تھا۔ ۸ اسی

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یہ تو غیر ممکن ہے کہ تمام لوگ مان لیں کیونکہ بموجب آیت وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ[2] اور بموجب آیت کریمہ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ[3] سب کا ایمان لانا خلاف نصِ صریح ہے۔ پس اس جگہ سعید لوگ مراد ہیں۔‘‘ (اربعین نمبر ۳۔روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۷ حاشیہ)

[2] (ترجمہ از ناشر) اور اسی کے لئے اس نے انہیں پیدا کیا تھا۔(ھود:۱۲۰)

[3] (ترجمہ از ناشر) اور تیرے متبعین کو منکروں پر قیامت کے دن تک فائق رکھنے والا ہوں۔ (اٰل عمران:۵۶)

طرف خدا تعالیٰ تھا جو آپ تھے۔۹ آسمان پر دیکھنے والوں کو ایک رائی برابر غم نہیں ہوتا۔۱۰ یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو۔۱۱ خُذُوا الرِّفْقَ اَلرِّفْقَ[۱] فَاِنَّ الرِّفْقَ رَاْسُ الْخَیْرَاتِ۔ نرمی کرو۔ نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے (اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنی بیوی سے کسی قدر زبانی سختی کا برتاؤ کیا تھا۔ اس پر حکم ہوا کہ اس قدر سخت گوئی نہیں چاہیے۔ حتی المقدور پہلا فرض مومن کا ہر ایک کے ساتھ نرمی اور حُسنِ اخلاق ہے اور بعض اَوقات تلخ الفاظ کا استعمال بطور تلخ دوا کے جائز ہے۔ اما بحکم ضرورت و بقدر ضرورت نہ یہ کہ سخت گوئی طبیعت پر غالب آ جائے۔) ۱۲ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ ۱۳ ربّ الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ ۱۴ اگر مسیح ناصری کی طرف دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس جگہ اس سے برکات کم نہیں ہیں۔ ۱۵ اور مجھے آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام[۲] ہے۔ (یہ فقرہ بطور حکایت میری طرف سے خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔)

اور پھر فرمایا

''لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔ شیرِ خدا نے اُن کو پکڑا۔ شیرِ خدا نے فتح پائی۔

اور پھر فرمایا۔

۱؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔''اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رِفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں۔ وہ اُن کی کنیزکیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ[۳] یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی کرو اور حدیث میں ہے خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ بِاَهْلِهٖ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بدخدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندہ برتن کی طرح جلد مت توڑو۔'' (اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۸ حاشیہ)

۲؎ البدر میں یہ الہام یوں مندرج ہے۔''مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ مجھے الہام ہوا تھا اردو زبان میں

آگ سے ہمیں مت ڈرا۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو خدا کا بندہ ہوگا اسے طاعون نہ ہوگی اور جو شخص ضرر اٹھاوے گا اپنے نفس سے اٹھاوے گا۔''

(البدر مورخہ ۲۸؍نومبر و ۵؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۴)

۳؎ النسآء: ۲۰

بخرام که وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔[۱] پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ و روشن شد نشا نہائے من[۲] بڑا مبارک وہ دن ہوگا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کردے گا۔ آمین۔"

(اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۸، ۴۲۹)

۱۹۰۰ء "میرے ایک[۳] دوست نے اپنی نیک نیتی سے یہ عذر پیش کیا تھا کہ آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا[۴] میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہیں۔ اس سے کیوں کر سمجھا جائے کہ اگر کوئی دوسرا شخص افترا کرے تو وہ بھی ہلاک کیا جائے گا...... جس رات مَیں نے اپنے اس دوست کو یہ باتیں سمجھائیں تو اسی رات مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ حالت ہوکر جو وحی اللہ کے وقت میرے پر وارد ہوتی ہے وہ نظارہ گفتگو کا دوبارہ دکھلایا گیا اور پھر الہام ہوا۔ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى[۵]

یعنی خدا نے جو مجھے اس آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا کے متعلق سمجھایا[۶] ہے۔ وہی معنے صحیح ہیں۔"

(اربعین نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۴ تا ۴۳۶)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ "اس فقرہ سے مُراد کہ محمدیوں کا پیر اونچے منار پر جا پڑا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں جو آخرالزمان کے مسیح موعود کے لئے تھیں جس کی نسبت یہود کا خیال تھا کہ ہم میں سے پیدا ہوگا اور عیسائیوں کا خیال تھا کہ ہم میں سے پیدا ہوگا مگر وہ مسلمانوں میں سے پیدا ہوا اِس لئے بلند مینارِ عزت کا محمدیوں کے حصّہ میں آیا اور اس جگہ محمدی کہا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ اب تک صرف ظاہری قوت اور شوکتِ اسلام دیکھ رہے تھے جس کا اسم محمد مظہر ہے اب وہ لوگ بکثرت آسمانی نشان پائیں گے جو اسم احمد کے مظہر کو لازم حال ہے کیونکہ اسم احمد انکسار اور فروتنی اور کمال درجہ کی محویّت کو چاہتا ہے جو لازم حال حقیقت احمدیّت اور حامدیّت اور عاشقیّت اور مُحبیّت ہے اور حامدیّت اور عاشقیّت کے لازم حال صدورِ آیاتِ تائیدیہ ہے۔"

(اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۹ حاشیہ)

۲۔ (ترجمہ از ناشر) اور میرے نشان روشن ہوگئے۔

۳۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) میاں وزیر خاں صاحب افغان کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوست مولوی محمد احسن صاحب تھے۔ رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۱۴ صفحہ ۳۶۳۔

۴۔ الحاقّة: ۴۵

۵۔ (ترجمہ از ناشر) کہہ ہدایت دراصل خدا کی ہدایت ہے۔

۶۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ "اگر کوئی شخص بطور افترا کے نبوت اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہء نبوت کے مانند ہرگز زندگی نہیں پائے گا۔" (اربعین نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۰)

۴؍دسمبر ۱۹۰۰ء ”منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ کی کتاب عصائے موسیٰ مجھ کو ملی جس میں میری ذاتیات کی نسبت محض سُوءِ ظن سے اور خدا کی بعض سچی اور پاک پیشگوئیوں پر سراسر شتاب کاری سے حملے کئے گئے ہیں۔ وہ کتاب جب مَیں نے ہاتھ سے چھوڑی تو تھوڑی دیر کے بعد منشی الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہوا۔

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّرَوْا طَمْثَکَ۔ وَاللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یُّرِیَکَ اِنْعَامَہٗ۔ اَلْاِنْعَامَاتِ الْمُتَوَاتِرَۃَ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّکَ وَ رَبُّکَ۔ فَقُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ ھُمْ یُحْسِنُوْنَ الْحُسْنٰی۔[1]

ترجمہ۔ یہ لوگ خونِ حیض تجھ میں دیکھنا چاہتے ہیں یعنی ناپاکی اور پلیدی اور خباثت کی تلاش میں ہیں اور خدا چاہتا ہے کہ اپنی متواتر نعمتیں جو تیرے پر ہیں دکھلاوے اور خونِ حیض سے تجھے کیوں کر مشابہت ہو اور وہ کہاں تجھ میں باقی ہے۔ پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا میرے ہاتھ سے پیدا ہوا اِس لئے تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے۔ یعنی گو بچوں کا گوشت پوست خونِ حیض سے ہی پیدا ہوتا ہے مگر وہ خونِ حیض کی طرح ناپاک نہیں کہلا سکتے۔ اسی طرح تُو بھی انسان کی فطرتی ناپاکی سے جو لازمِ بشریّت ہے اور خونِ حیض سے مشابہ ہے ترقی کر گیا ہے۔ اب اس پاک لڑکے میں خونِ حیض کی تلاش کرنا حُمق ہے۔ وہ تو خدا کے ہاتھ سے غلامِ زکی بن گیا اور اس کے لئے بمنزلہ اولاد کے ہو گیا۔ اور خدا تیرا متولّی اور تیرا پرورندہ ہے اس لئے خاص طور پر پدری مشابہت درمیان ہے۔ جس آگ کو اس کتاب عصائے موسیٰ سے بھڑکانا چاہا ہے ہم نے اُس کو بجھا دیا ہے۔ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے جو نیک کاموں کو پوری خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں اور تقویٰ کے باریک پہلوؤں کا لحاظ رکھتے ہیں۔“ (اربعین نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۵۱، ۴۵۲ حاشیہ)

---

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) اخبار الحکم مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۶ پر اس الہام کی نسبت لکھا ہے کہ۔

”آپ نے ۴؍دسمبر ۱۹۰۰ء کی صبح کو فرمایا کہ رات کو الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کی کتاب کے آنے کا نقشہ میرے سامنے پیش کیا گیا اور پھر یہ الہام ہوا............“

اِس الہام پر حضرتؑ نے فرمایا کہ ”یہ الہام اپنے اندر ایک علمی اور فلسفیانہ پہلو رکھتا ہے جو طمثؔ کے لفظ سے اور اس کے مقابلہ میں اَوْلَادِیْ کے لفظ میں رکھا گیا ہے۔ کیا مطلب کہ یہ مخاطب لوگ تو ایک ناپاک اور ردّی شئے سمجھتے ہیں حالانکہ ان کو اتنی خبر نہیں ہے کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ۔ غرض یہ ہے کہ اس مبشر الہام سے صادق مسیح موعود علیہ السلام کا انجام ایک غضب وغصہ کے فرزند کے بالمقابل صاف معلوم ہوتا ہے۔“

۸؍دسمبر ۱۹۰۰ء ۸؍دسمبر ۱۹۰۰ء کی صبح کو فرمایا کہ کل رات میری انگلی کے پوٹے میں درد تھا اور اِس شدّت کے ساتھ درد تھا کہ مجھے خیال آیا تھا کہ رات کیوں کر بسر ہوگی۔ آخر ذرا سی غنودگی ہوئی اور الہام ہوا۔

کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا[1]

اور سَلَامًا کا لفظ ابھی ختم نہ ہونے پایا تھا کہ معاً درد جاتا رہا ایسا کہ کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔''[2]

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۶)

۱۱؍دسمبر ۱۹۰۰ء ''مَیں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ مَیں اس وقت سے پہلے مروں جب تک کہ میرا قادر خدا ان جھوٹے الزاموں سے مجھے بَری کر کے آپ[3] کا کاذب ہونا ثابت نہ کرے اَلَا اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ اسی کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر مجھ کو ۱۱؍دسمبر[4] ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ کو یہ الہام ہوا۔

برمقامِ فلک شدہ یاربّ گر اُمیدے دِہم مدار عجب[5]

---

[1] (ترجمہ از ناشر) تو ٹھنڈک اور سلامتی بن جا۔

[2] ''اس پر آپ نے فرمایا کہ ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے اس قدر یقین اور علیٰ وجہ البصیرت یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہو قسم دے دو بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر مَیں اس بات کا انکار کروں یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معاً کافر ہو جاؤں۔''

(الحکم مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۶)

[3] منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ (ناشر)

[4] (نوٹ از ناشر) ۱۱؍دسمبر ۱۹۰۰ء روز پنج شنبہ سہو کاتب ہے۔ الحکم جلد ۴ نمبر ۴۵ مورخہ ۱۷؍دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲ میں اس وحی کی تاریخ ۱۳؍دسمبر وقت شب لکھی ہے جو درست تاریخ ہے اور تقویم کے حساب سے بھی روز پنج شنبہ کو ۱۳؍دسمبر ۱۹۰۰ء ہی قرار پاتی ہے۔

[5] ''برمقامِ فلک شدہ یاربّ گر اُمیدے دِہَم مدار عجب

(خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری دُہائی اب آسمان پر پہنچ گئی ہے۔ اب مَیں اگر تجھے کوئی امید اور بشارت دُوں تو تعجب مت کر۔ میری سنّت اور موہبت کے خلاف نہیں) بعد ۱۱۔ انشاء اللہ (فرمایا اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مُراد ہے گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ ۱۱ کا دکھایا گیا ہے)۔''

(الحکم مورخہ ۱۷؍دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲)

بعد[1] ۱۱۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مَیں نہیں جانتا کہ گیارہ[11] دن ہیں یا گیارہ[11] ہفتہ یا گیارہ[11] مہینے یا گیارہ[11] سال۔مگر بہرحال ایک نشان میری بریّت کے لئے اس مدّت میں ظاہر ہوگا۔''

(اربعین نمبر ۴۔روحانی خزائن جلد ۱۷صفحہ ۴۵۷ حاشیہ)

۱۳؍دسمبر ۱۹۰۰ء (الف) ''پھروحی ہوئی۔

لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں ان کو اطلاع دی جاوے۔نظیف مٹی کے ہیں۔وسوسہ

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس کا انکشاف ہوا کہ یہ الہام الٰہی بخش کے بارے میں ہے چنانچہ حضور تتمہ حقیقۃ الوحی کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔''بابوالٰہی بخش صاحب گیارہ چارپایوں کے ہلاک ہونے کے بعد طاعون کے ساتھ ہلاک کئے گئے۔جیسا کہ اس الہامی شعر میں ہے ؎

برمقامِ فلک شدہ یارب　　گر اُمیدے دِہم مدار عجب

بعد گیارہ[11]۔ اس سے معلوم ہوا کہ بابو صاحب کا بارھواں[12] نمبر تھا اور ان کے بعد دو اَور ہیں تا چودہ[14] پورے ہوجاویں۔''　　(تتمہ حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۸۹ حاشیہ)

چونکہ الہامی پیشگوئیاں ذوالوجوہ والمعارف ہوا کرتی ہیں جن کے مصداق متعدد بار وقوع پذیر ہوکر مومنوں کے ایمان کو تازہ کرتے اور نیا عرفان پیدا کرتے ہیں۔ اِس بناء پر اس پیشگوئی کا ایک اور بھی مصداق حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے وجود میں ظاہر ہوا چنانچہ حضرت ممدوح نے اس الہام کو ہجرت قادیان پر چسپاں کرتے ہوئے فرمایا۔

''جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کے مطالعہ سے مَیں نے سمجھا کہ ہماری ہجرت یقینی ہے اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ مجھے قادیان چھوڑ دینا چاہیے تو اس وقت لاہور فون کیا گیا کہ کسی نہ کسی طرح ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا جائے لیکن آٹھ دس دن تک کوئی جواب نہ آیا اور جواب آیا بھی تو یہ کہ حکومت کسی قسم کی ٹرانسپورٹ مہیا کرنے سے انکار کرتی ہے اس لئے کوئی گاڑی نہیں مل سکتی مَیں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کا مطالعہ کررہا تھا۔الہامات کا مطالعہ کرتے ہوئے مجھے ایک الہام نظر آیا۔''بعد گیارہ'' مَیں نے خیال کیا کہ گیارہ سے مراد گیارہ تاریخ ہے اور مَیں نے سمجھا کہ شاید ٹرانسپورٹ کا انتظام قمری گیارہ تاریخ کے بعد ہوگا مگر انتظار کرتے کرتے عیسوی ماہ کی ۲۸ تاریخ آگئی لیکن گاڑی کا کوئی انتظام نہ ہوسکا...... مَیں سوچ رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ''بعد گیارہ'' سے کیا مراد ہے۔تو مجھے میاں بشیر احمد صاحب کا پیغام ملا کہ میجر جنرل نذیر احمد صاحب کے بھائی میجر بشیر احمد صاحب ملنے کے لئے آئے ہیں۔دراصل یہ اُن کی غلطی تھی وہ میجر بشیر احمد صاحب نہیں تھے بلکہ ان کے دوسرے بھائی کیپٹن عطاء اللہ صاحب تھے...... مَیں نے اُنہیں حالات بتائے

نہیں رہے گا مگر مٹی رہے گی۔ سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا۔ سب مولوی ننگے ہوجائیں گے۔ اَنَا اللّٰہُ ذُوالْمِنَنِ۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔"[1]

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۵ مورخہ ۱۷؍دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲)

(ب) "ایک دفعہ الہام ہوا تھا کہ لاہور میں ہمارے پاک محبّ ہیں۔ وسوسہ پڑ گیا ہے پر مٹی نظیف ہے۔ وسوسہ نہیں رہے گا۔ مٹی رہے گی۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷؍اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲)

۱۹۰۰ء "ایک دفعہ ڈاکٹر نور محمد صاحب مالک کارخانہ ہمدمِ صحت کا لڑکا سخت بیمار ہوگیا۔ اس کی والدہ بہت بے تاب تھی۔ اس کی حالت پر رحم آیا اور دعا کی تو الہام ہوا۔

"اچھا ہو جائے گا۔"

بقیہ حاشیہ۔ اور کہا کہ وہ سواری اور حفاظت کا کوئی انتظام کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں آج ہی واپس جا کر کوشش کرتا ہوں......آخر اُنہوں نے نواب محمد الدین صاحب مرحوم کی کار لی اور عزیز منصور احمد کی جیپ۔ اسی طرح بعض اَور دوستوں کی کاریں حاصل کیں اور قادیان چل پڑے۔ دوسرے دن ہم نے اپنی طرف سے ایک اَور انتظام کرنے کی بھی کوشش کی اور چاہا کہ ایک احمدی کی معرفت کچھ گاڑیاں مل جائیں۔ اُس دوست کا وعدہ تھا کہ وہ ملٹری کو ساتھ لے کر آٹھ نو بجے قادیان پہنچ جائیں گے لیکن وہ نہ پہنچ سکے یہاں تک کہ دس بج گئے اس وقت مجھے یہ خیال آیا کہ شاید گیارہ سے مراد گیارہ بجے ہو اور یہ انتظام گیارہ کے بعد ہو۔ میاں بشیر احمد صاحب جن کے سپرد ان دنوں ایسے انتظام تھے اُن کے بار بار پیغام آتے تھے کہ سب انتظام رہ گئے ہیں اور کسی میں بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ مَیں نے اُنہیں فون کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "بعد گیارہ" سے مَیں سمجھتا ہوں کہ گیارہ بجے کے بعد کوئی انتظام ہو سکے گا۔ پہلے مَیں سمجھتا تھا کہ اس سے گیارہ تاریخ مراد ہے لیکن اب میرا خیال ہے کہ شاید اس سے مراد گیارہ بجے کا وقت ہے......آخر گیارہ بج کر پانچ منٹ پر مَیں نے فون اُٹھایا اور چاہا کہ ناصر احمد کو فون کروں کہ ناصر احمد نے کہا کہ مَیں فون کرنے ہی والا تھا کہ کیپٹن عطاء اللہ یہاں پہنچ چکے ہیں اور گاڑیاں بھی آ گئی ہیں چنانچہ ہم کیپٹن عطاء اللہ صاحب کی گاڑیوں میں قادیان سے لاہور پہنچے۔"

(اقتباس خطبہ جمعہ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ۔ الفضل مورخہ ۳۱؍جولائی ۱۹۴۹ء صفحہ ۵، ۶)

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں اللہ ہوں بہت احسان کرنے والا۔ مَیں یقیناً اپنے رسول کی مدد کے لئے کھڑا ہوں گا۔

اسی وقت یہ الہام سب کو سنایا گیا جو پاس موجود تھے۔ آخر ایسا ہی ہوا کہ وہ لڑکا خدا کے فضل سے بالکل تندرست ہوگیا۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸۔ صفحہ ۶۰۸)

۱۹۰۰ء ''حضرت اُمّ المؤمنین علیہا السلام کی طبیعت ۳؍جنوری ۱۹۰۱ء کو کسی قدر ناساز ہوگئی تھی۔ اس کے متعلق حضرت اقدس نے سیر کے وقت فرمایا کہ چند روز ہوئے مَیں نے اپنے گھر میں کہا کہ مَیں نے کشف میں دیکھا ہے کہ کوئی عورت آئی ہے اور اس نے آکر کہا ہے کہ تمہیں[1] کچھ ہوگیا ہے اور پھر الہام ہوا

اَصِحَّ زَوْجَتِیْ[2]

چنانچہ کل ۳؍جنوری ۱۹۰۱ء کو یہ کشف اور الہام پورا ہوگیا۔ یکا یک بے ہوشی ہوگئی اور جس طرح پر مجھے دکھایا گیا تھا اسی طرح ایک عورت نے آکر بتادیا۔'' (الحکم جلد ۵ نمبر ۳ مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۵)

۱۹۰۱ء ''قَالُوْٓا اِنَّ التَّفْسِیْرَ لَیْسَ بِشَیْءٍ۔''[3]

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳ مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۸)

۱۵؍جنوری ۱۹۰۱ء (الف) ''فرمایا۔ آج رات کو الہام ہوا۔

مَنَعَہٗ مَانِعٌ مِّنَ السَّمَآءِ۔

یعنی اِس تفسیر نویسی میں کوئی تیرا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ خدا نے مخالفین سے سلبِ طاقت اور سلبِ علم کر لیا ہے۔

اگرچہ ضمیر واحد مذکر غائب ایک شخص یعنی مہر شاہ[4] کی طرف ہے لیکن خدا نے ہمیں سمجھایا ہے کہ اس شخص کے وجود میں تمام مخالفین کا وجود شامل کر کے ایک ہی کا حکم رکھا ہے تا کہ اعلیٰ سے اعلیٰ اور اعظم سے اعظم معجزہ ثابت ہو کہ تمام مخالفین ایک وجود یا کئی جان ایک قالب بن کر اس تفسیر کے مقابلہ میں لکھنا چاہیں تو ہرگز نہ لکھ سکیں گے۔'' (الحکم جلد ۵ نمبر ۳ مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۰)

۱؎ حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا مراد ہیں۔ (شمس)

۲؎ (ترجمہ از ناشر) میری بیوی کو تندرست کردے۔

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) انہوں نے کہا کہ یہ تفسیر کچھ بھی نہیں (یعنی تفسیر اعجاز المسیح)

۴؎ یعنی پیر مہر علی شاہ گولڑوی۔ (شمس)

(ب) ’’اِنِّیْ اُرِیْتُ مُبَشِّرَۃً فِیْ لَیْلَۃِ الثُّلَثَآءِ۔ اِذْ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَہٗ مُعْجِزَۃً لِّلْعُلَمَآءِ۔ وَ دَعَوْتُ اَنْ لَّا یَقْدِرَ عَلٰی مِثْلِہٖ اَحَدٌ مِّنَ الْاُدَبَآءِ۔ وَلَا یُعْطٰی لَھُمْ قُدْرَۃٌ عَلَی الْاِنْشَآءِ۔ فَاُجِیْبَ دُعَآئِیْ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ الْمُبَارَکَۃِ مِنْ حَضْرَۃِ الْکِبْرِیَآءِ۔ وَ بَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ مَنَعَہٗ مَانِعٌ مِّنَ السَّمَآءِ۔ فَفَھِمْتُ اَنَّہٗ یُشِیْرُ اِلٰی اَنَّ الْعِدَا لَا یَقْدِرُوْنَ عَلَیْہِ۔ وَ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَا کَصِفَتَیْہِ۔ وَکَانَتْ ھٰذِہٖ الْبِشَارَۃُ مِنَ اللّٰہِ الْمَنَّانِ فِی الْعَشْرِ الْاٰخِرِ مِنْ رَمَضَانَ[1]۔‘‘

(اعجاز المسیح۔روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۹،۶۸)

(ج) ’’جب بالمقابل تفسیر نویسی میں مخالف مولوی عاجز آ گئے اور مہر علی شاہ گولڑوی نے کئی طرح کی قابل شرم کارروائیاں کیں تو اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو یک طرفہ طور پر تفسیر القرآن کا معجزہ عطا فرمایا اور ستر روز کے عرصہ میں رسالہ اعجاز المسیح لکھا گیا۔ اِس عرصہ میں طرح طرح کی رکاوٹیں پیش آئیں اور بہت سا وقت بیماری میں گزرا......انہیں دنوں میں اس رسالہ کے متعلق یہ الہام ہوا کہ مَنَعَہٗ مَانِعٌ مِّنَ السَّمَآءِ یعنی روک دیا اس کو روکنے والے نے آسمان سے۔سو یہ الہام اس صفائی سے پورا ہوا ہے کہ اب تک میاں مہر علی اُس کا جواب نہیں دے سکا اور نہ اُن کا کوئی حامی جواب دینے پر قادر ہو سکا۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۲)

۱۹۰۱ء ’’کتاب اعجاز المسیح کے بارے میں یہ الہام ہوا تھا کہ

مَنْ قَامَ لِلْجَوَابِ وَ تَنَمَّرَ۔ فَسَوْفَ یَرٰی اَنَّہٗ تَنَدَّمَ وَ تَذَمَّرَ

یعنی[2] جو شخص غصہ سے بھر کر اس کتاب کا جواب لکھنے کے لئے طیّار ہو گا وہ عنقریب دیکھ لے گا کہ وہ نادم ہوا اور حسرت کے ساتھ اُس کا خاتمہ ہوا۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۱، ۵۷۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) منگل کی رات کو مَیں نے ایک مبشر خواب دیکھا تھا جبکہ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی تھی کہ اس کتاب (اعجاز المسیح) کو علماء کے لئے معجزہ بنا دے اور یہ دعا کی تھی کہ کوئی ادیب اس کی مثل نہ لا سکے اور انہیں اس کے انشاء کی توفیق ہی نہ ملے۔ پس میری دعا اسی مبارک رات خدا تعالیٰ کی جناب میں قبول ہو گئی اور میرے خدا نے مجھے بشارت دی اور فرمایا کہ آسمان سے منع کر دیا گیا ہے کہ کوئی شخص اس کتاب کی نظیر لکھے۔ تو مَیں سمجھ گیا کہ اس الہام میں خدا نے اشارہ کیا ہے کہ دشمن اس امر پر قادر نہیں ہوں گے اور اس کی مثل نہیں لا سکیں گے (نہ ہی بلاغت میں اور نہ ہی سورۂ فاتحہ کے حقائق میں) اور یہ بشارت رمضان شریف کے آخری عشرے میں ملی تھی۔

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ’’محمد حسن فیضی ساکن موضع بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم

۱۹۰۱ء[۱] ’’بَلِيَّةٌ مَّالِيَّةٌ۔ یعنی مالی ابتلاء۔‘‘

(البدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۶؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۴)

۲۲؍فروری ۱۹۰۱ء ’’فرمایا۔ رات ایک پھنسی نے جو کئی دن سے نکلی ہوئی ہے اور ساتھ ہی خارش نے تنگ کیا۔ بشریّت کی وجہ سے دھیان آیا کہ کہیں یہ ذیابیطس کا اثر اور نتیجہ نہ ہو۔ اتنے میں خدائے رحیم وقدوس نے وحی کی کہ

اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ دَافِعُ الْاَذٰی[۲]

اور پھر وحی ہوئی۔

اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔‘‘[۳]

(از چٹھی مولانا عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۵ نمبر ۸ مورخہ ۳؍مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

۲۳؍فروری ۱۹۰۱ء حضرت اقدسؑ کو الہام ہوا۔ ’’کَفَیْنَاكَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ۔‘‘[۴]

(الحکم جلد ۵ نمبر ۸ مورخہ ۳؍مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۲)

بقیہ حاشیہ۔ مدرس مدرسہ نعمانیہ واقعہ شاہی مسجد لاہور نے عوام میں شائع کیا کہ مَیں اس کتاب کا جواب لکھتا ہوں اور ایسی لاف مارنے کے بعد جب اس نے جواب کے لئے نوٹ تیار کرنے شروع کئے اور ہماری کتاب کے اندر بعض صداقتوں پر جو ہم نے لکھی تھیں لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ لکھا تو جلد ہلاک ہو گیا دیکھو مجھ پر لعنت بھیج کر ایک ہفتہ کے اندر ہی آپ لعنتی موت کے نیچے آ گیا۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۲)

(ب) ’’پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے جب اس کتاب اعجاز المسیح کا بہت عرصہ کے بعد جواب اُردو میں لکھا تو اِس بات کے ثابت ہو جانے سے کہ یہ اُردو عبارت بھی لفظ بلفظ مولوی محمد حسن بھیں کی کتاب کا سرقہ ہے مہر علی شاہ کی بڑی ذلّت ہوئی اور مذکورہ بالا الہام اُس کے حق میں بھی پورا ہوا۔‘‘ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۲)

۱؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اِس الہام کو ۱۹۰۱ء کے تحت اس لئے رکھا گیا کہ البدر کے مندرجہ بالا پرچے میں یہ الفاظ ہیں۔ ’’یکم فروری کو ایک دو سال کا الہام آپ نے اس کے متعلق سنایا‘‘ اور الحکم ۱۴؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷ میں یہ الفاظ ہیں۔ ’’فرمایا ایک پُرانا الہام بَلِيَّةٌ مَّالِيَّةٌ ہے۔‘‘

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) مَیں رحمٰن ہوں تکلیفوں کو دُور کرنے والا۔

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) میرے حضور میں مُرسل نہیں ڈرتے۔

۴؎ (ترجمہ از مرتّب) ٹھٹھا کرنے والوں کے مقابلہ میں ہم تیرے لئے کافی ہیں۔

اپریل ۱۹۰۱ء ''حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک روز اپنی اور سلسلہ عالیہ کے خاص دوستوں کی زیادتی عمر کے لئے دعا کی تو یہ مبشر الہام ہوا۔

رَبِّ زِدْ فِيْ عُمُرِيْ وَ فِيْ عُمُرِ زَوْجِيْ زِيَادَةً خَارِقَ الْعَادَةِ۔[1]

(الحکم جلد ۵ نمبر ۱۴ مورخہ ۱۷/اپریل ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۳)

۱۸/اپریل ۱۹۰۱ء ''۱۸/اپریل ۱۹۰۱ء کو آپ نے ایک الہام سنایا تھا۔

سال دیگر را کہ مے داند حساب تا کجا رفت آنکہ باما بود یار''[2]

(الحکم جلد ۵ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۷/مئی ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۲)

۱۹۰۱ء ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ بخار آیا تو الہام ہوا۔

'' اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ''

چنانچہ اس کے بعد بہت جلد تندرست ہو گئے۔'' (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۰/جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۹ حاشیہ)

۹/مئی ۱۹۰۱ء ''۹/مئی ۱۹۰۱ء کو آپ نے یہ الہام سنایا۔

''آج سے یہ شرف دکھائیں گے ہم'' (الحکم جلد ۵ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۷/مئی ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۲)

۱۹۰۱ء ''اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک سورۃ بھیج کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدر اور مرتبہ ظاہر کیا ہے اور وہ سورۃ ہے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيْلِ...... اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اَصْحَابُ الْفِيْلِ کے ساتھ کیا کِیا۔ یعنی اُن کا مکر اُلٹا کر اُن پر ہی مارا...... یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی۔ جب کبھی کوئی اصحاب الفیل پیدا ہوگا تب ہی اللہ تعالیٰ اُن کے تباہ کرنے کے لئے اُن کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کے سامان کر دیتا ہے......

اس وقت اَصْحَابُ الْفِيْلِ کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کی حالت میں بہت کمزوریاں ہیں۔ اسلام غریب ہے اور اصحابِ فیل زور میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے......

---

[1] (ترجمہ) اے میرے ربّ! میری عمر میں اور میرے ساتھی کی عمر میں خارق عادت زیادت فرما۔''

(الحکم مورخہ ۱۷/اپریل ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۳)

[2] (ترجمہ از مرتّب) آئندہ سال کا حساب کون جانتا ہے۔ جو دوست گذشتہ سال ہمارے ساتھ تھے وہ اَب کدھر گئے۔

مجھے بھی یہی [1] الہام ہوا ہے جس سے صاف صاف پایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید اپنا کام کر کے رہے گی۔‘‘ (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۶ مورخہ ۱۷؍جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

۱۹۰۱ء ’’اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سُلْطَانُ الْقَلَم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔‘‘

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

جولائی ۱۹۰۱ء ’’تین دن ہوئے مجھے الہام ہوا تھا۔

اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔ [2]

مَیں حیران ہوں یہ الہام مجھے بہت مرتبہ ہوا ہے اور عموماً مقدّمات میں ہوا ہے۔ افواج کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ مقابل میں بھی بڑے بڑے منصوبے کئے گئے ہیں اور ایک جماعت ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا جوش نفسانی نہیں ہوتا ہے اس کے تو انتقام کے ساتھ بھی رحمانیت کا جوش ہوتا ہے۔ پس جب وہ افواج کے ساتھ آتا ہے تو اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ مقابل میں بھی فوجیں ہیں جب تک مقابل کی طرف سے جوشِ انتقام کی حد نہ ہو جاوے خدا تعالیٰ کی انتقامی قوت جوش میں نہیں آتی۔‘‘ (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۶ مورخہ ۱۷؍جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

۱۱؍اگست ۱۹۰۱ء ’’الہام الٰہی۔ ’’اَیَّامُ [3] غَضَبِ اللّٰهِ غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِیْدًا۔ اِنَّهٗ یُنْجِیْ اَهْلَ السَّعَادَةِ۔ اِنِّیْ اُنْجِی الصَّادِقِیْنَ۔‘‘ [4] (تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بر رجسٹر محاورات العرب)

---

[1] (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) اس الہام کی تاریخ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے ۲۲؍اگست ۱۸۹۷ء لکھی ہے۔ دیکھیے ذکرِ حبیبؑ صفحہ ۲۲۱۔ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں فوجیں لے کر تیرے پاس اچانک آؤں گا۔

(نوٹ از ایڈیٹر الحکم) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۵؍جولائی ۱۹۰۱ء کو گورداسپور اُس مقدّمہ میں جو میرزا نظام الدین وغیرہ پر مسجد مبارک کا راستہ بند کرنے کی وجہ سے کیا گیا تھا۔ فریق ثانی کی درخواست پر بغرض ادائے شہادت گئے ہوئے تھے۔ وہاں پر آپ نے یہ الہام بیان فرمایا۔ (الحکم مورخہ ۱۷؍جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

[3] (ترجمہ از مرتّب) غضبِ الٰہی کے ایام۔ میں سخت غضب ناک ہوا۔ وہ سعید لوگوں کو بچا لے گا۔ میں راست بازوں کو نجات دوں گا۔

[4] الحکم میں یوں مذکور ہے۔ ’’غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِیْدًا‘‘ فرمایا۔ جب یہ وحی ہوئی تو مَیں غضبِ الٰہی سے ڈر گیا اور مَیں نے دُعا کی۔ تب یہ وحی ہوئی۔

۱۵/اگست ۱۹۰۱ء ''۱۵/اگست ۱۹۰۱ء کی صبح کو ایک الہام ہوا۔

وَاِنِّیْ اَرٰی بَعْضَ الْمَصَآئِبِ تَنْزِلُ۔''[1]

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴/اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۴)

۲۱/اگست ۱۹۰۱ء ''الہام۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔''

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بر رجسٹر محاورات العرب)

(ترجمہ) ''ہم نے تجھ کو معارفِ کثیرہ عطا فرمائے ہیں سو اُس کے شکر میں نماز پڑھ اور قربانی دے۔''

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ ۶۱۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۲۶/اگست ۱۹۰۱ء فرمایا۔ ''تقویٰ کے مضمون پر ہم کچھ شعر لکھ رہے تھے۔ اس میں ایک مصرع الہامی درج ہوا۔ وہ شعر یہ ہے

ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اِتّقا ہے　　اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس میں دوسرا مصرعہ الہامی ہے۔''

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۲ مورخہ ۳۱/اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۳)

۱۹۰۱ء ''۲۶ یا ۲۷/اگست یا اس کے قریب ایک دن حضرت نے فرمایا ''ہم نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے قے کی ہے اور اس پر کپڑا دے کر اُسے چھپاتا ہے۔''

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰/ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

۲۸/اگست ۱۹۰۱ء ''۲۸/اگست ۱۹۰۱ء کی صبح کو حضرت نے فرمایا کہ ''ہمارے مخالف دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک تو مسلمان ملّا مولوی وغیرہ۔ دوسرے عیسائی انگریز وغیرہ۔ دونوں اس مخالفت میں اور اِسلام پر ناجائز حملے کرنے میں زیادتی کرتے ہیں۔ آج ہمیں ان دونوں قوموں کے متعلق ایک نظارہ دکھایا گیا اور الہام کی

بقیہ حاشیہ۔ ۱۔ ''غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِیْدًا۔ پھر دعا کی تو یہ وحی نازل ہوئی۔ اِنَّہٗ یُنْجِی اَھْلَ السَّعَادَۃِ۔

۲۔ اس کے بعد یہ وحی ہوئی۔ اِنِّیْ اُنْجِی الصَّادِقِیْنَ۔''　　(الحکم مورخہ ۱۷/اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۴)

[1] (ترجمہ از مرتّب) اور مَیں دیکھتا ہوں کہ بعض مصائب نازل ہو رہے ہیں۔

صورت پیدا ہوئی مگر اچھی طرح یاد نہیں رہا۔ انگریزوں وغیرہ کے متعلق اس طرح سے تھا کہ ان میں بہت لوگ ہیں جو سچائی کی قدر کریں گے اور ملّا مولویوں وغیرہ کے متعلق یہ تھا کہ ان میں سے اکثر کی قوت مسلوب ہوگئی ہے۔‘‘

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

۲؍ستمبر ۱۹۰۱ء ’’فرمایا۔ آج ہم نے رؤیا میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا دربار ہے اور ایک مجمع ہے اور اس میں تلواروں کا ذکر ہو رہا ہے۔ تو مَیں نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا کہ

سب سے بہتر اور تیز تر وہ تلوار ہے جو تیری تلوار میرے پاس ہے

اس کے بعد ہماری آنکھ کُھل گئی اور پھر ہم نہیں سوئے کیونکہ لکھا ہے کہ جب مبشر خواب دیکھو تو اُس کے بعد جہاں تک ہو سکے نہیں سونا چاہیے اور تلوار سے مراد یہی حربہ ہے جو کہ ہم اس وقت اپنے مخالفوں پر چلا رہے ہیں جو آسمانی حربہ ہے۔‘‘

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

۳۰؍ستمبر ۱۹۰۱ء ’’۳۰؍ستمبر ۱۹۰۱ء کی رات کو حضرت اُمّ المومنین علیہا السلام نے ۱۲ بجے کے قریب ایک رؤیا دیکھی اور آپ نے حضرت اقدس کو اُسی وقت اس رؤیا سے اطلاع دی اور وہ یوں ہے۔

عیسیٰ کا مسئلہ حل ہو گیا۔ خدا کہتا ہے مَیں جب عیسیٰ کو اُتارتا ہوں تو پوڑی کھینچ لیتا ہوں۔

اس کے معنے حضرت اُمّ المؤمنین کے دل میں یہ ڈالے گئے کہ عیسیٰ کی حیات و ممات میں انسان کا دخل نہیں۔

یہ تو رؤیا کا مضمون ہے۔ حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اِس پر مَیں نے توجہ کی تو یہ القا ہوا کہ

حقیقت میں ہزار سالہ موت کے بعد جو اَب اِحیا ہوا ہے اس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہے۔

جیسے خدا نے مسیح کو بن باپ پیدا کیا تھا یہاں مسیح موعود کو بلا واسطہ کسی اُستاد یا مُرشد روحانی زندگی عطا فرمائی۔ اُستاد بھی حقیقت میں باپ ہی ہوتا ہے بلکہ حقیقی باپ استاد ہی ہوتا ہے۔ افلاطون کہتا ہے کہ باپ تو روح کو زمین پر لاتا ہے اور اُستاد زمین سے آسمان پر پہنچاتا ہے۔ غرض تو جیسے مسیح بن باپ پیدا ہوا اور اُس کی اس حیات میں کسی انسان کا دخل نہ تھا ویسے ہی یہاں بدوں کسی اُستاد یا مُرشد کے خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور فیض

سے روحانی زندگی عطا کی۔

پھر مَیں نے موت کے متعلق جب توجہ کی تو ذرا سی غنودگی کے بعد الہام ہوا۔

فری میسن[1] مسلّط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں۔

فری میسن کے متعلق میرے دل میں گزرا کہ جن کے ارادے مخفی ہوں۔

پوڑی کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ ارواح کا نزول آسمان سے ہی ہوتا ہے اور صعود بھی آسمان ہی پر ہوتا ہے۔

غرض یہ کیسی لطیف بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس میں عظیم الشان بشارت اور پیشگوئی رکھ دی ہے۔ لوگ ہمارے قتل کے ارادے کریں گے مگر خدا تعالیٰ اُن کو ہم پر مسلّط نہیں کرے گا۔''

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۷)

۱۹۰۱ء فرمایا۔ ''مَیں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے۔ مَیں نے ایک شخص کو دیا کہ اسے پڑھو تو اس نے کہا اس پر اواہن لکھا ہوا ہے۔ مجھے اس سے کراہت آئی۔ مَیں نے اُسے کہا کہ تو مجھے دکھا۔ جب مَیں نے پھر ہاتھ میں لے کر دیکھا تو اس پر لکھا ہوا تھا۔

اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔''[2]

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

۱۹۰۱ء ''ایک دفعہ مَیں نے عالمِ کشف میں دیکھا کہ مبارک احمد جو پسر چہارم میرا ہے چٹائی کے پاس گر پڑا ہے اور سخت چوٹ آئی ہے اور کُرتہ خون سے بھر گیا ہے۔

خدا کی قدرت کہ ابھی اس کشف پر شاید تین منٹ سے زیادہ نہیں گزرے ہوں گے کہ مَیں دالان سے باہر آیا اور مبارک احمد کہ شاید اس وقت سوا دو سال کا ہوگا چٹائی کے پاس کھڑا تھا۔ بچوں کی طرح کوئی حرکت کر کے پَیر پھسل گیا اور زمین پر جا پڑا اور کپڑے خون سے بھر گئے اور جس طرح عالمِ کشف میں دیکھا تھا اُسی طرح ظہور میں آ گیا۔''

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۷، ۵۹۸)

---

[1] FREEMASON

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے ارادہ کیا کہ خلیفہ بناؤں۔ پس مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔

۲۱؍اکتوبر۱۹۰۱ء ’’قاضی یوسف علی صاحب نعمانی سررشتہ دار ایگزیکٹو کمیٹی انتظامی کونسل سنگرور ریاست جیند پانچ مہینے سے سخت بیمار تھے۔ بیماری کی حالت میں سنگرور سے بمشکل دارالامان حضرت امام کے قدموں میں حاضر ہوئے چونکہ ان کی اپنی زندگی کا بالکل بھروسہ نہیں رہا تھا اور زیست سے قطع امید کر کے اس نیت سے کہ امام کے قدموں میں جان نکلے آپڑے یہاں بھی علاج ہوتا رہا اور کوئی فائدہ کی صورت نظر نہ آئی ایک روز وہ سخت بیمار ہوئے یعنی ۲۱؍اکتوبر ۱۹۰۱ء کو ظہر کے وقت سے اُن کی حالت متغیر ہوگئی رانوں تک پیر اور مونڈھوں تک ہاتھ ٹھنڈے یخ ہوگئے بہت کچھ تدبیریں کیں کوئی کارگر نہ ہوئی عشاء کا وقت آ گیا اور حالت خراب ہوتی گئی۔ رات کے گیارہ بجے وہ حالت پیدا ہوئی جو مایوسی کی حالت تھی اور نصف بدن بے جان ہوگیا اور قریب تھا کہ رُوح پرواز کر جائے۔ نبض ایسی کمزور ہوئی کہ گویا ایک کیڑی کی چال سے بھی کم تھی قاضی صاحب نے اپنا آخری وقت قطعی جان لیا اور یقین ہوگیا کہ اب زیست کا پیالہ لبریز ہوگیا کلمہ شہادت پڑھا اور اپنے امام کی تصدیق کی تجدید کی اور اپنے آپ کو خدا کی طرف لگایا۔ یہ آخری حالت دیکھ کر صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی گھبرائے اور حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت امام علیہ السلام کو جگا کر یہ ماجرا عرض کیا کہ اب قاضی صاحب کا آخری وقت ہے۔ حضرت اقدس نے تین دوائیں اپنے پاس سے اُسی وقت طیّار کر کے صاحبزادہ صاحب کو عنایت کیں اور خود دعا کی۔ کچھ منٹ ہی گزرے ہوں گے جو حضرت کو دو رؤیا مبشر اور ایک الہام ہوا۔ وہ الہام یہ ہے۔

هٰذَا عِلَاجُ الْوَقْتِ وَالنِّرْبِسِیْ

اس کے معنے یہ ہوئے کہ یہ جو علاج آپ نے کِیا یہ ایسے ہی آڑے وقت کا علاج ہے اور نِرْبِسِیْ جو زہروں کو دُور کرنے والی ہے، اس کا استعمال کرو۔ سو حضرت اقدس صبح کے وقت نِرْبِسِیْ اپنے ساتھ لائے اور اس کے استعمال کا حکم دیا۔ یہ یقینی بات ہے کہ اِدھر حضرت اقدس نے دُعا کی اور اُدھر الہام اور رؤیا ہوا اور اُسی وقت جو ایک منٹ کا فاصلہ بھی بیچ میں نہیں بتا سکتے قاضی صاحب میں رُوح داخل ہوگئی اور آناً فاناً میں تندرست ہوگئے۔‘‘

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۵،۱۶)

۱۶؍نومبر ۱۹۰۱ء ’’فرمایا۔آج ایک مُنذِر الہام ہوا ہے اور اس کے ساتھ ایک خوفناک رؤیا بھی ہے۔ وہ الہام یہ ہے۔ **مَحْمُوْمٌ**[1] پھر **نَظَرْتُ اِلَی الْمَحْمُوْمِ**[2]

پھر دیکھا کہ بکرے کی ران کا ٹکڑا چھت سے لٹکایا ہوا ہے۔‘‘ (الحکم جلد ۵ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۴)

۱۷؍نومبر ۱۹۰۱ء ’’رات میں نے ایک رؤیا دیکھی ہے یعنی ۱۷؍نومبر کی رات کو جس کی صبح کو ۱۸؍نومبر تھی اور وہ رؤیا یہ ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ ایک سپاہی وارنٹ لے کر آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر ایک رسّی سی لپیٹی ہے تو مَیں اُسے کہہ رہا ہوں کہ یہ کیا ہے مجھے تو اس سے ایک لذّت اور سُرور آرہا ہے۔ وہ لذت ایسی ہے کہ مَیں اسے بیان نہیں کرسکتا۔ پھر اسی اثنا میں میرے ہاتھ میں معاً ایک پروانہ دیا گیا ہے۔ کسی نے کہا کہ یہ اعلیٰ عدالت سے آیا ہے۔ وہ پروانہ بہت ہی خوشخط لکھا ہوا تھا اور میرے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کا لکھا ہوا تھا۔ مَیں نے اس پروانہ کو جب پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا۔

عدالتِ عالیہ نے اسے بَری کیا ہے۔

فرمایا۔اس سے پہلے کئی دن ہوئے یہ الہام ہوا تھا۔

رَشَنَ الْخَبَرُ[3]

رَشَن ناخواندہ مہمان کو کہتے ہیں۔‘‘ (الحکم جلد ۵ نمبر ۴۴ مورخہ ۳۰؍نومبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

۱۹۰۱ء ’’مبارکہ[4] کے متعلق ایک الہام سنایا۔

نواب مبارکہ بیگم۔‘‘

(الحکم جلد ۵ نمبر ۴۴ مورخہ ۳۰؍نومبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

۱۹۰۱ء ’’ہوا اِک خواب میں مجھ پر یہ اظہر ۔۔۔ کہ اِس[5] کو بھی ملے گا بخت برتر

لقب عزت کا پاوے وہ مقرّر ۔۔۔ یہی روزِ اَزل سے ہے مقدّر‘‘

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) یعنی ایک تپ والا۔ [2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے اس تپ والے کی طرف دیکھا۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) یعنی اچانک خبر آگئی۔ [4] حضرت اقدسؑ کی صاحبزادی (مرزا بشیر احمد)

[5] حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ۔ (مرزا بشیر احمد)

''نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا	مصیبت کا، الم کا، بے بسی کا
یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا	جب آوے وقت میری واپسی کا
بشارت تُو نے پہلے سے سنا دی	فَسُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَخْزَی الْاَعَادِیْ''[1]
''خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد	بشارت تُو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد	بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تُو نے یہ مجھ کو بارہا دی!	فَسُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَخْزَی الْاَعَادِیْ''
''بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا	جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اُس ماہ سے اندھیرا	دکھاؤں گا کہ اِک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی	فَسُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَخْزَی الْاَعَادِیْ''
''کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت	کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مَولا نے بتادی	فَسُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَخْزَی الْاَعَادِیْ''

(مجموعہ آمین۔ بشیر احمد۔ شریف احمد۔ مبارکہ کی آمین۔ مطبوعہ ۷ ۲ر نومبر ۱۹۰۱ء)

۱۹۰۱ء ''ایک دفعہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مبارک احمد میرا چوتھا لڑکا فوت ہوگیا ہے۔ اس سے چند دنوں کے بعد مُبارک احمد کو سخت تپ ہوا اور آٹھ دفعہ غش ہو کر آخری غش میں ایسا معلوم ہوا کہ جان نکل گئی ہے۔ آخر دعا شروع کی اور ابھی مَیں دعا میں تھا کہ سب نے کہا کہ مبارک احمد فوت ہوگیا ہے۔ تب مَیں نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو نہ دَم تھا نہ نبض تھی۔ آنکھیں میّت کی طرح پتھرا گئیں تھیں لیکن دعا نے ایک خارق عادت اثر دکھلایا اور میرے ہاتھ رکھنے سے ہی جان محسوس ہونے لگی یہاں تک کہ لڑکا زندہ ہوگیا اور زندگی کے علامات پیدا ہوگئے۔ تب مَیں نے بلند آواز سے حاضرین کو کہا کہ اگر عیسیٰ بن مریم نے کوئی مُردہ زندہ کیا ہے تو اس سے زیادہ ہرگز نہیں یعنی اِسی طرح کا مُردہ زندہ ہوا ہوگا نہ کہ وہ جس کی جان آسمان پر پہنچ چکی ہو اور ملک الموت نے اس کی رُوح کو قرارگاہ تک پہنچا دیا ہو۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۸)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) پاک ہے وہ ذات جس نے دشمنوں کو ذلیل وخوار کیا۔

۱۹۰۱ء ''ایک دفعہ مجھے الہام ہوا۔

''رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی۔ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ مِّنَ السَّمَآءِ''

اے میرے ربّ! مجھے دکھا کہ تُو مُردہ کیوں کر زندہ کرتا ہے اور آسمان سے اپنی بخشش اور رحمت نازل فرما۔

اِس الہام میں یہ خبر دی گئی کہ کبھی ایسا موقع آنے والا ہے کہ ہمیں یہ دُعا کرنی پڑے گی اور وہ قبول ہوگی چنانچہ ایسا ہوا کہ ایک دفعہ ہمارا لڑکا مبارک احمد ایسا سخت بیمار ہوا کہ سب نے کہا وہ مر گیا ہے ہم اُٹھے اور دُعا کرتے ہوئے لڑکے پر ہاتھ پھیرتے تھے تو لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا تھا۔ علاوہ ازیں یہ الہام اس طرح سے بھی پُورا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اب تک ہمارے ہاتھ سے ہزار ہا رُوحانی مُردہ زندہ کئے ہیں اور کر رہا ہے۔''

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۳، ۶۱۴)

۹؍جنوری ۱۹۰۲ء ''ابتدائے جنوری ۱۹۰۲ء کو ایک عرب صاحب آئے ہوئے تھے بعض لوگ اُن کے متعلق مختلف رائیں رکھتے تھے۔ حضرت اقدس امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۹؍جنوری کی شب کو اس کے متعلق الہام ہوا۔

قَدْ جَرَتْ عَادَةُ اللّٰهِ اَنَّهٗ لَا يَنْفَعُ الْاَمْوَاتَ اِلَّا الدُّعَآءُ۔[۱]

اس وقت رات کے تین بجے ہوں گے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ اس وقت پر مَیں نے دعا کی تو یہ الہام ہوا۔

فَكَلِّمْهُ مِنْ كُلِّ بَابٍ وَّلَنْ يَّنْفَعَهٗ اِلَّا هٰذَا الدَّوَآءُ (اَیِ الدُّعَآءُ)[۲]

اور پھر ایک اَور الہام اسی عرب کے متعلق ہوا کہ

فَيَتَّبِعُ الْقُرْاٰنَ۔ اِنَّ الْقُرْاٰنَ كِتَابُ اللّٰهِ كِتَابُ الصَّادِقِ۔''[۳]

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۲ مورخہ ۳۱؍مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ کی عادت اس طرح پر جاری ہے کہ مُردوں کو دعا کے سوا اَور کوئی چیز نفع نہیں دیتی۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) پس اس سے ہر رنگ میں گفتگو کر مگر اس دوا (یعنی دعا) کے سوا کوئی چیز اس پر اثر نہیں کرے گی۔

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) اس کے نتیجہ میں وہ قرآن کی اتباع اختیار کرلے گا۔ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے وہ سچے کی کتاب ہے۔

نوٹ ۔ چنانچہ ۹؍جنوری ۱۹۰۲ء کی صبح کو جب آپ سیر کو نکلے تو حضرت اقدسؑ نے عربی زبان میں ایک تقریر فرمائی......جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ عرب صاحب جو پہلے بڑے جوش سے بولتے تھے بالکل صاف ہو گئے اور اُنہوں نے

قریباً فروری ۱۹۰۲ء ''ایک رات کو مجھے اِس طرح الہام ہوا کہ جیسے اخبار عَنِ الغائب ہوتا ہے اور وہ یہ الفاظ تھے۔ **اِنِّیْ اَفِرُّ مَعَ اَھْلِیْ اِلَیْکَ**[1]

یہ الہام سب دوستوں کو سنایا گیا چنانچہ اُسی دن خلیفہ نورالدین[2] صاحب کا جمّوں سے خط آیا کہ اس شہر میں طاعون کا زور پڑ گیا ہے اور مَیں آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ اپنے سب بال بچے کو ساتھ لے کر قادیان چلا آؤں۔''

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۹)

۲۹؍مارچ ۱۹۰۲ء ''۱ **لَوْ لَا الْاِکْرَامُ لَھَلَکَ الْمُقَامُ**۔ ۲ **یَاْتِیْ عَلٰی جَھَنَّمَ زَمَانٌ لَّیْسَ فِیْھَا اَحَدٌ**۔''[3]

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۲ مورخہ ۳۱؍مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۵)

ترجمہ۔ ۱ اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا اور تیرا اکرام مدنظر نہ ہوتا تو میں اس گاؤں کو ہلاک کر دیتا۔ ۲ طاعون پر ایک ایسا وقت بھی آنے والا ہے کہ کوئی بھی اس میں گرفتار نہیں ہوگا یعنی انجام کار خیر و عافیت ہے۔

(دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷ و ۲۲۸)

۱۹۰۲ء ''خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

یَاْتِیْ عَلٰی جَھَنَّمَ زَمَانٌ لَّیْسَ فِیْھَا اَحَدٌ

یعنی اس جہنّم پر جو طاعون اور زلزلوں کا جہنّم ہے ایک دن ایسا زمانہ آئے گا کہ اِس جہنّم میں کوئی فردِ بشر بھی نہیں ہوگا۔ یعنی اِس ملک میں۔ اور جیسا کہ نوحؑ کے وقت میں ہوا کہ ایک خلقِ کثیر کی موت کے بعد امن کا

بقیہ حاشیہ۔ صدقِ دل سے بیعت کی اور ایک اشتہار بھی شائع کیا اور بڑے جوش کے ساتھ اپنے ملک کی طرف بغرض تبلیغ چلے گئے۔''
(الحکم مورخہ ۳۱؍مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں اپنے اہل کے ساتھ تیری طرف دوڑ کر آ رہا ہوں۔

[2] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) اِس سے مراد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نہیں ہیں بلکہ خلیفہ نورالدینؓ صاحب ساکن جموں ہیں جو پہلے تاجر کتب تھے۔

[3] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) ڈائری حضرت نواب محمد علی خانؓ صاحب میں اس الہام کی تاریخ ۲۹؍مارچ لکھی ہے۔ دیکھیے اصحابِ احمد جلد ۲ صفحہ ۵۷۲ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے۔ قادیان۔

زمانہ بخشا گیا ایسا ہی اس جگہ بھی ہوگا۔

اور پھر اِس الہام کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ثُمَّ یُغَاثُ النَّاسُ وَ یَعْصِرُوْنَ۔[1]

یعنی پھر لوگوں کی دعائیں سنی جائیں گی اور وقت پر بارشیں ہوں گی۔ اور باغ اور کھیت بہت پھل دیں گے اور خوشی کا زمانہ آجائے گا اور غیر معمولی آفتیں دُور ہوجائیں گی۔'' (تجلّیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۹)

۶/اپریل ۱۹۰۲ء

۶/اپریل ۱۹۰۲ء کی صبح کو فرمایا۔

''رات مَیں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی بیمار کتّا ہے۔ مَیں اُسے دوا دینے لگا ہوں تو میری زبان پر جاری ہوا۔

اِس کتے کا آخری دَم ہے۔''

(الحکم جلد ۱۴ نمبر ۱۹ مورخہ ۲۸/مئی ۱۹۱۰ء صفحہ ۵)

۱۰/اپریل ۱۹۰۲ء

''آج پہلے وقت ہی یہ الہام ہوا۔

دِلَم مے بِلرزَد چو یاد آورم مناجاتِ شوریدہ اندر حَرَم[2]

شوریدہ سے مُراد دعا کرنے والا ہے اور حَرَم سے مراد جس پر خدا نے تباہی کو حرام کر دیا ہو۔ اور دلم مے بلرزد خدا کی طرف (سے) ہے یعنی یہ دعائیں قوی اثر ہیں۔ مَیں انہیں جلدی قبول کرتا ہوں۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا نشان ہے۔ دلم مے بلرزد، بظاہر ایک غیر محل سا محاورہ ہوسکتا ہے مگر یہ اسی کے مشابہ ہے جو بخاری میں ہے کہ مومن کی جان نکالنے میں مجھے تردّد ہوتا ہے۔

---

[1] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۶/فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۸ میں یہ الہام یوں درج ہے۔ ''یُغَاثُ النَّاسُ وَ یَعْصِرُوْنَ۔''

[2] (ترجمہ از مرتّب) جب مجھے پریشان حال شخص کا حرم میں علیٰحدگی کی حالت میں دُعا کرنا یاد آتا ہے تو میرا دل کانپ جاتا ہے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اِس الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس مناجات کی طرف اشارہ ہے جو حضور کی طرف سے بوساطت پیر صاحب منشی احمد جان صاحب ۱۳۰۳ھ میں بیت اللہ کے اندر بآوازِ بلند دعا کی گئی اور جماعت آمین کہتی گئی۔ چنانچہ پیر صاحب جب حج کے لئے تشریف لے جانے لگے تو

توریت میں جو پچھتانا وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں دراصل وہ اسی قسم کے محاورہ ہیں جو اس سلسلہ کی ناواقفی کی وجہ سے لوگوں نے نہیں سمجھے۔ اِس الہام میں خدا تعالیٰ کی اعلیٰ درجہ کی محبّت اور رحمت کا اظہار ہے اور حَرم کے لفظ میں گویا حفاظت کی طرف اشارہ ہے۔'' (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

۱۹۰۲ء ''حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ رَأَیْتُ رَبِّیْ عَلٰی صُوْرَۃِ اَبِیْ۔ یعنی میں نے اپنے ربّ کو اپنے باپ کی شکل پر دیکھا۔ مَیں نے بھی اپنے والد صاحب کی شکل پر اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ اُن کی شکل بڑی بارُعب تھی۔ انہوں نے ریاست کا زمانہ دیکھا ہوا تھا اس لئے بڑے بلند ہمت اور عالی حوصلہ

بقیہ حاشیہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں خط لکھا کہ

''اِس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ میسر ہو تو اس مقامِ محمود مبارک میں اس اَحقر عباد اللہ کی طرف سے انہیں لفظوں سے مسکنت اور غربت کے ہاتھ بحضور دل اُٹھا کر گذارش کریں کہ ''اے ارحم الراحمین! ایک تیرا بندہ عاجز و ناکارہ پُرخطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین! تُو مجھ سے راضی ہو اور میرے خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تُو غفور اور رحیم ہے اور مجھ سے وہ کرا جس سے تُو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دُوری ڈال۔ اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبّت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبّت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل محبّین میں اُٹھا۔ اے ارحم الراحمین! جس کام کی اشاعت کے لئے تُو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تُو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک...... اور عاجز کے ہاتھ سے حجّت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر اور اس عاجز اور...... اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کے...... حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں اُن کا متکفّل ...... اور سب کو اپنے دارالرضا میں پہنچا اور اپنے...... اور اُس کے آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین یا رب العالمین۔''

یہ دُعا ہے جس کے لئے آپ پر فرض ہے کہ ان ہی الفاظ سے بلا تبدّل و تغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اِس عاجز کی طرف سے کریں۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد ۱۳۰۳ھ

(نوٹ) اس خط کے بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے کچھ حصہ اُڑ گیا ہے جہاں نقطے دے دیئے ہیں۔

(الحکم مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۳۴ء صفحہ ۴)

تھے۔غرض مَیں نے دیکھا کہ وہ ایک عظیم الشان تخت پر بیٹھے ہیں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ خدا تعالیٰ ہے۔ اس میں سِرّ یہ ہوتا ہے کہ باپ چونکہ شفقت اور رحمت میں بہت بڑا ہوتا ہے اور قُرب اور تعلّق شدید رکھتا ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ کا باپ کی شکل میں نظر آنا اس کی عنایت، تعلّق اور شدّتِ محبّت کو ظاہر کرتا ہے۔اس لئے قرآن شریف میں بھی آیا ہے کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ[1] اور میرے الہامات میں یہ بھی ہے اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِیْ[2] یہ قرآن شریف کی اسی آیت کے مفہوم اور مصداق پر ہے۔'' (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

۱۰؍اپریل ۱۹۰۲ء

''۱۰؍اپریل کو الہام ہوا۔

افسوس صد افسوس'' (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

۱۱؍اپریل ۱۹۰۲ء

''۱۱؍اپریل کو الہام ہوا۔

رہگرائے عالَمِ جاودانی شُد۔''[3]

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

۱۹۰۲ء

''حضرت اقدسؑ ایک روز فرماتے تھے۔ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پَرے تک بازار نکل گئے اُونچی اُونچی دومنزلی چومنزلی یا اس سے بھی زیادہ اُونچے اُونچے چبوتروں والی دکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ، بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے، بیٹھے ہیں اور اُن کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں، روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اور قسما قسم کی دوکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکّے، بگھیاں، ٹمٹم، فٹن، پالکیاں، گھوڑے، شِکرمیں، پیدل اِس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھِڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔''

(از مضمون پیر سراج الحق صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲، ۱۳)

۱؎ (ترجمہ از ناشر) جس طرح تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو۔ (البقرۃ:۲۰۱)

۲؎ (ترجمہ) تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد۔ (دافع البلاء۔روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۸)

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) اس نے عالَمِ بقا کی راہ اختیار کر لی۔

۱۹۰۲ء ۱۔ ’’ دو دفعہ ہم نے رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے آگے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اَوتار ہیں اور کرشن ہیں اور ہمارے آگے نذریں دیتے ہیں۔

۲۔ اور ایک دفعہ الہام ہوا۔

ہے کرشن رُودّر گوپال تیری مہما ہو۔ تیری استتی گیتا میں موجود ہے۔[۱]

۳۔ اَنْتَ مَعِیْ وَاِنِّیْ مَعَکَ[۲]۔ اِنِّیْ بَایَعْتُکَ بَایَعَنِیْ رَبِّیْ ۔‘‘[۳]

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

۱۸؍اپریل ۱۹۰۲ء ’’فرمایا کہ آج رات کو یہ الہام ہوا۔

’’اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ ۔ وَمَنْ یَّلُوْمُہٗ اَلُوْمُ ۔ اُفْطِرُ وَاَصُوْمُ ۔‘‘[۴]

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

---

[۱] (ترجمہ از ناشر) سؤروں کو مارنے والے اور گائیوں کی حفاظت کرنے والے کرشن تو قابل تعریف ہے۔ تیری ثناء گیتا میں لکھی ہے۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔

[۳] (ترجمہ) مَیں نے تجھ سے ایک خرید وفروخت کی ہے یعنی ایک چیز میری تھی جس کا تو مالک بنایا گیا اور ایک چیز تیری تھی جس کا میں مالک بن گیا۔ تُو بھی اِس خرید وفروخت کا اقرار کر اور کہہ دے کہ خدا نے مجھ سے خرید و فروخت کی۔

(دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۸)

[۴] (ترجمہ) مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوؤں گا اس کی مدد کروں گا اور جو اُس کو ملامت کرے گا اُس کو ملامت کروں گا۔ روزہ افطار کروں گا اور روزہ رکھوں گا یعنی کبھی طاعون بند ہو جائے گی اور کبھی زور کرے گی۔

(الحکم مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۶، ۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’ظاہر ہے کہ خدا روزہ رکھنے اور افطار سے پاک ہے اور یہ الفاظ اپنے اصلی معنوں کی رُو سے اُس کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔ پس یہ صرف ایک استعارہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی مَیں اپنا قہر نازل کروں گا اور کبھی کچھ مہلت دُوں گا...... اِس قسم کے استعارات خدا کی کتابوں میں بہت ہیں جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کو خدا کہے گا کہ مَیں بیمار تھا، مَیں بھوکا تھا، مَیں ننگا تھا۔ الخ‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷ حاشیہ)

۱۹۰۲ء ”جو باتیں آج سے چار برس پہلے کہی گئی تھیں وہ پوری ہوگئیں......اور پھر اس کے بعد ان دنوں میں بھی خدا نے مجھے خبر دی چنانچہ وہ عزّوجلّ فرماتا ہے۔

۱ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ۔ ۲ اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَةَ۔ ۳ لَوْلَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمُقَامُ۔ ۴ اِنِّيْٓ اَنَا الرَّحْمٰنُ دَافِعُ الْاَذٰى۔ ۵ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ ۶ اِنِّيْ حَفِيْظٌ۔ ۷ اِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ ۸ وَ اَلُوْمُ مَنْ يَّلُوْمُ۔ ۹ اُفْطِرُ وَ اَصُوْمُ۔ ۱۰ غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِيْدًا۔[۱] ۱۱ اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔ ۱۲ اِنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔ ۱۳ اِنِّيْ اُجَهِّزُ الْجَيْشَ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جَاثِمِيْنَ۔ ۱۴ سَنُرِيْهِمْ اٰيَاتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ۔ ۱۵ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ مُّبِيْنٌ۔ ۱۶ اِنِّيْ بَايَعْتُكَ بَايَعَنِيْ رَبِّيْ۔ ۱۷ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِيْ۔[۲] ۱۸ اَنْتَ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْكَ۔ ۱۹ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ ۲۰ اَلْفَوْقُ مَعَكَ وَالتَّحْتُ مَعَ اَعْدَآئِكَ۔ ۲۱ فَاصْبِرْ حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ۔

۱؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔”اللہ تعالیٰ نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے کہ غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِيْدًا۔“
(بدر مورخہ ۴؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔”مَیں قسم حضرت احدیّت جلّ شانہٗ کی کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہوگئے ہیں کہ خدائے تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہا اور وہ جو اُس کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے اُس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گزر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے کہ مَیں اُن سے جنگ کروں گا۔(جنگ سے مراد انسانی جنگ نہیں ہے بلکہ فرشتوں کا جنگ اور قضا و قدر کا جنگ) اور میرے وہ حملے اُن پر ہوں گے جو اُن کے خیال و گمان میں نہیں کیونکہ انہوں نے جھوٹ سے اس قدر دوستی کی کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا فرماتا ہے کہ مَیں نے اب ارادہ کیا ہے کہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں اور سچائی کی حمایت میں کئی نشان ظاہر کروں۔“ (اشتہار ۵؍اپریل ۱۹۰۵ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۴۷، ۳۴۸ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۲؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔”یاد رہے کہ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ مَیں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں لیکن یہ فقرہ اس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہاتھ قرار دیا اور فرمایا

۲۲ يَأۡتِيۡ عَلٰى جَهَنَّمَ زَمَانٌ لَّيۡسَ فِيۡهَا اَحَدٌ۔

ترجمہ۔ ۱ خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تُو ان میں رہتا ہے۔ ۲ وہ اس گاؤں کو طاعون کی دست بُرد اور اس کی تباہی سے بچالے گا۔ ۳ اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا اور تیرا اکرام مدِّنظر نہ ہوتا تو مَیں اس گاؤں کو ہلاک کر دیتا۔ ۴ مَیں رحمان ہوں جو دُکھ کو دُور کرنے والا ہے۔ ۵ میرے رسولوں کو میرے پاس کچھ خوف اور غم نہیں۔ ۶ مَیں نِگہ رکھنے والا ہوں۔ ۷ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا ۸ اور اس کو ملامت کروں گا جو میرے رسول کو ملامت کرتا ہے۔ ۹ مَیں اپنے وقتوں کو تقسیم کر دُوں گا کہ کچھ حصّہ برس کا تو مَیں افطار کروں گا یعنی طاعون سے لوگوں کو ہلاک کروں گا اور کچھ حصّہ برس کا مَیں روزہ رکھوں گا یعنی امن رہے گا اور طاعون کم ہو جائے گی یا بالکل نہیں رہے گی۔ ۱۰ میرا غضب بھڑک رہا ہے۔ ۱۱ بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی مگر وہ لوگ جو ایمان لائیں گے اور ایمان میں کچھ نقص نہیں ہوگا وہ امن میں رہیں گے اور ان کو مَخلصی کی راہ ملے گی۔ یہ خیال مت کرو کہ جرائم پیشہ بچے ہوئے ہیں۔ ۱۲ ہم ان کی زمین کے قریب آتے جاتے ہیں۔ ۱۳ مَیں اندر ہی اندر اپنا لشکر تیار کر رہا ہوں یعنی طاعونی کیڑوں کو پرورش دے رہا ہوں پس وہ اپنے گھروں میں ایسے سو جائیں گے جیسا کہ ایک اُونٹ مَرا رہ جاتا ہے۔ ۱۴ ہم ان کو اپنے نشان پہلے تو دُور دُور کے لوگوں میں دکھائیں گے اور پھر خود انہی میں ہمارے نشان ظاہر ہوں گے۔ ۱۵ یہ دن خدا کی مدد اور فتح کے ہوں گے۔ ۱۶ مَیں نے تجھ سے ایک

بقیہ حاشیہ۔ يَدُ اللّٰهِ فَوۡقَ اَيۡدِيۡهِمۡ۔[1] ایسا ہی بجائے قُلۡ يَا عِبَادَاللّٰهِ کے قُلۡ يَا عِبَادِيۡ بھی کہا اور یہ بھی فرمایا فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَذِكۡرِكُمۡ اٰبَآءَكُمۡ۔[2] پس اس خدا کے کلام کو ہوشیاری اور احتیاط سے پڑھو اور از قبیل متشابہات سمجھ کر ایمان لاؤ اور اس کی کیفیت میں دخل نہ دو اور حقیقت حوالہ بخدا کرو اور یقین رکھو کہ خدا اِتِّخَاذِ وَلَد سے پاک ہے تاہم متشابہات کے رنگ میں بہت کچھ اس کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ پس اس سے بچو کہ متشابہات کی پیروی کرو اور ہلاک ہو جاؤ اور میری نسبت بیّنات میں سے یہ الہام ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے قُلۡ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَالۡخَيۡرُ كُلُّهٗ فِي الۡقُرۡاٰنِ۔‘‘[3] (دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷ حاشیہ)

۱؎ (ترجمہ از ناشر) اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے۔ (الفتح: ۱۱)

۲؎ (ترجمہ از ناشر) پس اللہ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو۔ (البقرۃ: ۲۰۱)

۳؎ (ترجمہ از ناشر) کہہ دے کہ میں تو محض تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے۔ اور تمام تر بھلائی قرآن میں ہے۔

خرید وفروخت کی ہے یعنی ایک چیز میری تھی جس کا تو مالک بنایا گیا اور ایک چیز تیری تھی جس کا مَیں مالک بن گیا تُو بھی اس خرید وفروخت کا اقرار کر اور کہہ دے کہ خدا نے مجھ سے خرید وفروخت کی۔ ۱۷تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد۔ ۱۸تُو مجھ میں سے ہے اور مَیں تجھ میں سے ہوں۔ ۱۹ وہ وقت قریب ہے کہ مَیں ایسے مقام پر تجھے کھڑا کروں گا کہ دُنیا تیری حمد وثنا کرے گی۔ ۲۰فوق تیرے ساتھ ہے اور تحت تیرے دشمنوں کے ساتھ۔ ۲۱ پس صبر کر جب تک کہ وعدہ کا دن آ جائے۔ ۲۲ طاعون پر ایک ایسا وقت بھی آنے والا ہے کہ کوئی بھی اس میں گرفتار نہیں ہوگا یعنی انجام کار خیر وعافیت ہے۔‘‘ (دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۶ تا ۲۲۸)

۲۱/اپریل ۱۹۰۲ء ’’مدّت ہوئی کہ پہلے اس سے طاعون کے بارے میں حِکَایَۃً عَنِ الْغَیْرِ خدا نے مجھے یہ خبر دی تھی۔ یَا مَسِیْحَ الْخَلْقِ عَدْوَانَا مگر آج کہ ۲۱/اپریل ۱۹۰۲ء ہے اُسی الہام کو پھر اِس طرح فرمایا گیا۔

یَا مَسِیْحَ الْخَلْقِ عَدْوَانَا لَنْ تَرٰی مِنْ بَعْدُ مَوَآدَّنَا وَفَسَادَنَا۔

یعنی اے خدا کے مسیح جو مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہماری جلد خبر لے اور ہمیں اپنی شفاعت سے بچا۔ تُو اس کے بعد ہمارے خبیث مادوں کو نہیں دیکھے گا اور نہ ہمارا فساد کچھ فساد باقی رہے گا۔ یعنی ہم سیدھے ہو جاویں گے اور گندہ دہانی اور بدزبانی چھوڑ دیں گے۔ یہ خدا کا کلام براہین احمدیہ کے اُس الہام کے مطابق ہے کہ آخری دنوں میں ہم لوگوں پر طاعون بھیجیں گے جیسا کہ فرمایا کَذٰلِکَ مَنَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ لِنَصْرِفَ عَنْہُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ۔ یعنی ہم طاعون کے ساتھ اِس یوسف پر یہ احسان کریں گے کہ بدزبان لوگوں کا منہ بند کر دیں گے تا کہ وہ ڈر کر گالیوں سے باز آ جائیں۔ انہی دنوں کے متعلق خدا کا یہ کلام ہے جس میں زمین کی کلام سے مجھے اطلاع دی گئی اور وہ یہ ہے یَا وَلِیَّ اللّٰہِ کُنْتُ لَا اَعْرِفُکَ۔ یعنی اے خدا کے ولی! مَیں اس سے پہلے تجھے نہیں پہچانتی تھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ کشفی طور پر زمین میرے سامنے کی گئی اور اس نے یہ کلام کیا کہ مَیں اب تک تجھے نہیں پہچانتی تھی کہ تُو وَلِیُّ الرَّحْمٰنِ ہے۔‘‘

(دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹ حاشیہ)

۱۹۰۲ء ’’چراغ دین[1] کی نسبت مَیں یہ مضمون[2] لکھ رہا تھا کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھ کو خدائے عزّوجلّ

---

[1] یعنی چراغ دین جمونی مرتد۔ (شمس)

[2] رسالہ دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۹ تا ۲۴۲۔ (ناشر)

کی طرف سے یہ الہام ہوا۔

نَزَلَ بِہٖ جَبِیْزٌ

یعنی اُس پر جَبِیْز نازل ہوا اور اسی کو اس نے الہام یا رؤیا سمجھ لیا۔ جَبِیْز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اُتر سکے اور مردِ بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں جس کی طبیعت میں کمینگی اور فرومایگی اور بُخل کا حصّہ زیادہ ہو اور اس جگہ لفظ جَبِیْز سے مراد وہ حدیث النفس اور اَضْغَاثُ الْاَحْلَام ہیں جن کے ساتھ آسمانی روشنی نہیں اور بخل کے آثار موجود ہیں اور ایسے خیالات خشک مجاہدات کا نتیجہ، یا تمنّا اور آرزو کے وقت القاءِ شیطان ہوتا ہے اور یا خشکی اور سوداوی مواد کی وجہ سے کبھی الہامی آرزو کے وقت ایسے خیالات کا دل پر القاء ہو جاتا ہے، اور چونکہ اُن کے نیچے کوئی روحانیت نہیں ہوتی اس لئے الٰہی اصطلاح میں ایسے خیالات کا نام جَبِیْز ہے اور علاج توبہ اور استغفار اور ایسے خیالات سے اعراض کلّی ہے ورنہ جَبِیْز کی کثرت سے دیوانگی کا اندیشہ ہے۔ خدا ہر ایک کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔‘‘

(دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۳ حاشیہ نمبر ۱)

۲۳؍اپریل ۱۹۰۲ء ’’رات کو عین خسوفِ قمر کے وقت میں چراغ دین[۱] کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا۔

اِنِّیْٓ اُذِیْبُ مَنْ یُّرِیْبُ

مَیں فنا کر دوں گا، مَیں غارت کروں گا۔ مَیں غضب[۲] نازل کروں گا۔ اگر اُس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا اور رسالت اور مامور ہونے کے دعویٰ سے توبہ نہ کی اور خدا کے انصار جو سالہائے دراز سے خدمت اور نصرت میں مشغول اور دن رات صحبت میں رہتے ہیں ان سے عَفوِتقصیر نہ کرائی کیونکہ اُس نے جماعت کے تمام مخلصوں کی توہین کی کہ اپنے نفس کو اُن سب پر مقدم کر لیا۔‘‘ (دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۳، ۲۴۴ حاشیہ نمبر ۲)

۱۔ چراغ دین جمونی مرتد۔ (شمس)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یہ شخص ۴؍اپریل ۱۹۰۶ء کو مع اپنے دونوں بیٹوں کے طاعون سے فوت ہو کر میری پیشگوئی کی تصدیق کر گیا اور بڑی نومیدی سے اس نے جان دی اور مرنے سے چند دن پہلے ایک مباہلہ کا کاغذ اس نے لکھا جس میں اپنا اور میرا نام ذکر کر کے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ ہلاک ہو۔ خدا کی قدرت کہ وہ کاغذ ابھی کاتب کے ہاتھ میں ہی تھا اور وہ کاپی لکھ رہا تھا کہ چراغ دین مع اپنے دونوں بیٹوں کے اُسی دن ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔ فَاعْتَبِرُوْا یَآ اُولِی الْاَبْصَارِ ‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۶)

۲۸؍اپریل ۱۹۰۲ء حضرت اقدس کو الہام ہوا۔

’’اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔‘‘ [۱]

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

۳۰؍اپریل ۱۹۰۲ء ’’فرمایا آج رات کو الہام ہوا۔

لَوْ لَا الْاَمْرُ لَهَلَكَ النَّمْرُ۔

یعنی اگر سنّت اللہ اور امر الٰہی اس طرح پر نہ ہوتا کہ اَئِمَّةُ الْکُفر اخیر میں ہلاک ہوا کریں تو اب بھی بڑے بڑے مخالف جلد تباہ ہو جاتے لیکن چونکہ بڑے مخالف جو ہوتے ہیں ان میں ایک خوبی عزم اور ہمّت اور لوگوں پر حکمرانی اور اثر ڈالنے کی ہوتی ہے اس واسطے ان کے متعلق یہ امید بھی ہوتی ہے کہ شاید لوگوں کے حالات سے عبرت پکڑ کر توبہ کریں اور دین کی خدمت میں اپنی قوتوں کو کام میں لاویں۔‘‘ (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

۱۹۰۲ء ’’ایک عرصہ ہوا مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ گویا میر ناصر نواب ایک دیوار بنا رہے ہیں جو فصیل شہر ہے مَیں نے اس کو جو دیکھا تو خوف آیا کیونکہ وہ قدِ آدم بنی ہوئی تھی۔ خوف یہ ہوا کہ اس پر آدمی چڑھ سکتا ہے۔ مگر جب دوسری طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ قادیان بہت اونچی کی گئی ہے اس لئے یہ دیوار دوسری طرف سے بہت اونچی ہے اور یہ دیوار گویا ریختہ کی بنی ہوئی ہے۔ فرش کی زمین بھی پختہ کی گئی ہے اور غور سے جو دیکھا تو وہ دیوار ہمارے گھروں کے اردگرد ہے اور ارادہ ہے کہ قادیان کے گرد بھی بنائی جاوے۔ شاید اللہ رحم کر کے ان بلاؤں میں تخفیف کر دے۔‘‘ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) میں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔

(نوٹ از البدر) ۴؍مئی ۱۹۰۴ء۔ ’’آج دن کو مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے مینیجر و ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی طبیعت علیل ہوگئی اور دردسر اور بخار کے عوارض کو دیکھ کر مولوی صاحب کو شبہ گزرا کہ شاید طاعون کے آثار ہیں۔ جب اس بات کی خبر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوئی تو آپ فوراً مولوی صاحب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے دَار میں ہو کر اگر آپ کو طاعون ہو تو پھر اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ الہام اور یہ سب کاروبار گویا عبث ٹھیرا۔ آپ نے نبض دیکھ کر اُن کو یقین دلایا کہ ہرگز بخار نہیں ہے پھر تھرما میٹر لگا کر دکھایا کہ پارہ اس حد تک نہیں ہے جس سے بخار کا شُبہ ہو اور فرمایا کہ میرا تو خدا کی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ اس کی کتابوں پر ہے۔‘‘ (البدر مورخہ ۸ و ۱۶؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

۱۹۰۲ء ''ایک دفعہ مَیں خود سخت بیمار ہو گیا اور حالت ایسی بگڑی کہ بیماری سے جان بَر ہونا مشکل معلوم ہوتا تھا۔ تب یہ الہام ہوا۔ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ۔[1]

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کے موافق عین نا امیدی کی حالت میں شفا بخشی اور یُوں تو ہزار ہا لوگ شفا پاتے ہیں مگر ایسی نا اُمیدی کی حالت میں سینکڑوں انسانوں میں دعویٰ سے یہ پیش کرنا کہ شفا ضرور حاصل ہو جائے گی یہ انسان کا کام نہیں۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۹)

۱۹۰۲ء ''مَیں نے اُسے[2] بارہا دیکھا ہے۔ ایک بار مَیں نے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا۔'' (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷/ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲)

۱۹۰۲ء ''ایک دفعہ ان[3] کا لڑکا مرزا ابراہیم بیگ مرحوم بیمار ہوا تو انہوں نے میری طرف دعا کے لئے خط لکھا۔ ہم نے دعا کی تو کشف میں دیکھا کہ ابراہیم ہمارے پاس بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے بہشت سے سلام پہنچا دو۔ جس کے معنے یہی دل میں ڈالے گئے کہ اب ان کی زندگی کا خاتمہ ہے۔ اگرچہ دل نہیں چاہتا تھا تاہم بہت سوچنے کے بعد میرزا محمد یوسف بیگ صاحب کو اس حادثہ سے اطلاع دی گئی اور تھوڑے دنوں کے بعد وہ جوان غریب مزاج فرمانبردار بیٹا ان کی آنکھوں کے سامنے اِس جہانِ فانی سے چل بسا۔''

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۱)

۵/ مئی ۱۹۰۲ء ''رات کے تین بجے حضرت اقدس کو الہام ہوا۔

اِنِّیْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ اِلَّا الَّذِيْنَ عَلَوْا بِاسْتِكْبَارٍ۔[4]

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا اور جو وجود لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے وہ دنیا میں زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے۔

[2] یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کو۔ (مرزا بشیر احمد)

[3] مرزا محمد یوسف بیگ صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ۔ (مرزا بشیر احمد)

[4] (ترجمہ) یعنی مَیں دار کے اندر رہنے والوں کی حفاظت کروں گا سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے تکبر کے ساتھ علو کیا۔ (الحکم مورخہ ۱۰/ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

فرمایا۔علو دو قسم کا ہوتا ہے۔ایک جائز ہوتا ہے اور دوسرا ناجائز۔ جائز کی مثال وہ علو ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام میں تھا اور ناجائز کی مثال وہ علو ہے جو فرعون میں تھا۔'' (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۵؍مئی ۱۹۰۲ء فرمایا کہ صبح کی نماز کے بعد یہ الہام ہوا۔

اِنِّیْ اَرَی الْمَلَآئِکَۃَ الشِّدَادَ [۱]

فرمایا۔'' خدا کے غضب شدید سے بغیر تقویٰ وطہارت کے کوئی نہیں بچ سکتا۔ پس سب کو چاہیے کہ تقویٰ وطہارت کو اختیار کریں اور اگر کوئی فاسق اور فاجر دار میں داخل ہو جائے تو اس کا بچ رہنا یقینی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ ہاں اس میں پھر بھی ایک قسم کی خصوصیت کی گئی ہے۔ کیونکہ جو لوگ علوّ استکبار نہ کریں ان کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے لیکن اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ [۲] میں یہ امر نہیں۔ وہاں انتشار اور ہل چل شدید سے بچنے کا وعدہ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا امر نہیں کرتا جس سے لوگوں کو جرأت پیدا ہو جائے اور گناہ کی طرف جھکنے لگیں۔'' (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰، ۱۱)

۱۹۰۲ء (الف) ''ان دنوں میں خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ [۳] اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا مِنِ اسْتِکْبَارٍ۔ وَ اُحَافِظُکَ خَآصَّۃً۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔

یعنی مَیں ہر ایک ایسے انسان کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو تیرے گھر میں ہوگا مگر وہ لوگ جو تکبر سے اپنے تئیں اُونچا کریں۔ اور مَیں تجھے خصوصیت کے ساتھ بچاؤں گا۔ خدائے رحیم کی طرف سے تجھے سلام۔''

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۱)

(ب) ''اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تُو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور ان

---

[۱] (ترجمہ) مَیں سخت فرشتوں کو دیکھتا ہوں جیسا کہ مثلاً ملک الموت وغیرہ ہیں۔ (الحکم مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

[۲] (ترجمہ) وہ اس قادیان کو کسی قدر بلا کے بعد اپنی پناہ میں لے گا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۷)

[۳] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔''اِس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اِس خشت وخاک کے گھر میں بود وباش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔'' (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۰)

آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلا وے۔[1] لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے۔ اس کے لئے مت دل گیر ہو۔ یہ حکمِ الٰہی ہے جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیوار میں رہتے ہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں۔''

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲)

(ج) ''اور اُس نے مجھے مخاطب کر کے یہ بھی فرمادیا کہ۔

عموماً قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئے گی جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جائیں اور عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے۔'' (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲)

۱۱؍مئی ۱۹۰۲ء ''آج صبح خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی۔

خوشی کا مقام۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ۔[2]

فرمایا۔ اب یہ ہماری آمدِ ثانی ہے اور فرمایا۔ مسیح علیہ السلام کو صلیب کا واقعہ پیش آیا اور خدا تعالیٰ نے انہیں اس سے نجات دی۔ ہمیں اس کی مانند صُلب یعنی پیٹھ کے متعلّقات کے درد[3] سے وہی واقعہ جو پورا موت کا نمونہ تھا پیش آیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے عافیت بخشی۔ اور فرمایا جس طرح توریت کا وہ بادشاہ جسے نبی نے کہا کہ تیری عمر کے پندرہ دن رہ گئے ہیں اور اس نے بڑی تضرع اور خشوع سے گریہ وبکا کیا اور خدا تعالیٰ نے اس نبی کی معرفت اُسے بشارت دی کہ اس کی عمر پندرہ روز کی جگہ پندرہ سال تک بڑھائی گئی اور معاً اُسے ایک اَور خوشخبری دی گئی کہ دشمن پر اُسے فتح بھی نصیب ہوگی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی دو بشارتیں دی ہیں۔ ایک عافیت یعنی عمر کی درازی کی بشارت، جس کے الفاظ ہیں ''**خوشی کا مقام**'' دوسری ''**عظیم الشان نصرت اور فتح کی بشارت**۔''

(الحکم پرچہ غیر معمولی۔ مورخہ ۱۱؍مئی ۱۹۰۲ء)

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''مَیں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس پیشگوئی کو ایسے طور سے ظاہر کرے گا کہ ہر ایک طالب حق کو کوئی شک نہیں رہے گا اور وہ سمجھ جائے گا کہ معجزہ کے طور پر خدا نے اس جماعت سے معاملہ کیا ہے بلکہ بطور نشان الٰہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بہت بڑھے گی اور خارق عادت ترقی کرے گی اور ان کی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جائے گی۔'' (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵، ۶)

[2] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نصرت اور جلد آنے والی فتح۔ [3] یہ درد گردہ تھا۔ (شمس)

مئی ۱۹۰۲ء ''دَوران ایام[1] دَورہ مرض میں

۱ اَلْیَوْمَ یَوْمُ عِیْدٍ۔ ۲ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ۔[2] ۳ اے میرے قادر خدا اس پیالہ کو ٹال دے۔ ۴ خدا غمگین ہے۔ ۵ یُعَظِّمُکَ الْمَلَآئِکَۃُ۔[3]

خدا تعالیٰ کی وحی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی۔'' (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۹ مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱)

مئی ۱۹۰۲ء ''فرمایا۔ بیماری کی شدّت میں جبکہ یہ گمان ہوتا تھا کہ رُوح پرواز کر جائے گی مجھے بھی الہام ہوا۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا۔''[4]

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۳۱؍مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

جون ۱۹۰۲ء '' سَیُھْزَمُ فَلَا یُرٰی۔ نَبَأٌ مِّنَ اللّٰہِ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفٰی۔

ترجمہ۔ عنقریب وہ گریز کر جائے گا اور پھر نظر نہ آئے گا۔ یہ پیشگوئی[5] ہے خدا کی طرف سے جو نہاں در نہاں کو جاننے والا ہے۔'' (الھُدیٰ والتبصرۃ لمن یّرٰی۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۵۴)

۱۹۰۲ء ''مَیں ایک اَور رؤیا لکھتا ہوں جو طاعون کی نسبت مجھے ہوئی اور وہ یہ کہ مَیں نے ایک جانور دیکھا جس کا قد ہاتھی کے قد کے برابر تھا مگر مونہہ آدمی کے مونہہ سے ملتا تھا اور بعض اعضاء دوسرے جانوروں سے مشابہ تھے اور مَیں نے دیکھا کہ وہ یوں ہی قدرت کے ہاتھ سے پیدا ہوگیا اور مَیں ایک ایسی جگہ پر بیٹھا ہوں جہاں چاروں طرف بَن ہیں جن میں بَیل، گدھے، گھوڑے، کتے، سُؤر، بھیڑیئے، اُونٹ وغیرہ ہر ایک قسم کے موجود ہیں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ سب انسان ہیں جو بدعملوں سے ان صورتوں میں ہیں۔

---

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) ۹، ۱۰؍مئی ۱۹۰۲ء کو حضرت اقدس علیہ السلام کو درِ دِصُلب کا دورہ ہوا تھا اس کی طرف اشارہ ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) ۱ آج کا دن عید کا دن ہے۔ ۲ ہر دن وہ ایک نئی شان میں ہوتا ہے۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) ۵ فرشتے تیری تعظیم کرتے ہیں۔

[4] (ترجمہ) اے خدا! اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر اس کے بعد اس زمین میں تیری پرستش کبھی نہ ہوگی۔

(الحکم مورخہ ۳۱؍مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

[5] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ پیشگوئی علّامہ رشید رضا ایڈیٹر المنار مصر کے متعلق ہے۔

اور پھر مَیں نے دیکھا کہ وہ ہاتھی کی ضخامت کا جانور جو مختلف شکلوں کا مجموعہ ہے جو محض قدرت سے زمین میں سے پیدا ہو گیا ہے وہ میرے پاس آ بیٹھا ہے اور قُطب کی طرف اُس کا مونہہ ہے۔ خاموش صورت ہے، آنکھوں میں بہت حیا ہے اور بار بار چند منٹ کے بعد اُن بَنوں میں سے کسی بَن کی طرف دوڑتا ہے اور جب بَن میں داخل ہوتا ہے تو اس کے داخل ہونے کے ساتھ ہی شورِ قیامت اٹھتا ہے اور ان جانوروں کو کھانا شروع کرتا ہے اور ہڈیوں کے چابنے کی آواز آتی ہے۔ تب وہ فراغت کر کے پھر میرے پاس آ بیٹھتا ہے اور شاید دس۱۰ منٹ کے قریب بیٹھا رہتا ہے۔ اور پھر دوسرے بَن کی طرف جاتا ہے اور وہی صورت پیش آتی ہے جو پہلے آئی تھی اور پھر میرے پاس آ بیٹھتا ہے۔ آنکھیں اُس کی بہت لمبی ہیں اور مَیں اس کو ہر ایک دفعہ جو میرے پاس آتا ہے خوب نظر لگا کر دیکھتا ہوں اور وہ اپنے چہرہ کے اندازہ سے مجھے یہ بتلاتا ہے کہ میرا اس میں کیا قصور ہے مَیں مامور ہوں۔ اور نہایت شریف اور پرہیزگار جانور معلوم ہوتا ہے اور کچھ اپنی طرف سے نہیں کرتا بلکہ وہی کرتا ہے جو اس کو حکم ہوتا ہے۔

تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون ہے اور یہی وہ دَآبَّۃُ الْاَرْض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے اور وہ لوگوں کو اس لئے کاٹے گا کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے...... یہی دَآبَّۃُ الْاَرْض جو اِن آیات میں مذکور ہے جس کا مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونا ابتداء سے مقرر ہے۔ یہی وہ مختلف صورتوں کا جانور ہے جو مجھے عالمِ کشف میں نظر آیا اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ طاعون کا کیڑا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کا نام دَآبَّۃُ الْاَرْض رکھا کیونکہ زمین کے کیڑوں میں سے ہی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اِسی لئے پہلے چوہوں پر اِس کا اثر ہوتا ہے اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے اور جیسا کہ انسان کو ایسا ہی ہر ایک جانور کو یہ بیماری ہوسکتی ہے اِسی لئے کشفی عالم میں اس کی مختلف شکلیں نظر آئیں۔‘‘

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۱۵ تا ۴۱۷)

اگست ۱۹۰۲ء ’’نزول المسیح جو آج کل لکھ رہے ہیں اور پیر گولڑوی کی کتاب سیفؔ چشتیائی بھی زیرِ نظر ہے اس پر کسی قدر توجہ کرنے سے یہ الہام ہوا۔

اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ الْقَدِیْرُ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِیْ۔‘‘[1]

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰؍اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۴)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں ہی ہوں تیرا ربّ کامل قدرت والا۔ میری باتوں کو کوئی ٹلا نہیں سکتا۔

۱۵؍اگست ۱۹۰۲ء[۱] ”تُخْرَجُ الصُّدُوْرُ اِلَی الْقُبُوْرِ۔“[۲]

یہ بھی ایک الہام ہے۔ اِس الہام کے بعد نذیر حسین دہلوی اور فتح علی اور اللہ بخش تونسوی وغیرہ اِس جہان سے رخصت ہوئے۔“ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

اگست ۱۹۰۲ء (الف) ”شاید تین ماہ کا عرصہ ہوگیا ہے کہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ قادیان کی اُس گلی میں جس میں ہم اکثر سَیر کو جاتے ہیں آپ[۳] مصافحہ کے لئے میری طرف آ رہے ہیں۔ سو وہ بات پوری ہوگئی۔“ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۷؍اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶)

(ب) ”مَیں نے ایک بار اُس کے متعلق دیکھا کہ گویا اُسی راستہ ہم سَیر کو نکلے ہیں تو اُس بَڑ[۴] کے درخت کے نیچے جو میراں بخش حجام کی حویلی کے پاس ہے نبی بخش سامنے سے آ کر ملا ہے اور اُس نے مصافحہ کیا ہے۔ یہ رؤیا اُن دنوں کی ہے جب وہ مخالفت کے اشتہار چھپواتا پھرتا تھا۔“

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۱۹۰۲ء ”خدا تعالیٰ کی میرے ساتھ یہ عادت ہے کہ جب دعا انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو آخر ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھ سے اس روک کو توڑتا ہے۔ تب بعد اس کے بلاتوقف رحمتِ الٰہی ظاہر ہوجاتی ہے بلکہ قبل اس کے جو صبح ہو آثارِ رحمت نمودار ہونے لگتے ہیں۔“

(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحبؓ مدراسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۴۱۶، ۴۱۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ تاریخ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے اپنی پُرانی نوٹ بک میں لکھی ہے۔ دیکھیے ذکرِ حبیب صفحہ ۲۱۶۔ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) مخالفین کے سرگروہ قبروں کی طرف منتقل کئے جائیں گے۔

۳؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اس سے مراد مہر نبی بخش صاحب ہیں جو کسی وقت لغزش کھا کر مرتد ہو گئے تھے بعد میں توبہ کی توفیق پائی اور حضرت اقدسؑ کی خدمت میں تجدید بیعت کے لئے خط لکھا۔ اس کے جواب میں حضورؑ نے یہ تحریر فرمایا۔

۴؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یہ بَڑ اُس چوک کے جنوب کی طرف (کوچہ کے غربی جانب) پندرہ بیس گز کے فاصلہ پر تھا جو قصرِ خلافت کی طرف سے محلہ دارالانوار کی طرف جانے والے راستہ اور احمدیہ چوک سے محلہ دارالعلوم وغیرہ کی طرف جانے والے راستہ کا مقام اتصال ہے اور جس راستے کا یہاں ذکر ہے اس سے یہی مؤخرالذکر راستہ مراد ہے۔

۱۹۰۲ء ’’حدیثوں میں جو آیا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عمریں بڑھادی جاویں گی اس کے معنے یہی مجھے سمجھائے گئے ہیں کہ جو لوگ خادمِ دین ہوں گے اُن کی عمریں بڑھائی جاویں گی ۔ جو خادم نہیں ہوسکتا وہ بُڈھے بیل کی مانند ہے کہ مالک جب چاہے اُسے ذبح کر ڈالے ۔‘‘ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱/اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

۱۹۰۲ء ’’خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے ۔‘‘

(کشتی نوح ۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۷)

۱۹۰۲ء ’’مَیں نے اپنے والد صاحب کو خواب میں دیکھا (دراصل ملائکہ کا تمثّل تھا مگر آپ کی صورت میں) آپ کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی چھڑی ہے ۔ گویا مجھے مارنے کے لئے ہے ۔ مَیں نے کہا کوئی اپنی اولاد کو بھی مارتا ہے ۔ جب مَیں یہ کہتا ہوں تو اُن کی آنکھیں پُرآب ہوجاتی ہیں ۔ پھر وہ ایسا ہی کرتے ہیں تو مَیں یہی کہتا ہوں ۔ آخر دو تین بار جب اسی طرح ہوا پھر میری آنکھ کُھل گئی ۔‘‘ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

۱۹۰۲ء حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کی طبیعت کل ناساز تھی ۔ آج الحمدللہ اچھی تھی حال دریافت فرمایا اور پھر فرمایا کہ ہم نے جو تصرفات اللہ کے دیکھے ہیں اس سے تو بعض وقت دواؤں کا بھی خیال نہیں آتا ۔ بعض وقت ہم کو دوا سے شفا ہوئی اور بعض وقت محض دعا سے ۔ فرمایا

مَیں نے دعا کی کہ بدوں دوا کے شفا دے تو پھر اِذن ہوا کہ ہم نے شفا دی اور شفا ہوگئی ۔‘‘

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

۱۹۰۲ء ’’مولوی نذیر حسین دہلوی مرگیا ۔ اُس کے مرنے کی خبر آئی تو آپ کی زبان پر اس کے لئے جاری ہوا ۔

مَاتَ[۱] ضَآلٌّ هَآئِمًا ۔[۲]‘‘ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

۱۷/اکتوبر ۱۹۰۲ء ’’فرمایا ۔ آج میری زبان پر پھر یہ الہام جاری تھا ۔

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا مِنِ اسْتِکْبَارٍ ۔[۳]

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) ایک گمراہ شخص سرگردانی کی حالت میں مرگیا ۔

۲؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) ’’اس الہام سے اس کی تاریخ (۱۳۲۰ھ) بھی نکلتی ہے ۔‘‘

(الحکم مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷ حاشیہ نمبر ۱)

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) مَیں ان تمام کی جو دَار میں ہیں حفاظت کروں گا سوائے ان لوگوں کے جو تکبر سے بڑے بنتے ہیں ۔

اِلَّا الَّذِيْنَ عَلَوْا ہمیشہ ساتھ ہی ہوتا ہے۔ خدا معلوم اس کے کیا معنے ہیں۔ اس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ متنبہ رہیں۔ تقویٰ پر قائم رہیں۔ ایک علو تو اس رنگ میں ہوتا ہے جیسے کہ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ[۱] اور ایک علو شیطان کا ہوتا ہے جیسے اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ[۲] اور اس کے بارے میں ہے۔ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ[۳]۔ یہ اُس سے سوال ہے کہ تیرا علو تکبر کے رنگ میں ہے یا واقعی ہے خدا تعالیٰ کے بندوں کے واسطے بھی اَعْلٰى کا لفظ آیا اور ہمیشہ آتا ہے۔ جیسے اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى[۴] مگر یہ تو انکسار سے ہوتا ہے اور وہ تکبر سے ملا ہوا ہوتا ہے۔''

(البدر جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴)

۱۸؍اکتوبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ (الف) ''فرمایا کہ آج کوئی پہر رات باقی ہوگی کہ الہام ہوا۔

اِنِّیْ[۵] اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۔ عِنْدِيْ مُعَالَجَاتٌ''[۶]

(البدر جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

(ب) ''مَیں نے اِس الہام کو معمول کے موافق کتاب میں لکھ لیا اور پھر گھر[۷] میں دریافت کیا کہ آج تم نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ مَیں نے ابھی ایک خواب دیکھا ہے کہ ایک صندوق بذریعہ بلٹی آیا ہے جس کو شیخ رحمت اللہ نے بھیجا ہے اور وہ دوائیوں کا صندوق ہے۔ حکیم فضل الدین کی بیوی اور ہم دو دائی پاس کھڑی ہیں۔ جب اُس کو کھولا گیا تو وہ لبالب دوائیوں سے بھرا ہوا تھا۔ ڈبیاں ہیں، شیشیاں ہیں، غرض پورے طور پر بھرا ہوا ہے گھاس پھُوس کی جگہ بھی دوائیاں ہیں۔

مَیں نے اس لحاظ سے کہ اُن کے ایمان میں اَور بھی ترقی ہو کہا کہ مجھے آج یہ الہام ہوا ہے اور مَیں نے وہ لکھا ہوا الہام ان کو دکھا دیا۔ خدا کی قدرت ہے کہ کیسا عجیب توارد ہے اِدھر الہام میں رَحْمَةً مِّنَّا ہے اُدھر رؤیا میں دکھایا گیا ہے کہ رحمت اللہ نے بھیجا ہے۔ اور پھر حکیم فضل الدین کی بیوی مریم کا پاس ہونا۔

۱؎ (ترجمہ از ناشر) اور جہاں تک تیرے ربّ کی نعمت کا تعلق ہے تو (اسے) بکثرت بیان کیا کر۔ (الضُّحٰی:۱۲)

۲؎ (ترجمہ از ناشر) اس نے انکار کیا اور استکبار سے کام لیا۔ (البقرۃ:۳۵)

۳؎ (ترجمہ از ناشر) یا تو بہت اونچے لوگوں میں سے ہے۔ (صٓ:۷۶) ۴؎ (ترجمہ از ناشر) یقیناً تو ہی غالب آنے والا ہے۔ (طٰہٰ:۶۹)

۵؎ (ترجمہ از ناشر) مَیں ہر ایک کو جو اس گھر کی چار دیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا تا کہ ہم اسے لوگوں کے لئے اپنی رحمت کا نشان بنائیں اور یہ امر پہلے ہی سے قرار پایا ہوا تھا۔ میرے پاس کئی علاج ہیں۔

۶؎ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰ پر اس الہام میں وَلِنَجْعَلَهٗ کی بجائے وَلِنَجْعَلَ کے الفاظ درج ہیں۔

۷؎ مراد حضرت اُمّ المؤمنین علیہا السلام۔ (ایڈیٹر)

چراغ[1] کا لانا، یہ سب مبشرات ہیں۔ لِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ سے مراد یہ ہے کہ یہ وعدہ حفاظت جو ہے اس حفظ کولوگوں کے لئے ایک نشان ٹھہراؤں گا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اب کھلے کھلے طور پر کچھ کرنا چاہتا ہے۔ جیسے اِنَّا تَجَالَدْنَا میں ہوا تھا۔ اس وقت ایک قوم تمنّا کے ساتھ ٹیکا کرا رہی ہے اور ہم اس نشان کے ساتھ ناز کرتے ہیں۔'' (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۱۸/اکتوبر ۱۹۰۲ء ''اِس الہام کے ساتھ ایک اردو الہام بھی تھا مگر وہ بہت لمبا تھا یاد نہیں رہا اس کا خلاصہ اور مغز یاد رہا ہے کہ **ایمان کے ساتھ نجات ہے۔**'' (الحکم[2] جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۱۸/اکتوبر ۱۹۰۲ء ''فرمایا کہ رات کو مجھے ایک اَور فقرہ الہام ہوا تھا، بھول گیا تھا اَب یاد آیا ہے وہ یہ ہے۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ[3] يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ۔''

(البدر جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

ترجمہ۔ کیا یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بے امتحان کئے صرف زبانی ایمان کے دعویٰ سے چھوٹ جاویں گے۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۰۸)

۱۹/اکتوبر ۱۹۰۲ء ''يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَكَ۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفُوْا عِرْضَكَ۔ اِنِّيْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ''[4] (بدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷/نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۲۰/اکتوبر ۱۹۰۲ء ''رات تین بجے کے قریب مجھے الہام ہوا۔

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) چراغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ملازم تھے۔ بعد میں مدرسہ احمدیہ میں چپڑاسی ہوتے تھے۔ ریٹائر ہو کر ربوہ دار الھجرت میں وفات پائی۔

[2] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵ میں درج ہے کہ ''یہ بھی الہام ہوا مگر اصل لفظ یاد نہیں کہ ایمان کے ساتھ نجات ہے۔''

[3] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱ پر اس الہام میں اَنْ يَّقُوْلُوْٓا کی بجائے وَيَقُوْلُوْٓا کے الفاظ درج ہیں۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) دشمن ارادہ کریں گے کہ تیرے نور کو بجھا دیں۔ وہ تیری ہتک عزت کرنا چاہیں گے مگر مَیں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں گا۔

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) الحکم مورخہ ۱۰/نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱ میں ''يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفُوْا عِرْضَكَ'' کی بجائے اس کی یہ قراءت بیان ہوئی ہے۔ ''وَاَنْ يَّتَخَطَّفُوْا عِرْضَكَ۔''

وَ اِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ لِلسِّلْسِلَةِ السَّمَاوِيَّةِ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ۔ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَآئِنٌ۔ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ وَ الْخَيْرُ كُلُّهٗ فِى الْقُرْاٰنِ۔ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ۔[1]

معلوم ہوتا ہے کہ آدمی دو قسم ہیں۔ ایک وہ کہ جانتے تو نہیں مگر اُن میں ابھی انسانیت ہے۔ دوسرے وہ جن کے آنکھ، کان، فہم وغیرہ سب جاتے رہتے ہیں اور حجارہ میں داخل ہیں۔ وہ بھی جہنّم میں داخل ہوں گے جو کہ سمجھے ہوئے تو ہیں مگر بعض تعلّقاتِ دُنیاوی کی وجہ سے وہ قبول نہیں کرتے۔ معلوم ہوتا ہے اس میں کوئی تجویز ہے اور اس کو ابھی مخفی رکھا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ترقی ہونے والی ہے اور اللہ کریم کچھ چشم نمائی کرنے والے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو کچھ ہمارے ارادہ میں ہے وہ ہو چکا۔ اب ٹل نہیں سکتا۔‘‘

(البدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷؍ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰، ۱۱)

۱۹۰۲ء ’’طاعون کا تذکرہ ہو پڑا۔ فرمایا۔ ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ

خدا قادیان میں نازل ہوگا اپنے وعدہ کے موافق۔

اور پھر یہ بھی تھا۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔‘‘[2]

(البدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷؍ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰؍ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱)

۳۰؍ اکتوبر ۱۹۰۲ء (الف) ’’**نتیجہ خلافِ مُراد ہوا یا نِکلا**

آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔‘‘

(البدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷؍ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶)

(ب) ’’**نتیجہ خلافِ اُمید ہے۔**‘‘ (الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰؍ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اور یا تو ہم تجھے وہ بعض وعدے دکھا دیں گے جو ہم نے سلسلہ سماویہ کے لئے کئے ہیں اور یا تجھے وفات دے دیں گے۔ جو کچھ ہمارے ارادہ میں ہے وہ ہو کر رہے گا۔ تُو کہہ دے کہ مَیں تمہاری طرح ایک بشر ہوں جس پر وحی کی گئی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ اور تمام خیر قرآن میں ہے۔ پس اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور جو کفار کے لئے تیار کی گئی ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) سوائے مومنوں اور نیک عمل کرنے والوں کے۔

۶؍نومبر ۱۹۰۲ء ''۶؍نومبر ۱۹۰۲ء کی شام کو میرے دل میں ڈالا گیا کہ ایک قصیدہ مقام مُدّ کے مباحثہ کے متعلق بناؤں۔'' (اعجاز احمدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۳)

۱۹۰۲ء (الف) '' فَقَدْ سَرَّنِیْ فِیْ ھٰذِہِ الصُّوَرِ صُوْرَۃٌ
لِیَدْفَعَ رَبِّیْ کُلَّمَا کَانَ یَحْشُرُ [۱]

ترجمہ۔ پس اِن صورتوں میں مجھے ایک طریق اچھا معلوم ہوا تا میرا خدا اس طوفان کو دُور کر دے جو اُس [۲] نے اُٹھایا ہے۔'' (اعجاز احمدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۶)

(ب) ''ایک قصیدہ مَیں نے عربی میں تالیف کیا تھا جس کا نام اعجاز احمدی رکھا تھا اور الہامی طور پر بتلایا گیا تھا کہ

اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا اور اگر طاقت بھی رکھتا ہوگا تو خدا کوئی روک ڈال دے گا۔ پس قاضی ظفر الدین جو نہایت درجہ اپنی طینت میں خمیر انکار اور تعصّب اور خود بینی رکھتا تھا اس نے اس قصیدہ کا جواب لکھنا شروع کیا تا خدا کے فرمودہ کی تکذیب کرے۔ پس ابھی وہ لکھ ہی رہا تھا کہ ملک الموت نے اس کا کام تمام کر دیا۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۰۴ حاشیہ)

(ج) ''میرے مکان کے ملحق دو مکان تھے جو میرے قبضہ میں نہیں تھے اور بباعث تنگی مکان توسیع مکان [۳] کی ضرورت تھی۔ ایک دفعہ مجھے کشفی طور پر دکھلایا گیا جو اُس زمین پر ایک بڑا چبوترہ ہے اور مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ اس جگہ ایک لمبا دالان بن جائے۔ اور مجھے دکھایا گیا کہ اس زمین کے مشرقی حصّہ نے ہماری عمارت کے بننے کے لئے دعا کی ہے اور مغربی حصّہ کی زمین اُفتادہ نے آمین کہی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۳)

۱؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ھٰذَا الشِّعْرُ مِنْ وَّحْیِ اللّٰہِ تَعَالٰی جَلَّ شَأْنُہٗ۔ (اعجاز احمدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۶ حاشیہ) (ترجمہ از ناشر) یہ شعر اللہ جَلَّ شَأْنُہٗ کی وحی سے ہے۔

۲؎ مولوی ثناء اللہ صاحب نے۔ (مرزا بشیر احمد)

۳؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی مکان ہے جس کا اشتہار کشتی نوح کے آخر میں حضرت اقدسؑ نے دیا تھا اور جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ رہتے تھے اور اِس لحاظ سے یہ کشف ۱۹۰۲ء یا اس سے قدرے قبل کا بنتا ہے مگر چونکہ صحیح تاریخ کا پتہ نہیں لگ سکا اِس لئے اِسے کشتی نوح کے سنِ تصنیف میں درج کر دیا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

۱۵؍نومبر ۱۹۰۲ء (قریباً) ’’۲۹؍نومبر ۱۹۰۲ء روز شنبہ کو ایک خواب بیان کیا جسے دیکھے ہوئے قریب ڈو ہفتے گزرے تھے۔ وہ خواب یہ ہے کہ

ایک مقام پر مَیں کھڑا ہوں تو ایک شخص آ کر چیل کی طرح جھپٹا مار کر میرے سر سے ٹوپی لے گیا۔ پھر دوسری بار حملہ کر کے آیا کہ میرا عمامہ لے جاوے مگر مَیں اپنے دل میں مطمئن ہوں کہ یہ نہیں لے جا سکتا۔ اتنے میں ایک نحیف الوجود شخص نے اسے پکڑ لیا مگر میرا قلب شہادت دیتا تھا کہ یہ شخص دل کا صاف نہیں ہے۔ اتنے میں ایک اَور شخص آ گیا جو قادیان کا رہنے والا تھا اُس نے بھی اُسے پکڑ لیا۔ مَیں جانتا تھا کہ مؤخر الذکر ایک مومن متقی ہے۔ پھر اُسے عدالت میں لے گئے تو حاکم نے اُسے جاتے ہی ۴ یا ۶ یا ۹ ماہ کی قید کا حکم دے دیا۔‘‘

(البدر جلد ۱ نمبر ۵، ۶ مورخہ ۲۸؍نومبر و ۵؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۷)

۱۹۰۲ء ’’فرمایا کہ مجھے رؤیا ہوا ہے کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی سر سے ننگا مَیلے کُچیلے کپڑے پہنے ہوئے میرے پاس آیا ہے۔ اُس سے مجھے سخت بد بُو آتی ہے۔ میرے پاس آ کر کہتا ہے کہ میرے کان کے نیچے طاعون کی گلٹی نکلی ہوئی ہے۔ مَیں اُسے کہتا ہوں پیچھے ہٹ جا، پیچھے ہٹ جا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ تفہیم الٰہی کوئی نہیں۔‘‘

(البدر جلد ۱ نمبر ۵، ۶ مورخہ ۲۸؍نومبر و ۵؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۴)

۱۷؍نومبر ۱۹۰۲ء ’’فرمایا۔ رات مَیں نے خواب میں کچھ بارش ہوتی دیکھی ہے۔ یُونہی ترشُّح سا ہے اور قطرات پڑ رہے ہیں مگر بڑے آرام اور سکون سے۔‘‘ (البدر[۱] جلد ۱ نمبر ۵، ۶ مورخہ ۲۸؍نومبر و ۵؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۵)

۱۸؍نومبر ۱۹۰۲ء ’’فرمایا کہ نماز (فجر) سے کوئی ۲۰ یا ۲۵ منٹ پیشتر مَیں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی میّتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا کہ اس کا نام مقبرہ بہشتی ہے یعنی جو اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔ پھر اِس کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ کشمیر میں کسرِ صلیب کے لئے یہ سامان ہوا ہے کہ کچھ پُرانی انجیلیں وہاں سے نِکلی ہیں۔ مَیں نے تجویز کی کہ کچھ آدمی وہاں جاویں تو وہ انجیلیں لاویں تو ایک کتاب اُن پر لکھی جاوے۔ یہ سن کر مولوی مبارک علی صاحب تیار ہوئے کہ مَیں جاتا ہوں مگر اِس مقبرہ بہشتی میں میرے لئے جگہ رکھی جاوے۔ مَیں نے کہا کہ خلیفہ نورالدین کو بھی ساتھ بھیج دو یہ خواب ہے جو میں نے سنایا۔

---

[۱] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴ میں خواب کے الفاظ یوں ہیں۔’’فرمایا رات کو خواب میں دیکھا کہ خفیف سا ترشح ہو رہا ہے مگر بڑے آرام وسکون سے۔‘‘

اور فرمایا کہ اس سے پیشتر مَیں نے تجویز کی تھی کہ ہماری جماعت کی میّتوں کے لئے ایک الگ قبرستان یہاں ہو سو خدا نے آج اس کی تائید کردی۔ اور انجیل کے معنے بشارت کے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ وہاں سے کوئی بڑی بشارت ظاہر کرے اور جو شخص وہ کام کر کے لائے گا وہ قطعی بہشتی ہے۔‘‘

(البدر[۱] جلد ا نمبر ۵، ۶ مورخہ ۲۸ رنومبر و ۵ ردسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۵)

۲۰ رنومبر ۱۹۰۲ء بروز پنج شنبہ ’’فرمایا رات کو میں نے پگٹ[۲] کے متعلق دعا کی اور صبح بھی کی مجھے یہ دکھایا گیا کہ کسی نے مجھے چار پانچ کتابیں دی ہیں جن پر لکھا ہوا تھا تسبیح تسبیح تسبیح بعد اس کے الہام ہوا۔

اَللّٰہُ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ۔ اِنَّھُمۡ لَا یُحۡسِنُوۡنَ۔[۳]

اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی موجودہ حالت خراب ہے اور یا آئندہ توبہ نہ کریں گے۔ اور یہ معنی بھی اس کے ہیں لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ اور یہ مطلب بھی اس سے ہے کہ اس نے یہ کام اچھا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ پر یہ افترا اور منصوبہ باندھا اور اَللّٰہُ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ظاہر کرتا ہے کہ اس کا انجام اچھا نہ ہوگا اور عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوگا۔ حقیقت میں یہ بڑی شوخی ہے کہ خدائی کا دعویٰ کیا جاوے۔‘‘ (البدر[۴] جلد ا نمبر ۵، ۶ مورخہ ۲۸ رنومبر و ۵ ردسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴۶)

---

[۱] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴ رنومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴ میں یہی خواب باختلاف الفاظ درج ہے۔

[۲] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) پگٹ (Pigott) لنڈن کا ایک پادری تھا جس نے دعویٰ کیا کہ وہ مسیح موعود ہے۔ چند آدمی اس کے ساتھ ہوگئے۔ اس کا ایک ٹائپ شدہ اشتہار مفتی محمد صادق صاحب کے نام آیا تھا۔ مفتی صاحب نے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا تب حضور نے ایک چھوٹا سا اشتہار صرف ایک صفحہ کا لکھ کر مولوی محمد علی صاحب کو دیا کہ اس کا انگریزی میں ترجمہ کر کے اور چھپوا کر ولایت بھیج دیں۔ اس اشتہار میں حضور نے لکھا تھا کہ تمہارے دعویٰ کا اشتہار ہمارے سیکرٹری کے پاس پہنچا ہے۔ تم اس دعویٰ میں جھوٹے ہو اور اگر تم طاقت رکھتے ہو تو میرا مقابلہ کرو۔ خدا نے مجھ کو یہ بتایا ہے کہ مَیں مسیح موعود ہوں اور اسلام سچا دین ہے۔ یہ اشتہار جب اس کو پہنچا تو اس نے خاموشی اختیار کی۔ اس اشتہار کو ولایت کے اخباروں نے بھی چھاپا اور ان کے Cuttings (تراشے) قادیان آئے تھے۔ اُن دنوں میں ایک عورت اس کے پاس رہتی تھی اس کے ساتھ اس کا تعلق ہوگیا جس کے متعلق اخباروں میں اس کے حق میں بدنامی کی خبریں شائع ہوئیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اشتہار کے پہنچنے کے بعد وہ خاموش ہوگیا۔ اس نے نہ پھر کبھی کوئی دعویٰ کیا اور نہ ہی اپنی کوئی جماعت بنائی اور نہ کوئی سلسلہ قائم کیا اور اسی خاموشی میں وہ فوت ہوگیا۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) اللہ کی سزا سخت ہوتی ہے یہ لوگ نیک اعمال بجا نہیں لاتے۔

[۴] (نوٹ از ناشر) اس الہام کے الفاظ البدر ۲۱ رنومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۵ میں بھی درج ہیں اور الحکم مورخہ ۲۴ رنومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶ میں قدرے اختلافِ الفاظ سے اس رؤیا کی تفصیل درج ہے۔

۲۱/نومبر ۱۹۰۲ء ''مَیں جب اشتہار[۱] کو ختم کر چکا۔ شاید دو تین سطریں باقی تھیں تو خواب نے میرے پر زور کیا یہاں تک کہ مَیں بمجبوری کاغذ کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا۔ تو خواب میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نظر کے سامنے آگئے۔ مَیں نے ان دونو کو مخاطب کر کے یہ کہا۔

خُسِفَ الْقَمَرُ وَ الشَّمْسُ فِیْ رَمَضَانَ۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ۔

یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان میں گرہن لگ چکا۔ پس تم اے دونوں صاحبو! کیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کر رہے ہو؟ پھر مَیں خواب میں اخویم مولوی عبدالکریم صاحب کو کہتا ہوں کہ اٰلَآءِ سے مُراد اِس جگہ مَیں ہوں اور پھر مَیں نے ایک دالان کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا کہ اس میں چراغ روشن ہے۔ گویا رات کا وقت ہے اور اُسی الہام مندرجہ بالا کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن شریف کھول کر اس سے یہ دونوں فقرے نقل کر رہے ہیں۔ گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف میں موجود ہے اور ان میں سے ایک شخص کو مَیں نے شناخت کیا کہ میاں نبی بخش صاحب رفوگر امرت سری ہیں۔''

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۹ حاشیہ)

۲۲/نومبر ۱۹۰۲ء ''آج رات مجھے رؤیا میں دکھایا گیا کہ ایک درخت باردار اور نہایت لطیف اور خوبصورت پھلوں سے لدا ہوا ہے اور کچھ جماعت تکلّف اور زور سے ایک بُوٹی کو اُس پر چڑھانا چاہتی ہے جس کی جڑ نہیں بلکہ چڑھا رکھی ہے۔ وہ بُوٹی افتیمون کی مانند ہے اور جیسے جیسے وہ بُوٹی اس درخت پر چڑھتی ہے اس کے پھلوں کو نقصان پہنچاتی ہے اور اس لطیف درخت میں ایک کھجواہٹ اور بدشکلی پیدا ہو رہی ہے اور جن پھلوں کی اس درخت سے توقع کی جاتی ہے اُن کے ضائع ہونے کا سخت اندیشہ ہے بلکہ کچھ ضائع ہو چکے ہیں۔ تب میرا دل اس بات کو دیکھ کر گھبرایا اور پگھل گیا اور مَیں نے ایک شخص کو جو ایک نیک اور پاک انسان کی صورت پر کھڑا تھا، پُوچھا کہ یہ درخت کیا ہے اور یہ بُوٹی کیسی ہے جس نے ایسے لطیف درخت کو شکنجہ میں دبا رکھا ہے۔ تب اُس نے جواب میں مجھے یہ کہا کہ یہ درخت قرآن خدا کا کلام ہے اور یہ بُوٹی وہ احادیث اور اقوال وغیرہ ہیں جو قرآن کے مخالف ہیں یا مخالف ٹھہرائی جاتی ہیں اور اُن کی کثرت نے اس درخت کو دبا لیا ہے اور اس کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ تب میری آنکھ کھل گئی۔''

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۲ حاشیہ)

---

[۱] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یعنی ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۶ تا ۲۱۶۔

۲۲؍نومبر ۱۹۰۲ء ’’اسی رات میں ایک الہام ہوا۔ بوقت ۳ بجے ۲ منٹ اُوپر اور وہ یہ ہے۔

مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ نَبْتَلِيْهِ بِذُرِّيَّةٍ فَاسِقَةٍ مُلْحِدَةٍ يَّمِيْلُوْنَ اِلَى الدُّنْيَا وَ لَا يَعْبُدُوْنَنِيْ شَيْئًا۔

جو شخص قرآن سے کنارہ کرے گا ہم اُس کو ایک خبیث اولاد کے ساتھ مبتلا کریں گے جن کی ملحدانہ زندگی ہوگی۔ وہ دنیا پر گریں گے اور میری پرستش سے ان کو کچھ بھی حصّہ نہ ہوگا یعنی ایسی اولاد کا انجام بد ہوگا اور توبہ اور تقویٰ نصیب نہیں ہوگا۔‘‘ (ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۳ حاشیہ)

۵؍دسمبر ۱۹۰۲ء (الف) ’’جمعہ کے دن جب مَیں بیمار تھا تو مجھے یہ الہام ہوا تھا۔

يَمُوْتُ قَبْلَ يَوْمِيْ هٰذَا

یعنی یہ میرے اس دن سے پیشتر مرے گا۔ یوم سے مراد جمعہ کا دن ہے جو کہ اصل میں خدا کا دن ہے۔‘‘

(البدر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۲؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۵)

(ب) ’’مولوی رسل بابا امرتسری...... طاعون سے پکڑا گیا اور اُس کے عین طاعون کے دنوں میں جمعہ کے روز مجھ کو الہام ہوا کہ يَمُوْتُ قَبْلَ يَوْمِيْ هٰذَا یعنی آئندہ جمعہ سے پہلے مر جائے گا چنانچہ وہ آئندہ جمعہ سے پہلے ۸؍دسمبر ۱۹۰۲ء کو ½۵ بجے صبح کے اس جہان فانی سے رخصت ہوا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۲، ۳۱۳)

۶؍دسمبر ۱۹۰۲ء (الف) ’’رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اِس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر مَیں ہوں اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ ۳ بھینسے[۱] آئے ہیں۔ ایک اُن میں سے میری طرف آیا تو مَیں نے اُسے مار کر ہٹا دیا پھر دوسرا آیا تو اُسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُرزور معلوم ہوتا تھا کہ مَیں نے خیال کیا

---

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’اس واقعہ کے دیکھنے کے ساتھ ہی مجھ کو تفہیم ہوئی کہ کوئی دشمن مقدمہ برپا کرے گا اور اس کے تین وکیل ہوں گے...... بعد میں کرم دین نے جہلم میں میرے پر مقدمہ کیا اور میری طلبی ہوئی اور وہ مقدمہ فوجداری اور سخت مقدمہ تھا اور جیسا کہ کشفی حالت میں ظاہر کیا گیا تین وکیل اُس کے تھے۔ آخر بموجب وعدۂ الٰہی وہ مقدمہ اس کا خارج ہوا۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۵)

کہ اَب اس سے مَفر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اُس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ مَیں نے اُس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اُس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ مَیں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر مَیں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اُس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی۔

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَ انْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ[1]

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسمِ اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اُسے نجات ہوگی۔ (البدر[2] جلد ا نمبر ۷ مورخہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۴)

(ب) ’’وَ مِنْ اٰيَاتِيْ مَا اَنْبَأَنِيَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ۔ فِيْ اَمْرِ رَجُلٍ لَئِيْمٍ وَ بُهْتَانِهِ الْعَظِيْمِ۔ وَاَوْحٰى اِلَيَّ اَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَخَطَّفَ عِرْضَكَ۔ ثُمَّ يَجْعَلُ نَفْسَهٗ غَرَضَكَ وَ اَرَانِيْ فِيْهِ رُؤْيَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ وَ اَرَانِيْ اَنَّ الْعَدُوَّ اَعَدَّ لِذَالِكَ ثَلٰثَةَ حُمَاةٍ لِّتَوْهِيْنٍ وَّ اِعْنَاتٍ۔ وَ رَأَيْتُ كَاَنِّيْ اُحْضِرْتُ مُحَاكَمَةً كَالْمَاْخُوْذِيْنَ۔ وَ رَأَيْتُ اَنَّ اٰخِرَ اَمْرِيْ نَجَاةٌ بِفَضْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ لَوْ بَعْدَ حِيْنٍ۔ وَبُشِّرْتُ اَنَّ الْبَلَآءَ يُرَدُّ عَلٰى عَدُوِّى الْكَذَّابِ الْمُهِيْنِ...... ثُمَّ قَعَدْتُّ كَالْمُنْتَظِرِيْنَ۔ وَمَا مَرَّ عَلٰى مَا رَأَيْتُ اِلَّا سَنَةٌ فَاِذَا ظَهَرَ قَدَرُ اللّٰهِ عَلٰى يَدِ عَدُوٍّ مُّبِيْنٍ اِسْمُهٗ كَرَمُ الدِّيْنِ۔‘‘

(مواہب الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۰)

ترجمہ۔ ’’اور منجملہ میرے نشانوں کے ایک یہ ہے کہ جو خدائے علیم و حکیم نے ایک لئیم شخص کی نسبت اور اس کے بہتانِ عظیم کی نسبت مجھے خبر دی اور مجھے اپنی وحی سے اطلاع دی کہ یہ شخص میری عزّت دُور کرنے کے لئے حملہ کرے گا اور انجام کار میرا نشانہ آپ بن جائے گا۔ اور خدا نے تین خوابوں میں یہ حقیقت میرے پر ظاہر

---

[1] (ترجمہ) اے میرے ربّ! ہر شے تیری خادم ہے۔ اے میرے ربّ! میری حفاظت کر اور میری نصرت کر اور مجھ پر رحم کر۔

’’فرمایا۔ یہ دعا ایک حرز اور تعویذ ہے۔ اور میرے دل میں اس وقت یہ بات پڑتی تھی کہ یہی اسم اعظم ہے۔ فرمایا کہ مَیں اس دعا کو اب التزاماً ہر نماز میں پڑھا کروں گا۔ آپ بھی پڑھا کریں۔ فرمایا۔ اس میں بڑی بات جو سچی توحید سکھاتی یعنی اللہ جلّشانہٗ کو ہی ضَارّ اور نَافِع یقین دلاتی ہے یہ ہے کہ اس میں سکھایا گیا ہے کہ ہر شے تیری خادم ہے یعنی کوئی موذی اور مضر شے تیرے ارادے اور اِذن کے بغیر کچھ بھی نقصان نہیں کر سکتی۔‘‘ (الحکم مورخہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

[2] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰ میں بھی یہی خواب باختلاف الفاظ درج ہے۔

کی اور خواب میں میرے پر ظاہر کیا کہ یہ دشمن تین حمایت کرنے والے اپنی کامیابی کے لئے مقرر کرے گا تا کہ کسی طرح اہانت کرے اور رنج پہنچاوے اور مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ گویا مَیں کسی عدالت میں گرفتاروں کی طرح حاضر کیا گیا ہوں اور مجھے دکھلایا گیا کہ انجام ان حالات کا میری نجات ہے۔ اگر چہ کچھ مدت کے بعد ہوا اور مجھے بشارت دی گئی کہ اس دشمن کذاب مہین پر بلا رَدّ کی جائے گی...... پھر مَیں انتظار کرتا رہا کہ کب یہ پیشگوئی کی باتیں ظہور میں آئیں گی پس جب ایک برس گزرا تو یہ مقدر باتیں کرم دین کے ہاتھ سے ظہور میں آگئیں (یعنی اس نے ناحق میرے پر فوجداری مقدمات دائر کئے)۔'' (حقیقۃ الوحی ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۵)

۶؍دسمبر ۱۹۰۲ء ''اِس خواب[1] کے بعد پھر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک گھوڑے کا سوار ملا۔ جب مَیں گھر کے قریب آیا تو ایک شخص نے میرے ہاتھ پر پیسے رکھے۔ مَیں نے خیال کیا کہ اس میں دوئی چوئی بھی ہوگی آگے آیا تو دیکھا کہ **فجّو**[2] (فضل نشان) کشمیری عورت بیٹھی ہے۔ پھر جب مسجد میں گیا تو دیکھا کہ ہزارہا آدمی بیٹھے ہیں اور کپڑے سب کے پُرانے معلوم ہوتے ہیں۔ مسجد میں اَور آگے بڑھا تو دیکھا ایک جنازہ رکھا ہوا ہے۔ اس کی بڑی سی چارپائی ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ کس کا جنازہ ہے۔'' (البدر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۲؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۴)

۸؍دسمبر ۱۹۰۲ء ''مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر وضو کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ زمین پولی[3] ہے اور اس کے نیچے ایک غار سی چلی جاتی ہے۔ مَیں نے اس میں پاؤں رکھا تو دھس گیا اور خوب یاد ہے کہ پھر مَیں نیچے ہی نیچے چلا گیا۔ پھر ایک جَست کر کے مَیں اُوپر آ گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مَیں ہوا میں تَیر رہا ہوں اور ایک گڑھا ہے مثل دائرے کے گول اور اس قدر بڑا جیسے یہاں[4] سے نواب صاحب کا گھر، اور مَیں اُس پر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر تَیر رہا ہوں۔ سیّد محمد احسن صاحب کنارہ پر تھے۔ مَیں نے اُن کو بُلا کر کہا کہ دیکھ لیجئے کہ عیسیٰؑ تو پانی پر چلتے تھے اور مَیں ہوا پر تَیر رہا ہوں اور میرے خدا کا فضل اُن سے بڑھ کر مجھ پر ہے۔ حامد علی میرے ساتھ ہے اور اُس گڑھے پر ہم نے کئی پھیرے کئے۔ نہ ہاتھ نہ پاؤں ہلانے پڑتے ہیں اور بڑی آسانی

۱؎ یعنی تین بھینسوں والا خواب (شمس)

۲؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) **فجّو** قادیان کے ایک شخص مسمّی غفّارا کی بیوی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں خادمہ تھی۔

۳؎ یعنی نرم اور کھوکھلی۔ (شمس)

۴؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہاں سے مراد مسجد مبارک ہے اور نواب صاحب کے گھر سے مراد نواب محمد علی خاں صاحب کا وہ مکان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کے ساتھ متصل تھا۔

سے اِدھر اُدھر تیر رہے ہیں۔ایک بجنے میں ۲۰ منٹ باقی تھے کہ مَیں نے یہ خواب دیکھا۔‘‘

(البدر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۲؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۵)

۹؍دسمبر ۱۹۰۲ء ’’گذشتہ شب کو مجھے یہ الہام ہوا ہے۔

سَلَامٌ عَلَیْكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ [۱]

پھر اس کے بعد الہام ہوا۔ سَلَامٌ عَلٰی اَمْرِكَ۔ صِرْتَ فَآئِزًا۔‘‘ [۲]

(البدر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۲؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۵۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۸)

۱۲؍دسمبر ۱۹۰۲ء ’’فرمایا کہ یہ الہام ہوا ہے اس کے ساتھ ایک اَور عجیب اور مبشّر فقرہ تھا وہ یاد نہیں رہا۔

یُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ۔‘‘ [۳]

(البدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۱۹؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۸)

۱۹؍دسمبر ۱۹۰۲ء ’’اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْ۔‘‘ [۴]

(البدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۶؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶۸۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۴)

۱۹؍دسمبر ۱۹۰۲ء ’’مغرب وعشاء کی نماز باجماعت ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے اور پھر تشریف لائے تو آپ نے اپنی تین رؤیا سنائیں جو کہ آپ نے پے در پے دیکھی تھیں۔

کہ ایک شخص نے ایک روپیہ اور پانچ چھوارے رؤیا میں دیئے۔

۱؎ (ترجمہ) یعنی اے ابراہیم! تجھ پر سلام۔ تیرے کاروبار پر سلامتی ہو اور تُو بامراد ہو گیا۔

(البدر مورخہ ۱۲؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۵)

۲؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔’’مولوی رُسل بابا...... ۸؍دسمبر ۱۹۰۲ء کو ساڑھے پانچ بجے صبح کے اس جہانِ فانی سے رخصت ہوا اور یہ میرا الہام اس کی موت سے پہلے شائع کیا گیا تھا اور الحکم میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ پھر ساتھ ہی مجھے یہ الہام ہوا سَلَامٌ عَلَیْكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ۔ سَلَامٌ عَلٰی اَمْرِكَ۔ صِرْتَ فَآئِزًا یعنی اے ابراہیم تیرے پر سلام تُو فتح یاب ہو گیا۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۲، ۳۱۳)

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) ایک آسمان سے آیا ہوا پکارنے والا پکار رہا ہے۔

۴؎ (ترجمہ از مرتّب) مَیں فوجیں لے کر آ رہا ہوں۔

اس کے بعد پھر غنودگی ہوئی تو دیکھا کہ تریاق القلوب کا ایک صفحہ دکھایا گیا ہے جس پر

عَلٰی شُکْرِ الْمَصَآئِبِ

لکھا ہوا ہے جس کے یہ معنے ہوئے کہ ھٰذِہٖ صِلَۃٌ عَلٰی شُکْرِ الْمَصَآئِبِ گویا یہ روپیہ اور چھوارے شکر المصائب کا صلہ ہے۔
تیسری دفعہ پھر کچھ ورق دکھائے گئے جن پر بیٹوں کے بارے میں کچھ لکھا ہوا تھا اور جو اس وقت یاد نہیں ہے۔‘‘

(البدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۶؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶۹)

۲۱؍دسمبر ۱۹۰۲ء ’’۲۱؍ و ۲۲؍دسمبر کے درمیان کی شب کو دو اور ۳ بجے کے درمیان یہ الہام ہوا۔

یَاْتِیْ عَلَیْکَ زَمَنٌ کَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰی۔‘‘[۱]

(البدر[۲] جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۶؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۱)

۲۲؍دسمبر ۱۹۰۲ء (الف) ’’اِنَّہٗ کَرِیْمٌ تَمَشّٰی اَمَامَکَ وَعَادٰی مَنْ عَادٰی‘‘[۳]

(البدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۶؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۱۔ البدر جلد ۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۲؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۶۔
الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۳، ۱۴)

(ب) فرمایا۔ کل جو الہام ہوا تھا یَاْتِیْ عَلَیْکَ زَمَنٌ کَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰی یہ اسی الہام کے آگے معلوم ہوتا ہے جہاں ایک الہام کا قافیہ جب دوسرے الہام سے ملتا ہے خواہ وہ الہامات ایک دُوسرے سے دس دن کے فاصلہ سے ہوں مگر مَیں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں کا تعلق آپس میں ضرور ہے یہاں بھی موسیٰ اور عادٰی کا قافیہ ملتا ہے اور پھر توریت میں اس قسم کا مضمون ہے کہ خدا نے موسیٰ کو کہا کہ تُو چل مَیں تیرے آگے چلتا ہوں۔‘‘

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۲؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۶)

۲۳؍دسمبر ۱۹۰۲ء نماز فجر سے پیشتر حضرت اقدس نے یہ رؤیا سنائی۔

’’مَیں کسی اَور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ ایک دو آدمی ساتھ ہیں۔ کسی نے کہا راستہ بند

۱؎ (ترجمہ) یعنی تیرے پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جیسے موسیٰ پر آیا تھا۔ (البدر مورخہ ۲۶؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۱)

۲؎ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱ میں اس الہام کی تفصیل یوں درج ہے۔ ’’۲۱؍دسمبر کی رات کو جس کی صبح کو ۲۲؍دسمبر تھی اور جو اخیر عشرہ رمضان کی پہلی رات تھی آپ کو یہ الہام ہوا۔ یَاْتِیْ عَلَیْکَ زَمَانٌ کَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰی۔ فرمایا۔ اس زمانہ میں جو بیس پچیس برس کے قریب ہوتا ہے یہ الہام کبھی نہیں ہوا۔ موسیٰ کا نام تو کئی الہاموں میں رکھا گیا ہے۔‘‘

۳؎ (ترجمہ) یعنی وہ کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے جس نے تیری عداوت کی گویا اس کی عداوت کی۔

(البدر مورخہ ۲۶؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۱)

ہے۔ ایک بڑا بحرِ ذخّار چل رہا ہے۔ مَیں نے دیکھا تو واقعی میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے اور پیچیدہ ہو ہو کر چل رہا ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے۔“

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۲؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۶)

۲۵؍دسمبر ۱۹۰۲ء ”۲۵؍دسمبر ۱۹۰۲ء کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک وحی ہوئی تھی جو میری طرف سے بطور حکایت تھی اور وہ یہ ہے۔ اِنِّیْ صَادِقٌ وَ سَیَشْھَدُ اللّٰہُ لِیْ۔“[۱]

(ترجمہ) میں صادق ہوں اور صادق ہوں۔ عنقریب خدا تعالیٰ میری گواہی دے گا۔“

(اشتہار مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۹۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۹۰۲ء (الف) ”اِنِّیْ اَنَا الصَّاعِقَۃُ۔“[۲]

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۹؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۶۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۱ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

(ب) ”مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نیا اِسم ہے آج تک کبھی نہیں سنا۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ بے شک۔ اِسی طرح طاعون کی نسبت جو الہامات ہیں وہ بھی ہیں۔ جیسے اُفْطِرُ وَاَصُوْمُ۔ یہ بھی کیسے لطیف الفاظ ہیں۔ گویا خدا فرماتا ہے کہ طاعون کے متعلق میرے دو کام ہوں گے۔ کچھ حصّہ چُپ رہوں گا یعنی روزہ رکھوں گا اور کچھ افطار کروں گا اور یہی واقعہ ہم چند سال سے دیکھتے ہیں۔ شدّت گرمی اور شدّت سردی کے موسم میں طاعون دب جاتی ہے گویا وہ اَصُوْمُ کا وقت ہے اور فروری، مارچ، اکتوبر وغیرہ میں زور کرتی ہے، وہ گویا اِفْطَار کا وقت ہوتا ہے اور اسی لطیف کلام میں سے ہے۔ اِنِّیْ اَنَا الصَّاعِقَۃُ۔“

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۹؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۶)

(ج) ۳۱؍دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ، حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔

”ایک دفعہ ایک خاکروبہ نے ایک جگہ سے مَیلا اُٹھایا اور اس کا ایک حصّہ چھوڑ دیا۔ مَیں جو مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا مجھے نظر آیا کہ اس نے ایک حصّہ چھوڑ دیا ہے تو مَیں نے اُس خاکروبہ سے کہا وہ سن کر حیران ہوئی کہ

---

[۱] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۷ اور الحکم مورخہ ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۴ میں یہ الہام ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۲ء کے حوالہ سے ان الفاظ میں درج ہے۔ ”اِنِّیْ صَادِقٌ صَادِقٌ وَ سَیَشْھَدُ اللّٰہُ لِیْ۔“

[۲] (ترجمہ از مرتّب) مَیں ہی صاعقہ ہوں۔

اس نے اندر بیٹھے کیسے دیکھ لیا۔ مَیں نے اس پر خدا کا شکر کیا کہ یہ باوجود مَیلے کے سر پر موجود ہونے کے نہیں دیکھ سکتی حالانکہ مجھے اس نے اس قدر دُور دراز فاصلہ سے دکھلا دیا۔'' (البدر جلد ۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۴)

۱۹۰۲ء یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو فرمایا۔

'' ایک دفعہ مجھے ایک فرشتہ آٹھ یا دس سالہ لڑکے کی شکل پر نظر آیا۔ اُس نے بڑے فصیح اور بلیغ الفاظ میں کہا کہ

خدا تمہاری ساری مُرادیں پُوری کرے گا۔''

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

یکم جنوری ۱۹۰۳ء بروز پنج شنبہ (الف) ''اوّل ایک خفیف خواب میں جو کشف کے رنگ میں تھا مجھے دکھایا گیا کہ مَیں نے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے۔ پھر وہ کشفی حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل ہوگئی چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

يُبْدِيْ لَكَ الرَّحْمَانُ شَيْئًا[۱]۔ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ۔ بِشَارَةٌ تَلَقَّاهَا النَّبِيُّوْنَ۔

ترجمہ۔ خدا جو رحمان ہے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا۔ خدا کا امر آ رہا ہے۔ تم جلدی نہ کرو۔ یہ ایک خوش خبری ہے جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔

صبح ۵ بجے کا وقت تھا۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء و یکم شوال ۱۳۲۰ھ روزِ عید، جب میرے خدا نے مجھے یہ خوش خبری دی۔'' (اشتہار یکم جنوری ۱۹۰۳ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۹۱، ۲۹۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء مندرجہ الحکم[۲] جلد ۷ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱)

---

[۱] حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ ''شیء سے مراد کوئی عظیم الشان بات ہے۔ اس کی عظمت کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے اس کو پوشیدہ رکھا ہے کیونکہ چھپانے میں ایک عظمت ہوتی ہے جیسے جنّت کے انعامات کے لئے فرمایا ہے۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ[۳] کھانے پر جیسے دسترخوان ہوتا ہے۔ اُس کے چھپانے میں بھی ایک عظمت ہی مقصود ہوتی ہے۔ غرض یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے۔'' (الحکم مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

[۲] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۵ میں بھی یہ الہامات مع خواب درج ہیں۔

[۳] (ترجمہ از ناشر) کوئی جان نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کیا مخفی رکھا گیا ہے۔ (السّجدة:۱۸)

(ب) ’’حضرت اقدسؑ تشریف لائے تو کمر کے گرد ایک صافہ لپیٹا ہوا تھا۔ فرمایا کہ کچھ شکایت درد گردہ کی شروع ہو رہی ہے اِس لئے مَیں نے باندھ لیا ہے ذرا غنودگی ہوئی تھی اس میں الہام ہوا ہے۔

تا عَودِ صحت[1]

فرمایا کہ۔ صحت تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے جب تک وہ ارادہ نہ کرے کیا ہو سکتا ہے۔‘‘

(البدر جلد ا نمبر ۱۱ مورخہ ۹؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۵)

۲؍جنوری ۱۹۰۳ء ’’ فرمایا رات مجھے الہام ہوا۔

جَآءَنِیْ اٰئِلٌ وَّاخْتَارَ۔ وَ اَدَارَ اِصْبَعَہٗ وَ اَشَارَ۔ یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنَ الْعِدَا وَیَسْطُوْ بِکُلِّ مَنْ سَطَا۔[2] آئل جبرائیل ہے، فرشتہ بشارت دینے والا۔

فرمایا۔ آئل اصل میں ایالت سے ہے یعنی اصلاح کرنے والا جو مظلوم کو ظالم سے بچاتا ہے۔ یہاں جبرئیل نہیں کہا، آئل کہا۔ اس لفظ کی حکمت یہی ہے کہ وہ دلالت کرے کہ مظلوم کو ظالموں سے بچاوے۔ اس لئے فرشتہ کا نام ہی آئل رکھ دیا۔ پھر اُس نے اُنگلی ہلائی کہ چاروں طرف کے دشمن۔ اور اشارہ کیا کہ یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنَ الْعِدَا وغیرہ۔

یہ بھی اُس پہلے الہام سے ملتا ہے اِنَّہٗ کَرِیْمٌ تَمَشّٰی اَمَامَکَ وَعَادٰی مَنْ عَادٰی۔ وہ کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے جس نے تیری عداوت کی اُس کی عداوت کی۔ چونکہ آئل کا لفظ لُغت میں مل نہ سکتا ہوگا یا زبان میں کم مستعمل ہوتا ہوگا اس لئے الہام نے خود اس کی تفصیل کر دی ہے۔‘‘

(البدر[3] جلد ا نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

۹؍جنوری ۱۹۰۳ء ’’اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ اَتٰی۔ رَکَلَ[4] وَ رَکَا۔ فَطُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ وَ رَاٰی۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) بحالیٔ صحت تک۔

[2] (ترجمہ) آیا میرے پاس آئل، اور اُس نے اختیار کیا (یعنی چُن لیا تجھ کو) اور گھمایا اُس نے اپنی اُنگلی کو، اور اشارہ کیا کہ خدا تجھے دشمنوں سے بچاوے گا اور ٹوٹ کر پڑے گا اُس شخص پر جو تجھ پر اُچھلا۔ (البدر مورخہ ۱۶؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

[3] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۵، ۶ میں یہ فقرہ ’’پھر اُس نے اُنگلی ہلائی کہ چاروں طرف کے دشمن۔ اور اشارہ کیا کہ یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنَ الْعِدَا وغیرہ۔‘‘ درج نہیں۔

[4] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) الحکم میں وَ رَکَلَ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴ پر بھی ’’واوٗ‘‘ کے ساتھ لکھا ہے۔

قُتِلَ خَیْبَۃً ۔ وَ زِیْدَ ھَیْبَۃً ۔ ‘‘[۱]

(البدر جلد ا نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۶۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۲ مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶ حاشیہ)

(ترجمہ) ’’خدا کا وعدہ آیا اور زمین پر ایک پاؤں مارا۔ اور خلل کی اصلاح کی۔ پس مبارک وہ جس نے پایا اور دیکھا۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴)

’’ایسی حالت میں مارا گیا کہ اس کی بات کو کسی نے نہ سنا اور اس کا مارا جانا ایک ہیبت ناک امر تھا۔ یعنی لوگوں کو بہت ہیبت ناک معلوم ہوا اور اس کا بڑا اثر دلوں پر ہوا۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۷۵ حاشیہ)

۱۱؍جنوری ۱۹۰۳ء (الف) ’’ثُمَّ فِیْ یَوْمٍ مِّنَ الْاَیَّامِ ۔ اُرِیْتُ قِرْطَاسًا مِّنْ رَّبِّ الْعَلَّامِ ۔ وَ اِذَا نَظَرْتُ فَوَجَدْتُّ عُنْوَانَہٗ بَقِیَّۃُ الطَّاعُوْنِ ۔ وَ عَلٰی ظَھْرِہٖ اِعْلَانٌ مِّنِّیْ کَاَنِّیْ اَشَعْتُ مِنْ عِنْدِیْ وَاقِعَۃَ ذٰلِکَ الْمَنُوْنِ ۔‘‘[۲] (مواہب الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۲۸)

(ب) ’’اب طاعون سر پر ہے اور جہاں تک مجھے خدا تعالیٰ سے علم دیا گیا ہے ابھی بہت سا حصّہ اس کا باقی ہے۔‘‘ (لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۷۴)

۱؎ اس الہام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’ایک صریح وحی الٰہی صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی نسبت ہوئی تھی جبکہ وہ زندہ تھے بلکہ قادیان میں ہی موجود تھے۔‘‘

(دیکھیے حاشیہ اشتہار ۱۶؍اکتوبر ۱۹۰۳ء مندرجہ تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۷۵ حاشیہ)

۲؎ (ترجمہ از ناشر) ایک دن خدائے علیم کی طرف سے مجھے ایک کاغذ دکھایا گیا اور جب میں نے اس پر نگاہ ڈالی تو میں نے اس پر بَقِیَّۃُ الطَّاعُوْن (طاعون کا باقی ماندہ حصہ) کا عنوان لکھا ہوا پایا اور اس کی پشت پر میری طرف سے ایک اعلان رقم ہے۔ گویا میں نے اپنی طرف سے ان اموات کا واقعہ شائع کیا۔

(نوٹ از ناشر) یہ الہام الحکم مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶ حاشیہ اور بدر مورخہ ۱۶؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۴ میں یوں درج ہے۔

’’فرمایا کہ ابھی فجر کو مَیں نے ایک خواب دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے۔ اس کے ایک طرف کچھ اشتہار ہے اور دوسری طرف ہماری طرف سے لکھا ہوا ہے۔ جس کا عنوان یہ ہے۔ بَقِیَّۃُ الطَّاعُوْنِ ۔‘‘

۱۲؍جنوری ۱۹۰۳ء ’’مَیں نے دیکھا کہ میری بیوی نے ایک روپیہ مجھ کو دیا ہے اور کہا کہ یہ تمہارے لئے روپیہ نذر ہے۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱)

۱۳؍جنوری ۱۹۰۳ء ’’[1] ۱ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ ۲ اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ۔ ۳ اَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ ۴ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ وَ سِرُّکَ سِرِّیْ۔ ۵ اَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا مَعَکَ وَ سِرُّکَ سِرِّیْ۔ ۶ اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ وَ کُلَّمَا اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ۔

۷ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ۔ ۸ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ (النَّاسِ) یَحْمَدُکَ اللّٰہُ مِنْ عَرْشِہٖ۔ ۹ وَ یَحْمَدُکَ اللّٰہُ وَ یَمْشِیْ اِلَیْکَ۔ ۱۰ اَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ ۱۱ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ وَسِرُّکَ سِرِّیْ۔ ۱۲ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ ۱۳ یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ ۱۴ وَاَنْتَ مَعِیْ وَ اَنَا مَعَکَ۔ ۱۵ سِرُّکَ سِرِّیْ۔ ۱۶ اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ وَ کُلَّمَا اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ۔ ۱۷ اَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ حَضْرَتِیْ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱)

۱۹۰۳ء ’’وَاِنَّہٗ بَشَّرَنِیْ وَقَالَ۔ لَا اُبْقِیْ لَکَ فِی الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا۔
وَ قَالَ۔ یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ وَ ھُوَ الْوَلِیُّ الرَّحْمٰنُ۔‘‘[2]
(مواہب الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۵)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۱ مَیں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کرے گا۔ ۲ مَیں اس شخص کی اعانت کروں گا جو تیری اعانت کرے گا۔ ۳ تُو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ ۴ مَیں نے تجھے اپنے لئے چُن لیا اور تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ۵ تُو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ۶ جب تو غضبناک ہوتا ہے تو مَیں غضبناک ہوتا ہوں اور جب تو محبّت کرتا ہے تو مَیں محبّت کرتا ہوں۔ ۷ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ ۸ پس وقت آ گیا ہے کہ تیری مدد کی جائے اور تجھے لوگوں میں مشہور کیا جائے۔ اللہ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ۹ اور اللہ تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ ۱۰ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ ۱۱ مَیں نے تجھے اپنے لئے چُن لیا اور تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ۱۲ میرے نزدیک تیرا وہ مرتبہ ہے جس کو لوگ نہیں جانتے۔ ۱۳ اے میرے احمد! تُو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ ۱۴ اور تُو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ ۱۵ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ۱۶ جب تُو غضب ناک ہوتا ہے تو مَیں غضبناک ہوتا ہوں اور جب تُو محبّت کرتا ہے تو مَیں محبّت کرتا ہوں۔ ۱۷ تُو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ مَیں نے تجھ کو اپنے لئے چُن لیا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اور اس نے مجھے بشارت دی اور فرمایا۔ مَیں تیرے متعلق رُسوا کن باتوں کا ذکر تک نہیں چھوڑوں گا۔ اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت اپنی طرف سے کرے گا اور وہی بے حد رحم کرنے والا دوست ہے۔

۱۶؍جنوری ۱۹۰۳ء[1] ”سفر میں الہام۔

اُرِیْکَ[2] بَرَکَاتٍ مِّنْ کُلِّ طَرَفٍ۔“[3] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲)

۱۹؍جنوری ۱۹۰۳ء ”بوقت واپسی[4] ۱۹؍جنوری ۱۹۰۳ء۔ ۱ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ۔ ۲ غَاسِقُ اللّٰہِ۔“[5]

اس سے پہلا الہام

”۳ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ۔ ۴ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ ۵ یَا جِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَ الطَّیْرَ۔“[6]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲، ۳)

---

[1] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ اور البدر مورخہ ۲۳ و ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷ و ۹ میں یہ الہام درج ہے نیز البدر صفحہ ۷ میں تحریر ہے کہ مورخہ ۱۵؍جنوری ۱۹۰۳ء کو لاہور میں کثرت سے بار بار یہ الہام ہوا۔

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی[7] کہ جب مَیں جہلم کے قریب پہنچا۔ تو تخمیناً دس ہزار سے زیادہ آدمی ہوگا کہ وہ میری ملاقات کے لئے آیا اور تمام سڑک پر آدمی تھے اور ایسے انکسار کی حالت میں تھے کہ گویا سجدے کرتے تھے اور پھر ضلع کی کچہری کے اردگرد اس قدر لوگوں کا ہجوم تھا کہ حکام حیرت میں پڑ گئے۔ گیارہ سَو آدمیوں نے بیعت کی اور قریباً دوسو کے عورت بیعت کر کے اس سلسلہ میں داخل ہوئی اور کرم دین کا مقدمہ جو میرے پر تھا خارج کیا گیا اور بہت سے لوگوں نے ارادت اور انکسار سے نذرانے دیئے اور تحفے پیش کئے اور اِس طرح ہر ایک طرف سے برکتوں سے مالا مال ہو کر قادیان میں واپس آئے اور خدا تعالیٰ نے نہایت صفائی سے وہ پیشگوئی پوری کی۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۴)

[3] (ترجمہ) یعنی مَیں ہر ایک جانب سے تجھے اپنی برکتیں دکھاؤں گا۔“ (البدر مورخہ ۲۳، ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹)

[4] (نوٹ از ناشر) جہلم سے واپسی پر یہ الہام ہوا۔ الحکم مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ اور البدر مورخہ ۲۳، ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷ میں اس کی تاریخ ۱۸؍جنوری ۱۹۰۳ء درج ہے۔

[5] (ترجمہ از مرتّب) ۱ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز پر تجھے ترجیح دی۔ ۲ وہ قمر جس کو خسوف لگے گا۔

[6] (ترجمہ از مرتّب) ۳ مَیں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا۔ ۴ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ ۵ اے پہاڑو! اِس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھک جاؤ اور اے پرندو! تم بھی۔

---

[7] نیز تحریر فرمایا۔ ”راستہ میں لاہور سے آگے گوجرانوالہ اور وزیر آباد اور گجرات وغیرہ اسٹیشنوں پر اس قدر لوگ ملاقات کے لئے آئے کہ اسٹیشنوں پر انتظام رکھنا مشکل ہوگیا۔ ٹکٹ پلیٹ فارم ختم ہونے کی وجہ سے لوگ بلا ٹکٹ پلیٹ فارم پر چلے گئے اور بعض مقامات پر گاڑی کو کثرت ہجوم کی وجہ سے زیادہ دیر تک ٹھہرایا گیا اور نہایت نرمی سے زائروں کو ملازمین ریل نے گاڑی سے علیحدہ کیا۔ بعض جگہ کچھ دُور تک لوگ گاڑی کو پکڑے ہوئے ساتھ چلے گئے۔ خوف تھا کہ کوئی آدمی نہ مر جائے۔ ان واقعات کو مخالف اخباروں نے بھی مثل ”پنجۂ فولاد“ کے شائع کیا تھا۔ منہ“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۴ حاشیہ)

۱۹؍جنوری ۱۹۰۳ء جہلم سے واپس قادیان آ کر الہام ہوا۔

''آفَانِیْنُ اٰیَاتٍ۔''[۱] (الحکم جلد ۷ نمبر ۴ مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۲۰؍جنوری ۱۹۰۳ء ''میں نے دیکھا کہ گویا میں موسیٰ ہوں اور دریائے نیل پر کھڑا ہوں۔ پاس میرے بنی اسرائیل ہیں۔ اتنے میں فرعون مع اپنے تمام لشکر کے آ پہنچا تب میری جماعت نے کہا کہ اب ہم پکڑے گئے اس وقت بہت سختی اور زور سے میں نے کہا۔ '' کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ۔''[۲]

اس کے ساتھ ہی آنکھ کھل گئی اور یہی زبان پر جاری تھا۔''[۳] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱)

۲۱؍جنوری ۱۹۰۳ء ۱۔ ''خواب میں مَیں نے دیکھا کہ کرم الدین کو کچھ سزا ہو گئی ہے۔

پھر اس کے بعد یہ الہام ہوا۔ ''ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ۔''[۴]

۲۔ '' نوفرزند کی نسبت الہام ہوا۔ غَاسِقُ اللّٰهِ

یعنی وہ قمر جس کو خسوف لگے گا۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲)

۲۲؍جنوری ۱۹۰۳ء (الف) ''رَاَیْتُ[۵] فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ اِمْرَءَتِیْ جَآءَتْنِیْ وَ عَلَیْھَا ثَوْبٌ کَالْمُحْرِمِ

---

[۱] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۳؍و ۳۰؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۷ میں یہ الہام مع ترجمہ یوں درج ہے۔ ''جہلم سے واپسی پر حضرت اقدس کو ایک اور الہام ہوا۔ آفَانِیْنُ اٰیَاتٍ۔ (گوناگوں نشانات)''

[۲] (ترجمہ از مرتّب) نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ میرا ربّ میرے ساتھ ہے۔ وہ ضرور میرے لئے رستہ نکالے گا۔

[۳] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ کے علاوہ البدر مورخہ ۲۳، ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷ میں بھی ۱۹؍جنوری ۱۹۰۳ء کے تحت یہ رؤیا یوں درج ہے۔

''مَیں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور مَیں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اُٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکرِ کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے و گاڑیوں و رتھوں کے ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آ گیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلّاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے۔ تو مَیں نے بلند آواز سے کہا۔ کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ۔ اتنے میں مَیں بیدار ہو گیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے۔''

[۴] (ترجمہ از مرتّب) یہ اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے۔

[۵] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میری بیوی میرے پاس آئی ہے اور اس پر گویا احرام والے کپڑے

وَجَلَسَتْ عِنْدِیْ۔ وَقَالَتْ لَوْ مِتُّ فَعَلَیْكَ اَنْ تَغْسِلَنِیْ اَنْتَ لَا غَیْرُكَ۔ وَ اَرَادَتْ عِنْدَ وَضْعِ الْحَمْلِ۔ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ اَحْسَسْتُ زَلْزَلَةً خَفِیْفَةً وَّ مَا اَعْقَبَهَا ضَرَرٌ۔ وَخَرَجْتُ اَنَا وَ زَوْجَتِیْ مِنْ مَّكَانِ السَّقْفِ اِلَى الْفِنَآءِ وَ كَانَ هٰذَا یَوْمُ الْخَمِیْسِ ۲۲ شوال ۱۳۲۰ھ وَ اَحْسَسْتُ فِیْ نَفْسِیْ فِیْ وَقْتِ قَوْلِ زَوْجَتِیْ كَاَنَّ جِبْرَئِیْلَ قَاعِدٌ عِنْدِیْ۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲)

(ب) ''رات کو مَیں نے دیکھا کہ ایک بڑا زلزلہ آیا مگر اس سے کسی عمارت وغیرہ کا نقصان نہیں ہوا۔''

(البدر[1] جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۶)

۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء ''مَیں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مَیں ایک مضمون شائع کرنے لگا ہوں۔ گویا کرم الدین کے مقدّمہ کے بارے میں کہ آخری نتیجہ کیا ہوا۔ اور مَیں اس پر یہ عنوان لکھنا چاہتا ہوں۔

تَفْصِیْلُ[2] مَا صَنَعَ اللّٰهُ فِیْ هٰذَا الْبَاْسِ بَعْدَ مَا اَشَعْنَاهُ فِی النَّاسِ۔ قَدْ بَعُدُوْا مِنْ مَّآءِ الْحَیَاةِ۔ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِیْقًا۔''[3] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

۲۶ جنوری[4] ۱۹۰۳ء ''مجھے جو قریب دو ماہ سے کھانسی ہے آج میں نے دیکھا کہ گویا مولوی محمد احسن نے

بقیہ حاشیہ۔ ہیں اور میرے پاس بیٹھ گئی اور کہا کہ اگر مَیں مر جاؤں تو مجھے آپ ہی غسل دیں۔ اور اس وقت اس نے وضع حمل کے وقت مرنا مراد لیا۔ پھر اس کے بعد مَیں نے ایک خفیف سا زلزلہ محسوس کیا جس سے کوئی نقصان نہیں ہوا اور مَیں اور میری بیوی مکان کے اندر سے صحن میں نکل آئے۔ اور یہ جمعرات کا دن اور تاریخ ۲۲ شوال ۱۳۲۰ھ تھی۔ اور مَیں نے اپنی بیوی کے قول کے وقت اپنے دل میں محسوس کیا گویا حضرت جبرئیل میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔

[1] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴ اور البدر ۲۳ و ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷ میں بھی یہ رؤیا درج ہے۔

[2] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۶۔ البدر مورخہ ۲۳ و ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷ اور الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ میں یہ الہام مع تفصیل ان الفاظ میں درج ہے۔

''فرمایا۔ آج ایک کشف میں دکھایا گیا۔ تَفْصِیْلُ مَا صَنَعَ اللّٰهُ فِیْ هٰذَا الْبَاْسِ بَعْدَ مَا اَشَعْتُهٗ فِی النَّاسِ۔ اس کے بعد الہامی صورت ہوگئی اور زبان پر یہی جاری تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ کے متعلق جو قبل از وقت پیشگوئی کے رنگ میں بتلایا گیا تھا اب اس کی تفصیل ہوگی۔''

[3] (ترجمہ از مرتّب) تفصیل ان کارناموں کی جو خدا نے اس جنگ میں کئے۔ بعد اس کے کہ ہم نے اس پیشگوئی کو لوگوں میں شائع کیا۔ وہ زندگی کے پانی سے دُور ہو گئے ہیں۔ پس تُو انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

[4] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴ کے علاوہ البدر مورخہ ۲۳ و ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷ میں یہ رؤیا ۲۵ جنوری کے تحت یوں درج ہے۔ ''مجھے کھانسی کی کمال تکلیف تھی۔ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ

جو مجھے ایک دوا دی ہے سپاری جیسی شکل ہے اور کچھ جائفل کی شکل ہے ٹکڑے جائفل کے معلوم ہوتے ہیں جوان کے ہاتھ میں ہیں پھر میری آنکھ کھل گئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

۲۸؍جنوری ۱۹۰۳ء (الف) ’’اس وقت مجھے اوّل ایک کشفی صورت میں خواب کے ذریعہ سے دکھلایا گیا ہے کہ میرے گھر میں (یعنی اُمّ المؤمنین) کہتے ہیں کہ اگر مَیں فوت ہو جاؤں تو میری تجہیز و تکفین آپ خود اپنے ہاتھ سے کرنا۔ اس کے بعد مجھے ایک بڑا منذر الہام ہوا ہے۔ غَاسِقُ اللّٰہِ۔‘‘[۱]

(البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

(ب) ’’ مجھے اس کے یہ معنے[۲] معلوم ہوئے ہیں کہ جو بچہ[۳] میرے ہاں پیدا ہونے والا ہے۔

بقیہ حاشیہ۔ مولوی محمد احسن صاحب مجھے ایک گانٹھ سونٹھ یا سپاری کی اور جائفل دے رہے ہیں کہ اسے منہ میں رکھو۔ اس خواب کے بعد مجھے دو گھنٹہ تک بالکل آرام رہا اور اب بھی تکلیف تو ہے مگر بہت کم اور ۲۶؍جنوری کی سیر میں آپ نے فرمایا۔ رات کو مَیں نے سونٹھ اور جائفل منہ میں رکھا تھا۔ اس سے کھانسی کو بہت ہی آرام ہے۔‘‘

[۱] (نوٹ از الحکم) ’’۲۸؍جنوری ۱۹۰۳ء آج صبح کو چار ساڑھے چار بجے کے قریب مشکوئے معلّی میں صاحبزادی پیدا ہوئی جس کے متعلق گزشتہ شب کو پیدا ہونے سے پہلے غَاسِقُ اللّٰہِ کا الہام ہوا تھا۔ الحکم[۴] کی گزشتہ اشاعت میں جو یہ درج ہوا ہے کہ الہام بعد میں ہوا تھا یہ سہو ہوا ہے۔ اصل یوں ہے کہ بچہ پیدا ہونے سے قریباً چار گھنٹے پیشتر یہ الہام حضرت اقدسؑ کو ہوا تھا جو اس وقت آپ نے تشریف لا کر مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب کو سنایا اس قت رات کے ۱۲ بجے تھے۔ حضرت حجۃ اللہ نے مولوی صاحب کے دروازہ پر دستک دی۔ مولوی صاحب نے جب پوچھا کہ کون ہے تو فرمایا غلام احمد۔ پھر آپ نے یہ الہام مولوی صاحب کو سنایا اور ایک رؤیا بھی سنائی جو اسی وقت دیکھی تھی کہ حضرت حجۃ اللہ کو حضرت ام المؤمنین کہتی ہیں کہ اگر میرا انتقال ہو جاوے تو آپ اپنے ہاتھ سے میری تجہیز و تکفین کریں۔‘‘ (الحکم مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴)

[۲] حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ’’میں نے اِس سے پیشتر یہ خیال کیا تھا کہ چونکہ عنقریب گھر میں وضع حمل ہونے والا ہے۔ تو شاید مولود کی وفات پر یہ لفظ دلالت کرتا ہے۔ مگر بعد میں غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اس سے مراد ابتلا ہے اجتہادی امور ایسے ہی ہوا کرتے ہیں کہ اوّل خیال کسی اور طرف چلا جاتا ہے غرضیکہ اس کے معنے ہوئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی امر بطور ابتلا کے ہے اور اس سے جماعت کا ابتلا مُراد نہیں ہے بلکہ منکرین کا جو کہ جہالت، نادانی، افترا سے کام لیتے ہیں...... تاریکی جب خدا کی طرف منسوب ہو تو دشمن کی آنکھ میں ابتلاء کا موقع اس سے مراد ہوتا ہے اور اس لئے اس کو غاسق اللہ کہتے ہیں۔‘‘ (البدر مورخہ ۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۳)

[۳] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ بچہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ تھیں جو ۲۸؍جنوری ۱۹۰۳ء کو ساڑھے چار بجے کے قریب پیدا ہوئیں اور ۳؍ستمبر ۱۹۰۳ء کو فوت ہوئیں۔ دیکھئے غیر معمولی پرچہ الحکم مورخہ ۳؍دسمبر ۱۹۰۳ء۔

[۴] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵

وہ زندہ نہ رہے گا۔'' (البدر جلد ۲ نمبر ۱ و ۲ مورخہ ۲۳ و ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸)

(ج) ۲۸؍جنوری ۱۹۰۳ء م ۲۸؍شوال ۱۳۲۰ھ

۱۔ ''۱ سَیُکْرِمُکَ[1] اللّٰہُ اِکْرَامًا عَجَبًا۔[2]

۲ اس کے ساتھ دیکھا کہ ایک قیمتی چوغہ سنہری رنگ کا میرے پاس ہے میں نے کہا کہ میں اس کو عید کے دن پہنوں گا۔

۳ پھر دیکھا کہ جہلم کی کچہری میں ہم ہیں اور سنسار چند کے کمرہ میں نہیں بلکہ کسی اور حاکم کے کمرہ کی طرف جا رہے ہیں۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

۲۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ عِبَادِہٖ یُوَاسِیْکَ۔''[3] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۔

البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳؍ و ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۴ مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۲۹؍جنوری ۱۹۰۳ء ''اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ اُصَلِّیْ وَ اَصُوْمُ۔ یَا جِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَ الطَّیْرَ۔ قَدْ بَعُدُوْا مِنْ مَّآءِ الْحَیَاۃِ فَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔''[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء ۱۔ ''لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنْ رِّجَالِکُمْ۔''[5]

۲۔ ''اسی[6] رات خواب میں دیکھا کہ گویا زارِ روس کا سوٹا میرے ہاتھ میں ہے اور اس میں پوشیدہ طور پر

---

[1] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۳؍و ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸ اور الحکم مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ میں یہ الہام ان الفاظ میں درج ہے۔ ''سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا۔'' نیز البدر مورخہ ۲۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۳ میں تحریر ہے کہ ''اس الہام میں عَجَبًا کا لفظ بتلاتا ہے کہ کوئی نہایت ہی مؤثر بات ہے۔''

[2] (ترجمہ از ناشر) عنقریب اللہ تعالیٰ عجیب طور پر تیری بزرگی ظاہر کردے گا۔

[3] (ترجمہ) خدا اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔ وہ تیری غمخواری کرے گا۔ (البدر مورخہ ۶؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۴)

[4] (ترجمہ از مرتّب) مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ مَیں خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عذاب کو روکوں گا اے پہاڑو اور اے پرندو! میرے اس بندہ کے ساتھ وجد اور رقّت سے میری یاد کرو۔ وہ زندگی کے پانی سے دُور ہو گئے ہیں۔ پس تو انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

[5] (ترجمہ از مرتّب) تمہارے خاص آدمیوں میں سے کوئی نہیں مرے گا۔

(نوٹ) البدر میں درج ہے کہ اس الہام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ''اس کے حقیقی معنے کہ تمہارے رِجال میں کوئی نہ مرے گا تو ہو نہیں سکتے کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا ہے۔ مگر اس کے مفہوم کا پتہ نہیں ہے۔ شاید کوئی اَور معنے ہوں۔'' (البدر مورخہ ۶؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۴)

[6] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یعنی جس رات الہام ''لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنْ رِّجَالِکُمْ'' ہوا تھا۔

بندوق کی نالی بھی ہے۔دونوں کام نکالتا ہے۔

اور پھر دیکھا کہ وہ بادشاہ جس کے پاس بوعلی سینا تھا اس کی کمان میرے پاس ہے اور مَیں نے اس کمان سے ایک شیر کی طرف تیر چلایا ہے اور شاید بوعلی سینا بھی میرے پاس کھڑا ہے اور وہ بادشاہ بھی۔''[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴)

۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء '' اِنَّ اللّٰہَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ''[۲] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴)

۱۹۰۳ء '' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اَرْبَعَۃً مِّنَ الْبَنِیْنَ وَ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ مِنَ الْاِحْسَانِ۔ وَ بَشَّرَنِیْ بِخَامِسٍ فِیْ حِیْنٍ مِّنَ الْاَحْیَانِ۔'' (مواہب الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۰)

یعنی اللہ تعالیٰ کو حمد وثنا ہے جس نے پیرانہ سالی میں چار لڑکے مجھے دیئے اور اپنا وعدہ پورا کیا......(اور) پانچواں لڑکا جو چار سے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونے والا تھا، اُس کی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا[۳] ہوگا۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹)

۲؍فروری ۱۹۰۳ء '' ۱ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ ۲ وَاُصَلِّیْ وَ اَصُوْمُ۔ ۳ وَ اُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ۔ ۴ سَنُنْجِیْکَ۔ ۵ سَنُعْلِیْکَ۔ ۶ سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا۔ ۷ سُمِعَ الدُّعَآءُ۔ ۸ اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ۔ ۹ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ ۱۰ دُعَآءُکَ مُسْتَجَابٌ۔''[۴]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵)

(ترجمہ) '' ۱ مَیں اس رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ ۲[۵] ۳ اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے۔ ۴ ہم تجھے

۱؎ (نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) یہ رؤیا باختلاف الفاظ الحکم اور البدر میں بھی ہے۔ دیکھیے الحکم مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ اور البدر مورخہ ۶؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۴۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) یقیناً اللہ تعالیٰ نہایت ہی مہربان اور بہت ہی رحم کرنے والا ہے۔

۳؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''چنانچہ قریباً تین ماہ کا عرصہ گزرا ہے کہ میرے لڑکے محمود احمد کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹)

۴؎ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶ میں ان الہامات کی ترتیب مختلف ہے۔

۵؎ (ترجمہ از مرتّب) ۲ میں خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عذاب کو روکوں گا۔

نجات دیں گے۔ ۵ ہم تجھے غالب کریں گے۔ ۶ اور مَیں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے۔ ۷۔[1] ۸ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ۔ ۹ مَیں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ ۱۰[2] ‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۰، ۹۳، ۹۹، ۱۰۶)

۲؍فروری ۱۹۰۳ء ’’دیکھا کہ گویا مرزا خدا بخش دکھلاتے ہیں کہ خون کے چھینٹے ان پر پڑے ہیں کچھ کرتے کے نیچے کے حصہ پر کچھ ساتھ گریبان کے قریب اس پر میں کہتا ہوں کہ یہ تو اُسی طرح چھینٹے معلوم ہوتے ہیں کہ جو عبداللہ سنوری اور مجھ پر پڑے تھے۔‘‘ (کاپی الہامات[3] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴، ۵)

۳؍فروری ۱۹۰۳ء (الف) ’’ ۱ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ ۲ اُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ۔ ۳ وَاُعْطِیْكَ مَا یَدُوْمُ۔ ۴ اَسْھَرُ وَاَنَامُ۔ ۵ وَاَجْعَلُ لَكَ اَنْوَارَ الْقُدُوْمِ۔ ۶ بَرَزَ مَا عِنْدَھُمْ مِّنَ الرِّمَاحِ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵)

(ترجمہ) ’’ ۱ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ ۲۔[4] ۳ اور وہ چیز تجھے دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ ۴۔[5] ۵ اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور[6] عطا کروں گا۔ ۶ انہوں نے جو کچھ ان کے پاس ہتھیار تھے سب ظاہر کر دیئے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۵، ۱۰۶، ۱۰۷)

(ب) ’’اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا‘‘ (الحکم جلد ۷ نمبر ۵ مورخہ ۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶)

(ترجمہ) خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۷ تیری دعا سنی گئی۔ [2] (ترجمہ از مرتّب) ۱۰ تیری دعا مقبول ہے۔

[3] (نوٹ از ناشر) یہ رؤیا البدر مورخہ ۶؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۴ میں بھی باختلافِ الفاظ درج ہے۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) ۲ مَیں (تجھ پر) خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عام لوگوں سے اپنے عذاب کو روک لوں گا۔

[5] (ترجمہ از مرتّب) ۴ مَیں چشم نمائی بھی کروں گا اور چشم پوشی بھی۔

(نوٹ از ناشر) ۱۔ الحکم مورخہ ۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶ میں یہ الہامات مختلف ترتیب سے درج ہیں۔ ۲۔ الہام ’’بَرَزَ مَا عِنْدَھُمْ مِّنَ الرِّمَاحِ ‘‘الحکم مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳ اور البدر مورخہ ۱۳؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵ میں بھی درج ہے۔

[6] تذکرۃ الشہادتین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ترجمہ یوں بھی فرمایا ہے۔ ’’اور اپنی تجلّی کے نور تجھ میں رکھ دوں گا۔‘‘ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۹)

۴؍فروری ۱۹۰۳ء ’’ذَالِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ۔‘‘

(الحکم جلد ۷ نمبر ۵ مورخہ ۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶)

(ترجمہ) ’’کیونکہ وہ لوگ حد سے نکل گئے ہیں اور نافرمانی کی راہوں پر قدم رکھا ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۳)

۸؍فروری ۱۹۰۳ء ’’ ۱ اَلْحَرْبُ مُهَيَّجَةٌ۔[1] ۲ پھر یہ زندہ ہوئی ہے مَر مَر کر‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵)

فروری ۱۹۰۳ء ’’آج آریہ سماج قادیان کی طرف سے میری نظر سے ایک اشتہار گزرا...... اس اشتہار میں ہمارے سیّد و مولیٰ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اور میری نسبت اور میرے معزز احباب کی نسبت اس قدر سخت الفاظ اور گالیاں استعمال کی ہیں کہ بظاہر یہی دل چاہتا تھا کہ ایسے لوگوں کو مخاطب نہ کیا جاوے مگر خدا تعالیٰ نے اپنی وحی خاص سے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

’’اس تحریر کا جواب لکھ اور مَیں جواب دینے میں تیرے ساتھ ہوں۔‘‘

تب مجھے اس مبشر وحی سے بہت خوشی پہنچی کہ جواب دینے میں مَیں اکیلا نہیں۔ سو مَیں اپنے خدا سے قوت پا کر اُٹھا اور اُس کی روح کی تائید سے مَیں نے اس رسالہ[2] کو لکھا۔‘‘

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۳، ۳۶۴)

۱۹۰۳ء ’’ایک دفعہ مَیں نے دعا کی کہ یہ بیماریاں بالکل دُور کر دی جائیں تو جواب ملا کہ ایسا نہیں ہوگا۔ تب میرے دل میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ ڈالا گیا کہ مسیح موعود کے لئے یہ بھی ایک علامت ہے کیونکہ لکھا

---

[1] (ترجمہ از ناشر) جنگ بھڑکائی جائے گی۔

(نوٹ) ’’البدر میں یہ الہام اِن الفاظ میں موجود ہے۔ حَرْبٌ مُّهَيَّجَةٌ جوش سے بھری ہوئی لڑائی۔ فرمایا کہ اس کا اشارہ یا تو مقدمہ کی شاخوں کی طرف معلوم ہوتا ہے یا آریہ سماج کو جو اشتہار نَومسلموں نے دیا ہے اُس سے جوش میں آ کر وہ لوگ کچھ گندی گالیاں وغیرہ دیویں چنانچہ شام کو ایک اشتہار آریوں کی طرف سے نکل آیا جس میں ایسے ہی گندے الفاظ تھے۔‘‘ (البدر مورخہ ۱۳؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵)

[2] یعنی رسالہ ’’نسیم دعوت‘‘ (عبد اللطیف بہاولپوری)

ہے کہ وہ دو زرد چادروں میں اُترے گا۔ سو یہ وُہی دو زرد رنگ کی چادریں ہیں۔ ایک اُوپر کے حصّہ ءبدن پر اور ایک نیچے کے حصّہ ءبدن پر۔'' (نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۳۵، ۴۳۶)

۹رفروری ۱۹۰۳ء ''۱ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً۔ ۲ اِنِّیْ مَعَ الْاَسْبَابِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً۔ ۳ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ مُحِیْطٌ۔ ۴ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ۔ میں رسول کو واسطہ ڈال کر خود جواب دوں گا۔ ۵ اُخْطِیْ وَاُصِیْبُ۔ ۶ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ اِلَی الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ''

(کاپی الہامات[۱] حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۵، ۶)

(ترجمہ) ۱ میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ ۲، ۳[۲]، ۴ میں رسول کے ساتھ ہوکر جواب دوں گا۔ ۵ اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی ارادہ پورا کروں گا۔[۳] ۶ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور وقت مقررہ تک میں اس زمین سے علیحدہ نہیں ہوں گا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶، ۱۰۷)

۱۱رفروری ۱۹۰۳ء (الف) ''اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۶۔ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

(ترجمہ) ''اے ازلی ابدی خدا میری مدد کے لئے آ۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

۱؎ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۱۳رفروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵ اور الحکم مورخہ ۱۴رفروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳ میں یہ الہامات قدرے مختلف ترتیب سے درج ہیں۔

۲؎ (بقیہ ترجمہ از مرتّب) ۲ میں خاص سامان لے کر تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ ۳ میں اپنے رسول کی حمایت میں (انہیں) گھیرنے والا ہوں۔

۳؎ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''اس وحی الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنے رکھتے ہیں کہ مَیں خطا بھی کروں گا اور صواب بھی۔ یعنی جو مَیں چاہوں گا کبھی کروں گا کبھی نہیں۔ اور کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کے کلام میں آجاتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث میں لکھا ہے کہ مَیں مومن کی قبضِ روح کے وقت تردّد میں پڑتا ہوں حالانکہ خدا تردّد سے پاک ہے۔ اسی طرح یہ وحی الٰہی ہے کہ کبھی میرا ارادہ خطا جاتا ہے اور کبھی پُورا ہوجاتا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ کبھی مَیں اپنی تقدیر اور ارادہ کو منسوخ کر دیتا ہوں اور کبھی وہ ارادہ جیسا کہ چاہا ہوتا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶ حاشیہ)

(ب) ’’اِنِّیْ مَعَ الْجَیْشِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُو اللُّطْفِ وَالنَّدٰی۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُو الْمَجْدِ وَ الْعُلٰی۔‘‘[1]
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۶)

۱۷؍فروری ۱۹۰۳ء روزسہ شنبہ ’’ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَ فَتْحُ الْحُنَیْنِ۔‘‘[2]
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۶۔ البدرجلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲۰؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۹۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۷ مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶)

۱۸؍فروری ۱۹۰۳ء ’’ وَیُبْقِیْكَ[3]۔ تا بدیر ترا خواہد داشت‘‘[4]
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۶)

۲۱؍فروری ۱۹۰۳ء ’’ ضَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ‘‘[5]
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۶)

۲۲؍فروری ۱۹۰۳ء آج رات ۵ بجے دیکھا کہ شیخ رحمت اللہ صاحب نے نہایت شیریں اور سرد اورلذیذ دودھ مجھے پلایا ہے۔ پھر کسی نے کہا کہ اَب......[6]
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۶)

۲۵؍فروری ۱۹۰۳ء ’’ زن باد آں فرزند کہ چنیں پدرے بگزرد و او ملول نیست۔‘‘[7]
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۶)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں لشکر کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ مَیں ہی لطف اور بخشش کا مالک رحمان ہوں۔ مَیں ہی بزرگی اور بلندی کا مالک رحمان ہوں۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) روز سوموار اور حنین والی فتح۔

[3] (ترجمہ از ناشر) وہ خدا تجھے دیر تک زندہ رکھے گا۔

[4] حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے فرمایا۔ کہ کل ۱۸؍فروری کو یکا یک مرض کا دَورہ ہو گیا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ اسی حالت میں ایک الہام ہوا جس کا صرف ایک حصّہ یاد رہا۔ چونکہ بہت تیزی کے ساتھ ہوا تھا جیسے بجلی کوندتی ہے اس لئے باقی حصّہ محفوظ نہ رہا۔ وہ یہ ہے۔ وَیُبْقِیْكَ اس کا ترجمہ بھی اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی بتایا اور وہ یہ ہے۔ تا بدیر ترا خواہد داشت‘‘
(الحکم مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶۔ البدر مورخہ ۲۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۷)

[5] (ترجمہ از مرتّب) زمین فراخی کے باوجود تنگ ہو گئی۔ [6] یہاں درج الفاظ پڑھے نہیں جا سکے۔ (ناشر)

[7] (ترجمہ از مرتّب) وہ لڑکا جس کا ایسا باپ گزر جائے اور وہ ملول تک نہ ہو (کاش) وہ عورت ہوتا (تو اچھا تھا)۔

۱۹۰۳ء ”فرمایا کہ مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نُوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر اُن کی لا انتہا نالیاں ہوتی ہیں اور بقدر حصّہ رسدی ہر حق دار کو پہنچتی ہیں۔“

(الحکم جلد ۷ نمبر ۸ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

یکم مارچ ۱۹۰۳ء ”صبح کی سیر (کے وقت) نواب[1] صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آج رات ایک کشف میں آپ کی تصویر ہمارے سامنے آئی اور اتنا لفظ الہام ہوا۔ **حُجَّةُ اللهِ**

یہ امر کوئی ذاتی معاملات سے تعلق نہیں رکھتا۔ اِس کے متعلق یوں تفہیم ہوئی کہ چونکہ آپ اپنی برادری اور قوم میں سے اور سوسائٹی میں سے الگ ہو کر آئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام حُجّة الله رکھا یعنی آپ اُن پر حجّت ہوں گے۔ قیامت کے دن اُن کو کہا جاوے گا کہ فلاں شخص نے تم سے نکل کر اس صداقت کو پرکھا اور مانا تم نے کیوں ایسا نہ کیا۔ یہ بھی تم میں سے ہی تھا اور تمہاری طرح کا ہی انسان تھا۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کا نام **حُجّة الله** رکھا آپ کو بھی چاہیے کہ آپ اُن لوگوں پر تحریر سے، تقریر سے، ہر طرح سے حجّت پُوری کر دیں۔“

(الحکم جلد ۷ نمبر ۹ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱)

۱۹۰۳ء ”آج بوقت چار بجے صبح کو مَیں نے ایک خواب دیکھا۔ مَیں حیرت میں ہوں کہ اس کی کیا تعبیر ہے۔ مَیں نے آپ[2] کی بیگم صاحبہ عزیزہ سعیدہ امۃ الحمید بیگم کو خواب میں دیکھا کہ جیسے ایک اولیاء اللہ خدا سے تعلق رکھنے والی ہوتی ہیں اور ان کے ہاتھ میں دس روپیہ سفید اور صاف ہیں۔ یہ میرے دل میں گزرا ہے کہ دس روپیہ ہیں۔ مَیں نے صرف دُور سے دیکھے ہیں۔ تب انہوں نے وہ دس روپیہ اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی طرف پھینکے ہیں اور ان روپوں میں سے نور کی کرنیں نکلتی ہیں جیسا کہ چاند کی شعاعیں ہوتی ہیں وہ نہایت تیز اور چمک دار کرنیں ہیں جو تاریکی کو روشن کر دیتی ہیں اور مَیں اس وقت تعجب میں ہوں کہ روپیہ میں سے کس وجہ سے اس قدر نُورانی کرنیں نکلتی ہیں اور خیال گزرتا ہے کہ ان نورانی کرنوں کا اصل موجب خود وہی ہیں۔ اس حیرت سے آنکھ کُھل گئی...... تعجب میں ہوں کہ اس کی تعبیر کیا ہے۔ شاید اس کی تعبیر یہ ہے کہ ان کے لئے خدا تعالیٰ کے علم میں کوئی نہایت نیک حالت درپیش ہے۔ اسلام میں عورتوں میں سے بھی صالح اور ولی ہوتی رہی ہیں جیسا کہ رابعہ بصری رضی اللہ عنہا۔ اور یہ بھی خیال گزرتا ہے کہ شاید اس کی یہ تعبیر ہو کہ زمانہ کے رنگ بدلنے سے آپ کو

---

[1] نواب محمد علی خان صاحبؓ رئیس مالیر کوٹلہ۔ (مرزا بشیر احمد) [2] نواب محمد علی خان صاحبؓ رئیس مالیر کوٹلہ۔ (شمس)

کوئی بڑا مرتبہ مل جائے اور آپ کی یہ بیگم صاحبہ اس مرتبہ میں شریک ہوں۔ آئندہ خدا تعالیٰ کو بہتر معلوم ہے۔"

(از مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحبؓ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۶۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۹/مارچ ۱۹۰۳ء ۱۔ "میں نے دیکھا کہ ایک پروانہ میرے نام آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ چار جگہ پر طاعون کا حکم جاری کیا گیا...... میں ڈرتا ہوں کہ وہ احکام تو میرے پاس نہیں پہنچے گویا میں ان کاغذات کا محافظ دفتر ہوں۔"[1]

۲۔ "اور دیکھا کہ گویا ایک شخص امام الدین اور مولوی محمد یہ بھی انگریزی میں کچھ کام کر رہے ہیں۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

۱۰/مارچ ۱۹۰۳ء "یُرِیْدُوْنَ اَنْ لَّا یَتِمَّ اَمْرُكَ۔ وَاللّٰہُ یَاْبٰی اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ اَمْرَكَ۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

(ترجمہ) "وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے۔ اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔" (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸)

۱۵/مارچ ۱۹۰۳ء "اِنَّا نَرِثُ الْاَرْضَ نَاْكُلُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

(ترجمہ) "ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس کو کھاتے آئیں گے۔"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ "رات کو مَیں نے ایک خواب دیکھی کہ ایک شخص نے مجھے ایک پروانہ دیا ہے۔ وہ لمبا سا کاغذ ہے مَیں نے پڑھا تو لکھا ہوا تھا کہ عدالت سے چار جگہ کے لئے طاعون کا حکم جاری کیا گیا ہے۔ اس پروانہ سے پایا جاتا تھا کہ اس کا اجرا مَیں نے کیا ہے۔ جیسے کاغذات محافظ دفتر کے پاس ہوتے ہیں ویسے ہی وہ میرے پاس ہے۔ مَیں نے کہا کہ یہ حکم ایک عرصہ سے ہے اور اس کی تعمیل آج تک نہ ہوئی۔ اَب مَیں اس کا کیا جواب دُوں گا۔ اس سے مجھے ایک خوف طاری ہوا اور تمام رات مَیں اسی خرخشہ میں رہا اور اس پر روشن خط میں لفظ طاعون کا لکھا تھا۔ گویا حکم میرے نام آتا ہے اور مَیں جاری کرتا ہوں۔

پھر مَیں نے دیکھا کہ اپنی جماعت کے چند آدمی کشتی کر رہے ہیں۔ مَیں نے کہا آؤ مَیں تم کو ایک خواب سناؤں۔ مگر وہ نہ آئے۔ مَیں نے کہا۔ کیوں نہیں سنتے۔ جو شخص خدا کی باتیں نہیں سنتا وہ دوزخی ہوتا ہے۔"

(البدر مورخہ ۲۰/مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۶۵، ۶۶)

مارچ ۱۹۰۳ء ’’مَیں نے بعض بیماریوں میں آزمایا ہے اور دیکھا ہے کہ محض دعا سے اس کا فضل ہوا اور مرض جاتا رہا ہے۔ ابھی دو چار دن ہوئے ہیں کثرتِ پیشاب اور اسہال کی وجہ سے مَیں مضمحل ہو گیا تھا۔ مَیں نے دعا کی تو الہام ہوا۔

دُعَآءُكَ مُسْتَجَابٌ[1]

اس کے بعد ہی دیکھا کہ وہ شکایت جاتی رہی۔ خدا ایک ایسا نسخہ ہے جو سارے نسخوں سے بہتر ہے اور چُھپانے کے قابل ہے۔ مگر پھر دیکھتا ہوں کہ یہ بخل ہے اِس لئے ظاہر کرنا پڑتا ہے۔‘‘

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۱ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

۱۶/مارچ ۱۹۰۳ء ’’ایک خاص جماعت کے شخص کی نسبت جو معلوم ہے خواب میں معلوم ہوا یعنی خواب میں کہ گھوڑے سے گر پڑا۔ پھر اس کی تشریح میں معلوم ہوا کہ **استقامت میں فرق آ گیا**۔‘‘[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

۱۹/مارچ ۱۹۰۳ء ’’فرمایا کہ آج مَیں نے ایک خواب دیکھا جیسے آنکھ کے آگے ایک نظارہ گزر جاتا ہے۔ دیکھتا ہوں کہ دو سنڈھوں کے سر جسم سے الگ کئے ہوئے ہاتھوں میں ہیں۔ ایک ایک ہاتھ میں اور دوسرا دوسرے ہاتھ میں۔‘‘

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۳/اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۱)

۲۶/مارچ ۱۹۰۳ء ’’فرمایا۔ آج میری طبیعت علیل تھی اِس لئے میری آنکھ لگ گئی۔ جب اُٹھا تو یہ الفاظ زبان پر جاری تھے یا سنائی دیئے۔ **طاعون کا دروازہ کھولا گیا**۔ معلوم ہوتا ہے کہ طاعون اب پیچھا نہیں چھوڑتی۔‘‘

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۷/مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۰)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) تمہاری دعا مقبول ہے۔

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ’’رات کو مَیں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص اپنی جماعت میں سے گھوڑے پر سے گر پڑا۔ پھر آنکھ کھل گئی۔ سوچتا رہا کہ کیا تعبیر کریں۔ قیاسی طور پر جو بات اقرب ہووے لگائی جاسکتی ہے کہ اس اثناء میں غنودگی غالب ہوئی اور الہام ہوا۔ **استقامت میں فرق آ گیا**

ایک صاحب نے کہا کہ وہ کون شخص ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ معلوم تو ہے مگر جب تک خدا کا اِذن نہ ہو مَیں بتلایا نہیں کرتا۔ میرا کام دعا کرنا ہے۔‘‘

(البدر مورخہ ۲۷/اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۵)

۱۹۰۳ء رؤیا۔ ”مَیں اس[1] مکان کی طرف سے مسجد کی طرف چلا جا رہا ہوں۔ مَیں نے ایک شخص کو آتے ہوئے دیکھا جو کہ ایک سکھ کی طرح معلوم ہوتا تھا جس طرح سے اکالئے اور کوکہ سکھ ہوتے ہیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک بہت تیز، خوفناک، بڑا اور چوڑا چُھرا تھا اور اُس چُھرے کا دستہ چھوٹا سا تھا۔ وہ چُھرا بڑا ہی تیز معلوم ہوتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا گویا وہ اس سے لوگوں کو قتل کرتا پھرتا تھا۔ جہاں اُس نے چُھرا رکھا اور گردن اُڑ گئی۔ کچھ اس طرح معلوم ہوتا تھا جس طرح مَیں نے لیکھرام کے وقت میں ایک آدمی خواب میں دیکھا تھا۔ اس کی صورت بڑی ڈراؤنی تھی اور بڑا ہی دہشت ناک آدمی معلوم ہوتا تھا۔ مجھے بھی اُس سے خوف معلوم ہوا اور مَیں نے اس کی طرف جانا نہ چاہا لیکن میرے پاؤں بہت بوجھل ہو گئے اور مَیں بڑا ہی زور لگا کر اُدھر سے نکلا لیکن اُس نے میری مزاحمت نہ کی اور اگرچہ مجھ کو اُس سے خوف معلوم ہوا لیکن اُس نے مجھ کو کوئی تکلیف نہ دی اور پھر وہ خبر نہیں کہ کس طرف کو نکل گیا۔“ (البدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۳؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۵)

۱۹۰۳ء ”رؤیا۔ ایک حنائی رنگ کا کاغذ لکھا ہوا دو ورقہ کاغذ کچھ تھوڑے فاصلہ پر گر پڑا ہے۔ مَیں نے ایک ہندو کو کہا کہ اس کو پکڑو۔ جب وہ پکڑنے لگا تو وہ کاغذ کچھ تھوڑی دُور آگے جا پڑا۔ پھر وہ ہندو اُٹھانے لگا تو وہ وہاں سے اُڑ کر اَور آگے جا پڑا۔ لیکن وہ دو ورقہ اس طرح کچھ ترتیب سے کُھل کر اُڑتا رہا ہے کہ اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ کوئی جاندار چیز ہے۔ جب وہ کچھ فاصلہ تک چلا گیا تو وہ ہندو وہاں جا کر پھر اس کو پکڑنے لگا۔ تب وہ دو ورقہ اُڑ کر میرے پاس آ گیا تو اُس وقت میری زبان سے یہ کلمہ نکلا۔

جس کا تھا اُس کے پاس آ گیا

پھر مَیں نے اس کو مخاطب ہو کر کہا کہ ہم وہ قوم ہیں جو رُوح القدس کے بُلائے بولتے ہیں۔ ہم وہ قوم ہیں جن کے حق میں خدا نے فرمایا ہے۔ لَنَفَخْنَا فِيْهِمْ مِّنْ صِدْقِنَا۔[2]

اسلامی خدمات کسی دوسرے سے اللہ تعالیٰ لینا ہی نہیں چاہتا۔ شاید دوسرا اس میں کچھ غلطی بھی کرے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

جو شخص اِسلام کے عقائد کا منافی ہے وہ اِسلام کی تائید کیا کرے گا۔ سناتن دھرم میں اِس طرح کے بھی آدمی ہوتے ہیں کہ وہ کسی فرقہ کے مکذّب نہیں ہوتے اور معمولی چیزوں کے آگے بھی ہاتھ جوڑتے پھرتے ہیں۔

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اس سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا رہائشی مکان ہے جو کہ مسجد مبارک سے متصل ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) ہم نے یقیناً ان لوگوں میں اپنی بعض سچائیوں کی رُوح ڈال دی ہے۔

خدا نہیں چاہتا کہ جو سلسلہ اُس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اس کا کوئی شریک ہو۔ یہاں سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا کاغذ ہمارے پاس آ گیا۔‘‘ (البدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۳؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۵)

۷؍اپریل ۱۹۰۳ء رؤیا۔ ’’مَیں کسی راستہ پر چلا جاتا ہوں۔ گھر کے لوگ بھی ساتھ ہیں اور مبارک احمد کو مَیں نے گود میں لیا ہوا ہے۔ بعض جگہ نشیب و فراز بھی آ جاتا ہے جیسے کہ دیوار کے برابر چڑھنا پڑتا ہے مگر آسانی سے اُتر چڑھ جاتا ہوں اور مبارک اسی طرح میری گود میں ہے۔ ارادہ ہے کہ ایک مسجد میں جانا ہے۔ جاتے جاتے ایک گھر میں جا داخل ہوئے ہیں۔ گویا وہ گھر ہی مسجدِ موعود ہے جس کی طرف ہم جا رہے ہیں۔ اندر جا کر دیکھا ہے کہ ایک عورت بعمر ۱۸ سال سفید رنگ وہاں بیٹھی ہے۔ اس کے کپڑے بھگوے رنگ کے ہیں مگر بہت صاف ہیں۔ جب اندر گئے ہیں تو گھر والوں نے کہا ہے کہ یہ احسن کی ہمشیرہ ہے۔‘‘ (الحکم جلد ۷ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

۱۲؍اپریل ۱۹۰۳ء ’’فرمایا کہ مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا بحرِ ذخّار کی طرح دریا ہے جو سانپ کی طرح بَل پیچ کھاتا مغرب سے مشرق کو جا رہا ہے اور پھر دیکھتے دیکھتے سمت بدل کر مشرق سے مغرب کو اُلٹا بہنے لگا ہے۔‘‘ (الحکم جلد ۷ نمبر ۱۴ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

۱۷؍اپریل ۱۹۰۳ء ’’مولوی محمد حسین کی نسبت

اِنِّیْ سَاُخْبِرُہٗ فِیْ اٰخِرِ الْوَقْتِ اَنَّکَ لَسْتَ عَلَی الْحَقِّ۔‘‘[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

۲۱؍اپریل ۱۹۰۳ء ’’فرمایا۔ آج صبح جب مَیں نماز کے بعد ذرا لیٹ گیا تو الہام ہوا مگر افسوس ہے کہ ایک حصّہ اس کا یاد نہیں رہا۔ ایک پہلے عربی کا فقرہ تھا اور اس کے بعد اس کا ترجمہ اُردو میں تھا۔ وہ اُردو فقرہ یاد ہے۔

یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے، تبدیل ہونے والی نہیں۔

اور عربی فقرہ کچھ اس سے مشابہ تھا۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) یقیناً مَیں اُسے آخری وقت میں بتادوں گا کہ تُو حق پر نہیں تھا۔

(نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۹ اور الحکم مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ میں ۱۸؍اپریل ۱۹۰۳ء کے حوالہ سے یوں تحریر ہے ’’فرمایا کہ میں لیٹا ہوا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نظر کے آگے سے پھر گئے۔ پھر یہ لفظ الہام ہوئے۔ سَاُخْبِرُہٗ فِیْ اٰخِرِ الْوَقْتِ اَنَّکَ لَسْتَ عَلَی الْحَقِّ۔‘‘

تَعَهَّدَ وَ تَمَكَّنَ فِي السَّمَآءِ

مگر وہ اصل فقرہ بھول گیا اور اِس نسیان میں بھی کچھ منشاءِ الٰہی ہوتا ہے۔ گویا اِس کا یہ مطلب ہے کہ یہ اب تقدیر مُبرم ہے اس میں اب تبدیلی نہیں ہوگی۔'' (الحکم جلد ۷ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲)

۲۵؍اپریل ۱۹۰۳ء الہام طاعون کی نسبت۔

'' يَا اَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيَا سَمَآءُ اَقْلِعِيْ۔''[۱] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

۲۶؍اپریل ۱۹۰۳ء ''رَبِّ اِنِّيْ مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ۔ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا۔''[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

۲۹؍اپریل ۱۹۰۳ء (الف) ''اٰمِنًا مِّنَ اللّٰهِ الرَّحِيْمِ۔[۳] احمد مقبول۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

(ب) ''اِنَّا نَرِثُ الْاَرْضَ نَاْكُلُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔''

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۵ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱۷ حاشیہ)

(ترجمہ) ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس کو کھاتے آئیں گے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے بادل تُو برسنے سے رُک جا۔

(نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ اور البدر مورخہ یکم مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱۷ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے کہ ''طاعون کے متعلق ایک یہ الہام ہے۔ قُلْنَا يَا اَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيَا سَمَآءُ اَقْلِعِيْ اس الہام کے متعلق جہاں تک میری رائے ہے، وہ یہ ہے کہ یہ عام شہروں اور دیہات کے متعلق نہیں اور نہ اس سے دوام منع ثابت ہوتا ہے۔ غالباً یہی ہے کہ بعض دیہات اور شہروں میں جن کی نسبت خدا کا ارادہ ہے چند مہینوں تک طاعون بند رہے اور پھر جہاں خداوند قدیر چاہے پھر پھوٹ پڑے اور یہ بکلّی بند نہیں ہوگی جب تک وہ ارادہ بکمال وتمام پورا نہ ہو جائے جو آسمان پر قرار پایا ہے اور ضرور ہے کہ زمین اپنے مواد نکالتی رہے جب تک کہ خدا کا ارادہ اپنے کمال کو نہ پہنچے۔ میرزا غلام احمد''

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) اے میرے ربّ مَیں ستم رسیدہ ہوں میری مدد فرما اور انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) خدائے رحیم کی طرف سے امن پانے والا۔

۳۰؍اپریل ۱۹۰۳ء ”فِیْہِ خَیْرٌ وَّ بَرَکَۃٌ۔[۱] اَرْبَعَۃَ عَشَرَ دَوَآبًّا۔[۲] یا شاید یہ ہے اِنَّا اَمَتْنَا اَرْبَعَۃَ عَشَرَ دَوَآبًّا۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

(ترجمہ) ہم نے چودہ چار پایوں کو ہلاک کر دیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۸)

۳۰؍اپریل ۱۹۰۳ء ”فرمایا کہ مجھے الہام ہوا مگر اس کا آخری حصّہ یاد ہے دوسرے الفاظ یاد نہیں رہے۔ جو الفاظ یاد ہیں وہ یہ ہیں۔ فِیْہِ خَیْرٌ وَّ بَرَکَۃٌ

اس کا ترجمہ بھی بتلایا گیا۔ اِس میں تمام دُنیا کی بھلائی ہے۔“ (البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۸؍مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۲)

یکم مئی ۱۹۰۳ء ”فرمایا کہ مَیں نے ایک منذر رؤیا دیکھی ہے مگر شکر ہے کہ وہ درمیان میں رہ گئی۔ دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص ہے جو میدان میں بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ یہاں ایک بَیل ذبح کریں گے۔ وہ باتوں ہی میں رہا اور کوئی بَیل وغیرہ ذبح نہ ہوا۔ اسی حالت میں الہام ہوا جس کے الفاظ تو یاد نہیں رہے۔“

(البدر[۳] جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۸؍مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۲)

۱۹۰۳ء (الف) ”مَیں نے ایک دفعہ کشف[۴] میں اللہ تعالیٰ کو تمثّل کے طور پر دیکھا میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا۔ جے تُوں میرا ہو رہیں سب جَگ تیرا ہو۔“ (بدر[۵] جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۵؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۸)

(ب) ”دنیوی تمام لذّات میں خواص کا ہی حصہ زیادہ ہے پنجابی شعر اس پر کیا عمدہ صادق آتا ہے۔

جے تُوں میرا ہو رہیں سب جَگ تیرا ہو

۱؎ (ترجمہ) اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے۔ (البدر مورخہ ۸؍مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۲)

۲؎ (ترجمہ از ناشر) چودہ چار پائے۔

۳؎ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳ میں بھی یہ رؤیا باختلاف الفاظ درج ہے۔

۴؎ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) اس کشف کو یہاں اس لئے ذکر کیا کہ اگلے کشف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی اسی زمانہ کا ہے اور حافظ محمد ابراہیم صاحب مہاجر کی روایت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کشف براہین احمدیہ کے زمانہ سے بھی بہت پہلے کا ہے جبکہ حضورؑ کی عمر تقریباً بتیس تینتیس سال کی تھی۔ دیکھیے سیرت احمد صفحہ ۱۹۱ مصنّفہ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ۔

۵؎ (نوٹ از ناشر) یہ الہام الٰہی الحکم مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴ میں بھی مذکور ہے۔

مجھے خواب میں دو[2] دفعہ پنجابی مصرعہ بتلائے گئے ہیں۔ ایک تو یہی جو بیان ہوا اور ایک دفعہ مَیں نے دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے۔ اس میں ایک مجذوب (جس میں محبّتِ الٰہی کا جذبہ ہو) میری طرف آ رہا ہے۔ جب میرے (پاس) پہنچا تو اُس نے یہ پڑھا۔

عشقِ الٰہی وَسّے مُنہ پر ولیاں ایہہ نشانی''

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۸ رمئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۳)

۲ رمئی ۱۹۰۳ء ''فرمایا کہ کچھ دن ہوئے کہ مَیں بیماروں کے لئے دعا کرتا تھا۔ ایک شخص کے لئے خاص طور سے دعا کی۔ دیکھا کہ وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر الہام ہوا کہ

آثارِ صحت

مگر تصریح بالکل نہیں کہ یہ الہام کس کی نسبت ہے۔'' (البدر[1] جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۸ رمئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۳)

۴ رمئی ۱۹۰۳ء ''اوّل دیکھا کہ میں ایک قبرستان میں ہوں شاید اس جگہ تین قبریں ہیں میں ایک قبر پر ٹھہر گیا۔ شاید وہ والد کی قبر تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد صاحبِ قبر اندر سے نکل آیا اور مجھ سے مصافحہ کیا اور میں نے نام پوچھا تو کہا میرا نام نظام الدین ہے۔ پھر ہم وہاں سے رخصت ہونے لگے تو میں نے اُس زندہ شخص کو کہا کہ میرے والدین کو سلام کہنا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سلام کہنا۔ تب وہاں سے روانہ ہوئے۔ راہ میں مَیں نے ایک شخص کو کہا کہ اتنا بڑا معجزہ ظاہر ہوا کیا اب بھی قبول نہیں کرو گے۔ اس نے کہا کہ اب کیوں قبول نہ کریں، اب تو حد ہو گئی۔ پھر بعد اس کے الہام ہوا۔ سَلِیْمٌ حَامِدٌ مُسْتَبْشِرٌ۔[2]

پھر الہام ہوا۔ نُقِلُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ۔''[3] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹)

۱۳ رمئی ۱۹۰۳ء ''۱۳ رمئی کو والدہ محمود سخت بیمار تھی تپ سے۔ تب الہام ہوا۔

''خوشی و خُرمی''

تب قبل اِس کے کہ شام ہو ان کو صحت حاصل ہو گئی اور خوشحال ہو گئی۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

---

[1] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳ میں بھی یہ الہام مع تفصیل درج ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) صحیح سلامت۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے والا۔ خوشخبری دینے والا۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) وہ قبروں کی طرف منتقل کئے گئے۔

۱۴؍مئی ۱۹۰۳ء الہام۔ ’’سرانجامِ جاہل جہنّم بود کہ جاہل نکو عاقبت کم بود ‘‘[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۔ بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۵؍مئی ۱۹۰۳ء الہام۔ ’’**کسی کی طرف سے کلام ہے۔ ہمارے دوست چل دیئے اور ہم بھی۔**‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

۱۸؍مئی ۱۹۰۳ء ’’پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس بیان کرتا ہے کہ تمہاری فلاں فتح ہوئی، فلاں فتح ہوئی، فلاں فتح ہوئی۔ بعد اس کے الہام ہوا۔ **مجموعۂ فتوحات۔**‘‘

(کاپی الہامات[۲] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

۲۷؍مئی ۱۹۰۳ء ’’خواب میں اوّل دیکھا کہ ایک چوغہ سیاہ رنگ مجھ کو دیا گیا ہے اور اس کے لوہے کے بٹن میرے ہاتھ میں ہیں اور پھر مَیں نے اس کے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس میں سے ایک پرچہ نکلا۔ اس میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔ **بلا نازل یا حادث۔ یا......**

اور مَیں نے خواب میں اپنی بیوی کے پاس یہ ذکر کیا کہ اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ بلا نازل یا حادث۔ یا...... اور دو پرچہ اَور تھے ان کا مضمون یاد نہیں۔‘‘

(کاپی الہامات[۳] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

۳۱؍مئی ۱۹۰۳ء ’’آج خواب میں مَیں نے دیکھا کہ ایک جگہ مَیں اپنی جوتی بھول گیا ہوں۔ پھر مجھے یاد آیا تو مَیں اسی جگہ گیا تو معلوم ہوا کہ جوتی اس جگہ نہیں کوئی اُٹھا کر لے گیا اور اس جگہ بجائے جوتی کے بہت سے چنے یعنی نخود پڑے ہیں۔ پھر مجھے الہام ہوا۔ **مشکل کشا کے ہوگئے مشکل تمام کام۔**

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) جاہل کا انجام جہنم ہے۔ جاہل کا خاتمہ بالخیر کم ہوتا ہے۔

[۲] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۹؍مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴۷ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے ’’فرمایا بارہ بجے کے قریب میں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ فتح ہوگئی۔ بار بار اسے تکرار کرتا ہے گویا کہ بہت سے فتوحات کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے بعد طبیعت وحی کی طرف منتقل ہوئی اور الہام ہوا۔ **مجموعۂ فتوحات۔**‘‘

[۳] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۵؍جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۴ میں اس رؤیا و الہام کے الفاظ یوں ہیں۔

’’فرمایا۔ یہ الفاظ الہام...... ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ **بلا نازل یا حادث یا......** یاد نہیں رہا کہ ’’یا‘‘ کے آگے کیا تھا۔ رؤیا کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ پیچ در پیچ بات ہوتی ہے اور الگ الگ رنگ ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی شہادت کو آنحضرتؐ نے گائیوں کے ذبح ہونے کے رنگ میں دیکھا حالانکہ خدا اِس بات پر قادر تھا کہ خواب میں خاص صحابہ ہی کو دکھلا دیتا۔‘‘

’’۳۱؍مئی ۱۹۰۳ءمطابق ۳؍ربیع الاوّل ۱۳۲۱ھ روز یکشنبہ‘‘

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۸)

۳؍جون ۱۹۰۳ء ’’خواب میں دیکھا کہ کسی شخص نے مجھ کو کچھ روپیہ دیا کہ یہ سرکار سے تجھ کو ملا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ڈگری کا روپیہ تھا۔ مَیں نے اس کو ایک چادر کے پلّے میں باندھ کر رکھ لیا اور مَیں نے دینے والے کو پوچھا کہ کیا اس کی رسید لو گے۔ اس نے کہا کہ رسید کی حاجت نہیں مَیں اعتباری آدمی ہوں۔ پھر دیکھا کہ وہ روپیہ گم ہوگیا۔ کوئی لے گیا۔ مَیں نے اُس شخص سے پوچھا کہ وہ کتنا روپیہ تھا۔ اُس نے کہا ۲۷؍۲[1] تھے اور مَیں نے ایک شخص کو جو اپنے ملازموں میں سے معلوم ہوتا ہے پکڑ لیا کہ تو نے لیا ہے اور وہ انکار کرتا ہے۔ اب تک پتہ نہیں کہ کس نے لیا۔ ہم کچہری کے مقام پر ہیں مگر وہاں حاکم کوئی نہیں۔ بعد اس کے الہام ہوا۔

اِنِّیْ مَعَكَ وَ مَعَ اَھْلِكَ۔ اِنِّیْ مَعَ کَثْرَۃِ رِزْقِكَ۔‘‘[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۹)

۴؍جون ۱۹۰۳ء ’’۲ یا ۳ بجے رات کو مَیں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک جگہ پر مع چند ایک دوستوں کے گیا ہوں۔ وہ دوست وہی ہیں جو رات دن پاس رہتے ہیں۔ ایک اُن میں مخالف بھی معلوم ہوتا ہے۔ اس کا سیاہ رنگ، لمبا قد اور کپڑے چرکین ہیں۔ آگے جاتے ہوئے تین قبریں نظر آئی ہیں۔ ایک قبر کو دیکھ کر مَیں نے خیال کیا کہ والد صاحب کی قبر ہے اور دوسری قبریں سامنے نظر آئیں۔ مَیں ان کی طرف چلا۔ اس قبر سے کچھ فاصلہ پر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ صاحبِ قبر (جسے مَیں نے والد کی قبر سمجھا تھا) زندہ ہو کر قبر پر بیٹھا ہوا ہے۔ غور سے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اَور شکل ہے والد صاحب کی شکل نہیں مگر خوب گورا رنگ، پتلا بدن، فربہ چہرہ ہے۔ مَیں نے سمجھا کہ اس قبر میں یہی تھا۔ اتنے میں اُس نے آگے ہاتھ بڑھایا کہ مصافحہ کرے۔ مَیں نے مصافحہ کیا اور نام پوچھا تو اُس نے کہا نظام الدین۔ پھر ہم وہاں سے چلے آئے۔ آتے ہوئے مَیں نے اُسے پیغام دیا کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور والد صاحب کو السلام علیکم کہہ چھوڑنا۔ راستہ میں مَیں نے اس مخالف سے پوچھا کہ آج جو ہم نے یہ عظیم الشان معجزہ دیکھا کیا اَب بھی نہ مانو گے؟ تو اُس نے جواب دیا کہ اَب تو حد ہوگئی، اَب بھی نہ مانوں تو کب مانوں۔ مُردہ زندہ ہوگیا ہے۔ اس کے بعد الہام ہوا۔ سَلِیْمٌ حَامِدٌ مُّسْتَبْشِرًا کچھ حصّہ الہام کا یاد نہیں رہا۔

---

[1] نقل مطابق اصل۔ (ناشر)

[2] (ترجمہ از مرتّب) یقیناً مَیں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ مَیں تیرے کثرتِ رزق کے ساتھ ہوں۔

والد کا زندہ ہونا یا کسی اور مردہ کا زندہ ہونا، کسی مردہ امر کا زندہ ہونا ہے۔ مَیں نے اِس سے یہ بھی سمجھا کہ ہمارا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر ہونے کا موجب اور نیز والدین کے رفع درجات کا بھی موجب ہے۔‘‘ (البدر جلد ۲ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۲؍جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶۲۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۴؍جون ۱۹۰۳ء ’’خدا جانے کس کے حق میں ہے لَا یُوَافِیْكَ اللّٰهُ[۱] یا یہ کہ لَا یُعَافِیْكَ اللّٰهُ۔‘‘[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

۲۰؍جون ۱۹۰۳ء ’’عمر دراز

اِنَّا اَلَنَّا لَكَ الْحَدِيْدَ۔ اِنِّيْ تَعَلَّقْتُ بِاَهْدَابِكُمْ۔ رَجُلٌ كَبِيْرٌ۔[۳]

یادداشت۔ جب یہ الہام ہوا اِنِّيْ تَعَلَّقْتُ بِاَهْدَابِكُمْ۔ رَجُلٌ كَبِيْرٌ اس کے بعد قلات کے بادشاہ معطل کی طرف سے خط آیا کہ مَیں آپ کے دامن سے وابستہ ہوگیا۔ اس کے گواہ مفتی محمد صادق، مولوی مبارک علی، سیّد سرور شاہ، مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے، مولوی عبد الکریم صاحب، مولوی حکیم نور دین صاحب، نواب محمد علی خان صاحب، مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے وغیرہ اصحاب ہیں جو چالیس کے قریب ہوں گے۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹، ۱۰)

۲۱؍جون ۱۹۰۳ء ’’مجھے دو عصا دیئے گئے۔ ایک جو میرے پاس تھا، دوسرے وہ جو گم ہوگیا تھا اور گمشدہ عصا کو جو مَیں نے دیکھا تو اس کے منہ پر لکھا ہوا تھا۔

دُعَآءُكَ مُسْتَجَابٌ۔‘‘[۴] (کاپی الہامات[۵] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

۲۸؍جون ۱۹۰۳ء الہام۔ ’’اٰيَاتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ۔‘‘[۶]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

---

۱ (ترجمہ از مرتّب) اللہ تیرے پاس نہیں آئے گا۔ ۲ (ترجمہ از مرتّب) اللہ تجھے عافیت نہیں دے گا۔

۳ (ترجمہ از مرتّب) ہم نے تیرے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ مَیں نے آپ کا دامن پکڑ لیا ہے۔ ایک بڑا آدمی۔

۴ (ترجمہ از مرتّب) تیری دعا مقبول ہے۔

۵ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۶؍جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۷۹ اور الحکم مورخہ ۲۴؍جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ پر یہ الفاظ درج ہیں۔
’’۲۱؍جون کو ایک چھڑی پر یہ لکھا ہوا دکھایا گیا دُعَآءُكَ مُسْتَجَابٌ۔‘‘

۶ (ترجمہ از مرتّب) سوال کرنے والوں کے لئے نشانات۔

۲۹؍جون ۱۹۰۳ء ’’رات کے وقت جو میرے خیال پر یہ کشش غالب ہوئی کہ یہ مقدمات جو کرم الدین کی طرف سے میرے پر ہیں یا بعض میری جماعت کے لوگوں کی طرف سے کرم الدین پر ہیں ان کا انجام کیا ہوگا۔ سو اس غلبہء کشش کے وقت میری حالت وحیِ الٰہی کی طرف منتقل کی گئی اور خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہوا۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ فِیْہِ اٰیَاتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ

اِس کے معنے یہ مجھے سمجھائے گئے کہ ان دونوں فریقوں میں سے خدا اس کے ساتھ ہوگا اور اس کو فتح اور نصرت نصیب کرے گا کہ جو پرہیزگار ہیں۔ یعنی جھوٹ نہیں بولتے، ظلم نہیں کرتے، تہمت نہیں لگاتے اور دغا اور فریب اور خیانت سے ناحق خدا کے بندوں کو نہیں ستاتے اور ہر ایک بدی سے بچتے اور راست بازی اور انصاف کو اختیار کرتے ہیں اور خدا سے ڈر کر اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی اور نیکی کے ساتھ پیش آتے ہیں اور بنی نوع کے وہ سچے خیر خواہ ہیں۔ ان میں درندگی اور ظلم اور بدی کا جوش نہیں بلکہ عام طور پر ہر ایک کے ساتھ وہ نیکی کرنے کے لئے تیار ہیں سو انجام یہ ہے کہ اُن کے حق میں فیصلہ ہوگا تب وہ لوگ جو پوچھا کرتے ہیں جو ان دونوں گروہوں میں سے حق پر کون ہے۔ اُن کے لئے نہ ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہوں گے۔‘‘

(البدر[1] جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۳؍جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۸۹)

۱۳؍جولائی ۱۹۰۳ء ’’اِنِّیْٓ اَنَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

(ترجمہ) مَیں نے تجھے روشن کیا اور چُن لیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵)

۱۴؍جولائی ۱۹۰۳ء ’’۱ لَاتَیْئَسُوْا مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ۔ ۲ اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ ۳ یَاْتِیْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ ۴ یَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ ۵ وَسِّعْ مَكَانَكَ۔ ۶ اِنِّیْٓ اَنَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ۔ ۷ اِنَّا فَتَحْنَا عَلَیْكَ اَبْوَابَ الدُّنْیَا۔‘‘[2] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱)

۱۸؍جولائی ۱۹۰۳ء الہام۔ ’’جَآءَكَ الْفَتْحُ۔ ثُمَّ جَآءَكَ الْفَتْحُ[3]

پھر مَیں نے دیکھا کہ مبارک کو بہت سُرخ پگڑی پہنائی گئی ہے۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

---

[1] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۰؍جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱ میں بھی یہ الہامات مع تفصیل درج ہیں۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) ۱ اللہ کی رحمت کے خزانوں سے نا اُمید مت ہو۔ ۲ ہم نے تجھے خیر کثیر دیا۔ ۳ دُور دُور سے تیرے پاس ہدیے آئیں گے۔ ۴ لوگ دُور دُور سے تیرے پاس آئیں گے۔ ۵ تُو اپنے مکان کو وسیع کر۔ ۶ مَیں نے تجھے روشن کیا اور چُن لیا۔ ۷ ہم نے تجھ پر دُنیا کے دروازے کھول دیئے۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) تیرے پاس فتح آئی پھر تیرے پاس فتح آئی۔

۲۱ رجولائی ۱۹۰۳ء ''آج قریب صبح مَیں نے دیکھا کہ مرزا احمد بیگ رشتہ دار نظام الدین فوت ہوگیا ہے اور ایسا خیال گزرا کہ وہ سخت جان کندن میں ہے۔ پھر مَیں نے کہا کہ احمد بیگ اور امام الدین کے مرنے میں صرف چھ سات دن کا فاصلہ ہے۔ اسی کی تائید میں اسی تاریخ صاحبزادہ سراج الحق نے خواب میں دیکھا کہ ایک درخت نہایت سرسبز ہے اور نظام الدین کی ملکیت ہے اس کے نیچے ہم کھڑے ہیں۔ اتنے میں میر اسمٰعیل آئے اور کہا کہ اس کی ایک شاخ ہم کاٹ دیں گے۔ تب انہوں نے اس درخت کی ایک سرسبز شاخ کاٹ دی۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۲۱ رجولائی ۱۹۰۳ء الہام۔ '' یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَفَتْحُ الْحُنَیْنِ۔ ''[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۲۳ رجولائی ۱۹۰۳ء ۱۔ ''خواب میں مَیں نے دیکھا کہ میں نے کچھ پھل پائے ہیں کسی نے مجھے پوچھا وہ کون سے پھل ہیں میں نے کہا کہ ایک طُوبٰی[۱] ایک آم[۲] ایک اور پھل[۳]۔''[۲]

۲۔ ''دیکھا ظفر احمد میرے پاس آیا ہے۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۲۴ رجولائی ۱۹۰۳ء '' اَلْفِتْنَةُ وَ الصَّدَقَاتُ۔ ''[۳]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۔ البدر جلد ۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۷ راگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۲۶)

۲۷ رجولائی ۱۹۰۳ء ''خواب میں مَیں نے دیکھا کہ ایک شخص گویا چراغ یا فجّا گورداسپور سے آیا ہے اور اس کے پاس کچھ روپے اور کچھ پیسے ہیں اور کہتا ہے کہ یہ بقیہ چندہ گورداسپور سے لایا ہوں۔ مَیں نے ایک خوان میں یعنی برتن میں وہ روپے جمع کرا دیئے تو معلوم ہوا کہ بہت سے پیسے ہیں۔ مَیں نے چاہا کہ یہ چندہ کا روپیہ ہے اِس کو گِن لیں۔ جب مَیں گننے لگا تو وہ تمام پیسے کشمش کی شکل پر ہو گئے ہیں۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) سوموار کا دن اور حنین کی فتح۔

۲؎ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۷ راگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۲۶ پر یہ خواب یوں تحریر ہے۔ ''فرمایا کہ رات کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک آنب ہے جسے مَیں نے تھوڑا سا چوسا تو معلوم ہوا کہ وہ تین پھل ہیں۔ جب کسی نے پوچھا کہ کیا پھل ہیں تو کہا ایک آنب ہے، ایک طوبا اور ایک اور پھل ہے۔''

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) ایک خاص فتنہ آرہا ہے اور اس کا علاج صدقات ہیں۔

۲۸؍جولائی ۱۹۰۳ء ’’مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک پہاڑ پر ہوں اور میرے ساتھ کئی آدمی ہیں اور ہم مِدّل جو ایک قسم کا اناج ہوتا ہے اس کے دانے کھا رہے ہیں اور زمین پر جب نظر کی تو بہت سے ڈیلے زمین پر پڑے ہیں۔ پھر مَیں وہاں سے اُٹھا اور ایک کنارہ پر گیا تو مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے کنارہ پر صد ہا ہاتھ کا گڑھا ہے جس گڑھے سے خدا نے مجھ کو بچا لیا اور پھر دوسری طرف مَیں آیا تو سطح مستوی نہیں بلکہ ایک طرف سے بہت اُونچا اور دوسری طرف سے بہت نیچا ہے جس سے انسان بے اختیار پھسل سکتا ہے مگر خدا نے مجھے اس سے بچا لیا۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

۲۹؍جولائی ۱۹۰۳ء ’’يَنْقَطِعُ اٰبَآءُكَ وَ يُبْدَءُ مِنْكَ۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

(ترجمہ) تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور تیرے بعد سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۹)

۲۹؍جولائی ۱۹۰۳ء ’’سَعٰی لَهَا سَعْيَهَا‘‘[۱] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۳۰؍جولائی ۱۹۰۳ء ’’الہام کسی کی نسبت یعنی حِكَايَةً عَنِ الْغَيْر كَذَبْتَ۔‘‘[۲] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

۱۹۰۳ء ’’ایک دن یہ ذکر آ گیا کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں اور بہشت کے آٹھ ہیں تو مجھے خیال گزرا کہ ایک دروازہ بہشت کا کیوں زیادہ ہے۔ اس پر معاً خدا تعالیٰ نے دل میں ڈالا کہ

’’جرائم کے اصول بھی سات ہیں اور محاسن کے بھی سات۔ مگر ایک دروازہ رحمتِ الٰہی کا ہے جو کہ بہشت کے دروازوں میں زیادہ ہے۔‘‘ (البدر جلد ۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۷؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۲۷)

۱۱؍اگست ۱۹۰۳ء الہام۔ ’’اِنِّیْ اَرَی الرَّحْمٰنَ حَلَّ غَضَبُهٗ عَلَى الْاَرْضِ۔‘‘[۳]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) اس نے اس کے لئے بڑی کوشش کی۔ ۲؎ (ترجمہ از مرتّب) تونے جھوٹ بولا۔

۳؎ اس کی تشریح حضرت اقدس علیہ السلام نے یہ فرمائی ہے کہ ’’مَیں رحمٰن کو دیکھتا ہوں (یعنی) اگرچہ خدا رحمٰن ہے مگر گناہ حد سے بڑھ گیا ہے جس سے اس کا غضب نازل ہو گیا ہے۔‘‘ (البدر مورخہ ۲۸؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳ والحکم مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

۱۴/اگست ۱۹۰۳ء ۱۔ ''۱ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا ۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ۔ ۲ لَا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا ۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ۔ ۳ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۔ ۴ يَا جِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۔ ۵ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ ۔''[1]

۲۔ ''۱ يٰسٓ ۔[2] اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۔ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۔[3] ۲ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔[4] ۳ لَا اِلٰهَ[5] اِلَّا اَنَا فَاتَّخِذْنِيْ وَكِيْلًا ۔[6] ۴ اُكْرِمُكَ[7] بَعْدَ تَوْهِيْنِكَ ۔ ۵ يَسْئَلُوْنَكَ عَنْ شَاْنِكَ ۔ ۶ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۔[8]

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۱تم خوف نہ کرو اور غمگین نہ ہو۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ ۲تم خوف نہ کرو اور غمگین نہ ہو۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ ۳ کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں۔ ۴ اے پہاڑو! اس کے ساتھ خدا کے حضور جھک جاؤ اور اے پرندو! تم بھی۔ ۵ اللہ نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔

[2] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۸/اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳ اور الحکم مورخہ ۱۷/اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰ حاشیہ میں یٰسٓ کے بعد وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) ۱ اے سردار تُو خدا کا مُرسل ہے اور راہِ راست پر ہے۔ اس کا نزول اس خدا کی طرف سے ہے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔

[4] (ترجمہ) ''۲ خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نکوکار ہیں۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵)

[5] (ترجمہ از مرتّب) ۳ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تُو مجھے ہی اپنا کارساز بنا۔

[6] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''جب یہ الہام مجھ کو ہوا تو میرے دل پر ایک لرزہ پڑا اور مجھے خیال آیا کہ میری جماعت ابھی اِس لائق نہیں کہ خدا تعالیٰ ان کا نام بھی لے اور مجھے اس سے زیادہ کوئی حسرت نہیں کہ مَیں فوت ہو جاؤں اور جماعت کو ایسی ناتمام اور خام حالت میں چھوڑ جاؤں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۲۴ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

[7] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۸/اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳ اور الحکم مورخہ ۱۷/اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰ حاشیہ میں یہاں ''اُكْرِمُكَ'' کی جگہ ''سَاُكْرِمُكَ'' کے الفاظ درج ہیں۔

[8] (ترجمہ از مرتّب) ۴ میں بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے عزت دوں گا اور تیرا اکرام کروں گا۔ ۵ تیری شان کے بارے میں وہ پوچھیں گے ۶ تو کہہ وہ خدا ہے جس نے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ پھر ان کو لہو ولعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔

۷۔ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاھُمَا۔ ۸ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ۔ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ۔ ۹ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ ۱۰ جِئْتَ فَصْلَ الْفَتْحِ۔ ‘‘[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

۱۵/ اگست ۱۹۰۳ء ’’ لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔ ‘‘[۲]

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸/ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳ ۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۷/ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰ حاشیہ)

۱۸/ اگست ۱۹۰۳ء ’’ ۱ سَاُکْرِمُكَ[۳] اِکْرَامًا حَسَنًا۔ ۲ سَاُکْرِمُكَ اِکْرَامًا عَجَبًا۔ ۳ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا۔ ۴ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ۔ ۵ یَسْئَلُوْنَكَ[۴] عَنْ

---

[۱] (بقیہ ترجمہ از مرتّب) ۷ آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے تب ہم نے ان دونوں کو کھول دیا۔ ۸ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کِیا۔ کیا اس نے ان کی تدبیر کو ضائع نہ کر دیا۔ ۹ اللہ نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ ۱۰ تُو فتح کے موسم میں آیا ہے۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) جھوٹوں پر اللہ کی لعنت [۳] (ترجمہ از مرتّب) ۱ مَیں تیرا بہت اچھا اِکرام کروں گا۔

[۴] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’ایک دفعہ جب مَیں گورداسپور میں ایک فوجداری مقدمہ کی وجہ سے (جو کرم دین جہلمی نے میرے پر دائر کیا تھا) موجود تھا۔ مجھے الہام ہوا یَسْئَلُوْنَكَ الخ...... بعد اس کے جب ہم کچہری میں گئے تو فریقِ ثانی کے وکیل نے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا آپ کی شان اور آپ کا مرتبہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تریاق القلوب میں لکھا ہے۔ مَیں نے جواب دیا کہ ہاں خدا کے فضل سے یہی مرتبہ ہے۔ اُسی نے یہ مرتبہ مجھے عطا کیا ہے۔ تب وہ الہام جو خدا کی طرف سے صبح کے وقت ہوا تھا قریباً عصر کے وقت پورا ہو گیا۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۷، ۲۷۸)

خاکسار مرتّب عرض کرتا ہے کہ وکیل فریق مخالف نے جس کتاب کے متعلق مذکورہ بالا سوال کیا تھا وہ دراصل تحفہ گولڑویہ تھی تریاق القلوب نہیں تھی، اور تحفہ گولڑویہ کے جو صفحات وکیل فریق مخالف نے پیش کر کے ان کے متعلق مذکورہ بالا سوال کیا تھا وہ صفحہ ۴۸ لغایت ۵۰ تھے چنانچہ اس مقدّمہ کی مسل جس میں وہ کتاب شامل کی گئی تھی اور جس پر مُہرِ عدالت ثبت شدہ ہے عدالت سے اس کی نقل حاصل کر لی گئی ہے اور وہ ہمارے پاس محفوظ ہے، اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان حضور کے اپنے الفاظ میں اِس طرح پر درج ہے۔

’’ تحفہ گولڑویہ میری تصنیف ہے۔ یکم ستمبر ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا۔ پیر مہر علی کے مقابلہ پر لکھی ہے۔ یہ کتاب

شَانُكَ۔ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ۔ ۶ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ۔''[1]

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

(ترجمہ) ''۲ مَیں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے ۳ آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے ہم نے ان دونوں کو کھول دیا۔ یعنی زمین نے اپنی پوری قوت ظاہر کی، اور آسمان نے بھی۔ ۴ ان کو کہہ کہ وہ خدا ہے جس نے یہ کلمات نازل کئے ہیں۔ پھر ان کو لہو ولعب کے خیالات میں چھوڑ دے ۵ یعنی تیری شان کے بارے میں پوچھیں گے کہ تیری شان اور کیا مرتبہ ہے۔ کہہ وہ خدا ہے جس نے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ پھر ان کو اپنی لہو ولعب میں چھوڑ دے۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۳، ۷۳، ۱۱۰، ۲۷۷، ۲۷۸)

۱۸؍اگست ۱۹۰۳ء رؤیا۔ ''ایک خوان میرے آگے پیش ہوا ہے۔ اس میں فالودہ معلوم ہوتا ہے اور کچھ فیرنی بھی رکابیوں میں ہے۔ مَیں نے کہا کہ چمچہ لاؤ۔ تو کسی نے کہا کہ ہر ایک کھانا عمدہ نہیں ہوتا سوائے فیرنی اور فالودہ کے۔'' (البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۱)

۱۹؍اگست ۱۹۰۳ء ''اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ۔'' (البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

(ترجمہ) ''کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحابِ فیل کے ساتھ کیا کِیا۔ کیا اس نے اُن کے مکر کو اُلٹا کر اُنہیں پر نہیں مارا۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۸)

۱۹؍اگست ۱۹۰۳ء ''لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّخِذْنِيْ وَكِيْلًا۔''[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

بقیہ حاشیہ۔ سیف چشتیائی کے جواب میں نہیں لکھی گئی۔''

سوال۔ جن لوگوں کا ذکر صفحہ ۴۸ لغایت صفحہ ۵۰ اِس کتاب میں لکھا ہے آپ ہی اس کا مصداق ہیں؟

جواب۔ خدا کے فضل اور رحمت سے مَیں اس کا مصداق ہوں۔''

(دیکھیے سیرۃ المہدی جلد اوّل صفحہ ۳۵۳، ۳۵۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

پس حقیقۃ الوحی کے اِس حوالہ میں تحفہ گولڑویہ کے بجائے تریاق القلوب سہواً لکھا گیا ہے۔ (مرزا بشیر احمد)

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۶ رحمٰن کی پیدائش میں تم کوئی کسر نہیں پاؤ گے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) میرے سوا اَور کوئی معبود نہیں۔ پس تو مجھے ہی اپنا کارساز بنا۔

۲۰؍اگست ۱۹۰۳ء ”کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ۔“

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

(ترجمہ) ”خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۵،۷۶)

۲۲؍اگست ۱۹۰۳ء الہام۔ ”خدا کی پناہ میں عمر گذارو۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵

البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

۲۳؍اگست ۱۹۰۳ء ”۲۳؍اگست ۱۹۰۳ء کو بزبان انگریزی مَیں نے ڈوئی[ا] کے مقابل پر ایک اشتہار شائع کیا تھا اور خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اس میں لکھا تھا کہ خواہ ڈوئی میرے ساتھ مباہلہ کرے یا نہ کرے وہ خدا کے عذاب سے نہیں بچے گا اور خدا جھوٹے اور سچے میں فیصلہ کر کے دکھلائے گا۔“

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۹ حاشیہ)

۲۴؍اگست ۱۹۰۳ء ”۲۴؍اگست ۱۹۰۳ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بلّی ہے گویا وہ میرے ایک کبوتر پر حملہ کرتی ہے۔ میں نے اس کی ناک کاٹ دی تب بھی وہ حملہ سے باز نہیں آئی تب میں نے گلے سے

[ا] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) ”یہ شخص امریکہ کا باشندہ تھا۔ اِسلام کا سخت دشمن اور عیسائیت کا پکا حامی تھا۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور حضرت اقدس کے بار بار سمجھانے کے باوجود اس کے رویہ میں ذرا تغیر پیدا نہ ہوا بلکہ دن بدن تکبر، شوخی اور شرارت میں بڑھتا گیا۔ آخر حضرت اقدس اور اس کے درمیان مباہلہ ہوا جس کے مضمون کو یورپ و امریکہ کے متعدد اخباروں نے شائع کیا۔ (تفصیل کے لئے دیکھیے تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۶،۵۰۷)

پھر اس کا جو حشر ہوا اسے میں حضور ہی کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔ ”اس (ڈوئی) کی زندگی کے ہر ایک پہلو پر آفت پڑی۔ اس کا خائن ہونا ثابت ہوا اور وہ شراب کو اپنی تعلیم میں حرام قرار دیتا تھا مگر اُس کا شراب خوار ہونا ثابت ہو گیا اور وہ اُس اپنے آباد کردہ شہر صیحون سے بڑی حسرت کے ساتھ نکالا گیا جس کو اُس نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر کے آباد کیا تھا اور نیز سات کروڑ نقد روپیہ سے جو اُس کے قبضہ میں تھا اس کو جواب دیا گیا اور اس کی بیوی اور اُس کا بیٹا اُس کے دشمن ہو گئے اور اُس کے باپ نے اشتہار دیا کہ وہ ولد الزنا ہے...... آخر کار اُس پر فالج گرا اور ایک تختہ کی طرح چند آدمی اُس کو اُٹھا کر لے جاتے رہے اور پھر بہت غموں کے باعث پاگل ہو گیا اور حواس بجا نہ رہے...... آخر کار مارچ ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں ہی بڑی حسرت اور دَرد اور دُکھ کے ساتھ مر گیا۔“ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۲، ۵۱۳)

اس کو پکڑا اور زمین سے اس کو رگڑنا چاہا لیکن جب میں زمین سے اس کو لگانا چاہتا ہوں تو وہ زور کر کے اوپر کو آجاتی ہے مگر بہرحال اس کا گلا میرے ہاتھ میں ہے جب کسی طرح وہ زمین پر لگ سکے جیسا کہ میرا منشاء تھا تب میں نے کہا آؤ اس بلّی کو پھانسی دے دیں۔

اور پھر میں نے آئینہ خواب میں دیکھا اور رعب ناک اور چمکتا ہوا چہرہ نظر آیا۔''

(کاپی الہامات[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

یکم ستمبر ۱۹۰۳ء '' فرمایا کہ آج خواب میں ایک فقرہ منہ سے یہ نکلا۔

فیر مین''[2] (البدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۱ر ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۶۶)

۴ر ستمبر ۱۹۰۳ء '' دیکھا کہ دو فرشتے یا دو آدمی میرے پاس آتے ہیں ایک دہنے طرف ایک بائیں طرف اور دونوں کے پاس پستول ہیں اور میں لیٹا ہوا تھا۔ بعد اس کے الہام ہوا۔ فِیْ حِفَاظَةِ اللّٰہِ۔''[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶)

۵ر ستمبر ۱۹۰۳ء ''مَیں نے ایک کشفی نظر میں دیکھا کہ ایک درخت سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ جو نہایت خوبصورت اور سرسبز تھی ہمارے باغ میں سے کاٹی گئی ہے اور وہ ایک شخص کے ہاتھ میں ہے تو کسی نے کہا کہ اِس شاخ کو اس زمین میں جو میرے مکان کے قریب ہے اس بیری[4] کے پاس لگا دو جو اس سے پہلے کاٹی گئی

---

[1] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۱۱ر ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۶۵ میں یہی رؤیا باختلاف الفاظ درج ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اچھا آدمی (Fair man) [3] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں۔

(نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۱۸ر ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۸۰ اور الحکم مورخہ ۳۰ر ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ میں یہ رؤیا باختلاف تاریخ والفاظ درج ہے۔

[4] (نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس کشف کو دو شہیدوں (صاحبزادہ سیّد عبد اللطیف صاحب اور مولوی نعمت اللہ صاحب) پر چسپاں فرماتے ہوئے فرمایا۔

''بیری جو پہلے کاٹی گئی تھی اس سے مراد سیّد عبد اللطیف صاحب تھے۔ انہیں بیری قرار دے کر اس طرف اشارہ کیا گیا کہ وہ پھل دار یعنی صاحبِ اولاد تھے اور سرو کی شاخ سے یہ مراد تھی کہ بیری کے بعد جو شاخ کاٹی جائے گی وہ پھلدار نہیں ہوگی چنانچہ مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی ابھی تک شادی بھی نہ ہوئی تھی کہ شہید کر دیئے گئے۔'' (الفضل مورخہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۵)

تھی اور پھر دوبارہ اُگے گی اور ساتھ ہی مجھے یہ وحیِ الٰہی ہوئی کہ

''کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آیا''

اس کی مَیں نے یہ تعبیر کی کہ تخم کی طرح شہید مرحوم کا خون زمین پر پڑا ہے اور وہ بہت بارور ہو کر ہماری جماعت کو بڑھاوے گا۔'' (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۵۷)

۷؍ستمبر۱۹۰۳ء[1] ''الہام۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ[2] طِبْتُمْ۔ یَا حَفِیْظُ۔ یَا عَزِیْزُ۔ یَا رَفِیْقُ۔''[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶)

۱۰؍ستمبر ۱۹۰۳ء ''خواب۔ مَیں نے دیکھا میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے کسی مخالف کی۔ مَیں اس کو پانی میں دھو رہا ہوں اور ایک شخص پانی ڈالتا ہے۔ جب مَیں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو وہ ساری کتاب دھوئی گئی ہے اور سفید کاغذ نکل کر آیا ہے صرف ٹائٹل پیج پر ایک نام یا اس کے مشابہ رہ گیا ہے۔''[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷)

۲۱؍ستمبر ۱۹۰۳ء ''رسول صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزیں ہوئے قلعۂ ہند میں۔''[5]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷ و الحکم جلد ۷ نمبر ۴۶، ۴۷ مورخہ ۱۷ و ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

---

[1] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ اور البدر مورخہ ۱۸؍ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۸۰ میں ان الہامات کی تاریخ ۹؍ستمبر ۱۹۰۳ء مرقوم ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) تمہارے لئے سلامتی ہے خوش رہو۔ اے حفاظت کرنے والے۔ اے غالب۔ اے رفیق۔

[3] (نوٹ از البدر) فرمایا۔ ''مجھے الہام ہوا۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ۔ پھر چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا۔ اس کا علاج خدا تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ان ناموں کا ورد کیا جاوے۔ یَا حَفِیْظُ۔ یَا عَزِیْزُ۔ یَا رَفِیْقُ۔ رفیق خدا تعالیٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسمائے باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا۔''

(البدر مورخہ ۱۸؍ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۸۰۔ الحکم مورخہ ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

[4] (نوٹ از ناشر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس خواب کو اپنے ان خطبات پر منطبق کیا جو آپ نے ان افتراءات کے ردّ میں ارشاد فرمائے تھے جو جنرل ضیاء الحق کے زمانہ میں حکومت نے اپنے ''وائٹ پیپر'' میں جماعت احمدیہ پر لگائے تھے۔ دیکھیے ''زَهَقَ الْبَاطِل'' صفحہ ۵۸۱ تا ۵۸۳ طبع اوّل۔

[5] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ میں یہ الہام یوں درج ہے۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزیں ہوئے قلعۂ ہند میں۔''

۲۳؍ستمبر ۱۹۰۳ء ’’حضرت اقدسؑ نے صبح کو اُٹھ کر ذیل کا رؤیا سنایا۔
مَیں نے ایک قلم لکھنے کے واسطے اُٹھائی ہے۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس کی زبان ٹوٹی ہوئی ہے۔ تو مَیں نے کہا کہ محمد افضل نے جو پَر (نِب) بھیجے ہیں اُن میں (سے) ایک لگا دو۔ وہ پَر تلاش کئے جا رہے ہیں کہ اس اثنائے میں میری آنکھ کُھل گئی......

فرمایا کہ کوئی دنیا کا کاروبار چھوڑ کر ہمارے پاس بیٹھے تو ایک دریا پیشگوئیوں کا بہتا ہوا دیکھے جیسے کہ کل کی قلم والی پیشگوئی پوری[1] ہوئی ہے۔‘‘ (البدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۲؍اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۹۰)

۲۳؍ستمبر ۱۹۰۳ء ’’خوش و خورم باش‘‘[2] (البدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۲؍اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۹۰)

۱۹۰۳ء ’’ایک وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

يَا اَحْمَدُ جُعِلْتَ مُرْسَلًا

اے احمد تُو مرسل بنایا گیا۔ یعنی جیسے کہ تُو بروزی رنگ میں **احمد** کے نام کا مستحق ہوا حالانکہ تیرا نام **غلام احمد** تھا۔ سو اسی طرح بروز کے رنگ میں نبی کے نام کا مستحق ہے کیونکہ **احمد** نبی ہے نبوت اس سے مُنفک نہیں ہوسکتی۔‘‘ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۵، ۴۶)

---

[1] (نوٹ از ایڈیٹر البدر) ’’۱۰ بجے کے بعد مقدّمہ کرم دین صاحب بنام حضرت اقدس و حکیم فضل دین صاحب پیش ہوا۔ خواجہ صاحب نے حکیم فضل دین صاحب کی طرف سے درخواست پیش کی کہ مولوی کرم دین صاحب نے جو استغاثہ کیا ہے وہ وہی امر ہے جس کی تحقیق کے لئے خود میری طرف سے کرم دین صاحب پر استغاثہ دائر ہوئے ہیں اِس لئے جب تک وہ مقدمات فیصل نہ ہوں اس وقت تک اس مقدّمہ کو ملتوی کیا جاوے۔ اس پر فریقین کے وکلاء کی بحث رہی اور عدالت نے دوسرے دن فیصلہ دینے کا حکم صادر فرمایا۔ شام کے وقت حضرت اقدسؑ کو الہام ہوا۔ خوش و خورم باش۔ ۲۴؍ کو مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بنام مولوی کرم دین صاحب و ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم تھا مگر چونکہ مستغیث کی شہادت موجود نہ تھی اِس لئے اس کی تاریخ ۲۱؍اکتوبر ۱۹۰۳ء پڑی۔ کل کی بحث پر چونکہ ابھی عدالت نے فیصلہ تحریر نہیں کیا تھا اِس لئے خواجہ صاحب نے کچھ اَور قانونی بحث کرنی چاہی جس کو سن کر عدالت نے ایک بجے کے بعد اسی دن یہ فیصلہ دیا کہ درخواست التواءِ مقدمہ نامنظور ہے اور اِس طرح سے خدا کی وہ بات پوری ہوئی جو کہ اس نے ۲۲؍ کی رات کو اپنے فرستادہ کو دکھائی اور ۲۳؍ کی صبح کو اُس نے سنائی۔‘‘ (البدر مورخہ ۲؍اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۹۰)

[2] (ترجمہ از مرتّب) خوش و خرم ہو۔ (نوٹ از مرتّب) یہ الہام مقدّمہ کرم دین کے دوران میں ہوا۔

۱۹۰۳ء ''طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا۔ میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا جس سے لڑکا بالکل بیہوش ہو گیا اور بیہوشی میں دونوں ہاتھ مارتا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اگرچہ انسان کو موت سے گریز نہیں مگر اگر لڑکا اِن دنوں میں جو طاعون کا زور ہے فوت ہو گیا تو تمام دشمن اس تپ کو طاعون ٹھیرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اُس پاک وحی کی تکذیب کریں گے کہ جو اُس نے فرمایا ہے اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی مَیں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔ اِس خیال سے میرے دل پر وہ صدمہ وارد ہوا کہ مَیں بیان نہیں کرسکتا۔ قریباً رات کے بارہ بجے کا وقت تھا کہ جب لڑکے کی حالت اَبتر ہوگئی اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ یہ معمولی تپ نہیں یہ اَور ہی بَلا ہے۔ تب مَیں کیا بیان کروں کہ میرے دل کی کیا حالت تھی کہ خدانخواستہ اگر لڑکا فوت ہو گیا تو ظالم طبع لوگوں کو حق پوشی کے لئے بہت کچھ سامان ہاتھ آجائے گا۔ اسی حالت میں مَیں نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہو گیا اور معاً کھڑا ہونے کے ساتھ ہی مجھے وہ حالت میسر آ گئی جو استجابتِ دعا کے لئے ایک کھلی کھلی نشانی ہے اور مَیں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ابھی مَیں شاید تین رکعت پڑھ چکا تھا کہ میرے پر کشفی حالت طاری ہوگئی اور مَیں نے کشفی نظر سے دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہے۔ تب وہ کشفی حالت جاتی رہی اور مَیں نے دیکھا کہ لڑکا ہوش کے ساتھ چارپائی پر بیٹھا ہے اور پانی مانگتا ہے اور مَیں چار رکعت پوری کر چکا تھا۔ فی الفور اُس کو پانی دیا اور بدن پر ہاتھ لگا کر دیکھا کہ تپ کا نام ونشان نہیں اور ہذیان اور بیتابی اور بیہوشی بالکل دُور ہو چکی تھی اور لڑکے کی حالت بالکل تندرستی کی تھی۔ مجھے اُس خدا کی قدرت کے نظارہ نے الٰہی طاقتوں اور دُعا قبول ہونے پر ایک تازہ ایمان بخشا۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۷، ۸۸ حاشیہ)

۱۹۰۳ء فرمایا۔ ''چند سال[۱] ہوئے ایک دفعہ ہم نے عالمِ کشف میں اسی لڑکے شریف احمد کے متعلق کہا تھا کہ

اَب تُو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں۔''

(بدر جلد ۶ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ صفحہ ۱)

---

[۱] (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) چونکہ سال کی تعیین نہیں ہوسکی اِس لئے پہلے کشف کی مناسبت سے اِسے یہاں درج کیا گیا۔

۱۹۰۳ء ”۱ اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰہِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡہُ۔ ۲ بِشَارَۃٌ تَلَقَّاھَا النَّبِیُّوۡنَ۔ ۳ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ھُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ۔ ۴ اِنَّہٗ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ۔ ۵ وَ اِنَّہٗ غَالِبٌ عَلٰۤی اَمۡرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ۔ ۶ اِنَّمَاۤ اَمۡرُہٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ۔ ۷ اَتَفِرُّوۡنَ مِنِّیۡ وَ اِنَّا مِنَ الۡمُجۡرِمِیۡنَ مُنۡتَقِمُوۡنَ۔ ۸ یَقُوۡلُوۡنَ اِنۡ ھٰذَاۤ اِلَّا قَوۡلُ الۡبَشَرِ وَ اَعَانَہٗ عَلَیۡہِ قَوۡمٌ اٰخَرُوۡنَ۔ ۹ جَاھِلٌ اَوۡ مَجۡنُوۡنٌ۔ ۱۰ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ ۱۱ اِنَّا کَفَیۡنَاکَ الۡمُسۡتَھۡزِئِیۡنَ۔ ۱۲ اِنِّیۡ مُھِیۡنٌ مَّنۡ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ ۱۳ وَ اِنِّیۡ مُعِیۡنٌ مَّنۡ اَرَادَ اِعَانَتَکَ۔ ۱۴ وَ اِنِّیۡ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الۡمُرۡسَلُوۡنَ۔ ۱۵ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ وَ تَمَّتۡ کَلِمَۃُ رَبِّکَ۔ ھٰذَا الَّذِیۡ کُنۡتُمۡ بِہٖ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ۔ ۱۶ وَ اِذَا قِیۡلَ لَھُمۡ لَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ قَالُوۡۤا اِنَّمَا نَحۡنُ مُصۡلِحُوۡنَ۔ ۱۷ اَلَاۤ اِنَّھُمۡ ھُمُ الۡمُفۡسِدُوۡنَ۔ ۱۸ وَ اِنۡ یَّتَّخِذُوۡنَکَ

ترجمہ۔ ۱ خدا کا اَمر آ رہا ہے، پس تم جلدی مت کرو۔ ۲ یہ خوشخبری ہے جو قدیم سے نبیوں کو ملتی رہی ہے۔ ۳ خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ یعنی اَدب اور حیا اور خوفِ الٰہی کی پابندی سے اُن ظنّی راہوں کو بھی چھوڑتے ہیں جن میں معصیت اور نافرمانی کا گمان ہوسکتا ہے اور دلیری سے کوئی قدم نہیں اُٹھاتے بلکہ ڈرتے ڈرتے کسی فعل یا قول کے بجالانے کا قصد کرتے ہیں اور خدا اُن کے ساتھ ہے جو اُس کے ساتھ اخلاص اور اُس کے بندوں سے نیکی بجالاتے ہیں۔ ۴ وہ قوی اور غالب ہے۔ ۵ وہ ہر ایک امر پر غالب ہے، مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۶ جب وہ ایک بات کو چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو۔ پس وہ بات ہو جاتی ہے۔ ۷ کیا تم مجھ سے بھاگ سکتے ہو اور ہم مجرموں سے انتقام لیں گے۔ ۸ کہتے ہیں کہ یہ تو صرف انسان کا قول ہے اور ان باتوں میں دوسروں نے اس شخص کی مدد کی ہے۔ ۹ یہ تو جاہل ہے یا مجنون ہے۔ ۱۰ ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تمہیں دوست رکھے۔ ۱۱ اور جو لوگ تجھے ٹھٹھا کرتے ہیں ہم ان کے لئے کافی ہیں۔ ۱۲ مَیں اُس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کے درپے ہے۔ ۱۳ اور مَیں اُس شخص کی مدد کروں گا جو تیری مدد کرنا چاہتا ہے۔ ۱۴ مَیں ہوں جو میرے پاس ہو کر میرے رسول ڈرا نہیں کرتے۔ ۱۵ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی، اور تیرے رَبّ کا کلمہ پورا ہوجائے گا تو کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔ ۱۶ اور جب اُن کو کہا جاتا ہے کہ زمین پر فساد مت کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرتے ہیں۔ ۱۷ خبردار رہو کہ وہی مفسد ہیں اور تجھے انہوں نے ہنسی اور ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے۔ ۱۸ اور ٹھٹھا مار کر کہتے ہیں کہ

اِلَّا هُزُوًا۔ اَھٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ۔ بَلْ اٰتَیْنَاھُمْ بِالْحَقِّ فَھُمْ لِلْحَقِّ کَارِھُوْنَ۔ ۱۹ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔ ۲۰ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ ۲۱ وَ یَقُوْلُوْنَ لَسْتَ مُرْسَلًا۔ ۲۲ قُلْ عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَھَلْ اَنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ۔ ۲۳ اَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ۔ ۲۴ اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ۔ وَ کُلَّمَا اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ۔ ۲۵ یَحْمَدُکَ اللّٰہُ مِنْ عَرْشِہٖ۔ ۲۶ یَحْمَدُکَ اللّٰہَ وَیَمْشِیْ اِلَیْکَ۔ ۲۷ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ ۲۸ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ۔ ۲۹ اَنْتَ مِنْ مَّآءِنَا وَ ھُمْ مِّنْ فَشَلٍ۔ ۳۰ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ۔ ۳۱ وَ عَلَّمَکَ مَالَمْ تَعْلَمْ۔ ۳۲ قَالُوْا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا۔ ۳۳ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ عَجِیْبٌ لَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ۔ ۳۴ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَ ھُمْ یُسْئَلُوْنَ۔ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ ۳۵ خَلَقَ اٰدَمَ فَاَکْرَمَہٗ۔ ۳۶ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ

بقیہ ترجمہ۔ کیا یہ وہی شخص ہے کہ جو خدا نے مبعوث فرمایا۔ یہ تو اُن کی باتیں ہیں اور اصل بات یہ ہے کہ ہم نے اُن کے سامنے حق پیش کیا، پس وہ حق کے قبول کرنے سے کراہت کرر ہے ہیں۔ ۱۹ اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے وہ عنقریب جان لیں گے کہ وہ کس طرف پھیرے جائیں گے۔ ۲۰ خدا ان تہمتوں سے پاک اور برتر ہے جو اُس پر لگا رہے ہیں۔ ۲۱ اور کہتے ہیں کہ تُو خدا کی طرف سے بھیجا ہوا نہیں۔ ۲۲ ان کو کہہ دے کہ خدا کی میرے پاس گواہی موجود ہے۔ پس کیا تم ایمان لاتے ہو۔ ۲۳ تُو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ مَیں نے اپنے لئے تجھے چُن لیا۔ ۲۴ جب تُو کِسی پر ناراض ہو تو مَیں اُس پر ناراض ہوتا ہوں اور ہر ایک چیز جس سے تُو پیار کرتا ہے مَیں بھی اُس سے پیار کرتا ہوں۔ ۲۵ خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ۲۶ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ ۲۷ تو مجھ سے اُس مرتبہ پر ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ ۲۸ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ ۲۹ تُو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ فشل سے۔ ۳۰ اُس خدا کو حمد ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا ۳۱ اور تجھے وہ باتیں سکھلائیں جن کی تجھے خبر نہ تھی۔ ۳۲ لوگوں نے کہا کہ یہ مرتبہ تجھے کہاں سے اور کیوں کر مل سکتا ہے۔ ۳۳ ان کو کہہ دے کہ میرا خدا عجیب ہے۔ اُس کے فضل کو کوئی رَدّ نہیں کرسکتا۔ ۳۴ جو کام وہ کرتا ہے اُس سے پوچھا نہیں جاتا کہ ایسا کیوں کیا مگر لوگ اپنے اپنے کاموں سے پوچھے جاتے ہیں۔ تیرا رَبّ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ۳۵ اُس نے اس آدم کو پیدا کرکے اس کو بزرگی دی۔ ۳۶ مَیں نے اس زمانہ میں ارادہ کیا کہ اپنا ایک خلیفہ زمین پر قائم کروں، پس مَیں نے اس

اٰدَمَ۔ ۳۷ وَ قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا، قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ ۳۸ یَقُوْلُوْنَ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ ۳۹ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ۔ ۴۰ وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ۔ ۴۱ وَ مَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ۔ ۴۲ یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَ مَعِیْ۔ ۴۳ سِرُّكَ سِرِّیْ۔ ۴۴ شَأْنُكَ عَجِیْبٌ وَّ اَجْرُكَ قَرِیْبٌ۔ ۴۵ اِنِّیْ اَنَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ۔ ۴۶ یَأْتِیْ عَلَیْكَ زَمَنٌ كَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰی۔ ۴۷ وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ ۴۸ وَ یَمْكُرُوْنَ وَ یَمْكُرُ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمَاكِرِیْنَ۔ ۴۹ اِنَّهٗ كَرِیْمٌ تَمَشّٰی اَمَامَكَ وَ عَادٰی لَكَ مَنْ عَادٰی، وَ سَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی۔ ۵۰ اِنَّا نَرِثُ الْاَرْضَ نَأْكُلُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ وَ لِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ ۵۱ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ ۵۲ قُلْ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ ۵۳ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔

بقیہ ترجمہ۔ آدم کو پیدا کیا۔ ۳۷ اور لوگوں نے کہا کہ کیا تُو ایسا شخص اپنا خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے یعنی پھوٹ ڈالتا ہے۔ تو خدا نے اُنہیں کہا کہ جن باتوں کا مجھے علم ہے تمہیں وہ باتیں معلوم نہیں۔ ۳۸ اور کہتے ہیں کہ یہ ایک بناوٹ ہے۔ کہہ خدا ہے جس نے یہ سلسلہ قائم کیا، ۳۹ پھر یہ کہہ کر اُن کو اپنے لہو ولعب میں چھوڑ دے۔ ۴۰ اور ہم نے حق کے ساتھ اس کو اُتارا اور ضرورتِ حقّہ کے موافق وہ اُترا۔ ۴۱ اور ہم نے تجھے تمام دنیا کے لئے ایک عام رحمت کر کے بھیجا ہے۔ ۴۲ اے میرے احمد! تُو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ ۴۳ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ۴۴ تیری شان عجیب ہے اور اجر قریب ہے۔ ۴۵ مَیں نے تجھے روشن کیا اور مَیں نے تجھے چُنا۔ ۴۶ تیرے پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جیسا کہ موسیٰ پر زمانہ آیا تھا۔ ۴۷ اور تُو اُن لوگوں کے بارے میں میری جناب میں شفاعت مت کر جو ظالم ہیں کیونکہ وہ غرق کئے جائیں گے۔ ۴۸ اور یہ لوگ مکر کریں گے اور خدا بھی اُن سے مکر کرے گا اور خدا تعالیٰ بہتر مکر کرنے والا ہے۔ ۴۹ وہ کریم ہے جو تیرے آگے آگے چلتا ہے اور اُس کو وہ اپنا دشمن قرار دیتا ہے جو تجھ سے دشمنی کرتا ہے اور وہ عنقریب تجھے وہ چیزیں دے گا جن سے تُو راضی ہو جائے گا۔ ۵۰ ہم زمین کے وارث ہوں گے اور ہم اُس کو اُس کے طرفوں سے کھاتے جاتے ہیں تا کہ تُو اس قوم کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تا کہ مجرموں کی راہ کُھل جائے۔ ۵۱ کہہ مَیں مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلے مومن ہوں۔ ۵۲ کہہ میرے پر یہ وحی نازل ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ ۵۳ اور تمام خیر قرآن میں ہے۔

۵۴ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ ۵۵ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ تُؤْمِنُوْنَ۔ ۵۶ یُرِیْدُوْنَ اَنْ لَّا یَتِمَّ اَمْرُكَ، وَاللّٰہُ یَاْبٰی اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ اَمْرَكَ۔ ۵۷ وَ مَا كَانَ اللّٰہُ لِیَتْرُكَكَ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ۔ ۵۸ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّہٖ۔ وَكَانَ وَعْدُاللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔ ۵۹ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ اَتٰی۔ ۶۰ وَ رَكَلَ وَ رَكٰی۔ ۶۱ یَعْصِمُكَ اللّٰہُ مِنَ الْعِدَا، وَ یَسْطُوْ بِكُلِّ مَنْ سَطَا۔ حَلَّ غَضَبُہٗ عَلَی الْاَرْضِ۔ ۶۲ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۔ ۶۳ اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔ ۶۴ اَمْرٌ مِّنَ السَّمَآءِ۔ ۶۵ اَمْرٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْاَكْرَمِ۔ ۶۶ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔ ۶۷ اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَةَ۔ ۶۸ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ اِلَّا اللّٰہُ۔ ۶۹ اِصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَ وَحْیِنَا۔ ۷۰ اِنَّہٗ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ۔ ۷۱ اِنِّیْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا مِنِ اسْتِكْبَارٍ۔ ۷۲ وَ اُحَافِظُكَ خَآصَّةً۔

بقیہ ترجمہ۔ ۵۴ اس کے حقائق معارف تک وہی لوگ پہنچتے ہیں جو پاک کئے جاتے ہیں۔ ۵۵ پس تم اُس کے بعد یعنی اس کو چھوڑ کر کس حدیث پر ایمان لاؤ گے۔ ۵۶ یہ لوگ ارادہ کرتے ہیں کہ کچھ ایسی کوشش کریں کہ تیرا امر نا تمام رہ جائے لیکن خدا تو یہی چاہتا ہے کہ تیری بات کو کمال تک پہنچاوے۔ ۵۷ اور خدا ایسا نہیں ہے کہ قبل اس کے جو پاک اور پلید میں فرق کر کے دکھلاوے۔ تجھے چھوڑ دے۔ ۵۸ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو (یعنی اِس عاجز کو) ہدایت اور دینِ حق دے کر اِس غرض سے بھیجا ہے تا وہ اِس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے اور خدا کا وعدہ ایک دن ہونا ہی تھا۔ ۵۹ خدا کا وعدہ آ گیا اور ایک پَیر اس نے زمین پر مارا اور خلل کی اصلاح کی۔ ۶۰ خدا تجھے دشمنوں سے بچائے گا اور اُس شخص پر حملہ کرے گا کہ جو ظلم کی راہ سے تیرے پر حملہ کرے گا۔ ۶۱ اُس کا غضب زمین پر اُتر آیا ۶۲ کیونکہ لوگوں نے معصیت پر کمر باندھی اور وہ حد سے گزر گئے۔ ۶۳ بیماریاں مُلک میں پھیلائی جائیں گی اور طرح طرح کے اسباب سے جانیں تلف کی جائیں گی۔ ۶۴ یہ امر آسمان پر قرار پا چکا ہے۔ ۶۵ یہ اُس خدا کا امر ہے جو غالب اور بزرگ ہے۔ ۶۶ جو کچھ قوم پر نازل ہوا خدا اُس کو نہیں بدلائے گا جب تک کہ وہ لوگ اپنے دلوں کی حالتیں نہ بدلا لیں۔ ۶۷ وہ اُس گاؤں کو جو قادیان ہے کسی قدر ابتلا کے بعد اپنی پناہ میں لے لے گا۔ ۶۸ آج خدا کے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔ ۶۹ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے کشتی بنا۔ ۷۰ وہ قادر خدا تیرے ساتھ اور تیرے لوگوں کے ساتھ ہے۔ ۷۱ مَیں ہر ایک کو جو تیرے گھر کے اندر ہے بچاؤں گا۔ مگر وہ لوگ جو میرے مقابل پر تکبر سے اپنے تئیں نافرمان اور اُونچا رکھتے ہیں۔ یعنی پورے طور پر اطاعت نہیں کرتے۔ ۷۲ اور خاص کر میری حفاظت تیرے شاملِ حال رہے گی۔

۷۳ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔ ۷۴ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ ۷۵ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔ ۷۶ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَصُوْمُ۔ ۷۷ وَ اَلُوْمُ مَنْ يَّلُوْمُ۔ ۷۸ وَاُعْطِيْكَ مَا يَدُوْمُ۔ ۷۹ وَاَجْعَلُ لَكَ اَنْوَارَ الْقُدُوْمِ۔ ۸۰ وَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ اِلَى الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ۔ ۸۱ اِنِّیْ اَنَا الصَّاعِقَةُ وَاِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُو اللُّطْفِ وَ النَّدٰی۔

بقیہ ترجمہ۔ ۷۳ خدائے رحیم کی طرف سے سلامتی ہے۔ ۷۴ تم پر سلامتی ہے۔ تم پاک نفس ہو۔ ۷۵ اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ ۷۶ مَیں اس رسول کے ساتھ کھڑا ہوں اور افطار کروں گا اور روزہ بھی رکھوں گا۔ ۷۷ اور اُس کو ملامت کروں گا جو ملامت کرتا ہے۔ ۷۸ اور تجھے وہ نعمت دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ ۷۹ اور اپنی تجلّی کے نور تجھ میں رکھ دوں گا۔ ۸۰ اور مَیں اس زمین سے وقتِ مقدّر تک علیحدہ نہیں ہوں گا۔ یعنی میری قہری تجلّی میں فرق نہ آئے گا۔ ۸۱ مَیں صاعقہ ہوں اور مَیں رحمٰن ہوں صاحبِ لُطف اور بخشش۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴ تا ۹)

۱۹۰۳ء ’’اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا وے گا اور حجّت اور بُرہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اَب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے...... اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریمؑ کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک

ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔‘‘ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۶، ۶۷)

۱۹۰۳ء ’’اور یہ خیال مت کرو کہ آریہ یعنی ہندو دیانندی والے کچھ چیز ہیں وہ صرف اس زنبور کی طرح ہیں جس میں بجز نیش زنی کے اور کچھ نہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ توحید کیا چیز ہے اور روحانیت سے سراسر بے نصیب ہیں۔ عیب چینی کرنا اور خدا کے پاک رسولوں کو گالیاں دینا ان کا کام ہے اور بڑا کمال ان کا یہی ہے کہ شیطانی وساوس سے اعتراضات کے ذخیرے جمع کر رہے ہیں اور تقویٰ اور طہارت کی روح ان میں نہیں۔ یاد رکھو کہ بغیر روحانیت کے کوئی مذہب چل نہیں سکتا اور مذہب بغیر روحانیت کے کچھ بھی چیز نہیں۔ جس مذہب میں روحانیت نہیں اور جس مذہب میں خدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں اور صدق وصفا کی روح نہیں اور آسمانی کشش اُس کے ساتھ نہیں اور فوق العادت تبدیلی کا نمونہ اس کے پاس نہیں وہ مذہب مردہ ہے۔ اس سے مت ڈرو۔ ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لو گے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۷، ۶۸)

۱۹۰۳ء ’’میرا ارادہ تھا کہ قبل اس کے جو ۱۶؍اکتوبر ۱۹۰۳ء کو بمقام گورداسپور ایک مقدّمہ پر جاؤں...... یہ رسالہ تالیف کر لوں اور اس کو ساتھ لے جاؤں۔ تو ایسا اِتفاق ہوا کہ مجھے درد ِگُردہ سخت پیدا ہوا۔ مَیں نے خیال کیا کہ یہ کام ناتمام رہ گیا۔ صرف دو چار دن ہیں اگر مَیں اِسی طرح درد ِگردہ میں مبتلا رہا جو ایک مُہلک بیماری ہے تو یہ تالیف نہیں ہو سکے گا۔ تب خدا تعالیٰ نے مجھے دعا کی طرف توجہ دلائی۔ مَیں نے رات کے وقت میں جبکہ تین گھنٹے کے قریب بارہ بجے کے بعد رات گزر چکی تھی۔ اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ اَب مَیں دُعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔ سو مَیں نے اسی دردناک حالت میں صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف کے تصور سے دعا کی کہ یا الٰہی اس مرحوم کے لئے مَیں اس کو لکھنا چاہتا تھا۔ تو ساتھ ہی مجھے غنودگی ہوئی اور الہام ہوا۔

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔

یعنی سلامتی اور عافیت ہے، یہ خدائے رحیم کا کلام ہے۔

پس قسم ہے مجھے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی صبح کے چھ نہیں بجے تھے کہ مَیں بالکل تندرست ہو گیا اور اسی روز نصف کے قریب کتاب کو لکھ لیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۷۴، ۷۵)

۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۳ء ”سَبَّحَكَ اللّٰهُ وَرَافَاكَ۔ خدا ترا از عیوب منزّہ کرد و با تو موافقت کرد۔“
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸)
(ترجمہ) خدا نے ہر ایک عیب سے تجھے پاک کیا اور تجھ سے موافقت کی۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹)

۲۲؍اکتوبر ۱۹۰۳ء ۱ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ[1] مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ ۲ وَاِنَّكَ اَنْتَ الْمُجَازُ۔[2] ۳ اِنِّیْ مَلَکْتُ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ۔

یہ الہام مذکورہ بالا نواب محمد علی صاحب کے پسر عبد الرحیم کے حق میں ہوا کہ پہلے مایوسی کی حالت ہوئی پھر شفاعت کی۔ خدا تعالیٰ نے چند یوم میں شفا بخشی...... پھر بعد اس کے ۲۷؍اکتوبر ۱۹۰۳ء تک آثار صحت

---

[1] (ترجمہ از ناشر) ۱ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے۔ کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کے حضور شفاعت کرے۔ ۲ اور تجھے شفاعت کی اجازت دی جاتی ہے۔ ۳ مَیں مشرق اور مغرب کا مالک ہوا۔

[2] ”ہمارے مکرم خان صاحب محمد علی خان صاحب کا چھوٹا لڑکا عبد الرحیم سخت بیمار ہو گیا۔ چودہ روز ایک ہی تپ لازمِ حال (رہا) اور اس پر حواس میں فتور اور بیہوشی رہی آخر نوبت احتراق تک پہنچ گئی...... حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کو ہر روز دعا کے لئے توجہ دلائی جاتی تھی اور وہ کرتے تھے۔ ۲۵؍اکتوبر کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بڑی بے تابی سے عرض کی گئی کہ عبد الرحیم کی زندگی کے آثار اچھے نظر نہیں آتے۔ حضرت رؤف الرحیم تہجد میں اس کے لئے دعا کر رہے تھے کہ اتنے میں خدا کی وحی سے آپ پر کھلا کہ **تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدّر** ...... فرمایا۔ جب خدا تعالیٰ کی یہ قہری وحی نازل ہوئی تو مجھ پر حد سے زیادہ حزن طاری ہوا۔ اُس وقت بے اختیار میرے منہ سے نکل گیا کہ **یا الٰہی اگر یہ دعا کا موقع نہیں تو مَیں شفاعت کرتا ہوں۔ اس کا موقع تو ہے۔** اس پر معاً وحی نازل ہوئی۔ **یُسَبِّحُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ** اس جلالی وحی سے میرا بدن کانپ گیا اور مجھ پر سخت خوف اور ہیبت وارد ہوئی کہ مَیں نے بلا اِذن شفاعت کی ہے ایک دو منٹ کے بعد پھر وحی ہوئی۔ **اِنَّكَ اَنْتَ الْمُجَازُ** یعنی تجھے اجازت ہے۔ اس کے بعد حالاً بعد حالٍ عبد الرحیم کی صحت ترقی کرنے لگی اور اَب ہر ایک جو دیکھتا اور پہچانتا تھا اسے دیکھ کر خدا تعالیٰ کے شکر سے بھر جاتا اور اعتراف کرتا ہے کہ لاریب مُردہ زندہ ہوا ہے۔“
(مکتوب محررہ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی مطبوعہ البدر مورخہ ۲۹؍اکتوبر، ۱۸؍نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۲۱)

عبدالرحیم ظاہر ہوئے اور اگرچہ آج کی تاریخ سے ۲؍نومبر ۱۹۰۳ء تک بباعث شدّتِ احتراق بولنے پر قادر نہیں ہوا صرف ہاں ہوں کرتا ہے لیکن بیماری نے چھوڑ دیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸)

۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۳ء ''۱ اِنِّیْ اُنَوِّرُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ ۲ ظَفَرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ ۳ ظَفَرٌ وَّفَتْحٌ مِّنَ اللّٰہِ۔ ۴ فخر احمد۔ ۵ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا۔''[۱] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸)

۱۹۰۳ء (قریباً) ''عرصہ قریباً تین سال کا ہوا ہے کہ صبح کے وقت کشفی طور پر مجھے دکھایا گیا کہ مبارک احمد سخت مبہوت اور بدحواس ہوکر میرے پاس دوڑا آیا ہے اور نہایت بے قرار ہے اور حواس اُڑے ہوئے ہیں اور کہتا ہے کہ ابّا پانی۔ یعنی مجھے پانی دو......

اِس کے بعد اُسی وقت ہم باغ میں گئے۔ اور قریباً آٹھ بجے صبح کا وقت تھا اور مبارک احمد بھی ساتھ تھا اور مبارک احمد کئی دوسرے چھوٹے بچوں کے ساتھ باغ کے ایک گوشے میں کھیلتا تھا اور عمر قریباً چار برس کی تھی۔ اُس وقت مَیں ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا۔ مَیں نے دیکھا کہ مبارک احمد زور سے میری طرف دوڑتا چلا آتا ہے اور سخت بدحواس ہو رہا ہے۔ میرے سامنے آکر اتنا اُس کے منہ سے نکلا کہ ابّا پانی۔ بعد اس کے نیم بیہوش کی طرح ہوگیا اور وہاں سے کنواں قریباً پچاس قدم کے فاصلہ پر تھا۔ مَیں نے اُس کو گود میں اُٹھالیا اور جہاں تک مجھ سے ہوسکا مَیں تیز قدم اُٹھا کر اور دَوڑ کر کنوئیں تک پہنچا اور اُس کے منہ میں پانی ڈالا۔ جب اُس کو ہوش آئی اور کچھ آرام آیا تو مَیں نے اُس سے اِس حادثہ کا سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ بعض بچوں کے کہنے سے مَیں نے بہت سا پِسا ہوا نمک پھانک لیا اور دماغ پر بخار چڑھ گئے اور سانس رُک گیا اور گلا گھونٹا گیا۔ پس اِس طرح پر خدا نے اُس کو شفا دی اور کشفی پیشگوئی پوری کی۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۹، ۴۰۰)

۲۲؍نومبر ۱۹۰۳ء ''یکم رمضان ۱۳۲۱ھ موافق ۲۲؍نومبر ۱۹۰۳ء خواب میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک قبر پر ہوں، صاحبِ قبر زندہ ہوگیا۔ مَیں اُس کو کہتا ہوں کہ تم آمین کرو مَیں دعا کرتا ہوں تب میں نے کئی دعائیں کیں اور سب کے آخر میں نے اُس کو کہا کہ دعا کرو کہ میری عمر پچانویں ۹۵ برس کی ہو تب اس نے آمین کرنے سے خاموشی اختیار کی اس پر میں نے بہت اصرار کیا اور اس کو پکڑ کر جھنجوڑا اور ہلایا بہت اصرار کے بعد اس نے

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) ۱ مَیں روشن کروں گا ہر اس شخص کو جو اِس گھر میں ہے۔ ۲ خدا کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح۔ ۳ خدا کی طرف سے ظفر اور فتح۔ ۴ احمدؑ کا فخر۔ ۵ مَیں نے خدائے رحمٰن کے لئے روزہ کی منت مانی۔

آمین کہہ دیا۔'' (کاپی الہامات[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹)

۲۲/نومبر ۱۹۰۳ء ''یکم رمضان ۱۳۲۱ھ مَا اَحْسَنَ شَانَكَ[2]۔ سخت بیماری کے وقت دعا کی گئی تھی۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹، ۲۰)

۲۳/نومبر ۱۹۰۳ء ''۲/رمضان میں مَیں نے دیکھا کہ سلطان احمد کی تائی مسماۃ حُرمت بی بی ایک مکان پر جو سِکھوں کے دھرم سالہ سے مشابہ ہے میرے پاس آئی اور لڑائی کا ارادہ رکھتی ہے اور کھڑی ہو کر میری طرف ایک سوٹا چلایا جو سیاہ رنگ کا تھا۔ مَیں نے اپنی سفید سوٹی سے اس کو روک دیا۔ بعد اس کے مَیں نے اس کو کہا کہ اگر مَیں نفسانی آدمی ہوں تو تم مجھے فنا کر سکتی ہو لیکن اگر مَیں نفسانی آدمی نہیں تو تم مجھے فنا نہیں کر سکتی۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹)

۲۶/نومبر ۱۹۰۳ء ۱۔ ''میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔

۲۔ ۱ اِنِّیْ اُمِرْتُ لِلرَّحْمٰنِ فَاْتُوْنِیْ اَجْمَعِیْنَ۔ ۲ اِنِّیْ اُمِّرْتُ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَاْتُوْنِیْ اَجْمَعِیْنَ۔

۳ اِنِّیْ اُمِّرْتُ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَاْتُوْنِیْ اَجْمَعِیْنَ۔''[3] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹)

---

[1] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷، ۲۴/دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ اور البدر مورخہ ۱۶/دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۷۴ میں یہ رؤیا یوں درج ہے۔ ''مَیں ایک قبر پر بیٹھا ہوں۔ صاحبِ قبر میرے سامنے بیٹھا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ آج بہت سی دعائیں امورِ ضروری کے متعلق مانگ لوں اور یہ شخص آمین کہتا جاوے۔ آخر مَیں نے دعائیں مانگنی شروع کیں جن میں سے بعض دعائیں یاد ہیں اور بعض بھول گئیں۔ ہر ایک دعا پر وہ شخص بڑی شرح صدر سے آمین کہتا تھا۔ ایک دعا یہ ہے کہ الٰہی! میرے سلسلے کو ترقی ہو اور تیری نصرت اور تائید اس کے شاملِ حال ہو۔ اور بعض دعائیں اپنے دوستوں کے حق میں تھیں۔ اتنے میں خیال آیا کہ یہ دعا بھی مانگ لوں کہ میری عمر ۹۵ سال ہو جاوے۔ مَیں نے دعا کی اُس نے آمین نہ کہی۔ مَیں نے وجہ پوچھی وہ خاموش ہو رہا۔ پھر مَیں نے اُس سے سخت تکرار اور اصرار شروع کیا یہاں تک کہ اس سے ہاتھ پائی کرتا تھا۔ بہت عرصہ کے بعد اُس نے کہا اچھا دعا کرو مَیں آمین کہوں گا۔ چنانچہ مَیں نے دعا کی کہ الٰہی میری عمر ۹۵ برس کی ہو جاوے۔ اس نے آمین کہی۔ مَیں نے اس سے کہا کہ ہر ایک دعا پر تو شرح صدر سے آمین کہتا تھا اِس دعا پر کیا ہو گیا۔ اُس نے ایک دفتر عُذروں کا بیان کیا کہ یہ وجہ تھی فلاں وجہ تھی جو میرے ذہن سے جاتا رہا مگر مفہوم بعض عُذروں کا یہ تھا کہ گویا وہ کہتا ہے کہ جب ہم کسی امر کی نسبت آمین کہتے ہیں تو ہماری ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔''

[2] (ترجمہ از مرتّب) تیرا حال کیسا اچھا ہے۔

[3] (ترجمہ از ناشر) ۱ مَیں خدائے رحمٰن کی طرف سے مامور ہوں پس تم سب میرے پاس آؤ۔ ۲ مَیں خدائے رحمٰن کی طرف سے امیر بنایا گیا ہوں پس تم سب میرے پاس آؤ۔ ۳ مَیں خدائے رحمٰن کی طرف سے امیر بنایا گیا ہوں پس تم سب میرے پاس آؤ۔

۲۶؍نومبر ۱۹۰۳ء ’’لَکَ الْفَتْحُ وَلَکَ الْغَلَبَۃُ۔‘‘[1] (الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

نومبر ۱۹۰۳ء ’’۱ ہماری فتح[2]، ہمارا غلبہ۔ ۲ ظَفَرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ ۳ ظَفَرٌ وَّفَتْحٌ مِّنَ اللّٰہِ۔‘‘[3]

(الحکم جلد ۷ نمبر ۴۶،۴۷ مورخہ ۱۷، ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔البدر جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

۲؍دسمبر ۱۹۰۳ء روز چارشنبہ ’’خواب میں مَیں نے دیکھا کہ گھر میں مَیں ایک جگہ بیٹھا ہوں یک دفعہ وہ چوبارہ جس میں اخی مولوی عبدالکریم صاحب رہتے ہیں گرا اور تمام گر کے نیچے آ پڑا اور اس کے گرنے کا بہت صدمہ ہوا، اور بڑی آواز آئی۔ اسی وقت میرے خیال میں آیا کہ غلام قادر میرا بھائی چوبارہ میں تھا۔ شاید وہ دَب کر مر گیا۔ پھر دوبارہ دل میں ڈالا گیا کہ وہ اس چوبارہ میں نہیں تھا وہ بچ گیا ہے۔ یہ خواب ہے جو آج بارھویں روزہ کی رات میں بدھ کے دن کی رات کو مَیں نے دیکھی۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس کے بداثر سے مجھے اور میرے تمام عیال اطفال اور میرے دوستوں کو بچاوے۔ آمین ثم آمین۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰)

۴؍دسمبر ۱۹۰۳ء (الف) ’’شب چار دسمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۱۴؍رمضان المبارک۔ جب یہ توجہ کی گئی کہ حمل والدہ محمود نکالنا بہتر ہے یا نہیں تو اس وقت بوقت قریب اڑھائی بجے رات کے یہ الہام ہوا۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) تیرے لئے فتح ہے اور تیرے لئے غلبہ۔

[2] ’’سعد اللہ کی اِس پیشگوئی کے پُورا ہونے کے متعلق ایک مجلس میں ذکر تھا...... ایک...... خادم نے عرض کیا کہ یہ امر شاید قبل از وقت ہو۔ اس پر حضرت اقدس نے بزور کہا کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور ہمیں اس میں کوئی تامل نہیں ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس بات کو جھوٹا نہیں کرے گا اور اس میں فتح ہماری ہے۔ اس پر حضرت کو الہام ہوا جو الحکم میں ۳۰ نومبر ۱۹۰۶ء کو چھاپ دیا گیا۔

لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔

اور ابھی اِس الہام پر تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ ۴؍جنوری کی شب کو لدھیانہ کے ایک تار نے خبر دی کہ سعد اللہ فوت ہو گیا۔‘‘

(الحکم مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵)

[3] (ترجمہ از ناشر) ۲ خدا کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح۔ ۳ خدا کی طرف سے ظفر اور فتح۔

۱ وَاللّٰهُ[۱] مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ۔ ۲ بَلَآءٌ وَّ اَنْوَارٌ۔ ۳ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ثُمَّ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ۔ ۴ خوش باش که عاقبت نکو خواہد بود ۔ خوش باش که عاقبت نکو خواہد بود۔ ۵ بسترِ عیش۔‘‘ (کاپی الہامات[۲] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰)

(ب) الہام ’’ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ‘‘ کے بارہ میں فرمایا۔

’’آج ۲۵؍جون ۱۹۰۴ء روز شنبہ کو یعنی اس رات کو جو جمعہ کا دن گزرنے کے بعد آتی ہے مطابق ۱۰؍ربیع الثانی ۱۳۲۲ھ اور دہم ہاڑ ۱۹۵۶ء میرے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی اور اس کا نام امۃ الحفیظ رکھا گیا۔ یہ وہی لڑکی ہے جس کی نسبت الہام ہوا تھا۔ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

۱۲؍دسمبر ۱۹۰۳ء ’’ الہام۔ اِنِّیْ حِمَی الرَّحْمٰنِ۔ میں ہوں رحمٰن کی چراگاہ[۳] وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ۔‘‘[۴]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱)

---

۱ (ترجمہ از مرتّب) ۱ اور اللہ تعالیٰ نکالنے والا ہے جو کچھ کہ تم چھپاتے ہو۔ ۲ آزمائش اور انوار۔ ۳ مَیں رحمٰن خدا ہوں۔ پھر (مَیں کہتا ہوں) مَیں رحمٰن خدا ہوں۔ ۴ خوش ہو کہ انجام نیک ہوگا۔ خوش ہو کہ انجام نیک ہوگا۔

۲ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶، الحکم مورخہ ۱۷، ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ میں الہام نمبر ۳ ’’اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ثُمَّ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ۔‘‘ درج نہیں۔

۳ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۸۳ میں یہ الہام یوں درج ہے۔’’اِنِّیْ حِمَی الرَّحْمٰنِ (مَیں خدا کی باڑ ہوں)۔‘‘

فرمایا یہ خطاب میری طرف ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعدا طرح طرح کے منصوبے کرتے ہوویں گے۔ ایک شعر بھی اِس مضمون کا ہے

اے آنکه سُوئے من بدویدی بصد تبر — از باغبان بترس که من شاخِ مثمرم[۵]

۴ (ترجمہ از مرتّب) اور اللہ تعالیٰ نکالنے والا ہے جو کچھ کہ تم چھپاتے ہو۔

۵ (ترجمہ از ناشر) اے وہ جو میری طرف سینکڑوں کلہاڑے لے کر دوڑا ہے باغبان سے ڈر کیونکہ میں ایک پھل دار شاخ ہوں۔

۱۷؍دسمبر ۱۹۰۳ء ’’رمضان شریف کی ۲۷؍شب کو جس پر لیلۃ القدر کا گمان کیا جاتا ہے حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بمقام گورداسپور اپنی جماعت کے موجود اور غیر موجود خدام کے لئے عام طور پر دعائیں کیں جو موجود تھے یا جن کے نام یاد آ گئے ان کا نام لے کر اور کل جماعت کے لئے عام طور پر دعا کی جس پر الہام ہوا۔

فَبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ۔‘‘[1]

(الحکم جلد ۷ نمبر ۴۶، ۴۷ مورخہ ۱۷، ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ حاشیہ)

۱۷؍دسمبر ۱۹۰۳ء خواب۔ ’’ہمارے مکان کے متصل ایک بڑا چبوترہ ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اِس جگہ ایک لمبا دالان مہمانوں کے واسطے بنایا جائے۔ پھر ہم نے دعا کی کہ بن جاوے۔[2]‘‘

(البدر جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۔ الحکم جلد ۲ نمبر ۴۶، ۴۷ مورخہ ۱۷، ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۱۷؍دسمبر ۱۹۰۳ء ’’۱ تَرٰی نَصْرًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ ۲ اَنْتَ مَعِیَ وَ اَنَا مَعَكَ۔ ۳ اُرِیْحُكَ وَلَا اُجِیْحُكَ۔ ۴ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوا وَّ الَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ ۵ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ۔ ۶ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوا وَّ الَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ ۷ اُرِیْحُكَ وَ لَا اُجِیْحُكَ۔ ۸ اَطَالَ اللّٰهُ بَقَآءَكَ۔ ۹ كَمَّلَ اللّٰهُ اِعْزَازَكَ۔‘‘[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱)

۱۸؍دسمبر ۱۹۰۳ء ’’۱ اِنِّیْ[4] مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ ۲ اَقْصِدُكَ وَاَرُوْمُ۔ ۳ وَ اُعْطِیْكَ مَا یَدُوْمُ

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) پس مومنوں کے لئے خوشخبری ہے۔

[2] سو ایسا ہی ہوا۔ بجائے ایک دالان کے اس پلیٹ فارم پر قریباً سارا مہمان خانہ اور مدرسہ احمدیہ تعمیر ہو گیا۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) ۱ تُو اللہ کی طرف سے نصرت دیکھے گا۔ ۲ تُو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ ۳ مَیں تجھے راحت دوں گا اور تجھے نہ مٹاؤں گا۔ ۴ یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی اور نیکوکار ہیں۔ ۵ رومی قریب کی زمین میں مغلوب ہو گئے اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد ہی غالب ہو جائیں گے۔ ۶ یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو محسن ہیں۔ ۷ مَیں تجھے راحت دوں گا اور تجھے نہیں مٹاؤں گا۔ ۸ اللہ تعالیٰ تجھے لمبی عمر تک باقی رکھے۔ ۹ اللہ تعالیٰ تیرا اعزاز مکمل فرمائے۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) ۱ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ ۲ مَیں تیری طرف توجہ اور ارادہ کروں گا۔ ۳ اور تجھے وہ چیز

۴ ضرور کامیابی۔ ۵ كُلُّكُمْ ذَاهِبٌ۔ ۶ اَكْمَلَ اللهُ كُلَّ مَقْصِدِىْ۔ ۷ كُلُّ اَمْرِىْ كُمِّلَ۔‘‘
(کاپی الہامات[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱)

۱۹؍دسمبر ۱۹۰۳ء (الف) ’’۱ كَبُرَ عِنْدَ اللهِ مَوْتُ هٰذَا الرَّجُلِ۔[2] ۲ اولاد کے ساتھ ملائم سلوک کیا جائے گا۔‘‘[3]
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۔ البدر جلد ۳ نمبر ا مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

بقیہ ترجمہ۔ دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ ۵ تم میں سے ہر ایک چل بسنے والا ہے۔ ۶ اللہ تعالیٰ نے میرا تمام مقصد پورا کر دیا۔ ۷ میرا سارا کام مکمل ہو گیا۔

[1] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ میں یہ الہامات یوں درج ہیں۔

’’كُلُّكُمْ ذَاهِبٌ۔ ضرور کامیابی۔ اَكْمَلَ اللهُ كُلَّ مَقْصِدِىْ۔ كُلُّ اَمْرِىْ كُمِّلَ۔ اِنِّىْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَقْصِدُكَ وَاَرُوْمُ۔ اَنْتَ مَعِىْ وَاَنَا مَعَكَ۔ اُرِيْحُكَ وَلَا اُجِيْحُكَ۔‘‘ اور الحکم مورخہ ۱۷، ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ میں الہامات ’’ضرور کامیابی‘‘ اور ’’اُرِيْحُكَ وَلَا اُجِيْحُكَ‘‘ درج نہیں۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی موت کا واقعہ بڑا بھاری ہے۔

[3] (نوٹ از سید عبد الحی) سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ۸؍مارچ ۱۹۵۶ء کو اپنے بیٹے صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

’’خان محمد خان صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی تھے اور آپ سلسلہ سے اتنی محبّت رکھتے تھے کہ جب وہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء کو فوت ہوئے تو دوسرے دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد میں صبح کی نماز کے لئے تشریف لائے اور فرمایا آج مجھے الہام ہوا ہے کہ ’’اہل بیت میں سے کسی شخص کی وفات ہوئی ہے۔‘‘

حاضرین مجلس نے کہا کہ حضور کے اہل بیت تو خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ پھر یہ الہام کس شخص کے متعلق ہے۔ آپ نے فرمایا خان محمد خان صاحب کپورتھلوی کل فوت ہو گئے ہیں اور یہ الہام مجھے انہی کے متعلق ہوا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے الہام میں انہیں اہل بیت میں سے قرار دیا ہے۔

پھر ان کے متعلق یہ الہام بھی ہوا کہ ’’اولاد کے ساتھ نرم سلوک کیا جائے گا۔‘‘

(الفضل ۲۳؍نومبر ۱۹۶۰ء بحوالہ خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۶۷۸)

(نوٹ از حضرت عرفانی صاحبؓ) منشی محمد خان صاحبؓ افسر بگی خانہ کپورتھلہ تھے۔ جب ان کی وفات ہوئی اِس جگہ کے لئے کپورتھلہ کے کئی شخص امیدوار تھے...... اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ وحی بتا دیا تھا کہ

(ب) ا زلزلہ کا ایک دھکا۔ ۲ اِنَّ[1] اللّٰہَ لَا یَضُرُّ۔ ۳ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوا وَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ ۴ تَرٰی نَصْرًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَ اِنَّھُمْ یَعْمَھُوْنَ۔'' (کاپی الہامات[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱)

۲؍جنوری ۱۹۰۴ء ''میری کھانسی کے لئے الہام۔

۱۔ **اِنشاء اللہ خیر و عافیت** ۔خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود۔[3]

۲۔ **غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ**۔[4]

۳۔ اُس کوٹھہ نے دعا کی اور اِس کوٹھہ نے آمین کہی۔ **فَضْلٌ یَسِیْرٌ**۔[5]

۴۔ ایک کتاب دیکھی جس نے اوّل سطر میں بہشت کا ذکر کیا ہے اور پھر نارنول کا۔ گویا جگہ اس کی نارنول ہے جو ایک شہر ہے۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

بقیہ حاشیہ۔ اولاد کے ساتھ نرم سلوک کیا جائے گا چنانچہ (حضرت منشی محمد خان صاحبؓ کے فرزندِ اکبر) منشی عبد المجید خان صاحب افسر بگی خانہ مقرر ہوئے اور بالآخر ترقی کرتے کرتے وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوئے اور اسی عہدے سے پنشن پائی۔ (مکتوباتِ احمد جلد ۳ صفحہ ۶۷ مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۲ اللہ تعالیٰ ضرر نہیں پہنچائے گا۔ ۳ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں اور جو نیکوکار رہوں۔ ۴ تُو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد دیکھے گا اور وہ بھٹکتے رہیں گے۔

[2] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ اور الحکم مورخہ ۱۷، ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ میں الہام نمبر ۴ میں **وَ اِنَّھُمْ یَعْمَھُوْنَ** کی بجائے **وَ ھُمْ یَعْمَھُوْنَ** کے الفاظ درج ہیں نیز درج بالا الہامات کے ساتھ ایک رؤیا باختلافِ الفاظ درج ہے جس کے البدر میں الفاظ یوں ہیں۔''رؤیا میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے زلزلہ کا ایک دھکا مگر میں نے کوئی زلزلہ محسوس نہیں کیا نہ دیوار و مکان ہلتا دیکھا۔''

[3] (ترجمہ از مرتّب) خوش ہو کہ انجام اچھا ہوگا۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) ۲ رومی قریب کی زمین میں مغلوب ہو گئے اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد ہی غالب ہو جائیں گے۔

[5] (ترجمہ از مرتّب) آسان فضل۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲ میں اس الہام کے ساتھ یہ رؤیا درج ہے۔''۱۳؍جنوری کو حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ چند روز ہوئے ہم نے دیکھا کہ اُس رُوڑی پر جو گلی کے سرے پر ہے ایک کوٹھا ہے۔ اُس کوٹھے نے دعا کی اور جس کوٹھے میں ہم رہتے ہیں اُس کوٹھے نے آمین کہی۔ دعا برکات وغیرہ کے لئے تھی۔''

۳؍جنوری ۱۹۰۴ء ”۱ اِنِّیْ سَاَنْصُرُكَ۔ ۲ نصرت و فتح و ظفر تابست[1] سال۔ ۳ اِنِّیْ اَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ۔“[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

۸؍جنوری ۱۹۰۴ء ”۱ طَوَّلَ اللّٰہُ عُمُرَكَ۔ ۲ اَطَالَ اللّٰہُ بَقَآءَكَ۔ ۳ کَمَّلَ اللّٰہُ اِعْزَازَكَ۔“[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

---

[1] (نوٹ از سید عبد الحی) یہ الہام ۴؍جنوری اور ۲۷؍جنوری ۱۹۰۴ء کا ہے۔ ۱۹۰۴ء میں بیس سال جمع کرنے سے...... ۱۹۲۴ء بنتا ہے۔

مذکورہ الہام میں ۱۹۲۴ء کی طرف اشارہ ہے جب مسجد فضل لندن کا قیام عمل میں آیا تھا چنانچہ اب جو عظیم عالمی فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا ہے ان کا تعلق اسی مسجد سے ہے اور یہی سال طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنَ الْمَغْرِبِ کا آغاز اور عالمی فتح وظفر کی ابتدا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُس رؤیا کی تعبیر ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے حضور تحریر فرماتے ہیں۔

”ایسا ہی طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اس پر بہرحال ایمان لاتے ہیں۔لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر وضلالت میں ہیں آفتابِ صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصّہ ملے گا اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے مَیں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کے شکار ہوجائیں گے۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷)

[2] (ترجمہ از مرتّب) ۱ مَیں تجھے جلد ہی مدد دوں گا۔ ۲ نصرت اور فتح اور ظفر بیس[2] سال تک۔ ۳ مَیں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ کہو۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) ۱ اللہ تیری عمر دراز کرے۔ ۲ اللہ تعالیٰ تجھے دیر تک باقی رکھے۔ ۳ خدا تیرا اعزاز کامل کرے۔

۹؍جنوری ۱۹۰۴ء ۱۔ ’’اِنِّیْ رَئَیْتُ فَخِذَیْ شَاۃٍ مَسْلُوْخَۃٍ طَرِیَّتَیْنِ۔ اَرَانِیْ اَحَدٌ وَ ھُمَا فِیْ یَدَیْہِ مَا اَعْلَمُ ذَھَبَ بِھِمَا اَوْبَقِیَ قَآئِمًا۔

رَبِّ احْفَظْنِیْ وَ زَوْجِیْ وَ وُلْدِیْ وَاَحْبَابِیْ وَ اَوْلَادَ اَحْبَابِیْ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرُّؤْیَا۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اٰمِیْن۔[1]

۲۔ ’’لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاتُوْنِیْ بِاَھْلِکُمْ اَجْمَعِیْنَ۔‘‘[2]

۳۔ ’’مَیں نے دیکھا کہ گویا مبارک کے بدن پر کچھ لرزہ ہے۔ مَیں اس کو گولی دینا چاہتا ہوں اور باہر قاضی ضیاء الدین کھڑا ہے مَیں چاہتا ہوں اس کو ایک روپیہ شیرینی لانے کے لئے دوں۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

۱۳؍جنوری ۱۹۰۴ء ’’رؤیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ آپ چلے جائیں۔ مَیں قادیان کو چلا گیا ہوں اور مَیں وضو کر رہا ہوں اور فکر میں ہوں کہ ہم کیوں چلے آئے۔ مچلکہ دیا ہوا تھا خواجہ کمال الدین صاحب سے مشورہ کر لیتے۔‘‘ (الحکم جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

۱۴؍جنوری ۱۹۰۴ء ۱۔ ’’قریباً دو بجے رات کے الہام ہوا۔ اَرَدْتُّ اَنْ تَسْتَفْتِحَ۔[3]

۲۔ ’’رؤیا۔ فرمایا۔ ہم ایک جگہ جا رہے ہیں۔ ایک ہاتھی دیکھا۔ اُس سے بھاگے اور ایک اَور کوچہ میں چلے گئے۔ لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں۔ مَیں نے پوچھا کہ ہاتھی کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کسی اَور کوچہ میں چلا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک نہیں آیا۔

پھر نظارہ بدل گیا۔ گویا گھر میں بیٹھے ہیں۔ قلم پر مَیں نے دو نوک لگائے ہیں جو ولایت سے آئے ہیں۔ پھر مَیں کہتا ہوں یہ بھی نامرد ہی نکلا۔ اس کے بعد الہام ہوا۔ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ۔‘‘[4]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے کھال اُتری بکری کی دو تازہ رانیں دیکھیں۔ کسی نے مجھے دکھائیں جو اس کے ہاتھ میں تھیں۔ مَیں نہیں جانتا کہ وہ ان کو لے گیا یا لئے کھڑا رہا۔ اے میرے ربّ اس رؤیا کے شر سے میری حفاظت فرما اور میری بیوی کی اور میری اولاد کی اور میرے دوستوں اور دوستوں کی اولاد کی۔ یقیناً تُو ہر چیز پر قادر ہے۔ آمین

[2] (ترجمہ از مرتّب) آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔ پس تم سب اپنے اہل سمیت میرے پاس آؤ۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) مَیں چاہتا ہوں کہ آپ فتح کے لئے دعا کریں۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ یقیناً غالب ہے اور سزا دینے کی طاقت رکھتا ہے۔

۲۷ جنوری ۱۹۰۴ء ۱۔ ’’۱ نصرت و فتح و ظفر تا بست سال۔[۱]

۲۔ ’’رَأَیْتُ زَوْجَتِیْ مَحْلُوْقَ الرَّأْسِ۔

مَا اَعْلَمُ تَعْبِیْرَہٗ اَللّٰھُمَّ اصْرِفْ سُوْٓءَ ھٰذَا الرُّؤْیَا عَنِّیْ وَعَنْ زَوْجَتِیْ وَعَنْ وُلْدِیْ۔ اٰمِیْن۔‘‘[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۸ر فروری ۱۹۰۴ء ’’فرمایا کہ کھانسی کی شدت بہت ہوتی تھی اور بعض وقت حالت جان کندنی کی سی ہوجاتی تھی اور کوئی اُمید زندگی کی باقی نہ رہتی تھی کہ مجھے الہام ہوا۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا۔[۳]

اس کی تفہیم یہ ہوئی کہ موت کا جو خیال کرتے ہو وہ غلط ہے۔ یہ اُس وقت ہوگی جب خدا کی فتح اور نصرت ہوگی اور لوگ فوج دَر فوج اِس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔‘‘ (البدر[۴] جلد ۳ نمبر ۸ مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

۱۵ر فروری ۱۹۰۴ء ’’رؤیا میں دیکھا کہ دو پیاز ہاتھ میں ہیں اور پھر آپ کو ایک کوٹھا پیازوں کا دکھایا گیا مگر اس کوٹھے کو کسی نے ایسی لات ماری کہ وہ اندر ہی اندر غرق ہوگیا اور ایک الہام ہوا۔

۱۔ (ترجمہ از ناشر) نصرت اور فتح اور ظفر بیس سال تک۔

۲۔ (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے (رؤیا میں) دیکھا کہ میری اہلیہ کا سر منڈھا ہوا ہے۔ مَیں اس کی تعبیر نہیں جانتا۔ اے اللہ! اس رؤیا کے بداثرات مجھ سے، میری اہلیہ سے اور میری اولاد سے دُور فرما دے۔ آمین۔

۳۔ (ترجمہ از مرتّب) جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور لوگوں کو تم اللہ کے دین میں فوج دَر فوج داخل ہوتے دیکھو گے۔

۴۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ میں اس الہام کی تفصیل یوں درج ہے۔ ’’فرمایا کہ کھانسی جب شدت سے ہوتی ہے تو بعض وقت دم رکنے لگتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جان کندن کی سی حالت ہے چنانچہ اس شدت کھانسی میں مجھے اللہ تعالیٰ کی غناءِ ذاتی کا خیال گزرا اور میں سمجھتا تھا کہ اب گویا موت کا وقت قریب ہے اس وقت الہام ہوا۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا۔ اس کے یہ معنی سمجھائے گئے کہ ایسا خیال اس وقت غلط ہے بلکہ اس وقت جب اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ کا نظارہ دیکھو اس وقت تو کوچ ضروری ہوجاتا ہے۔‘‘

لَعَلِّیْٓ اٰتِیْکُمْ مِّنْھَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَی النَّارِ ھُدًی۔‘‘[1]

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶؍مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۶ مورخہ ۱۷؍فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

۲۴؍فروری ۱۹۰۴ء ۱۔ ’’مَیں نے دیکھا کوئی کہتا ہے کہ فلاں شخص کی جگہ شیخ آیا۔ خیال گزرتا ہے کہ چندولال کی جگہ آیا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔‘‘

۲۔ ’’مَیں نے دیکھا کہ ایک سُرخ جوتا میرے سامنے رکھا گیا ہے اور ایک سنہری جوتا عمدہ کسی اَور کو بھیجا گیا ہے۔ خیال گزرتا ہے کہ وہ میری جماعت میں سے ہے۔ شاید خواجہ کمال الدین ہیں۔ ایسا ہی خیال گزرتا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۲۹؍فروری ۱۹۰۴ء ’’میدان میں فتح خدا تجھے دے گا۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳۔ ضمیمہ البدر جلد ۳ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶؍مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰)

یکم مارچ ۱۹۰۴ء ’’تمہارا نام ہے علی باس‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۲؍مارچ ۱۹۰۴ء ’’وقت صبح کے دیکھا کہ ایک کاغذ کا تھیلہ ہے جو روپیہ سے بھرا ہوا ہے وہ مجھ کو کسی نے دیا اور مَیں نے لے لیا اور رومال سفید میں اس کو باندھنے لگا ہوں اور باندھتے وقت یہ دعا پڑھی۔

رَبِّ اجْعَلْ بَرَکَۃً فِیْہِ[2]

اور یہ کلمہ بطور الہام تھا اور غنودگی ہوگئی اور دیکھا کہ ایک ٹوکرا انگوروں کے ڈبوں کا بھرا ہوا آیا ہے۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۱۱؍مارچ ۱۹۰۴ء ’’بُشْرٰی لَکَ یَا غُلَامَ اَحْمَدَ‘‘[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اُمید ہے کہ مَیں تمہارے پاس اس میں سے کوئی انگارہ لے آؤں یا اس آگ کے پاس مجھے رہنمائی مل جائے۔

[2] (ترجمہ از ناشر) اے میرے ربّ اس میں برکت ڈال دے۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) اے غلام احمد تجھے بشارت ہو۔

۱۳؍مارچ ۱۹۰۴ء ’’ تیرہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۴ء کو مَیں نے دیکھا کہ گویا ہولیوں کے دن ہیں۔ بہت ہندو سیاہ کپڑے پہنے ہوئے ہولی میں مشغول ہیں۔ چند بڑی مسجد میں جہاں مَیں کھڑا ہوں آئے ہیں۔ پھر مَیں بازار کے اندر آیا ہوں اور غول کے غول ہندو سیاہ کپڑے پہنے ہوئے کھڑے ہیں۔ ایک گروہ کے پاس جو مَیں جاتا ہوں تو کہتا ہوں خبردار مَیں مسلمان ہوں۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۱۴؍مارچ ۱۹۰۴ء ’’اِنَّ اللّٰہَ مُعِیْنٌ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ۔‘‘[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷۴)

۱۵؍مارچ ۱۹۰۴ء ’’مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں نے اپنے مقدمہ میں دو معتبر آدمی حاکم کی طرف بھیجے ہیں اور پھر مَیں گیا ہوں اور جاکر پلنگ پر بیٹھ گیا ہوں اور اس وقت سلطان احمد میرے ساتھ ہے اور مَیں نے دیکھا کہ وہ دونوں فرستادہ میرے وہاں موجود ہیں اور ایک ہندو بیٹھا ہے جو مخالف ہے وہ دیکھتے ہی حاکم کو کہنے لگا کہ اَب مَیں جاتا ہوں۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴)

۲۶؍مارچ ۱۹۰۴ء روز شنبہ ’’مَیں نے عبدالرحمٰن خان خلف نواب محمد علی خان صاحب کے لئے دعا کی۔ صبح کے وقت بطور کشف مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ رات کا وقت ہے اور کوئی کہتا ہے روشنی ہوگئی، روشنی ہوگئی۔ پھر کوئی کہتا ہے کہ آسمان پر روشنی ہے۔ جب مَیں نے آسمان پر نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک یا دو لکیریں سُنہری رنگ کی آسمان پر شمالاً وجنوباً ہیں پھر میری آنکھ کھل گئی۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴)

۲۷؍مارچ ۱۹۰۴ء ۱۔ ’’اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ۔‘‘[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۔ بدر جلد ۳ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۶؍اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

۲۔ ’’بادشاہِ وقت پر جو تیر چلاوے۔ اُسی تیر سے وہ آپ مارا جاوے۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۔ بدر جلد ۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۵؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۳۱؍مارچ ۱۹۰۴ء ’’خواب میں دیکھا کہ مَیں آگ کے پاس کھڑا ہوں اور دامن میرا آگ میں پڑ گیا مگر آگ اس کو چھو بھی نہیں گئی۔ بعد اس کے الہام ہوا۔

خدا کا فضل خدا کی رحمت۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

---

[۱] (ترجمہ از ناشر) اللہ تعالیٰ ہر امر میں مددگار ہے۔ [۲] (ترجمہ از ناشر) یقیناً تیرا دشمن ہی اَبتر رہے گا۔

۲/اپریل ۱۹۰۴ء ''عُلیا بیگم۔ پھر دیکھا کہ منشی جلال الدین آ گئے۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

۶/اپریل ۱۹۰۴ء ''مَیں نے دیکھا کہ ایک عورتوں میں سے عورت ہے۔ اس کے بھائی اور ایک بیٹا فوت ہو گیا ہے۔ کچھ خدا کی طرف سے تنبیہ ہے۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

۱۲/اپریل ۱۹۰۴ء ''اے بسا خانهٔ دشمن که تو ویراں کردی''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

۱۲/اپریل ۱۹۰۴ء ''۱ صحت اور تندرستی[1] ۲ اَجَرْتُ مِنَ النَّارِ۔[2]

۳ اے بسا خانهٔ دشمن که تو ویراں کردی[3] ۴ جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تُو ہی تُو ہے۔''[4]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

۱۶/اپریل ۱۹۰۴ء ''فجر کے وقت فرمایا کہ ہم نے ایک خواب دیکھا ہے کہ ایک سڑک ہے جس پر کوئی کوئی درخت ہے اور ایک مقام دارہ (فقراء کے تکیہ وغیرہ) کی طرح ہے۔ مَیں وہاں پہنچا ہوں۔ مفتی محمد صادق میرے ساتھ تھے۔ دو چار اَور دوست بھی ہمراہ تھے لیکن اُن کے نام اور وہ حصّہ خواب کا بھول گیا ہوں۔ آخر سڑک کے کنارہ آیا تو ایک مکان دیکھا جو کہ میرا یہ (سکونتی) مقام معلوم ہوتا ہے لیکن چاروں طرف پھرتا ہوں، اُس کا دروازہ نہیں ملتا اور جہاں دروازہ تھا وہاں ایک پختہ عمارت کی دیوار معلوم ہوتی ہے۔ **فجّو** (فضل النّساء) سفید کپڑے پہنے بیٹھی ہے اور اُس کے ساتھ **فجّاؔ** (فضل) بھی ہے لیکن **فجّے** کی ایک اُنگلی پر خفیف سا زخم ہے جس سے وہ روتا ہے۔ **فجّے** نے آ کر ایک ستون جیسی دیوار کو صرف ہاتھ ہی لگایا ہے کہ وہاں ایک دروازہ بڑی پھاٹک کی طرح ایسے کھل گیا ہے جیسے ایک پینچ کے دبانے سے بعض کَل دار دروازے کھل جاتے ہیں۔ جب اُس دروازہ کے اندر داخل ہوا تو کسی نے کہا کہ یہ دروازہ فضل الرحمٰن نے کھول دیا ہے۔'' (البدر[5] جلد ۳ نمبر ۱۶، ۱۷ مورخہ ۲۴/اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

---

[1] الہام نمبر ۱ ''صحت اور تندرستی'' البدر مورخہ ۱۶/اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ میں نہیں ہے۔ (ناشر)

[2] (ترجمہ از مرتّب) ۲ مَیں نے آگ سے بچا لیا۔

[3] (ترجمہ از ناشر) دشمن کے کتنے ہی گھر ہیں جنہیں تو نے ویران کر دیا ہے۔

[4] ''یہ الہامات ۱۲/اپریل کو ۱۰ بجے کے قریب جب آپ دعا کر رہے تھے ہوئے طاعون کی کارروائی کے متعلق ہیں۔'' (الحکم مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

[5] (نوٹ از ناشر) کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵ کی عبارت پورے طور پر پڑھی نہیں جا سکی اس وجہ سے البدر کے حوالہ سے اسے متن میں درج کر دیا گیا ہے۔

۱۷/اپریل ۱۹۰۴ء ’’اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔[1]

کہنہ ۱ اَفَاتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدًا فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ مِیْعَادَہٗ۔[2]

۲ مَاکَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ۔[3]

۳ وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَآءٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ۔

۴ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ کُنْتُ لَا اَعْرِفُکَ۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

(ترجمہ) ۳ یعنی اگر تمہیں اُس نشان میں شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا تو تم اس کی نظیر کوئی اَور شفا پیش کرو۔ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۹)

(ترجمہ) ۴ یعنی اَے خدا کے ولی! مَیں تجھ کو پہچانتی نہ تھی۔ (سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۱)

۱۹/اپریل ۱۹۰۴ء ’’ایک رؤیا کے بعد الہام ہوا۔

مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا[4]

اِس الہام کو سناتے وقت حضورؑ نے فرمایا کہ دیکھو اِس مسجد[5] پر بھی یہی الہام لکھا ہوا ہے جو پچیس برس کے قریب کا ہے۔‘‘ (الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

۱۹/اپریل ۱۹۰۴ء ۱۔ ’’ ۱ فَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔[6] ۲ زندگی کے فیشن سے دُور جا پڑے ہیں۔

۳ فَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) ۱ کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لیا ہوا ہے جس پر وہ اپنے عہد کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) ۲ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے اِذن کے بغیر مر نہیں سکتا۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) جو اس میں داخل ہوگا وہ خطرات سے محفوظ ہو جائے گا۔ [5] مسجد مبارک قادیان۔ (ناشر)

[6] (ترجمہ) ۱ پس پیس ڈال اُن کو خوب پیس ڈالنا۔ (الحکم مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

(نوٹ از ناشر) اس الہام کے متعلق الحکم میں تحریر ہے۔’’ فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کے لئے اور قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا۔

۱ زندگی کے فیشن سے دُور جا پڑے ہیں۔ ۲ فَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔‘‘

فرمایا۔ میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی

۲۔ ’’درایّامِ مقدمہ جہلم۔ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

(ترجمہ) ’’اے میرے خدا ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے خدا شریر کی شرارت سے مجھے نگہ رکھ۔ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۱)

۱۹۰۴ء ’’رؤیا۔ ایک عورت قرآن پڑھ رہی تھی۔ اس سے اپنی جماعت کی نسبت تفاؤل کی نیت سے پوچھا کہ پہلی سطر پر اوّل کیا لفظ ہے تو اس نے کہا کہ غَفُوْرٌ الرَّحِيْمُ میں نے سمجھا کہ یہ جماعت کے لئے ہے۔‘‘[۱]

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۶، ۱۷ مورخہ ۲۴ر اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

۲۱ر اپریل ۱۹۰۴ء ’’اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِيْ۔ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔‘‘[۲]

(کاپی الہامات[۳] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

بقیہ حاشیہ۔ جو ایک سال ہوا بیت الدّعا پر لکھی ہوئی ہے اور وہ دعا یہ ہے يَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِيْ وَمَزِّقْ اَعْدَآءَكَ وَاَعْدَآئِيْ وَ اَنْجِزْ وَعْدَكَ وَ انْصُرْ عَبْدَكَ وَ اَرِنَا اَيَّامَكَ وَ شَهِّرْلَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيْرًا[۴]۔ اِس دعا کو دیکھنے اور اس الہام کے ہونے سے معلوم ہوا کہ یہ میری دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

پھر فرمایا کہ ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آتی ہے کہ اس کے ماموروں کی راہ میں جو لوگ روک ہوتے ہیں اُن کو ہٹا دیا کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کے دن ہیں۔ ان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور یقین بڑھتا ہے کہ وہ کس طرح ان اُمور کو ظاہر کر رہا ہے۔‘‘ (الحکم مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

۱؎ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱ پر یہ رؤیا ان الفاظ میں درج ہے۔

’’ایک عورت قرآن پڑھنے لگی ہے میں نے اُس سے کہا کہ صفحہ کا پہلا لفظ کھول کر بتاؤ میں اس سے تفاؤل لینا چاہتا ہوں۔ اُس نے قرآن شریف کھولا تو صفحہ کے سر پر لکھا ہوا تھا غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ۔ فرمایا یہ بشارت ہے۔‘‘

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) تُو میرے نزدیک بمنزلہ میرے عرش[۵] کے ہے۔ تو میرے نزدیک وہ مقام رکھتا ہے جس سے تمام مخلوق ناواقف ہے۔

۳؎ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۴ر اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸ اور الحکم مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱ میں یہ الہامات باختلافِ ترتیب و تاریخ درج ہیں۔

۴؎ (ترجمہ از مرتّب) اے میرے ربّ! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔

۵؎ (نوٹ از البدر) ’’عرش پر آپؑ نے فرمایا کہ یہ لفظ اِس لئے بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی

۲۲؍اپریل ۱۹۰۴ء ’’اِنَّ اللّٰہَ حَافِظُ کُلِّ شَیْءٍ۔ اُذْکُرْ عَلَیْکَ نِعْمَتِیْ غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَ قُدْرَتِیْ‘‘[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۲۸؍اپریل ۱۹۰۴ء (الف) ’’۱ اِعْمَلُوْا[۲] مَا شِئْتُمْ۔ ۲ اِنِّیْ غَفَرْتُ لَکُمْ۔ ۳ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ۔

بقیہ حاشیہ۔ تجلّیاتِ جمالی وجلالی کا اتم مظہر عرش ہے اور مسیح موعود اتم مظہر صفاتِ جمالیہ کا ہے جو کہ اِس وقت ظاہر ہورہی ہیں اور اِس لئے کل انبیاء کے ناموں سے مجھے خطاب کیا گیا ہے تا کہ اُن کے کل صفات کا مظہرِ تام مَیں ہوجاؤں۔ خدا تعالیٰ کی صفات مُحیِی وَ مُمِیت برابر کام میں زور سے لگی ہوئی ہیں۔ ایک طرف تو لوگ زندہ ہورہے ہیں اور ایک طرف مَر رہے ہیں۔ پس چونکہ ان ایام میں خدا کی صفات اپنی پوری تجلی سے کام کررہی ہیں اس مناسبت کے لحاظ سے عرش کہا گیا ہے۔‘‘ (البدر مورخہ ۲۴؍اپریل وکیم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸)

---

۱ (ترجمہ از مرتّب) یقیناً اللہ ہر چیز کی حفاظت کرتا ہے۔ یاد کر میری نعمت کو جو تجھ پر کی۔ مَیں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگایا۔

(نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۴؍اپریل وکیم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸ اور الحکم پرچہ غیر معمولی مورخہ ۲۸؍اپریل ۱۹۰۴ء حاشیہ میں الہام ’’اُذْکُرْ نِعْمَتِیْ۔ غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَ قُدْرَتِیْ‘‘ کو مورخہ ۲۸؍اپریل ۱۹۰۴ء کے تحت دیا ہے اور اُذْکُرْ کے بعد عَلَیْکَ کا لفظ نہیں۔

(نوٹ از مرتّب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک انگوٹھی جو حضورؑ کی وفات کے بعد قرعہ اندازی کے ذریعہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے حصّہ میں آئی تھی اس میں یہ عبارت کندہ ہے اُذْکُرْ نِعْمَتِیَ الَّتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَیْکَ غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَ قُدْرَتِیْ اور تاریخ ۱۳۰۱ ہجری درج ہے۔

اس انگوٹھی کا عکس یہ ہے۔ ممکن ہے کہ یہ الہام نیا ہو یا ان دو الہاموں کو جو تذکرہ کے صفحہ ۸۰ وصفحہ ۸۳ میں آچکے ہیں انگوٹھی میں کندہ کرادیا ہو۔

۲ (ترجمہ از مرتّب) ۱ کرو جو چاہو۔ ۲ مَیں نے تمہیں گناہوں سے محفوظ کرلیا ہے۔ ۳ انشاء اللہ تم محفوظ ہو۔

۴ زَادَ اللّٰہُ عُمُرَكَ۔ ۵ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ۔ اِنِّیْ اَمَرْتُ لَکُمْ۔ اَیْ اَمَرْتُ الْمَلٰٓئِکَةَ لَکُمْ۔‘‘[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

(ب) ’’ امن است در مکانِ محبّت سرائے ما

اور ایک خواب میں معلوم ہوا کہ طاعون تو گئی مگر بخار رہ گیا۔‘‘

(الحکم[۲] پرچہ غیر معمولی جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸؍اپریل ۱۹۰۴ء)

(ترجمہ) ہماری محبت کا گھر امن کا گھر ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸)

۲۹؍اپریل ۱۹۰۴ء ’’ اکوریہ خطرناک حالت میں ہے۔ مشرقی طاقت۔‘‘[۳]

بقیہ ترجمہ۔ ۴ اللہ تعالیٰ نے تیری عمر بڑھا دی۔ کرو جو تم چاہتے ہو۔ مَیں نے تمہارے لئے فرشتوں کو حکم دے دیا ہے۔

۱؎ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۴؍اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸ اور الحکم پرچہ غیر معمولی مورخہ ۲۸؍اپریل ۱۹۰۴ء میں یہ الہامات ترتیب کے فرق سے دیئے گئے ہیں۔ نیز الہام اُذْکُرْ نِعْمَتِیْ۔ غَرَسْتُ لَكَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ بھی درج ہے۔

۲؎ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۴؍اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸ میں بھی یہ الہام درج ہے۔

۳؎ ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم لکھتے ہیں۔’’جب جاپان اور روس کی لڑائی شروع ہوئی ہے اور ابھی کوئی میدان جاپان نے نہیں مارا تھا حضرت اقدسؑ کو ایک الہام ہوا تھا۔’’ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت۔‘‘ اِس الہام کو ہماری جماعت کا بہت بڑا حصّہ جانتا ہے خصوصاً وہ لوگ جو دارالامان میں رہتے ہیں۔ میری غفلت سے یہ اخبار میں پہلے شائع نہیں ہوسکا۔ اِس وقت میری غرض اِس الہام کے اندراج سے یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ عالیہ کے ساتھ اس مشرقی طاقت کو کوئی مناسبت ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔‘‘ (الحکم مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

(نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) روس اور جاپان کی جنگ سے پہلے کوریا پر روس کا اقتدار تھا۔ یہ جنگ ۲۷، ۲۸؍مئی ۱۹۰۵ء کو ختم ہوئی اور معاہدہ صلح مرتّب کیا گیا۔ اس معاہدہ صلح میں سب سے پہلی شرط یہ تھی کہ کوریا میں جاپان کا پورا اقتدار رہے گا۔ گویا مشرقی طاقت (جاپان) کے غلبہ اور کوریا کے مفتوح ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی واضح رنگ میں پوری ہوگئی۔ نیز یہ بھی واضح رہے کہ پیشگوئیوں کے ظہور تعدد وقوع میں مثانی کا حکم رکھتے ہیں اب جو اُفق سیاست پر مشرقی طاقت کا نیا ستارہ طلوع ہو رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ واقعاتِ آئندہ اس الہامی پیشگوئی کی ایک نئی تفسیر پیش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۲ اِنَّنِیْ فِی الْکِتَابِ مَسْطُوْرٌ۔ ۳ دُنیا بامید قائم۔ ۴ فَتَحْنَا عَلَیْکَ اَبْوَابَ الدُّنْیَا۔‘‘[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۳۰؍اپریل ۱۹۰۴ء ’’اُعْطِیْتُمْ کُلَّ النَّعِیْمِ۔ تُرْزَقُوْنَ مِنْ فَوْقِکُمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ‘‘[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۹؍مئی ۱۹۰۴ء (الف) فرمایا۔ رؤیا میں ’’کسی نے بیروں کا ایک ڈھیر چارپائی پر لاکر رکھ دیا ہے۔‘‘

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹ مورخہ ۸ و ۱۶؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

(ب) ’’فرمایا۔ رؤیا میں ایک جنت دکھائی گئی۔ پھر الہام ہوا۔

۱ مَثَلُ الْجَنَّۃِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ۔ ۲ لِیَزْدَادُوْا[۳] حُسْنًا مَّعَ حُسْنِکَ۔‘‘[۴]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

۱۰؍مئی ۱۹۰۴ء ’’دُختِ کرام‘‘[۵]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹ مورخہ ۸، ۱۶؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) ۲ مَیں کتاب میں لکھا ہوا ہوں۔ یعنی میرا کتاب میں ذکر ہے۔ ۳ دُنیا اُمید پر قائم ہے۔ ۴ ہم نے تجھ پر دُنیا کے دروازے کھول دیئے۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) تمہیں ہر قِسم کی نعمتیں دی گئیں۔ تمہیں اُوپر سے بھی رِزق ملے گا اور تمہارے پاؤں کے نیچے سے بھی۔

۳؎ البدر میں لِیَزْدَادُوْا کی بجائے لفظ سَیَزْدَادُوْا لکھا ہے۔ (البدر مورخہ ۸، ۱۶؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰ حاشیہ) (شمس)

۴؎ (ترجمہ از مرتّب) ۱ اس جنت کی مثال جس کا پرہیزگاروں کو وعدہ دیا گیا ہے۔ ۲ تیرے حسن کے ساتھ انہیں بھی حسن میں بڑھنا چاہیے۔

۵؎ (ترجمہ از مرتّب) کریم آباء کی لڑکی۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) الہام دُختِ کرام کی مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ہیں جو ۲۵؍جون ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئیں اور نواب محمد عبداللہ خان صاحب کے عقد میں آئیں۔

۱۵؍مئی ۱۹۰۴ء ''۱ اَنْتَ مَعِیْ وَ اَنَا مَعَكَ۔ ۲ اِنِّیْ مَعَكَ یَا اِمَامُ رَفِیْعَ الْقَدْرِ۔ ۳ رَبِّ اجْزِهٗ جَزَآءً اَوْفٰی۔ ۴شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔ ۵ اِنَّهٗ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔''[۱]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹ مورخہ ۸، ۱۶؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰)

۱۶؍مئی ۱۹۰۴ء ''۱ اِنِّیْ مَعَكَ وَ مَعَ اَهْلِكَ۔ ۲ كَمِثْلِكَ دُرٌّ لَّا یُضَاعُ۔''

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹ مورخہ ۸، ۱۶؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰)

(ترجمہ) ۱ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹)

(ترجمہ) ۲ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ (اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۲)

مئی ۱۹۰۴ء (الف) ''اَلَنَّا لَكَ الْحَدِیْدَ۔ معنی دیگر نہ پسندیم ما۔''[۲]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۲۔ البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

(ب) ''مولوی کرم دین کے مقدّمہ میں جو گورداسپور میں دائر تھا کرم دین مذکور اِس بات پر زور دیتا تھا کہ لَئِیم کے لفظ کے معنے ولد الزنا ہیں اور کذّاب کے یہ معنی ہیں جو ہمیشہ جھوٹ بولتا ہو۔ یہی معنے پہلی عدالت نے قبول کئے۔ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے الہام ہوا۔ معنیء دیگر نہ پسند یم ما۔ جس سے یہ تفہیم ہوئی کہ دوسری عدالت میں یہ معنے قائم نہیں رہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، اور اپیل کی عدالت میں صاحب ڈویژنل جج نے ان تمام عذرات کو رَدّ کر دیا اور یہ لکھا کہ کذّاب اور لئیم کے الفاظ کرم دین کے مناسبِ حال ہیں بلکہ وہ اس سے بڑھ کر الفاظ کا بھی مستحق ہے۔ سو صاحب ڈویژنل جج نے وہ پُرتکلف معنے کرم دین کے پسند نہ کئے جو پہلی عدالت میں پسند کئے گئے تھے۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۴)

مئی ۱۹۰۴ء ''۱ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ۔ ۲ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ شَهَادَةٌ۔ ۳حسنِ بیان۔''[۳]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) ۱تُو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ ۲ اے عالی قدر امام مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ ۳ اے میرے رَبّ اسے پوری پوری جزا دے۔ ۴ چُست اور ہوشیار لڑکا پیدا ہوگا۔ ۵ یقیناً خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) ہم نے تمہارے لئے لوہا نرم کر دیا۔ کسی اَور معنی کو ہم پسند نہیں کرتے۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) ۱ خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ ۲ ان لوگوں کی کوئی شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔

مئی ۱۹۰۴ء ’’سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ۔‘‘[1]

(البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

۱۹۰۴ء ’’مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تُو دعا کرے تو مَیں تیری سنوں گا۔‘‘

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

۳۱؍مئی ۱۹۰۴ء ’’اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔‘‘

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۸ مورخہ ۳۱؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۹۔ البدر جلد ۳ نمبر ۲۰، ۲۱ مورخہ ۲۴؍مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

(ترجمہ) ہم ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۷)

یکم جون ۱۹۰۴ء ’’۱ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ سَاَجْعَلُ لَكَ سُهُوْلَةً فِیْ اَمْرِكَ۔ ۲ اِنِّیْ اَنَا التَّوَّابُ مَنْ جَآءَكَ جَآءَنِیْ۔ ۳ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔ ۴ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ۔ ۵ عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَ مُقَامُهَا۔‘‘[2]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۸ مورخہ ۳۱؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۹۔ البدر جلد ۳ نمبر ۲۰، ۲۱ مورخہ ۲۴؍مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

یکم جون ۱۹۰۴ء (الف) ’’ساتھ اس[3] کے یہ بھی الہام تھا کہ
زلزلہ کا دھکا۔‘‘[4]

(اشتہار ۱۸؍اپریل ۱۹۰۵ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۸۳ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ہم ان کے دلوں پر رُعب طاری کر دیں گے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ الہام گورداسپور سے واپس آتے وقت راستہ میں ہوا تھا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقدمہ کرم دین کے تعلق میں تشریف لے گئے تھے۔ (دیکھیے الحکم مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

[2] (ترجمہ از مرتّب) ۱ مَیں ہی رحمٰن ہوں۔ مَیں تیرے لئے تیرے کام میں سہولت پیدا کروں گا۔ ۲ مَیں ہی ہوں توبہ قبول کرنے والا۔ جو تیرے پاس آیا وہ میرے پاس آیا۔ ۳ اللہ تعالیٰ نے تم کو بدر میں مدد دی اس حالت میں کہ تم بہت کمزور تھے۔ ۴ تمہارے لئے سلامتی ہے تم خوش رہو۔ ۵ عارضی رہائش کے مکانات بھی مِٹ جائیں گے اور مستقل رہائش کے بھی۔

[3] یعنی الہام عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَ مُقَامُهَا۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

[4] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) خاکسار مرتّب عرض کرتا ہے کہ اِس الہام الٰہی کے مطابق ۴؍اپریل ۱۹۰۵ء کو شمالی ہندوستان میں ایک نہایت خطرناک زلزلہ آیا جس کا مرکز دھرم سالہ ضلع کانگڑہ تھا۔ اس زلزلہ سے ہزاروں مکانات اور جانیں تلف ہوئیں۔

(ب) ’’خدا نے مجھے خبر دی کہ ایک زلزلہ کا دھکّا ظاہر ہوگا جس سے جانوں اور عمارتوں کا نقصان ہوگا...... چنانچہ ۴/اپریل ۱۹۰۵ء کو وہ زلزلہ آیا۔‘‘

(اشتہار ۲۹/اپریل ۱۹۰۶ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۸۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۹۰۴ء ’’[1] اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ۔ [2] عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ۔‘‘

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۸ مورخہ ۳۱/مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸۔ البدر جلد ۳ نمبر ۲۰، ۲۱ مورخہ ۲۴/مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

(ترجمہ) [1] تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں۔ (دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۸)

[2] بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم نہیں چاہتے اور وہ تمہارے لئے اچھی ہیں۔ (اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۸)

۱۹۰۴ء رؤیا۔ ’’عطر کی شیشی ہاتھ میں ہے۔ ہاتھوں پر اور پگڑی پر عطر مَل رہے ہیں۔‘‘

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۸/مورخہ ۳۱/مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۹۔ البدر جلد ۳ نمبر ۲۰، ۲۱ مورخہ ۲۴/مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

۸/جون ۱۹۰۴ء ’’(ایک الہام کا خلاصہ) خدا تیرا دوست ہے۔ اسی کے صلاح و مشورہ پر چل۔

دوبارہ الہام ہوا۔

’’عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّھَا وَمُقَامُھَا۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ اَعْطَیْتُکَ کُلَّ النَّعِیْمِ۔‘‘[1]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۹، ۲۰ مورخہ ۱۰، ۱۷/جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰)

۱۲/ جون ۱۹۰۴ء ’’کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ۔ کَمِثْلِکَ دُرٌّ لَّا یُضَاعُ۔ لَا یَاْتِیْ عَلَیْکَ یَوْمُ الْخُسْرَانِ۔‘‘[2] (الاستفتاء۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

۱۲/جون ۱۹۰۴ء ’’اَعْطَیْتُکُمْ کُلَّ النَّعِیْمِ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ۔‘‘[3] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) عارضی رہائش کے بھی مکانات مِٹ جائیں گے اور مستقل رہاش کے بھی۔ مَیں تمام اُن لوگوں کی جو اِس گھر میں رہتے ہیں حفاظت کروں گا۔ مَیں نے تجھے سارے انعامات عطا کئے ہیں۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ تجھ پر گھاٹے کا دن نہیں آئے گا۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے تم کو ہر قِسم کی نعمتیں دیں۔ جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا اور وہ جو ایمان لائے ان کے لئے بخشش اور باعزت رزق ہے۔

۱۴؍جون ۱۹۰۴ء ”مَکَانٌ اَلِیْمٌ۔“[۱]

”۱۴؍جون ۱۹۰۴ءکو دیکھا کہ ہم ایک حاکم کی عدالت کے دروازہ کے قریب بیٹھے ہوئے ہیں اور بعض لوگ اس کی راہ پر بیٹھ گئے ہیں۔ اتنے میں وہ حاکم نکلا ہے۔ گھوڑے پر سوار ہے اور بہت ناراض ہے۔ کہتا ہے یہ لوگ میری راہ پر کیوں بیٹھ گئے۔ اتنی قید اور اتنے ضرب بَید لگاؤ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۱۸؍جون ۱۹۰۴ء ”۱ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔ ۲ اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَدْتَّ شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ ۳ كُلُّ بَرَكَةٍ فِيْ هٰذَا۔ ۴ كُلُّ اَمْرٍ مُّبَدَّلٌ۔ ۵ سَاَجْعَلُ لَكَ سُهُوْلَةً فِيْ كُلِّ اَمْرٍ۔“[۲] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۱۹؍جون ۱۹۰۴ء ”والدہ محمود کی طرف سے۔ اُرِيْدُ اَنْ اَتَخَلَّصَ۔[۳]

منجانب اللہ۔ اُرِيْدُ اَنْ اُخَلِّصَ۔“[۴]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۲۱؍جون ۱۹۰۴ء روز سہ شنبہ ”اَنَا الرَّحْمٰنُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ۔“[۵]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۲۲؍جون ۱۹۰۴ء ”۱ اَحْسِنْ وِدَادَكَ۔ ۲ سَاَجْعَلُ لَكَ سُهُوْلَةً فِيْ اَمْرِكَ۔ ۳ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔“[۶] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

---

۱ (ترجمہ از مرتّب) دردناک گھر۔

۲ (ترجمہ از مرتّب) ۱ مصیبت آگئی تھی لیکن خیریت سے گزر گئی۔ ۲ تیرا معاملہ یوں ہے کہ جب تُو کسی چیز کا ارادہ کرے اور اُسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ ۳ تمام برکت اسی میں ہے۔ ۴ ہر بات بدلی ہوئی ہے۔ ۵ عنقریب مَیں تیرے لئے ہر اَمر میں سہولت کر دوں گا۔

۳ (ترجمہ از مرتّب) مَیں خلاص ہونا چاہتی ہوں۔

۴ (ترجمہ از مرتّب) مَیں خلاصی دینا چاہتا ہوں۔

۵ (ترجمہ از مرتّب) مَیں رحمٰن خدا ہوں تُو مجھے تلاش کرے گا تو پالے گا۔

۶ (ترجمہ از مرتّب) ۱ اپنی دوستی کو سنوار۔ ۲ مَیں عنقریب تیرے معاملے میں سہولت پیدا کر دوں گا۔ ۳ تم نیکی ہرگز حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم اپنی پسندیدہ چیزوں کو خرچ نہ کرو۔

۳۰/جون ۱۹۰۴ء ”فرمایا کہ صبح کو یہ فقرہ الہام ہوا۔

خدا تیری ساری مرادیں پوری کر دے گا۔“

(البدر جلد ۳ نمبر ۲۷ مورخہ ۱۶/جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰/جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲)

جون ۱۹۰۴ء ”مولوی محمد علی صاحب کو رؤیا میں کہا۔ آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔“ (البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

۲۶/جولائی ۱۹۰۴ء رؤیا۔ ”بوقت فجر۔ دیکھا کہ ہم قادیان گئے ہیں۔ اپنے دروازے کے سامنے کھڑے ہیں۔ ایک عورت نے کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ اور پوچھا کہ راضی خوشی آئے۔ خیر و عافیت سے آئے۔“

(الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵، ۲۶ مورخہ ۳۱/جولائی و ۱۰/اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

۲۷/جولائی ۱۹۰۴ء ”ایک نظارہ دکھایا گیا کہ کوئی اَمر پیش کیا گیا ہے۔ پھر الہام ہوا۔

اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ لِلْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ۔“[۱]

(الحکم[۲] جلد ۸ نمبر ۲۵، ۲۶ مورخہ ۳۱/جولائی و ۱۰/اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

۲۹/جولائی ۱۹۰۴ء (الف) ”دیکھا کہ بڑے[۳] مرزا صاحب مرحوم نے ایک بڑی لوئی سیاہ رنگ کی بنوائی ہے جو کہ حاجی بافندہ لے کر آیا ہے اور گویا مرزا صاحب مرحوم کی طرف سے کہتا ہے کہ یہ اس کام (یعنی کوئی نالش کرنی ہے یا ایسا ہی کوئی کام ہے) کے لئے بنوائی تھی لیکن اب آپ کا ارادہ اس کے لئے نہیں تو رکھ چھوڑو کسی اَور کام آئے گی۔“ (الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵، ۲۶ مورخہ ۳۱/جولائی، ۱۰/اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

(ب) ”مبارک سو مبارک۔ آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں۔

اَجْرُکَ قَآئِمٌ وَّ ذِکْرُکَ دَآئِمٌ۔“[۴]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵، ۲۶ مورخہ ۳۱/جولائی، ۱۰/اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵۔ البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

---

۱ (ترجمہ از مرتّب) ہم نے اُسے لیلۃ القدر میں اُتارا ہے۔ ہم نے اُسے مسیح موعود کے لئے اُتارا ہے۔

۲ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ الہام البدر مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ میں بھی ہے مگر اس میں الہام کے متعلق وہ تشریح نہیں جو الحکم میں دی گئی ہے۔

۳ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب۔

۴ (ترجمہ از مرتّب) تیرا اَجر ثابت ہے اور تیرا ذِکر دائم رہنے والا ہے۔

(ج) ''۱ مَیں تمہیں بھی ایک معجزہ دکھاؤں گا۔ ۲ اَلَنَّا لَكَ الْحَدِیْدَ۔''[۱]

(البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

۱۹۰۴ء ''کرم دین نام ایک مولوی نے فوجداری مقدمہ گورداسپور میں میرے نام دائر کیا اور میرے مخالف مولویوں نے اس کی تائید میں آتمارام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت میں جا کر گواہیاں دیں اور ناخنوں تک زور لگایا اوران کو بڑی امید ہوئی کہ اب کی دفعہ ضرور کامیاب ہوں گے اوران کو جھوٹی خوشی پہنچانے کے لئے ایسا اتفاق ہوا کہ آتمارام نے اس مقدّمہ میں اپنی نافہمی کی وجہ سے پوری غور نہ کی اور مجھ کو سزائے قید دینے کے لئے مستعد ہو گیا۔ اُس وقت خدا نے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ آتمارام کو اُس کی اولاد کے ماتم میں مبتلا کرے گا۔ چنانچہ یہ کشف مَیں نے اپنی جماعت کو سنا دیا[۲] اور پھر ایسا ہوا کہ قریباً بیس پچیس دن کے عرصہ میں دو بیٹے اُس کے مَر گئے اور آخر یہ اتفاق ہوا کہ آتمارام سزائے قید تو مجھ کو نہ دے سکا۔ اگرچہ فیصلہ لکھنے میں اُس نے قید کرنے کی بنیاد بھی باندھی مگر اخیر پر خدا نے اُس کو اِس حرکت سے روک دیا لیکن تاہم اُس نے سات سو روپیہ جرمانہ کیا۔ پھر ڈویژنل جج کی عدالت سے عزّت کے ساتھ مَیں بَری کیا گیا اور کرم دین پر سزا قائم رہی اور میرا جرمانہ واپس ہوا مگر آتمارام کے دو بیٹے واپس نہ آئے پس جس خوشی کے حاصل ہونے کی کرم دین کے مقدمہ میں ہمارے مخالف مولویوں کو تمنا تھی وہ پوری نہ ہو سکی اور خدا تعالیٰ کی اس پیشگوئی کے مطابق جو میری کتاب مواہب الرحمٰن میں پہلے سے چھپ کر شائع ہو چکی تھی ، مَیں بَری کیا گیا اور میرا جرمانہ واپس کیا گیا اور حاکم مجوّز کو منسوخی حکم کے ساتھ یہ تنبیہ ہوئی کہ یہ حکم اس نے بے جا دیا مگر کرم دین کو جیسا کہ مَیں مواہب الرحمٰن میں شائع کر چکا تھا سزا مل گئی اور عدالت کی رائے سے اُس

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) ہم نے تیرے لئے لوہے کو نرم کر دیا ہے۔

[۲] (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) قاضی محمد یوسف صاحبؓ امیر جماعتِ احمدیہ سرحد اپنی ''سوانح ظہور احمد موعود'' میں لکھتے ہیں۔

''حضور نے رؤیا دیکھا کہ ایک شیر آتمارام کے دونوں لڑکے اُٹھا کر لے گیا۔ اِدھر حضرت صاحب نے رؤیا سنائی اُدھر آتمارام کو تار آ گئی کہ آپ کے لڑکے کو طاعون ہو گیا۔ دو جوان لڑکے یکے بعد دیگرے طاعون سے مر گئے۔''

(ظہور احمد موعود صفحہ ۵۱، ۵۲ شائع کردہ قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی احمدی)

کے کذّاب ہونے پر مُہر لگ گئی۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۴، ۱۲۵)

اگست ۱۹۰۴ء ’’یَا جِبَالُ اسْجُدِیْ مَعَہٗ وَ الطَّیْرَ۔‘‘[۱] (البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

ستمبر ۱۹۰۴ء ’’۱۔ خواب میں دیکھا کہ کسی نے کھجوریں اور بیر پکے ہوئے پیش کئے ہیں۔

۲۔ نہایت خوشنما برفی ایک ڈبّے میں دیکھی۔

۳۔ ایک اَسیر کے نظارہ کے بعد الہام ہوا۔ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا۔[۲]

۴۔ کوئی کہتا ہے۔ ہماری قسمت آیت وار۔‘‘ (الحکم جلد ۸ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۷ر ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۸)

ستمبر ۱۹۰۴ء ’’اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ فَقَطْ۔‘‘[۳]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۳۳ مورخہ ۳۰ر ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۷)

۳ر اکتوبر ۱۹۰۴ء ’’مورخہ ۳ر اکتوبر کو بوقت ساڑھے بارہ بجے الہام ہوا۔

قَدْ جَآءَ الدِّیْنُ مِنَ النُّصْرَۃِ ثُمَّ سَیَعُوْدُ مِنَ النُّصْرَۃِ۔‘‘[۴]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۳۳ مورخہ ۳۰ر ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ حاشیہ)

۱۹۰۴ء ’’بہت سے حادثات اور عجیب کاموں کے بعد تیرا حادثہ ہوگا۔‘‘

(البدر جلد ۳ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۸)

۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۴ء ۱۔ ’’مَیں نے خواب میں سراج الحق کو دیکھا اور مَیں انہیں کہتا ہوں کہ اِتنی مدّت تم کہاں رہے۔ پھر مَیں نے ارادہ کیا ہے کہ ایک الہام لکھوں اور وہ یہ ہے۔

اِشْرَاقُ الْعَارِضِ بَعْدَ اِصْلَاحِ الْعَارِضِ۔‘‘[۵]

۲۔ ’’اور خواب آئی کہ ایک مُرغ میرے بستر (پر) بیٹھا ہے۔ مَیں نے اُس کی ٹانگ (پر) سوٹی

---

۱ (ترجمہ از مرتّب) اے پہاڑو! تم بھی اس کی معیّت اختیار کر کے سجدہ میں گر جاؤ اور پرندے بھی گر جائیں۔

۲ (ترجمہ از مرتّب) وہ خدا کی محبّت میں مسکینوں، یتیموں اور اَسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

۳ (ترجمہ از مرتّب) مَیں اپنے رسول کے ساتھ ہوں اور بس۔

۴ (ترجمہ از مرتّب) دین پہلے بھی نصرت ہی سے غالب آیا تھا اور اب دوبارہ بھی وہ نصرت ہی کے ذریعہ سے غالب آئے گا۔

۵ (ترجمہ از مرتّب) بیماری سے شفا پانے کے بعد رخسار کا چمکنا۔

ماری اور پھر پکڑ کر اپنی زوجہ کو دیا جس سے مراد لڑکا[1] کہتے ہیں۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

۴؍نومبر ۱۹۰۴ء ''۲۵؍شعبان ۱۳۲۲ھ ۴؍نومبر ۱۹۰۴ء بروز جمعہ مقام سرائے بٹالہ بوقت واپسی اَز سیالکوٹ۔خواب میں مَیں نے دیکھا کہ راجہ گلاب سنگھ راجہ وفات (یافتہ) کشمیر میرے پیر دبا رہا ہے اور پھر دیکھا کہ بہت سے زیورات سونے کے جمع ہو رہے ہیں اور مولوی نور دین صاحب نے پوچھا ہے یہ کیسے زیورات ہیں۔مَیں نے کہا گوالیار کے راجہ نے خیرات کے لئے بھیجے ہیں اور گوالیار کا راجہ بھی ملنے کے لئے آتا ہے۔''
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱)

۲۲؍نومبر ۱۹۰۴ء ''مطابق ۱۲؍رمضان ۱۳۲۲ھ۔۱ روز نقصان بر تو نیاید۔۲ کَمِثْلِكَ دُرٌّ لَّا يُضَاعُ۔ ۳ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكَ يَوْمُ الْخُسْرَانِ۔''[2] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱)

۲۳؍نومبر ۱۹۰۴ء (الف) ''آج خواب میں دیکھا کہ بہت سی کنجیاں میرے سامنے پڑی ہیں شاید ہزار دو ہزار کنجی ہے۔یعنی مِفْتَاح۔'' (کاپی الہامات[3] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱)

(ب) ۲۳؍نومبر ۱۹۰۴ء وقت ۹ بجے شام۔''مَیں نے دیکھا کہ میں ایک عورت کی چادر لے کر باہر نکلا ہوں اور ایک جگہ آتا ہوں جو مسجد سے مشابہ ہے۔شاید وقت شام ہے اور میں اندر سے ننگا ہوں یعنی کرتہ نہیں ہے زنانہ چادر اوپر ہے اور ایک رکعت پڑھ کر آیا ہوں کسی سبب سے باہر آ گیا ہوں آگے مولوی نور دین صاحب نماز شام پڑھنے لگے ہیں۔مَیں نے کہا آپ نماز پڑھا ویں انہوں نے نماز میں اوّل اَلْحَمْد پڑھا ہے۔ بعد اس کے یہ چند کلمے پڑھے ہیں جو اس وقت سمجھتا ہوں جو قرآن شریف میں سے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

---

[1] (نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) اِس خواب کو لکھنے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعا لکھی ہے۔بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ وَلَدًا ذَكَرًا خَامِسًا مَّعَ حَيَاةِ نَفْسِيْ وَ زَوْجَتِيْ وَوُلْدِيْ اَجْمَعِيْنَ۔ اٰمِين۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔اے اللہ! مجھے میری بیوی اور میری ساری اولاد کی زندگی کے ساتھ ایک پانچواں فرزند نرینہ عطا فرما۔آمین

[2] (ترجمہ از مرتّب) انقصان کا دن تجھ پر نہ آئے۔۲ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔۳ تجھ پر گھاٹے کا دن نہیں آئے گا۔
(نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) الہام ''روز نقصان بر تو نیاید'' الحکم مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ اور البدر مورخہ ۲۴؍نومبر و یکم دسمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۳ پر بھی شائع ہوا ہے۔

[3] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ میں یہ خواب ان الفاظ میں درج ہے۔''اپنے آگے بہت سی کنجیاں دیکھیں جو شاید دو ہزار کے قریب ہیں یا زیادہ۔''

اَلْفَارِقُ۔ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْفَارِقُ۔[۱]

بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔'' (کاپی الہامات[۲] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۲)

(ج) ''بیوی پھر گئی۔ اس کو مرتد ہونا کہتے ہیں۔ ہماری آخری گھڑی۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۳)

نومبر ۱۹۰۴ء ''رؤیا۔ حضرت صاحبزادہ مبارک احمد سَلَّمَہُ اللہُ الْاَحَد حضرت کو کچھ دیر تک نہیں ملا۔ حضرت کو تشویش اور فکر ہوئی۔ اس کی تلاش کر رہے ہیں۔ تب حضرت اُمّ المؤمنین نے فرمایا کہ یہ مبارک موجود تو ہے۔ پھر حضرت نے تین سجدہ شکر کے کئے زمین پر۔'' (الحکم جلد ۸ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

۲۵؍نومبر ۱۹۰۴ء ''الہام۔ غلام قادر[۳] آگئے۔ گھر نُور اور برکت سے بھر گیا۔ رَدَّ اللہُ اِلَیَّ۔''[۴]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۳)

۱۔ (ترجمہ از مرتّب) وہ عظیم الشان اَمر فارق آرہا ہے اور تم کیا سمجھتے ہو کہ وہ اَمر فارق کس شان کا ہوگا۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۴؍نومبر و یکم دسمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۳ والحکم مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ میں یہ رؤیا ۲۴؍نومبر ۱۹۰۴ء کے حوالہ سے باختلافِ الفاظ درج ہے۔ البدر میں اس رؤیا کے الفاظ یوں ہیں۔

''مَیں نے ایک سفید تہ بند باندھا ہوا ہے مگر وہ بالکل سفید نہیں ہے کچھ کچھ میلا ہے کہ اس اثناء میں مولوی صاحب نماز پڑھانے لگے ہیں اور انہوں نے سورۃ الحمد جہر سے پڑھی ہے اور اُس کے بعد انہوں نے یہ پڑھا۔ اَلْفَارِقُ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْفَارِقُ۔ اس وقت مجھے یہی معلوم ہوا کہ یہ قرآن شریف میں سے ہی ہے۔''

۳۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ میں یہ الہام یوں درج ہے۔

''غلام قادر آئے گھر نُور اور برکت سے بھر گیا۔ رَدَّ اللہُ اِلَیَّ۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۲۳؍اپریل ۱۹۹۹ء میں اس الہام کا اطلاق صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کی شہادت پر ان الفاظ میں کیا۔

''اب میں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام پڑھ کر سناتا ہوں جس کا اطلاق لازماً مرزا غلام قادر شہید کے اوپر ہوتا ہے۔ اس کے سوا ہو نہیں سکتا۔

۱۹۰۴ء میں ۲۵؍نومبر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ ''غلام قادر آگئے، گھر نور اور برکت سے بھر گیا۔ رَدَّ اللہُ اِلَیَّ۔ نیچے ترجمہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے میرے پاس پھر بھیج دیا۔ رَدَّ اللہُ اِلَیَّ۔ کا ترجمہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے میرے پاس بھیج دیا۔ اب غلطی سے اس سے پہلے اس الہام کو حضرت مرزا غلام قادر کے اوپر چسپاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے حالانکہ حضرت مرزا غلام قادر تو اس الہام سے بہت پہلے وفات پا چکے تھے اور ان کے آنے سے مسیح موعود کا گھر کیسے برکت سے بھر گیا۔'' گھر نور اور برکت سے بھر گیا۔'' ظاہر ہے کہ یہ ایک پیشگوئی تھی۔ ایک ایسا غلام قادر آنے والا ہے میری اولاد میں جس کے آنے سے جس گھر میں آئے گا وہ گھر برکت اور نور سے بھر جائے گا۔''

(شہدائے احمدیت صفحہ ۱۶۔ شائع کردہ طاہر فاؤنڈیشن ربوہ۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۴۔ (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ نے اسے میرے پاس پھر بھیج دیا۔

۸؍دسمبر ۱۹۰۴ء (الف) ’’رسید مژدہ کہ ایّامِ نو بہار آمد‘‘[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۳۔البدر جلد ۳ نمبر ۴۴، ۴۵ مورخہ ۲۴؍نومبر و یکم دسمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۸۔ب)

(ب) ۸؍دسمبر ۱۹۰۴ء روز عید روز جمعہ ’’اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ۔‘‘[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۳)

۱۲؍دسمبر ۱۹۰۴ء ’’لَا تَیۡئَسُوۡا مِنۡ خَزَآئِنِ رَحۡمَةِ رَبِّیۡ۔ ۲ اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ۔‘‘[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۳)

۶؍جنوری ۱۹۰۵ء ’’حضرت حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت بہت علیل رہی چنانچہ اسی وجہ سے آپ کو درسِ قرآن ملتوی رکھنا پڑا۔آپ کی طبیعت کی ناسازی دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی صحت کے لئے کثرت سے دعا شروع کی تو ۶؍جنوری کو آپ نے تشریف لا کر فرمایا کہ مَیں دعا کر رہا تھا کہ یہ الہام ہوا۔

اِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِشِفَآءٍ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ۔‘‘[4]

(البدر جلد ۴ نمبر ۲ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۵ صفحہ ۵)

۱۸؍جنوری ۱۹۰۵ء (الف) ’’۱۸؍جنوری ۱۹۰۵ء روز چارشنبہ مطابق ۱۱ ذی قعد ۱۳۲۲ھ

پہلے قریب صبح دیکھا کہ کسی نے بہت سے پیسے جس قدر ہاتھ میں آ سکتے ہیں میرے ہاتھ میں دے دیئے۔

بعد اس کے الہام ہوا۔ اِنِّیۡ مَعَ الرَّسُوۡلِ اَقُوۡمُ[5] بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔

پھر غنودگی ہو کر دیکھا کہ دو لفافے بند جن میں خط ہیں یا کوئی خبر ہے کسی کے ہاتھ میں ہیں۔اس نے ان دونوں میں سے ایک لفافہ مجھے دے دیا۔بعد اس کے الہام ہوا۔ **چونکا دینے والی خبر**

یہ وقتِ صبح تھا۔پانچ صبح کے بج چکے تھے کچھ منٹ اُوپر بھی۔(۱۸؍جنوری ۱۹۰۵ء روز چارشنبہ)‘‘

(کاپی الہامات[6] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۴)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) خوشخبری آئی ہے کہ نئی بہار کے دن آ گئے ہیں۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) ہم نے تجھے خیرِ کثیر دیا۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) ۱ میرے ربّ کی رحمت کے خزانوں سے تم ناامید مت ہو۔ ۲ ہم نے تجھے خیرِ کثیر دیا۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے اگر تمہیں اس میں کوئی شک ہو تو اس شفا کی مثل کوئی شفا پیش کرو۔

[5] (ترجمہ از مرتّب) مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔

[6] نیز دیکھئے البدر مورخہ یکم فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ و الحکم مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۸ (عبد اللطیف بہاولپوری)

(ب) ’’بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

۱ غُلِبَتِ[ل] الرُّوۡمُ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَ هُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِهِمۡ سَيَغۡلِبُوۡنَ۔ ۲ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ۔ ۳ اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰهِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡهُ۔ ۴ بِشَارَةٌ تَلَقَّاهَا النَّبِيُّوۡنَ۔ ۵ تَرٰی نَصۡرًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ وَ اِنَّهُمۡ يَعۡمَهُوۡنَ۔ ۶ اِنَّهٗ كَرِيۡمٌ تَمَشّٰی اَمَامَكَ وَعَادٰی لَكَ مَنۡ عَادٰی۔ ۷ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوۡا وَّ كَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ۔ ۸ اِنِّیۡ مُهِيۡنٌ مَّنۡ اَرَادَ اِهَانَتَكَ وَاِنِّیۡ مُعِيۡنٌ مَّنۡ اَرَادَ اِعَانَتَكَ۔ ۹ اِذَا غَضِبۡتَ غَضِبۡتُ وَ كُلَّمَا اَحۡبَبۡتَ اَحۡبَبۡتُ۔ ۱۰ اَنۡتَ وَجِيۡهٌ فِیۡ حَضۡرَتِیۡ۔ ۱۱ اِخۡتَرۡتُكَ لِنَفۡسِیۡ۔ ۱۲ يَحۡمَدُكَ مِنۡ عَرۡشِهٖ۔ ۱۳ يَحۡمَدُكَ اللّٰهُ وَيَمۡشِیۡ اِلَيۡكَ۔ ۱۴ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ۔ ۱۵ سَنُنۡجِيۡكَ۔ سَنُعۡلِيۡكَ۔ ۱۶ سَاُكۡرِمُكَ اِكۡرَامًا عَجَبًا۔ ۱۷ اِنِّیۡ مَعَ الۡاَفۡوَاجِ اٰتِيۡكَ بَغۡتَةً۔ ۱۸ اٰيَاتٌ لِّلسَّآئِلِيۡنَ۔ ۱۹ ظَفَرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتۡحٌ مُّبِيۡنٌ۔ ۲۰ اَنۡتَ مَعِیۡ وَاَنَا مَعَكَ۔ ۲۱ اُرِيۡحُكَ وَلَا اُجِيۡحُكَ۔ ۲۲ اَطَالَ اللّٰهُ بَقَآءَكَ وَ كَمَّلَ اللّٰهُ اِعۡزَازَكَ۔ وَ طَوَّلَ اللّٰهُ عُمۡرَكَ۔ ۲۳ نصرت و فتح و ظفر تا بست سال۔ ۲۴ میدان میں فتح۔ ۲۵ اَنۡتَ مِنِّیۡ بِمَنۡزِلَةِ عَرۡشِیۡ۔ ۲۶ اَنۡتَ مِنِّیۡ بِمَنۡزِلَةِ تَوۡحِيۡدِیۡ وَتَفۡرِيۡدِیۡ۔

[ل] (ترجمہ از مرتّب) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ۱ رومی قریب کی زمین میں مغلوب ہو گئے اور وہ مغلوب ہو جانے کے بعد ہی غالب آئیں گے ۔ ۲ یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان لوگوں کے ساتھ ہے جو نیکو کار ہیں ۔ ۳ اللہ کا حکم آ گیا پس جلدی نہ چاہو ۔ ۴ یہ وہ خوشخبری ہے جو نبیوں کو ملی ۔ ۵ تُو اللہ کی طرف سے نصرت کو دیکھے گا اور وہ بھٹکتے رہیں گے ۔ ۶ وہ کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے اور اس کو اپنا دشمن قرار دیتا ہے جو تجھ سے دشمنی کرتا ہے ۔ ۷ یہ اِس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھتے تھے ۔ ۸ مَیں اس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلّت کا ارادہ کرے اور مَیں اس کا مددگار رہوں گا جو تیری مدد کرے ۔ ۹ جب تُو غضبناک ہوتا ہے تو مَیں غضبناک ہوتا ہوں اور ہر وہ جس سے تُو محبّت کرتا ہے اس سے مَیں بھی محبّت کرتا ہوں ۔ ۱۰ تُو میری بارگاہ میں وجیہ ہے ۔ ۱۱ مَیں نے تجھ کو اپنے لئے چن لیا ۔ ۱۲ وہ اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے ۔ ۱۳ اللہ تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چل کر آتا ہے ۔ ۱۴ اللہ تعالیٰ نے تجھے ہر چیز پر ترجیح دی ۔ ۱۵ ہم جلد ہی تجھے نجات دیں گے ۔ ہم تجھے جلد ہی غالب کریں گے ۔ ۱۶ عنقریب مَیں تجھے بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب کریں گے ۔ ۱۷ مَیں اچانک فوجوں کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا ۔ ۱۸ پوچھنے والوں کے لئے نشان ہیں ۔ ۱۹ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح ۔ ۲۰ تُو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں ۔ ۲۱ مَیں تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا ۔ ۲۲ اللہ تجھے دیر تک باقی رکھے اور تیرے اعزاز کو مکمل کرے اور تیری عمر کو لمبا کرے ۔ ۲۳ نصرت اور فتح اور ظفر بیس سال تک...... ۲۵ تُو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے ۔ ۲۶ تُو مجھ سے بمنزلہ میری توحید اور تفرید کے ہے ۔

۲۷ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ ۲۸ یَعْصِمُکَ اللّٰہُ وَ لَوْ لَمْ یَعْصِمْکَ النَّاسُ۔ ۲۹ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ ۳۰ یَا جِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ۔ ۳۱ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ۔ ۳۲ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۴، ۳۵)

۲۸/جنوری ۱۹۰۵ء ''الہام۔ ۱ بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ۔ ۲ بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ۔ ۳ بِسْمِ اللّٰہِ الْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ۔ ۴ بِسْمِ اللّٰہِ الْبَرِّ الرَّحِیْمِ۔ ۵ یَا حَفِیْظُ۔ یَا عَزِیْزُ۔ یَا رَفِیْقُ۔ ۶ یَا وَلِیُّ اشْفِنِیْ۔''[1]
(کاپی الہامات[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵)

یکم فروری ۱۹۰۵ء (الف) ''۱ اِنِّیْ مَعَ الرُّوْحِ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ۔ ۲ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ۔''[3]
(کاپی الہامات[4] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵)

بقیہ ترجمہ۔ ۲۷ تُو مجھ سے اس مرتبہ پر ہے جس کو مخلوق نہیں جانتی۔ ۲۸ اللہ تجھے بچائے گا خواہ لوگ تجھے نہ بچائیں۔ ۲۹ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ ۳۰ اے پہاڑو! اس کے ساتھ جھک جاؤ اور اے پرندو تم بھی۔ ۳۱ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رَبّ نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا سلوک کِیا۔ ۳۲ کیا اُن کی تدبیر کو ناکام نہ بنا دیا۔

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۱ مَیں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔ ۲ مَیں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو شافی ہے۔ ۳ مَیں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو غفور و رحیم ہے۔ ۴ مَیں اللہ کے نام کے ساتھ مدد چاہتا ہوں جو احسان کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ۵ اے حفاظت کرنے والے۔ اے غالب۔ اے رفیق۔ اے ولی مجھے شفا دے۔

[2] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ یکم فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۱/جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۸ پر یہ الہامات یوں درج ہیں۔

''۲۷/جنوری ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدسؑ کے دائیں رخسارہ مبارک پر ایک آماس سا نمودار ہوا جس سے بہت تکلیف ہوئی۔ حضورؑ نے دعا فرمائی تو ذیل کے فقرات الہام ہوئے۔ دَم کرنے سے فوراً صحت حاصل ہوگئی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الْبَرِّ الْکَرِیْمِ۔ یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ۔ یَا رَفِیْقُ۔ یَا وَلِیُّ اشْفِنِیْ۔''

[3] (ترجمہ از مرتّب) ۱ مَیں مع جبریل کے تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ ۲ اگر ایسا نہ ہو کہ تم مجھے جھٹلانے لگو تو مَیں ضرور کہوں گا کہ مجھے یقیناً یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔

[4] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۸/فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰/فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ میں یہ الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔

(ب) ۱ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَ تَفْرِیْدِیْ۔ ۲ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِیْ۔ ۳ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ۔ ۴ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا یَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ ۵ اِنِّیْ مَعَ الرُّوْحِ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ ۶ اٰثَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ۔ ۷ اَنْتَ وَجِیْهٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ ۸ اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِیْ۔‘‘[1] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵)

(ج) ’’رؤیا۔ ایک کاغذ دکھایا گیا جس میں کچھ سطور فارسی خط میں ہیں اور سب انگریزی لکھا ہوا ہے۔ مطلب جن کا یہ سمجھ میں آیا کہ جس قدر روپیہ نکلتا ہے سب دے دیا جاوے گا۔‘‘

(البدر جلد ۴ نمبر ۵ مورخہ ۸ رفروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ رفروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

(د) ’’ایک رؤیا دیکھی کہ ایک کاغذ ہے جس کے اُوپر کی دو تین سطریں فارسی خط میں ہیں باقی سب انگریزی ہے۔ اس کا مطلب یہ سمجھ میں آیا کہ گویا کوئی میرا نام لے کر کہتا ہے کہ دو سو پچاس روپیہ انہیں دیا جائے۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۲ رفروری ۱۹۰۵ء ٹائٹل صفحہ آخر)

۴ رفروری ۱۹۰۵ء ’’۱ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ ۲ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔ ۳ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ ۴ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔‘‘[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵)

۲۰ رفروری ۱۹۰۵ء (الف) ’’اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَدْتَّ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۔‘‘

(البدر جلد ۴ نمبر ۷ مورخہ ۵ رمارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ رفروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۔ ریویو آف ریلیجنز ماہ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۳۰)

(ترجمہ) تُو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۸)

(ب) ’’حضورؑ کی طبیعت ناساز تھی۔ حالتِ کشفی میں ایک شیشی دکھائی گئی جس پر لکھا ہوا تھا۔
خاکسار پیپرمنٹ۔‘‘

(الحکم جلد ۹ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ رفروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۔ ریویو آف ریلیجنز ماہ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۳۰)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۱ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ ۲ تُو مجھ سے بمنزلہ عرش کے ہے۔ ۳ تُو مجھ سے بمنزلہ بیٹے کے ہے۔ ۴ تُو مجھ سے اس مرتبہ پر ہے جس کو دُنیا نہیں جانتی۔ ۵ مَیں مع جبریل کے تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ۔ ۶ مَیں نے تجھے ترجیح دی اور تجھ کو چن لیا۔ ۷ تُو میری دَرگاہ میں وجیہ ہے۔ ۸ مَیں نے تجھ کو اپنے لئے چن لیا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اسلامتی ہو ربِّ رحیم کی طرف سے یہ بات ہے۔ ۲ اور اے مجرمو! آج تم علیحدہ ہو جاؤ۔ ۳ سلامتی ہو ربِّ رحیم کی طرف سے یہ بات ہے۔ ۴ اور اے مجرمو! آج تم علیحدہ ہو جاؤ۔

۲۷؍فروری۱۹۰۵ء ’’میں نے بطور کشف دیکھا کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شورِقیامت[1] برپا ہے۔میرے منہ پر یہ الہامِ الٰہی تھا کہ **مَوتامَوتی لگ رہی ہے**

اور مجھے دکھایا گیا کہ ملک عذابِ الٰہی سے مِٹ جانے کو ہے۔نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی نہ عارضی سکونت۔مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر آفت آئے گی اور پھر مارچ کے مہینہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی پاک وحی سے میرے پر ظاہر کیا کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا۔‘‘

(اشتہار الدعوت ۵؍اپریل ۱۹۰۵ء۔مجموعہ اشتہارات[2] جلد ۳ صفحہ ۳۴۸،۳۴۹ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ شورِقیامت برپا کرنے والا نشان وہ زلزلہ تھا جو ۴؍اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو مختلف مقامات پر آیا اور متعدد اخباروں میں اسے نمونہءِ قیامت قرار دیا گیا۔اخبار وکیل امرتسر نے لکھا۔

’’یہ زلزلہ اِس درجہ ہولناک اور مہیب تھا کہ اِسے قیامتِ صغریٰ کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا بلکہ جس وقت وہ اپنی پوری شدت پر خدائے قہار کا جلال ظاہر کر رہا تھا۔اُس وقت تو لوگوں کو عموماً یہی یقین آ گیا تھا کہ بس قیامت آ ہی گئی ہے۔‘‘

یہ تصدیق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی جو حضورؑ نے فرمایا کہ

’’یہ ایک قیامت ہے۔جو لوگ قیامت کے منکر ہیں وہ اب دیکھ لیں کہ کس طرح ایک ہی سیکنڈ میں ساری دنیا فنا ہو سکتی ہے......اور فرمایا۔ یہ قیامت ہمارے لئے نصرت الحق ہے۔ہم صبح یہی مضمون لکھ رہے تھے اور اِس الہام پر پہنچے تھے جو براہین احمدیہ میں درج تھا کہ **دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔**‘‘

ہم یہ الفاظ لکھ ہی رہے تھے اور اس کے پورا ہونے کے ثبوت آگے درج کرنے کو تھے کہ یک دفعہ زلزلہ ہوا۔یہ ایک زور آور حملہ ہے اور پیشگوئی میں حملوں کا لفظ جمع ہے جو عربی میں تین پر اطلاق پاتا ہے اِس واسطے خوف ہے کہ طاعون اور زلزلہ کے سوائے خدا جانے تیسرا حملہ کون سا ہے جو ہماری سچائی کے ثبوت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمانا ہے۔‘‘

(بدر سلسلہ جدید[3] جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۶؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۶)

[2] (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۵؍مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴؍مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ کے تحت بھی یہ الہام مع کشف درج ہے۔

[3] (نوٹ از ناشر) البدر کے ایڈیٹر مکرم بابو محمد افضل صاحب ۲۱؍مارچ ۱۹۰۵ء کو وفات پا گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بطور ایڈیٹر مکرم مفتی محمد صادقؓ کے تقرر کی توثیق فرمائی اور یہ خبر الحکم میں بڑے نمایاں طور پر شائع ہوئی۔حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے ایڈیٹر بننے کے بعد اپریل ۱۹۰۵ء کے پہلے دو پرچے ’’البدر‘‘ کے ٹائٹل پر ہی شائع ہوئے۔پھر ۲۰؍اپریل ۱۹۰۵ء کے پرچہ سے ’’البدر‘‘ کی بجائے ’’بدر‘‘ نمایاں طور پر اخبار کی پیشانی پر شائع ہوتا رہا۔بعض احباب خود سے ایک عرصہ تک اسے ’’بدر سلسلہ جدید‘‘ لکھتے رہے۔

۲/مارچ ۱۹۰۵ء ”خدائے عزّوجلّ اس کی عزت رکھے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۹)

۳/مارچ ۱۹۰۵ء ”وہ رات جس کے بعد جمعہ ۳/مارچ ۱۹۰۵ء ہے ایک بجنے کے بعد پینتیس[۳۵] منٹ پر اس رات میں مَیں نے خواب دیکھا کہ کچھ روپیہ کی کمی اور سخت مشکلات پیش ہیں اور بہت فکر دامن گیر ہے۔ مَیں کسی کو کہتا ہوں کہ ایک کاغذ بناؤ جس میں لکھا ہو کہ جمع یہ تھا اور خرچ یہ ہوا۔ کوئی میری بات کی طرف توجہ نہیں کرتا اور سامنے ایک شخص کچھ حساب کے کاغذات لکھ رہا ہے۔ مَیں نے شناخت کیا کہ یہ تو چھمن داس جمع خرچ نویس ہے جو کسی زمانہ میں خزانہ سیالکوٹ میں اسی عہدہ پر نوکر تھا۔ مَیں نے اس کو بلانا چاہا۔ وہ بھی نہ آیا۔ لاپروا رہا۔ اور مَیں نے دیکھا کہ روپیہ کی بہت کمی ہے۔ کسی طرح بات نہیں بنتی۔ اسی اثناء میں ایک صالح مرد سادہ طبع سادہ پوش آیا۔ اُس نے اپنی بھری ہوئی مٹھی روپیہ کی میری جھولی میں ڈال دی اور ایسے جلدی چلا گیا کہ مَیں اس کا نام بھی نہ پوچھ سکا مگر پھر بھی روپیہ کی کمی رہی۔ پھر ایک اَور صالح مرد آیا جو محض نورانی شکل سادہ طبع کوٹلہ کے ایک صوفی کی شکل کے مشابہ تھا جس کا نام غالباً کرم الٰہی یا فضل الٰہی ہے جس نے کُرتہ پیچ کر ہمیں روپیہ دیا تھا صورت انسان کی ہے مگر علیحدہ خلقت کا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ روپیہ سے بھر کر میری جھولی میں وہ روپیہ ڈال دیا اور وہ بہت سا روپیہ ہو گیا۔ مَیں نے پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے۔ اس نے کہا۔ نام کیا ہوتا ہے نام کچھ نہیں۔ مَیں نے کہا کچھ بتلاؤ۔ نام کیا ہے۔ اس نے کہا ٹیچی[۱] اور مَیں اُس وقت چشم پُرآب ہو گیا کہ ہماری جماعت میں ایسے بھی ہیں جو اِس قدر روپیہ دیتے اور نام نہیں بتلاتے اور ساتھ ہی کہتا ہوں کہ یہ تو آدمی نہیں ہے یہ تو فرشتہ ہے۔ اور جب بہت سے مال کا نظارہ میرے سامنے آیا مَیں نے کہا مَیں اس میں سے منظور محمد کی بیوی کو دوں گا کہ وہ حاجت مند ہے اور جب مَیں نے یہ خواب دیکھا اس وقت رات کا ایک بج کر اس پر پینتیس[۳۵] منٹ زیادہ گزر چکے تھے۔“ (کاپی الہامات[۲] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۹)

---

۱ ”ٹیچی پنجابی زبان میں وقتِ مقررہ کو کہتے ہیں۔ یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنے والا۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۶)

۲ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴/مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور ریویو آف ریلیجنز ماہ مارچ ۱۹۰۵ء ٹائٹل صفحہ آخر پر یہ خواب یوں درج ہے۔

”کوئی شخص ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کرلو مگر وہ نہیں کرتا اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے ایک مٹھی

۶/مارچ ۱۹۰۵ء ''تھوڑی سی غنودگی ہوئی تو دیکھتا ہوں کہ یہ مکان[1] جو اَب بن رہا ہے (جس کا اشتہار کشتی نوح میں دیا تھا) سامنے آگیا ہے۔ اس پر ایک معمار بیٹھا ہے۔ اس نے کہا۔ مبارک۔ مَیں نے کہا خیر مبارک۔''
(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴/مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۳ بابت ماہ مارچ ۱۹۰۵ء ٹائٹل صفحہ آخر)

تخمیناً ۱۷/مارچ ۱۹۰۵ء ''مَیں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی مجھے کہتا۔ سزائے موت۔ یعنی چالیس دن کے بعد موت کا حکم ہے۔ مَیں نے مولوی محمد علی صاحب سے پوچھا ہے اس حکم کا اپیل بھی ہوسکتا ہے؟ انہوں نے کہا اپیل ہوسکتا ہے بلکہ اپیل در اپیل بھی۔

پھر بعد اس کے مجھے ۱۸/مارچ ۱۹۰۵ء کو بخار ہوا۔ پیشاب نہایت شدید درد سے آتا تھا اور پیشاب کی راہ خون آنا شروع ہوا یہاں تک کہ بہت سا خون نکلا۔

پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے ۱۸/مارچ ۱۹۰۵ء کے بعد شام کو الہام ہوا۔ **سنتا ہے۔ دیکھتا ہے**

پھر الہام ہوا۔ **لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ**[2]

پھر ایک الہام عربی میں تھا جس کے یہ معنی تھے کہ مکذّبین کو نشان دکھلائے جائیں گے۔ پھر بعد اس کے مرض سے اس قدر تخفیف کہ مرض دُور ہوگئی صرف کسی قدر سوزش باقی ہے۔'' (کاپی الہامات[3] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۰)

۲۰/مارچ ۱۹۰۵ء ''آج ۲۰/مارچ ۱۹۰۵ء کو مرض طاعون میں محمد افضل[4] بیمار رہا اور اسی وقت کسی کی نسبت جو معلوم نہیں الہام ''شکارِ مرگ۔'' **وَاللّٰهُ اَعْلَمُ** کس کی نسبت ہے۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۰)

بقیہ حاشیہ۔ بھر کر روپے مجھے دیئے ہیں اس کے بعد ایک اور شخص آیا جو الٰہی بخش کی طرح ہے مگر انسان نہیں بلکہ فرشتہ معلوم ہوتا ہے اس نے دونوں ہاتھ روپیوں کے بھر کر میری جھولی میں ڈال دیئے ہیں تو وہ اس قدر ہو گئے ہیں کہ میں ان کو گن نہیں سکتا پھر میں نے اس کا نام پوچھا تو اس نے کہا میرا کوئی نام نہیں دوبارہ دریافت کرنے پر کہا کہ میرا نام ہے ٹیچی۔ میں نے بہت سا مال دیکھ کر دل میں کہا کہ فلاں حاجت مند کو کچھ دے دوں گا اور ایک حاجت مند دکھایا گیا خستہ حال قابل رحم۔''

[1] (نوٹ از حضرت مولانا جلال الدین شمسؓ) اِس سے وہ مکان مراد ہے جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ رہتے تھے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔

[3] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴/مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں ۱۸ و ۱۹/مارچ ۱۹۰۵ء کے تحت یہ الہامات یوں درج ہیں۔ ''وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے۔ لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ۔ ایک عربی الہام تھا الفاظ مجھے یاد نہیں رہے حاصل مطلب یہ ہے (مکذبوں کو نشان دکھایا جاوے گا۔)''

[4] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''محمد افضل مرحوم ۲۱/مارچ ۱۹۰۵ء کو فوت ہوگیا۔''
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۰)

مارچ ۱۹۰۵ء ''اُنْزِلَ الرَّحْمَۃُ عَلٰی ثَلَاثٍ۔ اَلْعَیْنِ وَ عَلَی الْاُخْرَیَیْنِ''[1]
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۴۱)

۲۳؍مارچ ۱۹۰۵ء (الف) ''آج مَیں نے ایک لمبی خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ مَیں ہوں اور آتما مجسٹریٹ گورداسپور میرے پاس ہے۔ ہم زمین پر بیٹھے ہیں اور بہت سی گفتگو مقدمہ کی بابت اس سے ہوئی ہے۔ مَیں کچھ ایسا ذکر کرتا ہوں کہ تُو نے تو مجھے ستایا، خدا نے مجھے بَری کیا۔ تو نے مجھے تکلیف دی۔ پھر مَیں کہتا ہوں کہ دراصل اس مقدمہ میں انصاف کرنا تیرے پر مشکل تھا کہ دو فریق کے ایک ہی وقت میں تیرے پاس مقدمے پیش ہوئے اور تیری انصافی قوت طعنِ خَلق یا حکام کی بدظنی کا خیال کر کے اسی خیال کی مغلوب ہوگئی۔ تو نے خدا کا خوف نہیں کیا مگر افسوس ہے کہ ایک بدمعاش کے لئے تو نے مجھے بہت تکلیف دی اور مَیں نے تیری اولاد کی نسبت کچھ نہیں کہا صرف ایک خواب ان کی موت کی نسبت دیکھا تھا جو پورا ہوگیا۔ شاید اُسی خواب کی وجہ سے تجھ میں مخالفت کا جوش پیدا ہوا۔ اس نے آہ مار کر کہا کہ مجھ سے غلطی ہوئی اور دراصل اس دھوکہ دینے کا بانی چندولعل ہے۔ پھر بعد اس کے نہایت غمناک دِل سے گویا اس پر کوئی مصیبت ہے عذر خواہ ہوکر اس نے اپنا سر میرے بازو پر رکھ دیا گویا سجدہ کرتا ہے اور میری پناہ مانگتا ہے[2]۔ مَیں نے کہا اچھا۔ مَیں نے خدا کے لئے تیرا گناہ بخشا۔ یہ بات کہتے ہی آنکھ کھل گئی اور جب مَیں نے اس کے بیٹے کا ذکر کیا تو مَیں زمین پر الگ جا بیٹھا اور اس کو دکھایا کہ خواب میں جب تیرے بیٹے کی موت مجھ کو دکھائی گئی تو تم اس طرح زمین پر بیٹھے تھے۔''

(ب) ''الہام۔ فَأَجَآءَهُ الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَۃِ۔ قَالَ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ ھٰذَا وَ کُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا۔ ھُزِّ اِلَیْکَ بِجِذْعِ النَّخْلَۃِ تُسَاقِطْ عَلَیْکَ رُطَبًا جَنِیًّا۔''[3]
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۴۱، ۴۲)

---

[1] (ترجمہ از ناشر) تین اعضاء پر رحمت نازل کی گئی ایک آنکھ اور دو اور عضو۔

[2] (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ رؤیا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں پوری ہوئی۔ حضور فرماتے ہیں۔

''بعد میں اسی مجسٹریٹ کو ایسی سزا ملی کہ وہ ایک دفعہ لدھیانہ کے سٹیشن پر مجھے ملنے کے لئے آیا اور اُس نے روتے ہوئے مجھ سے معافی مانگی اور کہا مَیں سخت دُکھ میں ہوں۔ مَیں نے مرزا صاحب کے پاس معافی مانگنے کے لئے جانا تھا لیکن وہ تو اَب فوت ہو چکے ہیں اِس لئے مَیں آپ کے پاس آیا ہوں۔ آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے اس عذاب سے نکال لے۔ اگر یہ عذاب کچھ اَور عرصہ تک قائم رہا تو مَیں پاگل ہوجاؤں گا۔'' (الفضل مورخہ ۲۹؍نومبر ۱۹۵۷ء صفحہ ۵)

[3] (ترجمہ از مرتّب) پھر اس کو دردِ زِہ کھجور کے تنے کی طرف لے گئی۔ تب اس نے کہا کاش مَیں اس سے پہلے مرجاتا اور بھولا بسرا ہوجاتا۔ کھجور کے تنے کو ہلا تجھ پر تازہ بتازہ کھجوریں گریں گی۔

(ج) ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب باری میں دعا کر رہے تھے کہ نزولِ وحی ہوا۔
’’سَلَامًا سَلَامًا ۔ ‘‘[1] (بدر جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۶؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۲۶؍مارچ ۱۹۰۵ء ’’چودھری رستم علی‘‘

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۲۹؍مارچ ۱۹۰۵ء ’’۲۹؍مارچ ۱۹۰۵ء کو اعلیٰ حضرت کو جب کہ آپ دعا کر رہے تھے الہام ہوا۔
سَلَامًا سَلَامًا ۔‘‘ (الحکم جلد ۹ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱؍مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

یکم اپریل ۱۹۰۵ء ’’رات کے وقت نزولِ وحی ہوا۔

مَحَوْنَا نَارَ جَهَنَّمَ [2]

فرمایا۔ اجتہادی طور پر ایسا خیال آتا ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ اَب قریباً طاعون کو دُنیا سے اُٹھانے والا ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔ یا یہ کہ اِس گاؤں سے اُٹھانے والا ہے۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۶؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۳؍اپریل ۱۹۰۵ء ۱۔ ’’موت دروازے پر کھڑی ہے۔‘‘

۲۔ ’’رؤیا۔ دیکھا کہ مرزا نظام الدین کے مکان پر مرزا سلطان احمد کھڑا ہے اور سب لباس سرتا پا سیاہ ہے۔ ایسی گاڑھی سیاہی کہ دیکھی نہیں جاتی۔ اسی وقت معلوم ہوا کہ یہ ایک فرشتہ ہے جو سلطان احمد کا لباس پہن کر کھڑا ہے۔ اُس وقت مَیں نے گھر میں مخاطب ہو کر کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ تب دو فرشتے اور ظاہر ہو گئے اور تین کرسیاں معلوم ہوئیں اور تینوں پر وہ تین فرشتے بیٹھ گئے اور بہت تیز قلم سے کچھ لکھنا شروع کیا جس کی تیز آواز سنائی دیتی تھی۔ ان کے اس طرز کے لکھنے میں ایک رُعب تھا۔ مَیں پاس کھڑا ہوں (کہ بیداری ہو گئی)۔

اُسی وقت حضرت اقدسؑ نے یہ خواب سنایا اور فرمایا کہ کوئی ہیبت ناک نشان ہونے والا ہے۔ اِس کی تعبیر یُوں ہے کہ سلطان احمد سے مراد ایسے دلائل اور براہین ہیں جو دلوں پر تسلط کرتے اور دلوں کو پکڑ لیتے ہیں اور نظام الدین سے مراد ایسا نشان ہے جس سے دین اسلام کی صلاحیت ہوگی اور اُس کا نظام درست ہو جائے گا۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) سلامتی سلامتی۔

[2] (ترجمہ) ہم نے جہنم کی آگ کو محو کیا۔ (بدر مورخہ ۶؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

سیاہ کپڑے ظاہر کرتے ہیں کہ اَب کوئی ڈرانے والا نشان ظاہر ہونے والا ہے اور یہ جو کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اِس سے یہ مراد ہے کہ یہ ہماری دعاؤں کا نتیجہ ہے کیونکہ نتیجہ بچے کو بھی کہتے ہیں۔‘‘

(بدر جلد ا نمبر ا مورخہ ۶/اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۵/اپریل ۱۹۰۵ء ’’کَفَفْتُ عَنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ۔[1]

فرمایا۔ بنی اسرائیل سے مراد وہ قوم ہے جس پر اس قسم کے واقعاتِ تکلیف وارد ہوئے ہوں جیسے کہ بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ میں ہوئے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے۔ وہ لوگ جو اُن پر بے جا ظالمانہ حملہ کرتے ہیں اُن کو خدا تعالیٰ نے فرعون سے مشابہت دی ہے اور پیشگوئی کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ایسے بے جا حملہ کرنے والے روک دیئے جائیں گے اور ایسے نشان ظاہر ہوں گے کہ اُن کی باتوں کا لوگوں کے دلوں پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔‘‘

(بدر جلد ا نمبر ا مورخہ ۶/اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۶/اپریل ۱۹۰۵ء ’’کوئی رُوح کہتی ہے

ہم نے وہ جہان[2] چھوڑ دیا ہے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آدمی ہم سے تعلقِ دوستی یا دشمنی رکھنے والا اِس جہان سے گزر جائے گا۔‘‘

(بدر جلد ا نمبر ا مورخہ ۶/اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۷/اپریل ۱۹۰۵ء ’’۴/اپریل ۱۹۰۵ء کو جب زلزلہ آیا تھا اس دن لاہور سے کئی دوستوں کے خط آئے...... کہ ہم کو خداوند تعالیٰ نے اس آفت سے بچا لیا مگر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا ایک خط بھی نہ آیا...... پھر دوسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا...... پھر تیسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا اور کسی دوست نے بھی نہ لکھا کہ میر محمد اسمٰعیل صاحب خیر و عافیت سے ہیں۔ تب اُن دونوں[3] کی حالت مارے غم کے قریب موت کے ہوگئی اور حضرت کو دعا کے واسطے

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے بنی اسرائیل سے (دشمن کا حملہ) روک دیا۔

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ’’یہ میرے ساتھ عادت اللہ ہے کہ کشف میں اس دنیا کو ’’وہ جہان‘‘ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔‘‘ (ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۴ بابت ماہِ اپریل ۱۹۰۵ء ٹائٹل صفحہ آخر)

[3] یعنی حضرت اُمّ المؤمنینؓ و والدہ صاحبہ حضرت اُمّ المؤمنینؓ۔ (شمس)

کہا حضرت نے ان کا سخت قلق اور رنج دیکھ کر بہت توجہ سے دعا کی تو جواب میں یہ الہام ہوا۔

اسسٹنٹ سرجن‘‘ [۱]

(بدر جلد ۱ نمبر ۱۶ مورخہ ۲۰ ؍جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۷)

۸ ؍اپریل ۱۹۰۵ء ’’آج رات تین بجے کے قریب خدائے تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے۔

تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکہ۔ زَلْزَلَۃُ السَّاعَۃِ۔ قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْاَبْرَارِ۔ دَنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ۔

(ترجمہ مع شرح) یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا۔ مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکہ لگے گا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اَور شدید آفت ہے جو دنیا پر آئے گی جس کو قیامت کہہ سکیں گے اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدائے تعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائے گا۔ بہرحال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اَور ہو۔ قریب ہو یا بعید ہو۔ پہلے سے بہت خطرناک ہے۔ سخت خطرناک ہے۔ اگر ہمدردیٔ مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو مَیں بیان نہ کرتا......

بقیہ ترجمہ عربی وحی کا یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کر کے اپنے تئیں بچالو قبل اس کے جو وہ ہولناک دن آوے جو ایک دَم میں تباہ کر دے گا۔ اور فرماتا ہے کہ خدا اُن کے ساتھ ہے جو نیکی کرتے ہیں اور بدی سے بچتے ہیں اور پھر اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ **میرا فضل تیرے نزدیک آ گیا**۔ یعنی وہ وقت آ گیا کہ **تُو کامل طور پر شناخت کیا جاوے۔ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا**......

دیکھو! آج مَیں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اُترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی۔ پس اُٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت

---

[۱] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) چنانچہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اسی سال میڈیکل کالج لاہور کے آخری امتحان میں تمام پنجاب میں اوّل نمبر پر پاس ہو کر اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے اور ۱۹۲۸ء میں سول سرجن لگ کر ۱۹۳۶ء میں ریٹائر ہوئے۔

قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا کہ یہ سب باتیں اُس کی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جاویں۔ کاش مَیں اُن کی نظر میں کاذب نہ ٹھیرتا تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی...... ورنہ وہ دِن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کردے گا۔ نادان بدقسمت کہے گا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے۔ آفتاب تو نکلنے کو ہے۔ جب خدائے تعالیٰ اس وحی کے الفاظ میرے پر نازل کر چکا تو ایک رُوح کی آواز میرے کان میں پڑی جو کوئی ناپاک رُوح تھی اور مَیں نے اس کو یہ کہتے سنا کہ

مَیں سوتے سوتے جہنّم میں پڑ گیا

انسان کا کیا حَرج ہے اگر وہ فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ کون سا اس میں اس کا نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔ آگ لگ چکی ہے۔ اُٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔‘‘

(اشتہار الانذار ۸؍اپریل ۱۹۰۵ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۲۳ تا ۵۲۴ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۹؍اپریل ۱۹۰۵ء ’’۹؍اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوش رُبا ہوگا۔ چونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اس علیم مطلق نے اس آئندہ واقعہ پر مجھے مطّلع فرمایا ہے اِس لئے مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلادے گا۔ دُور[1] نہیں ہے۔ مجھے خدائے عزوجل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں اُنہیں نشانوں کی طرح جو موسیٰؑ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے اور اُس نشان کی طرح جو نوحؑ نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا۔

اور یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں ہے بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ مَیں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں اور جس طرح یوسفؑ نبی کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔ اسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا اور جیسا کہ یوسفؑ نے اناج کے ذخیرے سے لوگوں کی جان بچائی اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اِس جگہ بھی مجھے ایک روحانی

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’اگر خدا تعالیٰ نے اُس آفتِ شدیدہ کے ظہور میں بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ سال ہیں اِس سے زیادہ نہیں۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۸)

غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اس غذا کو سچّے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ضرور اس پر رحم کیا جائے گا......

ہاں خدا نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اِس جماعت کی تعداد کو بڑھائے گی اور دوسرے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹائے گی ...... مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس آنے والے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کرے گا اس کا ایمان قابلِ عزت نہیں۔ جس کے کان ہیں سنے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔ پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے اور ہولناک سزا دیتی ہے پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا۔ پس توبہ کرو کہ دن نزدیک ہیں۔

اور اس بارے میں جو عربی میں مجھے وحیِ الٰہی ہوئی اِس جگہ مَیں اُس کو معہ ترجمہ لکھ کر اس اشتہار کو ختم کرتا ہوں اور وہ یہ ہے۔

بخور آنچه ترا بخور انم۔ لَكَ دَرَجَةٌ فِي السَّمَآءِ وَفِي الَّذِيْنَ هُمْ يُبْصِرُوْنَ۔ نَزَلْتُ لَكَ۔ لَكَ نُرِيْ اٰيَاتٍ وَّ نَهْدِمُ مَا يَعْمُرُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ كَفَفْتُ عَنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خَاطِئِيْنَ۔ اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً۔

یعنی جو کچھ مَیں تجھے کھلاتا ہوں وہ کھا۔ تیرا آسمان پر ایک درجہ ہے اور نیز ان میں درجہ ہے جو آنکھیں رکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور مَیں تیرے لئے زمین پر اُتروں گا تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں[1] گے گرا دیں گے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہوں گے جو عمارتوں کو وقتاً وفوقتاً گرائیں[2] گے۔

اور پھر فرمایا کہ مَیں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں، بچاؤں گا۔ اِس وحی

---

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یہ پیشگوئی ۲۰؍ مئی ۱۹۰۵ء کو پوری ہوگئی۔ یعنی دھرم سالہ میں مورخہ ۲۰؍ مئی ۱۹۰۵ء کو پھر سخت زلزلہ آیا اور کئی نئے مکانات جو رہائش کے لئے بنائے گئے تھے گر گئے۔

(دیکھیے سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ۲۴؍ مئی ۱۹۰۵ء)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ’’یہ فقرہ روحانی اور ظاہری دونوں معنی رکھتا ہے۔ اس کے یہ بھی معنے ہیں کہ بداَندیشیوں اور منصوبوں کی جو جو عمارتیں وہ بنائیں گے اُنہیں اللہ تعالیٰ مُنہدم کرتا رہے گا۔‘‘

(الحکم مورخہ ۲۴؍ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۶)

میں خدا تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔ اس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھہرے۔ اور پھر فرمایا کہ مَیں آخر کو ظاہر کروں گا کہ فرعون یعنی وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں اور ہامان یعنی وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں اور ان کے ساتھ کے لوگ جو اُن کا لشکر ہیں۔ یہ سب خطا پر تھے اور پھر فرمایا کہ مَیں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنی فرشتوں کے ساتھ نشانوں کے دکھلانے کے لئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔ یعنی اُس وقت جب اکثر لوگ باور نہیں کریں گے اور ٹھٹھے اور ہنسی میں مشغول ہوں گے اور بالکل میرے کام سے بے خبر ہوں گے۔ تب مَیں اُس نشان کو ظاہر کردوں گا کہ جس سے زمین کانپ اُٹھے گی۔ تب وہ روز دُنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ مبارک وہ جو ڈریں اور قبل اس کے جو خدا کے غضب کا دن آوے توبہ سے اس کو راضی کرلیں کیونکہ وہ حلیم اور کریم اور غفور اور توّاب ہے جیسا کہ وہ شَدِیْدُ الْعِقَاب بھی ہے۔''

(اشتہار ۱۸؍اپریل ۱۹۰۵ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۵۵ تا ۳۶۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۹؍اپریل[1] ۱۹۰۵ء ''خدا نے مجھ پر ظاہر فرمایا ہے کہ آخری حصّہ زندگی کا یہی ہے جو اَب گزر رہا ہے جیسا کہ عربی میں وحیِ الٰہی یہ ہے۔

قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ۔ وَلَا نُبْقِيْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا۔

یعنی تیری اجلِ مقدر اَب قریب ہے اور ہم تیری نسبت ایک بات بھی ایسی باقی نہیں چھوڑیں گے جو موجبِ رسوائی اور طعن و تشنیع ہو۔ اسی بناء پر اس نے مجھے توفیق دی کہ پنجم حصّہ براہینِ احمدیہ شائع کیا جائے۔''

(براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹۰ حاشیہ)

۱۴؍اپریل ۱۹۰۵ء ''رؤیا میں دیکھا کہ مَیں قادیان کے بازار میں ہوں اور ایک گاڑی پر سوار ہوں جیسے کہ ریل گاڑی ہوتی ہے۔ آگے ایک مکان نظر آیا۔ اس وقت زلزلہ آیا مگر ہم کو کوئی نقصان اس زلزلہ سے نہیں ہوا۔''

(بدر[2] جلد ۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۰؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۹۰۵ء ''مَیں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنّی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مُردار کی طرف۔

---

[1] (نوٹ از ناشر) یہ تاریخ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۲ سے لی گئی ہے جہاں صرف الہام درج ہے۔

[2] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ میں یہ رؤیا باختلافِ الفاظ درج ہے۔

پس مَیں کیوں کر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے مگر اِذن نہیں دیا جاتا کہ اُن کو مطلع کروں۔ کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقامِ خوف ہے۔'' (براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۴)

۱۹۰۵ء ''خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کی ان آیتوں کی نسبت جو سورۃ کہف میں ذوالقرنین کے قصہ کے بارے میں ہیں میرے پر پیشگوئی کے رنگ میں معنے کھولے[۱] ہیں۔''

(براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۹)

۱۹۰۵ء ''خدا نے مجھے فرمایا کہ وہ تو تجھے رَدّ کرتے ہیں مگر مَیں تجھے خاتم الخلفاء بناؤں گا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۶۷ حاشیہ)

۱۵؍اپریل ۱۹۰۵ء ''قبل ظہر تھوڑی سی ربودگی اور غنودگی ہو کر یہ الہام ہوا۔

اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔''[۲]

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۱۵؍اپریل ۱۹۰۵ء (الف) ''آج رات خواب میں دیکھا کہ سخت زلزلہ آیا ہے جو پہلے سے زیادہ معلوم ہوتا تھا۔'' (بدر جلد ۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۰؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

(ب)

''اک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد — جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر اور مرغزار
تاریخ امروزہ ۱۵؍اپریل ۱۹۰۵ء

آئے گا قہرِ خدا سے خلق پر اِک انقلاب — اِک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

یک بیک اِک زلزلہ سے سخت جُنبش کھائیں گے — کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار

اِک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر — نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آبِ رودبار

رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگِ یاسمن — صبح کر دے گی انہیں مثلِ درختانِ چنار

---

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۹ تا ۱۲۶ پر بیان فرمائے ہیں۔

۲ (ترجمہ) مَیں فوجیں لے کر اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ (بدر مورخہ ۲۰؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

ہوش اُڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس	بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار (بلبل)
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی	راہ کو بھولیں گے ہوکر مَست و بیخود راہوار
خون سے مُردوں کے کوہستان کے آبِ رواں	سُرخ ہوجائیں گے جیسے ہو شرابِ انجبار
مضمحل ہوجائیں گے اس خوف سے سب جن واِنس	زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار
اِک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربّانی نشاں	آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہِ ناشناس	اِس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دارومدار
وحیِ حق کی بات ہے ہوکر رہے گی بے خطا	کچھ دنوں کر صبر ہوکر متّقی اور بُردبار''

(براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۱، ۱۵۲)

(نوٹ) ''خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت ہوگا۔ بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہیے جس کی طرف سورۃ اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا اشارہ کرتی ہے لیکن مَیں ابھی تک اِس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اَور شدید آفت[1] ہو جو قیامت کا نمونہ دکھاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔ ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اُس صورت میں مَیں کاذب ٹھہروں گا۔'' (براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۱ حاشیہ)

۱۸/اپریل ۱۹۰۵ء

(الف) ''دیکھا کہ زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر (ساری اذان) کہہ رہا ہوں۔ ایک اُونچے درخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے۔ وہ بھی یہی کلمات بول رہا ہے۔ اس کے بعد مَیں نے بآوازِ بلند دُرود شریف پڑھنا شروع کیا اور اس کے بعد وہ آدمی نیچے اُتر آیا اور اُس نے کہا کہ سید محمد علی شاہ آ گئے ہیں۔

اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے اور زمین اس طرح اُڑ رہی ہے جس طرح رُوئی دُھنی جاتی ہے۔ اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی۔

ہے سرِ راہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم۔''

(بدر جلد ۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۰/اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''اگر خدا تعالیٰ نے اس آفتِ شدیدہ کے ظہور میں بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ سال ہیں اس سے زیادہ نہیں۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۸)

(ب)

''سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقتِ خواب ہے — جو خبر دی وحیِ حق نے اس سے دِل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں مَیں زمیں زیروزبر — وقت اَب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرِ راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مَولیٰ کریم — نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اَب بچا سکتی نہیں اس سَیل سے — حیلے سب جاتے رہے اِک حضرتِ توّاب ہے''

(اشتہار النّداء من وحی السّماء - مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۵۵ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ج)

''اِک ضیافت ہے بڑی اے غافلو کچھ دن کے بعد — جس کی دیتا ہے خبر فرقاں میں رحماں بار بار
فاسقوں اور فاجروں پر وہ گھڑی دُشوار ہے — جس سے قیمہ بن کے پھر دیکھیں گے قیمہ کا بگھار
خوب کُھل جائے گا لوگوں پر کہ دِیں کس کا ہے دیں — پاک کر دینے کا تیرتھ کعبہ ہے یا ہردوار
وحیِ حق کے ظاہری لفظوں میں ہے وہ زلزلہ — لیک ممکن ہے کہ ہو کچھ اَور ہی قسموں کی مار
وہ تباہی آئے گی شہروں پہ اور دیہات پر — جس کی دُنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دَم میں غمکدے ہو جائیں گے عشرت کدے — شادیاں کرتے تھے جو پیٹیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اُونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں — پَست ہو جائیں گے جیسے پَست ہو اِک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر — جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں اُن کا شمار
کب یہ ہوگا یہ خدا کو علم ہے پر اس قدر — دی خبر مجھ کو کہ وہ دِن ہوں گے ایامِ بہار
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی — یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار''

(منقول اَز نوٹ بُک حضرت مسیح موعود علیہ السلام بحوالہ دُرّثمین شائع کردہ مکرم محمد یامین صاحب مرحوم)

۲۱/اپریل ۱۹۰۵ء (الف) ''اَمن اَست دَر مکان محبّت سرائے ما''[1]

(بدر جلد ۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۰/اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

(ب) '' ۴/اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے وقت ہم مع اپنے تمام اہل و عیال کے باغ میں چلے گئے تھے اور ایک میدان ہماری زمین کا جس میں پانچ ہزار آدمی کی گنجائش ہو سکتی تھی ہم نے سونے کے لئے

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ہمارے مکان محبّت سرائے میں امن ہے۔

پسند کیا اور اس میں دو خیمے لگائے اور اِرد گرد قناتوں سے پَردہ کرا دیا مگر پھر بھی چوروں کا خطرہ تھا کیونکہ جنگل تھا۔ اس کے قریب ہی بعض دیہات میں نامی چور رہتے ہیں جو کئی مرتبہ سزا پا چکے ہیں۔

ایک مرتبہ رات کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں پہرہ کے لئے پھرتا ہوں۔ جب مَیں چند قدم گیا تو ایک شخص مجھے ملا اور اُس نے کہا کہ آگے فرشتوں کا پہرہ ہے یعنی تمہارے پہرہ کی کچھ ضرورت نہیں تمہاری فرودگاہ کے اِرد گرد فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔ پھر بعد اس کے الہام ہوا۔

اَمن اَست دَر مقامِ محبّت سرائے ما

پھر چند روز کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ اِرد گرد کے دیہات میں سے ایک گاؤں کا باشندہ جو نامی چور تھا چوری کے ارادہ سے ہمارے باغ میں آیا اور اس کا نام بشن سِنگھ تھا۔ رات کا پچھلا حصّہ تھا جب وہ اِس ارادہ سے باغ میں داخل ہوا مگر موقعہ نہ ملنے سے ایک پیاز کے کھیت میں بیٹھ گیا اور بہت سی پیاز اس نے توڑی اور ایک ڈھیر لگا دیا اور پھر کسی نے دیکھ لیا تب وہاں سے دوڑا اور وہ اِس قدر قوی ہیکل تھا کہ اس کو دس آدمی بھی پکڑ نہ سکتے اگر خدا کی پیشگوئی نے پہلے سے اُس کو پکڑا ہوا نہ ہوتا۔ دَوڑنے کے وقت ایک گڑھے میں پَیر اس کا جا پڑا۔ پھر بھی وہ سنبھل کر اُٹھا۔ مگر آگے پیچھے سے لوگ پہنچ گئے اور اس طرح پر سردار بشن سِنگھ باوجود اپنی سخت کوشش کے پکڑے گئے اور عدالت میں جاتے ہی سزا یاب ہو گئے۔

بعد اس کے ہمارے سکونتی مکان میں سے جو باغ میں ہے جس میں ہم دن کے وقت رہتے تھے ایک بڑا سانپ نکلا جو ایک زہریلا سانپ تھا اور بڑا لمبا تھا وہ بھی اس چور کی طرح اپنی سزا کو پہنچا اور اِس طرح پر فرشتوں کی حفاظت کا ثبوت ہمیں دست بدست مِل گیا۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۵، ۳۱۶)

۲۲/اپریل ۱۹۰۵ء ''جَآءَكَ الْفَتْحُ''[۱]

(بدر جلد ا نمبر ۴ مورخہ ۲۷/اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ا۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ا)

۲۴/اپریل ۱۹۰۵ء ا۔ ''تمام حوادِث اور عجائباتِ قدرت دِکھلانے کے بعد تیرا[۲] حادثہ ہوگا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹۰ حاشیہ)

---

[۱] (ترجمہ) تیرے پاس فتح آئی۔ (بدر مورخہ ۲۷/اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ا)

[۲] (نوٹ از ناشر) کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۲ میں اس الہام کے الفاظ یوں مندرج ہیں۔
''تمام حوادث اور عجائباتِ قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔''

۲۔ ’’بھونچال آیا اور بڑی شدت سے آیا۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۲
بدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۵؍اپریل ۱۹۰۵ء ’’قُلْ مَا لَكَ حِيْلَةٌ‘‘[۱]

(بدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۸؍اپریل ۱۹۰۵ء ’’رؤیا میں دیکھا کہ ایک سفید کپڑا ہے اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی ہے۔
اس کے بعد الہاماتِ ذیل ہوئے۔

۱ فتح نمایاں۔ ہماری فتح۔ ۲ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا۔ ۳ اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً۔‘‘[۲]

(الحکم[۳] جلد ۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۹؍اپریل ۱۹۰۵ء ’’رات دو بجنے میں سات منٹ باقی تھے کہ مَیں نے دیکھا کہ یکا یک زمین ہلنی شروع ہوئی۔ پھر ایک زور کا دھکا لگا۔ مَیں نے رؤیا ہی میں گھر والوں کو کہا کہ اُٹھو زلزلہ آیا ہے اور یہ بھی کہا کہ

---

۱ (ترجمہ از مرتّب) کہو اَب تمہارا حیلہ کارگر نہیں ہوسکتا۔

۲ (ترجمہ) سچا کیا تو نے خواب کو۔ میں اپنے فرشتوں کی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔ (بدر مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۳ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں یہ رؤیا و الہامات مع تفصیل یوں درج ہیں۔

’’رؤیا میں دیکھا کہ ایک سفید سا کپڑا بچھا ہوا ہے اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی ہے۔ اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی۔

فتح نمایاں۔ ہماری فتح۔

یعنی واقعات آئندہ کے واسطے جو پیش گوئیاں کی ہوئی ہیں اور جن پر دشمن ہنسی کرتا ہے ان کو خدا تعالیٰ پورا کر کے ہماری صداقت دنیا پر ظاہر کر دے گا اور لوگ نیک چلنی اختیار کریں گے اور خدا پر ایمان لائیں گے۔

صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا۔ اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً۔

خدا تعالیٰ ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتوں کے ذریعہ سے کرتا ہے جو لوگوں کے دلوں میں نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہیں اور حق کی طرف راہ دکھاتے ہیں۔ اسی شب صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت کو اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً[۴] الہام ہوا ہے۔ صبح اُٹھ کر ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ بے شک یہ الہام ہوا ہے۔‘‘

۴ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو خواب میں یہ الہام بتائے جانے میں غالباً ایک بڑی حکمت یہ تھی کہ اس الہام کا آپ کے زمانہ خلافت میں ایک خاص ظہور مقدر تھا جیسا کہ مارچ ۱۹۵۳ء میں ہوا۔

مبارک کو لے لو۔اسی حالتِ رؤیا میں یہ بھی خیال آیا کہ شاستری کی پیشگوئی غلط نکلی۔‘‘

(الحکم[۱] جلد ۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۹؍اپریل ۱۹۰۵ء ’’آج ۲۹؍اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے۔ سو مَیں محض ہمدردیٔ مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دُنیا کو اطلاع دیتا ہوں کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دُنیا[۲] پر آوے گی جس کا نام خدا تعالیٰ

۱۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ پر یہ رؤیا یوں درج ہے۔

’’گزشتہ رات کو ۲ بجنے میں سات منٹ باقی تھے جب کہ ہم نے یہ رؤیا دیکھا کہ زمین ہلتی ہے۔ پہلے ہم نے خیال کیا کہ شاید ویسے ہی کچھ حرکت ہوئی ہے مگر پھر زور سے ایک دھکا لگا۔ تب یقین ہوا کہ زلزلہ ہے اور میں گھر کے آدمیوں کو جگاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اُٹھو۔ زلزلہ آیا۔ مبارک کو بھی اُٹھالو اور یہ بھی رؤیا میں کہتا ہوں کہ جوتشی کس قدر جھوٹے ہیں۔ پنڈت نے تو اخبار میں چھپوایا تھا کہ اب زلزلہ نہیں آئے گا اس کے بعد بیداری ہوئی۔‘‘

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’مجھے خدا تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ وہ آفت جس کا نام اُس نے زلزلہ رکھا ہے نمونۂ قیامت ہوگا اور پہلے سے بڑھ کر اس کا ظہور ہوگا...... اگرچہ بظاہر لفظ زلزلہ کا آیا ہے مگر ممکن ہے کہ وہ کوئی اَور آفت ہو جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہو مگر نہایت شدید آفت ہو جو پہلے سے بھی زیادہ تباہی ڈالنے والی ہو جس کا سخت اثر مکانات پر بھی پڑے...... جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ زلزلہ تیری ہی زندگی میں آئے گا اور اس زلزلہ کے آنے سے تیرے لئے فتح نمایاں ہوگی اور ایک مخلوقِ کثیر تیری جماعت میں داخل ہو جائے گی اور تیرے لئے وہ آسمانی نشان ہوگا۔ تیری تائید کے لئے خدا خود اُترے گا اور اپنے عجائب کام دکھلائے گا جو کبھی دُنیا نے نہیں دیکھے اور دُور دُور سے لوگ آئیں گے اور تیری جماعت میں داخل ہوں گے اور وہ زلزلہ پہلے زلزلہ سے بڑھ کر ہوگا اور اس میں قیامت کے آثار ظاہر ہوں گے اور دُنیا میں ایک انقلاب پیدا کرے گا اور خدا فرماتا ہے کہ مَیں اُس وقت آؤں گا کہ جب دل سخت ہو جائیں گے اور زلزلہ آنے کے خیال سے لوگ اطمینان حاصل کرلیں گے اور خدا فرماتا ہے کہ مَیں مخفی طور پر آؤں گا اور مَیں ایسے وقت میں آؤں گا کہ کسی کو بھی اطلاع نہیں ہوگی۔ یعنی لوگ اپنے دُنیا کے کاروبار میں سرگرمی اور اطمینان سے مشغول ہوں گے کہ یک دفعہ وہ آفت نازل ہو جائے گی اور اس سے پہلے لوگ تسلّی کر بیٹھے ہوں گے کہ زلزلہ نہیں آئے گا اور اپنے تئیں بے خطر اور امن میں سمجھ لیا ہوگا تب یک دفعہ یہ آفت ان کے سروں پر ٹوٹے گی مگر خدا فرماتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ آفتاب بہار کی صبح میں نمودار ہوگا اور خزاں کی شام میں غروب کرے گا تب کئی گھروں میں ماتم پڑے گا کیونکہ انہوں نے وقت کو شناخت نہ کیا۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۳ تا ۲۵۵)

نے بار بار زلزلہ رکھا ہے۔ مَیں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا کچھ دنوں کے بعد خدا تعالیٰ اُس کو ظاہر فرما دے گا۔ مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ بہت دُور نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی خبر اور اُس کی خاص وحی ہے جو عالم الاسرار ہے......

خدا فرماتا ہے کہ **مَیں چُھپ کر آؤں گا۔ مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔** غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا یا کچھ حصّہ رات میں سے، یا ایسا وقت ہوگا جو اس سے قریب ہے......

اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس روز مَیں اُن پر رحم کروں گا جن کے دل مجھ سے ترساں اور ہراساں ہیں جو نہ بدی کرتے ہیں اور نہ بدی کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔

اور خدا نے یہ بھی فرمایا کہ اس روز تیرے لئے فتحِ نمایاں ظاہر ہوگی۔ کیونکہ خدا اس روز وہ سب کچھ دکھلائے گا جو قبل از وقت دنیا کو سنایا گیا۔ خوش قسمت وہ جو اَب بھی سمجھ جائے......

مجھے خدا تعالیٰ نے اطلاع دی ہے تا وہ جو خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کرتے اور نہ مجھ کو، اُن کو پتہ لگ جائے۔ مَیں محض ہمدردی کی راہ سے یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر بڑے بڑے مکانوں سے جو دو منزلے سہ منزلے ہیں اجتناب کریں تو اس میں رعایت ظاہر ہے آئندہ ان کا اختیار۔‘‘

(اشتہار ۲۹ر اپریل ۱۹۰۵ء بروز شنبہ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۶۵، ۳۶۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

اپریل ۱۹۰۵ء ’’جب ہم بہار کے موسم میں ۱۹۰۵ء میں باغ میں تھے تو مجھے اپنی جماعت کے لوگوں میں سے جو باغ میں تھے کسی ایک کی نسبت یہ الہام ہوا تھا کہ

خدا کا ارادہ ہی نہ تھا کہ اُس کو اچھا کرے مگر فضل سے اپنے ارادہ کو بدل دیا

اِس الہام کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ سید مہدی حسین صاحب جو ہمارے باغ میں تھے اور ہماری جماعت میں داخل ہیں اُن کی بیوی سخت بیمار ہوگئی۔ وہ پہلے بھی تپ اور ورم سے جو منہ اور دونوں پیروں اور تمام بدن پر تھی، بیمار تھی اور بہت کمزور تھی اور حاملہ تھی۔ پھر بعد وضع حمل جو باغ میں ہوا اُس کی حالت بہت نازک ہوگئی اور آثار نومیدی ظاہر ہوگئے اور مَیں اس کے لئے دعا کرتا رہا۔ آخر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کو دوبارہ زندگی حاصل ہوئی...... دوسرے روز سید مہدی حسین کی اہلیہ کی زبان پر یہ الہام مِن جانب اللہ جاری ہوا۔ **تُو اچھی تو**

نہ ہوتی مگر حضرت صاحب کی دعا کا سبب ہے کہ اَب تُو اچھی ہو جائے گی۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۸،۳۷۹)

یکم مئی ۱۹۰۵ء ۱۔ ’’عالم کشف میں ایک اشتہار دکھایا گیا۔ اس کے سر پر لکھا ہوا ہے۔

اَلْمُبَارَكُ

پھر بطور وحی کے زبان پر جاری ہوا۔ **بَرَكَةٌ زَائِدَةٌ عَلٰى هٰذَا الرَّجُلِ** [1]

اِس کے بعد ایک رؤیا ہوا کہ مَیں رات کو اُٹھا ہوں۔ پہلے بشیر احمد، شریف احمد ملے۔ پھر مَیں آگے جاتا ہوں کہ پہرے والوں کو دیکھوں تو مَیں کہتا ہوں یا کوئی کہتا ہے کہ

اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔‘‘

(بدر[2] جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۔ رؤیا۔ ’’دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۳؍مئی ۱۹۰۵ء ۱۔ ’’**مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى**۔[3]

فرمایا۔ اِس سے اشارہ اُن اشتہارات کی طرف معلوم ہوتا ہے جو حال میں شائع ہو رہے ہیں۔‘‘

۲۔ رؤیا۔ صبح کے وقت لکھا ہوا دکھایا گیا۔ ’’آہ نادر شاہ کہاں گیا۔‘‘[4]

(بدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ و الحکم جلد ۹ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ) یعنی ایک سے زیادہ برکت ہے اس مرد پر۔ (بدر مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

[2] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں بدر میں درج کشف باختلاف الفاظ موجود ہے جب کہ بعد والی رؤیا الحکم مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں درج ہے۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) جو تیر تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔

[4] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یہ پیشگوئی اِس طور پر پوری ہوئی کہ ۱۹۲۹ء میں جب امیر امان اللہ خاں والیٔ تخت افغانستان کی حکومت کا تختہ اللہ تعالیٰ نے حبیب اللہ خاں المعروف بچہ سقّہ کے ہاتھ سے اُلٹوایا تو افغانوں نے جلد ہی نادر خاں کو جو اُس وقت فرانس میں تھا، اپنی مدد کے لئے بلایا چنانچہ نادر خاں آیا اور اس کے ہاتھ سے بچہ سقّہ گرفتار ہو کر مارا گیا اور نادر خاں افغانستان کا بادشاہ بن گیا۔ اس وقت اس نے اپنے خاندانی اور ملکی لقب ’’خان‘‘ کو چھوڑ کر

۱۹۰۵ء ’’مجھے خدا نے اپنے الہام سے یہ بھی خبر دی ہے کہ

جو شخص تیری طرف تِیر چلائے گا مَیں اُسی تِیر سے اس کا کام تمام کروں گا۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۲)

۵؍مئی ۱۹۰۵ء (کشف) فرمایا۔’’آج باغ میں سے ایک جامن کا پتّہ مَیں نے غور سے دیکھا تو اس پر جدھر سے پڑھیں یہی لکھا ہوا نظر آتا تھا۔ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔**‘‘ (بدر جلد ۱ نمبر ۵ مورخہ ۴؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۷)

۹؍مئی ۱۹۰۵ء ’’ **یَسۡتَنۡۢبِئُوۡنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ ۔ قُلۡ اِیۡ وَ رَبِّیۡۤ اِنَّہٗ لَحَقٌّ۔**[۱] [۲] **پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔**[۲] اس کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں زلزلہ ظاہر ہوگا۔ [۳] **فتح نمایاں۔**[۳]‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

بقیہ حاشیہ۔ اُس کی بجائے ’’شاہ‘‘ کا لقب اختیار کیا اور ’’نادر شاہ‘‘ کہلانے لگا۔

اس کے بعد ۸؍نومبر ۱۹۳۳ء کو عین دن کے وقت نادر شاہ کو ایک شخص عبدالخالق نے ایک بڑے مجمع میں قتل کر دیا اور اس طرح پر نادر شاہ کی بے وقت اور اچانک موت نے نہ صرف افغانستان بلکہ تمام دُنیا کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ کہلوائے کہ ’’آہ نادر شاہ کہاں گیا۔‘‘

[۱] (ترجمہ از مرتّب) اور تجھ سے اس اہم واقعہ کے متعلق پُوچھتے ہیں کہ کیا وہ واقعی ہونے والا ہے۔ کہو ہاں۔ مجھے اپنے ربّ کی قَسم ہے وہ یقیناً واقع ہوگا۔

[۲] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اَور سخت زلزلہ آنے والا ہے۔ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اُس کا یا اٰخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی کے یہ ہیں ’’پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔‘‘ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں آیا تھا اِس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اِس لئے اِسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اٰخیر تک وہ دن رہیں گے۔‘‘

(الوصیّت ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۴)

[۳] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۱؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ اور الحکم مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں یہ الہامات ترتیب کے اختلاف سے مندرج ہیں۔

۱۰؍مئی ۱۹۰۵ء ’’کیا عذاب کا معاملہ درست ہے۔ اگر درست ہے تو کس حد تک۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۱؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۳؍مئی ۱۹۰۵ء ’’خواب میں دیکھا کہ جیسا ہم ایک عدالت میں ہیں اور ایک مقدمہ ہے۔ شبہ گزرتا ہے کہ مجسٹریٹ ایک شخص ڈپٹی قائم علی ہے اور اس کا سررشتہ دار ہمارے بھائی غلام قادر صاحب مرحوم ہیں اور ہم تینوں ایک ہی جگہ بیٹھے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم مدعی ہیں اور مدعا علیہ کو بلوانا ہے۔ مجسٹریٹ نے سررشتہ دار کے کان میں کچھ کہا جس کو ہم نے بھی سن لیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ ؏۲۵ روپے طلبانہ داخل کر دیں اور فریق ثانی کو بلایا جاوے۔ ہم نے جیب سے پچیس روپے دے دیئے اور فریق مخالف کو طلب کیا گیا۔[1]

فرمایا۔ قائم علی میں ’’علی‘‘ خدا کا نام ہے اور اس سے مراد علو مرتبہ اور غلام قادر سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے کچھ کام کرنا چاہتا ہے اور طلبانہ سے مراد کچھ ابتلاء اور تکلیف ہے۔ یعنی قدرتِ خداوندی سے کامیابی ضرور ہماری ہے لیکن اُس میں کچھ درمیانی تکلیف مقدر ہے جیسا کہ ہمیشہ انبیاء اور اولیاء اللہ کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔‘‘ (بدر جلد ۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۱؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۴؍مئی ۱۹۰۵ء ’’میاں محمد اسحٰق[2]، حضرت میر ناصر نواب صاحب کا چھوٹا صاحبزادہ بیمار تھا۔ ڈاکٹر صاحب کی رائے میں حالت اچھی نہ تھی۔ فرمایا۔ مَیں نے دعا کی اور دعا کی اصل وجہ تو شماتتِ اعدا تھی۔ ورنہ اولاد ہو یا کوئی اَور عزیز۔ موت فوت تو ساتھ ہی ہے۔ غرض جب مَیں دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا۔

۱ سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ[3] ۲ پر خدا کا رحم ہے، کوئی بھی اس سے ڈر نہیں۔‘‘

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

مئی ۱۹۰۵ء ’’۲۴؍مئی کو بیان کیا کہ کئی روز ہوئے جب اسحٰق بیمار تھا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ بہت

---

[1] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں معمولی لفظی تبدیلی سے خواب تو درج ہے مگر تعبیر درج نہیں۔

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۱؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں ۱۷؍مئی ۱۹۰۵ء کے تحت اس الہام کے بارہ میں یہ الفاظ ہیں۔

’’فرمایا چند روز ہوئے ہم نے خواب میں دیکھا کہ میاں محمود احمد اور میاں محمد اسحٰق بیمار ہیں ان کے واسطے دعا کرتے تھے۔ الہام ہوا۔‘‘

[3] (ترجمہ) سلامتی ہے یہ ربّ رحیم نے فرمایا۔ (حقیقۃ المہدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۶)

سے مُردار خوار جانور لَم ڈھینگ ہیں اور پاس ہی ایک مُردار پڑا ہوا ہے۔ اِس رؤیا کے بعد اس جگہ کو بدل دیا۔ وہ معاً اچھا ہوگیا۔ پہلے اس کے متعلق الہام ہوا تھا۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔''[1]

(الحکم[2] جلد ۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴ رمئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۶ رمئی ۱۹۰۵ء '' ایک عورت کو دیکھا کہ میرے دروازہ کے آگے باہر آکر بیٹھ گئی ہے مِقراض سے تمام سر کے بال کٹے ہوئے ہیں اور ایک میلی سی پگڑی سر پر لپیٹی ہوئی ہے میں نے اس کے دیکھنے سے بہت کراہت کی اور میں اس مکان سے باہر کو بھاگا اور پگڑی ساتھ لے لی کہ نیچے جا کر پہن لوں گا اور جب میں اس کے مقابل پر ہوکر گزرنے لگا تو میں نے کہا۔

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔[3]

اور نیچے جا کر پگڑی لپیٹتا تھا اور ڈرتا تھا کہ وہ آنہ جاوے۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۴)

۲۰ رمئی ۱۹۰۵ء صَدَّقْنَا الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ۔''[4]

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۱۸ مورخہ ۲۴ رمئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۲ رمئی ۱۹۰۵ء ''اسی پیشگوئی کے متعلق جو زلزلہ ثانیہ کی نسبت شائع ہو چکی ہے۔

آج ۲۲ رمئی ۱۹۰۵ء کو بوقت پانچ بجے صبح خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی ہوئی۔

---

[1] (نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) حضرت میر صاحب ؓ نے اس کے بعد ۳۹ سال حیات پاکر بتاریخ ۱۷ رمارچ ۱۹۴۴ء وفات پائی اور عجیب قدرتِ الٰہی ہے کہ آخری وقت میں جبکہ سُورۂ یٰسٓ آپ پر پڑھی جارہی تھی جب پڑھنے والے نے آیت ''سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ'' کی تلاوت کی تو آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی گویا آخری لمحاتِ حیات میں اِس الہامِ ربّانی کے سننے کی منتظر تھی۔

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸ رمئی ۱۹۰۶ء میں اس رؤیا کے درج ذیل الفاظ ہیں۔

''ایک جگہ مردار پڑے ہیں اور لم ڈھینگ مردار خور جانور بھی جمع ہیں۔ ہم وہاں سے چلے آئے۔''

[3] (ترجمہ از مرتّب) جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

[4] (ترجمہ) یعنی زلزلہ کی نسبت تیرے دیکھے ہوئے کو سچا کر کے دکھلا دیا اور اسی طرح ہم صدقہ دینے والوں کو جزا دیتے ہیں۔ (بدر مورخہ ۱۸ رمئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا اِنَّا کَذَالِکَ نَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔ ‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۸؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

۲۳؍مئی ۱۹۰۵ء ’’ ۱ زمین تہ و بالا کر دی۔ ۲ لنگر اُٹھا دو۔ ۳ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ اُرِیْدُ مَا تُرِیْدُوْنَ۔ ‘‘[۱]

(کاپی الہامات[۲] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

۲۴؍مئی ۱۹۰۵ء ’’رؤیا میں دیکھا کہ زینب نام ایک خادمہ لڑکی ساتھ ہے اور اس کنوئیں[۳] کی طرف جو باغ کے جنوبی مغربی کونے پر ہے، میں گیا ہوں تو کہتا ہوں کہ ایسے کنوئیں سے دُور رہنا چاہیے۔ زلزلہ کے وقت ایسے کنوئیں خطرناک ہوتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ زمین کے اندر یہ کنواں گر پڑے۔ گویا زلزلہ کے سبب کنوئیں کے زیر و بالا ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔‘‘

(الحکم[۴] جلد ۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۶؍مئی ۱۹۰۵ء (الف) ’’الہام۔ ۱ شَرُّ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔[۵]

۲ میں ان کو سزا دوں گا۔ ۳ میں اس عورت کو سزا دوں گا۔‘‘

(کاپی الہامات[۶] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۴)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) ۳ مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ میں وہی چاہتا ہوں جو تم چاہتے ہو۔

(نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ اور بدر مورخہ ۲۵؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ پر الہام ’’اُرِیْدُ مَا تُرِیْدُوْنَ‘‘ مورخہ ۲۵؍مئی ۱۹۰۵ء کے تحت مندرج ہے۔

۲؎ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۵ والحکم مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں یہ الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔ نیز الہام ’’اُرِیْدُ مَا تُرِیْدُوْنَ‘‘ درج نہیں۔

۳؎ یہ کنواں اب مٹی بھر کر بند کر دیا گیا ہے۔ (شمس)

۴؎ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں یہی رؤیا الفاظ کی معمولی تبدیلی سے درج ہے۔

۵؎ (ترجمہ) ۱ شرارت ان لوگوں کی جن پر تُو نے انعام کیا۔ (بدر مورخہ ۲۵؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۶؎ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں ان الہامات سے متعلق تحریر ہے کہ

’’فرمایا۔ گھر میں طبیعت علیل تھی۔ بہت سر درد، بخار اور کھانسی بھی تھی۔ لوگوں کے لئے ابتلاء کا خوف ہوتا ہے۔ مَیں نے رات بہت دعا کی (شیخ رحمت اللہ صاحب کو مخاطب کر کے) آپ کے لئے بھی دعا کی تھی۔ پہلے تو ایک مشتبہ سا الہام ہوا۔

(ب) ’’گھر والوں کے متعلق یہ الہام ہوا۔

۱ رَدَّ اِلَیْھَا رَوْحَھَا وَرَیْحَانَھَا ۔ ۲ اِنِّیْ رَدَدْتُّ اِلَیْھَا رَوْحَھَا وَرَیْحَانَھَا ۔‘‘[1]

(بدر[2] جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۲۵؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۷؍مئی ۱۹۰۵ء (الف) ’’۱ عَبْدُ الْقَادِرِ[3] رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ ۲ اَرٰی رِضْوَانَہٗ ۔ ۳ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔[4]

(ب) خواب میں مَیں نے سنا کہ آنے والے زلزلہ کی یہ نشانی ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ خیمہ نصب کردہ

بقیہ حاشیہ۔ معلوم نہیں کس کے متعلق ہے اور وہ یہ ہے۔

شَرُّ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۔ مَیں ان کو سزا دوں گا۔ مَیں اس عورت کو سزا دوں گا۔

معلوم نہیں یہ کس کے متعلق ہے۔‘‘

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۱ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف اس کی راحت اور خوش زندگی کو لوٹایا۔ ۲ مَیں نے اس کی راحت اور خوش زندگی کو لوٹا دیا۔

[2] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں بھی یہ الہامات درج ہیں۔

[3] (نوٹ از ناشر) بدر و الحکم میں الہامات ’’عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ اَرٰی رِضْوَانَہٗ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ کے بارہ میں تحریر ہے کہ

’’پہلی وحی کے متعلق فرمایا کہ خدا اپنی کچھ قدرتیں میرے واسطے ظاہر کرنے والا ہے اِس واسطے میرا نام عبدالقادر رکھا۔ رضوان کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ کوئی فعل دنیا میں خدا کی طرف سے ایسا ظاہر ہونے والا ہے جس سے ثابت ہو جائے اور دُنیا پر روشن ہو جائے کہ خدا مجھ پر راضی ہے۔ دُنیا میں بھی جب بادشاہ کسی پر راضی ہوتا ہے تو فعلی رنگ میں بھی اس رضامندی کا کچھ اظہار ہوتا ہے۔ اِس کے معنے یہ ہیں کہ اس کی رضا پر دلالت کرنے والے افعال دیکھتا ہوں۔

مومن کو اللہ تعالیٰ کی رضا بہت پیاری ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ مؤمنین جب بہشت میں داخل کئے جائیں گے تو اُن سے کہا جائے گا کہ اَب مانگو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو۔ تو وہ عرض کریں گے کہ اَے رَبّ! تُو ہم پر راضی ہو جا۔ جواب ملے گا اگر مَیں راضی نہ ہوتا تو تم کو بہشت میں کس طرح داخل کرتا۔‘‘ (بدر مورخہ ۲۵؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم مورخہ ۳۱؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

[4] (ترجمہ از مرتّب) ۱ قادر خدا کا بندہ۔ اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوا۔ ۲ مَیں اس کی خوشنودی دیکھتا ہوں۔ ۳ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔

میدان میں سے جو درحقیقت باغ کے قریب نصب کیا ہوا ہے ایک چیز گری ہے میں نے اس کو اُٹھا لیا جب غور سے دیکھا تو وہ ایک زیور ہے یعنی لونگ طلائی ہے گویا میری بیوی کا لونگ کھویا گیا تھا جو مل گیا۔‘‘

(کاپی الہامات[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

۲۸؍مئی ۱۹۰۵ء رؤیا۔ ’’شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گھڑی میرے پاس ہے اور ایک ایسی چیز جیسے ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں۔ مثل جھیوروں کی بینگھی کے۔ مَیں ایک ڈولی میں بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر کسی نے میاں شریف احمد کو اس میں بٹھا دیا اور اس کو چکر دینا شروع کیا۔ اِتنے میں گھڑی گر گئی اور اس جگہ قریب ہی گری ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ اس کو تلاش کرو۔ ایسا نہ ہو کہ محمد حسین نالش کر دے۔

فرمایا کہ خیال گزرتا ہے کہ شاید گھڑی سے مراد وہ ساعت ہے جو زلزلہ کی ساعت ہے جو معلوم نہیں۔ **وَاللّٰہُ اَعْلَمُ**۔ اور وہ رحمت کی ساعت ہے یعنی یہ ساعت ہمارے واسطے رحمتِ الٰہی کا موجب ہوگی۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۲۵؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۹؍مئی ۱۹۰۵ء ’’ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتِیْكَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔‘‘[2]

(فرمایا) یہ الہام کوئی پچیس[25] سال کے بعد پھر ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کسی زبردست

---

[1] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۵؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۳۱؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں یہ خواب ان الفاظ میں درج ہے۔

’’دیکھا کہ کسی نے کہا کہ آنے والے زلزلے کی یہ نشانی ہے۔ جب مَیں نے نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ اس ہمارے خیمہ کے سر پر سے جو باغ کے قریب نصب کیا ہوا ہے، ایک چیز گری ہے۔ خیمہ کی چوب کا اُوپر کا سِرا وہ چیز ہے۔ جب مَیں نے اُٹھایا تو وہ ایک لَونگ ہے جو عورتوں کے ناک میں ڈالنے کا ایک زیور ہے اور ایک کاغذ کے اندر لپٹا ہوا ہے۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ یہ ہمارے ہی گھر کا مدت سے کھویا ہوا تھا اور اَب ملا ہے اور زمین کی بلندی سے ملا ہے اور یہی نشانی زلزلہ کی ہے۔‘‘

[2] (ترجمہ) اِس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے اور وہ مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۷)

اظہار کا پھر کوئی وقت قریب ہے۔‘‘ (بدر[1] جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۳۰ رمئی ۱۹۰۵ء ’’صَلٰوۃُ الْعَرْشِ اِلَی الْفَرْشِ‘‘[2] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

۳۱ رمئی ۱۹۰۵ء (الف) ’’والدہ محمود کی مرض جو سخت تھی مشتبہ تھی۔ الہام ہوا۔

اِنَّ[3] مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ‘‘[4] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

---

۱ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱ رمئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں بھی یہ الہام درج ہے۔ تفصیل یوں ہے۔

’’یہ پرانا الہام ہے جو براہین میں درج ہے مگر کل پھر اس کی تجدید ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے نئے رنگ میں اس کا ظہور ہونے والا ہے۔‘‘

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں الہام ’’صَلٰوۃُ الْعَرْشِ اِلَی الْفَرْشِ۔‘‘ کے بارہ میں تحریر ہے۔

’’یعنی رحمتِ الٰہی جو تم پر ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ عرش سے لے کر فرش تک ہے۔

فرمایا۔ اس میں کمّی کیفی مبالغہ ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت نے فضا کو بھر دیا۔ یہ الہام آئندہ بشارت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ لفظی ہی نہیں بلکہ عملی رنگ میں ظاہر ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سُنّت ہے کہ جب وہ کسی پر خوش ہوتا ہے تو عملی رنگ میں اُس کا اظہار دُنیا پر کرتا ہے۔‘‘

بدر کی اس تفصیل کے علاوہ الحکم مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے بارہ میں مزید تحریر ہے کہ

’’اللہ تعالیٰ کی سنت اور ہے کہ جب وہ کسی پر خوش ہوتا ہے تو پھر انعام واکرام بھی کرتا ہے برخلاف اہل دنیا کے کہ وہ جب کسی سے کوئی عطیہ نذرانہ وغیرہ لے لیتے تو صرف لفظوں میں کہہ دیتے ہیں ہم تم پر بہت خوش ہیں۔ غرض یہ بڑا مبشر الہام ہے۔ عرش تو تجلّی گاہِ الٰہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمین میں قبولیت پیدا کر دے گا جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص گمنامی کی حالت میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اس سے راضی ہوتا ہے تو جبرئیل کو حکم دیتا ہے کہ ملائکہ کو اس کی خبر کر دو اسی طرح پر وہ دوسرے ملائکہ کو اور زمین میں اس کی قبولیت ڈالی جاتی ہے۔‘‘

۳ (ترجمہ) تحقیق میرے ساتھ میرا ربّ ہے مجھے راہ دکھائے گا اور کامیاب کرے گا۔ (بدر مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۴ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰ رجون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے کہ

’’حضرت کے گھر میں بیمار تھیں اور سخت تکلیف تھی۔ کئی دوائیاں کیں کچھ فائدہ نہ ہوا آخر آپؑ دعا میں

(ب) ''اِس الہام سے چند منٹ بعد ہی میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ بیماری بباعث حرارتِ جگر ہے اور دل میں ڈالا گیا کہ کتاب شَفَاءُ الْاَسْقَامْ کا نسخہ اس کے لئے مفید ہوگا۔ سو وہ نسخہ بنایا گیا اور وہ قرص تھے۔ جب تین چار قُرص کھائے گئے تو ایک دن صبح کے وقت مَیں نے خواب میں دیکھا کہ عبدالرحمٰن نام ایک شخص ہمارے مکان میں آیا ہے اور وہ کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ بخار ٹوٹ گیا اور یہ عجیب قدرتِ الٰہی ہے کہ ایک طرف یہ خواب دیکھی گئی اور دوسری طرف جب مَیں نے نبض دیکھی تو بخار کا نام ونشان نہ تھا۔ پھر یہ الہام ہوا۔

خدا ابرِ رحمت بباریدیا نے ۔ تو در منزلِ ما چو بار بار آئی''[1]

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۹، ۲۹۰)

۳؍جون ۱۹۰۵ء '' یُنَجِّی النَّاسَ مِنَ الْاَمْرَاضِ۔[2]

فرمایا۔ یہ میری طرف اشارہ تھا کہ بہتوں کو میرے ذریعہ سے امراضِ خطرناک سے نجات ہوگی۔''

(بدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۷؍جون ۱۹۰۵ء ''والدہ محمود کو سخت موذی بخار تھا۔ رات مَیں نے دعا کی صبح ایک شخص خواب (میں)

بقیہ حاشیہ۔ مشغول ہوئے۔ الہام ہوا۔ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ۔ چنانچہ دو منٹ ابھی گذرے تھے کہ خدا نے مرض کی حقیقت کھول دی۔ مرض نہایت تکلیف دِہ تپ تھا۔ ساتھ اس کے اَور عوارض تھے۔''

علاوہ ازیں بدر مورخہ ۸؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ پر اس الہام کے بارہ میں مزید تحریر ہے کہ

''اِس الہام کے ہوتے ہی میرے دل میں پڑا کہ اَب تک علاج کا راستہ درست نہ تھا۔ اب اللہ تعالیٰ علاج کے واسطے صحیح راہ بتلا دے گا۔ چنانچہ اسی وقت دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ جگر میں کچھ نقص معلوم ہوتا ہے اس طرف توجہ کرنی چاہیے۔ اس سے پہلے تشخیص درست نہیں ہوئی۔ چنانچہ مولوی صاحب (حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّلؓ) کے ساتھ ذکر کیا گیا انہوں نے اسی وقت ایک نسخہ تجویز کیا۔ جگر پر ضماد کیا تو خدا تعالیٰ نے فوراً آرام دیا اور ایسی راحت ہوئی کہ پہلے کسی دوائی سے نہ ہوئی تھی۔''

[1] (ترجمہ) اِس کے معنی دونوں طرح ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ کیا خدا نے ابرِ رحمت برسایا یا نہ برسایا۔ یعنی ضرور برسایا اور دوسرا یہ لفظ ابرِ رحمت خدا کا بدل ہو اور اِس طرح یہ معنے ہوں گے کہ خدا ہی خود ابرِ رحمت ہے۔ کیا وہ برسا یا نہ برسا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو انسان بار بار دعا کرتا ہے گویا خدا کے گھر میں جاتا ہے اور آخر کار خدا اُس کی سنتا ہے۔

(بدر مورخہ ۸؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

[2] (ترجمہ از بدر) امراض سے لوگوں کو نجات دیتا ہے اور دے گا۔ (بدر مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

آیا۔ گویا وہ کہتا ہے بخار ٹوٹ گیا۔ اسی دن بخار ٹوٹ گیا۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۴)

جون ۱۹۰۵ء ''۱۰؍جون ۱۹۰۵ء کو قبل ظہر بیان کیا کہ دو تین دن ہوئے الہام ہوا تھا۔

مُضِرِّ صحت۔'' (الحکم جلد ۹ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۹؍جون ۱۹۰۵ء ''[1] اِنِّیْ مَعَكَ وَ مَعَ اَهْلِكَ وَ مَعَ كُلِّ مَنْ اَحَبَّكَ۔[2] ۲ رَدَدْتُّ اِلَيْهَا رَوْحَهَا وَ رَيْحَانَهَا۔ ۳ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَيَهْدِيْنِ۔ ۴ امن است در مقامِ محبّت سرائے ما۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

۱۳؍جون ۱۹۰۵ء ''خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے پانچ شعر دکھلائے (گئے) جو بھول گئے۔ پانچواں شعر یاد رہا اور وہ یہ تھا

تو در منزل ما چو بار بار آئی　　خدا اَبرِ رحمت ببارِید یانے''

(کاپی الہامات[3] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۴)

۱۵؍جون ۱۹۰۵ء ''اس کا غوث محمد نام رکھا گیا'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۴)

۱۶؍جون ۱۹۰۵ء ''رؤیا۔ قبل از نماز صبح۔ مَیں اپنے مکان میں کمرے کے اندر کھڑا ہوں۔ اس وقت

---

[1] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ اور بدر مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں بھی یہ الہام درج ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) ۱ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں اور ان تمام کے ساتھ جو تجھ سے محبّت رکھتے ہیں یا رکھیں گے۔ ۲ مَیں نے اس کی طرف اس کی راحت اور خوش زندگی کو لوٹا دیا۔ ۳ یقیناً میرے ساتھ میرا ربّ ہے جو میری رہنمائی کرے گا۔ ۴ ہمارے محبّت بھرے مکان میں ہر طرح سے امن ہے۔

[3] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۸؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں یہ خواب باختلاف الفاظ درج ہے۔ بدر میں موجود تفصیل کے الفاظ یہ ہیں۔

''ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر پانچ سطریں لکھی ہوئی تھیں۔ ان کو نظم کہہ سکتے ہیں نہ نثر۔ کچھ مِلا جُلا سا تھا۔ وہ کاغذ میرے ہاتھ میں دیا گیا۔ مَیں نے پانچوں سطروں کو پڑھا مگر اُٹھتے اُٹھتے ایک سطر یاد رہی اور وہ اِس طرح تھی۔

تو در منزل ما چو بار بار آئی　　خدا اَبرِ رحمت ببارِید یانے''

دیکھا کہ باہر ایک عورت[1] زمین پر بیٹھی ہے جو مخالفانہ رنگ میں ہے۔ وہ بہت بُری حالت میں ہے اور اُس کے سر کے بال مقراض سے کٹے ہوئے ہیں۔ کوئی زیور نہیں اور نہایت ردّی اور مکروہ حالت میں ہے اور اُس کے سر پر ایک مَیلا سا کپڑا پگڑی کی طرح لپیٹا ہوا ہے۔ اُس کے ساتھ بات کرنے سے مجھے کراہت آتی ہے۔ نمازِ عصر کا وقت ہے مَیں جلدی سے اُٹھا ہوں کہ نماز کیلئے چلا جاؤں۔ کچھ کپڑے مَیں نے ساتھ لئے ہیں کہ نیچے جا کر پہن لُوں گا۔ یہ جلدی اِس لئے کی کہ اس عورت کو میرے ساتھ بات کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ پس مَیں نے جلدی کے سبب پگڑی کو ہاتھ میں لیا اور پشمینہ کی سُرخ چادر اُوپر لے لی اور کمرے سے نکلا۔ جب مَیں اس کے برابر گذرا تو میرے منہ سے یا آسمان سے آواز آئی کہ **لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔**

ساتھ ہی یہ الہام ہوا کہ **اس پر آفت پڑی، آفت پڑی**

اور دیکھا کہ وہ عورت ایک نہایت ذلیل شکل میں کوڑھیوں کی طرح بیٹھی ہے۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۸؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۴؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۹؍جون ۱۹۰۵ء ۱۔ ’’خواب میں کسی کی نسبت اپنے دوستوں میں سے الہام ہوا۔

اس کو اچھا کرنا ہی نہیں[2] تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں۔ اعجاز المسیح

یعنی اُس شخص کی تقدیر میں شفا نہیں تھی۔ خدا تعالیٰ کی بے نیازی نے ایسا ہی چاہا تھا پر یہ معجزہ مسیح ہے کہ وہ اچھا ہو گیا۔‘‘

۲۔ ’’ **يُنَجِّي النَّاسَ مِنَ الْأَمْرَاضِ۔** ‘‘[3] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۵)

---

[1] (نوٹ از ایڈیٹر الحکم) ’’یہ وہی عورت معلوم ہوتی ہے جس کے متعلق اسی اخبار میں درج ہوا تھا کہ میں ان کو سزا دوں گا۔ مَیں اس عورت کو سزا دوں گا۔‘‘ (الحکم مورخہ ۲۴؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۵؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۲۴؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے کہ ’’ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے جو سخت بیمار ہوئے تھے اس جگہ باغ میں ان میں سے ایک[4] کے متعلق یہ الہام ہوا۔ خدا نے اس کو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں۔ اعجاز المسیح۔‘‘

[3] (ترجمہ) (وہ) امراض سے لوگوں کو نجات دیتا ہے اور دے گا۔ (بدر مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

[4] چار بیماروں میں سے ایک میاں محمد اسحاق صاحبزادہ جناب میر ناصر نواب صاحب تھے جن کی مرض کی حالت ظاہری نظر میں واقعی مایوسی کی حد تک پہنچ چکی تھی۔ (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۹۰)

۲۰؍جون ۱۹۰۵ء ''۱ عَجِّلْ۔ عَجِّلْ ۲ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِیْ۔ ۳ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ ۴ صَلٰوةُ الْعَرْشِ اِلَى الْفَرْشِ۔ ۵ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكَ۔''[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۵)

۲۶؍جون ۱۹۰۵ء ''اِنِّیْ مَعَ الرَّحْمٰنِ فِیْ کُلِّ حَالَةٍ۔ حَالَةِ الْمَوْتِ وَحَالَةِ الْبَقَآءِ۔''[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۵)

۲؍جولائی ۱۹۰۵ء ''رؤیا۔ دیکھا کہ ایک بڑا دریا ہے۔ اُس میں سے کوئی چیز نکلی جس میں سے شعلے نکلتے ہیں اور ہمارے سامنے ہوئی جیسا کہ دریا بطور تحفہ کے کوئی چیز ہمارے آگے پیش کرتا ہے۔ وہ چیز ہم نے لے لی۔ تو وہ ایک ٹوپی تھی جس کو ہم نے سر پر رکھ لیا۔ اُس کے بعد دریا نے ایک اَور چیز پیش کی جو ایک چغہ کی شکل میں تھی۔ وہ بھی ہم نے لے لی۔

فرمایا۔ دریا سے مراد کوئی بڑا بادشاہ یا اسی کی مانند کوئی اَور ذی شان آدمی یا کوئی بڑا اہلِ علم وفضل وکمال ہوتا ہے اور اُس کے تحفہ دینے سے مراد حلقہ خادموں میں داخل ہونا یا مُعتقد ہونا یا مالی خدمت کرنا۔ یا کسی غرض کے لئے رجوع لانا ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔''

(بدر جلد ۱ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۹؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱)

۳؍جولائی ۱۹۰۵ء ''تیرے لئے میرا نام چمکا

اسی دن دیکھا ایک لفافہ میں سے کئی پیسے نکلے ہیں پھر دیکھا کہ پیسے میرے آگے رکھے ہیں۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۵)

۱۳؍[۳]جولائی ۱۹۰۵ء ''روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ۔''[۴]

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) ۱ جلدی کر۔ جلدی کر۔ ۲ تُو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ ۳ تُو مجھ سے اس مرتبہ پر ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ ۴ رحمتِ الٰہی عرش سے فرش تک ہے۔ ۵ تُو مجھ سے ہے اور مَیں تجھ سے ہوں۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) مَیں ہر حالت میں رحمٰن خدا کے ساتھ ہوں خواہ موت کی حالت ہو خواہ بقا کی۔

[۳] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳؍جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں ان الہامات کی تاریخ ۱۲؍جولائی ۱۹۰۵ء مندرج ہے۔ نیز ''روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا'' کی بجائے ''روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا'' مرقوم ہے۔

[۴] (ترجمہ از مرتّب) پس آج تیری نگاہ تیز ہے۔

روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۴۵)

۲۶؍جولائی ۱۹۰۵ء ’’كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔‘‘[۱]

فرمایا۔ یہ صفاتِ الٰہیہ کا ظہور ہے۔ کسی زمانہ میں کوئی ایک صفت ظاہر ہوتی ہے اور کسی زمانہ میں پوشیدہ رہتی ہے۔ جب ایک اصلاح کا زمانہ دُور پڑ جاتا ہے اور لوگوں میں خداشناسی نہیں رہتی تو اللہ تعالیٰ پھر اپنی معرفت کو ظاہر کرنے کے واسطے ایک ایسا آدمی پیدا کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اس کی معرفت دُنیا میں پھیلتی ہے لیکن جس زمانہ میں وہ مخفی ہوتا ہے اس زمانہ میں عابدوں کی عبادت اور زاہدوں کے زُہد بھی ادھورے اور نکمّے رہ جاتے ہیں۔ یہ الہام براہین احمدیہ میں بھی درج ہے لیکن اب پھر اس کے خاص ظہور کا وقت معلوم ہوتا ہے اِس واسطے دوبارہ یہ الہام ہوا ہے۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۷؍جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۳۰)

۲۹؍جولائی ۱۹۰۵ء ’’فرمایا آج اللہ تعالیٰ نے میرا ایک اور نام رکھا ہے جو پہلے کبھی سنا بھی نہیں۔ تھوڑی سی غنودگی ہوئی اور الہام ہوا۔ **محمد مفلح۔‘‘**

(الحکم[۲] جلد ۹ نمبر ۲۷ مورخہ ۳۱؍جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۳۱؍جولائی ۱۹۰۵ء ’’اِنِّيْ اَنَا الرَّحْمٰنُ۔ اُقَدِّرُ مَا اَشَاءُ۔[۳] **محمد مفلح‘‘**

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۴۵)

۳؍اگست ۱۹۰۵ء ’’رؤیا میں دیکھا کہ ایک لفافہ ہے جس میں کچھ پیسے ہیں۔ کچھ پیسے اس میں سے نکل کر باہر سامنے بھی پڑے ہیں۔ اس کے بعد الہام ہوا۔

تیرے لئے میرا نام چمکا۔

فرمایا۔ اِس الہام سے پہلے اگرچہ خواب میں پیسے دیکھے گئے جو کسی جھگڑے یا غم پر دلالت کرتے ہیں مگر وحیِ الٰہی صریح لفظوں میں دلالت کرتی ہے کہ اس کے بعد کوئی نشان ظاہر ہوگا جس کے واقعہ سے خدا تعالیٰ اپنے

---

[۱] (ترجمہ) مَیں مخفی خزانہ تھا پھر مَیں نے چاہا کہ مَیں پہچانا جاؤں۔ (بدر مورخہ ۲۷؍جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

[۲] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۷؍جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں صرف الہام درج ہے۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) مَیں رحمٰن خدا ہوں جو چاہتا ہوں مقدر کرتا ہوں۔

نام اور اپنی ہستی کو لوگوں پر ظاہر کرے گا۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۱۸ مورخہ ۳؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۲۰؍اگست ۱۹۰۵ء ’’فَزِعَ عِیْسٰی وَمَنْ مَّعَہٗ۔‘‘[۱]

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۷؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۲؍اگست ۱۹۰۵ء (الف) ’’فَزِعَ عِیْسٰی وَمَنْ مَّعَہٗ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۶)

(ب) ’’چند آدمی سامنے ہیں۔ ایک چادر میں کوئی شَے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ لے لیں۔ دیکھا تو اُس میں چند مُرغ ہیں اور ایک بکرا ہے۔ مَیں اُن مرغوں کو اُٹھا کر اور سر سے اُونچا کر کے لے چلا تا کہ کوئی بلّی وغیرہ نہ پڑے۔ راستہ میں ایک بلّی ملی جس کے منہ میں کوئی شَے مثل چوہا ہے مگر اس بلّی نے اس طرف توجہ نہیں کی اور مَیں ان مرغوں کو محفوظ لے کر گھر پہنچ گیا۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۷؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۴؍اگست ۱۹۰۵ء ۱۔ ’’پہاڑ گرا اور زلزلہ آیا۔‘‘

۲۔ رؤیا۔ ’’ مَیں ایک جگہ کھڑا ہوں۔ آگے ایک پردہ ہے۔ پردہ کے پیچھے سے آواز آئی۔ تُو جانتا ہے مَیں کون ہوں۔ مَیں خدا ہوں۔ جس کو چاہتا ہوں عزت دیتا ہوں جس کو چاہتا ہوں ذِلّت دیتا ہوں۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۶؍اگست ۱۹۰۵ء ’’دیکھا کہ ایک شخص سامنے کھڑا ہے۔ اس نے نہایت زور کے ساتھ قلم چلایا جیسا کہ کوئی دیا سلائی رگڑتا ہے اور اس کے قلم کے لکھنے کی آواز بھی آئی۔ اس نے لکھا۔

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) عیسیٰ اور اس کے ساتھی گھبرا گئے۔

(نوٹ) ’’جس دن یہ الہام سنایا گیا یعنی ۲۱؍اگست ۱۹۰۵ء اسی دن حضرت مخدوم ومکرم مولوی عبدالکریم صاحب غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ کی گردن کے نیچے ایک چھوٹی سی پھنسی نمودار ہوگئی۔ یہ مولوی صاحب مرحوم کی مرض کی ابتداء تھی اور ۵۱ دن کی مرض کے بعد ۱۱؍اکتوبر بدھ کے روز ۲½ بجے دن کے حضرت مرحوم بموجب الہام الٰہی ’’سینتالیس سال کی عمر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ‘‘ اِس دارِ ناپائیدار سے انتقال فرما کر حیاتِ ابدی میں جا داخل ہوئے۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز ماہ اکتوبر ۱۹۰۵ء ٹائٹل پیج صفحہ ۲)

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ

فرمایا۔اس کے معنے ہیں دشمنوں کے مونہہ کالے ہوگئے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی عظیم الشان نشان کے ذریعہ سے دشمنوں کو روسیاہ کرنا چاہتا ہے۔'' (بدر جلد ۱ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ ؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۹؍اگست ۱۹۰۵ء ''اے عمارت مفت میں تو تھک گئی۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۶)

۳۰؍اگست ۱۹۰۵ء (الف) ''مولوی عبدالکریم صاحب کی گردن کے نیچے پُشت پر ایک پھوڑا ہے جس کو چیرا دیا گیا ہے۔

فرمایا۔ مَیں نے ان کے واسطے رات دعا کی تھی۔ رؤیا میں دیکھا کہ مولوی نورالدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں اور رو رہے ہیں۔

فرمایا۔ ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے اور میری رائے میں طبیب کا رونا مولوی صاحب کی صحت کی بشارت ہے۔''

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

(ب) ''ایک خواب میں اُن[۱] کو دیکھا تھا کہ گویا وہ صحت یاب ہیں مگر خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں...... خوابوں کی تعبیر میں کبھی موت سے مراد صحت اور کبھی صحت سے مراد موت ہوتی ہے اور کئی مرتبہ خواب میں ایک شخص کی موت دیکھی جاتی ہے اور اس کی تعبیر زیادتِ عمر ہوتی ہے۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۵۸، ۴۵۹)

(ج) ''رؤیا۔ دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چابیاں ہیں۔ ایک صندوق کھولنے کا ارادہ ہے۔

فرمایا۔ اس میں اشارہ حلِ مشکلات کی طرف ہے۔''

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء (الف) ''ایک عورت مرگئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۶)

---

[۱] یعنی مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (شمس)

(ب) ''نماز پڑھ رہے تھے اور فاتحہ کے بعد سورۃ والعصر پڑھنا تھا۔ اتنے میں غنودگی ہوکر سورۃ والعصر کی جگہ بڑے زور سے زبان پر یہ سورۃ بطور الہام جاری ہوئی۔

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ۔''[1]

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

(ج) فرمایا۔'' نصف رات سے فجر تک مولوی عبدالکریم کے لئے دعا کی گئی۔ صبح (کی نماز) کے بعد جب سویا تو یہ خواب آئی...... مَیں نے دیکھا کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اِس کاغذ پر مَیں نے حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے۔ میری عورت سخت بیمار ہے اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں۔ دستخط نہیں ہوتے۔ اس وقت مَیں نے عبداللہ کے چہرہ کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اس کے چہرہ پر ٹپک رہی ہے۔ مَیں نے اُس کو کہا کہ یہ لوگ رُوکھے ہوتے ہیں۔ نہ کسی کی سپارش مانیں اور نہ کسی کی شفاعت۔ مَیں تیرا کاغذ لے جاتا ہوں۔ آگے جب کاغذ لے کر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا ہے اور گرد اس کے عملہ کے لوگ ہیں۔ مَیں نے جا کر کاغذ اس کو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلا تامل اسی وقت لے کر دستخط کر دیئے۔ پھر مَیں نے واپس آ کر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو ابھی دستخط کیلیے ہیں اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آنکھ کھل گئی اور ساتھ پھر غنودگی کی حالت ہوگئی۔ تب مَیں نے دیکھا کہ اس وقت مَیں کہتا ہوں مقبول کو بلاؤ اس کے کاغذ پر دستخط ہوگئے ہیں۔

یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے۔ ملائک طرح طرح کے تمثلات اختیار کر لیا کرتے ہیں۔ مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔ سنوری سے یہ مراد ہے سِنّوْر عربی میں بلّی کو کہتے ہیں اور علمِ تعبیر کی رُو سے بلّی ایک بیماری کا نمونہ ہے۔ عبداللہ سنوری سے مراد ہوئی، وہ عبداللہ جو بیمار ہے۔ فرمایا طِبّ تو ظاہری محکمہ ہے ایک اس کے وراء محکمہ پردہ میں ہے جب تک وہاں دستخط نہ ہو کچھ نہیں ہوتا۔''

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

---

[1] (ترجمہ از ناشر) جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔

(د) فرمایا۔ ’’مولوی صاحب کی زیادہ علالت کے وقت مَیں بہت دعا کرتا تھا اور بعض نقشے میرے آگے ایسے آئے جن سے نااُمیدی ظاہر ہوتی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا موت کا وقت ہے...... یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت نازل کی، اور عبداللہ سنوری والا خواب مَیں نے دیکھا جس سے نہایت درجہ غمناک دل کو تشفّی ہوئی...... اِس دعا میں مَیں نے ایک شفاعت کی تھی جیسا کہ خواب کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے کہ یہ شخص میرا دوست ہے۔ خدا کی قدرت اور اس کا عالم الغیب ہونا ظاہر ہونا تھا کہ مولوی صاحب بچ گئے۔ خدا کی کتب میں نبی کے ماتحت اُمّت کو عورت کہا جاتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ایک جگہ نیک بندوں کی تشبیہ فرعون کی عورت سے دی گئی ہے اور دوسری جگہ عمران کی بیوی سے مشابہت دی گئی ہے۔ اناجیل میں بھی مسیح کو دولہا اور اُمّت کو دُلہن قرار دیا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُمّت کے واسطے نبی کی ایسی ہی اطاعت لازم ہے جیسی کہ عورت کو مرد کی اطاعت کا حکم ہے۔ اِسی واسطے ہماری رؤیا میں عبداللہ نے کہا کہ میری بیوی بیمار ہے۔ عبداللہ نبی کا نام ہے۔ قرآن شریف میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبداللہ آیا ہے۔ مِٹّھن سے مراد وہ لذّت اور راحت صحت کی ہے جو بیماری کی تلخی کے بعد نصیب ہوتی ہے۔ مقبول سے مراد ہے کہ دعا قبول ہوگئی۔ یہ سب گہرے استعارات ہیں اور تمثلات ہیں۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۷؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۱۹۰۵ء ’’بہت[۱] عرصہ پہلے یہ بھی دیکھا گیا تھا کہ جس چوبارہ میں مولوی صاحب رہتے ہیں وہ چوبارہ گر گیا۔‘‘

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۶ مورخہ ۱۷؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء ’’بعد ظہر الہام ہوا۔

اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ‘‘[۲]

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰۔ بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱؎ چونکہ اِس رؤیا کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہوسکی اِس لئے اوپر کی مناسبت سے اسے یہاں درج کیا گیا۔ (شمس)

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) مجھے موعودہ ساعت کا زلزلہ دکھا۔

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) اِس الہام یعنی اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ کے بعد ۹؍مارچ ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا رَبِّ لَا تُرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔ رَبِّ لَا تُرِنِیْ مَوْتَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ بظاہر یہ دونوں الہام متضاد معلوم ہوتے ہیں لیکن دراصل ان میں کوئی تضاد نہیں۔ پہلے الہام سے رؤیت کشفی مراد ہے اور دوسرے الہام سے زلزلۃ السّاعۃ کی پیشگوئی

۲؍ستمبر ۱۹۰۵ء (الف) ” سینتالیس[1] سال کی عمر۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

(اس سے دوسرے دن ۳؍ستمبر ۱۹۰۵ء کو ایک شخص کا خط آیا جس نے اپنی بدکاریوں اور غفلتوں پر نہایت افسوس کی تحریر کر کے لکھا۔ اب میری عمر سینتالیس سال کی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

فرمایا۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو خط باہر سے آنے والا ہوتا ہے اس کے مضمون سے پہلے ہی سے اطلاع دی جاتی ہے۔“ (بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۷؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

(ب) ”اس نے اچھا ہونا ہی نہیں تھا۔“[2] (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۵۸)

(ج) ” تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَ فِی الدِّیْنِ تُقْصِرُوْنَ۔“[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۶)

بقیہ حاشیہ۔ کا وقوع متاخر کیا جانا مراد ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ” آج (۲۷ مارچ ۱۹۰۶ء) زلزلہ کے وقت کے لئے توجہ کی گئی تھی کہ کب آوے گا۔ اسی توجہ کی حالت میں زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آگئی اور پھر الہام ہوا رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا (الہام ۲۷؍مارچ ۱۹۰۶ء) خاکسار مرتّب عرض کرتا ہے کہ یہ الہامی دعا اس دوسرے الہام کے مترادف ہے کہ رَبِّ لَا تُرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔ لَا تُرِنِیْ مَوْتَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ اور اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول بھی فرمالی۔ اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی (الہام ۲۸؍مارچ ۱۹۰۶ء) اور پہلی الہامی دعایوں قبول ہوئی کہ جب ۸، ۹؍اپریل ۱۹۰۶ء کو پھر رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ کا الہام ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو ایک زلزلہ کا نظارہ دکھادیا اور اس کے ساتھ ہی الہام ہوا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ۔ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ (الہام ۱۱؍جون ۱۹۰۶ء) اِس الہام کی ہیبت محتاجِ بیان نہیں۔

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) خاکسار عرض کرتا ہے کہ بعد میں واقعات نے بتادیا کہ اِس الہام میں مولانا عبدالکریم صاحبؓ کی جو اس وقت کاربنکل سے بیمار تھے، وفات کی خبر دی گئی تھی کیونکہ وفات کے وقت اُن کی عمر سینتالیس سال کی تھی۔

[2] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک نہایت ہی مخلص بزرگ تھے جن کی وفات پر طبعاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت کو سخت صدمہ ہونے والا تھا اِس لئے اللہ تعالیٰ نے اِس الہام کے ذریعہ سے ہوشیار کردیا۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) تم دُنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو اور دین میں کوتاہی کرتے ہو۔

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) بدر مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں ” وَ فِی الدِّیْنِ تُقْصِرُوْنَ“ کا فقرہ نہیں ہے۔

۴؍ستمبر ۱۹۰۵ء ’’ مَاکَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ۔‘‘ [1]

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۷؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۷؍ستمبر ۱۹۰۵ء ۱۔ ’’ایک کاغذ دکھایا گیا جیسا کہ منی آرڈر کا فارم ہوتا ہے اور سامنے اس کے پاس **۱۵ ؏** (پندرہ) رکھے ہوئے ہیں۔ (اِس کشف کے تھوڑی دیر بعد پندرہ کا ایک منی آرڈر آیا)

۲۔ ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا ہوا تھا۔ ’’آتش فشاں‘‘

۳۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا تھا۔

’’مَصَالِحُ الْعَرَبِ۔ مَسِیْرُ الْعَرَبِ‘‘ [2]

۴۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا تھا۔ ’’ بامُراد‘‘

۵۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا تھا۔ ’’ رَدّ بلا ‘‘ [3]

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۷؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اِذنِ الٰہی کے بغیر کوئی نفس مَر نہیں سکتا۔

[2] (نوٹ از ایڈیٹر الحکم) آج کے الہام مَسِیْرُ الْعَرَبِ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اِس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ ’’عرب میں چلنا‘‘ شاید مقدّر ہو کہ ہم عرب[4] میں جائیں۔ مدّت ہوئی کہ کوئی پچیس چھبیس سال کا عرصہ گزرا ہے ایک دفعہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے تو آدھا نام اُس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر وکسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔‘‘ (الحکم مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

[3] ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا بیان ہے کہ یہ الہام ’’ردّ بلا‘‘ ۴؍ستمبر ۱۹۰۵ء کو ہوا۔ یعنی جس روز کہ مولانا عبدالکریم صاحب کا بڑا اپریشن کیا گیا۔ دیکھیے الحکم مورخہ ۱۰؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۴۔ (شمس)

---

[4] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ پیشگوئی حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ پوری ہوئی چنانچہ حضور دو دفعہ عرب میں تشریف لے گئے۔ پہلے تو ۱۹۱۲ء میں حج بیت اللہ شریف کی غرض سے مکّہ معظّمہ اور مدینہ منورہ اور جدّہ کا سفر کیا اور دوسری دفعہ ۱۹۲۴ء میں حضور بیت المقدس اور دمشق تشریف لے گئے۔

۷؍ستمبر ۱۹۰۵ء ”وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔“[۱]

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۷؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۸؍ستمبر ۱۹۰۵ء ۱۔ ”الہام۔ ۱ اِذَا جَآءَ اَفْوَاجٌ وَّسَمٌّ مِّنَ السَّمَآءِ۔[۲] ۲ کفن میں لپیٹا گیا۔ ۳ اِذَا جَآءَ اَفْوَاجٌ وَّسَمٌّ مِّنَ السَّمَآءِ۔ ۴ کفن[۳] میں لپیٹا گیا۔ ۵ مَصَالِحُ الْعَرَبِ۔ مَسِيْرُ الْعَرَبِ۔“[۴]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۷)

۲۔ ”مجھے اپنے بار بار پیشاب کرنے پر خیال آ کے بہت دکھ ہوا اور میں نے اپنے دل میں خدا تعالیٰ کی (طرف) توجہ کر کے کہا کہ میری مرض مولوی عبدالکریم صاحب کی مرض سے کم نہیں ہے تو تھوڑی سی غنودگی ہو کر الہام ہوا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔“[۵]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۸)

۹؍ستمبر ۱۹۰۵ء ”اِنَّ[۶] الْمَنَايَا لَا تَطِيْشُ سِهَامُهَا۔“[۷]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۷۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) اور جو تیرے ربّ کا احسان ہے اس کو بیان کر۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) ۱ جب آسمان سے فوجیں اور زہر آئیں گے۔ ۳ جب آسمان سے فوجیں اور زہر آئیں گے۔

۳؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) الحکم مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ میں یہ الہام یوں ہے۔
”کفن میں لپیٹا ہوا۔“ اس الہام میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی وفات کی اطلاع دی گئی ہے۔

۴؎ (ترجمہ از مرتّب) ۵ عرب لوگوں کے مصالح کے لئے عرب کے علاقوں کا سفر کرنا۔

۵؎ (ترجمہ از مرتّب) تم پر سلامتی ہو۔

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں اس الہام کی تاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء ہے نیز لکھا ہے ”دورہ پیشاب کی بڑی تکلیف تھی۔ دعا کی گئی۔ الہام ہوا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔“

۶؎ (ترجمہ از مرتّب) بے شک موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے۔

۷؎ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ میں مرقوم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ”حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے ۹؍ستمبر کو فرمایا کہ مجھے بہت ہی فکر تھا کہ بعض الہامات ان میں

۱۰؍ستمبر ۱۹۰۵ء ’’ صبح کے وقت یہ دیکھا کہ ایک مکان ہے اس کے دروازہ کی بڑی کرسی کہ آدمی سے زیادہ کرسی بلند ہے اور وہ دروازہ چبوترہ کی طرح آگے کچھ عمارت رکھتا ہے جس پر تین چار آدمی بیٹھ سکتے ہیں اور اس دروازہ میں مولوی عبدالکریم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور میں اور چند دوست ہمارے اس دروازہ کے سامنے کھڑے ہیں تب میں نے مولوی عبدالکریم صاحب کو مخاطب کر کے کہا۔ مولوی صاحب میں آپ کو آپ کی صحت پر مبارک باد دیتا ہوں۔‘‘ (کاپی الہامات[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۷)

بقیہ حاشیہ۔ متوحش ہیں۔ آج صبح بہت سوچنے کے بعد میرے دِل میں یہ بات ڈالی گئی ہے کہ بعض وقت ترتیب کے لحاظ سے الہامات پہلے یا پیچھے ہو جاتے ہیں چنانچہ اِن الہامات کی ترتیب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ ڈالی کہ ایسے الہامات جیسے ’’اِذَا جَآءَ اَفْوَاجٌ وَّسَمٌّ مِّنَ السَّمَآءِ ‘‘ اور ’’کفن میں لپیٹا گیا‘‘ اور ’’اِنَّ الْمَنَايَا لَا تَطِيْشُ سِهَامُهَا ‘‘ یہ اِس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ قضاو قدر تو ایسی ہی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و رحم سے رَدِّ بلا کر دیا۔‘‘

۱؎ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۲؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ میں یہ رؤیا ان الفاظ میں درج ہے۔

’’ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے۔ اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جس کی کُرسی بہت بلند ہے۔ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے ہیں۔ اسی جگہ مَیں ہوں اور پانچ چار اَور دوست ہیں جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں۔ مَیں نے کہا مولوی صاحب مَیں آپ کو آپ کی صحت کی مبارکباد[۲] دیتا ہوں اور پھر مَیں رو پڑا اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے اور مولوی صاحب بھی رو پڑے۔ پھر مَیں نے کہا دعا کرو اور دعا میں تین دفعہ سورہ فاتحہ پڑھی۔‘‘

۲؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) خواب کے دو[۲] حصّے ہیں ابتدائی حصّہ میں مولوی صاحب کی درمیانی حالت صحت طبع کی طرف اشارہ تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کاربنکل سے بالکل نجات دے دی اور آخری حصّہ میں آپ کی وفات کے متعلق خبر تھی۔ ابتدائی حصّہ کے متعلق ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لکھتے ہیں کہ

’’اپریشن کے بعد زخم کی حالت کئی روز تک خراب رہی اور انگور کا نام و نشان نظر نہ آتا تھا۔ حضرت نے دعا

۱۲؍ستمبر ۱۹۰۵ء الہام۔ ’’دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ اِنِّیْ مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔‘‘[1]

(کاپی الہامات[2] حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۴۸۔ بدر جلد ۱ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۳؍ستمبر ۱۹۰۵ء ’’۱الہام۔ عَفَتِ الدِّيَارُ كَذِكْرِىْ[3]۔ ۲الہام۔ عَفَتِ الدِّيَارُ كَذِكْرِىْ۔ ۳عَفَتِ الدِّيَارُ كَذِكْرِىْ۔‘‘[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۴۸)

بقیہ حاشیہ۔ کی۔ صبح کو رؤیا سنایا......اُسی روز قریب دس بجے کے مَیں جو پٹّی لگانے کے لئے گیا تو یہ دیکھ کر مجھے بڑی حیرانی ہوئی کہ قریباً تمام زخم پر انگور آ گیا تھا۔ اِس سے پہلے روز انگور کا نام ونشان نہ تھا اور سڑا ہوا مواد اس کے اندر سے نکلتا تھا۔ یہ بالکل عجوبہ اور خارق عادت بات تھی کہ اتنے بڑے زخم پر جو اس وقت قریب ۱۸ انچ لمبا اور ۱۶ انچ چوڑا تھا، ایک دن میں انگور آ جائے۔ میرے اور ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے خیال میں یہ قریباً آٹھ دس روز کا کام تھا جو ایک دن میں ظہور پذیر ہوا تھا اور یہ دعا کا نتیجہ تھا۔‘‘ (الحکم مورخہ ۱۰؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں ایسے شخص کو ذلیل کروں گا جو تیری اہانت چاہے گا۔

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۴ میں اس الہام کی وضاحت یوں مندرج ہے۔

’’فرمایا۔ جو الہامِ الٰہی نازل ہوا تھا کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے ان میں سے ایک شہتیر تو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم تھے دوسرے چودھری[5] صاحب معلوم ہوتے ہیں۔‘‘

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) الحکم مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ میں ہے ’’دو۲ شہتیر ٹوٹ جائیں گے۔‘‘ اس کے بعد زور سے الہام ہوا۔ ’’اِنِّیْ مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔‘‘

[3] (ترجمہ از مرتّب) دیار مِٹ جائیں گے جیسا کہ مَیں بتا چکا ہوں۔ دیار مِٹ جائیں گے جیسا کہ مَیں بتا چکا ہوں۔ دیار مِٹ جائیں گے جیسا کہ مَیں بتا چکا ہوں۔

[4] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں صرف الہام درج ہے جب کہ الحکم مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ میں ’’كَذِكْرِىْ‘‘ کی یہ وضاحت مرقوم ہے۔

’’فرمایا۔ كَذِكْرِىْ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ پہلے پیش گوئی ہو چکی ہے۔‘‘

---

[5] یعنی چودھری الہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان جو ۲۷؍مئی ۱۹۰۶ء کو فوت ہوئے۔ (شمس)

۱۶ ؍ستمبر ۱۹۰۵ء رؤیا۔ ’’دیکھا کہ ایک شخص مسمّی شرمپت ساتھ ہے۔ ایک گہرے پانی میں جو جھیل کی طرح ہے ہم ہر دو[۲] کنارہ کی طرف تیرتے جاتے ہیں۔ کنارہ بہت دُور ہے اور مَیں پانی پر لیٹا ہوا جا رہا ہوں اور تیرتا چلا جاتا ہوں۔ اِسی طرح تیرتے ہوئے جب مَیں قریب نصف کے پہنچا تو معلوم ہوا کہ قریباً زانو تک پانی ہے۔ پھر کنارہ پر پہنچ گئے اور خیال آیا کہ میرا لڑکا مبارک اُسی کنارہ پر رہا ہے۔ پھر ہم اس کو لینے کے واسطے واپس آئے۔ تب دیکھا کہ پانی ایک طرف سے بالکل خشک ہے ایک طرف باقی ہے اور لوگ خشکی پر چلتے ہیں ہم بھی خشکی کی راہ پر چلنے لگے۔

فرمایا۔ بظاہر تو آج کل مولوی عبدالکریم صاحب کے واسطے دعا کی جاتی ہے اور غالباً ان کے متعلق یہ رؤیا ہے۔ شاید یہ تعبیر ہو کہ ایک حصّہ زخم کا خشک ہو گیا ہے اور دوسرا حصّہ ابھی باقی ہے اور شرمپت کے لفظ سے انجام بخیر معلوم ہوتا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۲ ؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۹ ؍ستمبر ۱۹۰۵ء رؤیا۔ ’’دیکھا کہ مرزا غلام قادر صاحب میرے بڑے بھائی نہایت سفید لباس پہنے ہوئے میرے ساتھ جا رہے ہیں اور کچھ باتیں کرتے ہیں۔ ایک شخص ان کی باتیں سنکر کہتا ہے کہ یہ کیسی فصیح بلیغ گفتگو کرتے ہیں گویا پہلے سے حفظ کر کے آئے ہیں۔ فقط

فرمایا۔ ہمارا تجربہ ہے کہ جب کبھی ہم اپنے بھائی صاحب کو خواب میں دیکھتے ہیں اس سے مراد کسی مشکل کام کا حل ہونا ہوتا ہے...... غلام قادر سے خدائے قادر کی قدرت کی طرف اشارہ ہے۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۲ ؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۰ ؍ستمبر ۱۹۰۵ء ’’خواب میں دیکھا کہ میں قصبہ بٹالہ میں ہوں۔ عصر کا وقت تنگ ہوتا جاتا ہے اور بازار میں جا رہا ہوں ایک طرف دہنی طرف بازار کے دیکھا ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ میں نماز کے ارادہ سے مسجد میں گیا دور سے مرزا خدا بخش کی آواز آئی پھر میں مسجد میں داخل ہوا۔ مرزا خدا بخش تو کہیں چلا گیا مگر آگے مرزا رحمت اللہ بیگ مرحوم کھڑا ہے اور میاں منظور محمد بھی نظر آیا۔ اسحاق[۱] نے کہا کہ مرزا صاحب نے رحمت اللہ کی روٹی

---

[۱] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ و ناظر ضیافت۔

بند کر دی ہے اور نکال دیا ہے اُس کا ارادہ تھا کہ کہیں چلا جاؤں مگر منظور محمد نے روک لیا ہے اور کہا کہ ہم دونوں مل کر یہاں تجارت کریں گے بعد اس کے الہام ہوا۔

اِنِّیْٓ[1] اَنَا الرَّحْمٰنُ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ۔''[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۹)

۱؎ (ترجمہ) تحقیق مَیں رحمٰن خدا ہوں۔ مُرسل میرے پاس نہیں ڈرا کرتے کہ یہ خدا کے کام ہیں۔ پھر ان کو چھوڑ دے۔ جن کاموں میں لگے ہوئے ہیں ان میں لہولعب کریں۔ (بدر مورخہ ۲۲ رستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۷)

۲؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''دیکھا کہ مَیں بٹالہ کو جاتا ہوں۔ خیال آیا کہ نماز کا وقت تنگ ہے اس واسطے ایک مسجد میں گیا جو کہ چھوٹی سی مسجد ہے۔ مسجد کے زینوں پر سے چڑھتے ہوئے مرزا خدا بخش صاحب کی آواز آئی۔ وہ تو کہیں کو چلے گئے۔ پھر جب مَیں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ بڑے مرزا صاحب یعنی والد صاحب کا ایک پرانا نوکر مرزا رحمت اللہ نام جو قریباً پچاس سال تک والد صاحب کی خدمت میں رہا تھا اور جس کو فوت ہوئے بھی قریباً چالیس سال ہوئے ہیں وہاں موجود ہے اور غمگین سا ہے اور مسجد کے کنوئیں کی منڈیر پر محمد اسحٰق بیٹھا ہے اور پیر منظور محمد بھی اس جگہ ہے۔ اسحٰق نے مرزا رحمت اللہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ بڑے مرزا صاحب نے اس کی روٹی بند کر دی ہے اور یہ ارادہ کرتا تھا کہ چلا جائے اور خدا جانے کہاں جانا تھا مگر منظور محمد نے اس کو رکھ لیا ہے کہ تجارت کر کے گذارہ کر لیں گے۔ ہمارے دل میں خیال آیا کہ معلوم نہیں مرزا صاحب نے کیوں روٹی بند کر دی ہے بزرگوں کے کام پر اعتراض نہیں ہوسکتا۔ پھر الہام ہوا۔

اِنِّیْٓ اَنَا الرَّحْمٰنُ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ۔

فرمایا کہ یہ ایک پُرمعنی خواب ہے اور مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ روٹی مدارِ حیات ہے کیونکہ خوراک کے ساتھ زندگی کا بقا ہے۔ روٹی کا بند ہونا اِس دُنیا سے فوت ہو جانا ہوتا ہے۔ سو بنظرِ اسباب ظاہری یہ سخت بیماری ایک موت کا پیغام ہے۔ لیکن روٹی پھر لگ گئی ہے کیونکہ منظور محمد نے رحمت اللہ کو رکھ لیا ہے۔ رحمت اللہ سے مراد خدا کی رحمت ہے اور منظور محمد سے مراد وہ امر ہے جو محمد کو منظور ہے۔ وحیٔ الٰہی نے میرا نام محمد بھی رکھا ہے۔ پس اِس سے مراد مولوی صاحب کی صحت اور تندرستی ہے جس کے واسطے ہم دعائیں کرتے ہیں۔ تجارت سے مراد دعا کرنا، خدا پر ایمان رکھنا، اس پر بھروسہ کرنا اور اعمالِ صالحہ کا بجالانا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ

۲۳؍ستمبر ۱۹۰۵ء طَلَعَ[1] الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۹)

۲۴؍ستمبر ۱۹۰۵ء ’’۱ تَاْتِیْ[3] نُصْرَتِیْ۔ ۲ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔‘‘[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۹)

۲۷؍ستمبر ۱۹۰۵ء ’’حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔[5]
یعنی نیک ہے از رو قرارگاہ و مقام کے۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۹)

بقیہ حاشیہ۔ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ[6] ......غرض معمولی زندگی جو بغیر کسی عوض کے تھی وہ تو بند ہو چکی ہے لیکن اَب تجارتی زندگی باقی ہے یعنی وہ زندگی جو دعاؤں کا نتیجہ ہے اسی نے رحمت اللہ کو جاتے جاتے روک لیا ہے۔‘‘ (بدر مورخہ ۲۲؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۷)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) ہم پر وداع کی گھاٹی سے بدر کا طلوع ہوا۔ ہم پر شکر کرنا لازم ہے جب تک کوئی دعا کرنے والا دعا کرسکتا ہے۔

۲؎ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور بدر مورخہ ۲۹؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ میں الہام کی تاریخ ۲۲؍ستمبر اور صرف مصرعہ اولیٰ درج ہے۔ یعنی طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ۔

(نوٹ از شیخ یعقوب علی عرفانیؓ ایڈیٹر الحکم) ۲۱؍ستمبر کی رات کو اعلیٰ حضرت مولوی صاحب کے لئے بہت دعا کرتے رہے۔ اس پر (یہ) الہام ہوا۔ (الحکم مورخہ ۲۴؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۳؎ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں اس الہام کی تاریخ ۲۷؍ستمبر درج ہے اور الفاظ یوں ہیں۔ ’’تَاْتِیْكَ نُصْرَتِیْ۔‘‘

۴؎ (ترجمہ از ناشر) ۱ میری نصرت آئے گی۔ ۲ ہر ایک دُور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے۔

۵؎ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ پر اس الہام کی تاریخ ۲۸؍ستمبر درج ہے۔

....

۶؎ (ترجمہ از ناشر) اے مومنو! میں تمہیں ایک تجارت کی خبر دیتا ہوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچائے اور وہ یہ ہے کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں کوشش کرو۔ (الصّف: ۱۱، ۱۲)

۲۸/ستمبر ۱۹۰۵ء ’’[1] لَا تَخَفْ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۲ وَ قَالُوْا مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ۔ ھَیْھَاتَ ھَیْھَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ۔ ۳ قُلْ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُوالْاِقْتِدَارِ اَفَلَا تُؤْمِنُوْنَ۔ ۴ قُلْ عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ۔ ۵ وَ مَا[2] اَزِیْدُ لَکُمْ مِّنْ اَمْرِیْ۔ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ ۶ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ۔ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ۔‘‘[3] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۱)

۲۹/ستمبر ۱۹۰۵ء ’’اِنَّا[4] اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اِنَّا کُنَّا مُنْزِلِیْنَ۔‘‘[5]

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۷ مورخہ ۶/اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۰/ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

یکم/اکتوبر ۱۹۰۵ء رؤیا۔ ’’کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی ہے۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۷ مورخہ ۶/اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰/اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲/اکتوبر ۱۹۰۵ء ’’دیکھا کہ ایک مکان ہے۔ اس پر چڑھنے کے لئے ایک زینہ لگا ہوا ہے جو لوہے کا ہے اور تختے پاؤں رکھنے کے بھی ہیں۔ اُوپر ایک دروازہ ہے۔ مَیں اس زینہ پر چڑھتا ہوں مگر چڑھ نہیں سکتا۔ اتنے میں اُوپر سے کسی نے دروازہ بند کر دیا اور کہا کہ دوسرے راستہ سے آؤ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ راستہ تو نزدیک ہے اور فوراً پہنچ سکتے ہیں مگر دوسرا راستہ دُور ہے۔ کوئی دو تین سَو گز کا فاصلہ ہے۔ پس ہم اُس دوسرے

---

[1] (ترجمہ) ۱ مت خوف کر۔ مجھ سے میری درگاہ میں رسول خوف نہیں کیا کرتے ۲ اور کہتے ہیں کون ہے جو اس کے پاس شفاعت کرے۔ وہ بات جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے بالکل انہونی ہے ۳ کہہ اللہ تعالیٰ غالب ہے قدرت رکھنے والا۔ پس کیا تم ایمان نہیں لاتے ۴ کہہ میرے پاس اللہ کی طرف سے گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان لاتے ہو؟ (بدر مورخہ ۶/اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

[2] (ترجمہ از ناشر) ۵ اور مَیں اپنی طرف سے کچھ نہیں بڑھاتا اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ۶ کیا تُو نہیں جانتا کہ تیرے ربّ نے ہاتھی والوں سے کیا سلوک کیا؟ کیا اس نے ان کی تدبیروں کو رائیگاں نہیں کر دیا؟

[3] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۶/اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ اور الحکم مورخہ ۳۰/ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ پر الہام نمبر ۴ کے آخر پر مُؤْمِنُوْنَ کی بجائے تُؤْمِنُوْنَ درج ہے۔ نیز الہام نمبر ۵ میں وَمَا کی بجائے قُلْ مَا کے الفاظ درج ہیں اور ان الہامات کی تاریخ نزول ۲۹/ستمبر درج ہے۔

[4] (ترجمہ) ہم نے اس کو لیلۃ القدر میں اُتارا ہے۔ یقیناً ہم ہی اُتارنے والے ہیں۔ (بدر مورخہ ۶/اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

[5] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۶/اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ اور الحکم مورخہ ۳۰/ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ پر آنے والے تمام الہامات کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے ۲۸/ستمبر ۱۹۰۵ء کے تحت آچکے ہیں اس لئے صرف ایک الہام جو کاپی میں نہیں آیا ۲۹/ستمبر ۱۹۰۵ء کے تحت بدر و الحکم کے حوالہ سے درج کیا گیا ہے۔

راستہ سے جانے لگے تو دیکھا کہ مَیں ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہوں اور آگے آگے ایک خدمتگار ہے جس کا نام غفّار ہے اور ایک اَور سوار بھی ساتھ ہے جو آگے آگے چلتا ہے۔ مَیں غفّار کو کہتا ہوں کہ آگے مت نکل ہمارے ساتھ ساتھ چل۔ تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۷ مورخہ ۶؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۵؍اکتوبر ۱۹۰۵ء ۱۔ ’’رہا گوسپندان[۱] عالی جناب‘‘[۲]

۲۔ ’’آہوئے مرگ‘‘[۳] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۱)

۷؍اکتوبر ۱۹۰۵ء ۱۔ ’’دیکھا کہ مَیں گورداسپور سے آیا ہوں اور ایک مضبوط گوٹ گھوڑے پر سوار ہوں جو کلّے رنگ کا ہے۔ گھوڑے پر ہی نماز پڑھی ہے اور سجدہ بھی کیا ہے۔ مجھے خیال آیا کہ جب مَیں گورداسپور گیا تھا تو میرا بھائی بیمار تھا اور ان کے بچنے کی امید نہ تھی۔ معلوم نہیں اس کا اب کیا حال ہے۔ گھر کے پاس کوچہ میں میراں بخش حجام ملا۔ وہ بڑی خوش خوش باتیں کرتا ہے جس سے مَیں نے سمجھا کہ اب بھائی صاحب تندرست ہوں گے۔

۲۔ ’’رؤیا۔ دیکھا کہ ایک عورت قریباً تیس سال عمر فوت ہوگئی۔‘‘

(بدر[۴] جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۵ء ’’الہام۔ ۱ وَاِذْ کَفَفْتُ عَنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ۔[۵]

۱؎ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں ’’رہا گوسفندان عالی جناب‘‘ لکھا ہے اور فارسی میں گوسپندان اور گوسفندان دونوں طور سے استعمال ہوتے ہیں اور دونوں کا ترجمہ ایک ہی ہے۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) عالی جناب کی بھیڑیں رہا ہیں۔ ۳؎ (ترجمہ از مرتّب) موت کے ہرن۔

۴؎ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں اس رؤیا کے بارہ میں تحریر ہے کہ

’’چنانچہ اس روز تابی ملازمہ حضرت اقدس کی پوتی جو عمر تیس سال تھی بچہ جننے کے بعد بعارضہ کزاز (یعنی ٹٹ نس) فوت ہوگئی۔‘‘

۵؎ (ترجمہ) جب مَیں نے بنی اسرائیل کو دشمنوں کے شر سے بچا لیا۔ (بدر مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

(نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ و بدر مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں یہ الہام تفصیل کے اختلاف سے درج ہے۔ بدر کی تفصیل یوں ہے۔

’’دیکھا کہ مَیں کسی جگہ ہوں اور استنجا کے واسطے ایک جگہ سے ڈھیلا لیا ہے تو دیکھا کہ وہاں بہت سے آدمی جیسے مزدور

۲ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ وَالَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ۔ ‘‘[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۱)

۱۱؍اکتوبر ۱۹۰۵ء ۱۔ رؤیا۔ ’’دیکھا کہ قدرت اللہ کی بیوی روپوں کی ایک ڈھیری میرے پیش کرتی ہے۔ اس میں ایک لکڑی بھی ہے۔‘‘ (بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ و الحکم جلد ۹ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۲۔ ’’الہام۔ ۱ اُرِیۡدُ الۡخَیۡرَ[۲]۔ ۲ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ۔[۳]

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۱۲؍اکتوبر ۱۹۰۵ء ’’اِنِّیۡ مُھِیۡنٌ مَّنۡ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔‘‘[۴] (بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۵؍اکتوبر ۱۹۰۵ء ’’دیکھا کہ ایک شخص نے ٹنڈ میں تھوڑا سا پانی مجھ کو دیا ہے۔

بقیہ حاشیہ۔ لنگوٹی پوش ہوتے ہیں، بیٹھے ہیں جن سے کراہت ہوئی۔ پھر مَیں نے شادی[۵] خاں کو بلانا چاہا اور خیال آیا کہ اتنے آدمیوں میں سے اسے کس طرح شناخت کروں، مگر مَیں نے آواز دی تو شادی خاں فوراً کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ الہام ہوا۔ اِذۡ کَفَفۡتُ عَنۡ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ۔‘‘

[۱] (ترجمہ از ناشر) ۲ اے لوگو! اپنے ربّ کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے۔

[۲] (ترجمہ از الحکم) ۱ مَیں خیر کا ارادہ کرتا ہوں۔ ۲ اے لوگو! اپنے ربّ کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔

(الحکم مورخہ ۱۷؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

[۳] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰ میں یہ الہام تفصیل کے اختلاف سے درج ہے۔ الحکم کی تفصیل یوں ہے۔

’’فرمایا۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی موت پر حد سے زیادہ غم کرنا اور اس کی نسبت یہ خیال کر لینا کہ اس کے بغیر اب فلاں حرج ہو گا ایک قسم کی مخلوق کی عبادت ہے کیونکہ جس سے حد سے زیادہ محبّت کی جاتی ہے یا حد سے زیادہ اس کی جدائی کا غم کیا جاتا ہے وہ معبود کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایک کو بُلا لیتا ہے دوسرا قائم مقام اس کے کر دیتا ہے، قادر اور بے نیاز ہے۔ پہلے اس سے ایک یہ بھی الہام ہوا تھا جو ۴؍ستمبر کے قریب کا ہے۔ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا یعنی تم دُنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو۔‘‘

[۴] (ترجمہ از مرتّب) مَیں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔

---

[۵] اِس سے مراد میاں شادی خاں صاحبؓ مرحوم ہیں جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ مرحوم کے خسر تھے۔ (شمس)

پھر الہام ہوا۔ آبِ زندگی [۱]

پھر الہام ہوا۔ قَلَّ مِيْعَادُ رَبِّكَ [۲]

پھر الہام ہوا۔ اس دن خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھا جائے گی۔'' [۳]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲)

۱۷/اکتوبر ۱۹۰۵ء ''رسید مُژدہ کہ آں یارِ دل پسند آمد
رسید مُژدہ کہ دیوار از میان برخاست'' [۴]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲
بدر جلد ۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۰/اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۸/اکتوبر ۱۹۰۵ء ۱۔ ''اِنِّيْ [۵] مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَلُوْمُ مَنْ [۶] يَّلُوْمُ وَاُعْطِيْكَ مَا يَدُوْمُ۔''

۲۔ ''خواب میں دیکھا کہ ایک چُغہ ہے۔ وہ اُلٹا ہے مگر اس پر زَر بفت کا کام کیا ہوا ہے دھاگا نظر نہیں آتا۔''

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۰/اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) زندگی کا پانی۔

(نوٹ از ناشر) ریویو آف ریلیجنز ماہ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴۸۰ میں ۱۸/اکتوبر ۱۹۰۵ء کے تحت اس الہام کی تفصیل یوں درج ہے۔

''چند روز کا رؤیا ہے کہ ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے۔ پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے لیکن بہت مصفّٰی اور مقطّر پانی ہے۔ اِس کے ساتھ الہام تھا۔ آبِ زندگی۔''

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) تیرے رَبّ کی مقرر کردہ میعاد تھوڑی رہ گئی ہے۔

۳؎ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ اور بدر مورخہ ۲۰/اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ میں الہام کے الفاظ یہ ہیں۔ ''خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھا گئی۔'' نیز ان الہامات کی تاریخ ۱۸/اکتوبر درج ہے۔

۴؎ (ترجمہ از مرتّب) خوشخبری ملی کہ وہ محبوب آ گیا۔ خوشخبری ملی کہ پَردہ درمیان سے اُٹھ گیا۔

۵؎ (ترجمہ از مرتّب) مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور جو ملامت کرے گا مَیں اُسے ملامت کروں گا اور تجھے وہ کچھ عطا کروں گا جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔

۶؎ الحکم ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں لفظ '' مَا يَلُوْمُ '' ہے جو غالباً سہو کاتب ہے۔ (شمس)

۱۹؍اکتوبر۱۹۰۵ء ۱۔ ’’لَا تَقُوْمُوْا وَ لَا تَقْعُدُ وْا اِلَّا مَعَهٗ۔ لَا تَرِدُوْا مَوْرِدًا اِلَّا مَعِيْ۔ اِنِّيْ مَعَكَ۔ وَمَعَ اَهْلِكَ۔‘‘[1]

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۰؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۔ ’’اِنِّيْ مَعَ الرَّحْمٰنِ اَدُوْرُ‘‘[2] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲)

۲۰؍اکتوبر۱۹۰۵ء ’’یہ خدا کا کام ہے۔ اللہ اکبر۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۷؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۱؍اکتوبر۱۹۰۵ء ۱۔ ’’اِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَ اَرُوْمُ مَا يَرُوْمُ۔‘‘[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲۔ بدر جلد ۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۷؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۔ ’’ہمارا حصہ دے دو۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲)

۳۔ ’’اِنِّيْ اَلُوْمُ مَنْ يَّلُوْمُ وَاُعْطِيْكَ مَا يَدُوْمُ۔‘‘[4] (بدر جلد ۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۷؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۲؍اکتوبر۱۹۰۵ء (الف) ’’رؤیا دیکھا کہ دہلی گئے ہیں تو تمام دروازے بند ہیں۔ پھر دیکھا کہ اُن پر قفل لگے ہوئے ہیں۔ پھر دیکھا کہ کوئی شخص کچھ تکلیف دینے والی شَے میرے کان میں ڈالتا ہے۔ مَیں نے کہا تم مجھے کیا دکھ دیتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس سے زیادہ دکھ دیا گیا تھا۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۷؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۸ مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) نہ کھڑے ہو اور نہ بیٹھو مگر اُس کے ساتھ۔ نہ اُترو کسی جگہ میں مگر میرے ساتھ۔ مَیں تیرے اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) سفرِ دہلی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استخارہ کیا اور اس پر الہام ہوا۔ (الحکم مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں خدائے رحمٰن کے ساتھ چکر کھاتا ہوں۔

[3] (ترجمہ از ناشر) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور جس بات کا وہ قصد کرے گا اس کا میں قصد کروں گا۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) مَیں ملامت کرنے والے کو ملامت کروں گا اور تجھے وہ چیز عطا کروں گا جو ہمیشہ کے لئے ہوگی۔

(ب) ’’ تَاْتِيْكَ وَ اَنَا مَعَكَ۔[1]

یہ الہام بخیر و عافیت سفر سے واپس آنے کی خبر دیتا ہے۔‘‘ (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

۲۴؍اکتوبر ۱۹۰۵ء ’’فرمایا کہ آج رات مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تھوڑے چنے بھُنے ہوئے سفید ہیں اور اُن کے ساتھ ہی منقہ بھی ہے۔

فرمایا۔ ہمارا تجربہ ہے کہ چنے، مُولی، بینگن یا پیاز خواب میں دیکھیں تو کوئی امرِ مکروہ پیش آتا ہے۔ لیکن منقّہ دِل کو قوت دینے والی شَے ہے اور اس کا دیکھنا اچھا ہے۔ اِس خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امرِ مکروہ چھوٹا یا بڑا درپیش ہے[2] جو منقہ کی آمیزش سے وہ کراہت جاتی رہے گی۔ فرمایا کہ انسان کی زندگی کے ساتھ مکروہات کا سلسلہ بھی لگا ہوا ہے۔ اگر انسان چاہے کہ میری ساری عمر خوشی میں گزرے تو یہ ہو نہیں سکتا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۔ یہ زندگی کا چکر ہے جب تنگی آوے تو سمجھنا چاہیے کہ اس کے بعد فراخی بھی ضرور آئے گی۔‘‘ (بدر جلد ۱ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۸ مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۵ء ’’ رؤیا۔ دیکھا کہ بڑا سخت زلزلہ آیا ہے۔‘‘ (بدر جلد ۱ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

نومبر ۱۹۰۵ء ’’رَبِّ عَلِّمْنِيْ مَا هُوَ خَيْرٌ عِنْدَكَ۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲)

(ترجمہ) اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶)

یکم نومبر ۱۹۰۵ء ’’دستِ تو، دُعائے تو، ترحّم زِخدا‘‘[3] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲۔ بدر جلد ۱ نمبر ۳۴ مورخہ ۸؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۸ مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) وہ تیرے پاس آئے گی جبکہ مَیں تیرے ساتھ ہوں گا۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اس میں حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف اشارہ ہے۔

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ اگلے دن جو خواب میں چنے دیکھے گئے تھے معلوم ہوتا ہے کہ میر ناصر نواب صاحب کی بیماری کی طرف اشارہ تھا۔ (بدر مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

[3] ۱۔ یہ الہام قطب مینار سے واپس آتے ہوئے گاڑی میں مقبرہ منصور صفدر جنگ وزیر ہمایوں کے پاس ہوا۔ (بدر مورخہ ۸؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۲۔ ’’میر ناصر نواب صاحب کو خطرناک درد قولنج تھی۔ دعا کرنے پر یہ الہام ہوا اور خدا نے شفا دی۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر ۱۹۰۵ء آخری ورق کا اندرونی صفحہ)

(ترجمہ) تیرا ہاتھ ہے اور تیری دعا اور خدا کی طرف سے رحم ہے۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۲)

نومبر ۱۹۰۵ء ''اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲)

(ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

۹؍نومبر ۱۹۰۵ء خواب میں گنّا دکھائی دیا۔ فرمایا۔ اِس سے مراد کوئی مفسدہ یا ہنگامہ ہوتا ہے۔

الہام جو اس کے ساتھ ہوا یہ ہے۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔[1]

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۵؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

۱۱؍نومبر ۱۹۰۵ء ۱۔ ''اِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُ هُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ۔''[2]

(الحکم جلد ۹ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۔ ''لَا یُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ غَیْرِ التَّقْوٰی۔''[3] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲

الحکم جلد ۹ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ بدر جلد ۱ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۳؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۳؍نومبر ۱۹۰۵ء ''اِنَّكَ بِاَعْیُنِنَا سَمَّیْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ۔''[4]

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۴؍نومبر ۱۹۰۵ء ''رؤیا۔ ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر عربی عبارت میں ایمان کے اقسام لکھے ہیں۔ وہ عبارت یاد نہیں رہی مگر اُس کا مطلب غالباً یہ تھا کہ ایمان چار قسم ہے۔ ایک روایتی ایمان، دوسرا وہ جو بصیرت سے حاصل ہوتا ہے۔ تیسرا حالی ایمان، چوتھا استغراقی جو محویّت سے حاصل ہوتا ہے۔''

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

---

[1] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں بھی یہ رؤیا مع الہام درج ہے۔ مزید تحریر ہے کہ ''یہ رؤیا اور الہام آپ نے (بمقام امرتسر) لیکچر سے پہلے سنا دیا تھا۔ لیکچر شروع کرنے کے آدھ گھنٹہ بعد پورا ہو گیا۔ کوتاہ اندیش مخالفوں اور مُفسدوں نے اِس قدر شور و شر پیدا کیا کہ اپنی طرف سے وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہو گئے۔''

[2] (ترجمہ) یا تو وہ بعض باتیں ہم تجھے دکھائیں گے جن کا ان کو ہم نے وعدہ دیا ہے یا تجھے وفات دیں گے۔

(الحکم مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

[3] (ترجمہ) تقویٰ کے بغیر کوئی عمل ذرہ برابر بھی قبول نہیں کیا جاتا۔ (الحکم مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

[4] (ترجمہ از مرتّب) تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے مَیں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔

نومبر ۱۹۰۵ء ’’مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہی سے پَیوند ہے۔ یعنی وہی خدا کے دفتر میں مُرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔‘‘ (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

۱۵؍نومبر ۱۹۰۵ء وحی ہوئی۔ ’’زندگیوں کا خاتمہ۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۹؍نومبر ۱۹۰۵ء ۱۔ ’’کمبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھ دو۔‘‘

۲۔ ’’ایک رؤیا میں دیکھا کہ سانپ نے میری ایڑی پر کاٹا ہے مگر اس سے کوئی زخم اور درد نہیں ہوا خفیف سا خون نکلا ہے۔ والد صاحب مرحوم نے اسے دیکھا ہے تو علاج بھی بتایا ہے اور جو کچھ فرمایا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی فکر کی بات نہیں۔‘‘ (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۱ مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۰؍نومبر ۱۹۰۵ء (الف) ’’۱ اِنِّیْ مَعَكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔‘‘[۱]

’’۲ اَجْمِعُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ لِیَجْتَمِعُوْا عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

(ب) ’’اِنِّیْ مَعَكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ سب مسلمانوں[۲] کو جو رُوئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔‘‘ (بدر جلد ۱ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۱ مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱؎ (ترجمہ) مَیں تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے۔ (بدر مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ’’یہ امر جو ہے کہ سب مسلمانوں کو جو رُوئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔ یہ ایک خاص قسم کا امر ہے۔ احکام اور امر دو[۲] قِسم کے ہوتے ہیں۔ ایک شرعی رنگ میں ہوتے ہیں جیسے نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، خون نہ کرو وغیرہ۔ اِس قسم کے اوامر میں ایک پیشگوئی بھی ہوتی ہے کہ گویا بعض ایسے بھی ہوں گے جو اس کی خلاف ورزی کریں گے جیسے یہود کو کہا گیا کہ توریت کو محرف مبدّل نہ کرنا، یہ بتاتا تھا کہ بعض ان میں سے کریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ غرض یہ امر شرعی ہے اور یہ اصطلاح شریعت ہے۔

دوسرا امر کونی ہوتا ہے اور یہ احکام اور امر قضا و قدر کے رنگ میں ہوتے ہیں جیسے قُلْنَا یَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا اور وہ پورے طور پر وقوع میں آ گیا اور یہ امر جو میرے اِس الہام میں ہے یہ بھی اسی قسم کا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمانانِ رُوئے زمین عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ جمع ہوں اور وہ ہو کر رہیں گے۔ ہاں اِس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان میں کوئی کسی قِسم کا بھی اختلاف نہ رہے۔ اختلاف بھی رہے گا مگر وہ ایسا ہوگا جو قابل ذکر اور قابلِ لحاظ نہیں۔‘‘

(الحکم مورخہ ۳۰؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

نومبر ۱۹۰۵ء فرمایا۔’’ چند روز ہوئے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو رؤیا میں دیکھا۔ پہلے کچھ باتیں ہوئیں پھر خیال آیا کہ یہ تو فوت شدہ ہیں۔ آؤ اِن سے دعا کرائیں۔تب مَیں نے اُن کو کہا کہ آپ میرے واسطے دُعا کریں کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مِل جائے۔ اِس کے جواب میں اُنہوں نے کہا ’’تحصیلدار‘‘۔ مَیں نے کہا یہ آپ غیر متعلق بات کرتے ہیں۔جس امر کے واسطے مَیں نے آپ کو دُعا کے واسطے کہا ہے آپ وہ دُعا کریں۔تب اُنہوں نے دعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اُٹھائے مگر اُونچے نہ کئے اور کہا ’’اکیس [۲۱]‘‘۔ مَیں نے کہا کھول کر بیان کرو مگر انہوں نے کچھ کھول کر نہ بیان کیا اور بار بار اکیس اکیس [۱] کہتے رہے اور پھر چلے گئے۔

فرمایا۔تحصیلدار کے لفظ سے یہ مُراد معلوم ہوتی ہے کہ تحصیلدار کے دو کام ہوتے ہیں ایک رعایا سے سرکاری لگان وصول کرنا دوسرے رعایا کے باہمی حقوق کا تصفیہ کرنا اور ان میں باہم عدل قائم کرنا۔اسی طرح مسیح موعود کا یہ کام ہے کہ خدا کے حق کا مطالبہ کرے اور توحید کو زمین پر پھیلاوے۔دوسرے یہ کہ حَکَم عَدل

۱؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) مولوی صاحب کا اکیس۔اکیس۔اکیس کہنا ظاہر کرتا ہے کہ اکیس کا لفظ آپ کی تبلیغ کی عمر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔کیونکہ آپؑ کا سوال مولوی صاحب سے یہ تھا کہ مجھ کو اتنی عمر ملے کہ سلسلہ کی تبلیغ کے لئے کافی ہو اور اسکے جواب میں مولوی صاحب نے اکیس کا لفظ فرمایا ہے۔یعنی تمہاری اِس تبلیغ کا وقت اکیس تک ہوگا چنانچہ واقعات کو دیکھنے سے اس خواب کی سچائی بڑے زور سے ثابت ہوتی ہے۔کیونکہ حضرت اقدسؑ کا اشتہار بیعت جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ میں ہوا ہے اور اکیسویں سال اسی مہینے میں آپ کا انتقال ہوا اور اسی طرح ۱۸۸۸ء میں اشتہار بیعت نکلا اور ۱۹۰۸ء میں وفات ہوئی جس سے اس خواب کی تعبیر واضح ہوگئی کہ اس خواب سے یہ مُراد تھی کہ اکیسویں سال آپؑ کی وفات ہوگی۔‘‘ (رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ جون و جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۸،۹)

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بھی چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مثیل و بروز تھے اِس لئے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی قِسم کا انکشاف ہوا اور اس انکشاف سے اکیس سال بعد آپ کی وفات ہوئی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۳؍اپریل ۱۹۴۴ء کو فرمایا ’’آج مَیں نے ویسا ہی ایک رؤیا دیکھا جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک رؤیا ہے...... یہ ساری رؤیا تو نہیں مگر آج رات ایک لمبے عرصہ تک یہی رؤیا ذہن میں آ کر بار بار یہ الفاظ جاری ہوتے رہے اکیس اکیس۔‘‘

(الفضل مورخہ ۲۹؍اپریل ۱۹۴۴ء صفحہ ۲)

چنانچہ ۱۹۴۴ء سے ٹھیک اکیس سال بعد حضورؓ کا وصالِ مبارک ہوا اور لفظاً لفظاً خدا تعالیٰ کی بات پوری ہوئی۔

ہو کر اُمّتِ محمد یہ کو باہمی عدل پر قائم کرے۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۷ ۳ مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۵ءصفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۵ءصفحہ ۱)

۲۹؍نومبر ۱۹۰۵ء ’’۱ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ ۲ قَلَّ[1] مِیْعَادُ رَبِّكَ۔ ۳ اُس دن سب پر اُداسی چھا جائے گی۔ ۴ قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ۔ وَلَا نُبْقِیْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا۔‘‘[2]

(الحکم[3] جلد ۹ نمبر ۴۲ مورخہ ۳۰؍نومبر ۱۹۰۵ءصفحہ ۱)

۱۹۰۵ء ’’ فرمایا۔ میرے ایک چچا صاحب فوت ہو گئے تھے۔ عرصہ ہوا۔ مَیں نے ایک مرتبہ اُن کو عالَمِ رؤیا میں دیکھا اور ان سے اس عالَم کے حالات پوچھے کہ کس طرح انسان فوت ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اُس وقت عجیب نظارہ ہوتا ہے۔ جب انسان کا آخری وقت قریب آتا ہے تو دو فرشتے جو سفید پوش ہوتے ہیں سامنے آتے ہیں اور وہ کہتے آتے ہیں **مَولابس**[4]۔ **مَولابس**۔

(فرمایا۔ حقیقت میں ایسی حالت میں جب کوئی مفید وجود درمیان سے نکل جاتا ہے یہی لفظ مَولابس موزوں ہوتا ہے)۔

اور پھر وہ قریب آ کر دونوں اُنگلیاں ناک کے آگے رکھ دیتے ہیں۔

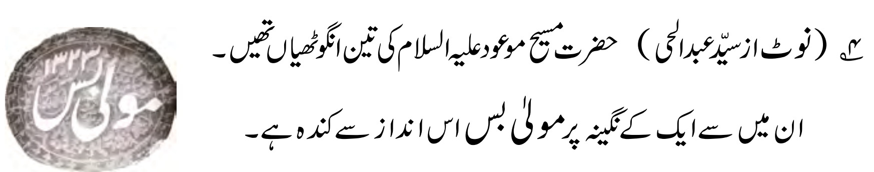
---

[1] (ترجمہ) ۲ تیرے رَبّ کی میعاد تھوڑی رہ گئی ہے۔ ۴ قریب ہے تیری اجل مقدر اور تیرے ذلیل کرنے والے امور میں سے کسی کا ذکر ہم باقی نہ رکھیں گے۔ (بدر مورخہ ۸؍دسمبر ۱۹۰۵ءصفحہ ۲)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ اِن الہامات پر غور کر کے مَیں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ زمانہ بہت ہی قریب ہے۔ پہلے بھی یہ الہام ہوا تھا۔ اس وقت اس کے ساتھ ایک رؤیا بھی تھی۔ (الحکم مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۵ءصفحہ ۲)

[3] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۸؍دسمبر ۱۹۰۵ءصفحہ ۲ میں یہ الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں نیز الہام نمبر ۱ کے الفاظ یہ ہیں۔ بہت دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔

[4] (نوٹ از سیّد عبدالحی) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین انگوٹھیاں تھیں۔



ان میں سے ایک کے نگینہ پر **مولیٰ بس** اس انداز سے کندہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد یہ انگوٹھی حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے حصہ میں آئی تھی۔ اب یہ انگوٹھی حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس ہے۔

اے رُوح! جس راہ سے آئی تھی اسی راہ سے واپس نکل آ۔

فرمایا۔طبعی اُمور سے ثابت ہوتا ہے کہ ناک کی راہ سے رُوح داخل ہوتی ہے اسی راہ سے معلوم ہوا نکلتی ہے۔توریت سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ نتھنوں کے ذریعہ زندگی کی رُوح پھُونکی گئی۔ وہ عالَم عجیب اسرار کا عالَم ہے۔جن کو اِس زندگی میں انسان پورے طور پر سمجھ بھی نہیں سکتا۔'' (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۲؍دسمبر ۱۹۰۵ء ''رؤیا۔ دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مُرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا۔ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّسۡلِمِیۡنَ۔[۱]

اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مُرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔

اَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّسۡلِمِیۡنَ۔[۲]

فرمایا کہ مُرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف تھے۔ دونو فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔'' (بدر جلد ۱ نمبر ۳۸ مورخہ ۸؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۴؍دسمبر ۱۹۰۵ء ''۱ قَرُبَ اَجَلُكَ الۡمُقَدَّرُ وَ لَا نُبۡقِیۡ لَكَ مِنَ الۡمُخۡزِیَاتِ ذِكۡرًا۔ ۲ قَرُبَ اَجَلُكَ الۡمُقَدَّرُ وَلَا نُبۡقِیۡ لَكَ مِنَ الۡمُخۡزِیَاتِ شَیۡئًا۔ ۳ قَلَّ مِیۡعَادُ رَبِّكَ وَلَا نُبۡقِیۡ لَكَ مِنَ الۡمُخۡزِیَاتِ شَیۡئًا۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

(ترجمہ) ''تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رُسوائی کا موجب ہو۔ ۲۔[۳] ۳ تیری نسبت خدا کی میعادِ مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دُور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رُسوائی مطلوب ہو۔'' (الوصیّت۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۱، ۳۰۲)

---

[۱] (ترجمہ) اگر تم مسلمان ہو۔ (بدر مورخہ ۸؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۸)

[۲] (ترجمہ) اللہ کی راہ میں خرچ کرو اگر تم مسلمان ہو۔ (بدر مورخہ ۸؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۸)

[۳] (بقیہ ترجمہ از ناشر) قریب ہے تیری اجل مقدر اور تیرے ذلیل کرنے والے امور میں سے کسی کا ذکر ہم باقی نہ رکھیں گے۔

۶؍دسمبر ۱۹۰۵ء (الف) ’’قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ۔ وَ لَا نُبْقِیْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا۔ قَلَّ مِيْعَادُ رَبِّكَ وَ لَا نُبْقِیْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ شَيْئًا۔‘‘[1]

(بدر جلد ا نمبر ۳۸ مورخہ ۸؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

(ترجمہ) ’’تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رُسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعادِ مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دُور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رُسوائی مطلوب ہو۔‘‘

(الوصیّت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۱، ۳۰۲)

(ب) ’’اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَوْصَلَنِیْ صَحِیْحًا۔‘‘[2]

---

[1] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں اس الہام سے متعلق مزید تفصیل یوں مندرج ہے۔

’’وَلَا نُبْقِیْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی رُسوا کرنے والا ذکر باقی نہ چھوڑیں گے۔ یہ بڑا مبشر الہام ہے۔ یعنی تیرے آنے کی جو علّتِ غائی ہے اُس کو ہم پورا کر دیں گے۔‘‘

’’فرمایا۔ ان فقرات کے ساتھ لگانے سے صاف منشاء الٰہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب پیغامِ رحلت دیا جاوے گا تو دِل میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ ابھی ہمارے فلاں فلاں مقاصد باقی ہیں۔ اِس کے لئے فرمایا کہ ہم سب کی تکمیل کریں گے۔

فرمایا۔ لوگ اکثر غلطی کھاتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ سب اُمور کی تکمیل مامور ہی کر جائے۔ وہ بڑی بڑی اُمیدیں باندھ رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ سب کچھ مامور اپنی زندگی میں ہی کر کے اُٹھا ہے۔ صحابہؓ میں بھی ایسا خیال پیدا ہو گیا تھا کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فوت ہونے کا وقت نہیں آیا کیونکہ دعویٰ تو تھا کہ کل دُنیا کی طرف رسول ہوئے اور ابھی عرب کا بھی بہت سا حصّہ یوں ہی پڑا تھا مگر اللہ تعالیٰ ان سب امور کی تکمیل آہستہ آہستہ کرتا رہتا ہے تا کہ جانشینوں کو بھی خدمتِ دین کا ثواب ملتا رہے۔‘‘

(از مکتوب بنام چوہدری رستم علی خان صاحب۔ مکتوباتِ احمد[3] جلد دوم صفحہ ۶۵۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

[2] (ترجمہ از بدر) سب حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے صحیح سالم پہنچا دیا۔ (بدر مورخہ ۱۹؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۶)

[3] (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ مکتوب مورخہ ۶؍دسمبر ۱۹۰۵ء مولوی محمد علی صاحب نے حضرت اقدسؑ کے حکم سے لکھا ہے اور دستخط مولوی صاحب کے ہیں۔

گویا میں نے دیکھا تھا کہ میں دلّی سے بخیروعافیت قادیان پہنچ گیا ہوں۔‘‘[۱]

(کاپی الہامات[۲] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

۷؍دسمبر ۱۹۰۵ء ۱۔’’ قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ وَلَا نُبْقِيْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا۔ قَلَّ مِيْعَادُ رَبِّكَ وَلَا نُبْقِيْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ شَيْئًا۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔‘‘[۳]

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۸ مورخہ ۸؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۔ ’’ قَلَّ مِيْعَادُ رَبِّكَ۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

خدایا زندگی بخش۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

۱۰؍دسمبر[۴] ۱۹۰۵ء الہام۔’’۱ اُنْزِلَ فِيْهَا كُلُّ رَحْمَةٍ۔ ۲ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

(ترجمہ) یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اِس قبرستان میں اُتاری گئی ہے۔ (الوصیّت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۸)

۱؎ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ’’اِس الہام کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی تشریف لے ہی نہیں گئے۔ آخری سفر جو آپ نے دہلی کی طرف کیا وہ ۱۹۰۵ء کا ہے۔ تو یہ ایک پیشگوئی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ آپ کا مثیل دہلی جائے گا۔ لوگ اس پر پتھراؤ کریں گے۔ یہ جو سنگباری کی گئی یہ دراصل مجھ پر تھی جسے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسند پر بٹھایا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ آپ کو یعنی آپ کے مظہر کو صحیح وسالم قادیان لے آئے گا...... یہ جو کہا گیا ہے کہ مجھے صحیح وسالم پہنچا دیا اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض دوسروں کو نقصان پہنچے گا۔‘‘ (الفضل مورخہ ۳؍مئی ۱۹۴۴ء صفحہ ۵)

۲؎ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۹؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں اس الہام کی تفصیل میں معمولی لفظی اختلاف ہے۔ بدر کی تفصیل یوں ہے۔ ’’رؤیا میں دیکھا کہ دہلی گئے اور بخیریت واپس آئے ہیں۔ پھر الہاماً یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَوْصَلَنِيْ صَحِيْحًا۔‘‘

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) تیری مقدّر اجل قریب ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رُسوا کن ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے۔ تیرے ربّ کی میعاد تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رُسوا کن چیز نہیں چھوڑیں گے اور ہماری آخری بات یہ ہے کہ سب تعریف خدا کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

۴؎ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۸؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں الہام ’’اُنْزِلَ فِيْهَا كُلُّ رَحْمَةٍ۔‘‘ کی تاریخ نزول ۹؍دسمبر ۱۹۰۵ء درج ہے۔ نیز تحریر ہے کہ ’’نئے قبرستان کی زمین کے متعلق الہام ہوا۔‘‘

(ترجمہ) ۲ بہ تحقیق میرا ربّ میرے ساتھ ہے وہ مجھے راہ بتلائے گا۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

۱۳؍دسمبر ۱۹۰۵ء ''کَبُرَتْ فِتْنَۃٌ۔''[۱]

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ و الحکم جلد ۹ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۷؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

۱۴؍دسمبر ۱۹۰۵ء ''۱ جَآءَ[۲] وَقْتُکَ وَنُبْقِیْ لَکَ الْاٰیَاتِ بَاھِرَاتٍ۔ ۲ قَرُبَ وَقْتُکَ وَنُبْقِیْ لَکَ الْاٰیَاتِ بَیِّنَاتٍ۔''[۳] (بدر جلد ۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۷؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

۱۶؍دسمبر ۱۹۰۵ء ''۱ قَالَ رَبُّکَ اِنَّہٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا یُرْضِیْکَ۔ ۲ رَحْمَۃً مِّنَّا وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔ قَرُبَ مَا تُوْعَدُوْنَ۔ اَمَرْتُ نَافِذًا۔''[۴]

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۷؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

---

۱ (ترجمہ) فتنہ بڑا ہو گیا۔ (بدر مورخہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲ (ترجمہ) تیرا وقت آ گیا اور ہم تیرے واسطے روشن نشان باقی رکھیں گے۔ تیرا وقت قریب آ گیا اور ہم تیرے واسطے کھلے نشان باقی رکھیں گے۔ (بدر مورخہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۳ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ''اِن الہامات میں الفاظ بَاھِرَات، بَیِّنَات صفت کے طور پر نہیں آئے بلکہ حال کے طور پر آئے ہیں اور دوام کا فائدہ دیتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ چمکتے ہوئے اور کھلے نشانات اِس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ہمیشہ قائم رہیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کے لطف، مدارات اور احسان کا ایک بڑا نمونہ ہے اور اس میں بڑی خوشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے الفاظ شوکت کے ساتھ تسلّی دیتے ہیں کہ تم تردّد نہ کرو۔ اِس سلسلہ کے قیام کے اصل مقصد کو ہم پورا کر دیں گے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ باہرات اور بیّنات کیا ہیں مگر ایک بڑے شکر اور سجدہ کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ایک عظیم الشان بشارت نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اِس سلسلہ کی تائید میں ایسے کام کرے گا جن سے بہت تبدیلی ہو گی اور دنیا پر ایک عظیم اثر پڑے گا۔''

(بدر مورخہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم مورخہ ۱۷؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

۴ (ترجمہ) ۱ کہا تیرے ربّ نے تحقیق وہ نازل کرنے والا ہے آسمان سے وہ امر جس سے تو خوش ہو جائے گا۔ ۲ یہ رحمت ہے ہماری طرف سے اور یہی ابتدا سے مقرر اور فیصلہ شدہ امر ہے۔ قریب ہے وہ شے جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔ میں نے یہ حکم نافذ کر دیا ہے یعنی اٹل ہے۔ (بدر مورخہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۷/ دسمبر ۱۹۰۵ء ''۱ قَالَ رَبُّكَ۔ اِنَّہٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيْكَ۔ ۲ رَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ ۳ عَرَفْتُ نَافِذًا۔''[1] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

دسمبر ۱۹۰۵ء ۱۔'' قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ۔ وَ لَا نُبْقِيْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا۔ قَلَّ مِيْعَادُ رَبِّكَ۔ وَ لَا نُبْقِيْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ شَيْئًا۔ وَ اِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُ هُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ۔ تَمُوْتُ وَ اَنَا رَاضٍ مِّنْكَ۔ جَآءَ وَقْتُكَ۔ وَنُبْقِيْ لَكَ الْاٰيَاتِ بَاهِرَاتٍ جَآءَ وَقْتُكَ وَنُبْقِيْ لَكَ الْاٰيَاتِ بَيِّنَاتٍ۔ قَرُبَ مَا تُوْعَدُوْنَ۔ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ اِنَّہٗ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۔''

(ترجمہ) ''تیری اجل قریب آ گئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دُور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی اُن میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رُسوائی مطلوب ہو۔ اور ہم اِس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں ان میں سے تجھے کچھ دکھاویں یا تجھے وفات دیدیں۔ تُو اِس حالت میں فوت ہوگا جو مَیں تجھ سے راضی ہوں گا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے۔ اپنے رَبّ کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اَجر ضائع نہیں کرتا۔''

(الوصیّت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۱، ۳۰۲)

۲۔'' بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اُس دن سب پر اُداسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائباتِ قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔'' (الوصیّت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۲)

---

[1] (ترجمہ از ناشر) ۱ تیرے ربّ نے فرمایا۔ یقیناً وہ چیز جو تجھے خوش کر دے گی آسمان سے نازل ہونے والی ہے۔ ۲ یہ ہماری طرف سے بطور رحمت ہوگا۔ اور یہ بات ہو کر رہنے والی ہے۔ ۳ میں نے نافذ ہونے والے امر کو پہچان لیا۔

۳۔ ’’ حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دُنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدّت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے، اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دست کش ہو جائیں گے خدا اُن پر رحم کرے گا۔‘‘ (الوصیّت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۲، ۳۰۳)

۴۔ ’’خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

تُو میری طرف سے نذیر ہے۔ مَیں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں۔‘‘ (الوصیّت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۳)

۵۔ ’’خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ

مَیں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذرّیت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اُس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔‘‘ (الوصیّت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶ حاشیہ)

۶۔ ’’خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیے۔‘‘

(الوصیّت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۷)

۷۔ ’’خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔‘‘ (الوصیّت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۹)

۸۔ ’’خدا نے فرمایا زَلْزَلَۃُ السَّاعَۃِ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور پھر فرمایا لَكَ نُرِیْ اٰیٰتٍ وَّنَھْدِمُ مَا یَعْمُرُوْنَ ۔یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے اور پھر فرمایا ’’بھونچال آیا اور شدّت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔‘‘

(الوصیّت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۴، ۳۱۵)

۹۔ ’’مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ مَیں نے دیکھا کہ وہ زمین کوناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اُس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اُس کی تمام مٹّی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔‘‘ (الوصیّت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۶)

۱۰۔ ’’۱ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَ اَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ وَ اُعْطِیْكَ مَا یَدُوْمُ ۲ لَكَ دَرَجَةٌ فِی السَّمَآءِ وَ فِی الَّذِیْنَ هُمْ یُبْصِرُوْنَ۔ ۳ وَلَكَ نُرِیْ اٰیَاتٍ وَّ نَهْدِمُ مَا یَعْمُرُوْنَ۔ ۴ وَ قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا۔ قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ ۵ اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔ ۶ لَا تَخَفْ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ ۷ اَتٰی اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ۔ ۸ بِشَارَةٌ تَلَقَّاهَا النَّبِیُّوْنَ۔ ۹ یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَ مَعِیْ۔ ۱۰ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَ تَفْرِیْدِیْ۔ ۱۱ وَ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا یَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ ۱۲ وَ اَنْتَ وَجِیْهٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ ۱۳ اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِیْ۔ ۱۴ اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ وَ کُلَّمَا اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ۔ ۱۵ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ۔ ۱۶ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَكَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ۔ ۱۷ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَ هُمْ یُسْئَلُوْنَ۔ ۱۸ وَ کَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا۔ ۱۹ یَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنَ الْعِدَا وَیَسْطُوْ

لے ترجمہ۔ ۱ مَیں اس رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اس شخص کو ملامت کروں گا جو اس کو ملامت کرے اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ ۲ تیرا آسمان پر ایک درجہ اور ایک مرتبہ ہے اور نیز ان لوگوں کی نگاہ میں جو دیکھتے ہیں۔ ۳ اور تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔ ۴ اور انہوں نے کہا کہ کیا تُو ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے۔ اُس نے کہا کہ اس کی نسبت جو کچھ مَیں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ ۵ مَیں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ ۶ کچھ خوف مت کر کہ میرے رسول میرے قرب میں کسی سے نہیں ڈرتے۔ ۷ خدا کا امر آ رہا ہے پس تم جلدی مت کرو۔ ۸ یہ خوشخبری ہے جو قدیم سے نبیوں کو ملتی رہی ہے۔ ۹ اے میرے احمدؑ تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ ۱۰ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ (اور) ۱۱ تو مجھ سے بمنزلہ اس انتہائی قرب کے ہے جس کو دُنیا نہیں جان سکتی۔ ۱۲ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ ۱۳ مَیں نے تجھے اپنے لئے چنا۔ ۱۴ جس پر تو غضبناک ہو مَیں غضبناک ہوتا ہوں اور جن سے تو محبّت کرتا ہے مَیں بھی محبّت کرتا ہوں۔ ۱۵ خدا نے تجھے ہر ایک چیز میں سے چن لیا۔ ۱۶ اس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح بن مریم بنایا۔ ۱۷ وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا اور لوگ پوچھے جاتے ہیں۔ ۱۸ اور وعدہ پورا ہونا ہی تھا۔ ۱۹ خدا تجھے دشمنوں کے شر سے بچائے گا اور اس شخص

بِكُلِّ مَنْ سَطَا ۔ ۲۰ ذَالِكَ بِمَا عَصَوْا وَ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۔ ۲۱ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۔ ۲۲ يَا جِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۔ ۲۳ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ ۔ ۲۴ وَ هُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۔ ۲۵ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔ ۲۶ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۔ ۲۷ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۔ ۲۸ وَ امْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۔‘‘

(الوصیّت ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۷ حاشیہ)

۱۱۔ ’’خدا نے میرا دل اپنی وحیِ خفی سے اِس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے اُن شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجالانا ہوگا۔...... پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اِس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے......

دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اِس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیّت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصّہ اُس کے تمام ترکہ کا حسبِ ہدایت اِس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغِ احکامِ قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیّت میں اِس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اِس سے کم نہیں ہوگا......

تیسری شرط یہ ہے کہ اِس قبرستان میں دفن ہونے والا متّقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔‘‘ (الوصیّت ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۸ تا ۳۲۰)

۱۲۔ ’’میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے باقی ہر ایک مَرد ہو یا عورت اُن کو شرائط کی پابندی لازم ہوگی اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔‘‘

(ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیّت ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۷)

بقیہ ترجمہ۔ پر حملہ کرے گا جو تیرے پر حملہ کرتا ہے۔ ۲۰ کیونکہ وہ لوگ حد سے نکل گئے اور نافرمانی کی راہوں پر قدم رکھا ہے۔ ۲۱ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں۔ ۲۲ اے پہاڑو اور اے پرندو! میرے اِس بندہ کے ساتھ وجد اور رِقّت سے میری یاد کرو۔ ۲۳ خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے ۲۴ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہو جائیں گے۔ ۲۵ خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکوکار ہیں۔ ۲۶ وہ لوگ جو ایمان لائے اُن کے قدم اُن کے رَبّ کے نزدیک صداقت پر ہیں۔ ۲۷ تم سب پر اُس خدا کا سلام ہے جو رحیم ہے ۲۸ اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ (ترجمہ ماخوذ از حقیقۃ الوحی و تذکرۃ الشہادتین و الوصیّت ۔ شمس)

۲۳؍دسمبر ۱۹۰۵ء ''وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ ''[۱]

(بدر جلد ۱ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۲؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۹۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۵ مورخہ ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۶؍دسمبر ۱۹۰۵ء ''۱ یَا[۲] قَمَرُ یَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكَ۔[۳] ۲ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔ نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِیْ۔ ''

(بدر جلد ۱ نمبر ۴۱ مورخہ ۲۹؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳۱؍دسمبر ۱۹۰۵ء (الف) ''رؤیا۔ دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی قبر کے پاس تین اَور قبریں ہیں اور ایک قبر پر لال کپڑا[۴] ڈالا ہے۔''

(بدر جلد ۲ نمبر ۱ مورخہ ۵؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[۱] (ترجمہ) اور اپنے رَبّ کی نعمت کا ذکر کر۔ (بدر مورخہ ۲۲؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۹)

[۲] (ترجمہ) ۱ اے چاند اے سورج تو مجھ سے ہے اور مَیں تجھ سے ہوں۔ ۲ ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ وہ تیرے لئے نافلہ ہے۔ وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔ (بدر مورخہ ۲۹؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

[۳] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔'' یَا قَمَرُ یَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكَ یعنی اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ہے اور مَیں تجھ سے ہوں۔ اِس وحیِ الٰہی میں ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے چاند قرار دیا اور اپنا نام سورج رکھا۔ اِس سے یہ مطلب ہے کہ جس طرح چاند کا نور سورج سے فیض یاب اور مستفاد ہوتا ہے اسی طرح میرا نور خدا تعالیٰ سے فیض یاب اور مستفاد ہے۔ پھر دوسری دفعہ خدا تعالیٰ نے اپنا نام چاند رکھا اور مجھے سورج کر کے پکارا۔ اِس سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی جلالی روشنی میرے ذریعہ سے ظاہر کرے گا۔ وہ پوشیدہ تھا اب میرے ہاتھ سے ظاہر ہو جائے گا اور اس کی چمک سے دُنیا بے خبر تھی مگر اَب میرے ذریعہ سے اس کی جلالی چمک دنیا کی ہر ایک طرف پھیل جائے گی۔'' (تجلّیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۷)

[۴] (نوٹ از ناشر) حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ ایڈیٹر الحکم تحریر کرتے ہیں۔''لال کپڑے والی قبر کا نشان پورا ہو گیا'' دیر ہوئی الحکم میں رؤیا حضرت حجۃ اللہ کا شائع ہو چکا ہوا ہے کہ آپ نے بہشتی مقبرے میں تیسری قبر پر لال کپڑا دیکھا جس سے مراد یہ تھی کہ تیسری قبر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی قبر کے علاوہ عورت کی ہو گی۔ چنانچہ میاں مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی اہلیہ نے اس رؤیا کو پورا کر دیا جو ۲۳؍ستمبر ۱۹۰۶ء کو فوت ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں جگہ پائی۔ خدا مغفرت کرے۔'' (الحکم مورخہ ۲۴؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۶)

(ب) ’’ فرمایا۔ یہ جو رؤیا دیکھا گیا تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی قبر کے پاس دو[2] اور قبریں ہیں، وہ بھی پورا ہوا۔ ایک قبر الٰہی بخش صاحب ساکن مالیر کوٹلہ کی بنی اور دوسری چودھری[1] صاحب مرحوم کی بنی۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

یکم جنوری ۱۹۰۶ء ’’تین[2] بکرے ذبح کئے جائیں گے۔

فرمایا۔ ظاہر پر حمل کر کے آج ہم نے تین بکرے ذبح کرا دیئے ہیں۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۱ مورخہ ۵؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳؍جنوری ۱۹۰۶ء ’’اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ حَرَامٌ عَلٰی قَرْیَۃٍ اَهْلَکْنَاهَا اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ۔ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ۔‘‘[3]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱ مورخہ ۵؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۵؍جنوری ۱۹۰۶ء ’’وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ۔ وَ قُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔[4]

اِس سے پہلے دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ محمد حسین بٹالوی کو الہام ہوا ہے کہ قُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ۔ مَیں نے خیال

---

[1] یعنی چودھری الہ داد صاحب رضی اللہ عنہ ہیڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان (شمس)

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس رضی اللہ عنہ) یہ الہام بھی ایک دوسرے الہام ’’شَاتَانِ تُذْبَحَانِ‘‘ (براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳) کی طرح بدقسمت افغانستان کی خونی زمین میں پورا ہوا۔ امیر امان اللہ خان نے اپنے عہدِ حکومت میں باوجود کامل مذہبی آزادی کا اعلان کرنے اور احمدیوں کی حفاظت کا ذمہ لینے کے تین احمدیوں کو سنگسار کر دیا چنانچہ مولوی نعمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ ۳۱؍اگست ۱۹۲۴ء میں شہید ہوئے اور مولوی عبدالحلیم صاحب رضی اللہ عنہ اور قاری نور علی صاحب رضی اللہ عنہ ۱۲؍فروری ۱۹۲۵ء میں شہید کئے گئے۔ (الفضل ۲۱؍فروری ۱۹۲۵ء صفحہ ۱)

[3] (ترجمہ) مَیں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ جس گاؤں کو ہم نے ہلاک کر دیا اُن پر پھر واپس آنا حرام ہے اور ہم نے تجھ سے وہ بوجھ اُتار دیئے جنہوں نے تیری پیٹھ توڑی۔ (بدر مورخہ ۵؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[4] (ترجمہ از مرتّب) ہم نے تجھ سے وہ بوجھ اُتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی اور اس قوم کی جڑ کاٹی گئی جو ایمان نہیں لاتے۔

کیا کہ اس نے ہمارے مخالف ہماری جماعت کے متفرق ہونے کے بارے میں شائع کیا ہے بعد اس کے کچھ غنودگی ہوگئی۔ پھر الہام ہوا۔

قُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ يَا قَمَرُ يَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْكَ۔‘‘[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۵۴)

۱۰؍جنوری۱۹۰۶ء ۱۔ ’’اَللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ۔ يُنَجِّيْكَ مِنْ كَرْبِكَ۔‘‘[2]

۲۔ ’’ایک رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اس پر دستخط کر دو۔ مَیں نے کہا کہ مَیں نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا کہ پبلک نے کر دیئے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ مَیں پبلک میں نہیں یا کہا کہ پبلک سے باہر ہوں۔ ایک اَور بات بھی کہنے کو تھا کہ کیا خدا نے اِس پر دستخط کر دیئے ہیں۔ مگر یہ بات نہیں کی تھی کہ بیداری ہوگئی۔‘‘ (بدر جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۲؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲ مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۳؍جنوری۱۹۰۶ء ۱۔ ’’قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْ كُلَّ شَيْءٍ۔[3] ۲ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ هُمْ يَتَّقُوْنَ۔‘‘[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۵۴۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲ مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳
بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۹؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲۔ ۱ لَا يُقْبَلُ عَمَلٌ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ غَيْرِ التَّقْوٰى۔ ۲ زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ وَ نَهْدِمُ مَا يَعْمُرُوْنَ۔ ۳ عَفَتِ الدِّيَارُ كَذِكْرِيْ ۴ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ۔‘‘[5]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۵۴)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اُس قوم کی جڑ کاٹی گئی جو ایمان نہیں لاتے۔ اے چاند اے سورج تو مجھ سے ہے اور مَیں تجھ سے ہوں۔

[2] (ترجمہ) خدا ہر شے پر غالب ہے۔ تجھے تیرے کرب سے نجات دے گا۔ (بدر مورخہ ۱۲؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[3] (ترجمہ) ۱ تو کہہ دے اللہ۔ پھر سب چیزوں کو چھوڑ دے۔ یعنی اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ کر اور دوسرے کسی کی پرواہ نہ کر۔ (بدر مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

[4] (ترجمہ از مرتّب) ۲ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

[5] (ترجمہ از مرتّب) ۱ کوئی عمل تقویٰ کے بغیر ذرّہ بھر قبول نہیں کیا جائے گا۔ ۲ قیامت والا زلزلہ اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔ ۳ گھر مٹ جائیں گے جیسا کہ مَیں بتا چکا ہوں۔ ۴ کہہ دے کہ میرے رَبّ کو تمہاری پرواہ ہی کیا ہے اگر تم دعا نہیں کرو گے۔

۱۴؍جنوری۱۹۰۶ء ’’ ۱ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ۔ ۲ سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ۔
۳ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ یعنی یا تو قہری غلبہ کے وقت ہماری موت ہوگی جیسا کہ قہری غلبہ مکہ میں ہوا اور یا اس وقت ہماری موت ہوگی جبکہ طبعی جوش سے لوگ ہمارے تابع ہو جائیں گے گویا مدینہ کی سی حالت اس ملک کی ہو جائے گی اور اس طرح گویا ہم مدینہ میں مریں گے۔‘‘[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۵)

۱۵؍جنوری۱۹۰۶ء (الف) ’’ تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد ‘‘[2]

(بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۹؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳ مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) ’’صبح پیر کا دن ۱۵؍جنوری ۱۹۰۶ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ
امام الدین کی کنجنی بیوی گر پڑی ہوئی ہے۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۲)

---

۱ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور بدر مورخہ ۱۹؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں یہ الہامات مع تفصیل درج ہیں۔ بدر کی تحریر یوں ہے۔

’’خدا نے ابتداء سے مقدّر کر چھوڑا ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب رہیں گے۔ خدائے رحیم کہتا ہے کہ سلامتی ہے۔ یعنی خائب و خاسر کی طرح تیری موت نہیں ہے۔ اور یہ کلمہ کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں، اس کے یہ معنی ہیں کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی۔ جیسا کہ وہاں دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا اسی طرح یہاں بھی دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے۔ دوسرے یہ معنے ہیں کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی۔ خود بخود لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہو جائیں گے۔ فقرہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ مکہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور فقرہ سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ مدینہ کی طرف۔‘‘

۲ (ترجمہ از مرتّب) شاہِ ایران کے محل میں تزلزل پڑ گیا۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) چنانچہ اِس الہام کے بعد بالکل خلافِ توقع ایران میں جلد ہی شورِ بغاوت برپا ہوا اور مرزا محمد علی شاہِ ایران نے مجبوراً بتاریخ ۱۵؍جولائی ۱۹۰۹ء روس کے سفارت خانہ میں پناہ لی۔ آخر وہ تخت سے معزول کیا گیا اور پارلیمنٹ بنائی گئی۔ مفصّل دیکھیے ’’دعوۃ الامیر‘‘ تصنیف حضرت سیّدنا امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز۔ انوار العلوم جلد ۷ صفحہ ۵۲۳ تا ۵۲۵ شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ۔

۲۰؍جنوری ۱۹۰۶ء (الف) ’’يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ۔ وَ تَرَى الْاَرْضَ خَامِدَةً مُّصْفَرَّةً۔‘‘[۱][۲] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۵)

(ب) ’’وَ قَالُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا۔ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ۔‘‘ (الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

(ترجمہ) ’’اور کہیں گے کہ یہ خدا کا فرستادہ نہیں۔ کہہ میری سچائی پر خدا گواہی دے رہا ہے اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴)

۲۵؍جنوری ۱۹۰۶ء ’’۱ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ۔ ۲ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ۔‘‘[۳]

(بدر جلد ۲ نمبر ۴ مورخہ ۲۶؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴ مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

---

۱ (ترجمہ) اس دن آسمان ایک کھلا کھلا دُھواں لائے گا۔ یعنی آسمان ایک دُخانی صورت کا عذاب زمین پر نازل کرے گا اور تو زمین کو دیکھے گا کہ ایک مردہ سی ہوگئی ہے اور راکھ کی طرح بن گئی ہے اور اس پر بجائے سرسبزی کے زردی چھا گئی ہے۔ (بدر مورخہ ۲۶؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۶؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ الہام یوں درج ہے۔ وَ تَرَى الْاَرْضَ يَوْمَئِذٍ خَامِدَةً مُّصْفَرَّةً۔

۳ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) علاوہ دیگر معانی کے ظاہری رنگ میں بھی یہ الہام پورا ہوا چنانچہ بابو نصیر احمد صاحب کمسٹر یٹ ایجنٹ توپ خانہ بازار کیمپ انبالہ نے جو اپنی چشم دید شہادت الحکم میں شائع کرائی اس میں لکھتے ہیں کہ ’’۲۲؍فروری ۱۹۰۶ء کو بوقت ۴½ بجے شام (چھاؤنی انبالہ میں) پلیگ کارنٹین کے پاس سے دُھواں نکلنا شروع ہوا اور آسمان کی جانب روانہ ہوا۔ اس دُھوئیں میں اِس قدر روشنی تھی جیسے کہ بجلی کی روشنی ہوتی ہے اور ایسی گڑگڑاہٹ تھی کہ جیسے توپیں سر ہوتی ہیں۔ یہ دُھواں شمال سے اُٹھ کر جانبِ جنوب روانہ ہوا۔ اس کے راستہ میں ایک پختہ عمارت تھی جہاں چیچک کا ٹیکہ لگایا جاتا تھا اس کی چھت کو صاف اُڑا دیا۔

بس اسی پر خیر نہیں ہوئی وہاں سے یہ خدا کا زبردست نشان گورنمنٹ بوچڑی پر جا بِراجا۔ جو اس جگہ سے قریباً دو فرلانگ تھی اور اس پختہ عمارت کی چھت کو بالکل اُڑا دیا اور احاطہ کی ایک دیوار کو گرا دیا اور دو تین آدمیوں کو خفیف سی چوٹیں بھی آئیں۔ یہاں پر چار بیل گاڑی کھڑی تھیں جس میں تین کو اُلٹ دیا اور ایک عظیم الشان کیکر کو جڑ سے اُکھیڑ کر پھینک دیا اور سات آٹھ کیکروں کے تنے توڑ دیئے۔ ترازو جو اس جگہ گڑا ہوا تھا اس کا ایک پلڑا قریب ایک فرلانگ باہر کھیت میں گرا۔ اس کے بعد پولیس کی چوکی کے برآمدہ کو گرا کر یہ دُھواں غائب ہوگیا۔‘‘

(خط نصیر احمد صاحب محررہ مورخہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۶ء۔ الحکم مورخہ ۱۰؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲۵؍جنوری ۱۹۰۶ء ”سَفِیْنَۃٌ وَّسَکِیْنَۃٌ۔“[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۵)

۲۶؍جنوری ۱۹۰۶ء ”دیکھا کہ ایک مربع شکل کا صندوق ہے جس میں دو خانے ہیں۔ ایک خانہ میں موت ایک عورت کی شکل میں بیٹھی اور دوسرے خانہ میں اس کی لڑکی ہے۔ وہ عورت مجھے تلاش کرتی ہے اور وہ صندوق گاڑی کی طرح چلتا ہے۔ مَیں نے اس کو اشارے سے کہا کہ کچھ تاخیر کرو۔ تب وہ مَتامّل سی رہ گئی۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲۷؍جنوری ۱۹۰۶ء (الف) ”میں نے دیکھا مولوی محمد علی صاحب انگریزی میں انگریزوں کے لہجہ میں کچھ پڑھ رہے ہیں اور بار بار پڑھتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ **اے وَرڈ اینڈ ٹو گرلز**[۲]۔

ترجمہ۔ ایک کلام اور دو لڑکیاں۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۵)

(ب) ”ایک کتاب دکھلائی گئی اس پر لکھا تھا۔ **لائف**۔“[۳]

(بدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

---

[۱] (ترجمہ) کشتی اور سکینت (بدر مورخہ ۲؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں اس الہام کی تاریخ ۲۶؍جنوری ۱۹۰۶ء درج ہے۔ علاوہ ازیں بدر میں مزید تحریر ہے کہ ”فرمایا: دل میں ان مشکلات کا خیال تھا جو سلسلہ حقہ کی راہ میں ہیں تو یہ الہام ہوا۔“

[۲] A word and two girls

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں یہ الہام مع خواب الفاظ کے اختلاف سے درج ہے۔ بدر کی تحریر یوں ہے۔ ۱۔ ”الہام ہوا۔ وَرڈ اینڈ ٹُو گرلز

۲۔ خواب میں دیکھا کہ گویا ایک انگریز مذکورہ بالا الفاظ بار بار بولتا ہے۔ پھر جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ انگریز نہیں بلکہ وہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے ہیں جو وہ الفاظ بول رہے ہیں۔ اور پھر یہی الہام انگریزی میں ہوا اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی۔ یعنی یہ کہ ایک کلام اور دو لڑکیاں“

[۳] Life ترجمہ۔ زندگی

(نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں خواب کے الفاظ یہ ہیں۔

”رؤیا میں دیکھا کہ ایک کتاب ہے میں نے چاہا کہ اس کا نام پڑھوں تو لکھا ہوا تھا۔ لائف۔ اس کے اندر نقشہ وغیرہ ہے۔“

۲۸؍جنوری ۱۹۰۶ء الہام۔’’۲۵؍فروری کے بعد جانا ہوگا۔‘‘[1]

(بدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴ مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲۹؍جنوری ۱۹۰۶ء ’’خواب میں دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے اور زلزلہ شدید ہے لیکن نقصان کچھ نہیں ہوا اور ہم اُٹھ کر ایک طرف کو چلے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بیداری ہے۔ اس کے بعد بیداری ہوئی۔ تب مَیں نے کہا کہ یہ خواب تھی۔‘‘ (بدر[2] جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

یکم فروری ۱۹۰۶ء ۱۔ ’’ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ۔[3]

۲۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

۳۔ وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ۔[4]

۴۔ ۲۵؍فروری ۱۹۰۶ء کے بعد جانا ہوگا۔

(کاپی الہامات[5] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

---

[1] (نوٹ) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے اس الہام کو حضرت سیّدہ اُمِّ طاہر احمد پر چسپاں فرماتے ہوئے فرمایا۔

’’اُمّ طاہر کی بیماری اور وفات کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات میں بھی ذکر آتا ہے۔ مَیں جب ہوشیار پور گیا تو رستہ میں میرا ذہن اس الہام کی طرف منتقل ہوا کہ ’’۲۵؍فروری کے بعد جانا ہوگا۔‘‘ ہم نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح جلدی انہیں دوسرے ہسپتال میں منتقل کر دیا جائے۔ مَیں نے کرایہ پر کوٹھی لینے کی بھی بڑی کوشش کی مگر کسی دوسری جگہ منتقل ہونے کے سامان میسر نہ آسکے۔ آخر ۲۵؍فروری کو سرگنگا رام ہسپتال میں اُن کے داخلہ کا انتظام ہوا اور ۲۶؍فروری کو ہم انہیں لے گئے۔‘‘ (الفضل مورخہ ۹؍اپریل ۱۹۴۴ء صفحہ ۳)

[2] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں بھی یہ خواب باختلافِ الفاظ درج ہے۔

[3] (ترجمہ) اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی۔ یعنی ایک زلزلہ آیا اس کے بعد ایک اَور آنے والا ہے۔

(بدر مورخہ ۹؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[4] (ترجمہ) اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہے وہی زمین میں ٹھہرے گی۔ یعنی جو انسان خلقت کو فائدہ پہنچانے والے ہیں ان کو زندگی عطا کی جاوے گی۔ (بدر مورخہ ۹؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[5] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۹؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱ پر الہامات نمبر ۱ و ۲ و ۳ مندرج ہیں جبکہ الہام ’’۲۵؍فروری ۱۹۰۶ء کے بعد جانا ہوگا‘‘ درج نہیں۔

۳؍فروری ۱۹۰٦ء ’’اُٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔‘‘

(کاپی الہامات[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵٦)

۵؍فروری ۱۹۰٦ء روز دوشنبہ عید اضحی حضرت اقدس نے رؤیا دیکھا کہ ’’میاں محمد اسحٰق پسر حضرت میر ناصر نواب صاحب اور صالحہ بی بنت صاحبزادہ منظور محمد کے باہمی[۲] تعلق نکاح کی طیاری ہو رہی ہے۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ٦ مورخہ ۹؍فروری ۱۹۰٦ء صفحہ ۵ زیرِ عنوان ’’بَارَكَ اللّٰه‘‘)

۷؍فروری ۱۹۰٦ء ’’۱ اِک دانہ کس کس نے کھانا۔ ۲ یُخْرِجُ هَمَّهٗ وَ غَمَّهٗ دَوْحَةَ اِسْمٰعِيْلَ۔[۳]
۳ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كُنْتُ لَا اَعْرِفُكَ۔ اے نبی اللہ میں تم کو پہچانتی نہیں تھی۔‘‘

(کاپی الہامات[۴] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵٦)

۸؍فروری ۱۹۰٦ء ’’خواب میں دیکھا گیا تھا کہ ہمارے باغ کے قریب ایک نہر رواں ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ اب باغ جلد چند روز میں پرورش پا جائے گا اور اگر پانی بھی نہ ملے گا تب بھی سرسبز ہو جاوے گا۔ میرے نزدیک اس کی تعبیر یہ ہے کہ باغ سے مراد اپنی جماعت ہے اور نہر سے مراد نصرت اور تائیدِ الٰہی ہے

---

[۱] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۹؍فروری ۱۹۰٦ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰؍فروری ۱۹۰٦ء صفحہ ۱۱ میں اس الہام کی تفصیل میں تحریر ہے۔

’’رات کے ۳ بجے کے قریب جبکہ بادل نہایت زور سے گرج رہا تھا۔ الہام ہوا۔

اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔

فرمایا۔ اس وقت ہمارا شغل یہی ہوگا کہ نمازیں پڑھیں اور خدا کی عبرت کا نظارہ دیکھیں۔‘‘

[۲] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) چنانچہ اسی روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے مسجدِ اقصیٰ میں اس نکاح کا اعلان فرمایا۔ (بدر مورخہ ۹؍فروری ۱۹۰٦ء صفحہ ۵)

[۳] (ترجمہ از بدر) ۲ اس کا ہمّ اور غم باہر نکال دے گا۔ اسمٰعیل کے درخت کو۔

[۴] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰؍فروری ۱۹۰٦ء صفحہ ۱۱ اور بدر مورخہ ۱٦؍فروری ۱۹۰٦ء صفحہ ۲ میں یہ الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔ الحکم میں الہام نمبر ۲ کے بعد ’’فَاَخْفِهَا حَتّٰى تَخْرُجَ‘‘ کے الفاظ بھی ہیں (یعنی اس کو پوشیدہ رکھ یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جاوے) جبکہ بدر میں یہی جملہ یوں درج ہے۔ ’’فَاَخْفِهَا حَتّٰى يَخْرُجَ۔‘‘ (بدر میں ’’يَخْرُجَ‘‘ لکھا ہے جو سہو کاتب معلوم ہوتا ہے۔ شمس) نیز الہام نمبر ۳ کے الفاظ بدر و الحکم میں یوں ہیں۔ ’’زمین کہتی ہے يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كُنْتُ لَا اَعْرِفُكَ۔‘‘

جوشاخوں کے رنگ میں ظاہر ہوگی۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۷ مورخہ ۱٦ رفروری ۱۹۰٦ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ٦ مورخہ ۱۷ رفروری ۱۹۰٦ء صفحہ ۱)

۹ رفروری ۱۹۰٦ء ۱۔ ’’وحی الٰہی۔ زلزلہ آنے کو ہے۔ رَبِّ لَا تُرِنِیْ مَوْتَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ۔[1] بعد اس کے الہام ہوا۔ جس سے تو بہت پیار کرتا ہے میں اُس سے بہت پیار کروں گا اور جس سے تو ناراض ہے میں اُس سے ناراض ہوں گا۔ یعنی تیرا کسی سے محبت کرنا اس کو ایسی آفت سے بچائے گا اور تیرا کسی سے ناراض ہونا اس کو ایسی آفت میں مبتلا کرے گا۔ پھر الہام ہوا۔ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ یعنی جس طرف تیرا مونہہ ہوگا اسی طرف خدا بھی مونہہ کرے گا یعنی جس سے تجھے محبت ہوگی خدا بھی اس سے محبت کرے گا اور اسے بچائے گا۔ پھر الہام ہوا۔ خدا نے تیری ساری باتیں پوری کر دیں۔ یعنی خدا تمام کام تیری مراد کے موافق کرے گا۔

اور پھر الہام ہوا وَ اِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ[2] اور پھر الہام ہوا۔ قُلْ اِنَّ صَلٰوتِىْ وَنُسُكِىْ وَ مَحْيَاىَ وَ مَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔[3] اور پھر زلزلہ کی طرف اشارہ کر کے الہام ہوا۔ اِكْرَامٌ مَعَ الْاِنْعَامِ۔‘‘[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۸)

۲۔ ’’در کلام تو چیزی ست کہ شعراء را دران دخلی نیست۔ كَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ كَرِيْمٍ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ٦۲)

(ترجمہ) تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵، ۱۰٦)

۱۰ رفروری ۱۹۰٦ء ’’دیکھا کہ ایک جماعتِ کثیر میرے پاس کھڑی ہے۔ ایک حاکم آیا اور اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ کیوں اس جماعت کو منتشر نہ کیا جاوے؟ مَیں نے کہا کہ اس جماعت میں کوئی مخالفت نہیں

---

[1] (ترجمہ) اے میرے ربّ ان میں سے کسی کی موت مجھے نہ دکھلا۔ (بدر مورخہ ۱٦ رمارچ ۱۹۰٦ء صفحہ ۲)

[2] (ترجمہ از مرتّب) اور یا تو ہم بعض وہ عذاب کی پیشگوئیاں تیری زندگی میں پوری کر کے دکھلا دیں گے جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے اور یا تجھے وفات دے دیں گے اور بعد میں سب کچھ پورا کر دیں گے۔

[3] (ترجمہ از ناشر) تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

[4] (ترجمہ) خدا ایک عزت دے گا جس کے ساتھ ایک انعام ہوگا۔ (بدر مورخہ ۱٦ رمارچ ۱۹۰٦ء صفحہ ۲)

صرف تعلیم پاتے ہیں۔ پھر اس حاکم نے کہ گویا وہ ایک فرشتہ تھا آسمان کی طرف منہ کر کے ایک دو باتیں کیں جو سمجھ میں نہیں آئیں۔ پھر اُس نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ سلام، اور چلا گیا۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۷ مورخہ ۱۶؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۶ مورخہ ۱۷؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۱؍فروری ۱۹۰۶ء ’’الہام۔ ۱ پہلے بنگالہ[۱] میں جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب اُن کی دلجوئی ہوگی۔‘‘[۲]

۲ کرنسی نوٹ۔

اوّل ایک کتاب[۳] دکھلائی گئی پھر الہام ہوا۔ دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہوگیا۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۱۹۰۶ء ’’ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيَاتِنَا عَجَبًا ۔ ‘‘[۴]

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۶ مورخہ ۱۷؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۳؍فروری ۱۹۰۶ء[۵] روز سہ شنبہ ’’رَبِّ اشْفِ زَوْجَتِيْ وَاجْعَلْ لَّهَا بَرَكَاتٍ فِي السَّمَآءِ

---

۱ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور بدر مورخہ ۱۶؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں ’’بنگالہ میں‘‘ کی بجائے ’’بنگالہ کی نسبت‘‘ کے الفاظ درج ہیں۔

۲ (نوٹ از سید عبدالحی) ۱۹۰۵ء میں بنگالہ کی جو تقسیم ہوئی تھی وہ اس کی دلآزاری کا باعث بنی۔ آخر جارج پنجم نے اس الہام سے پانچ سال بعد وہ تقسیم منسوخ کر دی جو بنگالیوں کی دلجوئی کا باعث بنی۔

۳ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۶؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ پر تحریر ہے۔ ’’پھر ایک کتاب مجھے دی گئی گویا وہ کرنسی نوٹ تھے۔ اور پھر الہاماً میری زبان پر جاری ہوا۔ ’’دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہوگیا۔‘‘ فرمایا۔ اخبار سے مراد خبر ہے۔‘‘

۴ (ترجمہ از مرتّب) کیا تیرا خیال ہے کہ کہف اور رقیم والے ہمارے عجیب نشانات میں سے تھے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) چونکہ اِس الہام کے سَن کی تعیین نہیں ہوسکی اِس لئے سنِ اشاعت کے لحاظ سے اِسے یہاں درج کیا گیا۔

۵ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۳؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام کی تاریخ ۱۶ فروری درج ہے نیز الہام کے الفاظ یہ ہیں۔ رَبِّ اشْفِ زَوْجَتِيْ هٰذِهٖ وَاجْعَلْ لَّهَا بَرَكَاتٍ فِي السَّمَآءِ وَبَرَكَاتٍ فِي الْاَرْضِ۔

وَ فِی الْاَرْضِ۔ ‘‘[1] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۱۶؍فروری ۱۹۰۶ء ’’ تَکْفِیْکَ ھٰذِہِ الْاِمْرَأَۃُ۔ ‘‘[2] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۱۸؍فروری ۱۹۰۶ء ’’اِنِّیْ مَعَ الَّذِیْنَ ھُمْ یَھْتَدُوْنَ۔ اَیْ یَاْتُوْنَ اِلَی اللّٰہِ حَنِیْفًا کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ قُلْ بَلْ مِلَّۃَ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا۔‘‘[3] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۱۹؍فروری ۱۹۰۶ء ’’دیکھا کہ منظور محمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہیں کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے۔ تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا۔

’’ بشیرُ الدَّولہ ‘‘

فرمایا۔ کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہیں کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے۔ ممکن ہے کہ بشیر الدَّولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے پیدا ہوگا جس کا پیدا ہونا موجبِ خوشحالی اور دولتمندی ہوجائے اور یہ بھی قرینِ قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبال منداور صاحبِ دولت ہو لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا۔ خدا نے کوئی وقت ظاہر نہیں فرمایا۔ ممکن ہے کہ جلد ہو یا خدا اِس میں کئی برس کی تاخیر ڈال دے۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۸ مورخہ ۲۳؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۰؍فروری ۱۹۰۶ء روز دوشنبہ ’’ عورت[4] کی چال۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اے میرے ربّ میری بیوی کو شفا بخش اور اسے آسمانی برکتیں اور زمینی برکتیں عطا فرما۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) یہ عورت تجھے کافی ہے۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) مَیں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جو ہدایت پاتے ہیں۔ یعنی خدا کی طرف یکسر ہوکر آتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تُو کہہ دے (نہیں) بلکہ ابراہیم حنیف کی امّت ہو جاؤ (یہی ہدایت کا موجب ہے)

[4] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور بدر مورخہ ۲۳؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں اس الہام کی تاریخ ۱۹؍فروری ۱۹۰۶ء درج ہے۔ علاوہ ازیں تحریر ہے کہ

’’یہ خیال گزرتا ہے۔ واللہ اَعلم کہ کوئی شخص زنانہ طور پر مکر کرے۔ یعنی مردِ میدان بن کر کارروائی نہ کرے بلکہ چھپ کر عورتوں کی طرح کوئی نقصان پہنچانا چاہے جس کا نتیجہ آخر بریّت ہو۔ مگر یہ صرف اجتہادی رائے ہے۔ اللہ تعالیٰ

۲ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ ۳ بریّت ۔ ۴ اِذْ كَفَفْتُ عَنْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ۔[ل]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۷)

بقیہ حاشیہ۔ بہتر جانتا ہے اس کے کیا معنے ہیں۔ ایک مَردوں کی چال ہوتی ہے اور ایک زنانہ چال ہوتی ہے جو گمنام ہو کر کوئی بدی کرتا ہے یا عورت کی طرح چھپ کر کوئی حملہ کرتا ہے اور آخری فقرے کے یہ معنے ہیں کہ فرعون کے شر سے ہم نے بنی اسرائیل کو بچا لیا۔''

(نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) اِس الہام کی پیشگوئی کا ایک ظہور جو واقعات کے رنگ میں آنکھوں کے سامنے آیا وہ بھی ہے جو حضرت قاضی عبد الرحیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مکتوب سے معلوم ہوتا ہے۔ چراغدین جمونی کی وفات پر حضرت مفتی صاحبؓ نے قاضی صاحبؓ کو بعض امور تحقیق طلب کے متعلق تفصیلات دریافت کرنے کے لئے لکھا۔ انہوں نے بعد تحقیق مفصل خط بھیج دیا جس میں چراغدین کی بیوی کے متعلق بھی الفاظِ ذیل لکھ دیئے۔ ''اس کی عورت پر لوگ یاری آشنائی کے الزام لگاتے تھے۔ ممکن ہے کہ وہ اس کی زندگی میں ہی خراب ہو۔'' یہ خط بدر ۱۹؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں شائع ہو گیا۔ اِس خط کے شائع ہونے پر معاندین نے قاضی صاحبؓ کے خلاف بھی ہتک عزت کا مقدمہ کھڑا کرنا چاہا اور پیروی مقدمہ کے لئے ایک بڑی کمیٹی مقرر ہوئی۔ اس پر قاضی صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں تفصیل دیتے ہوئے دعا کے لئے لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ ۱۹؍فروری کا الہام ''عورت کی چال۔ ایلی ایلی لما سبقتانی'' شاید یہی چال نہ ہو۔ حضور اقدسؑ نے اس خط پر اپنے دستِ مبارک سے رقم فرمایا۔ ''اِس خط کو بہت محفوظ رکھا جائے اور اس کا جواب لکھ دیا جاوے کہ اب صبر سے خدا تعالیٰ پر توکل کریں۔ دعا کی جائے گی۔''

(پھر) اس مقدمہ کے متعلق یوں ہوا کہ عین اس تاریخ کو جس دن دعویٰ ہونا تھا اور سب تیاری ہر طرح سے مکمل ہو چکی تھی اس دن علی الصبح پتہ لگا کہ وہ عورت اپنے آشنا کے ساتھ غائب ہو گئی اور اس طرح ان مخالفوں کی ساری کارستانی پر پانی پھر گیا اور میرے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیتِ دعا اور حضورؑ کی توجہ کی برکت کا ایک روشن نشان ظاہر ہوا۔

(تفصیلی حالات کے لئے دیکھیے اصحابِ احمد جلد ۶ صفحہ ۱۴۱ تا ۱۴۶۔ طبع اوّل مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

ل (ترجمہ از مرتّب) ۲ اے خدا! اے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ ۳ بریّت ۔ ۴ اور یاد کرو جب مَیں نے بنی اسرائیل سے (دشمن کو) باز رکھا۔

۲۳؍ فروری۱۹۰۶ء (الف) ’’دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ۔
اس کی تشریح میں خواب میں دیکھا کہ کوئی عورت کہتی ہے کہ میری بیوی ناگہانی طور پر فوت ہوگئی۔‘‘
(کاپی الہامات[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۸)

(ب) ’’نواب محمد علی خان صاحب رئیس کوٹلہ مالیر کی نسبت میرے پر خدا تعالیٰ نے یہ ظاہر کیا کہ اُن کی بیوی عنقریب فوت ہو جائے گی اور موت کی خبر دے کر یہ بھی فرمایا کہ

دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ

...... اور یہ اُس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی تھی جبکہ نواب صاحب موصوف کی بیوی بہر طرح تندرست اور صحیح وسالم تھی۔ پھر تخمیناً چھ ماہ کے بعد نواب محمد علی خان صاحب کی بیوی کو سِل کی مرض ہوگئی...... آخر رمضان ۱۳۲۴ھ میں وہ مرحومہ اُسی مرض سے اِس ناپائیدار دُنیا سے گزر گئیں۔ اِس پیشگوئی سے نواب صاحب کو بھی قبل از وقت خبر دی گئی تھی۔‘‘ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۴، ۴۳۵)

۲۴؍فروری۱۹۰۶ء ’’ شُد جہانِ عشق بَروَے آشکار‘‘[۲]
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۸)

۲۵؍فروری۱۹۰۶ء ’’اس الہام[۳] کے علاوہ مرحومہ[۴] کے متعلق حضرت اقدسؑ کو ایک الہام یہ بھی ہوا تھا کہ

امۃ الحفیظ

اور اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس الہام میں حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا کے وعدے

۱؎ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور بدر مورخہ ۲؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں اس الہام کی تاریخ ۲۵؍فروری درج ہے۔ بدر کی تفصیل الحکم کی نسبت قدرے مختلف ہے جو یہ ہے۔
’’رؤیا میں دیکھا کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں میں سے کسی گھر کی ہے، آئی ہے اور کہتی ہے کہ میری بیوی یکا یک مر گئی۔ یہ سُن کر مَیں اُٹھا ہوں کہ اپنے گھر میں اطلاع کروں کہ پہلا الہام پورا ہوگیا اور پگڑی اور عَصا ہاتھ میں لیا اور چلنے کو تھا کہ بیداری ہوگئی۔‘‘
۲؎ (ترجمہ از مرتّب) عشق کا جہان اس پر ظاہر ہوا۔ ۳؎ یعنی الہام ’’دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ‘‘ (شمس)
۴؎ یعنی نواب محمد علی خان صاحبؓ کی بیوی۔ (شمس)

سچے ہیں۔مگر اِس جگہ یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ حفاظت سے مراد حفاظتِ جسم ہے یا حفاظتِ روح۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۴ مورخہ یکم ر نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

۱۹۰۶ء[۱] ’’پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ موسمِ بہار میں ایک اَور غیر معمولی زلزلہ آئے گا اور ۲۵ ر فروری ۱۹۰۶ء کے بعد آئے گا چنانچہ ۲۷ ر فروری ۱۹۰۶ء کا دن گزرنے کے بعد رات کو بوقت ڈیڑھ بجے وہ زلزلہ آیا جس سے بہت سے گھر مسمار ہوئے اور بہت سی جانیں ضائع ہوئیں۔‘‘

(اشتہار ۲۹ ر اپریل ۱۹۰۶ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۸۶، ۳۸۷ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

یکم مارچ ۱۹۰۶ء ’’خدا نے یہ وحی میرے پر نازل کی جس کے یہ الفاظ ہیں۔

زلزلہ آنے کو[۲] ہے۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنے کو ہے اور یہ زلزلہ اُس کا پیش خیمہ ہے جو پیشگوئی کے مطابق پورا ہوا۔‘‘

(اشتہار زلزلہ کی پیشگوئی ۲ ر مارچ ۱۹۰۶ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۸۷ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۷ ر مارچ ۱۹۰۶ء ’’هَا اِنِّیْ اٰثَرْتُكَ۔‘‘[۳]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۰ مورخہ ۹ ر مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۸ مورخہ ۱۰ ر مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۸ ر مارچ ۱۹۰۶ء (الف) ’’زلزلہ کے متعلق دعا کی گئی تھی کہ کب آوے گا۔ الہام ہوا۔

عَلٰی اُصُوْلِهِ الْقَدِیْمِ۔ پھر الہام ہوا۔ رَبِّ لَا تُرِنِیْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔‘‘[۴]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۸)

۱؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) چونکہ اِس الہام کی تاریخ نزول معلوم نہیں ہو سکی اِس لئے ۲۵ ر فروری ۱۹۰۶ء کے ذِکر کی مناسبت سے اسے یہاں رکھا گیا۔

۲؎ اس الہام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ’’اِس کے معنے یہ ہیں کہ اِسی زلزلہ کو جو ہوا، اصل زلزلہ نہ سمجھو بلکہ سخت زلزلہ آنے کو ہے۔‘‘ (بدر مورخہ ۲ ر مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم مورخہ ۱۰ ر مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳؎ (ترجمہ) خبردار ہو! مَیں نے تجھے چن لیا۔ (بدر مورخہ ۹ ر مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۴؎ (ترجمہ از مرتّب) اس کے قدیم دستور کے مطابق۔ اے میرے ربّ مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھلا۔

(ب) ''۱ يُرِيْكُمُ[1] اللّٰهُ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔ ۲ اُرِيْكَ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔ ۳ وَيَسْئَلُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِيْ وَ رَبِّيْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ۔ وَلَا يُرَدُّ عَنْ قَوْمٍ يُّعْرِضُوْنَ۔ ۴ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ مُّبِيْنٌ۔ ۵ وَيَسْئَلُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِيْ وَ رَبِّيْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ۔ ۶ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ مُّبِيْنٌ۔ ۷ وَلَا يُرَدُّ عَنْ قَوْمٍ يُّعْرِضُوْنَ۔ ۸ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَكَ مُقَامًا مَّحْمُوْدًا۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰۶، ۳۰۵)

۹/مارچ ۱۹۰۶ء ''۱ زلزلہ آنے کو ہے۔ ہمارے لئے عید کا دن۔

۲ رَبِّ لَا تُرِنِيْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔ رَبِّ لَا تُرِنِيْ مَوْتَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ۔''[2]

۳ جس سے تو بہت پیار کرتا ہے مَیں اس سے بہت پیار کروں گا اور جس سے تو ناراض ہے مَیں اس سے ناراض ہوں گا۔

یعنی تیرا کِسی سے محبّت کرنا اس کو ایسی آفت سے بچائے گا۔ تیرا کسی سے ناراض ہونا اس کو ایسی آفت میں مبتلا کرے گا۔

۴ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔[3]

یعنی جس سے تجھے محبّت ہوگی خدا بھی اس سے محبّت کرے گا اور اُسے بچائے گا۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ۱ اللہ تمہیں وہ زلزلہ دکھائے گا جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ ۲ مَیں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا۔ ۳ اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا وہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں میرے رَبّ کی قَسم یہ یقیناً سچ ہے اور اِعراض کرنے والی قوم سے وہ عذاب نہیں ٹلے گا۔ ۴ خدا سے مدد اور کھلی فتح۔ ۵ اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا وہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں میرے رَبّ کی قسم یہ یقیناً سچ ہے اور اِعراض کرنے والی قوم سے وہ عذاب نہیں ٹلے گا۔ ۶ خدا سے مدد اور کھلی فتح۔ ۷ اور اِعراض کرنے والی قوم سے وہ عذاب نہیں ٹلے گا۔ ۸ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھے مقامِ محمود پر مبعوث کرے۔

[2] (ترجمہ) اے میرے ربّ مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھلا۔ اے میرے ربّ ان میں سے کسی کی موت مجھ کو نہ دکھلا۔ (بدر مورخہ ۱۶/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[3] (ترجمہ) جس طرف تمہارا منہ ہوگا اسی طرف خدا بھی منہ کرے گا۔ (بدر مورخہ ۱۶/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۵ خدا نے تیری ساری باتیں پوری کر دیں۔

یعنی خدا تمام کام تیری مراد کے موافق کرے گا۔

٦ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ۔[۱]

یاد رہے کہ قرآن کریم کے طرزِ بیان کے موافق اِس آیت کے یہ معنے ہیں کہ میری زندگی میں مخالفین کو بشرط نہ کرنے توبہ کے ان کی زبان درازیوں اور شوخیوں کی کچھ سزا دے گا کیونکہ انہوں نے تقویٰ سے کام نہ کیا۔

٧ قُلْ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔[۲]

اور پھر زلزلہ کی طرف اشارہ کر کے یہ الہام ہوا۔

٨ رَبِّ اَرِنِيْ اٰيَةً مِّنَ السَّمَآءِ۔ اِكْرَامٌ مَّعَ الْاِنْعَامِ۔''[۳]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶؍ مارچ ۱۹۰٦ء صفحہ ۲۔ الحکم ضمیمہ مورخہ ۱۰؍ مارچ ۱۹۰٦ء)

۱۹۰٦ء ''وہ فرماتا ہے کہ مَیں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔ یعنی کسی جوتشی یا مُلہم یا خواب بین کو اُس وقت کی خبر نہیں دی جائے گی بجز اس قدر خبر کے جو اُس نے اپنے مسیح موعود کو دے دی یا آئندہ اس پر کچھ زیادہ کرے۔ ان نشانوں کے بعد دنیا میں ایک تبدیلی پیدا ہوگی اور اکثر دل خدا کی طرف کھینچے جائیں گے اور اکثر سعید دلوں پر دنیا کی محبّت ٹھنڈی ہو جائے گی اور غفلت کے پردے درمیان سے اُٹھا دیئے جائیں گے اور حقیقی اسلام کا شربت اُنہیں پلایا جائے گا۔'' (تجلّیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹٦)

---

[۱] (ترجمہ) اور وہ تمام عذاب کہ مخالفین، منکرین، ظالمین کے لئے خدا کا وعدہ ہے۔ خدا یا تو ان میں سے کچھ تجھے دکھلا دے گا اور یا تجھے وفات دے گا۔ اور بعد میں وہ سب کچھ پورا کرے گا۔ (بدر مورخہ ۱٦؍ مارچ ۱۹۰٦ء صفحہ ۲)

[۲] (ترجمہ) کہو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا محض خدا کے لئے ہے جو ربّ العالمین ہے نہ کسی اَور کام کے لئے۔ (بدر مورخہ ۱٦؍ مارچ ۱۹۰٦ء صفحہ ۲)

[۳] (ترجمہ) اے میرے ربّ! مجھے آسمان سے ایک نشان دکھلا۔ اس نشان کے ظہور کے وقت خدا ایک عزت دے گا جس کے ساتھ ایک انعام ہوگا۔ (بدر مورخہ ۱٦؍ مارچ ۱۹۰٦ء صفحہ ۲)

۱۱؍مارچ ۱۹۰۶ء ”چُو دَورِ خسروی آغاز کردند مسلماں را مسلماں باز کردند“[۱]

دَورِ خسروی سے مراد اِس عاجز کا عہدِ دعوت ہے مگر اِس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو مجھ کو دی گئی۔ خلاصہ معنے اِس الہام کا یہ ہے کہ جب دَورِ خسروی یعنی دَورِ مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے ششم ہزار کے آخر میں شروع ہوا جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں نے پیشگوئی کی تھی تو اُس کا یہ اثر ہوا کہ وہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے وہ حقیقی مسلمان بننے لگے جیسا کہ اَب تک چار لاکھ کے قریب بن چکے ہیں۔“ (تجلّیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۶، ۳۹۷)

۱۲؍مارچ ۱۹۰۶ء ”۱ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ ۲ وَلِنَجْعَلَ لَکَ سُھُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ ۳ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔[۲] ۴ فِیْ کُلِّ حَالٍ مِّنَ الصَّالِحِیْنَ۔“[۳] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹)

۱۳؍مارچ ۱۹۰۶ء ”۱ مردوں کو جتنے چاہو ساتھ لے جاؤ مگر عورتیں نہ جائیں۔ ۲ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ۔ ۳ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہُ۔ ۴ سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔“[۴]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹
بدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۹ مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[۱] (ترجمہ از ناشر) جب (ہمارا) شاہی زمانہ شروع ہوا تو مسلمانوں کو دوبارہ مسلمان کیا گیا۔

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۶؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ و الحکم مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹ پر بھی یہ شعر درج ہے۔ کاپی الہامات میں اس الہامی شعر کے بعد درج ہے کہ
”اگر تمام دنیا ایک طرف ہو جائے اور میں ایک طرف ہو جاؤں تب بھی میں اپنے زندہ خدا کا دامن نہیں چھوڑوں گا۔“

[۲] (ترجمہ) ۱ مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ ۲ اور تا کہ ہر بات میں تیرے واسطے ہم آسانی کر دیں۔ ۳ تحقیق تیرا ربّ کرنے والا ہے جو کچھ کہ چاہے۔ (بدر مورخہ ۱۶؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[۳] (ترجمہ از مرتّب) ۴ وہ ہر حال میں صالحین میں سے ہے۔

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۶؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں الہام ”فِیْ کُلِّ حَالٍ مِّنَ الصَّالِحِیْنَ۔“ درج نہیں۔

[۴] (ترجمہ) ۲ تحقیق ہم نے تجھے کوثر عطا کیا۔ پس نماز پڑھ اپنے ربّ کے لئے اور قربانی کر۔ تحقیق تیرا دشمن بے نسل ہے۔ ۳ اگر مشرکین میں سے کوئی تیری پناہ چاہے تو اُسے پناہ دے ۴ ان کے لئے برابر ہے کہ تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے۔ وہ نہیں ایمان لائیں گے۔ (بدر مورخہ ۱۶؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۱۳/ مارچ ۱۹۰۶ء ’’خواب میں دیکھا کہ میر ناصر نواب صاحب اپنے ہاتھ پر ایک درخت رکھ کر لائے ہیں جو پھل دار ہے اور جب مجھ کو دیا تو وہ ایک بڑا درخت ہو گیا جو بیدانہ تُوت کے درخت کے مشابہ تھا اور نہایت سبز تھا اور پھلوں اور پھولوں سے بھرا ہوا تھا اور پھل اس کے نہایت شیریں تھے اور عجیب تر یہ کہ پھول بھی شیریں تھے مگر معمولی درختوں میں سے نہیں تھا۔ ایک ایسا درخت تھا کہ کبھی دُنیا میں دیکھا نہیں گیا۔ مَیں اُس درخت کے پھل اور پھول کھا رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔

میری دانست میں میر ناصر سے مراد خدائے ناصر ہے کہ وہ ایک ایسے عجیب طور سے مدد کرے گا جو فوق العادت ہوگی۔‘‘ (بدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶/ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۹ مورخہ ۱۷/ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹۰۶ء ’’تھوڑی غنودگی کی حالت میں خدا تعالیٰ نے ایک کاغذ پر لکھا ہوا مجھے یہ دکھلایا کہ

تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ

یعنی قرآن شریف کی سچائی پر یہ[1] نشان ہوں گے۔‘‘ (تجلیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۶ حاشیہ)

۱۴/ مارچ ۱۹۰۶ء (الف) ’’اَنْتَ سَلْمَانُ وَ مِنِّیْ یَا ذَا الْبَرَکَاتِ۔‘‘[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹)

(ب) ’’چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار۔‘‘

(تجلّیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۵۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹)

(ترجمہ) مَیں اس زلزلہ کے نشان کی پنج مرتبہ تم کو چمک دکھلاؤں گا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۶)

---

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یعنی موجودہ زلزلے۔

[2] (ترجمہ) تو سلمان ہے اور مجھ سے اے صاحبِ برکات۔ (بدر مورخہ ۱۶/ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۶/ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷/ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے بعد تحریر ہے کہ

’’فرمایا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جو کہ آپ نے اصحابؓ میں سے ایک فارسی شخص سلمان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا۔‘‘

ریویو آف ریلیجنز ماہ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۶۲ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے کہ

’’رؤیا میں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَنْتَ سَلْمَانُ وَ مِنِّیْ یَا ذَا الْبَرَکَاتِ۔‘‘

(ج) فرمایا۔ ’’مَیں کل کے دن چند دفعہ اِس الہام[1] الٰہی کو پڑھ رہا تھا کہ یک دفعہ میری رُوح میں یہ عبارت پھونکی گئی جو پہلے الہام کے بعد میں ہے۔

مقامِ اُو مبیں از راہِ تحقیر بدورانش رسولاں ناز کردند ‘‘[2]

(تجلّیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۷)

۱۵/ مارچ ۱۹۰۶ء ’’آج پھر ۱۵/ مارچ ۱۹۰۶ء کو بروز پنجشنبہ وقتِ صبح یہ الہام ہوا۔

’’خدا نکلنے کو ہے۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ بُرُوْزِیْ۔ وَعْدَ اللّٰہِ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ لَا یُبَدَّلُ۔

یعنی خدا ان پانچ زلزلوں کو لانے سے اپنا چہرہ ظاہر کرے گا اور اپنے وجود کو دکھلا دے گا۔ اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ مَیں ہی ظاہر ہو گیا یعنی تیرا ظہور بعینہٖ میرا ظہور ہو گا۔ یہ خدا کا وعدہ ہے کہ پانچ زلزلوں کے ساتھ خدا اپنے تئیں ظاہر کرے گا اور خدا کا وعدہ نہیں ٹلے گا اور وہ ضرور ہو کر رہے گا۔‘‘

(تجلیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۴۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۹ مورخہ ۱۷/ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

مارچ ۱۹۰۶ء ’’یسوع مریم کا بیٹا اِس عظمت کو پہنچا کہ اب چالیس کروڑ انسان اُس کو سجدہ کرتے ہیں اور بادشاہوں کی گردنیں اُس کے نام کے آگے جھکتی ہیں۔ سو مَیں نے اگرچہ یہ دُعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا مَیں ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبّت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا

---

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) چو دَورِ خسروی آغاز کردند۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اس کے مقام کو تحقیر کی نظر سے نہ دیکھ۔ اس کے عہد پر تو رسولوں کو بھی ناز ہے۔

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۹/ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور الحکم مورخہ ۱۷/ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں بھی یہ الہام درج ہے۔

اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سوائے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔‘‘

(تجلّیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

۱۶؍مارچ ۱۹۰۶ء ’’ اَوْحٰی اِلَیَّ رَبِّیْ وَ قَالَ۔

اُسْتُجِیْبَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ كُلُّ مَا دَعَوْتَ وَمِنْهَا قُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَ شَوْ كَتُهٗ۔‘‘[۱]

(الاستفتاءضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۷۸ حاشیہ)

۱۸؍مارچ ۱۹۰۶ء ’’آج بروز یکشنبہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں اپنے گھر کے مکان میں بیٹھا ہوں اور ایک خربوزہ کی شکل پر کوئی پھل میرے ہاتھ میں ہے اس کو چھیل کر کھانا چاہتا ہوں۔ اتنے میں مَیں نے محمود احمد کو دیکھا۔ اس کے ساتھ ایک انگریز ہے۔ وہ ہمارے گھر میں داخل ہوگیا۔ پہلے اس جگہ کھڑا ہوا جہاں پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں پھر اُس چوبارے کی طرف آگے بڑھا جہاں بیٹھ کر مَیں کام کرتا ہوں۔ گویا اُس کے اندر جا کر تلاشی کرنا چاہتا ہے۔ اُس وقت مَیں نے دیکھا کہ میر ناصر نواب کی شکل پر ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے۔ اُس نے بطور اشارہ کے مجھ کو کہا کہ آپ بھی اُس چوبارہ میں جائیں انگریز تلاشی کرے گا اور میرے دل میں گزرا کہ اُس میں صرف وہ کاغذات پڑے ہیں جو نَو تالیف کتاب کا مسودہ ہے وہی دیکھے گا۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی۔

معلوم نہیں اِس واقعہ کی کیا تعبیر ہے۔ اس سے پہلے تھوڑے دن ہوئے ہیں یہ دیکھا تھا یعنی یہ الہام ہوا تھا کہ ’’عورت کی چال۔ ایلی ایلی لما سبقتانی۔ بریّت۔ اِذْ کَفَفْتُ عَنْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ۔‘‘ مَیں نے اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنے سمجھے تھے کہ کوئی شخص عورتوں کی طرح پوشیدہ مکر کرے گا جس سے ممکن ہے کہ ہم پر اس کی دھوکہ دہی سے کوئی مقدّمہ ہو مگر آخر بریّت ہوگی مگر یہ میرے اجتہادی معنے ہیں اور ممکن ہے کہ جو کچھ مَیں نے پہلے دیکھا اور جو مَیں نے اَب دیکھا اس کے کوئی اَور معنے ہوں لیکن ظاہری معنے یہی ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

---

[۱] (ترجمہ از ناشر) میرے ربّ نے مجھے وحی کی اور فرمایا۔ آج رات وہ سب دعائیں جو تو نے کی ہیں قبول کی گئیں۔ اُن دعاؤں میں سے اسلام کی قوت وشوکت کے لئے دعا بھی تھی۔

اِس خواب میں محمود کا دیکھنا اور پھر میر ناصر نواب کا دیکھنا نیک انجام پر دلالت کرتا ہے کیونکہ محمود کا لفظ خاتمہ محمود کی طرف اشارہ ہے۔یعنی اس اِبتلا کا خاتمہ اچھا ہوگا اور ناصر نواب کا دیکھنا اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ ناصر ہوگا اور اپنی نصرت سے ابتلاء سے رہائی دے گا اور آخر یہ ابتلاء نشان کی صورت میں ہو جائے گا۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۲؍ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴؍ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۰؍ مارچ ۱۹۰۶ء اُوْحِیَ اِلَیَّ فِیْ ۲۰؍ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

’’ اَلْمُرَادُ حَاصِلٌ۔‘‘[1]

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی ۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲۔کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹)

۲۴؍ مارچ ۱۹۰۶ء ’’ ۱ رفیقوں کو کہہ دو کہ اب عجائب در عجائب باتوں کے دکھلانے کا وقت آ گیا ہے۔[2] ۲ قَالَ رَبُّكَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا یُرْضِیْكَ۔‘‘[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۱)

۲۶؍ مارچ ۱۹۰۶ء ’’دربارہ زلزلہ۔الہام۔ رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا ۔ رَبِّ سَلِّطْنِیْ عَلَی النَّارِ۔‘‘

(کاپی الہامات[4] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۱)

---

[1] (ترجمہ از ناشر) ۲۰؍ مارچ ۱۹۰۶ء کو مجھے وحی کی گئی کہ مراد بَر آنے والی ہے۔

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۹؍ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور الحکم مورخہ ۲۴؍ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں ان الہامات کی تاریخ ۲۴؍ مارچ ۱۹۰۶ء درج ہے نیز اردو الہام کے الفاظ یوں ہیں ۔

’’رفیقوں کو کہہ دیں کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آ گیا ہے۔‘‘

[3] (ترجمہ از مرتّب) ۲ تیرے رَبّ نے کہا کہ آسمان سے وہ چیز اُترنے والی ہے جو تجھے خوش کرے گی۔

[4] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۹؍ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور الحکم مورخہ ۳۱؍ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ الہامات مع تفصیل ۲۷؍ مارچ ۱۹۰۷ء کے تحت درج ہیں اور اندراج یوں کیا گیا ہے۔

’’فرمایا۔آج زلزلہ کے وقت کے لئے توجہ کی گئی تھی کہ کب آوے گا۔ اِسی توجہ کی حالت میں زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آ گئی اور پھر الہام ہوا۔رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا ۔ یعنی اَے میرے خدا! یہ زلزلہ جو نظر کے سامنے ہے اس کا وقت کچھ پیچھے ڈال دے۔

قاعدہ نحو کے مطابق ھٰذَا کی جگہ ھٰذِہٖ چاہیے تھا مگر اِس جگہ ھٰذَا سے مراد ھٰذَا الْعَذَاب ہے کیونکہ اصل غرض تو

۲۷/مارچ ۱۹۰۶ء ’’مقام او مبین از راہِ تحقیر بدورانش رسولاں ناز کردند۔‘‘[۱]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۹/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۹/مارچ ۱۹۰۶ء ’’۱ اِنَّہٗ[۲] نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا یُرْضِیْکَ۔ ۲ اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی۔‘‘[۳]

یہ جواب اس دعا کا ہے۔ رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا۔ ۳ پچاس یا ساٹھ نشان ظاہر ہوں گے۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۱)

۳۱/مارچ ۱۹۰۶ء ’’مَیں پچاس یا ساٹھ اَور نشان دکھلاؤں گا۔‘‘[۴]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

مارچ ۱۹۰۶ء ’’چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا۔

اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَّافِلَۃً لَّکَ۔[۵]

بقیہ حاشیہ۔ عذاب سے ہے ورنہ زلزلے تو پہلے بھی آچکے ہیں۔ پھر بعد اس کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔ رَبِّ سَلِّطْنِیْ عَلَی النَّارِ۔ یعنی اے میرے خدا! مجھے آگ پر مسلّط کردے۔ یعنی ایسا کر کہ عذاب کی آگ میرے حکم میں ہوجاوے۔ جس کو مَیں عذاب دینا چاہوں وہ عذاب میں گرفتار ہو اور جس کو مَیں چھوڑنا چاہوں وہ عذاب سے محفوظ رہے۔‘‘

[۱] (ترجمہ از مرتّب) اس کے مقام کو تحقیر کی نظر سے نہ دیکھ۔ اس کے عہد پر تو رسولوں کو بھی ناز ہے۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) ۱ آسمان سے وہ چیز اترنے والی ہے جو تجھے خوش کردے گی۔ ۲ اللہ تعالیٰ نے اس میں تاخیر ڈال دی ہے وقت مقررہ تک۔

[۳] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور بدر مورخہ ۵/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں بھی یہ الہام درج ہے۔ بدر میں اس الہام کی تاریخ ۲۸/مارچ ۱۹۰۶ء مندرج ہے نیز تحریر ہے۔

’’فرمایا۔ چھوٹے زلزلے تو آتے ہی رہتے ہیں لیکن سخت زلزلہ جو آنے والا ہے اس کے وقت میں تاخیر ڈالی گئی ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ تاخیر کتنی ہے۔‘‘

[۴] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے یہ الفاظ ہیں۔

’’مَیں پچاس یا ساٹھ نشان اَور دکھاؤں گا۔‘‘

[۵] (ترجمہ) ’’ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹)

ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو۔“ (بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)[۱]

۳؍اپریل ۱۹۰۶ء (الف) ”۱ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ ۲ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ مَنَّ عَلَيْنَا۔“[۲] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۴ بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) ”کل مولوی عبدالکریم صاحب کو خواب میں دیکھا کہ ایک بڑے کمرے میں پھر رہے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ آؤ مصافحہ کر لیں اور پھر مصافحہ کیا اور مَیں نے کہا کہ تم دعا کرو کہ ہم اپنے دشمنوں پر غالب آویں۔“ (الحکم[۳] جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۴؍اپریل ۱۹۰۶ء (الف) ”آج پھر مولوی صاحب مرحوم کو دیکھا کہ ایک کمرے میں پھرتے ہیں۔ بہت جوش میں اور سخت ناراض ہیں اور کہتے ہیں کہ کیوں لوگ مخالفت کرتے ہیں اور کیوں اطاعت نہیں کرتے۔“ (الحکم[۴] جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۔ (نوٹ از ناشر) تذکرہ کے گزشتہ ایڈیشنز میں اس حوالہ کے بعد عبدالحکیم مرتد کے مکتوبات کے حوالہ سے ایک حوالہ یہاں دیا گیا تھا لیکن اصل مکتوب میسر نہ ہونے کی وجہ سے نیز روایت و درایت کے غیر تسلی بخش ہونے کی بنا پر اس حوالہ کو یہاں سے حذف کر دیا گیا ہے۔

۲۔ (ترجمہ از مرتّب) ۱ اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اُسے تمام ادیان پر غالب کر دے۔ ۲ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔

۳۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۵؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں یہ خواب ان الفاظ میں درج ہے۔

”کل خواب میں مولوی عبدالکریم صاحب کو دیکھا اور میں انہیں کہتا ہوں دعا کرو دشمنوں پر خدا مجھے غلبہ دے۔“

۴۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۵؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں مولوی عبدالکریم صاحب کے حوالہ سے یہ رؤیا ان الفاظ میں درج ہے۔

”آج دیکھا کہ وہ میرا نام لے کر کہتے ہیں کہ کیوں لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں اور کیوں نہیں مانتے اور بڑے جوش اور غضب سے کہہ رہے ہیں۔“

(ب) ''۱ اِنِّیْ مَعَ الْاَکْرَامِ۔ ۲ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔ ۳ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔'' [۱]

واضح رہے کہ یہ لفظ متعین الظاہر اور مطلق المعنیٰ ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ جب انسان تبتّل اور انقطاع میں کمال درجہ تک پہنچ جاتا ہے اور تعلق باللہ کے مراتب میں سے کوئی مرتبہ باقی نہیں رہتا تو اس دعا کے لائق ہوجاتا ہے۔

۴ یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگروہی لوگ جو میرے خدمت گار ہیں۔

۵ اَللّٰہُ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی [۲]۔ غالب آنے کا فیصلہ۔

۶ اس کا وقت آ گیا ہے نوکر رکھا جاوے۔ ۷ کلیسیا کی طاقت کا نسخہ۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷۶، ۲۷۸، ۲۷۷)

(ج) ''یَاْتِیْکَ الْفَرَجُ'' [۳] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۴

بدر جلد ۲ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۲/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ترجمہ) کشائش تجھے ملے گی۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۰)

۸/اپریل ۱۹۰۶ء ''رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔'' [۴] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰۶)

۹/اپریل ۱۹۰۶ء ''۱ رَبِّ [۵] اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔ ۲ یُرِیْکُمُ اللّٰہُ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔'' [۶]

---

[۱] (ترجمہ از ناشر) ۱ تحقیق مَیں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ ۲ اگر تو نہ ہوتا تو مَیں آسمان کو پیدا نہ کرتا۔ ۳ اگر تو نہ ہوتا تو مَیں آسمان کو پیدا نہ کرتا۔

[۲] (ترجمہ) ۵ اللہ تعالیٰ ہمیں اُونچا کرے گا ہم نیچے نہیں کئے جائیں گے۔ (بدر مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[۳] (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) الحکم میں اس الہام کی تاریخ ۷/اپریل لکھی ہے۔

[۴] (ترجمہ) خدایا مجھے وہ زلزلہ دکھا جو اپنی شدّت کی وجہ سے نمونۂ قیامت ہے۔ (بدر مورخہ ۱۲/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[۵] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۲/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ و الحکم مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں ان الہامات کی تاریخ ۸/اپریل ۱۹۰۶ء درج ہے نیز تحریر ہے کہ

''یعنی اس میں بہت جانوں کا نقصان ہوگا یہ نہیں کہ حقیقت میں قیامت آجائے گی بلکہ یہ معنی ہیں کہ دنیا پر سخت صدمہ ہوگا اور بہت جانیں تلف ہوں گی۔''

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ پیشگوئی حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ میں پوری ہوئی چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ ''یہ زلزلہ بھی میرے زمانہ میں آیا۔'' (الفضل مورخہ ۲۰/جولائی ۱۹۴۴ء صفحہ ۳)

[۶] (ترجمہ) ۱ خدایا مجھے وہ زلزلہ دکھا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونۂ قیامت ہے۔ ۲ خدا تعالیٰ تمہیں وہ زلزلہ دکھائے گا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونۂ قیامت ہوگا۔

۳ اُرِيْكَ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔ ۴ يَسْئَلُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ۔ قُلْ اِيْ وَ رَبِّيْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ۔ وَلَا يُرَدُّ عَنْ قَوْمٍ يُّعْرِضُوْنَ۔ ۵ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ مُّبِيْنٌ۔[1] ۶ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔[2] ۷ اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔[3] ۸ نَحْنُ اَوْلِيَآؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ ۹ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔[4] ۱۰ وَيَسْئَلُوْنَكَ[5] اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ۔ وَلَا يُرَدُّ عَنْ قَوْمٍ يُّعْرِضُوْنَ۔[6] ۱۱ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ ۱۲ تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ۔'' (کاپی الہامات[7] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۴)

بقیہ ترجمہ۔ ۳ میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونۂ قیامت ہوگا۔ ۴ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ بات سچ ہے کہہ کہ ہاں۔ میرے ربّ کی قسم ہے اور اعراض کرنے والی قوم سے وہ عذاب نہیں ٹلے گا۔ (بدر مورخہ ۱۲؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[1] (ترجمہ) ۵ یہ دن خدا کی مدد اور فتح کے ہوں گے۔ (دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۸)

[2] (ترجمہ) ۶ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو (یعنی اس عاجز کو) ہدایت اور دین حق دے کر اس غرض سے بھیجا ہے تا وہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۸)

[3] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۲؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے کہ

''فرمایا۔ یہ الہام پہلے بھی ہو چکا ہے اب پھر ہوا ہے اور خوف ہے کہ اس سے کیا مطلب ہے۔ معلوم نہیں کہ قادیان کے متعلق ہے یا پنجاب کے متعلق ہے۔''

[4] (ترجمہ) ۷ ملک میں بیماریاں پھیلیں گی اور بہت جانیں ضائع ہوں گی۔ ۸ ہم تمہارے متولّی اور متکفل دنیا اور آخرت میں ہیں۔ ۹ تم سب پر اس خدا کا سلام جو رحیم ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۹، ۹۰، ۹۴، ۹۷)

[5] (ترجمہ) ۱۰ اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا ایسے زلزلہ کا آنا سچ ہے؟ کہہ کہ خدا کی قسم اُس زلزلہ کا آنا سچ ہے اور خدا سے برگشتہ ہونے والے کسی مقام میں اس سے بچ نہیں سکتے۔ ۱۱ خدا نے ارادہ کیا ہے جو تجھے وہ مقام بخشے جس میں تو تعریف کیا جائے گا۔ ۱۲ خدا کی قسم خدا نے ہم سب میں سے تجھے چن لیا اور ہماری خطا تھی جو ہم برگشتہ رہے۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۳، ۹۵، ۹۶، ۱۰۵)

[6] الاستفتاء۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲ میں یہ الہام یوں درج ہے ''وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهٗ عَنْ قَوْمٍ يُّعْرِضُوْنَ۔ (شمس)

[7] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۲؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ و الحکم مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں بھی یہ الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔ علاوہ ازیں تحریر ہے کہ ان میں سے بعض الہامات مکرر ہیں یعنی پہلے بھی ہو چکے ہیں اور آج پھر بھی ہوئے۔

۱۲/اپریل ۱۹۰۶ء ''۱ وَيۡلٌ لِّهٰذِهِ الۡاِمۡرَأَةِ وَ بَعۡلِهَا ۔ ۲ تَا للّٰهِ لَقَدۡ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيۡنَا وَ اِنۡ كُنَّا لَخَاطِئِيۡنَ ۔''[۲] (کاپی الہامات[۳] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰۳)

۱۴/اپریل ۱۹۰۶ء ۱۔ ''اِنَّآ اَرۡسَلۡنَآ اِلَيۡكُمۡ رَسُوۡلًا شَاهِدًا عَلَيۡكُمۡ كَمَآ اَرۡسَلۡنَآ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ۔''[۴]

۲۔ (رؤیا) ''پھر دیکھا کہ ایک زلزلہ آیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی زلزلہ عنقریب آنے کو ہے اور الہام کے رنگ میں یہی زبان پر جاری ہوا کہ ''زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔''

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ پہلے زلزلہ کا بقیہ نہیں ہے بلکہ ایک نیا زلزلہ ہے۔

پھر خدا فرماتا ہے کہ جیسا کہ موسیٰ کے وقت میں ہوا کہ اوّل چھوٹے چھوٹے دکھائے گئے اور پھر بعد ان کے ایک بڑا نشان ظاہر کیا گیا، ایسا ہی ان دنوں میں ہوگا۔ سو ہوشیار ہو جاؤ اور جس زور سے یہ بلائیں نازل ہو رہی ہیں اسی زور سے توبہ اور استغفار کرو۔

---

[۱] (ترجمہ) ۱ اس عورت کے لئے عذاب مقدر ہے اور اس کے خاوند کے لئے بھی۔

(بدر مورخہ ۲۶/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[۲] (ترجمہ) ۲ اللہ کی قسم۔ بے شک خدا نے تجھے ہم پر برگزیدہ کیا ہے اور ضرور ہم خطا کار تھے۔

(بدر مورخہ ۱۹/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[۳] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۶/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں الہام نمبر ۱ کے بارہ میں تحریر ہے۔ '' فرمایا۔ چند روز ہوئے کہ کشفی نظر میں ایک عورت مجھے دکھلائی گئی اور پھر الہام ہوا۔

وَيۡلٌ لِّهٰذِهِ الۡاِمۡرَأَةِ وَ بَعۡلِهَا ۔''

نیز بدر مورخہ ۱۹/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں الہام ''تَاللّٰهِ لَقَدۡ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيۡنَا وَ اِنۡ كُنَّا لَخَاطِئِيۡنَ ۔'' کی تاریخ ۱۳/اپریل ۱۹۰۶ء درج ہے۔

[۴] (ترجمہ) ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا جو تم پر شاہد ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

(بدر مورخہ ۱۹/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

اور خدا فرماتا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔‘‘[۱]

(کاپی الہامات[۲] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹۴، ۲۹۳، ۲۹۲)

۱۴/اپریل۱۹۰۶ء ’’رؤیا۔ دیکھا کہ طاعون ترقی کر رہی ہے۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۹/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۵/اپریل۱۹۰۶ء ’’میں نے خواب میں ایک سانپ دیکھا۔ مرغابی کلاں کی شکل پہ سفید رنگ، وہ میرے پیچھے دَوڑا۔ میں کہتا ہوں میں نے اتنے سانپ مارے ہیں کوئی اس کو تو مارے۔ پھر میں نے اس سانپ کو مخاطب کر کے کہا کہ

خدا قاتل تو باد۔ مرا از دست تو محفوظ دارد۔[۳]

اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ اس سانپ کی گردن میرے ہاتھ میں ہے۔ اس نے گردن کو پھیر کر مجھے کاٹنا چاہا مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ اس ارادہ میں نامراد رہا اور میں نے سر کے قریب کر کے گردن کو پکڑ لیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

اور یہ صبح کا وقت تھا اور ۱۵/اپریل ۱۹۰۶ء روز یک شنبہ۔‘‘ (کاپی الہامات[۴] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۵)

---

[۱] (ترجمہ از ناشر) یقیناً ہم نے ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف بھی ایک رسول بھیجا تھا۔

[۲] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۹/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام و خواب کے الفاظ یہ ہیں۔

’’۱ دو مرتبہ الہام ہوا۔ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔ ۲ عالم خواب میں ایسا محسوس ہوا کہ زلزلہ آرہا ہے۔

۳ الہام ہوا۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) خدا تجھے ہلاک کرے اور مجھے تیرے شر سے محفوظ رکھے۔

[۴] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۹/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ رؤیا باختلافِ الفاظ درج ہے۔ بدر کے الفاظ یوں ہیں۔

’’رؤیا۔ دیکھا کہ ایک بڑا سانپ ہے جس کی گردن مگھ (مرغابی) کی طرح بڑی ہے۔ وہ میرے پیچھے دَوڑا۔

۱۶؍اپریل ۱۹۰۶ء (الف) ’’اِنِّیْ حَفِیْظُکَ‘‘۔[1] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸۶

بدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۹؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) ’’رؤیا میں مولوی عبدالکریم صاحب کو دیکھا۔ گویا زندہ ہوگئے ہیں۔ مَیں نے پوچھا زخموں کا کیا حال ہے تو کہا کہ سب اچھے ہوگئے۔ اِس پر خواب میں بڑا تعجب ہو رہا ہے کہ یہ اِحْیَاءِ مَوْتٰی ہے۔ پھر خواب ہی میں خیال گزر رہا ہے کہ خواب نہ ہو مگر بہت سے لوگ جمع ہیں اور سب جاگتے ہیں۔‘‘

فرمایا۔ ’’خدا کوئی عجیب کام دکھائے گا اور کسی مردہ کام کو زندہ کرے گا۔‘‘[2]

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

اپریل ۱۹۰۶ء ’’الہام۔ نَزَلَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی ثَلٰثٍ اَلْعَیْنِ وَ[3] الْاُخْرَیَیْنِ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸۹)

(ترجمہ) رحمت تین اعضاء پر نازل ہوگی۔ ایک تو آنکھ اور دو اَور عضو۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۲)

بقیہ حاشیہ۔ مَیں ایک اُونچی جگہ دیوار پر چڑھ گیا اور اس کو مخاطب کرکے کہا۔

خدا قاتل تو باد۔ مرا از دست تو محفوظ دارد۔

اس کے بعد یہ نظارہ دیکھا کہ گویا مَیں اُس سانپ پر سوار ہوں اور اُس سانپ کی گردن میرے ہاتھ میں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اُلٹ کر مجھے کاٹے۔ تب مَیں نے زیادہ تر سر کے قریب سے اُس کو پکڑا تا کہ وہ کاٹ نہ سکے۔ فقط۔ فرمایا۔ اِس رؤیا میں کسی فتنہ کی خبر دی گئی ہے۔ کوئی مخفی دشمن ہے جو کسی رنگ میں نیش زنی کرے گا مگر نامراد رہے گا۔‘‘

[1] (ترجمہ) مَیں تیری نگہبانی کروں گا۔ (بدر مورخہ ۱۹؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۶؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں اس رؤیا کے بارہ میں مزید تحریر ہے کہ

’’فرمایا۔ اِس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے کوئی ایسا نشان دکھائے گا جس سے دین اسلام کی زندگی مخلوق پر ثابت ہوجائے۔‘‘

[3] (نوٹ از ناشر) نزول المسیح روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۳ میں یہاں ’’وَالْاُخْرَیَیْنِ‘‘ کی بجائے ’’وَعَلَی الْاُخْرَیَیْنِ‘‘ کے الفاظ درج ہیں۔

۱۸/اپریل ۱۹۰۶ء

’’ اَنّٰی لَکَ ھٰذَا ۔ اَنّٰی لَکَ ھٰذَا ۔‘‘[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸۶)

۲۰/اپریل ۱۹۰۶ء

’’ الہام ۔ اَنّٰی لَکَ ھٰذَا ۔ اَنّٰی لَکَ ھٰذَا ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸۹)

۲۳/اپریل ۱۹۰۶ء

’’ رَبِّ لَا تُضَیِّعْ عُمُرِیْ وَ عُمُرَھَا ۔‘‘[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸۶)

۲۴/اپریل ۱۹۰۶ء

’’ فرمایا ۔ آج رات بیماری کی حالت میں الہام ہوا تھا ۔

اِشْفِنِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَارْحَمْنِیْ ۔‘‘[3]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۶/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ ۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۵/اپریل ۱۹۰۶ء

’’ الہام ۔ وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہُ ۔‘‘[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸۶)

۲۶/اپریل ۱۹۰۶ء

’’ حقِ اولاد دَر اولاد[5]

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہوا ۔ یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہوا ۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اے میرے ربّ میری اور اس کی عمر کو ضائع نہ کریو ۔

[3] (ترجمہ) مجھے اپنی طرف سے شفا بخش اور رحم کر ۔ (بدر مورخہ ۲۶/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[4] (ترجمہ از ناشر) اور مشرکوں میں سے اگر کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے ۔

[5] حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا ۔

(الف) ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے جو پہلے کبھی شائع نہیں ہوا کہ حق اَولاد در اَولاد یعنی اَولاد کا حق اس کے اندر موجود ہے ۔ یہ ضروری نہیں کہ اِس جگہ اَولاد سے مراد صرف جسمانی اَولاد مراد ہو بلکہ ہر احمدی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا وہ آپؑ کی روحانی اَولاد میں شامل ہے ۔‘‘

(الفضل لاہور مورخہ ۲۶/نومبر ۱۹۴۷ء صفحہ ۴)

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پا گئے ۔ آپؑ کی وفات کے بعد والدہ مجھے بَیت الدُّعا میں لے گئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں والی کاپی میرے سامنے رکھ دی اور کہا مَیں سمجھتی ہوں یہی تمہارا

۲ تَأْتِيْ عَلَيْهِمْ اَيَّامٌ مُّبَارَكَةٌ ثُمَّ تَكْثُرُ ذُنُوْبُهُمْ وَ تَكْثُرُ دُنْيَاهُمْ ...... [۱] ۳ تَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الْمَصَآئِبُ۔ ۴ وَلَا يَضُرُّهُمُ اللّٰهُ اِلٰى حَيٰوتِكُمْ۔ ۵ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ ۶ وَاحْفَظْنِيْ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ يُرْسَلُ اِلَيَّ۔ ۷ عِنْدِيْ حَسَنَةٌ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ جَبَلٍ۔ ۸ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ ۹ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ ۱۰ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْأَهٗ۔ [۲] ۱۱ آسمان سے بہت دودھ اترا ہے محفوظ رکھو۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸۵، ۲۸۴)

۲۷/اپریل ۱۹۰۶ء

(الف) ’’۱ رَبِّ لَا تُضَيِّعْ عُمُرِيْ وَعُمُرَهَا وَاحْفَظْنِيْ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تُرْسَلُ اِلَيَّ ۲ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُغْنِيْكَ۔ ۳ اُرِيْكَ مَا يُرْضِيْكَ۔ ۴ عِنْدِيْ حَسَنَةٌ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ جَبَلٍ۔ ۵ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ [۳] ۶ آسمان سے دُودھ اُترا ہے، محفوظ رکھو۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۸ مورخہ ۳/مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

بقیہ حاشیہ۔ سب سے بڑا ورثہ ہے۔ مَیں نے ان الہامات کو دیکھا تو ان میں ایک الہام آپؑ کی اَولاد کے متعلق یہ درج تھا حق اَولاد در اَولاد...... حق اَولاد در اَولاد کے معنی درحقیقت یہی تھے کہ یہ حق جو باہر سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی زمینوں اور جائدادوں وغیرہ میں حصہ یہ کوئی زیادہ قیمتی نہیں۔ زیادہ قیمتی یہ چیز ہے کہ مَیں نے تمہاری اَولاد کے دماغوں میں وہ قابلیت رکھ دی ہے کہ جب بھی یہ اس قابلیت سے کام لیں گے دُنیا کے لیڈر ہی بنیں گے...... اور یہ وہ ورثہ ہے جو ہم نے تمہاری اَولاد کے دماغوں میں مستقل طور پر رکھ دیا ہے۔‘‘

(الفضل مورخہ ۲۲/اکتوبر ۱۹۵۵ء صفحہ ۵۔ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳/ستمبر ۱۹۴۷ء)

[۱] یہ حصہ پڑھا نہیں جا سکا۔ (ناشر)

[۲] (ترجمہ از ناشر) ۲ ان پر بابرکت دن آئیں گے۔ پھر ان کے گناہ بڑھ جائیں گے اور ان کی دینا کی حرص بھی بڑھ جائے گی۔ ۳ ان پر مصیبتیں نازل ہوں گی۔ ۴ اور تمہاری زندگی میں اللہ انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچائے گا۔ ۵ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۶ اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ فرمائیو جو میری طرف بھیجی جاویں۔ ۷ میرے پاس بھلائی ہے جو پہاڑ سے بہتر ہے۔ ۸ میں اللہ سے وہ کچھ جان چکا ہوں جس کا تم علم تک نہیں رکھتے۔ ۹ یقیناً میں اللہ سے وہ کچھ جان چکا ہوں جس کا تم علم تک نہیں رکھتے۔ ۱۰ اس کھیتی کی طرح جس نے اپنی کونپل نکالی۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) ۱ اے ربّ میری اور اس کی عمر کو ضائع نہ کریو اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ فرمائیو جو میری طرف بھیجی جاویں ۲ تحقیق آسمان سے وہ چیز نازل ہونے والی ہے جو تجھے غنی کردے گی ۳ تجھے وہ چیز دکھلاؤں گا جو تجھے خوش کردے گی ۴ میرے پاس بھلائی ہے جو پہاڑ سے بہتر ہے ۵ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(ب) ''اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔''[1]

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵۔ بدر جلد ۲ نمبر ۱۸ مورخہ ۳؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲۸؍اپریل ۱۹۰۶ء ''تیری خوش زندگی کا سامان ہوگیا ہے۔

۲ اَللّٰهُ خَيْرٌ مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ۔''[2]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۸ مورخہ ۳؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۹؍اپریل ۱۹۰۶ء ''۱ دشمن کا بھی ایک وار نکلا۔

۲ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔''[3] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸۱

بدر جلد ۲ نمبر ۱۸ مورخہ ۳؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۴؍مئی ۱۹۰۶ء ''اِنِّيْ مَعَ الْاَكْرَامِ۔ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔''[4]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۵؍مئی ۱۹۰۶ء ''رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کو لاوائن کی ایک بوتل دی جو سُرخ رنگ کی دوائی ہے اور بوتل بند کی ہوئی ہے اور اس پر رسّیاں لپیٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب رکھتا ہے۔ اس وقت مَیں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آ گیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور مَیں نے اس کتاب پر دستخط کر دیئے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔

یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمت گار ہیں۔

---

[1] (ترجمہ از ناشر) یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف بھی ایک رسول بھیجا تھا۔

[2] (ترجمہ) ۲ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز سے بہتر ہے۔ (بدر مورخہ ۳؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[3] (ترجمہ) ۲ یہ دن (خوشی و غم یا فتح و شکست کے) ہم (نوبت بہ نوبت) لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں۔

(بدر مورخہ ۳؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[4] (ترجمہ) تحقیق مَیں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تو نہ ہوتا تو مَیں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

(بدر مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

پھر الہام ہوا۔ اَللّٰہُ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی[1]

فرمایا۔اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ ؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ ؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۵ ؍مئی ۱۹۰۶ء ’’پھر بہار آئی تو آئے ثلج[2] آنے کے دن (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷۶)

---

[1] (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہمیں اُونچا کرے گا ہم نیچے نہیں کئے جاویں گے۔ (بدر مورخہ ۱۰ ؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۰ ؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰ ؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔ ’’پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔‘‘ نیز تحریر ہے کہ

’’ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اِس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدتِ سردی کا موجب ہوجاتی ہے اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔

اِن معنوں کی بناء پر اِس پیشگوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا اور برف اور اس کے لوازم سے شدتِ سردی اور کثرتِ بارش ظہور میں آئے گی۔اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینانِ قلب حاصل کرنا ہے۔یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسر آجاویں جن سے اس کا دِل مطمئن ہوجائے۔ اِسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجب ثلجِ قلب ہوگئی۔ یعنی ایسے دلائلِ قاطعہ بیان کئے گئے کہ جن سے کُلّی اطمینان ہوگئی اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینانِ قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دِل کسی امر میں پوری تسلّی اور سکینت پالیتا ہے تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔غرض یہ پیشگوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

اِس پیشگوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اِس بات کو محسوس کرتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ وشک کو دور کرنا اور پوری تسلّی بخشنا۔تو اِس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگی کہ چونکہ گذشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے اور ثلجِ قلب یعنی کُلّی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلجِ قلب ہوجائے گی اور گذشتہ شکوک وشبہات بکلّی دُور ہوجائیں گے اور حجت پوری ہوجائے گی۔

اِس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہوجائیں گے اور جب بہار کا موسم آئے گا تو اس قدر تواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہوگا کہ

۶؍مئی ۱۹۰۶ء روز یک شنبہ ’’وَ لَا تُکَلِّمْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ وَعْدٌ عَلَیْنَا حَقٌّ۔‘‘[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷۶)

بقیہ حاشیہ۔ مخالفین کے منہ بند[۲] ہوجائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلّی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے کہ جب ثلج کے معنے تسلّی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہائی ہوجانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوئے تو خدا تعالیٰ کوئی اَور سماوی آفت نازل کرے گا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔‘‘

۱؎ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس پیشگوئی کے بارہ میں تحریر ہے کہ

’’ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات نہ کر جو ظالم ہیں۔ یعنی دنیا کو دین پر مقدّم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم وغموم میں لگ کر دین کے پہلو سے لاپرواہیں۔ مَیں ان کو ضرور غرق کروں گا اور ناکامی میں مریں گے۔ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو نہیں ٹلے گا۔

میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے جو دُنیا کے ہموم وغموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور دین کی فکر اور غم سے لاپرواہیں۔ گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر۔ ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مَرگیا ان کی دُنیا بھی مرے گی۔ ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنوں کے لئے۔ پس اسی قرینہ سے مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کے لئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں مگر ان کی حالت دُنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے۔‘‘

۲؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’دیکھو ثلج کے آنے کے دن والی پیشگوئی کس طرح پوری ہوگئی اور مَیں نے اس کے دو پہلو لئے تھے۔ ایک تو یہ کہ خدا کچھ ایسے نشان دکھائے جن کی وجہ سے لوگوں پر حجّت قائم ہوجائے اور دل تسکین پکڑ جائے اور دوسرا یہ کہ سخت بارش اور سردی اور ژالہ باری ہو جو ایک زمانہ دراز سے کبھی نہ ہوئی ہو تو خدا تعالیٰ نے یہ دونوں پہلو پورے کردیئے۔ یہ نشان اِس طرح متواتر ظہور میں آئے کہ نہ صرف پنجاب بلکہ یورپ اور امریکہ پر بھی حجّت قائم ہوگئی۔ یعنی ڈوئی کی موت سے ...... بس یہ ایک نشان تھا جس نے تمام یورپ اور امریکہ پر اور سعد اللہ کی موت نے ہندوستان پر حجّت قائم کردی ہے ...... پس اِن دو نشانوں اور دوسرے کئی نشانوں نے مل کر دنیا پر ثلج کی پیشگوئی کا پورا ہونا ثابت کردیا اور پھر یہی نہیں اصل الفاظ میں بھی یہ پیشگوئی کھلے طور سے پوری ہوگئی۔ یعنی اس بہار کے موسم میں جیسا کہ لکھا گیا تھا کہ بہار کے موسم میں ایسا ہوگا۔ ایسی سخت سردی اور بارش اور ژالہ باری ہوئی ہے کہ دنیا چیخ اُٹھی ہے۔‘‘

(بدر مورخہ ۲۵؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

۶؍مئی۱۹۰۶ء ’’اَلْخِیَانَۃُ الْمُسْتَأْنَسَۃُ۔‘‘[۱] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۲۷۵)

۷؍مئی۱۹۰۶ء (الف) ’’اس وقت ۷؍مئی ۱۹۰۶ء کو ایک نہایت سرخ پوش عورت ہماری سرپرستی میں دی گئی۔‘‘ [](کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۲۷۵)

(ب) ’’کلیسیا کی طاقت کانسخہ‘‘

(بدرجلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۰؍مئی۱۹۰۶ء ’’نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ‘‘[۲] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۲۶۲)

۱۱؍مئی۱۹۰۶ء ۱۔’’کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کُشتیاں‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۲۷۳

بدرجلد ۲ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۔ ۱ بہت سے سلام میرے تیرے پر ہوں۔ ۲ ھَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ الزَّلْزَلَۃِ مِنْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔[۳] ۳ پوری کامیابی۔ ۴ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔[۴] ۵ عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ۔[۵] ۶ زندگی کے آثار۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۲۷۱،۲۷۰)

۱۴؍مئی[۶] ۱۹۰۶ء ’’ھَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ الزَّلْزَلَۃِ۔ مِنْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا۔ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَھَا۔ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَھَا۔ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا۔ بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَھَا۔‘‘

کیا تجھے زلزلہ کی پیشگوئی خدا تعالیٰ سے نہیں پہنچی جو طلوع شمس سے شروع ہوگا یا طلوع شمس سے اس کے غلبہ اور شدت کا ظہور ہوگا۔ یہ وہ وقت ہوگا جب زمین کو سخت دھکے سے ہلایا جائے گا اور زمین جو کچھ اس کے

---

[۱] (ترجمہ از ناشر) دیکھی بھالی خیانت۔ [۲] (ترجمہ از ناشر) اللہ تعالیٰ بدر میں تمہاری مدد کر چکا ہے۔

[۳] (ترجمہ) ۲ کیا تجھے زلزلہ کی پیشگوئی خدا تعالیٰ سے نہیں پہنچی جو طلوع شمس سے شروع ہوگا یا طلوع شمس سے اس کے غلبہ اور شدت کا ظہور ہوگا۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۲۶۸)

[۴] (ترجمہ) ۴ ہم نے کثرت سے تجھے دیا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵)

[۵] (ترجمہ از ناشر) ۵ میں نے اپنے ربّ کو عزائم کے ٹوٹنے سے پہچانا۔

[۶] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام کی تاریخ ۱۴؍مئی ۱۹۰۶ء مندرج ہے۔

اندر ہے باہر پھینک دے گی یعنی اکثر مقامات میں ایسا ہوگا تو ہر جگہ اُس دن وہ انسان جو طبعی اور طبقات الارض کے علم پر ناز کرتے ہیں کہیں گے کہ آج زمین کو یہ کیا ہوگیا۔ یہ بات تو ہمارے علوم سے باہر چلی گئی۔ اس دن زمین اپنا قصہ بیان کرے گی کہ اس کو کیا ہوا اور کس سبب سے اس پر ایسی آفت آئی جو غیر معمولی اور خارق عادت۔ کیونکہ میرا خدا اس دن اپنے رسول کو زمین کا ترجمان بنائے گا اور اس رسول کی طرف وحی کرے گا کہ یہ غیر معمولی آفت اس وجہ سے آئی۔ اور خدا فرماتا ہے کہ

یہ سب نشان میں تیرے لئے ظاہر کروں گا۔ '' [1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶۹، ۲۶۸، ۲۶۷، ۲۶۶)

۱۸؍مئی ۱۹۰۶ء (الف) ''رؤیا میں دیکھا کہ کوئی شخص طاعون کے متعلق کہتا ہے

اَب تک پیچھا نہیں چھوڑتی ''

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) ''میرے ایک صادق دوست اور نہایت مخلص جن کا نام ہے سیٹھ عبدالرحمٰن تاجر مدراس اُن کی طرف سے ایک تار آیا کہ وہ کاربنکل یعنی سرطان کی بیماری سے جو ایک مہلک پھوڑا ہوتا ہے بیمار ہیں۔ چونکہ سیٹھ صاحب موصوف اوّل درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اِس لئے اُن کی بیماری کی وجہ سے بڑا فکر اور بڑا تردّد ہوا قریباً نَو بجے دن کا وقت تھا کہ مَیں غم اور فکر میں بیٹھا ہوا تھا کہ یک دفعہ غنودگی ہو کر میرا سر نیچے کی طرف جھک گیا اور معاً خدائے عزّوجلّ کی طرف سے وحی ہوئی کہ

آثارِ زندگی [2]

---

[1] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور بدر مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں یہ جملہ یوں ہے۔
''یہ سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر کئے جائیں گے تا زمین کے لوگ تجھے شناخت کرلیں۔''

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام کی تاریخ ۱۸؍مئی ۱۹۰۶ء درج ہے نیز تحریر ہے کہ

الہام ہوا۔ ''زندگی کے آثار'' اِس وحیِ الٰہی کے تھوڑی دیر کے بعد سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کا مدراس سے تار آیا جس میں سیٹھ صاحب کی بیماری میں افاقہ کی خبر تھی۔ اِس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ پہلے خدا کا تار پہنچا اور پیچھے بندوں کا۔ اِس الہامی خبر سے صرف یہ سمجھا گیا کہ جس مضمون کا تار روانہ کیا گیا تھا اُسی مضمون سے خدا نے اطلاع دے دی۔''

بعد اِس کے ایک اَور تار مدراس سے آیا کہ حالت اچھی ہے، کوئی گھبراہٹ نہیں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۸)

۲۰؍مئی ۱۹۰۶ء ’’ ۱ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔
۲ اُرِیْکَ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔‘‘[۱]

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

مئی ۱۹۰۶ء ’’ ۱ جنہوں نے ایسے کام کئے وہ سب مقبول کے دائرہ کے اندر ہیں۔
۲ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ ۳ اُنَوِّرُ قَلْبَکَ۔‘‘[۲] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶۳)

۲۱؍مئی ۱۹۰۶ء ’’سَتَأْتِیْ عَلَیْکَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ۔ یُظْھِرُکَ اللّٰہُ وَ یُثْنِیْ عَلَیْکَ رُدَّ اِلَیْھَا رَوْحُھَا وَرَیْحَانُھَا۔ یُرَدُّ اِلَیْکَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ۔‘‘[۳] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۷)

۲۲؍مئی ۱۹۰۶ء (الف) ’’تُرَدُّ عَلَیْکَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ۔ سَیَأْتِیْ عَلَیْکَ زَمَنُ الشَّبَابِ۔ وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِشِفَآءٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ۔ رُدَّ عَلَیْھَا رَوْحُھَا وَرَیْحَانُھَا۔‘‘[۴]

---

[۱] (ترجمہ از بدر) ۱ مَیں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ ۲ مَیں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ مَیں اُن سب کی حفاظت کروں گا جو اِس گھر میں ہیں۔ (بدر مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[۲] (ترجمہ از ناشر) ۲ مَیں افواج کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ ۳ میں تیرے دل کو روشن کروں گا۔

[۳] (ترجمہ از ناشر) عنقریب جوانی کی قوتیں تیرے پاس آئیں گی۔ خدا تجھے غالب کرے گا اور تیری تعریف لوگوں میں شائع کردے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف اس کی راحت اور خوش زندگی کو لوٹایا۔ جوانی کے نور یعنی قوتیں تیرے پاس لوٹائی جائیں گی۔

[۴] (ترجمہ) یعنی تیری طرف نور جوانی کے یعنی قوتیں جوانی کی ردّ کی جائیں گی اور تیرے پر زمانہ جوانی کا آئے گا۔ یعنی جوانی کی قوتیں دی جائیں گی تا خدمتِ دین میں حرج نہ ہو اور اگر تم اے لوگو ہمارے اِس نشان سے شک میں ہو تو اس (شفا) کی نظیر پیش کرو اور تیری بیوی کی طرف بھی صحت اور تازگی ردّ کی جائے گی۔

(بدر مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

اِن الہامات کا باعث یہ ہے کہ عرصہ تین چار ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہوگئی ہے۔ بجز دووقت ظہر اور عصر کی نماز کے لئے بھی (مسجد میں) نہیں جا سکتا اور اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں اور اگر ایک سطر بھی کچھ لکھوں یا فکر کروں تو خطرناک دَورانِ سر شروع ہو جاتا ہے اور دل ڈوبنے لگتا ہے۔ جسم بالکل بیکار ہو رہا ہے اور جسمانی قویٰ ایسے مضمحل ہو گئے ہیں کہ خطرناک حالت ہے۔ گویا مسلوب القویٰ ہوں اور آخری وقت ہے۔ ایسا ہی میری بیوی دائم المرض ہے۔ امراضِ رحم و جگر دامنگیر ہیں۔ پس مَیں نے دُعا کی تھی کہ خدا تعالیٰ مجھے وہ پہلی قوت جوانی کے عالَم کی عطا کرے تا مَیں کچھ خدمتِ دین کر سکوں اور اپنی بیوی کی صحت کے لئے بھی دُعا کی تھی۔ اُس دُعا پر یہ الہام ہوئے ہیں جو اُوپر ذکر کئے گئے۔ خدا تعالیٰ ان کے بہتر معنے جانتا ہے۔ صرف اِس قدر معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں صحت عطا فرمائے گا اور مجھے وہ قوتیں عطا کرے گا جن سے مَیں خدمتِ دین کر سکوں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ اور اِس میں یہ بھی خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بیوی کو بھی صحت اور تندرستی عطا کرے گا۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ رمئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴ رمئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) ’’مجھے دماغی کمزوری اور دَورانِ سر کی وجہ سے بہت سی ناطاقتی ہوگئی تھی یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اَب میری حالت بالکل تالیف تصنیف کے لائق نہیں رہی اور ایسی کمزوری تھی کہ گویا بدن میں رُوح نہیں تھی۔ اِس حالت میں مجھے الہام ہوا۔

تُرَدُّ عَلَيْكَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ

یعنی جوانی کے نور تیری طرف واپس کئے۔ بعد اس کے چند روز میں ہی مجھے محسوس ہوا کہ میری گمشدہ قوتیں پھر واپس آتی جاتی ہیں اور تھوڑے دنوں کے بعد مجھ میں اِس قدر طاقت ہوگئی کہ مَیں ہر روز دو۲ دو۲ جزو نو تالیف کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھ سکتا ہوں اور نہ صرف لکھنا بلکہ سوچنا اور فکر کرنا جو نئی تالیف کے لئے ضروری ہے پورے طور پر میسر آ گیا۔ ہاں دو مرض میرے لاحقِ حال ہیں ایک بدن کے اُوپر کے حصّہ میں اور دوسری بدن کے نیچے کے حصّہ میں۔ اُوپر کے حصّہ میں دَورانِ سر ہے اور نیچے کے حصّہ میں کثرتِ پیشاب ہے اور یہ دونوں مرضیں اُسی زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے مَیں نے اپنا دعویٰ مامور مِن اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔ مَیں نے ان کے لئے دعائیں بھی کیں مگر منع میں جواب پایا اور میرے دل میں القا کیا گیا کہ ابتداء سے مسیح موعود کے لئے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دو زرد چادروں کے ساتھ دو۲ فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُترے گا۔ سو یہ

وہی دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے اور دو زرد چادریں دو بیماریاں ہیں جو دو حصّہ بدن پر مشتمل ہیں اور میرے پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی کھولا گیا ہے کہ دو زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ پورا ہوتا۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۹، ۳۲۰)

۲۵ر مئی ۱۹۰۶ء ’’هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الزَّلْزَلَةِ۔ بَلْ يَأْتِيْهِمْ بَغْتَةً۔[۱]

اگر چاہوں تو اُس دن خاتمہ

اِس کے بعد ایک علیحدہ الہام ہوا۔ دو چار ماہ۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ر مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ر مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۷ر مئی ۱۹۰۶ء (الف) ’’اُرِيْحُكَ وَلَا اُجِيْحُكَ وَاُخْرِجُ مِنْكَ قَوْمًا۔[۲]

اِس کے ساتھ ہی دل میں ایک تفہیم ہوئی جس کا یہ مطلب تھا جیسا کہ مَیں نے ابراہیم کو قوم بنایا۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ر مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ر مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) ’’آفتوں اور مصیبتوں کے دن ہیں۔

ایک دوست کا ذکر تھا جس پر بہت سی دُنیوی مشکلات گزر رہی ہیں۔

فرمایا۔ یہ الہام اُسی کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ر مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ر مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ج) ’’کل مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک الہام مندرجہ ذیل الفاظ میں یا کسی قدر تغیر لفظ سے ہوا تھا کہ

---

[۱] (ترجمہ) کیا تجھے زلزلہ کی بات پہنچی ہے۔ بلکہ اُن کے پاس وہ اچانک آئے گا۔

(بدر مورخہ ۳۱ر مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[۲] (ترجمہ) مَیں تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۳)

"کئی آفتیں اور مصیبتیں ہم پر نازل ہوگئی ہیں۔"[1]

(از مکتوب بنام نواب محمد علی خاں صاحبؓ آف مالیر کوٹلہ۔ مکتوباتِ احمد جلد دوم صفحہ ۲۹۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۹؍مئی ۱۹۰۶ء "یُلْقِی الرُّوْحَ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ۔[2]

۲ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔ ۳ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کی علامتیں اور نمونے ہوتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۳)

۳۰؍مئی ۱۹۰۶ء "خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی[3] کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں[4] کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا[5] نہ دیکھا نہ جانا۔

۱؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِسی خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

"مَیں تمام دن اِس الہام کے بعد غمگین رہا کہ یہ کیسا بھید ہے۔ آج خط پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ آپ کا پیغام خدا تعالیٰ نے پہنچایا تھا۔" (از مکتوب بنام نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ۔ مکتوباتِ احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲؎ (ترجمہ) ۱ خدا اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نبوت کی روح اس پر ڈالتا ہے۔

(بدر مورخہ ۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۳؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ "یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبد الحکیم خاں کے اس فقرہ کا رَدّ ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دے کر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ گویا مَیں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور مَیں شریر اور خدا تعالیٰ اس کے رَدّ میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذِلّت کی موت اور ذِلّت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہو تو دُنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر فارق نہ رہے۔" (اشتہار ۱۶؍اگست ۱۹۰۶ء مشمولہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۱۱ حاشیہ)

۴؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ "فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔" (اشتہار ۱۶؍اگست ۱۹۰۶ء مشمولہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۱۱ حاشیہ)

۵؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ "یعنی تُو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانہ میں اور اس نازک وقت میں اُمّتِ محمدیہ کے لئے کسی دجّال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدّد کی۔"

(اشتہار ۱۶؍اگست ۱۹۰۶ء مشمولہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۱۱ حاشیہ)

۲ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

۳ رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّ کَاذِبٍ۔ ۴ اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّ صَادِقٍ۔''[1]

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳۱؍مئی ۱۹۰۶ء روز یک شنبہ ''۱ اَللّٰهُ یَعْلَمُ فَمَنْ هٰذَا۔ ۲ روزِ محشر۔ ۳ اِنَّا اَخَذْنَاكَ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔[2] خدا کی پاک وحی ایک نئے مخالف شدہ کے بارے میں ہے۔ پڑھنے والے سمجھ لیں۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۰)

مئی ۱۹۰۶ء '' فرمایا۔ چند روز ہوئے مَیں نے دیکھا تھا (رؤیا کہ) بہت سے زنبور ہیں اور مَیں ان کو کپڑے میں پکڑ کر مار رہا ہوں۔''

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

مئی ۱۹۰۶ء ''۱ وَسَيَجْزِی اللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ۔ ۲ يُلْقِى الرُّوْحَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ مِنْ عِنْدِهٖ۔[3] ۳ دنیا کی بھی کامیابی ہوجائے گی اور آخرت کی بھی کامیابی ہوجائے گی۔ ۴ مونہہ کی زردی جاتی رہی ہے۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۴، ۲۵۳)

۴؍جون ۱۹۰۶ء (الف) ''رؤیا۔ دیکھا کہ مَیں ایک جگہ ہوں اور وہاں ایک چادر ایک اُونچی جگہ پر رکھی ہوئی ہے۔ اتنے میں ایک چڑا آیا اور اس چادر پر بیٹھ گیا۔ تب مَیں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ جس طرح بنی اسرائیل کے واسطے آسمان سے پرند اُترتے تھے اسی طرح ہمارے واسطے ہے۔''

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔ تُو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اِس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خاں کے اس قول کا رَدّ ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہوجائے گا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھیراتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تُو صادق نہیں ہے مَیں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔'' (اشتہار ۱۶؍اگست ۱۹۰۶ء مشمولہ کتاب حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۱۱ حاشیہ)

[2] (ترجمہ از ناشر) ۱ اللہ حقیقت سے واقف ہے یہ کون ہے؟ ۳ ہم نے تجھے دردناک عذاب کے ساتھ پکڑا۔

[3] (ترجمہ از ناشر) ۱ اور اللہ تعالیٰ شکر گزار بندوں کو ضرور جزا دے گا۔ ۲ وہ (خدا) اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اس پر اپنی جناب سے نبوت کی روح ڈال دیتا ہے۔

(ب) ''مجھے یاد ہے کہ جب نظام الدین[1] کے لئے مَیں نے دعا کی تب خواب میں دیکھا کہ ایک چڑا اُڑتا ہوا میرے ہاتھ میں آگیا اور اُس نے اپنے تئیں میرے حوالہ کر دیا اور مَیں نے کہا کہ یہ ہمارا آسمانی رزق ہے جیسا کہ بنی اسرائیل پر آسمان سے رزق اُترا کرتا تھا۔''

(از مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحبؓ ۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۰۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۵؍جون ۱۹۰۶ء ''۱ مَا اُرْسِلَ نَبِیٌّ اِلَّا اَخْزٰی بِہِ اللّٰہُ قَوْمًا لَّا یُؤْمِنُوْنَ۔ ۲ یُلْقِی الرُّوْحَ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ۔[2] ۳ خدا[3] کی فیلنگ[4] اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا۔''

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔''نظام الدین نام سیالکوٹ میں ایک مستری ہے۔ چند روز ہوئے اس کا ایک خط میرے نام آیا......اس کا مضمون یہ تھا کہ مَیں فوجداری جُرم میں گرفتار ہو گیا ہوں اور کوئی صورت رہائی کی نظر نہیں آتی۔اس بےقراری میں مَیں نے یہ نذر مانی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ اِس خوفناک مقدّمہ سے رہا کردے تو مَیں مبلغ پچاس روپیہ نقد آپ کی خدمت میں بلاتوقف ادا کردوں گا۔ اِتفاق ایسا ہوا کہ جب اس کا خط پہنچا تو مجھے خود روپیہ کی ضرورت تھی۔تب مَیں نے دعا کی کہ اے خدائے قادر وکریم! اگر تُو اس شخص کو اس مقدّمہ سے رہائی بخشے تو تین طور کا فضل تیرا ہوگا۔اوّل یہ کہ یہ مضطر آدمی اس بَلا سے رہائی پا جائے گا۔دوم مجھے جو اِس وقت روپیہ کی ضرورت ہے میرا مطلب کسی قدر پُورا ہوگا۔سوم تیرا ایک نشان ظاہر ہو جائے گا۔ دُعا کرنے سے چند روز بعد نظام الدین کا خط آیا...... اور دوسرے روز پچاس روپے آ گئے۔'' (از مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحبؓ ۔مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

[2] (ترجمہ) ۱ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر خدا نے اس کی وجہ سے ایک قوم کو رُسوا کیا جو ایمان نہیں لاتے تھے۔ ۲ خدا اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نبوت کی رُوح اس پر ڈالتا ہے۔ (بدر مورخہ ۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[3] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔''اِس کے یہ معنے ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آ گیا ہے جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے اور خدا کی مُہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اِس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمّتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتَم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اَور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔اِسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النّبیّین ٹھہرا۔یعنی آپؐ کی پیروی کمالاتِ نبوّت بخشتی ہے اور آپؐ کی توجہ ءِ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قُدسیہ کسی اَور نبی کو نہیں ملی۔'' (حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹،۱۰۰ حاشیہ)

[4] FEELING

۷؍جون ۱۹۰۶ء (الف) ۱۔ ’’بذریعہ الہامِ الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں، یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے دو۲ نام ہوں گے۔

۱ بشیر الدّولہ ۲ عَالَمِ کباب

یہ ہر دو نام بذریعہ الہامِ الٰہی معلوم ہوئے اور اِن کی تعبیر اور تفہیم یہ ہے۔

۱۔ بشیر الدّولہ سے یہ مُراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کے لئے بشارت دینے والا ہوگا۔ اُس کے پیدا ہونے کے بعد (یا اس کے ہوش سنبھالنے کے بعد) زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئیں گی اور گروہِ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کرے گا اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئے گی۔

۲۔ عالَم کباب سے یہ مُراد ہے کہ اُس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی بُرائی بھلائی شناخت کرے دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ گویا دنیا کا خاتمہ ہوجائے گا۔ اِس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالَم کباب رکھا گیا۔ غرض وہ لڑکا اِس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کے لئے ایک نشان ہوگا بشیر الدّولہ کہلائے گا اور اِس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لئے قیامت کا نمونہ ہوگا عالَم کباب کے نام سے موسوم ہوگا۔‘‘ (بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) ۲۔ ’’اِس کے بعد معلوم ہوا کہ اس لڑکے کے دو نام اَور ہیں۔

۱۔ ایک شادی خان کیونکہ وہ اس جماعت کے لئے شادی کا موجب ہوگا۔

۲۔ دوسرے کلمۃ اللہ خان کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو ابتداء سے مقرر تھا اس زمانہ میں پورا ہوجائے گا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پُوری ہو اور گذشتہ الہام اے وارڈ اَینڈ ٹو گرل اِسی پیشگوئی کو بیان کرتا ہے جس کے معنے ہیں ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔ کیونکہ میاں منظور محمد کی دو لڑکیاں ہیں اور جب کلمۃ اللہ پیدا ہوگا تب یہ بات پُوری ہوجائے گی ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ حاشیہ)

(ج) ’’۱ اللہ تعالیٰ اُس کو سلامت رکھنا نہیں چاہتا۔ خدا تمہیں سلامت رکھے۔

۲ یَنْصُرُكَ[۱] رِجَالٌ نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ ۳ یَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ ۴ یَاْتِیْكَ مِنْ كُلِّ

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) ۲ وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ ۳ ہر ایک دُور کی راہ سے آئیں گے ۴ ہر ایک دُور

فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ ۵ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ ۶ يَسَّرْنَا لَكَ الْاُمُوْرَ۔ ۷ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ۔ ۸ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ الْحَلِيْمِ۔ ۹ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔ ۱۰ رَبِّ اَرِنَا اَنْوَارَكَ الْكُلِّيَّةَ۔ ۱۱ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيْكَ۔ ۱۲ رَبِّ اَرِنِيْ اَنْوَارَكَ الْكُلِّيَّةَ۔ ۱۳ اِنِّيْ اَنَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ۔ ۱۴ وَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيْكَ۔ ۱۵ دو نشان[1] ظاہر ہوں گے۔ ۱۶ محمدی کے بیٹے کے دو نام ظاہر کئے گئے۔ بشیر الدولہ اور عالم کباب[2]۔ ۱۷ وَ قَدْ كَانَ فِيْهَا اَنْزَلَ رَحْمَةً۔ ۱۸ تُرْزَقُوْنَ فِيْهَا۔''[2] (کاپی الہامات[3] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴۱، ۲۴۰، ۲۳۹، ۲۳۸)

(د) اِنَّا اَخَذْنَاهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ[4]۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

بقیہ ترجمہ۔ کی راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے۔ ۵ تم پر سلام ہو۔ تم پاک ہو۔ ۶ تیری خاطر ہم نے امور کو آسان کر دیا۔ ۷ اور جو لوگ تیرے پاس آئیں گے، تجھے چاہیے کہ اُن سے بد خلقی نہ کرے اور ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے۔ ۸ ہم حلیم کے غضب سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ ۹ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو محض اصلاح کرنے والے ہیں۔ ۱۰ اے میرے ربّ ہمیں اپنے تمام اَنوار دکھا۔ ۱۱ اور آسمان سے ایک ایسا اَمر اُترنے والا ہے جو تجھے خوش کر دے گا۔ ۱۲ اے میرے ربّ مجھے اپنے تمام اَنوار دکھا۔ ۱۳ مَیں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا۔ ۱۴ آسمان سے ایک ایسا اَمر اُترنے والا ہے جو تجھے خوش کر دے گا۔

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اس میں سعد اللہ لدھیانوی اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن کی ہلاکت کی طرف اشارہ ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''ممالک مشرقیہ میں تو سعد اللہ لدھیانوی میری پیشگوئی اور مباہلہ کے بعد جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہی نمونیا پلیگ سے مر گیا۔ یہ تو پہلا نشان تھا اور دوسرا نشان اس سے بہت ہی بڑا ہوگا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ سو وہ ڈوئی کی موت ہے جو ممالکِ مغربیہ میں ظہور میں آئی ...... اِس سے خدا تعالیٰ کا وہ الہام پُورا ہوا کہ مَیں دو[2] نشان دکھاؤں گا۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۰)

[2] (ترجمہ از مرتّب) ۱۷ اور یقیناً اس نے اس میں رحمت نازل کی۔ ۱۸ اس میں تم رزق دیئے جاؤ گے۔

[3] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں الہام نمبر ۶، ۸ تا ۱۱ و ۱۶ تا ۱۸ کے علاوہ باقی الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔

[4] (ترجمہ) ہم دردناک عذاب کے ساتھ اس کو پکڑیں گے۔ (بدر مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

(ھ) ’’اِنِّیْ اُرِیْکَ مَا یُرْضِیْکَ۔‘‘[1]

(الاستفتاء ملحقہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

۸؍جون ۱۹۰۶ء (رؤیا)

’’اس رات مولوی عبدالکریم دیکھے ان کے ہاتھ میں ......[2] پھر الہام ہوا۔

آپ کی برکت نے ان کا مونہہ بند کر دیا۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۲)

۱۱؍جون ۱۹۰۶ء ۱۔ ’’رؤیا۔ دیکھا کہ پندرہ سولہ نوجوان عورتیں خوبصورت اور نہایت خوش لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئی ہیں۔ مَیں نے اِس خیال سے کہ یہ جوان عورتیں ہیں مُنہ اُن سے پھیر لیا اور اُن سے پوچھا کہ تم کیسے آئی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں۔ پھر انہوں نے وہیں ہمارے دالان میں ڈیرے لگا دیئے۔

فرمایا۔ رؤیا میں عورت سے مُراد اقبال اور فتح مندی اور تائیدِ الٰہی ہوتی ہے۔ اِس رؤیا میں یہ بھی معلوم ہوا کہ انہیں عورتوں میں وہ بھی ایک عورت تھی جو پہلے کبھی آئی تھی۔ فرمایا اس میں اشارہ ایک پُرانے[3] رؤیا کی طرف تھا جو حضرت والد صاحب کی وفات کے چند یوم بعد مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک پیڑھی پر بیٹھا ہوں تو ایک عورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے تیس۳۰ بتیس۳۲ سال کی میرے سامنے آئی اور اس نے کہا کہ میرا ارادہ اب اِس گھر سے چلے جانے کا تھا مگر تمہارے لئے رہ گئی ہوں۔‘‘

۲۔ ’’ایک زلزلہ کا نظارہ دکھائی دیا اور ساتھ ہی اس کے الہام ہوا۔

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۔‘‘[4]

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں تجھے وہ دکھاؤں گا جو تجھے راضی کر دے گا۔

[2] یہ حصہ پڑھا نہ جاسکا۔ (ناشر)

[3] (نوٹ از سید عبدالحی) دیکھیے رؤیا ۱۸۷۶ء بحوالہ ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۰۶،۲۰۵

[4] (ترجمہ) آج ملک کس کا ہے۔ اللہ تعالیٰ واحد قہار کا ہے۔ (بدر مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۳۔ ''مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور اُن پر کوئی غالب نہیں ہوسکتا اور سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے[۱] آگے ہے۔اِنَّا اَخَذْنَاكَ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔[۲] پر تُو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔''

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۲؍جون ۱۹۰۶ء ''۱ ھر کجا باشی، خوش باشی۔[۳] ۲ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ۔''[۴]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳۶)

۱۴؍جون ۱۹۰۶ء '' وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔''[۵]

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۱؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۶؍جون ۱۹۰۶ء ''زلزلہ آنے کو ہے''[۶]

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۱؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

جون[۷] ۱۹۰۶ء ا۔ ''۱ ناصر الدین۔۲ فاتح الدین۔۳ هٰذَا يَوْمٌ مُّبَارَكٌ۔''[۸]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲۰)

---

[۱] متعلق ڈاکٹر عبدالحکیم مُرتد۔ (مرزا بشیر احمد)

[۲] (ترجمہ از مرتّب) ہم نے تجھے دردناک عذاب کے ساتھ پکڑا۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) ۱ جہاں رہو خوش رہو۔ ۲ بجلی ان کی آنکھیں اُچک لینے کو ہے۔

[۴] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں یہ دونوں الہامات ترتیب کے فرق سے مندرج ہیں نیز ان کی تاریخ نزول ۱۳؍جون ۱۹۰۶ء ہے۔

[۵] (ترجمہ) اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین پر فساد مت مچاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرتے ہیں۔

[۶] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ زلزلہ ۲۱؍جولائی ۱۹۰۶ء کو رات کے قریباً دو بجے آیا۔

(بدر مورخہ ۲۶؍جولائی ۱۹۰۶ء)

[۷] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۱؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں ان الہامات کی تاریخ ۱۹؍جون ۱۹۰۶ء درج ہے۔

[۸] (ترجمہ از مرتّب) ۳ یہ مبارک دن ہے۔

۲۔ ’’اسمائے پسرِ محمدی
۱ بشیر الدّولہ ۲ عالَم کباب ۳ شادی خاں ۴ کلمۃ اللہ خان۔ ۵ کلمۃ العزیز ۶ وارڈ[1] ۷ ناصر الدین
۸ فاتح الدین۔‘‘[2] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۹)

۲۰؍جون ۱۹۰۶ء ’’اشیطان پر بہر حال تم نے تسلط پالیا۔ ۲ وَقَالُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا۔
قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ۔‘‘
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۸)

(ترجمہ) اور کہیں گے کہ یہ خدا کا فرستادہ نہیں۔ کہہ میری سچائی پر خدا گواہی دے رہا ہے اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴)

۲۱؍جون ۱۹۰۶ء روز پنج شنبہ ۱۔ ’’الہام۔ یَنْصُرُکُمُ اللّٰہُ فِیْ وَقْتٍ عَزِیْزٍ۔‘‘
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۷)

(ترجمہ) خدا ایک عزیز وقت میں تمہاری مدد کرے گا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴)

۲۔ (خواب) ’’اس وقت جو قریب نو بجے دن کے ہوگا روز پنج شنبہ ۲۱؍جون ۱۹۰۶ء میں نے خواب میں دیکھا کہ ملّا شمس الدین میاں فضل الٰہی ایک بڑا خوان انگور کا لایا ہے جس میں بہت سے انگور کے خوشے ہیں اور بعض ان میں سے موتیوں کی طرح کھڑے ہیں اور بعض الگ الگ دانے ہیں جن کا ایک ڈھیر خوان میں لگا ہوا ہے اور سفید اور چمکدار اور خوبصورت معلوم ہوتے ہیں اور میں ایک چارپائی پر لیٹا ہوں میں دیکھ کر کھڑا ہو گیا یعنی چارپائی پر ہی کھڑا ہو گیا اور میرے دل میں خیال آیا کہ مرزا افضل بیگ نے یہ انگور بھیجا ہے اور کبھی خیال آتا تھا کہ کچھ اس نے اپنے پاس بھی رکھ لیا ہے اور کبھی خیال آتا تھا کہ سب کا سب ہی بھیج دیا ہے۔ انگور بہت ہیں اور جیسا کہ میں کھڑا ہوں ایسا ہی شمس الدین میرے دکھلانے کے لئے کھڑا ہے اور داہنے ہاتھ میں اس کے خوانِ انگور ہے وقت قریب دس بجے دن کے معلوم ہوتا ہے اور دروازے کے پاس میری چارپائی ہے۔

---

[1] Word (کلمہ)

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۱؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ اسماء ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں نیز ان سے قبل یہ تحریر ہے۔
’’میاں منظور محمد صاحب کے اُس بیٹے کے نام جو بطور نشان ہوگا بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے۔‘‘

تعطیر الانام میں تعبیر یہ لکھی ہے کہ دائمی رزق اور وسیع رزق اور ذخیرہ خور رزق اور دنیا کی تازگی ہے۔ اور ایک خوشہ اس کا ہزار درم تک ہے۔ اور نیز اس کی تعبیر مرض سے شفا اور بہتری ہے کیونکہ حضرت نوح کو سِل ہو گئی تھی اور خدا تعالیٰ کا ان کو حکم ہوا تھا کہ انگور کھاؤ۔ پس انگور سے سِل جاتی رہی تھی۔

اور انگور سے مراد وہ منافع ہیں جو عورتوں سے یا عورتوں کے سبب سے حاصل ہوتے ہیں اور وہ رزق پاک ہے اور اُلفت اور محبت پر دلالت کرتا ہے یعنی ایسے شخص سے لوگ محبت کرتے ہیں اور کریم لوگوں کی طرف سے رزق پہنچتا ہے۔ ۲۱؍جون ۱۹۰۶ء روز پنج شنبہ۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷)

۲۳؍جون ۱۹۰۶ء "۱ خوش قسمتی سے میرا بیڑا پار ہو گیا۔ ۲ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۱)

(ترجمہ) اے میرے خدا مَیں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

۲۸؍جون ۱۹۰۶ء "۱ آج ۲۸؍جون ۱۹۰۶ء کو معلوم ہوا اس لڑکے کا نام کلمۃ اللہ خان بھی ہو گا اور شادی خان بھی نام ہوگا۔

۲ اُس کی تعظیم ملوک اور ذوالجبروت کرتے ہیں۔ ۳ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳۷)

(ترجمہ) اُس دن کہا جائے گا آج کس کا ملک ہے کیا اس خدا کا ملک نہیں جو سب پر غالب ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۶)

جون ۱۹۰۶ء "۱ اِنِّیْ مَعَ الْکُفَّارِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً۔ ۲ مَا اُرْسِلَ نَبِیٌّ اِلَّا اَخْزَی بِهِ اللّٰهُ قَوْمًا لَّا یُؤْمِنُوْنَ۔[1] ۳ اللہ تعالیٰ اُس کو سلامت رکھنا نہیں چاہتا۔ ۴ خدا تمہیں سلامت رکھے۔

[1] (ترجمہ از ناشر) ۱ میں مسلح لوگوں[2] کے ساتھ اچانک تیری مدد کو آؤں گا۔ ۲ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر خدا نے اس کی وجہ سے اس قوم کو رسوا کیا جو ایمان نہیں لاتے۔

[2] (نوٹ از ناشر) ان معنوں کے لئے دیکھئے لسان العرب زیر لفظ "کفر"

۵ یَأْتِیْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ ۶ یَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ ۷ یَنْصُرُكُمْ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ ۸ سَلَامٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ۔ ۹ یَسَّرْنَا لَكَ الْاُمُوْرَ۔"[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴۵، ۲۴۴، ۲۴۳)

۱۹۰۶ء "۱ وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔ ۲ اِنَّا عَفَوْنَا عَنْكَ۔ ۳ اِنَّا عَفَوْنَا عَنْكَ۔ ۴ اَنْتَ لَیِّنٌ وَ اَرْضُكَ لَیِّنَةٌ۔ ۵ یَا رَبِّ كُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ ۶ اِنِّیْ حَافِظُكَ۔ ۷ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلَیْهِمْ۔ ۸ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔"[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰۹، ۲۰۸)

جولائی ۱۹۰۶ء "۱ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ ۲ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً۔"[3]

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۶۔۲۸ مورخہ ۱۲؍جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۸؍جولائی ۱۹۰۶ء "میرا لڑکا مبارک احمد خسرہ کی بیماری سے سخت گھبراہٹ اور اضطراب میں تھا۔ ایک رات تو شام سے صبح تک تڑپ تڑپ کر اُس نے بسر کی اور ایک دَم نیند نہ آئی اور دوسری رات میں اُس سے سخت تر آثار ظاہر ہوئے اور بیہوشی میں اپنی بوٹیاں توڑتا تھا اور ہذیان کرتا تھا اور ایک سخت خارش بدن میں تھی۔ اس وقت میرا دِل دَردمند ہوا اور الہام ہوا۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ[4]

---

[1] (ترجمہ از ناشر) ۵ ہر دور کی راہ سے تیرے پاس مدد پہنچے گی۔ ۶ اور تیرے پاس اس کثرت سے لوگ آئیں گے کہ جن راہوں سے وہ آئیں گے وہ گہری ہو جائیں گی۔ ۷ تمہاری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں پر ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ ۸ تم پر سلام ہو۔ تم شرک سے پاک ہو گئے۔ ۹ ہم نے تمام امور کو تیرے لئے آسان کر دیا۔

[2] (ترجمہ از ناشر) ۲ ہم نے تجھے معاف کیا۔ ۳ ہم نے تجھے معاف کیا۔ ۴ تو نرم دل ہے اور تیری زمین (یعنی طینت) بھی نرم ہے۔ ۵ اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خدمت گزار ہے۔ اے میرے ربّ! پس میری حفاظت فرما اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ ۶ میں تیری حفاظت کروں گا۔ ۷ میں ان پر نگران ہوں۔ ۹ کوئی نفس اذن الٰہی کے بغیر مر نہیں سکتا۔

[3] (ترجمہ) ۱ مجھ سے دعا مانگ مَیں قبول کروں گا۔ ۲ مَیں فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤں گا۔

(بدر مورخہ ۱۲؍جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[4] (ترجمہ از مرتّب) میرے حضور دعا کرو مَیں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

تب معاً دعا کے بعد مجھے کشفی حالت میں معلوم ہوا کہ اس کے بستر پر چوہوں کی شکل پر بہت سے جانور پڑے ہیں اور وہ اُس کو کاٹ رہے ہیں اور ایک شخص اُٹھا اور اُس نے تمام وہ جانور اکٹھے کر کے ایک چادر میں باندھ دیئے اور کہا اِس کو باہر پھینک آؤ اور پھر وہ کشفی حالت جاتی رہی اور مَیں نہیں جانتا کہ پہلے وہ کشفی حالت دُور ہوئی یا پہلے مرض دُور ہوگئی اور لڑکا آرام سے فجر تک سویا رہا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی[۱]۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۰، ۹۱ حاشیہ)

۱۰/جولائی ۱۹۰۶ء ’’اد یکھ مَیں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔ ۲ صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے۔ ۳ یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ ۴ یَأْتِیْكَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ ۵ وَ اُلْقِیَ بِهِ الرُّعْبُ الْعَظِیْمُ۔ ۶ وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ۔ ۷ سَاُکْرِمُكَ اِکْرَامًا عَجَبًا۔ ۸ دنیا کی بھی کامیابی ہوجائے گی اور آخرت بھی کی کامیابی ہوجائے گی۔ ۹ هَلْ اَتَاكَ حَدِیْثُ الزَّلْزَلَةِ مِنْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔ ۱۰ تَأْتِیْ عَلَیْهِمْ اَیَّامٌ مُّبَارَكٌ۔ ثُمَّ یَکْنِزُوْنَ لَهُمْ وَ یَکْثُرُ دُنْیَاهُمْ وَ مَا عَلَیْهَا فَتَنْزِلُ عَلَیْهِمُ الْمَصَآئِبُ وَلَا یَضُرُّهُمُ اللّٰهُ اِلٰی حَیَاتِکُمْ۔‘‘[۲] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰۵، ۲۰۴)

---

[۱] (نوٹ از سید عبدالحی) بدر مورخہ ۱۲/جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ والحکم مورخہ ۱۰/جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ پر یہ الہام مورخہ ۸/جون ۱۹۰۶ء کا لکھا گیا ہے جو درست نہیں۔ صحیح تاریخ ۸/جولائی ۱۹۰۶ء ہے جو حقیقۃ الوحی میں درج ہے۔

[۲] (ترجمہ از ناشر) ۳ لوگ دور دراز سے تیرے پاس آئیں گے۔ ۴ تیرے پاس دور دور سے ھدایا آئیں گے۔ ۵ اور اس کے ذریعہ ان کے دلوں میں رعب عظیم ڈال دیا گیا۔ ۶ ہلاکت ہو ہر غیبت کرنے والے سخت عیب جُو کے لئے۔ ۷ میں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے۔ ۹ کیا تجھے زلزلہ کی پیشگوئی خدا تعالیٰ سے نہیں پہنچی جو طلوع شمس سے شروع ہوگا یا طلوع شمس سے اس کے غلبہ اور شدت کا ظہور ہوگا۔ ۱۰ ان پر بابرکت ایام آئیں گے جن میں وہ اپنے لئے غلّہ جمع کریں گے اور ان کے لئے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس کے لئے دنیوی مال ومنال بہت ہوجائے گا پھر ان پر مصائب نازل ہوں گے مگر تمہاری ہوتے ہوئے یعنی تمہاری زندگی میں خدا انہیں ضرر نہیں پہنچائے گا۔

۱۹۰۶ء ’’یَا اَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی

اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ جو کچھ تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ

خدا نے تجھے قرآن سکھلایا یعنی اس کے صحیح معنے تجھ پر ظاہر کئے تا کہ تُو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تا کہ

سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

مجرموں کی راہ کھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے برگشتہ ہوتا ہے۔ کہہ مَیں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَھَقَ الْبَاطِلُ ۔اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ۔ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ

کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ہر ایک برکت محمد

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔ وَقَالُوْٓا اِنْ ھٰذَآ

صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔ اور کہیں گے کہ یہ

اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۔قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ۔ قُلْ

وحی نہیں ہے یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے ہیں۔ اُن کو کہہ وہ خدا ہے جس نے یہ کلمات نازل کئے پھر ان کو لہو ولعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔ ان کو کہہ

اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامٌ شَدِیْدٌ ۔ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی

اگر یہ کلمات میرا اِفترا ہے اور خدا کا کلام نہیں تو پھر مَیں سخت سزا کے لائق ہُوں اور اُس انسان سے زیادہ تر کون ظالم ہے

عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا۔ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ

جس نے خدا پر افترا کیا اور جھوٹ باندھا۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچّے دین کے ساتھ بھیجا۔

لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ۔ یَقُوْلُوْنَ اَنّٰی لَکَ

تا اُس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔ خدا کی باتیں پُوری ہو کر رہتی ہیں کوئی اُن کو بدل نہیں سکتا۔ اور لوگ کہیں گے کہ

ھٰذَا اِنْ ھٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ۔ وَاَعَانَہٗ عَلَیْہِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ۔

یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہوا؟ یہ جو الہام کر کے بیان کیا جاتا ہے یہ تو انسان کا قول ہے اور دوسروں کی مدد سے بنایا گیا ہے۔

اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ۔ ھَیْھَاتَ ھَیْھَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ۔

اے لوگو! کیا تم ایک فریب میں دیدہ و دانستہ پھنستے ہو؟ جو کچھ تمہیں یہ شخص وعدہ دیتا ہے اس کا ہونا کب ممکن ہے۔

مِنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ جَاهِلٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ۔ قُلْ عِنْدِيْ
پھر ایسے شخص کا وعدہ جو حقیر اور ذلیل ہے یہ تو جاہل ہے یا دیوانہ ہے جو بے ٹھکانے باتیں کرتا ہے ان کو کہہ کہ میرے پاس

شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ
خدا کی گواہی ہے پس کیا قبول کرو گے یا نہیں ؟ پھر ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ هٰذَا
پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں؟ اور مَیں پہلے اس سے ایک مدت تک تم میں ہی رہتا تھا کیا تم سمجھتے نہیں؟ یہ

مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ۔ فَبَشِّرْ۔ وَ مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
مرتبہ تیرے رَبّ کی رحمت سے ہے وہ اپنی نعمت تیرے پر پُوری کرے گا۔ پس تُو خوشخبری دے اور خدا کے فضل سے تُو

بِمَجْنُوْنٍ۔ لَكَ دَرَجَةٌ فِي السَّمَآءِ وَ فِي الَّذِيْنَ هُمْ يُبْصِرُوْنَ۔ وَ لَكَ
دیوانہ نہیں ہے۔ تیرا آسمان پر ایک درجہ اور ایک مرتبہ ہے اور نیز اُن لوگوں کی نگاہ میں جو دیکھتے ہیں۔ اور تیرے لئے

نُرِيْ اٰيَاتٍ وَّ نَهْدِمُ مَا يَعْمُرُوْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ
ہم نشان دکھائیں گے اور جو عمارتیں بناتے ہیں ہم ڈھادیں گے۔ اُس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح

ابْنَ مَرْيَمَ۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْئَلُوْنَ۔[1] وَ قَالُوْا اَ تَجْعَلُ
ابنِ مریم بنایا۔ وہ اُن کاموں سے پوچھا نہیں جاتا جو کرتا ہے اور لوگ اپنے کاموں سے پوچھے جاتے ہیں اور انہوں نے کہا کہ کیا تُو ایسے

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’خدا تعالیٰ کا پاک کلام جو میری کتاب براہین احمدیہ[2] کے بعض مقامات میں لکھا گیا ہے، اس میں خدا تعالیٰ نے تبصریح ذکر کر دیا ہے کہ کس طرح اُس نے مجھے عیسیٰ بن مریم ٹھہرایا۔ اِس کتاب میں پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا اور بعد اس کے ظاہر کیا کہ اس مریم میں خدا کی طرف سے رُوح پھونکی گئی اور پھر فرمایا کہ رُوح پھونکنے کے بعد مریمی مرتبہ عیسوی مرتبہ کی طرف منتقل ہوگیا اور اِس طرح مریم سے عیسیٰ پیدا ہو کر ابنِ مریم کہلایا۔ پھر دوسرے مقام میں اِسی مرتبہ کے متعلق فرمایا۔ فَاَجَآءَهُ الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا۔ اِس جگہ خدا تعالیٰ ایک استعارہ کے رنگ میں فرماتا ہے کہ جب اس مامور میں مریمی مرتبہ سے عیسوی مرتبہ کا تولّد ہوا اور اس لحاظ سے یہ مامور ابنِ مریم بننے لگا۔ تو تبلیغ کی ضرورت جو دَردِ زِہ سے مشابہت رکھتی ہے

[2] یعنی براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۹۰، ۵۹۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ اور صفحہ ۶۶۴، ۶۶۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴۔ (ناشر)

فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا قَالَ اِنِّيْ اَعْلَمُ مَا لَاتَعْلَمُوْنَ. اِنِّيْ مُهِيْنٌ
شخص کوخلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے۔ اُس نے کہا کہ اس کی نسبت جو کچھ مَیں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ مَیں اُس شخص کی اہانت

مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ. اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ. كَتَبَ اللّٰهُ
کروں گا جو تیری اِہانت کا ارادہ کرے گا۔ میرے قُرب میں میرے رسول کسی دشمن سے نہیں ڈرا کرتے۔ خدا نے لکھ چھوڑا ہے

لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ[1]. وَ هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ. اِنَّ اللّٰهَ
کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہوجائیں گے۔ خدا اُن کے

مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ. اُرِيْكَ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ.
ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نکوکار رہیں۔ قیامت کے مشابہ ایک زلزلہ آنے والا ہے جو تمہیں دکھاؤں گا

اِنِّيْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ وَ امْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ. جَآءَ الْحَقُّ
اور مَیں ہر ایک کو جو اِس گھر میں ہے نگہ رکھوں گا۔ اے مجرمو! آج تم الگ ہوجاؤ۔ حق آیا

وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ. بِشَارَةٌ تَلَقَّاهَا النَّبِيُّوْنَ.
اور باطل بھاگ گیا۔ یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔ یہ وہ بشارت ہے جو نبیوں کو ملی تھی۔

اَنْتَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ. كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ. هَلْ اُنَبِّئُكُمْ
تُو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں اُن کے لئے ہم کافی ہیں۔ کیا مَیں تمہیں

بقیہ حاشیہ۔ اس کو اُمّت کی خشک جڑھ کے سامنے لائی۔ جس میں فہم اور تقویٰ کا پھل نہیں تھا اور وہ تیار تھے کہ ایسا دعویٰ سن کر اِفتراء کی تہمتیں لگاویں اور دُکھ دیں اور طرح طرح کی باتیں اُس کے حق میں کریں۔ تب اُس نے اپنے دِل میں کہا کہ کاش مَیں پہلے اس سے مَر جاتا اور ایسا بھولا بسرا ہوجاتا کہ کوئی میرے نام سے واقف نہ ہوتا۔ منہ

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۵ حاشیہ)

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’اِس وحیِ الٰہی میں خدا نے میرا نام رُسُل رکھا کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ مَیں آدم ہوں۔ مَیں شیث ہوں۔ مَیں نوح ہوں۔ مَیں ابراہیم ہوں۔ مَیں اسحٰق ہوں۔ مَیں اسمٰعیل ہوں۔ مَیں یعقوب ہوں۔ مَیں یوسف ہوں۔ مَیں موسیٰ ہوں۔ مَیں داؤد ہوں۔ مَیں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا مَیں مظہرِ اَتم ہوں۔ یعنی ظلّی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۶ حاشیہ)

عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ۔ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ۔ وَلَا تَيْئَسْ

بتلاؤں کہ کن لوگوں پر شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک کذّاب بدکار پر شیطان اُترتے ہیں۔ اور تُو خدا کی رحمت سے

مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ۔ اَلَا اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ يَأْتِيْكَ

نومید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک دُور

مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ۔

کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔ اِس کثرت سے

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔

لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں

قَالَ رَبُّكَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيْكَ۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا

ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ تیرا ربّ فرماتا ہے کہ ایک ایسا امر آسمان سے نازل ہوگا جس سے تُو خوش ہو جائے گا۔ ہم

مُّبِيْنًا۔ فَتْحُ الْوَلِيِّ فَتْحٌ وَّ قَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا۔ اَشْجَعُ النَّاسِ۔ وَ لَوْ كَانَ

ایک کُھلی کُھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے ولی کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک ایسا قُرب بخشا کہ ہمراز اپنا بنا دیا۔ وہ تمام لوگوں سے زیادہ

الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ۔ اَنَارَ اللّٰهُ بُرْهَانَهٗ۔ كُنْتُ كَنْزًا

بہادر ہے۔ اور اگر ایمان ثریّا سے معلّق ہوتا تو وہ وہیں جا کر اُس کو لے لیتا۔ خدا اُس کی حجّت روشن کرے گا۔ مَیں ایک خزانہ

مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔ يَا قَمَرُ يَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا

پوشیدہ تھا پس مَیں نے چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں۔ اے چاند اور اے سورج! تُو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں

مِنْكَ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَانْتَهٰى اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَيْنَا وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ

تجھ سے۔ جب خدا کی مدد آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا تب کہا جائے گا کہ کیا یہ شخص جو بھیجا

رَبِّكَ[۱]۔ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ۔ وَ لَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَسْئَمْ

گیا حق پر نہ تھا؟ اور چاہیے کہ تُو مخلوقِ الٰہی کے ملنے کے وقت چیں بر جبیں نہ ہو، اور چاہیے کہ تُو لوگوں کی کثرتِ ملاقات سے تھک

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) ”وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ۔ اور خدا کا وعدہ پورا ہوگا۔“

مِّنَ النَّاسِ۔ وَ وَسِّعْ مَكَانَكَ وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ

نہ جائے اور تجھے لازم ہے کہ اپنے مکانوں کو وسیع کرے تا لوگ جو کثرت سے آئیں گے ان کو اُترنے کے لئے کافی گنجائش ہو اور ایمان والوں کو

صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ مَّآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ۔

خوشخبری دے کہ خدا کے حضور میں ان کا قدم صدق پر ہے اور جو کچھ تیرے ربّ کی طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گئی ہے وہ اُن لوگوں کو سنا جو

اَصْحَابُ الصُّفَّةِ۔ وَ مَآ اَدْرٰكَ مَآ اَصْحٰبُ الصُّفَّةِ۔ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ

تیری جماعت میں داخل ہوں گے۔ صُفّہ کے رہنے والے اور تُو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صُفّہ کے رہنے والے۔ تُو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ۔ يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ۔ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا

جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر درُود بھجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک منادی کرنے والے

يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ۔ وَ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا۔ يَآ اَحْمَدُ

کی آواز سنی ہے جو ایمان کی طرف بُلاتا ہے اور خدا کی طرف بُلاتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے۔ اے احمد!

فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰى شَفَتَيْكَ۔ اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا۔ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ۔

تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔ تُو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ مَیں نے تیرا نام متوکل رکھا۔

يَرْفَعُ اللّٰهُ ذِكْرَكَ۔ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ بُوْرِكْتَ

خدا تیرا ذکر بلند کرے گا اور اپنی نعمت دُنیا اور آخرت میں تیرے پر پُوری کرے گا۔ اے احمد! تُو

يَآ اَحْمَدُ۔ وَكَانَ مَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ حَقًّا فِيْكَ۔ شَاْنُكَ عَجِيْبٌ وَّ اَجْرُكَ

برکت دیا گیا اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔ تیری شان عجیب ہے اور تیرا اَجر

قَرِيْبٌ۔ اَلْاَرْضُ وَ السَّمَآءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِيْ۔ اَنْتَ وَجِيْهٌ فِيْ حَضْرَتِيْ

قریب ہے۔ آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ تُو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔

اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِيْ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى زَادَ مَجْدَكَ۔

مَیں نے تجھے اپنے لئے چُنا۔ خدائے پاک بڑا برکتوں والا اور بڑا بزرگ ہے وہ تیری بزرگی کو زیادہ کرے گا۔

يَنۡقَطِعُ اٰبَآءُكَ وَ يُبۡدَءُ مِنۡكَ[1] وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَتۡرُكَكَ حَتّٰى

تیرے باپ دادوں کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور تیرے بعد سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا۔ اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یاد رہے کہ ظاہری بزرگی اور وجاہت کے لحاظ سے اِس خاکسار کا خاندان بہت شہرت رکھتا تھا بلکہ اِس زمانہ تک بھی اس خاندان کی دُنیوی شوکت زوال کے قریب قریب تھی۔ میرے دادا صاحب کے اِس نواح میں بیاسی گاؤں اپنی ملکیت کے تھے اور پہلے اِس سے وہ والیانِ ملک کے رنگ میں بسر کرتے تھے اور کسی سلطنت کے ماتحت نہ تھے اور پھر رفتہ رفتہ حکمت اور مشیّتِ ایزدی سے سکھوں کے زمانہ میں چند لڑائیوں کے بعد سب کچھ کھو بیٹھے اور صرف چھ۶ گاؤں ان کے قبضہ میں رہے اور پھر دو گاؤں اَور ہاتھ سے جاتے رہے اور صرف چار گاؤں رہ گئے اور اِس طرح پر دُنیوی شوکت جو کسی کے ساتھ وفا نہیں کرتی زوال پذیر ہوگئی۔ بہر حال یہ خاندان اِس نواح میں بہت شہرت رکھتا تھا مگر خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ یہ عزت صرف دنیوی حیثیت تک محدود رہے کیونکہ دُنیا کی عزتوں کا بجز بے جا مشیخت اور تکبر اور غرور کے اور کوئی ما حصل نہیں اس لئے اب خدا تعالیٰ اپنی پاک وحی میں وعدہ دیتا ہے اور مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اَب یہ خاندان اپنا رنگ بدل لے گا اور اِس خاندان کا سلسلہ تم سے شروع ہوگا اور پہلا ذکر منقطع ہو جائے گا اور اِس وحیِ الٰہی میں کثرتِ نسل کی طرف بھی اشارہ ہے یعنی نسل بہت ہو جائے گی اور جیسا کہ بظاہر سمجھا گیا ہے یہ خاندان مغلیہ خاندان کے نام سے شہرت رکھتا ہے لیکن خدائے عالم الغیب نے جو دانائے حقیقتِ حال ہے بار بار اپنی وحیِ مقدّس میں ظاہر فرمایا ہے جو یہ فارسی خاندان ہے اور مجھ کو ابناء فارس کر کے پکارا ہے جیسا کہ وہ میری نسبت فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ رَدَّ عَلَيۡهِمۡ رَجُلٌ مِّنۡ فَارِسَ شَكَرَ اللّٰهُ سَعۡيَهٗ ۔ یعنی جو لوگ کافر ہو کر خدا تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں ایک فارسی الاصل نے ان کا رَدّ لکھا ہے خدا اس کی اس کوشش کا شکر گذار ہے۔ پھر وہ ایک اَور وحی میں میری نسبت فرماتا ہے لَوۡ كَانَ الۡاِيۡمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنۡ فَارِسَ ۔ یعنی اگر ایمان ثریّا کے ساتھ معلّق ہوتا تو ایک فارسی الاصل انسان وہاں بھی اُس کو پا لیتا۔ پھر اپنی ایک اَور وحی میں مجھ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے خُذُوا التَّوۡحِيۡدَ التَّوۡحِيۡدَ يَا اَبۡنَآءَ الۡفَارِسِ ۔ یعنی توحید کو پکڑو۔ توحید کو پکڑو اے فارس کے بیٹو۔

اِن تمام کلماتِ الٰہیہ سے ثابت ہے کہ اِس عاجز کا خاندان دراصل فارسی ہے نہ مُغلیہ۔ نہ معلوم کِس غلطی سے مغلیہ خاندان کے ساتھ مشہور ہو گیا اور جیسا کہ ہمیں اطلاع دی گئی ہے میرے خاندان کا شجرہ نَسب اِس طرح پر ہے کہ میرے والد کا نام میرزا غلام مرتضٰی تھا اور اُن کے والد کا نام میرزا عطا محمد۔ میرزا عطا محمد کے والد کا نام میرزا گل محمد۔ میرزا گل محمد کے والد میرزا فیض محمد اور میرزا فیض محمد کے والد میرزا محمد قائم۔ میرزا محمد قائم کے والد میرزا محمد اسلم۔ میرزا محمد اسلم کے والد میرزا دلاور۔ میرزا دلاور کے والد میرزا الہ دین۔ میرزا الہ دین کے والد میرزا جعفر بیگ۔ میرزا جعفر بیگ کے والد

يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ

جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا وے۔ اور جب خدا تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور خدا کا وعدہ پُورا ہوگا

هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ

تب کہا جائے گا کہ یہ وہی امر ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔ مَیں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سو مَیں نے اِس آدم کو

اٰدَمَ۔ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔ يُحْيِ الدِّيْنَ وَ

پیدا کیا۔ وہ خدا سے نزدیک ہوا پھر مخلوق کی طرف جُھکا اور خدا اور مخلوق کے درمیان ایسا ہوگیا جیسا کہ دو قوسوں کے درمیان کا خط ہوتا ہے۔

يُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ۔ يَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا مَرْيَمُ

دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ اے آدم تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ اے مریم

اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔

تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ اے احمد! تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔

نُصِرْتَ وَ قَالُوْا لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ

تجھے مدد دی جائے گی اور مخالف کہیں گے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ وہ لوگ جو کافر ہوئے اور خدا کے

بقیہ حاشیہ۔ میرزا محمد بیگ۔ میرزا محمد بیگ کے والد میرزا عبدالباقی۔ میرزا عبدالباقی کے والد میرزا محمد سلطان۔ میرزا محمد سلطان کے والد میرزا ہادی بیگ۔

معلوم ہوتا ہے کہ میرزا اور بیگ کا لفظ کسی زمانہ میں بطور خطاب کے ان کو ملا تھا جس طرح خان کا نام بطور خطاب دیا جاتا ہے۔ بہرحال جو کچھ خدا نے ظاہر فرمایا ہے وہی درست ہے۔ انسان ایک ادنیٰ سی لغزش سے غلطی میں پڑ سکتا ہے مگر خدا سہو اور غلطی سے پاک ہے۔[1] منہ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۹ تا ۸۱ حاشیہ)

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”میرے خاندان کی نسبت ایک اَور وحیِ الٰہی ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا میری نسبت فرماتا ہے سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ (ترجمہ) سلمان یعنی یہ عاجز جو دو صلح کی بنیاد ڈالتا ہے ہم میں سے ہے جو اہلِ بیت ہیں۔ یہ وحی الٰہی اس مشہور واقعہ کی تصدیق کرتی ہے جو بعض دادیاں اِس عاجز کی سادات میں سے تھیں اور دو صلح سے مراد یہ ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ ایک صلح میرے ہاتھ سے اور میرے ذریعہ سے اسلام کی اندرونی فرقوں میں ہوگی اور بہت کچھ تفرقہ اُٹھ جائے گا اور دوسری صلح اسلام کے بیرونی دشمنوں کے ساتھ ہوگی کہ بہتوں کو اسلام کی حقانیت کی سمجھ دی جائے گی اور وہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے تب خاتمہ ہوگا۔ منہ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۱ حاشیہ در حاشیہ)

سَبِيۡلِ اللّٰهِ رَدَّ عَلَيۡهِمۡ رَجُلٌ مِّنۡ فَارِسَ۔ شَكَرَ اللّٰهُ سَعۡيَهٗ۔ اَمۡ
راہ کے مانع ہوئے ان کا ایک فارسی الاصل آدمی نے رَدّ کیا۔ خدا اس کی کوشش کا شکر گذار ہے۔ کیا

يَقُوۡلُوۡنَ نَحۡنُ جَمِيۡعٌ مُّنۡتَصِرٌ۔ سَيُهۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَ يُوَلُّوۡنَ الدُّبُرَ۔
یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایک زبردست جماعت تباہ کرنے والے ہیں۔ یہ سب لوگ بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔

اِنَّكَ الۡيَوۡمَ لَدَيۡنَا مَكِيۡنٌ اَمِيۡنٌ۔ وَاِنَّ عَلَيۡكَ رَحۡمَتِيۡ فِي الدُّنۡيَا وَالدِّيۡنِ۔
تُو ہمارے نزدیک آج صاحبِ مرتبہ امین ہے اور تیرے پر میری رحمت دُنیا اور دین میں ہے۔

وَاِنَّكَ مِنَ الۡمَنۡصُوۡرِيۡنَ۔ يَحۡمَدُكَ اللّٰهُ وَيَمۡشِيۡ اِلَيۡكَ۔ سُبۡحَانَ الَّذِيۡ
اور تُو اُن لوگوں میں سے ہے جن کے شامل نصرتِ الٰہی ہوتی ہے۔ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چل رہا ہے۔ وہ پاک ذات وہی خدا ہے

اَسۡرٰى بِعَبۡدِهٖ لَيۡلًا۔ خَلَقَ اٰدَمَ فَاَكۡرَمَهٗ۔ جَرِيُّ اللّٰهِ فِيۡ حُلَلِ [۱]
جس نے ایک رات میں تجھے سیر کرا دیا۔ اُس نے اِس آدم کو پیدا کیا اور پھر اُس کو عزت دی۔ یہ رسولِ خدا ہے تمام نبیوں کے پیرایہ میں یعنی ہر ایک

الۡاَنۡبِيَآءِ۔ بُشۡرٰى لَكَ يَآ اَحۡمَدِيۡ اَنۡتَ مُرَادِيۡ وَ مَعِيۡ۔ سِرُّكَ
نبی کی ایک خاص صفت اِس میں موجود ہے۔ تجھے بشارت ہو اے میرے احمد! تُو میری مُراد اور میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید

سِرِّيۡ۔ اِنِّيۡ نَاصِرُكَ۔ اِنِّيۡ حَافِظُكَ۔ اِنِّيۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔
میرا بھید ہے۔ مَیں تیری مدد کروں گا۔ مَیں تیرا نگہبان رہوں گا۔ مَیں لوگوں کے لئے تجھے امام بناؤں گا تُو ان کا رہبر ہوگا اور وہ تیرے

اَ كَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا۔ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ عَجِيۡبٌ۔ لَايُسۡئَلُ عَمَّا يَفۡعَلُ
پیرو ہوں گے۔ کیا ان لوگوں کو تعجب آیا؟ کہہ خدا ذوالعجائب ہے۔ وہ اپنے کاموں سے پُوچھا نہیں جاتا

وَهُمۡ يُسۡئَلُوۡنَ۔ وَتِلۡكَ الۡاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيۡنَ النَّاسِ۔ وَقَالُوۡا اِنۡ هٰذَا
اور لوگ پُوچھے جاتے ہیں اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔ اور کہیں گے کہ یہ تو صرف

---

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’اِس وحیِ الٰہی کا مطلب یہ ہے کہ آدم سے لے کر اَخیر تک جس قدر انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے دُنیا میں آئے ہیں خواہ وہ اسرائیلی ہیں یا غیر اسرائیلی اُن سب کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اِس عاجز کو کچھ حصّہ دیا گیا ہے اور ایک بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے خواص یا واقعات میں سے اِس عاجز کو حصّہ نہیں دیا گیا۔ ہر ایک نبی کی فطرت کا نقش میری فطرت میں ہے۔ اسی پر خدا نے مجھے اطلاع دی۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۶)

اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔
ایک بناوٹ ہے۔ کہہ اگر تم خدا سے محبّت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبّت رکھے۔

اِذَا نَصَرَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ لَهُ الْحَاسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ۔ وَلَا رَآدَّ
جب خدا تعالیٰ مومن کی مدد کرتا ہے تو زمین پر اس کے کئی حاسد مقرر کر دیتا ہے اور اُس کے فضل کو کوئی رَدّ

لِفَضْلِهٖ۔ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُمْ۔ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ
نہیں کرسکتا۔ پس جہنّم اُن کے وعدہ کی جگہ ہے۔ کہہ خدا نے یہ کلام اُتارا ہے۔ پھر ان کو لہو ولعب کے خیالات

يَلْعَبُوْنَ۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْا اَنُؤْمِنُ كَمَا
میں چھوڑ دے اور جب اُن کو کہا جائے کہ ایمان لاؤ جیسا کہ لوگ ایمان لائے کہتے ہیں کیا ہم بیوقوفوں کی

اٰمَنَ السُّفَهَآءُ۔ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
طرح ایمان لائیں۔ خبردار ہو کہ درحقیقت وہی لوگ بیوقوف ہیں مگر اپنی نادانی پر مطّلع نہیں۔ اور جب اُن کو کہا جائے

لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ۔ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔ قُلْ جَآءَكُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ
کہ زمین پر فساد مت کرو کہتے ہیں کہ بلکہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں۔ کہہ تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے۔

فَلَا تَكْفُرُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ اَمْ تَسْئَلُهُمْ مِّنْ خَرْجٍ فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ
پس اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔ کیا تو ان سے کچھ خراج مانگتا ہے پس وہ اس چٹّی کی وجہ سے ایمان لانے کا بوجھ

مُّثْقَلُوْنَ۔ بَلْ اٰتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ فَهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُوْنَ۔ تَلَطَّفْ بِالنَّاسِ
اُٹھا نہیں سکتے بلکہ ہم نے اُن کو حق دیا اور وہ حق لینے سے کراہت کرتے ہیں۔ لوگوں کے ساتھ لُطف

وَتَرَحَّمْ عَلَيْهِمْ۔ اَنْتَ فِيْهِمْ بِمَنْزِلَةِ مُوْسٰى۔ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ۔
اور رحم کے ساتھ پیش آ۔ تُو ان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے اور ان کی باتوں پر صبر کر۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ۔
کیا تُو اِس لئے اپنے تئیں ہلاک کرے گا کہ وہ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ اُس بات کے پیچھے مت پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔

وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا
اور ان لوگوں کے بارہ میں جو ظالم ہیں مجھ سے گفتگو مت کر کیونکہ وہ سب غرق کئے جائیں گے۔ اور ہماری آنکھوں کے روبرو کشتی تیار کر

وَ وَحْيِنَا ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۔ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۔
اور ہمارے اشارے سے۔ وہ لوگ جو تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں

وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْ كَفَّرَ[1] ۔ اَوْقِدْ لِيْ يَا هَامَانُ لَعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ عَلٰى
پر ہے اور یاد کر وہ وقت جب تجھ سے وہ شخص مکر کرنے لگا جس نے تیری تکفیر کی اور تجھے کافر ٹھیرایا اور کہا کہ اے ہامان میرے لئے آگ بھڑکا تا میں

اِلٰهِ مُوْسٰى ۔ وَ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ۔ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ
موسیٰ کے خدا پر اطلاع پاؤں۔ اور مَیں اُس کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ ہلاک ہوگئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے

وَّ تَبَّ[2] ۔ مَا كَانَ لَهٗ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهَا اِلَّا خَآئِفًا ۔ وَ مَا اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ ۔
اور وہ آپ بھی ہلاک ہوگیا اُس کو نہیں چاہیے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے۔ اور جو کچھ تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی

اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا ۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ ۔ اَلَآ اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ ۔
طرف سے ہے۔ اس جگہ ایک فتنہ برپا ہوگا۔ پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ وہ فتنہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔

لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا ۔ حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ ۔ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ ۔ وَكُلُّ مَنْ
تا وہ تجھ سے محبّت کرے۔ وہ اس خدا کی محبّت ہے جو بہت غالب اور بزرگ ہے۔ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ اور ہر ایک

عَلَيْهَا فَانٍ ۔ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا ۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۔ اَلَمْ تَعْلَمْ
جو زمین پر ہے آخر وہ فنا ہوگا۔ تم کچھ غم مت کرو اور اندوہ گیں مت ہو۔ کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟ کیا تُو نہیں جانتا

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ وَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۔ اَهٰذَا الَّذِيْ
کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اور تجھے اُنہوں نے ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے۔ وہ ہنسی کی راہ سے کہتے ہیں کیا یہی ہے

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’ مکفّر سے مراد مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی ہے۔ کیونکہ اس نے استفتاء لکھ کر نذیر حسین کے سامنے پیش کیا اور اس ملک میں تکفیر کی آگ بھڑکانے والا نذیر حسین ہی تھا۔ عَلَيْهِ مَا يَسْتَحِقُّهٗ ۔منہ‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۳)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’اِس جگہ ابولہب سے مراد ایک دہلوی مولوی ہے جو فوت ہو چکا ہے اور یہ پیشگوئی ۲۵ برس کی ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے اور یہ اُس زمانہ میں شائع ہو چکی ہے جب میری نسبت تکفیر کا فتویٰ بھی ان مولویوں کی طرف سے نکلا تھا۔ تکفیر کے فتویٰ کا بانی بھی وہی دہلی کا مولوی تھا جس کا نام خدا تعالیٰ نے ابولہب رکھا اور تکفیر سے ایک مدّت دراز پہلے یہ خبر دے دی جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ منہ‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۴ حاشیہ)

بَعَثَ اللّٰهُ۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔

جس کو خدا نے مبعوث فرمایا؟ ان کو کہہ کہ مَیں تو ایک انسان ہوں۔ میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے۔

وَ الْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ۔ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ

اور تمام بھلائی اور نیکی قرآن میں ہے کسی دوسری کتاب میں نہیں۔ اس کے اسرار تک وہی پہنچتے ہیں جو پاک دل ہیں۔ کہہ ہدایت

هُوَ الْهُدٰى۔ وَ قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ قَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ[۱]۔

دراصل خدا کی ہدایت ہی ہے۔ اور کہیں گے کہ یہ وحیِ الٰہی کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوئی جو دو شہروں میں سے کسی ایک شہر کا باشندہ

وَ قَالُوْا اَنّٰى لَكَ هٰذَا ۔ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ۔ يَنْظُرُوْنَ

ہے۔ اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہو گیا۔ یہ تو ایک مکر ہے جو تم لوگوں نے مل کر بنایا۔ یہ لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں

اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

مگر تُو انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبّت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبّت کرے۔

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۔ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۔ وَ جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِيْنَ

خدا آیا ہے تا تم پر رحم کرے اور اگر تم پھر شرارت کی طرف عود کرو گے تو ہم بھی عذاب دینے کی طرف عود کریں گے اور ہم نے جہنّم کو

حَصِيْرًا ۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔ قُلِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ

کافروں کے لئے قید خانہ بنایا ہے۔ اور ہم نے تجھے تمام دُنیا پر رحمت کرنے کے لئے بھیجا ہے ان کو کہہ کہ تم اپنے مکانوں پر اپنے طور پر عمل کرو

اِنِّيْ عَامِلٌ۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ لَا يُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ

اور مَیں اپنے طور پر عمل کر رہا ہوں پھر تھوڑی دیر کے بعد تم دیکھ لو گے کہ کس کی خدا مدد کرتا ہے کوئی عمل بغیر تقویٰ کے ایک ذرّہ

غَيْرِ التَّقْوٰى۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔

قبول نہیں ہو سکتا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں

۱؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یعنی اِس شخص کو مہدی موعود ہونے کا دعویٰ ہے جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کا رہنے والا ہے۔ کیوں مہدی معہود مکہ یا مدینہ میں مبعوث نہ ہوا جو سرزمینِ اسلام ہے۔ منہ‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۵ حاشیہ)

قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ۔ وَ لَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ

کہہ اگر مَیں نے اِفترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ اور مَیں پہلے اِس سے ایک مدّت تک تم ہی میں رہتا

قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ وَ لِنَجْعَلَهٗ اٰیَةً

تھا کیا تم کو سمجھ نہیں؟ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے

لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا۔ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ

ایک نشان اور ایک نمونۂ رحمت بنائیں گے اور یہ ابتداء سے مقدّر تھا۔ یہ وہی اَمر ہے جس میں تم

تَمْتَرُوْنَ۔ سَلَامٌ عَلَیْكَ۔ جُعِلْتَ مُبَارَكًا۔ اَنْتَ مُبَارَكٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

شک کرتے تھے۔ تیرے پر سلام۔ تُو مبارک کیا گیا۔ تُو دُنیا اور آخرت میں مبارک ہے

اَمْرَاضُ النَّاسِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔[1] بخرام كه وقتِ تو نزديك رسيد و پائے محمديان

تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی۔

بر مَنار بلند تر محکم افتاد۔[2] پاک محمد مصطفٰی نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اِس طرف توجہ کرے گا۔ اِس نشان کا مدّعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں۔

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''یہ خدا کا قول کہ تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی۔ روحانی اور جسمانی دونوں قِسم کے مریضوں پر مشتمل ہے۔ روحانی طور پر اِس لئے کہ مَیں دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ پر ہزار ہا لوگ بیعت کرنے والے ایسے ہیں کہ پہلے ان کی عملی حالتیں خراب تھیں اور پھر بیعت کرنے کے بعد اُن کے عملی حالات درست ہو گئے اور طرح طرح کے معاصی سے انہوں نے توبہ کی اور نماز کی پابندی اختیار کی اور مَیں صدہا ایسے لوگ اپنی جماعت میں پاتا ہوں کہ جن کے دلوں میں یہ سوزش اور تپش پیدا ہو گئی ہے کہ کس طرح وہ جذباتِ نفسانیہ سے پاک ہوں اور جسمانی امراض کی نسبت مَیں نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ اکثر خطرناک امراض والے میری دعا اور توجہ سے شفایاب ہوئے ہیں۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۶، ۸۷ حاشیہ)

[2] (ترجمہ از مرتّب) خوش خوش چل کہ تیرا وقت نزدیک آ پہنچا ہے اور محمدی گروہ کا پاؤں ایک بہت اُونچے مینار پر مضبوطی سے قائم ہو گیا ہے۔

يَا عِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَيَّ۔ وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ

اے عیسیٰ مَیں تجھے وفات دوں گا اور تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور مَیں تیرے تابعین کو تیرے منکروں

كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔

پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ ان میں سے ایک پہلا گروہ ہو اور ایک پچھلا۔

مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَ تَفْرِيْدِيْ۔ فَحَانَ

تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے

اَنْ تُعَانَ وَ تُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ۔ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِيْ۔ اَنْتَ

کہ تُو مدد دیا جائے گا اور دُنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ تُو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ تُو

مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِيْ۔[ا] اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ نَحْنُ

مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔ تُو مجھ سے بمنزلہ اُس انتہائی قُرب کے ہے جس کو دُنیا نہیں جان سکتی۔ ہم

اَوْلِيَآءُ كُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ۔ اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ۔ وَ كُلَّمَا اَحْبَبْتَ

تمہارے متولّی اور متکفّل دُنیا اور آخرت میں ہیں۔ جس پر تُو غضبناک ہو مَیں غضبناک ہوتا ہوں اور جن سے تُو محبّت کرے

اَحْبَبْتُ۔ مَنْ عَادٰى وَلِيًّا لِّيْ فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ لِلْحَرْبِ۔ اِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔

مَیں بھی محبّت کرتا ہوں۔ اور جو شخص میرے ولی سے دُشمنی رکھے مَیں لڑنے کے لئے اُس کو متنبہ کرتا ہوں۔ مَیں اِس رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔

[ا] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے اور یہ کلمہ بطور استعارہ کے ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں ایسے ایسے الفاظ سے نادان عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھہرا رکھا ہے اِس لئے مصلحتِ الٰہی نے یہ چاہا کہ اِس سے بڑھ کر الفاظ اِس عاجز کے لئے استعمال کرے تا عیسائیوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ سمجھیں کہ وہ الفاظ جن سے مسیح کو وہ خدا بناتے ہیں اِس اُمّت میں بھی ایک ہے جس کی نسبت اُس سے بڑھ کر ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ منہ“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۹ حاشیہ)

وَ اَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ ۔ وَ اُعْطِیْكَ مَا یَدُوْمُ ۔ یَأْتِیْكَ الْفَرَجُ ۔ سَلَامٌ عَلٰی
اور اس شخص کو ملامت کروں گا جو اس کو ملامت کرے۔ اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ کشایش تجھے ملی گی۔ اِس

اِبْرَاهِیْمَ ۔ صَافَیْنَاهُ وَ نَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۔ تَفَرَّدْنَا بِذٰلِكَ ۔ فَاتَّخِذُوْا مِنْ
ابراہیم پر سلام۔ ہم نے اس سے صاف دوستی کی اور غم سے نجات دی۔ ہم اِس امر میں اکیلے ہیں۔ سوتم اِس ابراہیم

مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی ۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ ۔ وَ بِالْحَقِّ
کے مقام سے عبادت کی جگہ بناؤ یعنی اِس نمونہ پر چلو۔ ہم نے اُس کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور عین ضرورت کے وقت

اَنْزَلْنَاهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ ۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۔ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۔
اُتارا ہے اور ضرورت کے وقت اُترا ہے۔ خدا اور اس کے رسول کی پیشگوئی پوری ہوئی اور خدا کا ارادہ پُورا ہونا ہی تھا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَكَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ ۔ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ
اس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح ابنِ مریم بنایا ہے۔ وہ اپنے کاموں سے پُوچھا نہیں جاتا اور

وَ هُمْ یُسْئَلُوْنَ ۔ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ ۔ آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا
لوگ پوچھے جاتے ہیں۔ خدا نے تجھے ہر ایک چیز میں سے چُن لیا۔ دُنیا میں کئی تخت اُترے پر تیرا

تخت سب سے اُوپر بچھایا گیا۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ ۔ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ
تخت سب سے اُوپر بچھایا گیا۔ ارادہ کریں گے کہ خدا کے نور کو بجھا دیں۔ خبردار رہو کہ انجام کار خدا کی جماعت ہی

هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۔ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی ۔ لَا تَخَفْ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ
غالب ہوگی۔ کچھ خوف مت کر تُو ہی غالب ہوگا۔ کچھ خوف مت کر کہ میرے رسول میرے قُرب میں کسی

الْمُرْسَلُوْنَ ۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ۔ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ
سے نہیں ڈرتے۔ دشمن ارادہ کریں گے کہ اپنے مُنہ کی پھونکوں سے خدا کے نور کو بجھا دیں اور خدا اپنے نور کو پُورا کرے گا

وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔ نُنَزِّلُ عَلَیْكَ اَسْرَارًا مِّنَ السَّمَآءِ ۔ وَ نُمَزِّقُ الْاَعْدَآءَ
اگرچہ کافر کراہت ہی کریں۔ ہم آسمان سے تیرے پر کئی پوشیدہ باتیں نازل کریں گے اور دشمنوں کے منصوبوں کو

كُلَّ مُمَزَّقٍ ۔ وَ نُرِیْ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ جُنُوْدَهُمَا مَا كَانُوْا یَحْذَرُوْنَ ۔ فَلَا
ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر کو وہ ہاتھ دکھاویں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں۔ پس

تَحۡزَنۡ عَلَی الَّذِیۡ قَالُوۡا اِنَّ رَبَّکَ لَبِالۡمِرۡصَادِ۔ مَا اُرۡسِلَ نَبِیٌّ اِلَّا اَخۡزٰی

ان کی باتوں سے کچھ غم مت کر کہ تیرا خدا ان کی تاک میں ہے۔ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا جس کے آنے کے ساتھ خدا نے اُن

بِہِ اللّٰہُ قَوۡمًا لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ۔ سَنُنۡجِیۡکَ۔ سَنُعۡلِیۡکَ۔ سَاُکۡرِمُکَ اِکۡرَامًا عَجَبًا۔

لوگوں کو رُسوا نہیں کیا جو اس پر ایمان نہیں لائے تھے۔ ہم تجھے نجات دیں گے۔ ہم تجھے غالب کریں گے۔ اور مَیں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے

اُرِیۡحُکَ وَلَا اُجِیۡحُکَ وَاُخۡرِجُ مِنۡکَ قَوۡمًا۔ وَلَکَ نُرِیۡ اٰیَاتٍ وَّ نَھۡدِمُ مَا

لوگ تعجب میں پڑیں گے۔ مَیں تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔ اور تیرے لئے ہم بڑے بڑے

یَعۡمُرُوۡنَ۔ اَنۡتَ الشَّیۡخُ الۡمَسِیۡحُ الَّذِیۡ لَا یُضَاعُ وَقۡتُہٗ۔ کَمِثۡلِکَ دُرٌّ

نشان دکھاویں گے۔ اور ہم اُن عمارتوں کو ڈھا دیں گے جو بنائی جاتی ہیں۔ تُو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا اور تیرے جیسا

لَّا یُضَاعُ۔ لَکَ دَرَجَۃٌ فِی السَّمَآءِ وَفِی الَّذِیۡنَ ھُمۡ یُبۡصِرُوۡنَ۔ یُبۡدِیۡ لَکَ الرَّحۡمٰنُ

موتی ضائع نہیں ہوسکتا۔ آسمان پر تیرا بڑا درجہ ہے اور نیز اُن لوگوں کی نگاہ میں جن کو آنکھیں دی گئی ہیں۔ خدا ایک کرشمۂ قدرت تیرے

شَیۡئًا۔ یَخِرُّوۡنَ عَلَی الۡمَسَاجِدِ۔ یَخِرُّوۡنَ عَلَی الۡاَذۡقَانِ۔ رَبَّنَا اغۡفِرۡلَنَا ذُنُوۡبَنَا

لئے ظاہر کرے گا۔ اس سے مُنکر لوگ سجدہ گاہوں میں گر پڑیں گے اور اپنی ٹھوڑیوں پر گر پڑیں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہمارے

اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیۡنَ۔ تَاللّٰہِ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیۡنَا وَاِنۡ کُنَّا لَخَاطِئِیۡنَ۔ لَا تَثۡرِیۡبَ

گناہ بخش ہم خطا پر تھے اور پھر تجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ خدا کی قسم خدا نے ہم سب میں سے تجھے چُن لیا اور ہماری خطا تھی جو ہم برگشتہ

عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ۔ یَغۡفِرُ اللّٰہُ لَکُمۡ وَھُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ۔ یَعۡصِمُکَ اللّٰہُ

رہے۔ تب کہا جائے گا کہ آج جو تم ایمان لائے تم پر کچھ سرزنش نہیں۔ خدا نے تمہارے گناہ بخش دیئے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ خدا تجھے

مِنَ الۡعِدَا وَیَسۡطُوۡ بِکُلِّ مَنۡ سَطَا۔ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوۡا وَّکَانُوۡا یَعۡتَدُوۡنَ۔

دشمنوں کے شر سے بچائے گا اور اس شخص پر حملہ کرے گا جو تیرے پر حملہ کرتا ہے کیونکہ وہ لوگ حد سے نکل گئے ہیں اور نافرمانی کی راہوں

اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ۔ یَا جِبَالُ اَوِّبِیۡ مَعَہٗ وَالطَّیۡرَ۔ سَلَامٌ قَوۡلًا

پر قدم رکھا ہے۔ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اے پہاڑو اور اے پرندو میرے اِس بندہ کے ساتھ وَجد اور رِقّت سے میری یاد کرو۔

مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ۔ وَامۡتَازُوا الۡیَوۡمَ اَیُّھَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ۔ اِنِّیۡ مَعَ الرُّوۡحِ مَعَکَ

تم سب پر اُس خدا کا سلام جو رحیم ہے۔ اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ مَیں اور رُوح القدس تیرے ساتھ ہیں

وَ مَعَ اَهْلِكَ۔ لَا تَخَفْ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ اَتٰی۔
اور تیرے اہل کے ساتھ۔ مت ڈر میرے قُرب میں میرے رسول نہیں ڈرتے۔ خدا کا وعدہ آیا

وَ رَکَلَ وَرَکٰی فَطُوْبٰی لِمَنْ وَّجَدَ وَ رَاٰی۔ اُمَمٌ یَسَّرْنَا لَهُمُ الْهُدٰی
اور زمین پر ایک پاؤں مارا اور خلل کی اصلاح کی۔ پس مبارک وہ جس نے پایا اور دیکھا۔ بعض نے ہدایت پائی

وَ اُمَمٌ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْعَذَابُ۔ وَ قَالُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا
اور بعض مستوجب عذاب ہو گئے۔ اور کہیں گے کہ یہ خدا کا فرستادہ نہیں۔ کہہ میری سچائی پر خدا گواہی دے

بَیْنِیْ وَ بَیْنَکُمْ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ۔ یَنْصُرُکُمُ اللّٰهُ فِیْ وَقْتٍ عَزِیْزٍ۔
رہا ہے اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔ خدا ایک عزیز وقت میں تمہاری مدد کرے گا۔

حُکْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِیْفَةِ اللّٰهِ السُّلْطَانِ۔ یُؤْتٰی لَهُ الْمُلْکُ الْعَظِیْمُ وَ تُفْتَحُ
خدائے رحمٰن کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے۔ اس کو ملک عظیم دیا جائے گا اور خزینے

عَلٰی یَدِهٖ[1] الْخَزَآئِنُ۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ وَ فِیْ اَعْیُنِکُمْ عَجِیْبٌ۔ قُلْ
اس کے لئے کھولے جائیں گے۔ یہ خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔ کہہ

یَا اَیُّهَا الْکُفَّارُ اِنِّیْ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ۔ فَانْتَظِرُوْا اٰیَاتِیْ حَتّٰی حِیْنٍ۔ سَنُرِیْهِمْ
اے منکرو! مَیں صادقوں میں سے ہوں۔ پس تم میرے نشانوں کا ایک وقت تک انتظار کرو۔ ہم عنقریب ان کو

اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ۔ حُجَّةٌ قَآئِمَةٌ وَّ فَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ اِنَّ اللّٰهَ
اپنے نشان ان کے اردگرد اور ان کی ذاتوں میں دکھائیں گے۔ اُس دن حجّت قائم ہوگی اور کھلی کھلی فتح ہو جائے گی۔ خدا اُس

یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ۔
دن تم میں فیصلہ کر دے گا۔ خدا اُس شخص کو کامیاب نہیں کرتا جو حد سے نکلا ہوا اور کذّاب ہے۔ اور

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’کسی آئندہ زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کشفی رنگ میں کنجیاں دی گئی تھیں مگر ان کنجیوں کا ظہور حضرت عمر فاروقؓ کے ذریعہ سے ہوا۔ خدا جب اپنے ہاتھ سے ایک قوم بناتا ہے تو پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ اُن کو لوگ پاؤں کے نیچے کچلتے رہیں۔ آخر بعض بادشاہ اُن کی جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں اور اِس طرح پر وہ ظالموں کے ہاتھ سے نجات پاتے ہیں جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ہوا۔ منہ‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴ حاشیہ)

وَ وَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ الَّذِیۡٓ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ۔ وَ قُطِعَ دَابِرُ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ

ہم وہ بھار تیرا اُٹھا لیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی اور ہم اس قوم کو جڑھ سے کاٹ دیں گے جو ایک حق الامر پر

لَا یُؤۡمِنُوۡنَ[1]۔ قُلِ اعۡمَلُوۡا عَلٰی مَكَانَتِكُمۡ اِنِّیۡ عَامِلٌ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ۔

ایمان نہیں لاتے۔ ان کو کہہ کہ تم اپنے طور پر اپنی کامیابی کے لئے عمل میں مشغول رہو اور مَیں بھی عمل میں مشغول ہوں پھر دیکھو گے کہ کس کے

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ۔ هَلۡ اَتٰكَ

عمل میں قبولیت پیدا ہوتی ہے۔ خدا ان کے ساتھ ہوگا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں۔ کیا تجھے

حَدِیۡثُ الزَّلۡزَلَةِ۔ اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا۔ وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ

آنے والے زلزلہ کی خبر نہیں ملی؟ یاد کر جبکہ سخت طور پر زمین ہلائی جائے گی اور زمین جو کچھ اُس کے اندر ہے باہر

اَثۡقَالَهَا وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَالَهَا یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ

پھینک دیگی اور انسان کہے گا کہ زمین کو کیا ہو گیا کہ یہ غیر معمولی بَلا اس میں پیدا ہو گئی۔ اُس دن زمین اپنی باتیں بیان کرے گی کہ کیا اس پر

اَوۡحٰی لَهَا۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَكُوۡا۔ وَ مَا یَاۡتِیۡهِمۡ اِلَّا بَغۡتَةً۔

گزرا۔ خدا اس کے لئے اپنے رسول پر وحی نازل کرے گا کہ یہ مصیبت پیش آئی ہے۔ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ زلزلہ نہیں آئے گا؟ ضرور آئے گا

یَسۡـَٔلُوۡنَكَ اَحَقٌّ هُوَ۔ قُلۡ اِیۡ وَ رَبِّیۡۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ۔ وَ لَا یُرَدُّ عَنۡ

اور ایسے وقت آئے گا کہ وہ بالکل غفلت میں ہوں گے۔ اور ہر ایک اپنے دُنیا کے کام میں مشغول ہوگا کہ زلزلہ ان کو پکڑ لے گا۔ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ

قَوۡمٍ یُّعۡرِضُوۡنَ۔ اَلرَّحٰی یَدُوۡرُ وَ یَنۡزِلُ الۡقَضَآءُ۔ لَمۡ یَكُنِ الَّذِیۡنَ

کیا ایسے زلزلہ کا آنا سچ ہے؟ کہہ کہ خدا کی قسم اِس زلزلہ کا آنا سچ ہے اور خدا سے برگشتہ ہونے والے کسی مقام میں اس سے بچ نہیں سکتے یعنی کوئی مقام

كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ مُنۡفَكِّیۡنَ حَتّٰی تَاۡتِیَهُمُ

ان کو پناہ نہیں دے سکتا بلکہ اگر گھر کے دروازہ میں بھی کھڑے ہیں تو توفیق نہ پائیں گے جو اس سے باہر ہو جائیں مگر اپنے عمل سے۔ ایک چکی گردش میں آئے گی اور قضا

الۡبَیِّنَةُ۔ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دُنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ اُرِیۡكَ زَلۡزَلَةَ السَّاعَةِ۔

نازل ہوگی۔ جو لوگ اہلِ کتاب اور مُشرکوں میں سے حق کے مُنکر ہو گئے وہ بجز اِس نشانِ عظیم کے باز آنے والے نہ تھے۔ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دُنیا میں اندھیر پڑ

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ وقت آتا ہے کہ حق کھل جائے گا اور تمام جھگڑے طے ہو جائیں گے اور یہ فیصلہ آسمانی نشانوں کے ساتھ ہوگا۔ زمین بگڑ گئی ہے اب آسمان اس کے ساتھ جنگ کرے گا۔ منہ‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۵ حاشیہ)

يُرِيْكُمُ اللّٰهُ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔

جاتا۔ مَیں تجھے قیامت والا زلزلہ دکھاؤں گا۔ خدا تجھے قیامت والا زلزلہ دکھائے گا۔ اُس دن کہا جائے گا آج کس کا ملک ہے۔ کیا اُس خدا کا ملک

چمک دکھلاؤں گا تم کو اِس نشان کی پنج بار[1]۔ اگر چاہوں تو اس دن خاتمہ۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ

نہیں جو سب پر غالب ہے۔ اور مَیں اِس زلزلہ کے نشان کی پنج مرتبہ تم کو چمک دکھلاؤں گا۔ اگر چاہوں تو اُس دن دُنیا کا خاتمہ کردوں۔ مَیں ہر ایک کو

كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔ اُرِيْكَ مَا يُرْضِيْكَ. رفیقوں کو کہہ دو کہ عجائب در عجائب کام

جو تیرے گھر میں ہوگا اس کی حفاظت کروں گا۔ اور مَیں تجھے وہ کرشمۂ قدرت دکھلاؤں گا جس سے تُو خوش ہوجائے گا۔ رفیقوں کو کہہ دو کہ عجائب در عجائب کام

دکھلانے کا وقت آ گیا ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ

دکھلانے کا وقت آ گیا ہے۔ مَیں ایک عظیم فتح تجھ کو عطا کروں گا جو کھلی کھلی فتح ہوگی تا کہ تیرا خدا تیرے تمام

مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ[2]۔ اِنِّيْ اَنَا التَّوَّابُ۔ مَنْ جَآءَكَ جَآءَنِيْ۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

گناہ بخش دے جو پہلے ہیں اور پچھلے ہیں۔ مَیں توبہ قبول کرنے والا ہوں۔ جو شخص تیرے پاس آئے گا وہ گویا میرے پاس آئے گا

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’اِس وحیِ الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ زلزلے آئیں گے اور پہلے چار زلزلے کسی قدر ہلکے اور خفیف ہوں گے اور دُنیا اُن کو معمولی سمجھے گی اور پھر پانچواں زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا کہ لوگوں کو سَودائی اور دیوانہ کردے گا یہاں تک کہ وہ تمنّا کریں گے کہ وہ اس دن سے پہلے مرجاتے۔ اب یاد رہے کہ اس وحیِ الٰہی کے بعد اس وقت تک جو ۲۲؍ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اِس ملک میں تین زلزلے آچکے ہیں یعنی ۲۸؍ فروری ۱۹۰۶ء اور ۲۰؍ مئی ۱۹۰۶ء اور ۲۱؍ جولائی ۱۹۰۶ء۔ مگر غالباً خدا کے نزدیک یہ زلزلوں میں داخل نہیں ہیں کیونکہ بہت ہی خفیف ہیں۔ شاید چار زلزلے پہلے ایسے ہوں گے جیسا کہ ۴؍ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ تھا اور پانچواں قیامت کا نمونہ ہوگا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ منہ‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۶ حاشیہ)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’ظالم انسان کا قاعدہ ہے کہ وہ خدا کے رسولوں اور نبیوں پر ہزارہا نکتہ چینیاں کرتا ہے اور طرح طرح کے عیب اُن میں نکالتا ہے۔ گویا دُنیا کے تمام عیبوں اور خرابیوں اور جرائم اور معاصی اور خیانتوں کا وہی مجموعہ ہیں۔ اب ان وساوس کا کہاں تک جواب دیا جائے جو نفس کی شرارت کے ساتھ مخلوط ہیں۔ اِس لئے یہ سُنّت اللہ ہے کہ آخر اِن تمام جھگڑوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور کوئی ایسا عظیم الشّان نشان ظاہر کرتا ہے جس سے اُس نبی کی بریّت ظاہر ہوتی ہے۔ پس لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ کے یہی معنے ہیں۔ منہ‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۷ حاشیہ)

طِبْتُمْ۔ نَحْمَدُكَ وَ نُصَلِّیْ۔ صَلٰوۃُ الْعَرْشِ اِلَی الْفَرْشِ۔ نَزَلْتُ لَكَ

تم پر سلام تم پاک ہو۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے۔ مَیں تیرے لئے

وَلَكَ نُرِیْ اٰیَاتٍ۔ اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ۔ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

اُترا ہوں اور تیرے لئے اپنے نشان دکھلاؤں گا۔ ملک میں بیماریاں پھیلیں گی اور بہت جانیں ضائع ہوں گی اور خدا ایسا نہیں ہے

لِیُغَیِّرَ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔ اِنَّهٗ اٰوَی[1] الْقَرْیَةَ۔

جو اپنی تقدیر کو بدل دے جو ایک قوم پر نازل کی جب تک وہ قوم اپنے دلوں کے خیالات کو نہ بدل ڈالیں۔ وہ اس قادیان کو کسی قدر بلا کے بعد

لَوْلَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمُقَامُ۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ مَا كَانَ اللّٰهُ

اپنی پناہ میں لے گا۔ اگر مجھے تیری عزت کا پاس نہ ہوتا تو اِس تمام گاؤں کو مَیں ہلاک کر دیتا۔ مَیں ہر ایک کو جو اِس گھر کی چار دیوار کے اندر ہے

لِیُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِیْهِمْ۔ امن است در مکانِ محبّت سرائے ما۔ بھونچال

بچالوں گا۔ کوئی ان میں سے طاعون یا بھونچال سے نہیں مرے گا۔ خدا ایسا نہیں ہے کہ جن میں تُو ہے اُن کو عذاب کرے۔ ہماری محبّت کا گھر امن کا گھر ہے۔

آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کر دی۔ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ[2]۔

ایک زلزلہ آئے گا اور بڑی سختی سے آئے گا اور زمین کو زیر و زبر کر دے گا۔ اُس دن آسمان سے ایک کُھلا کُھلا دُھواں نازل ہوگا

وَ تَرَی الْاَرْضَ یَوْمَئِذٍ خَامِدَۃً مُّصْفَرَّۃً۔ اُكْرِمُكَ بَعْدَ تَوْهِیْنِكَ[3]۔

اور اُس دن زمین زرد پڑ جائے گی یعنی سخت قحط کے آثار ظاہر ہوں گے۔ مَیں بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے عزت دوں گا اور تیرا اکرام

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اٰوٰی کا لفظ عرب کی زبان میں اس موقعہ پر استعمال پاتا ہے جبکہ کسی قدر تکلیف کے بعد کسی شخص کو اپنی پناہ میں لیا جائے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی اور جیسا کہ فرماتا ہے اٰوَیْنٰهُمَا اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ۔ منہ“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۷ حاشیہ)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یعنی اُس زلزلہ کے لئے جو قیامت کا نمونہ ہوگا یہ علامتیں ہیں کہ کچھ دن پہلے اُس سے قحط پڑے گا اور زمین خشک رہ جائے گی۔ نہ معلوم کہ معاً اُس کے بعد یا کچھ دیر کے بعد زلزلہ آئے گا۔ منہ“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ حاشیہ)

[3] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یعنی وہ بڑے نشان جو دُنیا میں ظاہر ہوں گے ضرور ہے جو پہلے اُن سے توہین کی جائے اور طرح طرح کی بُری باتیں کہی جائیں اور الزام لگائے جائیں تب بعد اس کے آسمان سے خوفناک نشان ظاہر ہوں گے۔ یہی سُنّت اللہ ہے کہ پہلی نوبت مُنکروں کی ہوتی ہے اور دوسری خدا کی۔ منہ“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ حاشیہ)

يُرِيْدُوْنَ اَنْ لَّا يَتِمَّ اَمْرُكَ۔ وَ اللّٰهُ يَأْبٰى اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ اَمْرَكَ۔ اِنِّيْٓ

کروں گا۔وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔ مَیں

اَنَا الرَّحْمٰنُ۔ سَاَجْعَلُ لَكَ سُهُوْلَةً فِيْ كُلِّ اَمْرٍ۔ اُرِيْكَ بَرَكَاتٍ مِّنْ كُلِّ

رحمان ہوں۔ ہر ایک اَمر میں تجھے سہولت دوں گا۔ ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں

طَرَفٍ۔ نَزَلَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰى ثَلَاثٍ اَلْعَيْنِ وَ عَلَى الْاُخْرَيَيْنِ۔ تُرَدُّ

دکھلاؤں گا۔ میری رحمت تیرے تین عضو پر نازل ہے ایک آنکھیں اور دو اَور عضو ہیں یعنی اُن کو سلامت رکھوں گا۔

اِلَيْكَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ۔ تَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا[1]۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ

اور جوانی کے نور تیری طرف عَود کریں گے۔ اور تُو اپنی ایک دُور کی نسل کو دیکھ لے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق

وَالْعُلٰى كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔

کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔

سَبَّحَكَ اللّٰهُ وَ رَافَاكَ۔ وَ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَعْلَمْ۔ اِنَّهٗ كَرِيْمٌ تَمَشّٰى

خدا نے ہر ایک عیب سے تجھے پاک کیا اور تجھ سے موافقت کی۔ اور وہ معارف تجھے سکھلائے جن کا تجھے علم نہ تھا۔ وہ کریم ہے وہ تیرے

اَمَامَكَ وَ عَادٰى لَكَ مَنْ عَادٰى۔ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ اَلَمْ

آگے آگے چلا اور تیرے دشمنوں کا وہ دشمن ہوا۔ اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ اے مُعترض کیا تو

تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ يُلْقِي الرُّوْحَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ

نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے۔ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی رُوح ڈالتا ہے یعنی منصبِ نبوت

مِنْ عِبَادِهٖ۔ كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ

اُس کو بخشتا ہے۔ اور یہ تو تمام برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ پس بہت برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یہ خدا تعالیٰ کی وحی یعنی تَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا قریباً تیس سال کی ہے۔ منہ‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ حاشیہ)

مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ۔ خدا کی[۱] فیلنگ[۲] اور خدا کی مُہر نے کِتنا بڑا کام کِیا۔

تعلیم دی اور بہت برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی۔ خدا نے وقت کی ضرورت محسوس کی اور اس کے محسوس کرنے اور نبوّت کی مُہر نے جس میں بشدّت قوّت کا فیضان ہے بڑا کام کیا یعنی تیرے مبعوث ہونے کے دو باعث ہیں (۱) خدا کا ضرورت کو محسوس کرنا اور (۲) آنحضرتؐ کی مُہر کا فیضان۔

اِنِّیْ مَعَكَ وَ مَعَ كُلِّ مَنْ اَحَبَّكَ۔ تیرے لئے میرا نام چمکا۔ رُوحانی

مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ اور ہر ایک کے ساتھ جو تجھ سے پیار کرتا ہے۔ تیرے لئے میرے نام نے اپنی چمک دکھلائی۔

عالَم تیرے پر کھولا گیا۔ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ۔ اَطَالَ اللّٰهُ بَقَآءَكَ۔ اسّی یا اس پر

روحانی عالَم تیرے پر کھولا گیا۔ پس آج نظر تیری تیز ہے۔ خدا تیری عمر دراز کرے گا۔ اسّی برس یا

۱ے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یہ وحیِ الٰہی کہ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا۔ اِس کے یہ معنے ہیں کہ خدا نے اِس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آ گیا ہے جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے اور خدا کی مُہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اِس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمّتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جَلَّشانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اَور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اِسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النّبیین ٹھیرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اَور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنے اِس حدیث کے ہیں کہ عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِيَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ یعنی میری اُمّت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوّتیں براہِ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰؑ کی پیروی کا اس میں ایک ذرّہ کچھ دخل نہ تھا۔ اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی، بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہِ راست ان کو منصبِ نبوت ملا اور ان کو چھوڑ کر جب اَور بنی اسرائیل کا حال دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان لوگوں کو رُشد اور صلاح اور تقویٰ سے بہت ہی کم حصہ ملا تھا اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی اُمّت اولیاء اللہ کے وجود سے عموماً محروم رہی تھی اور کوئی شاذ و نادر اُن میں ہوا تو وہ حکم معدوم کا رکھتا ہے۔ منہ‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹ تا ۱۰۱ حاشیہ)

۲ے Feeling

پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔ مَیں تجھے بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے
پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔

کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ تیرے لئے میرا نام چمکا۔ پچاس یا ساٹھ نشان اَور دکھاؤں گا۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیّت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے[1]۔ پر تُو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔ رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّ کَاذِبٍ۔ اَنْتَ
اے خدا سچّے اور جھوٹے میں فرق کر کے دکھلا۔ تُو ہر ایک

تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّ صَادِقٍ۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ۔ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ۔ وَانْصُرْنِیْ
مصلح اور صادق کو جانتا ہے۔ اے میرے خدا ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے خدا شریر کی شرارت سے مجھے نگہ رکھ اور میری مدد

وَارْحَمْنِیْ۔ خدا قاتلِ توباد۔ و مرا از شر تو محفوظ دارد۔ زلزلہ آیا اُٹھو نمازیں پڑھیں
کر اور مجھ پر رحم کر۔ اے دشمن تُو جو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے خدا تجھے تباہ کرے اور تیرے شر سے مجھے نگہ رکھے۔ یعنی وہ بھونچال

اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔ یُظْهِرُكَ اللّٰهُ وَيُثْنِیْ عَلَیْكَ۔ لَوْلَاكَ لَمَا
جو وعدہ دیا گیا ہے جلد آنے والا ہے۔ اس وقت خدا کے بندے قیامت کا نمونہ دیکھ کر نمازیں پڑھیں گے۔ خدا تجھے غالب کرے گا اور تیری تعریف

خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ[2]۔ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ دستِ تو دُعائے تو
لوگوں میں شائع کر دے گا۔ اگر مَیں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ مجھ سے مانگو مَیں تمہیں دوں گا۔ تیرا ہاتھ ہے اور تیری دُعا

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’یہ پیشگوئی ایک ایسے شخص کے بارہ میں ہے جو مُرید بن کر پھر مُرتد ہو گیا اور بہت شوخیاں دکھلائیں اور گالیاں دیں اور زبان درازی میں آگے سے آگے بڑھا۔ پس خدا فرماتا ہے کہ کیوں آگے بڑھتا ہے کیا تُو فرشتوں کی تلواریں نہیں دیکھتا؟۔منہ‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۱ حاشیہ)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’ہر ایک عظیم الشان مصلح کے وقت میں روحانی طور پر نیا آسمان اور نئی زمین بنائی جاتی ہے۔ یعنی ملائک کو اس کے مقاصد کی خدمت میں لگایا جاتا ہے اور زمین پر مُستعد طبیعتیں پیدا کی جاتی ہیں۔ پس یہ اسی کی طرف اشارہ ہے۔منہ‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۲ حاشیہ)

ترحم زِ خدا۔ زلزلہ کا دھکا۔ عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَ مُقَامُهَا۔ تَتْبَعُهَا

اور خدا کی طرف سے رحم ہے۔ زلزلہ کا دھکا جس سے ایک حصّہ عمارت کا مٹ جائے گا مستقل سکونت کی جگہ اور عارضی سکونت کی جگہ سب مِٹ

الرَّادِفَةُ ۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ پھر بہار آئی تو آئے

جائیں گی۔ اُس کے بعد ایک اَور زلزلہ آئے گا۔ بہار جب دوبارہ آئے گی تو پھر ایک اَور زلزلہ آئے گا۔ پھر بہار جب بار سوم آئے گی تو اس وقت

ثلج کے آنے کے دن ۔ رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ هٰذَا ۔ اَخَّرَهُ اللّٰهُ اِلٰی وَقْتٍ

اطمینان کے دن آ جائیں گے اور اس وقت تک خدا کئی نشان ظاہر کرے گا۔ اے خدا بزرگ زلزلہ کے ظہور میں کسی قدر تاخیر کر دے۔ خدا نمونۂ قیامت

مُّسَمًّى[1] ۔ تَرٰى نَصْرًا عَجِيْبًا ۔ وَ يَخِرُّوْنَ عَلَى الْاَذْقَانِ ۔

کے زلزلہ کے ظہور میں ایک وقتِ مقرر تک تاخیر کر دے گا۔ تب تو ایک عجیب مدد دیکھے گا اور تیرے مخالف ٹھوڑیوں پر گریں گے یہ کہتے

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’پہلے یہ وحیِ الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونۂ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے اور اُس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لُدھانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اُس زلزلہ کے ظہور کے لئے ایک نشان ہوگا اِس لئے اس کا نام بشیر الدّولہ ہوگا۔ کیونکہ وہ ہماری ترقیءِ سلسلہ کے لئے بشارت دے گا۔ اِسی طرح اُس کا نام عالم کباب ہوگا۔ کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دُنیا میں آئیں گی۔ ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا۔ کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا اور اس کے لئے اَور نام بھی ہوں گے مگر بعد اس کے مَیں نے دعا کی کہ اُس زلزلہ نمونۂ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے۔ اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ هٰذَا ۔ اَخَّرَهُ اللّٰهُ اِلٰى وَقْتٍ مُّسَمًّى ۔ یعنی خدا نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اَور وقت پر ڈال دیا ہے اور یہ وحیِ الٰہی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور چونکہ زلزلہ نمونۂ قیامت آنے میں تاخیر ہوگئی اِس لئے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی۔ لہٰذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ر جولائی ۱۹۰۶ء میں بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے اور نیز وحیِ الٰہی کی سچائی کا ایک نشان ہے جو لڑکی کی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہو چکی تھی۔ مگر یہ ضرور ہوگا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونۂ قیامت زلزلہ سے رُکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔ یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کر کے آئندہ بلا یعنی زلزلہ نمونۂ قیامت کی نسبت تسلی دے دی کہ اس میں بموجب وعدہ اَخَّرَهُ اللّٰهُ اِلٰى وَقْتٍ مُّسَمًّى ابھی تاخیر ہے اور اگر لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ کُنْتُ لَا اَعْرِفُکَ۔
ہوئے کہ اے خدا ہمیں بخش اور ہمارے گناہ معاف کر ہم خطا پر تھے۔ اور زمین کہے گی کہ اے خدا کے نبی مَیں تجھے شناخت نہیں

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَ ھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔
کرتی تھی۔ اے خطا کارو! آج تم پر کوئی ملامت نہیں خدا تمہارے گناہ بخش دے گا وہ ارحم الراحمین ہے۔

تَلَطَّفْ بِالنَّاسِ وَ تَرَحَّمْ عَلَیْھِمْ۔ اَنْتَ فِیْھِمْ بِمَنْزِلَۃِ موسٰی۔ یَاْتِیْ
لوگوں کے ساتھ لُطف اور مدارات سے پیش آ۔ تُو مجھ سے[۱] بمنزلہ موسیٰ کے ہے۔ تیرے پر

عَلَیْکَ زَمَنٌ کَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰی۔ اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا
موسیٰ کے زمانہ کی طرح ایک زمانہ آئے گا۔ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اُسی رسول

عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ آسمان سے بہت دُودھ اُترا ہے محفوظ رکھو۔
کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔ آسمان سے بہت دُودھ اُترا ہے یعنی معارف اور حقائق کا دُودھ۔

اِنِّیْٓ اَنَرْتُکَ وَاخْتَرْتُکَ۔ تیری خوش زندگی کا سامان ہوگیا ہے۔ وَاللّٰہُ خَیْرٌ
مَیں نے تجھے روشن کیا اور چُن لیا اور تیری خوش زندگی کا سامان ہوگیا ہے۔ خدا ہر چیز سے

مِّنْ کُلِّ شَیْءٍ۔ عِنْدِیْ حَسَنَۃٌ ھِیَ خَیْرٌ مِّنْ جَبَلٍ۔ بہت سے سلام میرے
بہتر ہے۔ میرے قُرب میں ایک نیکی ہے جو وہ ایک پہاڑ سے زیادہ ہے۔ تیرے پر بہ کثرت میرے

تیرے پر ہوں۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اھْتَدَوا وَّالَّذِیْنَ
سلام ہیں۔ ہم نے کثرت سے تجھے دیا ہے۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو راہِ راست اختیار کرتے ہیں اور جو

ھُمْ صَادِقُوْنَ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔
صادق ہیں۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نیکو کار ہیں۔

بقیہ حاشیہ۔ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامنگیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آ گیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ ہوتا۔ اور اَب تو تاخیر ایک شرط کے ساتھ مشروط ہو کر معیّن ہوگئی۔ منہ‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۳ حاشیہ)

۱؎ نقل مطابق اصل (سیّد عبدالحیٔ)

اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْعَثَکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ دو نشان ظاہر ہوں گے۔ وَامْتَازُوا
خدا نے ارادہ کیا ہے جو تجھے وہ مقام بخشے جس میں تُو تعریف کیا جائے گا۔ دو نشان ظاہر ہوں گے۔ اور اے

الْیَوْمَ اَیُّھَا الْمُجْرِمُوْنَ۔ یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ۔ ھٰذَا الَّذِیْ
مجرمو آج تم الگ ہو جاؤ۔ خدا کے نشانوں کی برق اُن کی آنکھیں اُچک کر لے جائے گی۔ یہ وہی بات ہے

کُنْتُمْ بِہٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ۔ کَلَامٌ
جس کے لئے جلدی کرتے تھے۔ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری ہے۔ تیرا کلام

اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ۔ در کلامِ تو چیزے ست کہ شعرا را دراں دخلے
خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔ تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل

نیست۔ رَبِّ عَلِّمْنِیْ مَا ھُوَ خَیْرٌ عِنْدَکَ۔ یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنَ الْعِدَا
نہیں ہے۔ اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔ تجھے خدا دشمنوں سے بچائے گا

وَ یَسْطُوْ بِکُلِّ مَنْ سَطَا۔ بَرَّزَ مَا عِنْدَ ھُمْ مِّنَ الرِّمَاحِ۔ اِنِّیْ سَاُخْبِرُہٗ
اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کر دے گا۔ انہوں نے جو کچھ ان کے پاس ہتھیار تھے سب ظاہر کر دیئے۔ مَیں مولوی محمد حسین بٹالوی کو

فِیْ اٰخِرِ الْوَقْتِ اَنَّکَ لَسْتَ عَلَی الْحَقِّ۔ اِنَّ اللّٰہَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ اِنَّا اَلَنَّا لَکَ
آخر وقت میں خبر دے دوں گا کہ تُو حق پر نہیں ہے۔ خدا رؤف و رحیم ہے۔ ہم نے تیرے لئے

الْحَدِیْدَ۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ۔
لوہے کو نرم کر دیا۔ مَیں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ مَیں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا۔

اُخْطِیْ وَ اُصِیْبُ[1]۔ وَ قَالُوْا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ عَجِیْبٌ۔
اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی ارادہ پورا کروں گا۔ اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہوا؟ کہہ خدا ذوالعجائب ہے۔

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’اِس وحیِ الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنے رکھتے ہیں کہ مَیں خطا بھی کروں گا اور صواب بھی۔ یعنی جو مَیں چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں۔ اور کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کی کلام میں آ جاتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث میں لکھا ہے کہ مَیں مومن کی قبضِ روح کے وقت تردّد میں پڑتا ہوں حالانکہ خدا تردّد سے پاک ہے۔ اِسی طرح یہ وحیِ الٰہی ہے کہ کبھی میرا ارادہ خطا جاتا ہے اور کبھی پُورا ہو جاتا ہے۔ اس کے یہ

جَآءَنِیْ اٰیِلُ [1] وَّ اخْتَارَ ۔ وَ اَدَارَ اِصْبَعَہٗ وَ اَشَارَ ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ اَتٰی ۔ فَطُوْبٰی

میرے پاس آیل آیا اور اُس نے مجھے چُن لیا اور اپنی اُنگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا۔ پس مبارک

لِمَنْ وَّجَدَ وَ رَاٰی ۔ اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَ النُّفُوْسُ تُضَاعُ ۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ

وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے۔ طرح طرح کی بیماریاں پھیلائی جائیں گی اور کئی آفتوں سے جانوں کا نقصان ہوگا۔ مَیں اپنے رسول

اَقُوْمُ وَ اُفْطِرُ وَ اَصُوْمُ [2] ۔ وَ لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ اِلَی الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۔

کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور مَیں افطار کروں گا اور روزہ بھی رکھوں گا۔ اور ایک وقتِ مقرر تک مَیں اِس زمین سے علیحدہ نہیں ہوں گا

وَ اَجْعَلُ لَکَ اَنْوَارَ الْقُدُوْمِ ۔ وَ اَقْصِدُکَ وَ اَرُوْمُ ۔ وَ اُعْطِیْکَ مَا

اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا اور تیری طرف قصد کروں گا۔ اور وہ چیز تجھے دوں گا جو

یَدُوْمُ ۔ اِنَّا نَرِثُ الْاَرْضَ نَاْکُلُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا ۔ نُقِلُوْا اِلَی

تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس کو کھاتے آئیں گے۔ کئی لوگ قبروں

الْمَقَابِرِ ۔ ظَفَرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ مُّبِیْنٌ ۔ اِنَّ رَبِّیْ قَوِیٌّ قَدِیْرٌ ۔ اِنَّہٗ

کی طرف نقل کریں گے۔ اُس دن خدا کی طرف سے کھلی کھلی فتح ہوگی۔ میرا ربّ زبردست قدرت والا ہے۔ اور وہ

بقیہ حاشیہ۔ معنی ہیں کہ کبھی مَیں اپنی تقدیر اور ارادہ کو منسوخ کر دیتا ہوں اور کبھی وہ ارادہ جیسا کہ چاہا ہوتا ہے۔ منہ‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶ حاشیہ)

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’اِس جگہ آیل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے اِس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ منہ‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶ حاشیہ)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’ظاہر ہے کہ خدا روزہ رکھنے اور افطار سے پاک ہے اور یہ الفاظ اپنے اصلی معنوں کی رُو سے اُس کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔ پس یہ صرف ایک اِستعارہ ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی مَیں اپنا قہر نازل کروں گا اور کبھی کچھ مہلت دوں گا اس شخص کی مانند جو کبھی کھاتا ہے اور کبھی روزہ رکھ لیتا ہے اور اپنے تئیں کھانے سے روکتا ہے، اور اِس قِسم کے استعارات خدا کی کتابوں میں بہت ہیں جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کو خدا کہے گا کہ مَیں بیمار تھا۔ مَیں بھوکا تھا۔ مَیں ننگا تھا۔ منہ‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷ حاشیہ)

قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ حَلَّ غَضَبُهٗ عَلَى الْاَرْضِ ۔ اِنِّیْ صَادِقٌ اِنِّیْ صَادِقٌ
قوی اور غالب ہے۔ اس کا غضب زمین پر نازل ہوگا۔ مَیں صادق ہوں مَیں صادق ہوں اور

وَّ یَشْهَدُ اللّٰهُ لِیْ۔ اے اَزلی اَبدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔ ضَاقَتِ الْاَرْضُ
خدا میری گواہی دے گا۔ اے اَزلی اَبدی خدا میری مدد کے لئے آ۔ زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ

بِمَا رَحُبَتْ۔ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِیْقًا۔ زندگی کے
ہوگئی ہے۔ اے میرے خدا مَیں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے۔ پس ان کو پیس ڈال کہ وہ زندگی کی

فیشن سے دُور جا پڑے ہیں۔ اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَدْتَّ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ
وضع سے دُور جا پڑے ہیں۔ تُو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور

کُنْ فَیَکُوْنَ۔ تو در منزلِ ما چو بار بار آئی۔ خدا ابر رحمت بباريد يا نے۔ اِنَّا اَمَتْنَا
ہوجاتی ہے۔ اے میرے بندے چونکہ تُو میری فرودگاہ میں بار بار آتا ہے اِس لئے اب تُو خود دیکھ لے کہ تیرے

اَرْبَعَةَ عَشَرَ دَوَابًّا۔ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۔
پر رحمت کی بارش ہوئی یا نہ۔ ہم نے چودہ[1] چار پایوں کو ہلاک کر دیا کیونکہ وہ نافرمانی میں حد سے گزر گئے تھے۔

سرانجامِ جاہل جہنّم بود۔ کہ جاہل نکو عاقبت کم بود۔ میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔ اِنِّیْ اُمِّرْتُ
جاہل کا انجام جہنّم ہے۔ جاہل کا خاتمہ بالخیر کم ہوتا ہے۔ میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔ مَیں خدا کی طرف سے

مِنَ الرَّحْمٰنِ فَاْتُوْنِیْ۔ اِنِّیْ حِمَی الرَّحْمٰنِ۔ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ
خلیفہ کیا گیا ہوں پس تم میری طرف آجاؤ۔ مَیں خدا کا چراگاہ ہوں اور مجھے گُم گشتہ یوسف کی خوشبو لائی ہے

لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنَ ۔ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ۔ اَلَمْ
اگر تم یہ نہ کہو کہ یہ شخص بہک رہا ہے۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رَبّ نے اصحابِ فیل کے ساتھ کیا کِیا۔ کیا اُس نے

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’بابو الٰہی بخش صاحب گیارہ چار پایوں کے ہلاک ہونے کے بعد طاعون کے ساتھ ہلاک کئے گئے جیسا کہ اِس الہامی شعر میں ہے۔

برمقام فلك شده یارب　　　گر امیدے دہم مدار عجب

بعد گیاراں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ بابو صاحب کا بارھواں نمبر تھا اور ان کے بعد دو اور ہیں تا چودہ پورے ہوجاویں۔ منہ‘‘

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۸۹ حاشیہ)

يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ۔ وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں
اُن کے مکر کو اُلٹا کر اُنہی پر نہیں مارا۔ وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں
ہوگا[1]۔ اِنَّا عَفَوْنَا عَنْكَ ۔ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔
ہوگا۔ہم نے تجھے معاف کیا۔خدا نے بدر میں یعنی اِس چودھویں صدی میں تمہیں ذِلّت میں پاکر تمہاری مدد کی۔
وَ قَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ. قُلْ لَّوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدْتُّمْ
اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ ان کو کہہ کہ اگر یہ کاروبار بجز خدا کے کسی اَور کا ہوتا تو اِس میں
فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔
بہت اختلاف تم دیکھتے۔ ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔
يَاْتِيْ قَمَرُ الْاَنْبِيَآءِ ۔ وَ اَمْرُكَ يَتَاَتّٰى ۔ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔
نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام پُورا ہوجائے گا۔ اور آج اے مجرمو ! تم الگ ہوجاؤ۔
بھونچال آیا اور بشدت آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی[2]۔ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔
بڑی شدّت سے زلزلہ آئے گا اور اُوپر کی زمین نیچے کر دے گا۔ یہ وہی وعدہ ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے۔

---

[1] اس کی تصریح نہیں کی گئی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔منہ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۸ حاشیہ)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’اِس بارہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے۔ جیسا کہ یسعیاہ نبی کے زمانہ میں ہوا کہ اس نبی کی پیشگوئی کے مطابق پہلے ایک عورت مسمات علمہ کو لڑکا پیدا ہوا۔ پھر بعد اس کے حزقیاہ بادشاہ نے فقہ[3] پر فتح پائی۔اسی طرح اس زلزلہ سے پیر منظور محمد لُدھانوی کی بیوی کو جس کا نام محمدی بیگم ہے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس بڑے زلزلہ کے لئے نشان ہوگا جو قیامت کا نمونہ ہوگا مگر ضروری ہے کہ اس سے پہلے اَور زلزلے بھی آویں۔ اس لڑکے کے مفصّلہ ذیل نام ہوں گے: بشیر الدولہ۔ کیونکہ وہ ہماری فتح کے لئے نشان ہوگا۔کلمۃ اللہ خان۔یعنی خدا کا کلمہ۔ عالم کباب۔وارڈ۔شادی خان۔کلمۃ العزیز وغیرہ۔ کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جس سے حق کا غلبہ ہوگا۔تمام دُنیا خدا کے ہی کلمے ہیں اِس لئے اس کا نام کلمۃ اللہ رکھنا غیر معمولی بات نہیں ہے۔ وہ لڑکا، اَب کی دفعہ وہ لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ کیونکہ خدا نے فرمایا اَخَّرَهُ اللّٰهُ اِلٰى وَقْتٍ مُّسَمًّى یعنی وہ زَلْزَلَةُ السَّاعَة جس کے لئے وہ لڑکا نشانی ہوگا ہم نے اُس کو ایک اَور وقت پر ڈال دیا۔منہ‘‘ (حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۹ حاشیہ)

[3] ایڈیشن اوّل میں فقہ لکھا تھا لیکن یسعیاہ باب ۷ کے مطابق یہ لفظ فِقح ہے جو ایک بادشاہ کا نام ہے۔(سید عبدالحی)

اِنِّیْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔ سَفِيْنَةٌ وَّ سَكِيْنَةٌ۔ اِنِّیْ مَعَكَ وَ مَعَ
مَیں ہر ایک کو جو اِس گھر میں ہے اس زلزلہ سے بچالُوں گا۔ کشتی ہے اور آرام ہے۔ مَیں تیرے ساتھ اور تیرے

اَهْلِكَ۔ اُرِيْدُ مَا تُرِيْدُوْنَ۔ پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا
اہل کے ساتھ ہوں۔ مَیں وہی ارادہ کروں گا جو تمہارا ارادہ ہے۔ بنگالہ کی نسبت پیشگوئی ہے جو تقسیم بنگالہ سے اہل بنگالہ کی دِلآزاری کی گئی

اَب ان کی دِلجوئی ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ
خدا فرماتا ہے کہ پھر وہ وقت آتا ہے کہ پھر کسی پیرایہ میں اہلِ بنگالہ کی دِلجوئی کی جائے گی۔ اُس خدا کو تعریف ہے جس نے

لَكُمُ الصِّهْرَ وَ النَّسَبَ[1]۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْحَزَنَ۔ وَ اٰتَانِيْ
دامادی اور نسب کی رُو سے تیرے پر احسان کیا۔ اُس خدا کو تعریف ہے جس نے میرا غم دُور کیا اور مجھ کو وہ چیز دی

مَا لَمْ يُؤْتَ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِيْنَ۔ يٰسٓ۔ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ عَلٰى
جو اِس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔ اے سردار! تُو خدا کا مُرسل ہے۔ راہِ راست

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ۔ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ
پر۔ اُس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنیوالا ہے۔ مَیں نے ارادہ کیا کہ اس زمانہ میں اپنا خلیفہ مقرر کروں

فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ يُحْيِ الدِّيْنَ وَ يُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ۔ چو دَورِ خسروی[2] آغاز کردند۔
سو مَیں نے اس آدم کو پَیدا کیا۔ وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ جب مسیح السلطان کا دَور شروع کیا گیا

مسلماں را مسلماں باز کردند۔ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا۔
تو مسلمانوں کو جو صرف رسمی مسلمان تھے نئے سرے سے مسلمان بنانے لگے۔ آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے ہم نے ان دونوں کو

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''یعنی خدا نے تجھ پر یہ اِحسان کیا کہ ایک شریف اور معزز اور شہرت یافتہ اور باوجاہت خاندان سے تجھے پیدا کیا اور دوسرے یہ احسان کیا کہ ایک معزز دہلی کے سادات کے خاندان سے تیری بیوی آئی۔ منہ'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۰ حاشیہ)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ''خدا تعالیٰ کی کتابوں میں مسیح آخر الزماں کو بادشاہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اِس سے مُراد آسمانی بادشاہی ہے۔ یعنی وہ آئندہ سلسلہ کا ایک بادشاہ ہوگا اور بڑے بڑے اکابر اس کے پیرو ہوں گے۔ منہ'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۰ حاشیہ)

قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ۔ اِنَّ ذَا الْعَرْشِ يَدْعُوْكَ ۔ وَ لَا نُبْقِيْ لَكَ مِنَ
کھول دیا یعنی زمین نے اپنی پوری قوت ظاہر کی اور آسمان نے بھی۔ اَب تیرا وقتِ موت قریب آ گیا۔ ذوالعرش تجھے بُلاتا ہے اور ہم تیرے لئے کوئی

الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا۔ قَلَّ مِيْعَادُ رَبِّكَ۔ وَ لَا نُبْقِيْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ
رُسوا کنندہ اَمر نہیں چھوڑیں گے۔ تیرے ربّ کا وعدہ کم رہ گیا ہے۔ اور ہم تیرے لئے کوئی امر رُسوا کنندہ باقی نہیں

شَيْئًا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اُس دن خدا کی طرف سے سب پر اُداسی
چھوڑیں گے۔ زندگی کے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اُس دن سب جماعت دِل برداشتہ اور اُداس

چھا جائے گی۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ پھر تیرا واقعہ ہوگا۔ تمام عجائباتِ قدرت دکھلانے
ہوجائے گی۔ کئی واقعات کے ظہور کے بعد پھر تیرا واقعہ ظہور میں آئے گا۔ قدرتِ الٰہی کے کئی عجائب کام پہلے دکھلائے

کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔ جَآءَ وَقْتُكَ وَ نُبْقِيْ لَكَ الْاٰيٰتِ بَاهِرَاتٍ۔ جَآءَ
جائیں گے پھر تمہاری موت کا واقعہ ظہور میں آئے گا۔ تیرا وقت آ گیا ہے۔ اور ہم تیرے لئے روشن نشان چھوڑیں گے۔ تیرا

وَقْتُكَ وَ نُبْقِيْ لَكَ الْاٰيٰتِ بَيِّنَاتٍ۔ رَبِّ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ
وقت آ گیا ہے اور ہم تیرے لئے کھلے نشان باقی رکھیں گے۔ اے میرے خدا اِسلام پر مجھے وفات دے اور

بِالصّٰلِحِيْنَ۔ اٰمين۔
نیکوکاروں کے ساتھ مجھے ملا دے۔ آمین۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷ تا ۱۱۱)

۳۰؍جولائی ۱۹۰۶ء ’’فرمایا۔ آج مجھے ایک الہام ہوا۔ اُس کے پُورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم[۱] نہیں کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے اور وہ یہ ہے۔

ایک دَم میں دَم رخصت ہوا

یہ الہام ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۱ مورخہ ۲؍اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۷ مورخہ ۳۱؍جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[۱] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) الہام پورا ہونے پر حضورؑ کو اس کا علم دیا گیا کہ یہ میاں صاحب نور مہاجر کے متعلق تھا۔ (دیکھیے تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۵)

یکم اگست ۱۹۰۶ء ”دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے۔ پھر الہام ہوا۔

۱ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ ۲ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔“[۱]

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۹/اگست ۱۹۰۶ صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰/اگست ۱۹۰۶ صفحہ ۱)

۵/اگست ۱۹۰۶ء ”۵/اگست ۱۹۰۶ء کو ایک دفعہ نصف حصّہ اسفل بدن کا میرا بے حِس ہو گیا اور ایک قدم چلنے کی طاقت نہ رہی...... مجھے خیال گزرا کہ یہ فالج کی علامات ہیں۔ ساتھ ہی سخت درد تھی۔ دِل میں گھبراہٹ تھی۔ کروٹ بدلنا مشکل تھا۔ رات کو جب مَیں بہت تکلیف میں تھا تو مجھے شماتتِ اعدا کا خیال آیا مگر محض دین کے لئے نہ کِسی اَور امر کے لئے۔ تب مَیں نے جنابِ الٰہی میں دعا کی...... تب مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ الہام ہوا۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْزِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

یعنی خدا ہر چیز پر قادر ہے اور خدا مومنوں کو رُسوا نہیں کیا کرتا۔

پس اُسی خدائے کریم کی مجھے قَسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جو اِس وقت بھی دیکھ رہا ہے کہ مَیں اس پر اِفترا کرتا ہوں یا سچ بولتا ہوں کہ اِس الہام کے ساتھ ہی شاید آدھ گھنٹہ تک مجھے نیند آ گئی اور پھر یک دفعہ جب آنکھ کھلی تو مَیں نے دیکھا کہ مرض کا نام ونشان نہیں رہا۔ تمام لوگ سوئے ہوئے تھے اور مَیں اُٹھا اور امتحان کے لئے چلنا شروع کیا تو ثابت ہوا کہ مَیں بالکل تندرست ہوں۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۵، ۲۴۶)

۵/اگست ۱۹۰۶ء ”لِیَقْضِیَ اللّٰہُ بَیْنَنَا۔“[۳] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹۱)

۱۳/اگست ۱۹۰۶ء اور اس سے ماقبل دو چار روز کے الہامات یہ ہیں۔

”۱ دیکھ مَیں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔ (یہ فقرہ کہ پکڑے جائیں گے اس سے مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے

---

[۱] (ترجمہ) ۱ مَیں حفاظت کرنے والا ہوں ان سب کی جو دار میں ہیں۔ ۲ مَیں نے چاہا کہ خلیفہ بناؤں پس مَیں نے آدم کو خلیفہ بنایا۔ (بدر مورخہ ۹/اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[۳] (ترجمہ از ناشر) تا اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ فرمائے۔

نشانوں کے سامنے ملزم اور لاجواب اور ساکت ہو جائیں گے۔)

۲ صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے[1] آئیں گے۔

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ’’خدا تعالیٰ نے مجھے صرف یہی خبر نہیں دی کہ پنجاب میں زلزلے وغیرہ آفات آئیں گی کیونکہ مَیں صرف پنجاب کے لئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ جہاں تک دُنیا کی آبادی ہے ان سب کی اِصلاح کے لئے مامور ہوں۔ پس مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ آفتیں اور یہ زلزلے صرف پنجاب سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ تمام دُنیا ان آفات سے حصّہ لے گی اور جیسا کہ امریکہ وغیرہ کے بہت حصّے تباہ ہو چکے ہیں۔ یہی گھڑی کسی دن یورپ کے لئے درپیش ہے اور پھر یہ ہولناک دن پنجاب اور ہندوستان اور ہر ایک حصّہ ایشیا کے لئے مقدّر ہے۔ جو شخص زندہ رہے گا وہ دیکھ لے گا۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۰ حاشیہ)

(ب) ’’یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض اُن میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اِس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اِس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اِس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پَیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر وزبر ہو جائیں گے کہ گویا اُن میں کبھی آبادی نہ تھی اور اُس کے ساتھ اَور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں اُن کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اَور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اِس لئے کہ نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمّت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو ان بَلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدّت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے ...... یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک اُن سے محفوظ ہے۔ مَیں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اُن سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تُو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۸، ۲۶۹)

۳ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ۔ ۴ سَأُكْرِمُكَ إِكْرَامًا عَجَبًا۔ وَ أُلْقِي بِهِ الرُّعْبَ الْعَظِيْمَ۔ ۵ يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔''[۱]

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۶؍اگست ۱۹۰۶ صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷؍اگست ۱۹۰۶ صفحہ ۱)

۱۹؍اگست ۱۹۰۶ء ''اس تاریخ میں خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت چمکتا ہوا ٹکڑا سونے کا سہ پہلو تھا میری بیوی نے مجھ کو دیا پھر آنکھ کھل گئی۔ میں ڈرا کہ سونے میں غم اور کوئی مکروہ امر ہوتا ہے پھر غنودگی ہو کر یہ الہام ہوا۔

اِنَّ هٰذَا اِمْرَأَةٌ جَمِيْلَةٌ۔[۲] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹۳)

۲۰؍اگست ۱۹۰۶ء ''صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا۔ نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَقَالُوْا لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ۔[۳] اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ۔''[۴]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹۲)

---

[۱] (ترجمہ) ۳ ہر ایک چغل خور، عیب گیر پر سخت لعنت ہے۔ ۴ مَیں تجھے ایک عجیب طور پر عزت دوں گا اور اس کے ساتھ سے دُنیا پر بڑا رُعب ڈالوں گا۔ ۵ لوگ دُور دراز سے تیرے پاس آئیں گے اور دُور دُور سے ہدیئے آئیں گے۔

(بدر مورخہ ۱۶؍اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[۲] (ترجمہ از ناشر) یقیناً یہ ایک خوبصورت عورت ہے۔

[۳] (ترجمہ) رعب کے ساتھ تیری نصرت کی گئی اور مخالفوں نے کہا اب کوئی جائے پناہ نہیں۔

(بدر مورخہ ۲۳؍اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[۴] (ترجمہ از مرتّب) جب تم کسی کو پکڑتے ہو تو جابر ہو کر پکڑتے ہو۔

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۳؍اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں ان الہامات کی تاریخ ۲۱؍اگست درج ہے نیز تحریر ہے۔

۱۔ ''شب گذشتہ کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ اِس قدر زنبور ہیں (جن سے مراد کمینہ دشمن ہیں) کہ تمام سطح زمین اُن سے پُر ہے اور ٹڈی دَل سے زیادہ ان کی کثرت ہے۔ اِس قدر ہیں کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے اور تھوڑے ان میں سے پَرواز بھی کر رہے ہیں جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہیں مگر نامُراد رہے اور مَیں اپنے لڑکوں شریف اور بشیر کو کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو اور بدن پر پھونک لو کچھ نقصان نہیں کریں گے اور وہ آیت

۲۳؍اگست ۱۹۰۶ء ”آج کل کوئی نشان ظاہر ہوگا۔“[1] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹۱

بدر جلد ۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰؍اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۵؍اگست ۱۹۰۶ء ”شَفِیْعُ اللّٰہِ

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے یہ میرا نام رکھا ہے اور اس کے معنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کا شفیع۔“ (بدر جلد ۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰؍اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۴؍ستمبر ۱۹۰۶ء (الف) ”اِنِّیْ مَعَ الرُّوْحِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً“[2]

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۶ مورخہ ۶؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) ”فرمایا۔ آج ہی ایک خواب میں دیکھا کہ ایک چوغہ زرّیں جس پر بہت سنہری کام کیا ہوا ہے مجھے غیب سے دیا گیا ہے۔ ایک چور اُس چوغہ کو لے کر بھاگا۔ اُس چور کے پیچھے کوئی آدمی بھاگا جس نے چور کو پکڑ لیا اور چوغہ واپس لے لیا۔ بعد اس کے وہ چوغہ ایک کتاب کی شکل میں ہوگیا جس کو تفسیر کبیر کہتے ہیں اور معلوم ہوا کہ چور اُس کو اِس غرض سے لے کر بھاگا تھا کہ اِس تفسیر کو نابود کردے۔

فرمایا۔ اِس کشف کی تعبیر یہ ہے کہ چور سے مراد شیطان ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ ہمارے ملفوظات لوگوں کی نظر سے غائب کردے مگر ایسا نہیں ہوگا اور تفسیر کبیر جو چوغہ کے رنگ میں دکھائی گئی اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ ہمارے لئے موجبِ عزّت اور زینت ہوگی۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۶ مورخہ ۶؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

بقیہ حاشیہ۔ یہ ہے۔ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ۔ پھر بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔

۲۔ اِلہام ہوا۔ نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَقَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ۔

۳۔ قریباً نصف رات کے بعد الہام ہوا۔ صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا۔“

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) ۶؍ستمبر ۱۹۰۶ء کو خدا تعالیٰ نے یہ نشان ظاہر فرمادیا۔ تفصیل کے لئے دیکھیے رؤیا ۵؍ستمبر ۱۹۰۶ء اور اس کا حاشیہ۔

[2] (ترجمہ) مَیں رُوح کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ (بدر مورخہ ۶؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۵؍ستمبر ۱۹۰۶ء ’’دیکھا کہ عبدالحکیم خان[۱] چوبارہ کے دروازے پر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ اسحاق کی والدہ نے اس کو بلایا ہے میں نے کہا ہم نہیں آنے دیتے اس میں ہماری بے عزتی ہے۔‘‘[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸۲)

۱؎ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔’’اِن دنوں کتاب حقیقۃ الوحی میں نشانات جمع کر رہا ہوں تو میرے دل میں خیال آیا کہ پچھلے نشانات کے ساتھ کوئی تازہ نشان بھی ہونا چاہیے۔ خدا تعالیٰ نے اِس خیال کو بھی جلد پورا کر دیا۔

فرمایا۔ عبدالحکیم خان چونکہ ایک دشمن ہے اِس واسطے وہ دکھایا گیا۔ دشمن کے خواب میں گھر کے اندر داخل ہوجانے کی تعبیر کسی دُکھ اور موت سے ہوتی ہے۔ سو مَیں نے خواب میں کہا کہ مَیں اُس کو نہیں آنے دوں گا۔ یعنی میری دُعا نے اُس مصیبت کو ٹال دیا۔

فرمایا۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ والا الہام جو اس خواب کے ساتھ تھا ظاہر کرتا تھا کہ کوئی واقعہ طاعون کا ہونے والا ہے۔‘‘

(بدر مورخہ ۱۳؍ستمبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳)

۲؎ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ رؤیا یوں درج ہے۔

’’رؤیا۔ مَیں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں (مرتد دشمن) ہمارے مکان کے پاس کھڑا ہے اور والدہ محمد اسحاق (زوجہ میر ناصر نواب صاحب) اُس کو اپنے گھر میں بلاتی ہیں مگر مَیں نے اُسے اندر نہیں آنے دیا اور مَیں نے کہا کہ

مَیں نہیں آنے دیتا۔ اِس میں ہماری بے عزتی ہے۔

دشمن کے گھر میں داخل ہونے سے مراد کوئی مصیبت یا موت ہوتی ہے اور وہ اندر نہیں آسکا یعنی خدا نے اُس بلا کو ٹال دیا۔

پھر الہام ہوا۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ ترجمہ۔ مَیں اُن سب کی حفاظت کروں گا جو اِس گھر میں ہیں۔

علاوہ اس کے ایک گوشت کا ٹکڑا خواب میں دکھایا گیا جو کسی غم کی طرف دلالت کرتا تھا اور یہ بھی دیکھا کہ ایک انڈا میرے ہاتھ میں ہے جو کہ ٹوٹ گیا[۳] ہے۔ یہ بھی کسی کی موت کی طرف اشارہ تھا لیکن خواب کے تمام امور معلق ہوتے ہیں اور دعا سے ٹل سکتے ہیں۔ قطعی حکم نہیں ہوتا۔‘‘

۳؎ (نوٹ از ایڈیٹر بدر) ’’اِن خوابوں کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میر (ناصر نواب) صاحب (مرحوم) کو جو لاہور جانے کو طیار تھے روک دیا کہ ابھی نہ جاویں اور ان کو کہہ دیا کہ مَیں نے دیکھا ہے کہ آپ کے اہل وعیال کے متعلق ایک بلا آنے والی ہے مَیں ڈرتا ہوں کہ وہ بلا سفر میں نازل ہو اور موجبِ شماتتِ اعدا ہوجائے۔ اِس کے گواہ خود میر صاحب اور گھر کے لوگ ہیں چنانچہ یہ بات سن کر میر صاحب نے مع اہل وعیال لاہور میں جانا ملتوی کر دیا اور جب صبح ہوئی تو

ستمبر ۱۹۰۶ء ۱۔ الہام۔ ’’ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔‘‘[۱]

۲۔ باغ میں نمونیا اسحٰق کو ہوگیا تھا چونکہ طاعون کے دن تھے بعض ڈاکٹروں کا یہ بھی خیال تھا کہ طاعون ہے۔اس وقت الہام ہوا۔سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔‘‘[۲] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷۹)

۸؍ستمبر ۱۹۰۶ء (الف) ’’الہام۔ ۱امینِ ملک جے سنگھ بہادر۔ ۲لوگ آئے اور مقابلہ کر بیٹھے۔شیرِ خدا نے ان کو پکڑا۔شیرِ خدا نے فتح پائی۔ ۳امینِ ملک جے سنگھ بہادر۔ ۴رَبِّ لَا تُبْقِ لِیْ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا۔[۳] ۵پیٹ پھٹ[۴] گیا۔‘‘ (کاپی الہامات[۵] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷۶،۱۷۵)

بقیہ حاشیہ در حاشیہ۔ پیشگوئی کے مطابق عزیز محمد اسحٰق کو سخت بخار ہوگیا اور اُس بخار کے ساتھ رانوں میں دو گلٹیاں نکل آئیں جس سے قطعی طور پر یہ معلوم ہوگیا کہ طاعون ہے اور ایک نہایت خوفناک امر پیش آگیا اور گھر میں سب پر ایک دہشت طاری ہوئی اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب معالج تھے مگر ہر دو بُنِ ران میں دو گلٹیوں کے نکلنے سے وہ بھی دہشت زدہ ہوگئے۔تب حضرت مسیح موعود نے دُعا کرنا شروع کیا اور نہایت اِضطراب سے توجہ کی۔تب خدا کے فضل سے اس دُعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ ابھی دو یا تین گھنٹے سے زیادہ نہیں گزرا ہوگا کہ بخار بالکل ٹوٹ گیا اور پھر گلٹیاں بھی گُم ہوگئیں۔گویا مرض کا نام ونشان نہ تھا اور تمام آثار طاعون کے جاتے رہے اور اَب میاں محمد اسحٰق بخیر وعافیت باہر پھرتے ہیں۔‘‘

(بدر مورخہ ۱۳؍ستمبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳ نیز تفصیل کے لئے دیکھیے حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۱، ۳۴۲۔نشان نمبر ۱۴۳)

---

[۱] (ترجمہ از ناشر) اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔

[۲] (ترجمہ) تجھے سلامتی ہے یہ ربّ رحیم نے فرمایا۔ (حقیقۃ المہدی۔روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۶)

[۳] (ترجمہ) ۴اے میرے رَبّ (میرے لئے) رُسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی باقی نہ رکھ۔

(بدر مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

[۴] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔’’اِس پیشگوئی کے مطابق شعبان ۱۳۲۴ھ میں میاں صاحب نور مہاجر جو صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی جماعت میں سے تھا یک دفعہ ایک دَم پیٹ پھٹنے کے ساتھ مَر گیا اور معلوم ہوا کہ اس کے پیٹ میں کچھ مدّت سے رسَولی تھی لیکن کچھ محسوس نہیں کرتا تھا اور جوان،مضبوط وتوانا تھا۔یک دفعہ پیٹ میں دَرد ہوا اور آخری کلمہ اُس کا یہ تھا کہ اُس نے تین مرتبہ کہا کہ میرا پیٹ پھٹ گیا۔بعد اُس کے مَر گیا۔‘‘

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۵)

[۵] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳ میں ان الہامات کے الفاظ یہ ہیں۔

’’لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔شیرِ خدا نے ان کو پکڑا اور شیرِ خدا نے فتح پائی۔ ۲امین الملک جے سنگھ بہادر۔

(ب) ’’۳۰؍جولائی ۱۹۰۶ء میں اور بعد اس کے اَور کئی تاریخوں میں وحیِ الٰہی کے ذریعہ سے بتلایا گیا کہ ایک شخص اِس جماعت میں سے ایک دم میں دُنیا سے رخصت ہوجائے گا اور پیٹ پھٹ جائے گا اور شعبان کے مہینہ میں وہ فوت ہوگا۔‘‘ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۵)

(ج) ’’میں نے دیکھا کہ مولوی نوردین صاحب نے ایک پروف بھیجا ہے اور لانے والے نے مجھ کو کہا کہ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ حاشیہ کو دیکھ لیں۔ جب میں نے حاشیہ کی عبارت دیکھی تو اس میں لکھا ہوا (تھا)۔ **دشمن نہایت اضطراب میں ہے۔‘‘**[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷۵)

۱۳؍ستمبر ۱۹۰۶ء ۱۔ ’’پنج بار خدا اس کو ہلاکت سے بچائے گا۔‘‘

۲۔ ’’**یٰۤاَیُّھَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَ اَھْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَیْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَیْنَا اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔**‘‘[2]

۳۔ (رؤیا) ’’۱۳؍ستمبر ۱۹۰۶ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فراخ اور نہایت خوبصورت چوغہ پہنے ہوئے میں کسی طرف جارہا ہوں۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷۴، ۱۷۳)

۱۵؍ستمبر ۱۹۰۶ء ’’فرمایا۔ گھر میں ایک چوکھٹ کے اندر ایک قطعہ لگا ہوا ہے جس پر لکھا ہے۔

رَبِّ كُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ[3]

بقیہ حاشیہ۔ ۳ رَبِّ لَا تُبْقِ لِیْ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا۔ ۴ پیٹ پھٹ گیا۔ (معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق الہام ہے)‘‘ جبکہ الحکم مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱ میں الہام نمبر ۲ و ۵ درج ہے اور الحکم مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱ میں الہام نمبر ۳ و ۴ درج ہیں۔

[1] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱ میں یہ رؤیا ان الفاظ میں درج ہے۔ ’’رؤیا۔ دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک کاغذ بھیجا ہے جو پروف کی طرح ہے۔ جولڑ کا لے کر آیا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کے حاشیہ پر سطر ہے ذرا پڑھ لینا۔ اُس کاغذ کے دائیں طرف کے حاشیہ پر لکھا ہے۔

دشمن نہایت اضطراب میں ہے۔‘‘

[2] (ترجمہ از ناشر) اے صاحب اختیار! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو بہت تکلیف پہنچی ہے اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں۔ پس ہمیں بھرپور تو عطا کر اور ہم پر صدقہ کر۔ یقیناً اللہ صدقہ خیرات کرنے والوں کو جزا دیتا ہے۔

[3] (ترجمہ از ناشر) اے میرے ربّ ہر چیز تیری خادم ہے۔

ہم نے آج کشفی نگاہ میں دیکھا کہ وہ الفاظ مٹے ہوئے ہیں مگر اس پر لکھا ہے۔ خیر۔''

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۰؍ستمبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳۔الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴؍ستمبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱)

۱۷؍ستمبر ۱۹۰۶ء ''۱ قَالَ رَبُّكَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيْكَ وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ۔ ۲ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ۔ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكَ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ ۳ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اِلْهَامِكَ وَ وَحْيِكَ وَرُؤْيَاكَ۔ ۴ كَتَبْتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَحْمَةً وَّ كَتَبْتُ لَكَ رَحْمَةً فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ ۵ نَزِيْدُ فِيْ رَحْمَتِكَ وَوَفَآءِكَ وَصِدْقِكَ[1]۔ ۶ كُلُّ مُكَذِّبٍ جَآءَ۔ يَا اَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ۔ ۷ مَا اَنَا اِلَّا كَالْقُرْاٰنِ وَ سَيَظْهَرُ عَلٰى يَدَيَّ مَا ظَهَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ۔''[2]

(رؤیا) ''میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فراخ اور خوبصورت چوغہ جو نہایت چمکدار تھا پہنے ہوئے جو پیروں تک پڑتا ہے چند لوگوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں۔

---

[1] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ الہام مع تفہیم یوں درج ہے۔'' نَزِيْدُ فِيْ رَحْمَتِكَ وَ صِدْقِكَ وَوَفَآءِكَ۔ (اَيْ نَزِيْدُ بَرَكَاتٍ۔ یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف تفہیم ہے میرے لفظوں میں۔)''

[2] (ترجمہ) ۱ تیرے ربّ نے فرمایا ہے کہ وہ تیرے لئے آسمان سے وہ چیز اتارنے والا ہے جو تجھے خوش کر دے گی اور ہم تیرے ربّ کے حکم کے سوائے کبھی نازل نہیں ہوتے۔ ۲ اللہ تعالیٰ نے تیری دُعا سُن لی۔ تیری دُعا قبول کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکی کرتے ہیں۔ ۳ برکت دی اللہ تعالیٰ نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری خوابوں میں۔ ۴ تجھ پر ایمان لانے والوں کے لئے مَیں نے رحمت لکھ دی ہے اور تیرے لئے دُنیا اور آخرت میں مَیں نے رحمت لکھ دی ہے۔ ۵ تیری رحمت اور وفا اور صدق میں ہم زیادتی کریں گے۔ ۶ سب مکذب آئے اور کہنے لگے۔ اے عزیز ہم اور ہمارے اہل وعیال تکلیف میں ہیں اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں۔ پس ہمیں پورا ناپ تول دے اور ہم پر صدقہ کر۔ تحقیق اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔ ۷ مَیں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور قریب ہے کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ کہ فرقان سے ظاہر ہوا۔

(بدر مورخہ ۲۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

اور یہ بھی الہام ہوا۔ خدا پنج بار اس کو ہلاکت سے بچائے گا۔ (نامعلوم کس کے حق میں ہے)۔
اور دیکھا کہ بھونچال آیا ہے اور ہم چھت کے نیچے سے نکل آئے اور مبارک میرے ساتھ ہے۔"
(کاپی الہامات[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰)

ستمبر ۱۹۰۶ء "میں نے دیکھا ایک کتاب ہے۔ اس کا نام نَھْجُ الْمُصَلِّی ہے پھر یہ الہام ہوا۔
فَوْقٌ حَمِیْدٌ۔"[2] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۹)

۲۳ ؍ستمبر ۱۹۰۶ء "دل مضطر اطمینان یافت۔"[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۷)

۲۴ ؍ستمبر ۱۹۰۶ء (الف) "موت، تیراں[13] ماہ حال کو

غالباً تیراں ماہ حال سے مُراد تیراں ماہ شعبان ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ اور مَیں نہیں جانتا کہ تیراں ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کِسی اَور شعبان کی تیراں تاریخ اور مَیں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ کِس کے حق میں ہے اِس لئے طبیعت غمگین ہے۔ خدائے تعالیٰ فضل کرے۔ آمین۔" (بدر[4] جلد ۲ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۷ ؍ستمبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳)

---

[1] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۰ ؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴ ؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں ان الہامات کے الفاظ قدرے ترتیب کے فرق سے مذکور ہیں اور مزید یوں درج ہے۔
"۱۔ رؤیا۔ دیکھا کہ مَیں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمک دار چوغہ پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جارہا ہوں اور وہ چوغہ میرے پاؤں تک لٹک رہا ہے اور چمک کی شعاعیں اس میں سے نکل رہی ہیں۔
۲۔ خدا اُس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا۔ (نامعلوم کِس کے متعلق یہ الہام ہے)۔
۳۔ رؤیا۔ دیکھا کہ ایک بھونچال آیا۔ کچھ دہشت ناک معلوم ہوا اور ہم چھت کے نیچے سے باہر آگئے مبارک میرے ساتھ تھا اور خفیف خفیف بارش کے قطرے خوشنما برس رہے تھے۔"
[2] (ترجمہ از مرتّب) قابلِ تعریف غلبہ۔
[3] (ترجمہ از ناشر) بے قرار دل اطمینان پا گیا۔
[4] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴ ؍ستمبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱ میں یہ الہام مع تفصیل یوں درج ہے۔
"موت۔ تیران ماہ حال کو۔ یہ فقرہ مذکورہ بالا وحی الٰہی کا زبان پر جاری ہوا۔ غالباً وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ماہ حال سے مراد شعبان ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ معین طور پر یہی شعبان مراد ہے یا آئندہ کا کوئی اور ماہ شعبان ہے اور نہ میں قطعی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ کس کی موت مراد ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔"

(ب) فرمایا کہ ’’سُرعتِ الہام کے سبب بعض دفعہ ٹھیک الفاظ یاد نہیں رہتے۔ اِس واسطے تیراں کا لفظ تھا یا تیئیس[۲۳] کا یا تیس[۱] کا۔‘‘ (بدر جلد ۲ نمبر ۴۳ مورخہ ۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

۲۷؍ستمبر ۱۹۰۶ء (الف) ’’اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے تیری سُن لی۔ میں تیرے لئے لڑکا پیدا کروں گا۔‘‘[۲] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۷)

(ب) ’’بَلَجَتْ[۳] اٰیَاتِیْ۔ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاَنَّ[۴] لَھُمُ الْفَتْحَ۔‘‘

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۷)

۲؍اکتوبر ۱۹۰۶ء (الف) ’’کاذب کا خدا دشمن ہے واقعی وہ اس کو جہنّم میں پہنچائے گا۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۶)

(ب) ’’مَیں نے دیکھا کہ ایک کتاب ہے۔ گویا وہ میری کتاب ہے۔ اس کا نام نَھْجُ الْمُصَلِّی ہے۔ پھر الہام ہوا۔ فَوْقٌ حَمِیْدٌ۔[۵] کاذب کا خدا دشمن ہے وہ اس کو جہنّم میں پہنچائے گا۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۰ مورخہ ۴؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۰؍ستمبر[۶] ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اگر تیس کا لفظ تھا تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ الہام بھی میاں صاحب نور افغان مہاجر مرحوم کے متعلق تھا چنانچہ مرحوم ۳۰؍شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹؍اکتوبر ۱۹۰۶ء کو فوت ہوئے۔ دیکھیے بدر پرچہ مذکور۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۷؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں اس الہام کی تاریخ ۲۶؍ستمبر درج ہے اور الفاظ یوں ہیں۔
’’اے مظفر تجھ پر سلام ہو کہ خدا نے تیری بات سن لی۔ خدا تیرے لئے لڑکا دے گا۔‘‘

۳۔ (ترجمہ) ظاہر ہو گئیں میری نشانیاں اور خوشخبری دے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے۔ بے شک ان کے واسطے فتح ہے۔ (بدر مورخہ ۴؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۴۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۴؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ الفاظ یوں درج ہیں۔ ’’ اَنَّ لَھُمُ الْفَتْحَ۔‘‘

۵۔ (ترجمہ از مرتّب) قابلِ تعریف غلبہ۔

۶۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) آپ تعجب نہ کریں کہ ۲؍اکتوبر کا الہام ۳۰؍ستمبر کے پرچہ میں کیونکر شائع ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ الحکم دیر سے شائع ہوا مگر تاریخ پچھلی ڈالی گئی۔ چنانچہ الحکم مورخہ ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں بھی یہ نوٹ دیا گیا۔

(ج) ''لَنَبْلُوَنَّكُمْ''[1]

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۰ مورخہ ۴؍اکتوبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱)

۹؍اکتوبر ۱۹۰۶ء ''الہام۔ اے عبد الحکیم! خدا تجھے ضرر سے بچاوے اور اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے۔''[2] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۶)

۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۶ء ''دیکھا کہ کسی کی موت کی نسبت خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے اور الہام ہوا۔

اِنَّ الْمَنَایَا لَا تَطِیْشُ سِهَامُهَا[3]

میں نے دعا کی کہ یا الٰہی تو ہر چیز پر قادر ہے تب الہام ہوا۔

---

[1] (ترجمہ) البتہ ہم تم کو آزمائیں گے۔ (بدر مورخہ ۴؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۱؍اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱ اور الحکم مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام سے قبل ایک خواب بدیں الفاظ درج ہے۔

'' مَیں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی مرزا غلام قادر مرحوم ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہے اور مَیں نے خیال کیا کہ یہ فرشتہ ہے اور لفظ قادر کی مناسبت سے اُس شکل پر ظاہر ہوا ہے اور مَیں اُس کے آگے اِس قدر دوڑتا ہوں کہ گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے۔ اس کے بعد ہم شہر میں داخل ہوگئے اور وہ فرشتہ جو میرے بھائی کی شکل پر تھا گھوڑے پر سے اُتر آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک تازیانہ ہے اور ایک مضبوط سپاہی قوی ہیکل شکل میں ہے اور ہم نے شہر میں ایک طرف جانے کا ارادہ کیا۔ گویا کوئی کام ہے یا کوئی خدمت ہے جو اس فرشتہ نے بجالانی ہے۔ بعد اس کے الہام ہوا۔

اَے عبد الحکیم! خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے۔ اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے۔

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ عبد الحکیم میرا نام رکھا گیا ہے۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ ان بیماریوں میں سے کوئی بیماری میرے لاحقِ حال ہو کیونکہ اس میں شماتتِ اعداء ہے۔'' (بدر مورخہ ۱۱؍اکتوبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱۔ الحکم مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱)

[3] (ترجمہ) یعنی موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے۔ (بدر مورخہ ۱۸؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

اِنَّ الْمَنَایَا قَدْ تَطِیْشُ سِھَامُھَا ‘‘[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۵)

۱۲؍اکتوبر ۱۹۰۶ء روز جمعہ ’’اس وقت جب کہ میری طبیعت نہایت خراب ہوگئی۔ پٹھوں پر کچھ ایسی رقت ظاہر ہوگئی کہ فالج کا خطرہ تھا۔ دو گھنٹے کے قریب ایسی حالت رہی۔ پھر قریب ساڑھے چار بجے کے یہ الہام ہوا۔ جو کہ رقیمہ ۱۲؍اکتوبر ۱۹۰۶ء ہے۔ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔‘‘[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۴)

اکتوبر ۱۹۰۶ء ’’ عِلْمُ الدَّرْمَان ‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۲)

۱۵؍اکتوبر ۱۹۰۶ء ’’خواب میں دیکھا کہ مَیں کچھ لکھ رہا ہوں اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے۔

عِلْمُ[۳] الدَّرْمَان ۲۲۳

۱؎ (ترجمہ از ناشر) یعنی موتوں کے تیر کبھی خطا بھی چلے جاتے ہیں۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) بلا سر پر آئی ہوئی تھی لیکن خدا کے فضل سے ٹل گئی۔

۳؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’عِلم عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں۔ جاننا اور درمان ایک فارسی لفظ ہے جس کے معنی ہیں۔ علاج۔ یعنی علاج کا علم ۱۵؍اکتوبر سے ۲۲۳ دن بعد ہوجائے گا۔ اب دیکھنا چاہیے کہ ۱۵؍اکتوبر سے دوسوتیئیس واں دن کون سا ہے۔ سو حساب لگا کر دیکھو کہ وہ دن ۲۵؍مئی ۱۹۰۷ء ہے چنانچہ اِس الہام کے مطابق حضرت اقدسؑ ۲۶؍مئی کو فوت ہوئے۔

اَب ایک اَور غور طلب امر ہے جس کا شاید مخالف کم فہمی سے انکار کردے اور وہ یہ کہ الہام تو ہوا ہے ۱۹۰۶ء کو اور فوت ہوئے ۱۹۰۸ء میں۔ تو یہ ایک سال اور ۲۲۳ دن ہوئے۔

سو یاد رہے کہ اس کی دو وجوہات ہیں۔ اوّل تو یہ کہ اس کے ساتھ ہی الہام ہے کہ اِنَّ الْمَنَایَا لَا تَطِیْشُ سِھَامُھَا یعنی مَوتوں کے تیر خطا نہیں جاتے (اِس سے بھی ثابت ہے کہ یہ ۲۲۳ والا الہام مَوت کے متعلق ہے) اور پھر بعد اس کے الہام ہوا اِنَّا[۴] نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ نَزِیْدُ عُمُرَکَ (دیکھیے ریویو آف ریلیجنز مورخہ ۲۰؍نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲) یعنی تیری وفات تو ۱۹۰۷ء میں ہی تھی مگر ہم نے اس عمر کو بڑھا دیا چنانچہ پورے ایک سال تک عمر میں ترقّی دی گئی اور ایک

۴؎ (نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) سہوِ کاتب سے تشحیذ الاذہان جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۳ میں لفظ ’’اِمَّا‘‘ لکھا گیا ہے۔

علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے۔ اس کے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے۔‘‘ (بدر جلد ۲ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۸؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۶؍اکتوبر ۱۹۰۶ء ’’مَیں نے دیکھا کہ کسی کی موت قریب ہے۔ یہ متعین نہ ہوا کہ کِس کی مَوت آئی ہے۔ تب اس کشفی حالت میں ہی مَیں نے دُعا کی۔ الہام ہوا۔

اِنَّ الْمَنَایَا لَا تَطِیْشُ سِھَامُھَا

یعنی مَوتوں کے تیر خطا نہیں جاتے

تب مَیں نے اسی کشفی حالت میں ہی پھر دُعا کی کہ اے خدا! تُو ہر چیز پر قادر ہے۔ تب الہام ہوا۔

اِنَّ الْمَنَایَا قَدْ تَطِیْشُ سِھَامُھَا[۱]

اِس کے بعد یہ بھی الہام تھا۔

رسیدہ بود بلائے وَلے بخیر گذشت۔[۲]

مَیں نہیں کہہ سکتا کہ ہم سب میں سے یہ کس کے حق میں ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۸؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

بقیہ حاشیہ۔ سال کے بعد وہ حساب شروع ہوا۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرتؑ کی وفات ۲۶؍مئی کو تھی اور اگر آپ ۱۹۰۷ء میں فوت ہوجاتے تو ایک تو چند معاندینِ سلسلہ شور مچا دیتے کہ ہماری پیشگوئی کی میعاد کے اندر فوت ہوئے اور ایک یہ کہ اس وقت ۲۷ تاریخ کو آپ کی وفات ٹھہرتی اِس لئے ضروری تھا کہ آپ کی وفات لِیپ اِیئر (یعنی جس سال میں فروری کے ۲۹ دن ہوں) میں ہوتی تا کہ پورے ۲۲۳ دن کے بعد ۲۶؍مئی کو فوت ہوں۔ پس صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہونی چاہیے تھی جو کہ لِیپ اِیئر ہے نہ کہ ۱۹۰۷ء میں جس میں فروری کے ۲۸ دن ہوتے ہیں اور ۲۲۳ دن ۲۶؍مئی تک ختم نہیں ہوتے بلکہ ۲۷ کو ختم ہوتے ہیں۔‘‘ (رسالہ تشحیذ الاذہان پرچہ ماہ جون و جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۱۶)

۱؎ (ترجمہ از ناشر) موتوں کے تیر کبھی خطا بھی چلے جاتے ہیں۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) بلا سر پر آئی ہوئی تھی لیکن خدا کے فضل سے ٹل گئی۔

۲۰؍اکتوبر۱۹۰۶ء ''۱ اَللّٰہُ عَدُوُّ الْکَاذِبِ وَاِنَّہٗ یُوْصِلُہٗ اِلٰی جَھَنَّمَ ۔ ۲ اُغْرِقَتْ سَفِیْنَۃُ الْاَذَلِّ۔[۱] ۳ اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ۔''[۲] (الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

۲۳؍اکتوبر۱۹۰۶ء ''اِنَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ ۔ نَزِیْدُ عُمُرَکَ۔''[۳]

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۳ مورخہ ۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱)

۳۰؍اکتوبر۱۹۰۶ء ''کتاب حقیقۃ الوحی کے انطباع اور تیاری میں جو بہت سا خرچ ہوا ہے اور ہونے والا ہے اس کے متعلق خیال تھا تو الہام ہوا۔

یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتِیْکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔''[۴]

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۴ مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴؍[۵] اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ الہامات اُردو سے عربی میں ترجمہ کر کے الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲ میں درج فرمائے ہیں۔ الہام نمبر ۱ جو ۲؍اکتوبر کو بھی نازل ہوا اس کے الفاظ اُردو میں یہ ہیں۔

''کاذب کا خدا دشمن ہے۔ واقعی وہ اس کو جہنّم میں پہنچائے گا''

اور الہام نمبر ۲ جو ۱۵؍نومبر کو دوبارہ ہوا اس کے اُردو میں یہ الفاظ ہیں۔

''کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا۔''

۲ (ترجمہ از مرتّب) ۳ تیرے ربّ کی گرفت بہت سخت ہے۔

۳ (ترجمہ) ہم تجھے بعض وہ امور دکھلا دیں گے جو مخالفوں کی نسبت ہمارا وعدہ ہے اور تیری عمر زیادہ کریں گے۔

(بدر مورخہ ۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۴ (ترجمہ) ہر ایک دُور کی راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ اور ہر ایک دُور کی راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے۔ تیرے پاس وہ لوگ تحائف لائیں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ (بدر مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۵ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) چونکہ اخبار دیر سے شائع ہوا ہے اِس لئے بعض واقعات ۲۴؍اکتوبر کے بعد کے درج ہیں۔ (ایڈیٹر الحکم)

۳۱/اکتوبر۱۹۰۶ء ’’یَنْصُرُکُمْ[1] فِیْ دِیْنِہٖ۔‘‘[2] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۹)

۲/نومبر۱۹۰۶ء ’’خواب میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک جگہ بیٹھا ہوں اور رات کا وقت ہے۔ آسمان کی طرف میں نے دیکھا تو بہت ستارے جمع ہیں۔ تب میں نے کہا کہ **آسمانی بادشاہت**[3]

یعنی ستاروں کی طرف نظر کر کے میں نے کہا کہ آسمان کی بادشاہت پھر دروازہ پر کھٹکا ہوا جا کر مَیں نے دروازہ کھولا تو میراں بخش بولا مَیں دروازہ پر تھا اور ساتھ اس کے ایک اور تھا۔ میراں بخش سے میں نے مصافحہ کیا اور اس کو اندر بلا لیا۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۸، ۱۵۷)

۳/نومبر۱۹۰۶ء تیری دعا قبول ہوگئی۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۱)

۴/نومبر۱۹۰۶ء ’’لَا تَخَفْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۶)

---

[1] (ترجمہ از ناشر) وہ (خدا) اپنے دین میں تمہاری مدد کرے گا۔

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۸/نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰/نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں الہام کے الفاظ یہ ہیں۔ ’’یَنْصُرُکُمُ اللّٰہُ فِیْ دِیْنِہٖ۔‘‘

[3] (نوٹ از ناشر) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی تعبیر میں فرماتے ہیں۔

’’مَیں نے دیکھا کہ رات کے وقت مَیں ایک جگہ بیٹھا ہوں اور ایک اَور شخص میرے پاس ہے تب مَیں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں۔ تب مَیں نے اُن ستاروں کو دیکھ کر اور اُنہیں کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ **آسمانی بادشاہت**

پھر معلوم ہوا کہ کوئی شخص دروازہ پر ہے اور کھٹکھٹاتا ہے۔ جب مَیں نے دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک سودائی ہے جس کا نام میراں بخش ہے۔ اُس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور اندر آگیا۔ اس کے ساتھ بھی ایک شخص ہے مگر اُس نے مصافحہ نہیں کیا اور نہ وہ اندر آیا۔

اِس کی تعبیر مَیں نے یہ کی کہ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں جن کو خدا زمین پر پھیلا دے گا اور اس دیوانہ سے مُراد کوئی متکبر، مغرور، متموّل یا تعصّب کی وجہ سے کوئی دیوانہ ہے۔ خدا اس کو توفیق بیعت دے گا۔ اور پھر الہام ہوا۔ **لَا تَخَفْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا** گویا مَیں کسی دوسرے کو تسلّی دیتا ہوں کہ تُو مت ڈر۔ بے شک خدا ہمارے ساتھ ہے۔‘‘ (بدر مورخہ ۸/نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳۔ الحکم مورخہ ۱۰/نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱)

۷ر نومبر ۱۹۰۶ء ’’ أَتَقْنَطُ[۱] مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ الَّذِیْ یُرَبِّیْکُمْ فِی الْاَرْحَامِ۔‘‘[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۶)

نومبر ۱۹۰۶ء ’’رؤیا۔ دیکھا کہ مَیں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور کسی طرف جا رہا ہوں۔ جاتے ہوئے آگے بالکل تاریکی ہوگئی تو مَیں واپس آ گیا اور میرے ساتھ کچھ عورتیں بھی ہیں۔ واپس آتے ہوئے بھی راستہ میں گرد وغبار کے سبب بہت سی تاریکی ہوگئی اور گھوڑے کی باگ کو مَیں نے ٹٹول کر ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے۔ چند قدم چل کر روشنی ہوگئی۔

آگے دیکھا کہ ایک بڑا چبوترہ ہے۔ اُس پر اُتر پڑا۔ وہاں چند ایک لڑکے ہیں۔ انہوں نے شور مچایا کہ مولوی عبدالکریم آ گئے۔ پھر مَیں نے دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم آ رہے ہیں۔ اُن کے ساتھ مَیں نے مصافحہ کیا اور السلام علیکم کہا۔ مولوی صاحب مرحوم نے ایک چیز نکال کر مجھے بطور تحفہ دی ہے اور کہا کہ بشپ جو پادریوں کا افسر ہے وہ بھی اسی سے کام چلاتا ہے۔ وہ چیز اِس طرح سے ہے جیسا کہ خرگوش ہوتا ہے۔ بادامی رنگ۔ اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی ہے اور نالی کے آگے ایک قلم لگا ہوا ہے۔ اس نالی کے اندر ہَوا بھر جاتی ہے جس سے وہ قلم بغیر محنت کے بآسانی چلنے لگتا ہے۔ مَیں نے کہا کہ مَیں نے تو یہ قلم نہیں منگوایا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے منگوایا ہوگا۔ مَیں نے کہا۔ اچھا مَیں مولوی صاحب کو دے دوں گا۔ اِس کے بعد بیداری ہوگئی۔

---

۱ (ترجمہ) کیا تُو خدا کی رحمت سے نا اُمید ہوتا ہے۔ وہ خدا جو تمہیں رِحموں میں پرورش کرتا ہے۔

(بدر مورخہ ۸ر نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲ (نوٹ از ناشر) اس الہام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’آج رات لنگر خانہ کے اخراجات کی نسبت مَیں قریباً ۱۲ بجے رات کے اپنے گھر کے لوگوں سے بات کر رہا تھا کہ اَب خرچ ماہواری لنگر خانہ کا پندرہ سَو سے بھی بڑھ گیا ہے۔ کیا قرضہ لے لیں؟ پھر خیال آیا کہ قرضہ لینے سے کیا فائدہ۔ کیونکہ دو ہزار روپیہ بھی لے لیں تو ایک ماہ میں خرچ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد مَیں سو گیا۔ صُبح نماز کے بعد الہام ہوا۔

أَتَقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ الَّذِیْ یُرَبِّیْکُمْ فِی الْاَرْحَامِ۔‘‘

(بدر مورخہ ۸ر نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

تعبیر۔عورتوں سے مراد کمزور لوگ ہو سکتے ہیں اور خدا نے قرآن شریف میں اس اُمّت کے نیک بندوں کو بھی فرعون کی عورت اور مریم سے تشبیہ دی ہے اور قلم سے مُراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی محمد علی صاحب کے دِل میں ایسی طاقت پیدا کر دے کہ وہ مخالفوں کے رَدّ میں اعلیٰ مضامین لکھیں۔وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۵؍نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳۔الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱)

نومبر ۱۹۰۶ء ’’رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا۔‘‘[1]

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۵؍نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳۔الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱)

۱۳؍نومبر ۱۹۰۶ء ’’مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَا۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔[2]

اور گویا مَیں کسی کو کہتا ہوں۔ لَا تَخَفْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔‘‘[3]

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۵؍نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳۔الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱)

۱۹۰۶ء ’’نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مع اپنے بھائیوں کے سخت مشکلات میں پھنس گئے تھے۔مِنجملہ ان کے یہ کہ وہ ولی عہد کے ماتحت رعایا کی طرح قرار دیئے گئے تھے اور اُنہوں نے بہت کچھ کوشش کی مگر ناکام رہے۔

اورصرف آخری کوشش یہ باقی رہی تھی کہ وہ نواب گورنر جنرل بہادر بالقابہ سے اپنی دادرسی چاہیں اور اس میں بھی کچھ اُمید نہ تھی کیونکہ اُن کے برخلاف قطعی طور پر حکامِ ماتحت نے فیصلہ کر دیا تھا۔اس طوفانِ غم وہم میں جیسا کہ انسان کی فطرت میں داخل ہے اُنہوں نے صرف مجھ سے دُعا کی ہی درخواست نہ کی بلکہ یہ بھی وعدہ کیا کہ اگر خدا تعالیٰ اُن پر رحم کرے اور اس عذاب سے نجات دے تو وہ تین ہزار نقد روپیہ بعد کامیابی کے بِلاتوقف

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اے میرے ربّ زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔

[2] (ترجمہ) کسی نشان کو ہم منسوخ نہیں کرتے یا فراموش نہیں کراتے مگر اس سے بہتر یا اس جیسا نشان عطا کرتے ہیں۔کیا تُو نہیں جانتا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ (بدر مورخہ ۱۵؍نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

[3] (ترجمہ از مرتّب) مت ڈر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

لنگر خانہ کی مدد کے لئے ادا کریں گے چنانچہ بہت سی دُعاؤں کے بعد مجھے یہ الہام ہوا کہ۔

اے سیف اپنا رُخ اِس طرف پھیر لے[۱]

تب مَیں نے نواب محمد علی خان صاحب کو اِس وحیِ الٰہی سے اطلاع دی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ نے اُن پر رحم کیا۔'' (چشمہءِ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۹)

۱۵؍نومبر ۱۹۰۶ء (الف) ''۱ قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے

بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

۲ کمترین کا بیڑا غرق ہوگیا۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۲، ۱۵۱)

(ب) ''آج رات ستائیسویں رمضان المبارک تھی اور اِس پر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ یہ رات شبِ قدر کی ہوتی ہے۔ مَیں نے سوچا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں شاید پھر یہ رات نصیب ہو یا نہ ہو۔ پس مَیں اُٹھا اور مَیں نے نماز پڑھ کر دعا[۲] کی۔ بعد میں مفصّلہ ذیل الہامات ہوئے۔

۱ قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے

بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

۲ کمترین[۳] کا بیڑا غرق ہوگیا (یعنی کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے) اور یا شاید کمترین سے مراد کوئی شدید مخالف ہے۔

۳ تیری دعا قبول کی گئی۔

۱؎ (نوٹ از ناشر) کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۲ اور بدر مورخہ ۱۵؍نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱ پر اس الہام کے الفاظ یہ ہیں۔ ''اے سیف اپنا رُخ پھیر لے''

۲؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یعنی دعا کرنے کے لئے نماز پڑھی اور اُس میں دعا کی۔

۳؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) الاستفتاء مشمولہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الہام حضورؑ کو ۲۰؍اکتوبر ۱۹۰۶ء میں بھی ہوا تھا۔

اصل میں یہ ہر سہ الہام پیشگوئیاں ہیں خواہ ایک شخص کے لئے ہوں اور خواہ تین جدا شخصوں کے حق میں ہوں۔'' (بدر[1] جلد ۲ نمبر ۴۷ مورخہ ۲۲ر نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳)

۱۶ر نومبر ۱۹۰۶ء ''۱ مَا[2] وَقَفْتُ مَوْقِفًا اَغْيَظَ مِنْ هٰذَا۔ ۲ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ۔[3] ۳ طُوْبٰی لِمَنْ وَافَقَ۔''[4] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۰)

۱۸ر نومبر ۱۹۰۶ء روز عید ''خواب میں دیکھا کہ ایک جڑھ ہمارے باغ میں لگا رہے ہیں جب وہ لگ گئی تو غیب سے آواز آئی کہ۔ مبارک۔'' (کاپی الہامات[5] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴۹)

۲۲ر نومبر ۱۹۰۶ء '' رَبِّ[6] احْفَظْنِيْ فَاِنَّ الْقَوْمَ يَأْخُذُوْنَنِيْ[7] سُخْرَةً۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴۸)

---

[1] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں ان الہامات کی تفصیل اور الفاظ میں معمولی اختلاف ہے۔

[2] (ترجمہ) ۱ اس سے زیادہ غضبناک کسی موقع پر میں کھڑا نہیں ہوا۔ ۲ تحقیق پکڑ تیرے ربّ کی سخت ہے۔

(بدر مورخہ ۲۹ر نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

[3] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۹ر نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴ر نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں ان الہامات کی تاریخ ۱۸ر نومبر ۱۹۰۶ء درج ہے نیز ان الہامات سے قبل یہ تحریر ہے کہ

''پھر ایک نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اور اس کے بعد الہام ہوا۔''

[4] (ترجمہ از ناشر) مبارک ہو اس کے لئے جس نے موافقت کی۔

[5] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۹ر نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴ر نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ رؤیا باختلاف الفاظ درج ہے۔

[6] (ترجمہ) اے میرے ربّ! میری حفاظت کر کیونکہ قوم نے تو مجھے ٹھٹھے کی جگہ ٹھہرا لیا۔

(بدر مورخہ ۲۹ر نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

[7] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۹ر نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴ر نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے الفاظ یوں ہیں۔'' رَبِّ احْفَظْنِيْ فَاِنَّ الْقَوْمَ يَتَّخِذُوْنَنِيْ سُخْرَةً۔''

نومبر ۱۹۰۶ء ”۱ اولیاء اللہ سے مخالفت کرنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں۔ ۲ مَنَّ[1] عَلَیْکُمْ رَبُّکُمْ۔ ۳ اُعْطِیْکَ مَا اُعْطِیْکَ۔ ۴ مَنَّ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ۔ ۵ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلَیْکَ لَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلَی اللّٰہِ۔ ۶ اولیاء اللہ سے مخالفت کرنا نتیجہ اچھا نہیں رکھتا۔ ۷ مَنَّ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ۔ ۸ اُعْطِیْکَ مَا اُعْطِیْکَ۔ ۹ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلَیْکَ لَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلَی اللّٰہِ۔ ۱۰ خوش قسمتی سے میرا بیڑا پار ہوگیا۔ ۱۱ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ ۱۲ اِنَّ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ۔ ۱۳ اَسْمَعُ وَاَرٰی۔“

(کاپی الہامات[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴۵، ۱۴۴)

۲۸؍نومبر ۱۹۰۶ء ۱۔ ”میری نسبت۔ لَوْ[3] اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔“[4]

---

[1] (ترجمہ از ناشر) ۲تم پر تمہارے ربّ نے احسان کیا۔ ۳ مَیں تجھے دوں گا جو چیز دوں گا۔ ۴تمہارے ربّ نے تم پر احسان کیا۔ ۵ جو لوگ تیری طرف اِلتفات نہیں کرتے یعنی نظرِ انکار سے دیکھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی طرف بھی اِلتفات نہیں کرتے۔ ۷ خدا نے تم پر احسان کیا۔ ۸ مَیں تجھے دوں گا جو چیز دوں گا۔ ۹ جو لوگ تیری طرف اِلتفات نہیں کرتے یعنی نظرِ انکار سے دیکھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی طرف بھی اِلتفات نہیں کرتے۔ ۱۱ اے میرے ربّ میں مغلوب ہوں پس میری مدد کر۔ ۱۲ میرا ربّ عنقریب میری راہ کھول دے گا۔ ۱۳ میں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۹؍نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں ۲۳؍نومبر ۱۹۰۶ء کے تحت یہ الہامات یوں درج ہیں۔

”اِنَّ اللّٰہَ مَنَّ عَلَیْکُمْ وَاُعْطِیْکَ مَا اُعْطِیْکَ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلَیْکَ لَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلَی اللّٰہِ۔

پھر بعد اس کے الہام ہوا۔ اولیاء اللہ سے مخالفت رکھنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں۔“

[3] (ترجمہ از مرتّب) اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اس قسم کو ضرور پُورا کر دے گا۔

[4] (نوٹ از ناشر) ۱۔ الحکم اور بدر میں یہ الہام یوں درج ہے۔”ایک امر کے متعلق مزید تحقیقات کی حاجت تھی اس پر الہام ہوا۔ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ (الحکم مورخہ ۳۰؍نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ بدر مورخہ ۶؍دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲۔ ”سعد اللہ کی اِس پیشگوئی کے پُورا ہونے کے متعلق ایک مجلس میں ذکر تھا...... ایک...... خادم نے عرض کیا کہ یہ امر شاید قبل از وقت ہو۔ اس پر حضرت اقدس نے بزور کہا کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور ہمیں اس میں کوئی تامل نہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس بات کو جھوٹا نہیں کرے گا اور اس میں فتح ہماری ہے۔ اس پر حضرت کو الہام ہوا جو الحکم میں مورخہ ۳۰؍نومبر ۱۹۰۶ء کو چھاپ دیا گیا۔ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اور ابھی اِس الہام پر تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ ۴؍جنوری کی شب کو لدھانہ کے ایک تار نے خبر دی کہ سعد اللہ فوت ہوگیا۔“

(الحکم مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵)

۲۔ (رؤیا) ’’اور دیکھا کہ میں حاکم ہوں اور مقدمات کو فیصلہ کرتا ہوں ایک شخص کا میں نے مقدمہ کرنا چاہا ہے۔ اُس نے کہا کہ اس کا نمبر چوتھا ہے۔ بہرحال میں نے اس مقدمہ کو لکھنا شروع کر دیا۔‘‘

۳۔ ’’ ۱ نِلْتَ خَیْرًا وَّ رُشْدًا۔ ۲ یُکْرِمُ اللّٰہُ اِکْرَامًا عَجَبًا۔‘‘[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴۳، ۱۴۲)

۱۹۰۶ء ’’عبدالکریم[2] نام ولد عبدالرحمٰن ساکن حیدرآباد دکھن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب العلم ہے۔ قضاء قدر سے اس کو سگِ دیوانہ کاٹ گیا۔ ہم نے اس کو معالجہ کے لئے کسولی بھیج دیا۔ چند روز تک اُس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا پھر وہ قادیان میں واپس آیا۔ تھوڑے دن گزرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ کُتّے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہوگئی۔ تب اُس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بے قرار ہوا اور دُعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہوگئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مَر جائے گا۔ ناچار اُس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اِس حالت میں اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اُس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اَب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اُس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہوگئی اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابلِ رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مَر گیا تو ایک بُرے رنگ میں اُس کی موت شماتتِ اعدا کا موجب ہوگی۔ تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بے قراری میں مبتلا ہوا اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے اِذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے کہ اس سے مُردہ زندہ ہو جائے۔ غرض اُس کے لئے اِقبال علی اللہ کی حالت میسّر آ گئی اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلّط میرے دل پر کر لیا تب اِس بیمار پر جو درحقیقت مُردہ تھا اِس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا اور

---

[1] (ترجمہ از ناشر) ۱ تو نے بھلائی اور ہدایت پائی۔ ۲ اللہ عجیب طور پر بزرگی ظاہر کرے گا۔

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) میاں عبدالکریم صاحبؓ یادگیر ضلع گلبرگہ ریاست حیدرآباد دکن کے رہنے والے تھے۔ آپ اِس واقعہ کے بعد ۲۸ سال تک زندہ رہے اور آخر دسمبر ۱۹۳۴ء میں وفات پائی۔

یا یک دفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رُخ کیا اور اُس نے کہا کہ اَب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔ تب اُس کو پانی دیا گیا تو اس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھ لی اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی یہاں تک کہ چند روز تک بکلّی صحت یاب ہو گیا۔ میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہو گئی یہ اِس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اُس کو ہلاک کرے بلکہ اِس لئے تھی کہ تا خدا کا نشان ظاہر ہو اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ کبھی دُنیا میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر ہو سکے اور اِس سے زیادہ اِس بات کا اَور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جو ماہر اِس فن کے کسولی میں گورنمنٹ کی طرف سے سگ گزیدہ کے علاج کے لئے ڈاکٹر مقرر ہیں اُنہوں نے ہمارے تار کے جواب میں صاف لکھ دیا ہے کہ اَب کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔[۱]

اِس جگہ اِس قدر لکھنا رہ گیا کہ جب مَیں نے اس لڑکے کے لئے دُعا کی تو خدا نے میرے دل میں القا کیا کہ فلاں دوا دینی چاہیے چنانچہ مَیں نے چند دفعہ وہ دَوا بیمار کو دی آخر بیمار اچھا ہو گیا یا یُوں کہو کہ مُردہ زندہ ہو گیا۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۸۰، ۴۸۱)

نومبر ۱۹۰۶ء ''وَ رُبَّ مُوْذٍ مَا اٰذَوْنِیْ اِلَّا لِیُظْهِرَ اللّٰهُ بِهِمْ بَعْضَ الْاٰیَاتِ وَ قَدْ قَصَصْنَا قِصَصَهُمْ فِیْ حَقِیْقَةِ الْوَحْیِ لِتَکُوْنَ تَبْصِرَةً لِّلطَّالِبِیْنَ وَ الطَّالِبَاتِ ۔ وَاَقْرَبُ الْقِصَصِ مِنَ[۲]

---

[۱] To Station Batala — From Station Kasauli

To Person Sherali Kadian — From Person Pasteur

Sorry nothing can be done for Abdul Karim

(ترجمہ) مقام بٹالہ — از مقام کسولی

بنام شیر علی قادیان — از جانب پیسٹیؤر

افسوس ہے کہ عبدالکریم کے واسطے کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۸۱، ۴۸۲)

[۲] (ترجمہ از مرتّب) کئی ایذا رسانوں کی ایذا کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ سے بعض نشانات دکھائے۔ ایسے لوگوں کا ذکر ہم نے طالبانِ حق کی بصیرت کی غرض سے حقیقۃ الوحی میں کیا ہے اور ایک اِس قسم کا تازہ

هٰذَا الْوَقْتِ قِصَّةُ رَجُلٍ مَّاتَ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ ۔ وَكَانَ يَلْعَنُنِیْ وَيَسُبُّنِیْ ۔ وَكَانَ اسْمُهٗ سَعْدَ اللّٰهِ ۔ وَكَانَ سَبُّهٗ كَالصَّعْدَةِ ۔ وَاِذَا بَلَغَ شَتْمُهٗ اِلٰی مُنْتَهَاهُ وَسَبَقَ فِی الْاِیْذَآءِ كُلَّ مَنْ سِوَاهُ اَوْحٰی اِلَیَّ رَبِّیْ فِیْٓ اَمْرِ مَوْتِهٖ وَخِزْيِهٖ وَقَطْعِ نَسْلِهٖ بِمَا قَضَاهُ وَقَالَ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ فَاَشَعْتُ بَيْنَ النَّاسِ مَآ اَوْحٰی رَبِّیَ الْاَكْبَرُ ۔ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ صَدَّقَ اللّٰهُ اِلْهَامِیْ ۔ فَاَرَدْتُّ اَنْ اُفَصِّلَهٗ فِیْ كَلَامِیْ ۔ وَاُشِيْعَ مَا صَنَعَ اللّٰهُ بِذَالِكَ الْفَتَّانِ ۔ وَعَدُوِّ عِبَادِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ ۔ فَمَنَعَنِیْ مِنْ ذٰلِكَ وَكِيْلٌ كَانَ مِنْ جَمَاعَتِیْ وَخَوَّفَنِیْ مِنْ اِرَادَةِ اِشَاعَتِیْ ۔ وَقَالَ لَوْ اَشَعْتَهَا لَا تَاْمَنُ جَمَاعَتِیْ وَخَوَّفَنِیْ مِنْ اِرَادَةِ اِشَاعَتِیْ ۔ وَقَالَ لَوْ اَشَعْتَهَا لَا تَاْمَنُ مَقْتَ الْحُكَّامِ ۔ وَيَجُرُّكَ الْقَانُوْنُ اِلَی الْاٰثَامِ ۔ وَلَا سَبِيْلَ اِلَی الْخَلَاصِ ۔ وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۔ وَ تَلْزَمُكَ الْمَصَآئِبُ مُلَازَمَةَ الْغَرِيْمِ ۔ وَالْمَاٰلُ مَعْلُوْمٌ بَعْدَ التَّعَبِ الْعَظِيْمِ ۔ وَلَيْسَتِ الْحُكُوْمَةُ تَارِكَ الْمُجْرِمِيْنَ ۔ فَالْخَيْرُ فِیْ اِخْفَآءِ هٰذَا الْوَحْیِ كَالْمُحْتَاطِيْنَ ۔ فَقُلْتُ اِنِّیْٓ اَرَی الصَّوَابَ فِیْ تَعْظِيْمِ الْاِلْهَامِ ۔ وَاِنَّ الْاِخْفَآءَ مَعْصِيَةٌ عِنْدِیْ وَمِنْ سِيَرِ اللِّئَامِ ۔ وَمَا كَانَ لِاَحَدٍ اَنْ

بقیہ ترجمہ۔ واقعہ ایک شخص (کی ہلاکت) کا ہے جو ابھی ماہِ ذی قعدہ ۱۳۲۴ھ میں واقع ہوا ہے۔ یہ شخص میرے متعلق سخت بدزبانی سے کام لیا کرتا تھا اور مجھ پر لعنتیں بھیجا کرتا تھا۔ اس کا نام سعد اللہ (لدھیانوی) تھا۔ یہ شخص اپنی بدزبانی سے نیزہ کی طرح سخت زخم پیدا کرتا تھا۔ جب اس شخص کی بدزبانی اپنی اِنتہا کو پہنچ گئی اور وہ ایذا رسانی میں سب سے آگے بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے جلد ہلاک ہونے اور ذلیل و رُسوا اور اَبتر ہونے کے متعلق اپنی قضاوقدر سے آگاہی بخشی اور اس کے متعلق فرمایا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی تیرا یہ دشمن مُنْقَطِعُ النَّسل اور ناکام و نامُراد رہے گا چنانچہ مَیں نے اِس وحیِ الٰہی کو لوگوں میں شائع کر دیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی اس وحی کی سچائی کو جو اُس نے مجھے الہام کی تھی ظاہر کر دیا اور اپنے فرمودہ کو پورا کر دیا اِس لئے مَیں نے چاہا کہ اسے تفصیل سے بیان کر کے لوگوں میں اس کی اشاعت کروں۔ لیکن ایک وکیل نے جو میری جماعت میں شامل تھا مجھے اس کی اشاعت سے روکا اور اس کے متعلق بہت خوف اور خطرہ کا اظہار کیا اور کہا کہ اس کی اشاعت کی صورت میں یہ معاملہ ضرور حکام تک پہنچے گا اور اس وقت قانون کی زد اور سزا سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہوگی اور مصائب کا ایک ختم نہ ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور مقدّمہ کی سخت مصیبت اُٹھانے کے بعد اس کا جو نتیجہ ہوگا وہ ظاہر ہے اور ایسی صورت میں حکومت ضرور سزا دے گی اِس لئے بہتری اسی میں ہے کہ احتیاط سے کام لے کر اس وحی کا اخفاء کیا جائے۔ مَیں نے اُسے کہا کہ میرے نزدیک تو راہِ صواب یہی ہے کہ الہامِ الٰہی کی تعظیم کو مقدّم کیا جائے اور اس کا اخفاء میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی معصیت میں داخل اور ایک کمینہ فعل ہے اور خدا تعالیٰ

يَّضُرَّ مِنْ دُوْنِ بَارِیِ الْاَنَامِ۔ وَ لَا اُبَالِیْ بَعْدَهٗ تَهْدِيْدَ الْحُكَّامِ ۔ وَنَدْعُوْ رَبَّنَا الَّذِیْ هُوَ مَنْبَتُ الْفَضْلِ وَ اِنْ لَّمْ يُسْتَجَبْ فَنَرْضٰى بِالْعَيْشِ الرَّذْلِ وَ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُسَلِّطُ عَلَیَّ هٰذَا الشَّرِيْرَ۔ وَ يُنَزِّلُ عَلَيْهِ اٰفَةً وَ يُنْجِیْ عَبْدَهُ الْمُسْتَجِيْرَ۔ فَسَمِعَ كَلَامِیْ بَعْضُ زُبْدَةِ الْمُخْلِصِيْنَ الْفَاضِلُ الْجَلِيْلُ فِیْ عِلْمِ الدِّيْنِ ۔ اَعْنِیْ مُحِبَّنَا الْمَوْلَوِیَّ الْحَكِيْمَ نُوْرُالدِّيْنِ فَجَرٰى عَلٰى لِسَانِهٖ حَدِيْثُ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ۔ وَاطْمَئَنَّ الْقُلُوْبُ بِقَوْلِیْ وَ قَوْلِهٖ ۔ وَخَطَّأُوا الْمُحَذِّرَ۔ وَاسْتَضْعَفُوْا بِنَآءَ هَوْلِهٖ۔ ثُمَّ دَعَوْتُ عَلٰى سَعْدِاللّٰهِ اِلٰى ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَ تَمَنَّيْتُ مَوْتَهٗ مِنْ رَّبٍّ عَلَّامٍ ۔ فَاَوْحٰى اِلَیَّ

رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَ بَرَّهٗ

يَعْنِیْ اَنَّهٗ تَعَالٰى يُدَافِعُ عَنْكَ شَرَّهٗ ۔ فَوَاللّٰهِ مَا مَضٰى عَلَیَّ اِلَّا لَيَالِیْ حَتّٰى جَآءَنِیْ نَعْیُ مَوْتِهٖ ۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا ضَرَبَ الْعَدُوَّ بِسَوْطِهٖ۔''

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۵۷، ۶۵۸)

بقیہ ترجمہ۔ کے سوا کسی کی طاقت نہیں کہ ضرر پہنچا سکے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بعد مَیں حکام کی تہدید سے نہیں ڈرتا۔ ہاں ہم اللہ تعالیٰ کی جناب میں جو فضل و کرم کا منبع ہے دُعا کریں گے کہ وہ ہمیں ہر ایک مصیبت اور فتنہ سے محفوظ رکھے اور اگر قضاء وقدر میں یہی لکھا ہے کہ یہ مصیبت ہم پر آئے تو ہم اِس ذِلّت والی زندگی پر ہی راضی ہیں اور مَیں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ اُس شریر انسان کو مجھ پر مسلّط نہیں کرے گا اور اُسے کسی آفت میں مبتلا کر کے اپنے اِس بندہ کو جو اس کے حضور پناہ کا طالب ہے اس کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ جب میری یہ بات میرے یکتا مخلص فاضل ماہر علومِ دین مولوی حکیم نور الدین صاحب نے سُنی تو اُن کی زبان پر حدیث رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ جاری ہوئی اور میرے جواب کو سُن کر اور نیز مولوی صاحب سے یہ حدیث سُن کر جماعت کے لوگوں کو اطمینان حاصل ہو گیا اور انہوں نے اس وکیل کو جس نے مجھے ڈرایا تھا غلطی خوردہ قرار دیا اور اس کی تخویف کو ہیچ سمجھا۔ اس کے بعد مَیں نے تین روز تک سعد اللہ کی موت کے لئے خدا تعالیٰ کی جناب میں دعائیں کیں جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ وحی نازل کی رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَ بَرَّهٗ یعنی بعض لوگ جو عوام کی نظروں میں پراگندہ مُو اور غبار آلود ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور وہ مقام رکھتے ہیں کہ اگر وہ کسی بات کے متعلق قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا کر دیتا ہے اور اس سے مُراد یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے شر سے تمہیں محفوظ کرے گا۔ سو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ ابھی چند ہی روز گزرے تھے کہ اس کی ہلاکت کی خبر آ گئی۔ سو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے اس دشمن کو اپنے کوڑے کا نشانہ بنایا۔

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یہ وکیل خواجہ کمال الدین صاحب تھے چنانچہ الحکم جلد ۸ ۳ نمبر ۷

۴؍دسمبر ۱۹۰۶ء (الف) ”اَکْرَمَ اللّٰہُ اِکْرَامًا عَجَبًا۔[1]

دیکھا کہ میری بیوی نے انگشتری اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ مجھ کو دی ہے۔

اور پھر الہام ہوا۔ مبارک باد۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴۲)

(ب) ”یُکْرِمُکَ اللّٰہُ اِکْرَامًا عَجِیْبًا۔[2]

پھر مجھے ایک مہر دی گئی جو میری ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔

پھر الہام ہوا۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔[3] پھر الہام ہوا۔ مبارک باد۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۹ مورخہ ۶؍دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

بقیہ حاشیہ۔ مورخہ ۲۸؍فروری ۱۹۳۵ء صفحہ ۳، ۴ میں جہاں مولوی محمد ابراہیم صاحبؓ بقاپوری کی چشم دید روایات درج ہیں ان میں بھی یہ واقعہ تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ ذیل میں اس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ جب حضرت اقدسؑ نے حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۸ کے حاشیہ میں سعد اللہ لدھیانوی کے بیٹے کو نامرد لکھا تو خواجہ صاحب چونکہ وکیل تھے اس لئے بہت گھبرائے کہ اگر سعد اللہ نے مقدمہ کر دیا تو اس کے بیٹے کو نامرد ثابت کرنا مشکل ہو جائے گا اِس لئے حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور اِس حاشیہ کو کاٹ ڈالیں۔ حضورؑ نے فرمایا ”مَیں نے خدا تعالیٰ کی مرضی سے لکھا ہے مَیں اس کو نہیں کاٹوں گا۔“ خواجہ صاحب نے پھر کہا کہ حضور مجھے تو بہت گھبراہٹ رہے گی۔ فرمایا ”اگر سعد اللہ مقدمہ کرے گا تو ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم آپ کو وکیل نہیں بنائیں گے۔“ اِس پر وہ خاموش ہو گئے اور لاہور جا کر مولوی محمد علی صاحب کو خط لکھا کہ رات مجھے نیند نہیں آئی کہ اگر سعد اللہ نے دعویٰ کر دیا تو اس کو ثابت کرنا مشکل ہے۔ چَین کی دو ہی صورتیں ہیں یا حضرت صاحب حاشیہ کاٹ ڈالیں یا سعد اللہ مر جائے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے جب حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا تو حضورؑ نے سُن کر فرمایا ”کوئی تعجب نہیں کہ سعد اللہ جلد ہی مَر جائے۔“ چنانچہ بعد میں حضورؑ کو ”رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ الخ“ الہام ہوا اور پھر چند روز کے بعد سعد اللہ کی مَوت کی نسبت تار آ گئی اور حضرت نے تتمہ حقیقۃ الوحی میں مندرجہ بالا واقعہ لکھا۔

[1] (ترجمہ از ناشر) اللہ تعالیٰ نے عجب تکریم فرمائی۔

[2] (ترجمہ) خدا عجیب طور پر تیری بزرگی ظاہر کرے گا۔ (بدر مورخہ ۶؍دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

[3] (ترجمہ) کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہیں۔ (بدر مورخہ ۶؍دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۶؍دسمبر ۱۹۰۶ء ’’بَشِّرْهُمْ بِاَیَّامِ اللّٰہِ وَذَکِّرْهُمْ تَذْکِیْرًا۔‘‘[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۷۔ بدر جلد ۲ نمبر ۵۱ مورخہ ۲۰؍دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔
الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹۰۶ء[2] ’’برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۶ حاشیہ)

۱۹۰۶ء ’’مجھے دو بیماریاں مدّت دراز سے تھیں۔ ایک شدید دردِ سر۔ جس سے مَیں نہایت بے تاب ہوجاتا تھا اور ہَولناک عوارض پیدا ہوجاتے تھے اور یہ مرض قریباً پچیس برس تک دامنگیر رہی اور اس کے ساتھ دَورانِ سر بھی لاحق ہوگیا اور طبیبوں نے لکھا ہے کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مِرگی ہوتی ہے...... مَیں دُعا کرتا رہا کہ خدا تعالیٰ اِن امراض سے مجھے محفوظ رکھے۔ ایک دفعہ عالَم کشف[3] میں مجھے دکھائی دیا کہ ایک بَلا سیاہ رنگ چارپائے کی شکل پر جو بھیڑ کے قد کی مانند اس کا قد تھا اور بڑے بڑے بال تھے اور بڑے بڑے پنجے تھے میرے پر حملہ کرنے لگی اور میرے دِل میں ڈالا گیا کہ یہی صرع ہے تب مَیں نے اپنا داہنا ہاتھ زور سے اس کے سینہ پر مارا اور کہا کہ دُور ہو تیرا مجھ میں حصّہ نہیں۔ تب خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ بعد اس کے وہ خطرناک عوارض جاتے رہے اور وہ دردِ شدید بالکل جاتی رہی صرف دَورانِ سر کبھی کبھی ہوتا ہے تا دو زرد رنگ چادروں کی پیشگوئی میں خلل نہ آوے۔

دوسری مرض ذیابیطس تخمیناً بیس برس سے ہے جو مجھے لاحق ہے...... اور ابھی تک بیس دفعہ کے قریب ہر روز پیشاب آتا ہے اور امتحان سے بول میں شکّر پائی گئی۔ ایک دن مجھے خیال آیا کہ ڈاکٹروں کے تجربہ کے رُو سے انجام ذیابیطس کا یا تو نزول الماء ہوتا ہے اور یا کاربنکل یعنی سرطان کا پھوڑا نکلتا ہے جو مُہلک ہوتا ہے۔ سو اسی وقت نزول الماء کی نسبت مجھے الہام ہوا۔

---

[1] (ترجمہ) ان کو خوشخبری دے اللہ تعالیٰ کے دنوں کی اور ان کو نصیحت کر نصیحت کرنا۔ (بدر مورخہ ۲۰؍دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

[2] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) اِس الہام کی تاریخ نزول کا معیّن طور پر پتہ نہیں لگ سکا۔

[3] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) چونکہ اِس کشف اور اِن الہامات کے وقتِ نزول کا معیّن طور پر کوئی پتہ نہیں لگ سکا اِس لئے وقتِ ذکر کی رعایت سے انہیں حقیقۃ الوحی کے زمانہ میں ہی ذکر کیا جاتا ہے۔

نَزَلَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰی ثَلَاثٍ اَلْعَیْنِ وَ عَلَی الْاُخْرَیَیْنِ

یعنی تین عضو پر رحمت نازل کی گئی آنکھ اور دو اَور عضو پر اور پھر جب کار بنکل کا خیال میرے دل میں آیا تو الہام ہوا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

سو ایک عمر گزری کہ مَیں اِن بلاؤں سے محفوظ ہوں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷)

جنوری ۱۹۰۷ء ’’ حضور نے تین چار روز کے الہام اور خواب سنایا۔

۱۔ سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا وَ کَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا۔[۱]

۲۔ رؤیا۔ شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اُس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں۔ ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ بادشاہ[۲] آیا

دوسرے نے کہا کہ ابھی تو اِس نے قاضی بننا ہے۔ فقط

فرمایا۔ قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رَدّ کرے۔‘‘

(بدر جلد ۶ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۶؍جنوری ۱۹۰۷ء ’’ نَفْتَحُ عَلَیْکَ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ مِّنْ غَیْرِ تَقْصِیْرٍ فَھَلْ فِیْ ذَالِکَ مِنْ نَّظِیْرٍ۔‘‘[۳]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۷)

۲۲؍جنوری ۱۹۰۷ء ’’ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔‘‘[۴]

---

[۱] (ترجمہ) عنقریب مَیں تیری عجیب عزت ظاہر کروں گا اور اللہ تعالیٰ ہر شَے پر قادر ہے۔

(بدر مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۲] (نوٹ از ناشر) تفصیل کے لئے دیکھیں حاشیہ برالہام ۲۸؍مئی ۱۹۰۷ء ’’عَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ‘‘

[۳] (ترجمہ از ناشر) ہم تجھ پر بغیر کوئی کمی کئے ہر چیز کے دروازے کھولیں گے کیا اس کی کوئی نظیر ہے۔

[۴] (ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اے اہلِ بیت تم میں سے ناپاکی کو دُور کر دے اور تمہیں پاک کرے اور مُطَھَّر بنائے۔ (بدر مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

اِس وحی کے بعد مَیں کسی کو آواز مار کر اِس طرح سے پکارتا ہوں۔ فتح۔ فتح
گویا اُس کا نام فتح ہے۔'' (بدر جلد ۶ نمبر ۴ مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲۳جنوری ۱۹۰۷ء ''اِنِّیْٓ اَنَا الرَّحْمٰنُ۔ اَصْرِفُ عَنْكَ سُوْٓءَ الْاَقْدَارِ۔''[۱]
(بدر جلد ۶ نمبر ۴ مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

یکم فروری ۱۹۰۷ء ''روشن نشان اور ہماری فتح''[۲] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۶)

۳؍فروری ۱۹۰۷ء ''یکم فروری کے بعد کی رات کا الہام بوقت تین بجے بعد آدھی رات۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لَکُمُ الْیُسْرَ۔ اُلْحِقَ بِشِیْعَۃِ مُوْسٰی۔ وَرَضِیَ اللّٰہُ بِہٖ قَوْلًا۔
یعنی خدا تمہارے لئے آرام اور سہولت کا ارادہ کرتا ہے اور اس شخص کو یا ان اشخاص کو موسیٰ کے خاص گروہ میں داخل کر دیا گیا اور خدا اس کام کے ساتھ راضی ہوا۔ پھر ساتھ اس کے الہام۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔
یعنی اے گھر کے لوگو یہ کام اس کے لئے ہے تا خدا تمہارے دلوں کی پلیدی اپنے امتحان کے ساتھ دور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ شرط ہے پاک کرنے کی۔''
(کاپی الہامات[۳] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۶، ۱۳۵)

---

۱ (ترجمہ) تحقیق مَیں رحمٰن ہوں۔ مَیں بُری قضاء و قدر تجھ سے پھیر دوں گا۔ یعنی بعض بلائیں جو مقدّر ہیں وہ ظہور میں نہیں آئیں گی۔ (بدر مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۷؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ الہام بایں الفاظ درج ہے۔ ۱ روشن نشان۔ ۲ ہماری فتح ہوئی
جبکہ بدر مورخہ ۴؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ پر جب یہ الہام دوبارہ چھپا ہے تو وہاں یہ الفاظ ہیں ''روشن نشان اور ہماری فتح۔'' ممکن ہے کہ یہ دوسری قراءت ہو۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اِس الہام کا عربی میں ترجمہ فرمایا ہے اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ وہ عربی ترجمہ یہ ہے۔ ''اَلْاٰیَۃُ الْمُنِیْرَۃُ وَفَتْحُنَا۔'' (الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

۳ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۷؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں صرف الہامات درج ہیں۔

۷؍فروری ۱۹۰۷ء ۱۔ ''الہام۔ اَلْعِیْدُ الْاٰخَرُ تَنَالُ مِنْهُ فَتْحًا عَظِیْمًا۔''[1]

۲۔ اسی تاریخ یعنی ۷؍فروری ۱۹۰۷ء کو میں نے خواب[2] میں دیکھا کہ قبر جیسا ایک گڑھا ہے اس میں ایک سانپ ہے پھر ایسا وہم ہوا کہ گویا سانپ چلا گیا ہے پھر مبارک نے اس گڑھے میں قدم رکھا تو یہ معلوم ہوا کہ سانپ اسی میں ہے۔ پھر سانپ باہر کو دوڑنے لگا تب والدہ محمود نے چاقو سے اس کی ایک ٹانگ کاٹ دی پھر بعد اس کے مَیں نے اس کی دوسری ٹانگ کاٹ دی اور وہ سانپ کچھووں کی طرح سے قدم بقدم......[3] تو ڈاکٹر عبداللہ مسکراتا ہوا آیا اور کہا کہ تار آئی ہے کہ دو پُل ٹوٹ گئے ہیں۔ خواب میں مَیں نے کہا کہ کون کون سے۔ اس نے جواب دیا کہ یہ تو معلوم نہیں پر وہ دونوں پُل پنجاب کے ہیں۔ پھر آنکھ کھل گئی۔

---

[1] (ترجمہ) ایک اَور عید ہے جس میں تُو ایک بڑی فتح پائے گا۔ (بدر مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ خواب ۹؍فروری ۱۹۰۷ء کے حوالہ سے بایں الفاظ درج ہے۔

''اور میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک گڑھا قبر کے اندازہ کی مانند ہے اور ہمیں معلوم ہوا کہ اُس میں ایک سانپ ہے اور پھر ایسا خیال آیا کہ وہ سانپ گڑھے میں سے نکل کر کسی طرف بھاگ گیا ہے۔ اِس خیال کے بعد مبارک احمد نے اس گڑھے میں قدم رکھا تو اس کے قدم رکھنے کے وقت محسوس ہوا کہ وہ سانپ ابھی گڑھے میں ہے اور اس سانپ نے حرکت کی اور پھر ساتھ ہی اس سانپ نے باہر کی طرف نکلنا شروع کیا۔ جب باہر کی طرف بھاگنے لگا تب ایسا دکھائی دیا کہ گویا وہ ایک اژدہا ہے اور اس کی دو ٹانگیں ہیں۔ ایک ٹانگ تو کسی قدر پتلی ہے اور دوسری ٹانگ اِس قدر موٹی ہے جیسی کسی بھینس کی ٹانگ یا ہاتھی کی ٹانگ۔ مبارک احمد کی والدہ اُس سانپ کی طرف دوڑی اور ایک چاقو سے اس کی پتلی ٹانگ کاٹ دی۔ پھر وہ اژدہا مکان کی دوسری طرف آ گیا اور مَیں اُس کی طرف گیا اور میرے ہاتھ میں ایک چاقو تھا مَیں نے بڑی ٹانگ اس اژدہا کی اُس چاقو سے کاٹ دی۔ بہت آسانی سے کٹ گئی جیسے مُولی یا گاجر اور بہت کچھ پانی زہریلا اس سانپ کا چاقو کے ساتھ آلُودہ رہا۔ مَیں نے اس چاقو کو ایک آگ میں جو قریب ہی سُلگ رہی تھی، ڈال دیا اور اُس سے بڑی بدبو آئی۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے زہر سے مجھے کوئی نقصان نہ پہنچے مگر کوئی نقصان نہ پہنچا بہرحال اس اژدہا کا کام تمام کر دیا اور پھر ہم تینوں اس مکان سے جب باہر آئے تو ڈاکٹر عبداللہ سامنے آتے نظر آئے۔ جب قریب پہنچے تو مُسکرا کر مجھے کہنے لگے کہ تار آئی ہے کہ دو پُل ٹوٹ گئے۔ مَیں نے دریافت کیا کہ کون کون سا پُل اور کس کس مقام کا پُل ٹوٹا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو معلوم نہیں مگر یہ معلوم ہے کہ دو پُل جو ٹوٹے ہیں وہ پنجاب کے پُل ہیں۔ پھر اس کے بعد الہام ہوا۔ اَلْعِیْدُ الْاٰخَرُ تَنَالُ مِنْهُ فَتْحًا عَظِیْمًا۔ زندگی بآرام ہو جانا پہلی زندگی سے۔''

[3] (نوٹ از ناشر) یہ حصہ پڑھا نہیں جا سکا۔

۳۔ ’’الہام۔زندگی با آرام ہو جانا پہلی زندگی سے۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ الْاَبْرَارِ۔‘‘[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲)

۹رفروری ۱۹۰۷ء (الف) ’’خدا نے تیرے پر رحم کیا ہے۔ ۲ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔ ۳ رَحِمَکَ اللّٰہُ۔ ۴ اُمید بھاری۔ ۵ ایک مکان سے خیر دُعا ہے[۲]۔ ۶ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْاَبْرَارِ۔ ۷ اَنْتَ مِنَ الْاَبْرَارِ[۳]۔ ۸ تمام دُنیا کے لئے ایک[۴]۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۱، ۱۳۰)

(ب) ’’۹رفروری ۱۹۰۷ء کو مجھے یہ الہام ہوا کہ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔

یعنی غلبہ تجھی کو ہوگا اور پھر اسی تاریخ مجھے یہ الہام ہوا۔

اَلْعِیْدُ الْاٰخَرُ تَنَالُ مِنْہُ فَتْحًا عَظِیْمًا۔

یعنی ایک اَور خوشی کا نشان تجھ کو ملے گا جس سے ایک بڑی فتح تیری ہوگی۔ جس میں یہ تفہیم ہوئی کہ ممالکِ مشرقیہ میں تو سعد اللہ لدھانوی میری پیشگوئی اور مباہلہ کے بعد جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہی نمونیا پلیگ سے مَر گیا۔ یہ تو پہلا نشان تھا اور دوسرا نشان اس سے بہت ہی بڑا ہوگا جس میں فتحِ عظیم ہوگی۔ سو وہ ڈوئی کی موت ہے جو ممالکِ مغربیہ میں ظہور میں آئی۔ دیکھیے پرچہ اخبار بدر ۱۴رفروری ۱۹۰۷ء۔ اِس سے خدا تعالیٰ کا وہ

---

[۱] (ترجمہ از ناشر) تو مجھ سے بمنزلہ ابرار کے ہے۔

[۲] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں نیز الہام ’’ایک مکان سے خیر دعا ہے‘‘ کی بجائے ’’ہر ایک مکان سے خیر دُعا ہے۔‘‘ مندرج ہے۔

[۳] (ترجمہ) ۲ بے شک تُو ہی بلند ہے۔ ۳ خدا نے تجھ پر رحم کیا ہے۔ ۶ بے شک خدا نیکوں کے ساتھ ہے۔ ۷ تُو نیکوں میں سے ہے۔ (بدر مورخہ ۱۴رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۴] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۴راپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ و بدر مورخہ ۱۴رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں الہام کے یہی الفاظ ہیں لیکن بدر مورخہ ۱۴رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں یہ الہام اِن الفاظ میں شائع ہوا۔

’’تمام دُنیا میں سے ایک۔‘‘ فرمایا۔ ’’یہ فقرہ اللہ تعالیٰ کے نہایت فضل و احسان اور رحمت کو ظاہر کرتا ہے۔ توریت میں ایسا ہی ایک فقرہ حضرت موسیٰ کے متعلق ہے۔‘‘

الہام پورا ہوا کہ ’’مَیں دو[1] نشان دکھاؤں گا۔‘‘ (تتمہ حقیقۃالوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۰ حاشیہ)

۱۰رفروری۱۹۰۷ء ’’۱ وَ[2] ضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ۔ وَ[3] رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ ۲ دَعْنِیْٓ اَقْتُلْ مَنْ اٰذَاكَ ۔ ۳ لَكَ رَحْمَةٌ ۔ ۴ یَرْجُوْ[4] خَیْرًا ۔ ۵ اِنَّ الْعَذَابَ مُرَبَّعٌ وَّ مُدَوَّرٌ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹)

۱۱رفروری۱۹۰۷ء ’’۱ ایک اَور خوشخبری۔ ۲ نُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَالْبَرَكَةَ۔[5] ۳ تُرْجٰی اِلَیْهِ خَیْرٌ۔[6] ۴ آسمان ٹوٹ گیا سارا۔ کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔ ۵ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ۔‘‘[7] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۸، ۱۲۷)

---

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یہ الہام ۷رجون ۱۹۰۶ء کو ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں۔

’’دو[2] نشان ظاہر ہوں گے۔‘‘ (دیکھیے تذکرہ ھٰذا صفحہ ۵۹۵۔الہام ۷رجون ۱۹۰۶ء)

۲ (ترجمہ از ناشر) ۱ ہم نے تیرا وہ بوجھ اُتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی تھی۔اور ہم نے تیری خاطر تیرے ذکر کو بلند کیا۔ ۲ مجھے چھوڑ تا مَیں اُس شخص کو قتل کروں جو تجھے ایذا دیتا ہے۔ ۳ تیرے لئے ایک رحمت ہے۔ ۴ وہ بھلائی کی امید رکھتا ہے۔ ۵ دشمنوں کے لئے عذاب ہر چہار طرف سے ہے اور اِردگرد سے گھیرے ہوئے ہے۔

۳ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں فقرہ ’’وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔‘‘ درج نہیں مگر یہی الہام بدر مورخہ ۴راپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں دوبارہ شائع ہوا تو اس میں یہ فقرہ درج تھا۔

۴ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں الہام ’’یَرْجُوْ خَیْرًا‘‘ کے علاوہ باقی تمام الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔

۵ (ترجمہ از مرتّب) ۲ ہم تیرے اس خیر اور برکت کے گُن گاتے ہیں۔

۶ (ترجمہ از ناشر) ۳ خیر اور بھلائی کی امید اُسی سے کی جاتی ہے۔

۷ (ترجمہ) ۵ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم نشین خدا کی رحمت سے محروم نہیں رہ سکتا۔

(بدر مورخہ ۱۴رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ والحکم مورخہ ۱۷رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں ان الہامات کی ترتیب میں اختلاف ہے نیز ان کی تاریخ نزول ۱۲رفروری ۱۹۰۷ء درج ہے اور تحریر ہے کہ

’’الہام۔ آسمان ٹوٹ پڑا سارا۔ کچھ معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے۔ (یہ انسان کا مقولہ ہے گویا اللہ تعالیٰ

۱۴؍فروری ۱۹۰۷ء ’’مَنْ ذَا الَّذِیْ ھُوَ اَسْعَدُ مِنْکَ۔‘‘[۱] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۷

۱۵؍فروری ۱۹۰۷ء ’’ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔[۲] وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ۔‘‘[۳]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۷، ۱۲۶۔ بدر جلد ۶ نمبر ۸ مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۸؍فروری ۱۹۰۷ء (الف) ’’مَظْھَرُ[۴] الْحَقِّ وَالْعُلٰی[۵] کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۶)

بقیہ حاشیہ۔ انسان کی طرف سے فرماتا ہے کہ کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔)

فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دہشت ناک آسمانی امر ہے۔ اور محاورہ عرب میں آسمان سے مراد وبال بھی ہوتا ہے مگر ہم کسی خاص پہلو پر زور نہیں دے سکتے کہ کیا مراد ہے۔‘‘

۱؎ (ترجمہ) وہ کون ہے جو تجھ سے زیادہ سعادت مند ہے۔ (بدر مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں بھی یہ الہام مندرج ہے اور وہاں اس الہام کی تاریخ نزول ۱۵؍فروری ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۲؎ (نوٹ) حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ ’’اِس کی تشریح نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ہفتہ سے مراد کتنی مدّت ہے۔‘‘ (الحکم مورخہ ۱۷؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

’’ذکر ہوا کہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون روز بروز ترقّی پکڑتی جاتی ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔ شاید وہ جو ہمارا الہام ہے ’’ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہ رہے گا‘‘ یہ خاص اشخاص کے متعلق ہو اور اس کا ظہور اس شکل میں ہو۔ کل دہلی سے خط آیا ہے کہ مولوی عبد المجید دہلوی جو ہمارا سخت معاند تھا یک مر گیا۔ ایسا ہی ایک اَور بڑے معاند کی مرگِ مفاجات کا ذکر تھا۔‘‘ (الحکم مورخہ ۱۰؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵)

۳؎ (ترجمہ) ہر ایک چغل خور اور عیب گیر پر لعنت ہے۔ (بدر مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۴؎ (ترجمہ) وہ حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے اُترے گا۔ (بدر مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۵؎ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس الہام کی تشریح کے ضمن میں فرمایا۔

’’۱۸؍فروری کا الہام مَظْھَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ وہ الہام ہے جو اس سے پہلے پسر موعود کے متعلق ہو چکا تھا۔ جب مَیں نے یہ الہام پڑھا تو میرے ذہن میں آیا کہ یہ پیشگوئی دوبارہ بیان کی گئی ہے اور عجیب بات یہ نظر آئی کہ پہلی پیشگوئی بھی فروری میں کی گئی تھی اور یہ الہام بھی فروری کا ہے۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا یعنی آپ کی وفات سے قریباً سوا سال قبل اللہ تعالیٰ نے پھر اس پیشگوئی کو دُہرا دیا تا ایک لمبا عرصہ گزر

(ب) ''کُلُّ الْفَتْحِ بَعْدَہٗ۔''[1]

(بدر جلد ۶ نمبر ۸ مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۹؍فروری ۱۹۰۷ء ''۱ افسوسناک خبر آئی۔ ۲ ہم خدا کے بندے ہیں جیسے بنایا بن گئے۔ ۳ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔[2] ۴ پسپا شد ہجوم۔ ۵ اور بہتر ہوگا کہ اَور شادی کرلیں۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۶، ۱۲۵)

بقیہ حاشیہ۔ جانے کی وجہ سے لوگ یہ نہ سمجھیں کہ یہ منسوخ ہوگئی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ کُلُّ الْفَتْحِ بَعْدَہٗ کہ اِس نشان کے بعد اصل فتوحات ہوں گی۔ پھر آگے اسی سلسلہ میں یہ الہام ہے کہ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَ اَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ۔ اِس میں بتایا گیا ہے کہ جب اِس پیشگوئی کا ظہور ہوگا تو چاروں طرف سے دشمن حملہ کرے گا چنانچہ اس طرف مجھ پر اِس پیشگوئی کا انکشاف ہوا اور اُدھر پیغامیوں نے مخالفت کی آگ پورے زور کے ساتھ بھڑکا دی اور طرح طرح کے اتہامات، جھوٹ اور کذب بیانیوں سے کام لینا شروع کردیا مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتادیا تھا کہ ''پسپا شُدہ ہجوم۔'' اس کا مفہوم وہی ہے جو قرآن کریم کی آیت سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ (القمر:۴۶) کا ہے۔ یعنی سب دشمن جمع ہوکر حملہ کریں گے مگر اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل و رُسوا کرے گا اور وہ شکست کھا جائیں گے۔ یہ الہام اس دوسرے الہام سے جو پسر موعود کے متعلق ہے بہت ملتا ہے کہ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا۔ یعنی جب پسر موعود ظاہر ہوگا تو حق آجائے گا اور باطل بھاگ جائے گا۔ باطل تو بھاگنے ہی کی اہلیت رکھتا ہے۔''

(الفضل مورخہ یکم اگست ۱۹۴۴ء صفحہ ۳، ۴)

[1] (ترجمہ) سب فتح اس کے بعد ہے۔ (بدر مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں الہامات مع تفصیل یوں درج ہیں۔

''کُلُّ الْفَتْحِ بَعْدَہٗ۔ مَظْھَرُ الْحَقِّ وَالْعَلٰی کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔''

یعنی ایک نشان ظاہر ہوگا جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا اور اس وقت حق ظاہر ہوجائے گا اور حق کا غلبہ ہوگا گویا خدا آسمان سے اترے گا۔

[2] (ترجمہ) ۳ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ (بدر مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲۰؍فروری ۱۹۰۷ء (الف) ''مِنَ النَّاسِ وَالْعَامَّةِ''[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۵)

(ب) ''۱ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَ اَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ۔[2] ۲ پسپا شدہ ہجوم۔
۳ افسوسناک خبر آئی ہے۔

فرمایا۔ اِس الہام پر ذہن کا اِنتقال بعض لاہور کے دوستوں کی طرف ہوا مگر یہ اِنتقالِ ذہن بعد بیداری ہوا۔ الہام بھی شاید اس کے متعلق ہو۔

۴ بہتر ہوگا کہ اَور شادی کر لیں۔ فرمایا۔ معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔''

(بدر جلد ۶ نمبر ۸ مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(ج) '' خدا فرماتا ہے کہ۔
مَیں ایک تازہ نشان[3] ظاہر کروں گا جس میں فتحِ عظیم ہوگی۔ وہ عام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا

---

[1] (ترجمہ از ناشر) خواص الناس اور عوام الناس میں سے۔

[2] (ترجمہ) ۱ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اس کے ملامت کنندہ کو ملامت کروں گا۔

(بدر مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[3] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ''ڈوئی اِس پیشگوئی کے بعد اِس قدر جلد مَر گیا کہ ابھی پندرہ دن ہی اس کی اشاعت پر گزرے تھے کہ ڈوئی کا خاتمہ ہوگیا۔ پس ایک طالبِ حق کے لئے یہ ایک قطعی دلیل ہے کہ یہ پیشگوئی خاص ڈوئی کے بارے میں تھی کیونکہ اوّل تو اس پیشگوئی میں یہ لکھا ہے کہ وہ فتحِ عظیم کا نشان تمام دُنیا کے لئے ہوگا اور دوسرے یہ لکھا ہے کہ وہ عنقریب ظاہر ہونے والا ہے۔ پس اِس سے زیادہ عنقریب اَور کیا ہوگا کہ اِس پیشگوئی کے بعد بدقسمت ڈوئی اپنی زندگی کے بیس دن بھی پورے نہ کر سکا اور خاک میں جا ملا۔ جن پادری صاحبان نے آتھم کے بارے میں شور مچایا تھا اب اُن کو ڈوئی کی موت پر ضرور غور کرنی چاہیے۔ منہ''

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۱ حاشیہ)

(ب) ''اب ظاہر ہے کہ اِس سے بڑھ کر اَور کیا معجزہ ہوگا۔ چونکہ میرا اصل کام کسرِ صلیب ہے سو اُس کے مَرنے سے ایک بڑا حصّہ صلیب کا ٹوٹ گیا کیونکہ وہ تمام دنیا سے اوّل درجہ پر حامیِ صلیب تھا جو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میری دعا سے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے اور اسلام نابود ہو جائے گا اور خانہ کعبہ ویران ہو جائے گا۔ سو خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر اُس کو ہلاک کیا...... پس مَیں قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۳)

اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا۔ چاہیے کہ ہر ایک آنکھ اُس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کرے گا تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اُس کی طرف سے ہے۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اُٹھاوے۔'' (اشتہار ۲۰رفروری ۱۹۰۷ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۰۰ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۲۲رفروری ۱۹۰۷ء ''الہام۔ ۱ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔[۱] ۲ وَقَعَتْ تَعْذِیْبُہَا۔''[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۴)

۲۳رفروری ۱۹۰۷ء (الف) ''۱ لَا[۳] تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ ۲ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَ یُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ ۳ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔[۴] ۴ اِنِّیْ اَنَا الْحَقُّ وَالْبَاقِیْ بَاطِلٌ۔''[۵]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۳)

(ب) ''رؤیا میں گویا مَیں کہتا ہوں یا کسی نے کہا ہے کہ۔ اَب جنازہ جا کر پڑھیں گے گویا کسی کا جنازہ ہے جو پڑھا جاوے گا۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔

کسی دوست کو اس میں تسلّی دی گئی ہے گویا مَیں تسلّی دوں گا۔''

(بدر جلد ۶ نمبر ۹ مورخہ ۲۸رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

---

۱ (ترجمہ) ۱ غم نہ کر خدا ہمارے ساتھ ہے۔ (بدر مورخہ ۲۸رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲ (ترجمہ از ناشر) ۲ اس کی سزا واقع ہوگئی۔

۳ (ترجمہ) ۱ غم نہ کر خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ۲ عنقریب یہ لوگ بھاگ جائیں گے اور پیٹھیں پھیر لیں گے۔ ۳ جب کوئی نشان دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ معمولی بات ہے کوئی خارق عادت امر نہیں یا کوئی فریب ہے۔

(بدر مورخہ ۲۸رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۴ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۸رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں ان الہامات کے بارہ میں تحریر ہے کہ

''یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ وقت آتا ہے کہ خدا کے نشانوں سے انکار کی گنجائش نہیں رہے گی اور نشان ایسے طور سے کھلیں گے کہ منہ بند ہو جائیں گے۔''

۵ (ترجمہ از ناشر) ۴ یقیناً میں ہی حق ہوں اور باقی سب باطل ہے۔

۲۵؍فروری ۱۹۰۷ء ’’۱ مِنَ النَّاسِ وَ الْعَامَّةِ ۔

یعنی مِنْ خَوَاصِّ النَّاسِ وَ الْعَآمَّةِ ۔ یہ طاعون کی طرف اشارہ ہے کہ اس مرتبہ طاعون کے حملہ سے کچھ خاص لوگ بھی مَریں گے جو معزز ہوتے ہیں یا سفید پوش ہوتے ہیں اور عام لوگوں میں بھی مَری پڑے گی۔

۲ لَوْ لَا الْاِ کْرَامُ لَھَلَكَ الْمُقَامُ۔[۱]

اِس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان میں سے بھی کچھ لوگ طاعون سے مَریں گے اور یہ مرنا الہام اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَةَ کے مخالف نہیں کیونکہ اٰوٰی سے مراد الہامِ الٰہی میں یہ ہے کہ آخر قادیان کے لوگ بچائے جائیں گے۔ بکُلّی استیصال نہیں ہوگا۔‘‘ (بدر جلد ۶ نمبر ۹ مورخہ ۲۸؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲۶؍فروری ۱۹۰۷ء ’’ تُحْفَةُ الْمُلُوْكِ ‘‘ اِس کے معنی ابھی نہیں کھلے۔ بہرحال ملوک سے اس کو کچھ نسبت ہے۔‘‘ (بدر جلد ۶ نمبر ۹ مورخہ ۲۸؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲۸؍فروری ۱۹۰۷ء ’’سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی۔[۲] ۲ خوش آمدی۔ نیک آمدی۔[۳]‘‘

(کاپی الہامات[۴] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۲)

۲؍مارچ ۱۹۰۷ء ’’دوئم مارچ ۱۹۰۷ء روز شنبہ

۱ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۔[۵]

تفہیم یہ ہوئی کہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ اے اہل بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔

---

[۱] (ترجمہ) ۲ اگر تیری عزت کا پاس نہ ہوتا تو مَیں تمام قادیان کو ہلاک کر دیتا۔ (بدر مورخہ ۲۸؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۲] (نوٹ) چنانچہ اُسی دن بارش ہوگئی اور ۲؍مارچ کے بعد کی رات کو سخت زلزلہ آیا۔

(بدر مورخہ ۷؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۔ الحکم مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

[۳] (ترجمہ از مرتّب) ۲ تم خوش آئے ہو اور اچھے آئے ہو۔

[۴] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۷؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۔ بدر مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں بھی یہ الہامات درج ہیں۔

[۵] (ترجمہ از مرتّب) ۱ اے اہل بیت! خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے۔

اور پھر الہام ہوا۔ ۲ ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔

اور پھر الہام ہوا۔ ۳ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ[1]۔ یعنی اے لوگو اپنے اس خدا کو اپنا رازق سمجھو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اس جگہ عبادت سے مراد رازق سمجھنا ہے۔

اور پھر الہام ہوا۔ ۴ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ۔ یعنی اے لوگو تم اپنے اس خدا سے ڈرو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ یعنی اس کے احکام سے باہر مت ہو اور اس کی رضا کے موافق زندگی کرو۔

اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا۔

۵ اے میرے اہلِ بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے۔

اور پھر مجھے مخاطب کر کے الہام ہوا۔ ۶ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكَ۔ اَنْتَ الَّذِیْ طَارَ اِلَیَّ رُوْحُهٗ۔
تُو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ تو وہ ہے جس کی رُوح نے میری طرف پرواز کیا۔

۷ اور پھر ایک الہام میں خدا نے میرا نام سعد اللہ خان مبارک رکھا۔''

(کاپی الہامات[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶)

---

[1] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۷؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے بارہ میں یہ تحریر ہے۔

''اس میں تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہل بیت! کسی دوسرے کو تکیہ گاہ مت بنا۔ وہی خدا تیرا متکفّل اور رازق ہے جس نے تجھے پیدا کیا۔''

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۷؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں تمام الہامات یوں درج ہیں۔

'' ۱۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا۔

تفہیم یہ ہوئی ہے کہ اے اہلِ خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ اے اہلِ بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا اور پھر انہیں کی طرف اشارہ کر کے الہام ہوا۔

۲۔ ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔

۳؍مارچ ۱۹۰۷ء الہام۔ ”مباش در پئے آزار هر چه خواہی کن
که در طریقت ما غیر زیں گنا ہے نیست“[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱۵)

۶؍مارچ ۱۹۰۷ء ”۱ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ۔[۲] ۲ اُن کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱۵)

۷؍مارچ ۱۹۰۷ء (الف) ”۱ رَبِّ افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ۔ ۲ أَعَجِبْتُمْ اَنْ تَمُوْتُوا۔[۳] ۳ ان کی

بقیہ حاشیہ۔ اور پھر الہام ہوا۔

۳۔ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ۔

اے لوگو! تم اپنے ربّ کی پرستش کرو۔ وہ خدا جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اِس میں تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہلِ بیت کسی دوسرے کو تکیہ گاہ مت بناؤ۔ وہی خدا تیرا متکفّل اور رازق ہے جس نے تجھے پیدا کیا۔ اور پھر الہام ہوا۔

۴۔ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ اللهَ خَلَقَكُمْ۔

ترجمہ یہ ہے کہ اے اہلِ بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو اور نہ کوئی بات منہ سے نکالو۔ وہی خدا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا۔

۵۔ اے میرے اہلِ بیت! خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے۔

اور پھر مجھے مخاطب کر کے الہام ہوا۔

۶۔ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ۔ اَنْتَ الَّذِیْ طَارَ اِلَیَّ رُوْحُهٗ۔

یعنی تُو مجھ سے ظاہر ہوا اور مَیں اس زمانہ میں تجھ سے ظاہر ہونے والا ہوں۔ تُو وہ ہے جس کی رُوح نے میری طرف پرواز کیا۔“

[۳] (ترجمہ از ناشر) جو چاہے کر مگر تو کسی کے در پئے آزار نہ ہو کہ ہماری طریقت میں اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں ہے۔

[۱] (ترجمہ) ۱ اے خدا! ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ کر۔ (بدر مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۲] (ترجمہ) ۱ اے خدا! ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ کر۔ ۲ کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔

(بدر مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔[1] ۴ پچیس[۲۵] دن تک یا یہ کہ پچیس[۲۵] دن۔ ۵ مِنَ النَّاسِ وَالْعَآمَّةِ۔''[2] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱۱)

(ب) ''پچیس دن یا یہ کہ پچیس دن تک[3] ....

---

[1] بدر مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے۔

''معلوم نہیں کہ یہ کن لوگوں کی طرف یا کس کی طرف اشارہ ہے۔''

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) واقعات نے بتا دیا کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی طرف اشارہ تھا چنانچہ لاہور میں حضورؑ کی وفات ہوئی باوجود یہ کہ وہاں ہی صندوق تیار کیا گیا تھا اور بٹالہ تک آپ کو صندوق میں رکھا گیا مگر پھر کسی مصلحت کے ماتحت جنازہ صندوق سے نکال کر صرف کفن میں لپیٹے ہوئے قادیان میں چارپائی پر اٹھا کر لایا گیا۔

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے بارہ میں درج ہے۔'' اَیْ مِنْ خَوَاصِّ النَّاسِ وَالْعَآمَّةِ یعنی طاعون خاص لوگوں میں بھی پڑے گی اور عام لوگوں میں بھی۔''

[3] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے کہ

''پچیس دن (یا یہ کہ پچیس دن تک۔) اور پچیس دن کے الہام میں یہ اشارہ ہے کہ ۷؍مارچ سے پچیس دن پورے ہونے کے سر پر یا ۷؍مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہوگا اور ضرور ہے کہ تقدیرِ الٰہی اِس واقعہ کو روک رکھے جب تک کہ ۷؍مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن گزر نہ جاویں یا یہ کہ ۷؍مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک یہ واقعہ ظہور میں آجائے گا۔ اگر صرف پچیس دن کے لحاظ سے معنے کئے جاویں تو اس طور سے ضرور ہے کہ اِس واقعہ کے ظہور کی یکم اپریل سے اُمید رکھی جائے کیونکہ الہامِ الٰہی کے رُو سے ساتویں مارچ پچیس دن کے شمار میں داخل ہے۔ اِس صورت میں پچیس دن مارچ کے اکتیس ۳۱ تاریخ تک پورے ہوجاتے ہیں۔ تو اِس طور پر پیشگوئی کے ظہور کا مہینہ اپریل ٹھہرتا ہے مگر یہ سوال کہ وہ واقعہ کیا ہے جس کی پیشگوئی کی گئی ہے؟ اس کا ہم اِس وقت کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے بجز اِس کے کہ یہ کہیں کہ کوئی ہولناک یا تعجب انگیز واقعہ ہے کہ ظہور کے بعد پیشگوئی کے رنگ میں ثابت ہوجائے گا اور ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ واقعہ ہماری ذات کے متعلق ہے یا ہمارے دوستوں کے متعلق یا دشمنوں کے متعلق۔ جس امر کو خدا نے پوشیدہ کیا ہے ہم ظاہر نہیں کر سکتے۔''

جس رنگ میں یہ پیشگوئی ظہور میں آئی وہ یہ ہے کہ ٹھیک ۳۱/ مارچ ۱۹۰۷ء کو جس پر ۷/ مارچ سے ۲۵ دن ختم ہوتے ہیں ایک بڑا شعلہ آگ کا جس سے دل کانپ اُٹھے آسمان پر ظاہر ہوا اور ایک ہولناک چمک کے ساتھ قریباً سات سو میل کے فاصلہ تک (جو اَب تک معلوم ہو چکا ہے یا اس سے بھی زیادہ) جابجا زمین پر گرتا دیکھا گیا اور ایسے ہولناک طور پر گرا کہ ہزارہا مخلوقِ خدا اُس کے نظارہ سے حیران ہوگئی اور بعض بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے اور جب اُن کے منہ میں پانی ڈالا گیا تب اُن کو ہوش آئی۔ اکثر لوگوں کا یہی بیان ہے کہ وہ آگ کا ایک آتشی گولہ تھا جو نہایت مہیب اور غیر معمولی صورت میں نمودار ہوا اور ایسا دکھائی دیتا تھا کہ وہ زمین پر گرا اور پھر دھواں ہو کر آسمان پر چڑھ گیا۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۷، ۵۱۸)

(ج) '' نَعَيْتُ[۱] ...... اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّادِقِيْنَ۔''[۲]

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی ۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

مارچ ۱۹۰۷ء ۱۔ '' قہری تجلّی ہوگی۔''

۲۔ '' وقت کو پالے۔ قہرِ الٰہی کی تجلّی ہے۔ دشمن ہلاک ہوگیا۔ آج مبارک دن ہے۔''

۳۔ '' ذلیل انسان کا بیڑا[۳] غرق ہوگیا۔ تیری دُعا قبول کی گئی۔ جو لوگ تیری طرف توجہ نہیں کرتے وہ خدا کی طرف بھی توجہ نہیں کرتے۔''

۴۔ '' خدا تجھے ایک غیر معمولی عزت دے گا اور ہر ایک نعمت کے دروازے تیرے پر کھولے جاویں گے۔ خدا کا یہ ارادہ نہیں کہ تجھے مشکلات میں ڈالے بلکہ وہ ہر ایک بات میں تیرے لئے سہولت پیدا کرے گا۔'' (بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۴/ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

---

[۱] یہ پیشگوئی ڈوئی کے متعلق تھی جو پوری ہوگئی۔ (تشحیذ الاذہان مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴۰ / ۴)

[۲] (ترجمہ) مَیں تجھے ایک کاذب کی موت کی خبر دیتا ہوں۔ خدا سچوں کے ساتھ ہے۔

(بدر مورخہ ۴/ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۳] (نوٹ از ناشر) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کی وضاحت میں فرمایا ہے کہ یہ ڈوئی کی ہلاکت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ (الاستفتاء روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

۹؍مارچ ۱۹۰۷ء ۱۔ ’’ الہام۔

سپردم بہ تو مایۂ خویش را تو دانی حسابِ کم و بیش را ‘‘[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۱۰۱)

۲۔ ’’ ۱ اَنْتَ الَّذِیْ طَارَ اِلَیَّ رُوْحُہٗ۔[۲] ۲ ہزاروں آدمی تیرے پَروں کے نیچے ہیں۔[۳]
۳ خدا نے ایسا کیا تا بعض آدمی پکڑے جائیں اور بعض چھوڑے جائیں۔‘‘ [۴]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۱۰۰، ۹۹)

۱۱؍مارچ ۱۹۰۷ء ۱۔ ’’ اے خدا سیہ کن چشم دشمن سیہ۔[۵]

۲۔ آج مبارک کو خواب میں دیکھا تازہ فربہ اور خوبصورت جسم ہے برہنہ۔

۳۔ ۱ لاہور میں ایک بے شرم ہے۔ ۲ وَیْلٌ لَّکَ وَ لِاِفْکِکَ[۶] ۳ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ ذُو الْجُوْدِ وَالْعَطَآءِ۔ ۴ اُنْزِلُ الرَّحْمَۃَ عَلٰی مَنْ اَشَآءُ۔‘‘[۷] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۹۹، ۹۸)

---

[۱] (ترجمہ از ناشر) میں نے اپنی پونجی تیرے سپرد کی۔ کم و بیش کا حساب تو جانتا ہے۔

[۲] (ترجمہ) ۱ تو وہ ہے جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا۔ (بدر مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۳] حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رسول آتا ہے اس کے ذریعہ سے ایک باطنی پرورش انسانوں کی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اوّل نزولِ فیضان اس پر ہوتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے دوسروں کو بھی حاصل ہوتا ہے۔‘‘ (بدر مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[۴] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ الہام ۱۳؍مارچ کے تحت یوں درج ہے۔

’’ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑ دیئے جائیں گے۔‘‘

[۵] (ترجمہ از ناشر) اے خدا سیاہ بخت دشمن کی آنکھ کو تاریک کر۔

[۶] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں ان دونوں الہامات کی تاریخ نزول ۱۳؍مارچ ۱۹۰۷ء درج ہے۔

[۷] (ترجمہ) ۲ اے مخالف تیرے پر لعنت اور تیرے جھوٹ پر۔ ۳ مَیں خدا ہوں صاحبِ جُود اور بخشش۔ ۴ جس پر چاہتا ہوں رحمت نازل کرتا ہوں۔ (بدر مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۱۲/ مارچ ۱۹۰۷ء ''۱ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ۔ ۲ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكَ۔ ۳ ظُهُوْرُكَ ظُهُوْرِیْ۔ ۴ اَنْتَ الَّذِیْ طَارَ اِلَیَّ رُوْحُهٗ۔ ۵ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ ذُو الْجُوْدِ وَالْعَطَا۔ ۶ اُنْزِلُ الرَّحْمَةَ عَلٰی مَنْ اَشَآءُ۔[۱] ۷ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ۔[۲]'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۹۷)

۱۳/ مارچ ۱۹۰۷ء ''۱ اِنِّیْ نَعَیْتُ[۳] فِیْهَا۔ میں نے کسی موت کی خبر دی۔ ۲ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا۔[۴] ۳ یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی جو بہت ہی سخت ہے۔[۵] ۴ ریاست کابل میں ۸۵ہزار کے قریب آدمی فوت ہوگا۔[۶]

---

[۱] (ترجمہ) ۱ اے عیسیٰ! مَیں تجھے تیری طبعی موت سے وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھالوں گا۔ ۲ تُو مجھ سے ہے اور مَیں تجھ سے۔ ۳ تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ ۴ تُو وہ ہے جس کے رُوح نے میری طرف پرواز کیا۔ ۵ مَیں خدا ہوں صاحبِ جُود اور بخشش۔ ۶ جس پر چاہتا ہوں رحمت نازل کرتا ہوں۔ (بدر مورخہ ۱۴/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۲] (ترجمہ از ناشر) ۷ وہ (کشتی) جودی (پہاڑ) پر جاٹھہری۔

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ الہام ۱۳/مارچ ۱۹۰۷ء کے تحت درج ہے۔ نیز تحریر ہے کہ

''یہ اِس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ۔''[۷] (ھود:۴۵)

[۳] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہاں ''اِنِّیْ نَعَیْتُ'' کے الفاظ درج ہیں جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے فرمایا

''یہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی کہ آج ہی سِول میں خبر آئی ہے کہ ڈوئی جس کے عذاب کے بارے میں مَیں نے خبر دی تھی وہ مرگیا۔ یہ وہ ڈوئی ہے جس کو مباہلہ کے لئے بلایا گیا تھا۔''

[۴] (ترجمہ) ۲ خدا نے ارادہ کیا ہے اے اہلِ خانہ کہ تمہاری پلیدی کو دُور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔ (بدر مورخہ ۱۴/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۵]، [۶] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ الہامات یوں درج ہیں۔

''یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی جو بہت ہی سخت ہوگی۔ ریاست کابل میں ۸۵ ہزار کے قریب آدمی مریں گے۔''

---

[۷] (ترجمہ از مرتّب) اور پانی خشک کردیا گیا اور فیصلہ صادر کردیا گیا اور وہ (کشتی) جودی (پہاڑ) پر ٹھہر گئی۔

۵ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّادِقِیْنَ۔ ۶ اَعْجَبَنِیْ مَوْتُکُمْ ۔ ۷ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا۔[1] ۸ ایک موسیٰ ہے میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا۔ ۹ بَلَجَتْ اٰیَاتِیْ۔ ۱۰ تِلْکَ اٰیَاتٌ ظَھَرَتْ بَعْضُھَا خَلْفَ بَعْضٍ۔ ۱۱ اَجُرُّ الْاٰثِیْمَ۔[2]"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹۶،۹۵،۹۴)

۱۵/مارچ ۱۹۰۷ء (الف) "بَلَجَتْ اٰیَاتِیْ۔ تِلْکَ اٰیَاتٌ ظَھَرَتْ بَعْضُھَا خَلْفَ بَعْضٍ۔ اَجُرُّ الْاٰثِیْمَ وَ اُرِیْہِ الْجَحِیْمَ ۔اِنِّیْ اٰثَرْتُکَ وَ اخْتَرْتُکَ۔

(ترجمہ) میرے نشان روشن ہوں گے۔ بعض نشان بعض کے بعد ظہور میں آئیں گے تا اِس موسیٰ کی عزت ظاہر کی جائے۔ پر جس نے میرا گناہ کیا ہے مَیں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھلاؤں گا۔ مَیں نے تجھ کو چُن لیا اور اختیار کیا۔

تیری عاجزانہ راہیں مجھے پسند آئیں ۔ میرا دشمن ہلاک ہوگیا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّادِقِیْنَ۔ خدا سچوں کے ساتھ ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۰ حاشیہ)

(ب) "ایک موسیٰ ہے میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا۔ اَجُرُّ الْاٰثِیْمَ وَ اُرِیْہِ الْجَحِیْمَ۔ اور جس نے میرا گناہ کیا ہے میں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھلاؤں گا۔ بَلَجَتْ اٰیَاتِیْ۔ میرے نشان روشن ہو جائیں گے۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹۳)

۱۶/مارچ ۱۹۰۷ء "۱ فَتَنَّا بَعْضَھُمْ مِّنْ بَعْضٍ۔[3] ۲ نیکی یہی ہے کہ خدا کے احکام کو پورا کرنا۔ ۳ تیرے لئے یہ مبارک ہے۔ یہ ہے جس سے بعض لوگ چھوڑ دیئے جائیں گے بعض پکڑے جائیں گے۔

---

[1] (ترجمہ) ۵ خدا سچوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ ۶ تمہاری موت نے مجھے تعجب میں ڈالا۔ ۷ مَیں ہی خدا ہوں میرے سوا اَور کوئی خدا نہیں۔ (بدر مورخہ ۱۴/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[2] (ترجمہ) ۹ میرے نشان روشن ہوں گے۔ ۱۰ بعض نشان بعض کے بعد ظہور میں آئیں گے۔ ۱۱ جس نے میرا گناہ کیا ہے مَیں اس کو گھسیٹوں گا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۰ حاشیہ)

[3] (ترجمہ از ناشر) اور اسی طرح ہم ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ آزمائش میں ڈالتے ہیں۔

۴ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرۡھُمۡ فِیۡ خَوۡضِھِمۡ یَلۡعَبُوۡنَ۔ کہہ یہ کام خدا نے کیا ہے پھر ان کو تو چھوڑ دے جو چاہیں خیال کریں۔ ۵ تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں۔ ۶ اِنِّیۡ اَنَرۡتُکَ وَ اٰثَرۡتُکَ۔ میں نے تجھے روشن کیا اور میں نے ہی تجھے چُن لیا۔ ۷ جو دعائیں آج قبول ہوئیں ان میں قوت اور شوکتِ اسلام بھی ہے۔ ۸ یا اللہ! اب شہر کی بلائیں بھی ٹال دے۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۸،۸۹،۹۱)

۱۷؍مارچ ۱۹۰۷ء ’’۱ کُلٌّ لَّکَ وَلِاَمۡرِکَ۔[۱] ۲ تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۷)

۱۸؍مارچ ۱۹۰۷ء ’’۱ قدرت کے دروازے کھلے ہیں۔ ۲ نیکی یہی ہے کہ خدا کے احکام کو پورا کرنا۔ ۳ تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں۔ ۴ اِنِّیۡ اَنَرۡتُکَ وَ اٰثَرۡتُکَ۔[۲] ۵ جو دعائیں آج قبول ہوئیں ان میں قوت اور شوکتِ اسلام بھی ہے۔[۳] ۶ تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا۔

---

[۱] (ترجمہ) ۱ سب تیرے لئے اور تیرے حکم کے لئے ہے۔ (بدر ۲۱؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۲] (ترجمہ) ۴ مَیں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا۔ (بدر مورخہ ۲۱؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۳] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ’’میرے ایک دوست سیّد ناصر شاہ اورسیئر اِس گردش اور تشویش میں مبتلا ہو گئے تھے کہ وہ گلگت میں تبدیل کئے گئے تھے اور وہ سفر شدید اور تکالیفِ شاقہ کا تحمل نہیں کر سکتے تھے آخر وہ رخصت لے کر دعا کرانے کے لئے میرے پاس آئے تا وہ جموں میں متعین ہوں اور گلگت میں نہ جائیں اور یہ اَمر بظاہر محال تھا کیونکہ گلگت میں ان کی تبدیلی ہو چکی تھی اِس لئے وہ نہایت مضطرب تھے۔ مَیں نے ایک رات ان کے لئے اور نیز کئی اور دعائیں کیں اور شوکتِ اسلام کے لئے بھی دعا کی اور نمازِ تہجد میں دعائیں کرتا رہا تب تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ خدا نے مجھے خبر دی کہ تمام دعائیں قبول ہوگئیں جن میں قوت اور شوکتِ اسلام بھی ہے۔ اِس پیرایہ میں مجھے اطلاع دی گئی کہ سیّد ناصر شاہ کی تبدیلی ملتوی کی گئی۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ خدا نے اُن کے بارے میں میری دعا قبول کی...... فی الفور مَیں نے اُن کو اطلاع دے دی کہ تمہاری نسبت میری دعا قبول ہوگئی۔ پھر بعد اس کے شاید تیسرے دن یا چوتھے دن ریاست کے کسی اہلکار کا اُن کو خط آ گیا کہ آپ کی تبدیلی ملتوی کی گئی۔‘‘

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۹۶)

۷ کُلٌّ لَّكَ وَلِاَمْرِكَ[1]۔ ۸ یا اللہ! اب شہر کی بلائیں بھی ٹال دے[2]۔ ۹ ایک موسیٰ[3] ہے مَیں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا۔ ۱۰ اَجُرُّ الْاَثِیْمَ وَ اُرِیْهِ الْجَحِیْمَ۔ (ترجمہ حسبِ تفہیم) اور جس نے میرا گناہ کیا ہے مَیں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھلاؤں گا۔ ۱۱ بَلَجَتْ اٰیَاتِیْ۔ ۱۲ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ۔"[4]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۱؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۹؍مارچ ۱۹۰۷ء

"۱۔ اَرَدْتُّ[5] زَمَانَ الزَّلْزَلَةِ۔[6]

---

[1] (ترجمہ) سب تیرے لئے اور تیرے حکم کے لئے ہے۔ (بدر ۲۱؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "یہ جو الہام تھا کہ یا اللہ اب شہر کی بلائیں بھی ٹال دے۔ گو اس کے معنے اور بھی ہوں مگر ایک معنی اِس کے یہ بھی ہیں کہ یہ سخت بدزبان آریہ سوم راج اور اچھر جو ہر ہفتہ گندی گالیوں کے بھرے ہوئے اخبار چھاپتے تھے یہ بھی اس شہر کی بلائیں تھیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو ٹال دیا اور جہنّم واصل کر دیا۔"

(بدر مورخہ ۲۵؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

فرمایا۔ "جب سے کہ یہ الہام ہوا ہے کہ یا اللہ اب شہر کی بلائیں بھی ٹال دے تب سے قادیان میں گویا امن ہے یہ بھی ایک تازہ نشان ہے۔" (بدر مورخہ ۲۸؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[3] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) الحمد للہ یہ پیشگوئی روز اشاعت کے سترھویں دن پوری ہوگئی۔ حضرت اقدس کا نام خدا تعالیٰ نے اپنے الہام میں موسیٰ رکھا ہے۔ حضور کے مقابل پر بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ نے بھی موسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا۔ خدا تعالیٰ نے حضور کو فرمایا کہ موسیٰ تو ہی ہے اور کوئی موسیٰ نہیں۔ چنانچہ اپریل ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں بروز اتوار بابو الٰہی بخش طاعون سے ہلاک ہوگیا۔ الہام نمبر ۱۰ کے قبل از وقت بتانے سے اس کی ذلّت اور نمایاں ہو جاتی ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ (مزید دیکھئے بدر مورخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

[4] (ترجمہ) ۱۱ میرے نشان ظاہر ہو جائیں گے۔ ۱۲ کہہ دے اللہ ہے اور پھر ان کو چھوڑ دے اپنی بے ہودگی میں لعب کریں۔ (بدر مورخہ ۲۱؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[5] (ترجمہ) مَیں نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آجاوے۔ (بدر مورخہ ۲۱؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[6] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۸؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۱؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے کہ "اِس سے کسی معمولی زلزلہ کی طرف اشارہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو

۲۔ (رؤیا) میری بیوی نے خواب میں مجھے کہا کہ

''میَں نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے۔

میں نے جواب دیا کہ اسی سے توتم پر حُسن چڑھا ہے۔''[۱] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۸۵)

۲۱/مارچ ۱۹۰۷ء '' ۱ لاولد۔ ۲ قہرِ الٰہی کی تجلّی۔ ۳ اَدْرِكِ الْوَقْتَ۔''[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۸۴)

۲۴/مارچ ۱۹۰۷ء '' ۱ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى۔[۳] ۲ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ۔[۴] ۳ لاکھوں آدمی تہہ و بالا کردوں گا۔[۵] ۴ وَاِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔[۶] ۵ اَخَذْتُ الشَّوْكَ۔[۷] ۶ اَرَدْتُّ زَمَانَ الزَّلْزَلَةِ۔[۸] لاکھوں آدمی تہہ و بالا کردوں گا۔ وَاِنِّیْ

بقیہ حاشیہ۔ بڑے زلازل کا ارادہ کیا ہے یہ ان میں سے ایک ہے جس کا وقت قریب[۹] آ گیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔''

۱۔ (نوٹ از بدر) بدر مورخہ ۲۸/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ والحکم مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اس فقرہ کے ضمن میں تحریر ہے کہ ''یہ فقرہ اس فقرہ سے مشابہ ہے جو زبور میں ہے کہ تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے۔''

۲۔ (ترجمہ از ناشر) وقت کو پالے۔

۳۔ (ترجمہ) ۱ اور البتہ آخرت کا گھر تیرے لئے اس دُنیا کی نسبت بہت بہتر ہے۔ (بدر مورخہ ۲۸/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۴۔ (ترجمہ از ناشر) ۲ اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔

۵۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۸/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ الہامات یوں درج ہیں۔ ''لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کردوں گا۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔''

۶۔ (ترجمہ) ۴ میَں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

۷۔ (ترجمہ از ناشر) ۵ میں مسلح ہو گیا ہوں۔

۸۔ (ترجمہ) ۶ میَں نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آجاوے۔ (بدر مورخہ ۲۱/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۹۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) چنانچہ ''۱۲ اور ۱۳/اپریل کی درمیانی شب کو ۱۲ بجے کے قریب پنجاب کے اکثر مقامات میں زلزلہ آیا...... ۱۴/اپریل ۱۹۰۷ء کو میکسیکو میں خطرناک زلزلہ آیا۔ چلپان، سنگو اور جلاپہ کے شہر برباد ہو گئے۔'' (الحکم مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ ‘‘[۱] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۸۲،۸۳)

مارچ ۱۹۰۷ء پورانے الہام۔ ’’ اکیا اپریل میں مَیں دنیا میں ہوں گا۔ ۲ قَدْ مَاتَ۔ ۳ بُشْرٰی لَكَ الْیَوْمَ۔[۲] ۴ وہ دن بڑا مبارک ہوگا۔

۵ میں ہوں تیرا عاجز بندہ اے مالک اے والی جوتوں چاہیں سوتوں کردا درگہہ قدرت والی ‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۸۲)

۲۵/ مارچ ۱۹۰۷ء ’’ ا وَ وَاللّٰہِ لَوْ لَا الْاِکْرَامُ لَھَلَكَ الْمُقَامُ[۳]۔ ۲ وَ الضُّحٰی وَ الَّیْلِ[۴] مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰی۔ ۳ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَۃِ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی۔ ۴ وَ وَ اللّٰہِ لَوْ لَا الْاِکْرَامُ لَھَلَكَ الْمُقَامُ۔ ۵ اِکْرَامٌ تُسْمِعُ بِهِ الْمَوْتٰی۔ ۶ عِلْمُهٗ عِنْدَ رَبِّیْ لَایَضِلُّ رَبِّیْ وَ لَا یَنْسٰی۔[۵] ۷ مُقَامُ طُفَیْلِیٍّ مُقَامُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔‘‘[۶] (کاپی الہامات[۷] حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۸۰،۸۱)

---

[۱] (ترجمہ) مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

[۲] (ترجمہ از ناشر) ۲ یقیناً وہ فوت ہوگیا۔ ۳ آج کے دن تمہارے لئے خوشخبری ہے۔

[۳] (ترجمہ) ا اور قَسم ہے اللہ کی کہ اگر تمہارا اِکرام ہم کو منظور نہ ہوتا تو یہ مقام ہلاک ہوجاتا۔ (بدر مورخہ ۲۸/ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۴] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۸/ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۱/ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں ’’ وَالَّیْلِ‘‘ کے بعد ’’اِذَا سَجٰی‘‘ کے الفاظ بھی درج ہیں۔

[۵] (ترجمہ) ۲ ہم قسم کھاتے ہیں وقتِ چاشت کی اور رات کی۔ تیرے پروردگار نے تجھے چھوڑ نہیں دیا اور نہ تجھ سے ناخوش ہوا ہے ۳ اور البتہ آخرت کا گھر تیرے لئے اس دنیا کی نسبت بہت بہتر ہے۔ ۴ اور قَسم ہے اللہ کی کہ اگر تمہارا اِکرام ہم کو منظور نہ ہوتا تو یہ مقام ہلاک ہوجاتا۔ ۵ تیرا ایسا اِکرام کروں گا کہ اس کے ذریعہ سے تو مُردوں کو سنائے گا۔ ۶ اِس کا علم میرے ربّ کو ہے۔ میرا ربّ نہ بے راہ ہوتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔ (بدر مورخہ ۲۸/ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۶] (ترجمہ از ناشر) ۷ ربّ العالمین سے فیض پانے والے کے کھڑے ہونے کی جگہ ربّ العالمین کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے۔

[۷] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۸/ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۱/ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں الہام نمبر ۶ کے علاوہ باقی الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔

۲۶؍مارچ ۱۹۰۷ء ''۱ لَا تَطَأُ قَدَمُ الْعَآمَّةِ قَدَمَ النَّبِیِّ[۱]۔ ۲ وَ نُزِّلَ عَلٰی منظور محمد۔ اِنِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ۳ بَلَغْتُ قَدَمَ الرَّسُوْلِ۔''[۲] (کاپی الہامات[۳] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷۷)

۲۷؍مارچ ۱۹۰۷ء ''۱ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ ثَلَجَ۔ ۲ یَنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْهِ۔ ۳ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَیْنَا۔''[۴] (کاپی الہامات[۵] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷۶)

۲۸؍مارچ ۱۹۰۷ء ''۱ میرا دشمن ہلاک ہوگیا۔ ۲ ہُن اُس دا لیکھا خدا نال جا پیا ہے۔[۶] ۳ میرے دشمن ہلاک ہوگئے۔[۷] ۴ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْاَبْرَارِ۔[۸] ۵ کوئی درباری میرے حلقہءِ اطاعت سے

۱۔ (ترجمہ) ۱ عام لوگوں کا قدم نبی کے قدم کو پامال نہیں کرسکتا۔ (بدر مورخہ ۲۸؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲۔ (ترجمہ از ناشر) ۲ محمد کے محبوب پر یہ الہام نازل کیا گیا کہ میں ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہوں۔ ۳ مَیں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں۔

۳۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۸؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۱؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں ۲۵؍مارچ ۱۹۰۷ء کے تحت یہ الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔

۴۔ (ترجمہ از ناشر) ۱ ان میں سے ہر ایک کی دِلجمعی ہوگئی۔ ۲ وہ اپنی ایڑیوں کے بَل پھر جائے گا۔ ۳ بے شک تجھے اللہ نے ہم پر ترجیح دی۔

۵۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۸؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۱؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ تمام الہامات درج ہیں نیز الہام نمبر ۲ میں لفظ'' یَنْقَلِبُ'' کی بجائے ''اِنْقَلَبَ'' درج ہے۔

۶۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۴؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۱؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں بعض الہامات کے ساتھ تشریح بھی درج ہے اور وہ یہ ہے

۱ ہُن اُس دا لیکھا خدا نال جا پیا اے یعنی عنقریب میرا دشمن ہلاک ہوجائے گا اور پھر اس کا خدا سے معاملہ پڑے گا۔

۷۔ ۳ میرے دشمن ہلاک ہوگئے۔ یعنی آئندہ عنقریب ہلاک ہوں گے۔

۸۔ (ترجمہ) ۴ خدا نیکوں کے ساتھ ہے۔ (بدر مورخہ ۴؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

گزرنے نہ پاوے۔ یعنی جو شخص خدا سے تعلق رکھنے والا ہے اس کا تعلق قائم نہیں رہ سکتا جب تک وہ مجھے قبول نہ کرے۔ ۶ کوئی درباری اس جرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہے گا۔ ۷ سلطان عبدالقادر[1] ۸ اُحِلَّ لَهُ الطَّيِّبَاتُ۔ ۹ قُلْ مَا فَعَلْتُ اِلَّا مَا اَمَرَنِيَ اللهُ[2] پھر وہ مقبرہ کشفی رنگ میں مجھے دکھلایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے۔

بعد اس کے الہام ہوا۔ كُلُّ مَقَابِرِ الْاَرْضِ لَا تُقَابِلُ هٰذِهِ الْاَرْضَ۔ یعنی زمینِ ہند کے ہر یک قبرستان اِس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔''[3] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷۲، ۷۱)

۲۸/مارچ ۱۹۰۷ء (رؤیا) ''مَیں نے دیکھا کہ ایک راہ پر چل رہا ہوں اور میرے ساتھ میرا لڑکا مبارک احمد اور اُس کی والدہ ہے اور مجھے خیال گزرتا ہے کہ میرزا غلام قادر مرحوم بھی (جو میرے بھائی ہیں) میرے ساتھ ہیں اور راہ میں اِس قدر زنبور ہیں کہ ٹِڈّی دَل کی طرح زمین پر پھیل رہے ہیں اور ایک میری ناف کے اندر بیٹھ گیا ہے اور پھر اُڑ گیا مگر کسی نے ضرر نہیں پہنچایا اور پھر ہم سب ایک مسجد میں داخل ہو گئے ہیں اور مسجد

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ''اِس الہام میں میرا نام سلطان عبدالقادر رکھا گیا کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے۔ اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے۔ یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کا تعلق نہیں رہے گا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں اور میری اطاعت کا جوآ اپنی گردن پر نہ اُٹھائیں۔ یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ کہ قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللهِ۔ یہ فقرہ سیّد عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کے معنی ہیں کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔''

(بدر مورخہ ۴/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ''اِس سلطان عبدالقادر کے لئے وہ تمام چیزیں حلال کی گئیں جو پاک ہیں۔ کہہ مَیں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جو خدا کے حکم کے برخلاف ہو بلکہ وہی کیا جو خدا نے مجھے فرمایا۔''

(بدر مورخہ ۴/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

[3] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ یعنی اِس زمین کو جو برکتیں دی گئیں وہ برکتیں تمام پنجاب اور ہندوستان میں کسی اور قبرستان کو نہیں دی گئیں۔ (بدر مورخہ ۴/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

میں بھی کروڑہا زنبور ہیں مگر ہم ان کے شر سے محفوظ رہے ہیں۔''

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۴؍اپریل ۱۹۰۷ صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱؍مارچ ۱۹۰۷ صفحہ ۲)

مارچ ۱۹۰۷ء '' اے اَزلی اَبدی خدا مجھے زندگی کا شربت پلا۔''

(کاپی الہامات[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۹)

۳۱؍مارچ ۱۹۰۷ء ''۱ حَقَّ اللّٰہُ اَمْرِیْ۔ وَلَا تَنْفَکَّا مِنْ ھٰذِہِ الْمَرْحَلَۃِ۔[2]

محمود کی والدہ کی نسبت۔ ۲ بہشتی کمرہ میں نزول ہوگا۔ دولتِ اعلام بذریعہ الہام[3]۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۸، ۶۷)

یکم اپریل ۱۹۰۷ء ''لَوْ[4] لَا الْاِکْرَامُ لَھَلَکَ الْمُقَامُ۔''[5]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۴؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

---

[1] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۴؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۷ صفحہ ۱ میں اس الہام کی تاریخ نزول ۲۹؍مارچ ۱۹۰۷ء درج ہے۔

[2] (ترجمہ) خدا نے میری بات کو سچا کر دیا اور تم دونوں اس مرحلہ سے نہیں چھوٹو گے۔ (بدر مورخہ ۴؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) الحمد للہ یہ پیشگوئی اخبار شبھ چنتک کے مینیجر اچھر چند اور ایڈیٹر سوم راج کے طاعون سے ہلاک ہونے سے پوری ہوگئی۔ یہ دونوں اشخاص اپنی گندہ دہانی اور بدزبانی میں قادیان کے آریوں کے لیڈر تھے اور قادیان میں رہ کر نہایت ناپاکی کے ساتھ سلسلہ حقّہ کے برخلاف بولتے اور لکھتے رہتے تھے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

(دیکھیے بدر ۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

[3] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۴؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۷ صفحہ ۱ میں یہ الہامات ۲۹؍مارچ ۱۹۰۷ء کے تحت درج ہیں اور الہام نمبر ۲ کے الفاظ یہ ہیں۔ ''دولتِ اعلام بذریعہ الہام بہشتی کمرہ میں نزول ہوگا۔''

[4] (ترجمہ) اگر میں تمہاری عزت کا پاس نہ کرتا تو میں اس تمام گاؤں کو ہلاک کر دیتا اور ان میں سے ایک بھی نہ چھوڑتا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۳)

[5] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۴؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے کہ ''اِس میں ابتدائی حروف کچھ اَور تھے جو یاد نہیں رہے مگر مفہوم یہی تھا۔''

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) بدر مورخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ پر جو یہ الہام دوبارہ چھپا ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں۔

'' لَوْلَا الْاِکْرَامُ لَھَلَکَ الْمُقَامُ یا یہ کہا لَوْلَا خَیْرُ الْاَنَامِ لَھَلَکَ الْمُقَامُ۔''

(ترجمہ) اگر تمام مخلوق سے بہتر شخص نہ ہوتا تو یہ مقام تباہ ہو جاتا۔''

۲؍اپریل ۱۹۰۷ء (الف) ’’ هَلْ نَرٰى جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانَ۔ ‘‘[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۶)

(ب) ’’ ۱ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا۔[۲] ۲ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ۔ ۳ اِنِّیْ مُهِيْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔ ۴ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ۔ ۵ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ ۶ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ عَلٰى رَقِيْمَةٍ مِّنْ مُّوْسٰى۔ ‘‘[۳]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵، ۳۴)

۳؍اپریل ۱۹۰۷ء ’’ ۱ فَضَّلْنَاكَ[۴] عَلٰى مَا سِوَاكَ۔ ۲ وَاللّٰهِ لَوْ لَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمُقَامُ۔[۵] ۳ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ۔[۶] ۴ حَقَّ اللّٰهُ اَمْرِیْ ۵ وَلَا تَنْفَكَّا مِنْ هٰذِهِ الْمَرْحَلَةِ۔[۷] ۶ دولتِ اعلام بذریعہ الہام۔ ۷ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَلُوْمُ مَنْ يَّلُوْمُ۔ ۸ وَاُعْطِيْكَ مَا يَدُوْمُ۔[۸]

---

[۱] (ترجمہ) نہیں دیکھتے ہم احسان کی جزا بجز احسان کے۔ (بدر مورخہ ۴؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۴؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اس الہام کی تاریخ نزول ۲۹؍مارچ ۱۹۰۷ء درج ہے۔

[۲] (ترجمہ از ناشر) ۱ ہم ایک بڑی فتح تجھ کو عطا کریں گے۔

[۳] (ترجمہ) ۲ اس کی ناک پر یا منہ پر ہم آگ کا داغ لگائیں گے۔ ۳ مَیں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کرتا ہے۔ ۴ اس کی ناک پر یا منہ پر ہم آگ کا داغ لگائیں گے۔ ۵ اے میرے خدا! مَیں مغلوب ہوں تُو انتقام لے۔ ۶ ہم نے اس ارادہ کو موسیٰ کی تحریر پر اُتارا ہے یعنی موسیٰ نے ایسا ہی ارادہ بذریعہ تحریر ظاہر کیا سو ہم نے اس سے اتفاقِ رائے کیا۔ (بدر مورخہ ۹؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۴] (ترجمہ) ۱ تیرے سوائے جتنے ہیں ان سب پر ہم نے تجھے بزرگی دی۔ (بدر مورخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[۵] (ترجمہ) ۲ قسم ہے اللہ کی کہ اگر تمہارا اِکرام ہم کو منظور نہ ہوتا تو یہ مقام ہلاک ہو جاتا۔

(بدر مورخہ ۲۸؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۶] (ترجمہ از مرتّب) ۳ تمہارے لئے سلامتی ہے۔

[۷] (ترجمہ از ناشر) ۴ اللہ تعالیٰ نے میرے معاملہ کو حق کر دکھایا۔ ۵ اور تم دونوں اس مرحلہ سے نہیں چھوٹو گے۔

[۸] (ترجمہ) ۷ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور جو اُسے ملامت کرتا ہے اسے ملامت کروں گا۔ ۸ اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے۔ (بدر مورخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

دَوْلَۃُ الْاِعْلَامِ بِذَرِیْعَۃِ الْاِلْھَامِ۔ ''[1] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۶، ۶۴)

۴/اپریل ۱۹۰۷ء الہام۔ ''۱ لائف آف پین[2]۔ ۲ یا اللہ رحم کر۔ یا اللہ رحم کر۔ ۳ اِنَّ عِیْسٰی وُقِفَ عَلَیْھَا۔[3] ۴ اِنِّیْ مَعَ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ حَالٍ۔ اِنِّیْ مَعَ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ حَالٍ ۵ اِخْتَرَطْنَا سَیْفَہٗ۔ ۶ خدا کے نکوکار بندے سات ہر جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں[4]۔ ۷ اَلَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ۔[5] ۸ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا۔ ۹ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا۔ ۱۰ رَحِمَ اللّٰہُ۔ ۱۱ مُتْ[6] اَیُّھَا الْخَوَّانُ[7]۔ ۱۲ تَمَّتْ کَلِمَۃُ اللّٰہِ۔ یعنی پوری ہوگئی خدا کی بات۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۳، ۶۰، ۵۹)

---

۱ (ترجمہ از ناشر) دولت اعلام بذریعہ الہام

۲ Life of pain (ترجمہ) تلخ زندگی۔

۳ (ترجمہ از ناشر) ۳ یقیناً عیسیٰ اسی موقف پر قائم رکھا گیا۔

۴ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۱/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں یہ الہام یوں درج ہے۔ ''خدا کے سات نکوکار بندے ہر جگہ پر بیٹھے ہیں۔''

۵ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۱/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں الہام نمبر ۷ تا ۱۲ مورخہ ۵/اپریل ۱۹۰۷ء کے تحت ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں نیز الہام ''اَلَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ'' کے تحت تحریر ہے کہ ''یہ قوم مخالف کی طرف اشارہ ہے۔ ساتھ کا فقرہ بھول گیا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔''

۶ (ترجمہ) ۴ مَیں ہر حال میں اللہ کے ساتھ ہوں۔ مَیں ہر حال میں اللہ کے ساتھ ہوں۔ ۵ ہم نے اس کی تلوار کو کھینچا۔ ۷ وہ لوگ جنہوں نے (تم میں سے) سبت کے معاملہ میں زیادتی کی۔ ۸ وہ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے۔ ۹ اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ ۱۰ اللہ نے رحم کیا۔ ۱۱ مر اے خیانت کرنے والے۔

(بدر مورخہ ۱۱/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۷ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ کی روایت ہے کہ یہ الہام ایڈیٹر اخبار شُبھ چنتک قادیان کے متعلق تھا۔ لکھتے ہیں کہ ''آریوں میں طاعون پھوٹی۔ جس کو طاعون ہوتی مَیں اور شیخ یعقوب علی صاحب اسے دیکھنے جاتے اور سب آریہ کارکن اخبار مذکور کے جو تھے مَر گئے صرف مالک اخبار بچ رہا۔ پھر اُسے بھی طاعون ہوئی...... پھر وہ ذرا اچھا ہو گیا...... (حضورؑ کو جب اس کا علم ہوا تو فرمایا) اَب جا کر دیکھو۔ مَیں اور شیخ صاحب اس وقت گئے تو چیخ پکار ہو رہی تھی اور وہ مر چکا تھا۔''

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۳ صفحہ ۳۴۹)

۵؍اپریل ۱۹۰۷ء (الف) ’’ ۱ حٰمٓ ۔ تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ[۱] ۔ ۲ راز کھل گیا۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹ ۔ بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ ۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

(ب) ’’ فَضَّلْنَاكَ عَلٰى مَا سِوَاكَ ۔‘‘[۲]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ ۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۶؍اپریل ۱۹۰۷ء ’’ اعزاز ‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۸)

اپریل ۱۹۰۷ء ’’بابو[۳] صاحب کی موت کے بعد مجھ کو یہ الہام ہوا تھا **فَتَنَّا بَعْضَهُمْ مِّنْ بَعْضٍ** یعنی ہم نے الٰہی بخش کی موت سے اُن کے دوستوں کا امتحان کرنا چاہا ہے کہ کیا وہ اب بھی سمجھتے ہیں یا نہیں۔‘‘

(تتمہ حقیقۃ الوحی ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۱)

۷؍اپریل ۱۹۰۷ء (الف) ۱۔ ’’ ۱ وَاللهِ اِنِّيْ غَالِبٌ وَ سَيَظْهَرُ شَوْكَتِيْ ۔ ۲ وَ كُلٌّ هَالِكٌ اِلَّا مَنْ قَعَدَ فِيْ سَفِيْنَتِيْ[۴] ۔ ۳ اعزاز۔

۲۔ الہام کے الفاظ یاد نہیں رہے اور معنی یہ ہیں کہ فلاں کو پکڑ و اور فلاں کو چھوڑ دے[۵]۔

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) ۱ حٰمٓ ۔ یہ کھول کر بیان کرنے والی کتاب کے نشان ہیں۔

(نوٹ از ناشر) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس الہام کی تفہیم ہوئی جو بدر مورخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ پر ان الفاظ میں مذکور ہے۔

’’تفہیم ۔ وہ جو حٰمٓ ہے ۔ اس میں خدا کے نوشتہ کے کئی نشان ہیں جو ظاہر ہونے والے ہیں ۔ حٰمٓ مقطعات میں کسی کا نام ہے ۔ یہی تفہیم ہے۔‘‘

[۲] (ترجمہ) تیرے سوائے جتنے ہیں ان سب پر ہم نے تجھے بزرگی دی۔ (بدر مورخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[۳] (نوٹ از ناشر) یعنی بابو الٰہی بخش ۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بابو الٰہی بخش کی موت کی تاریخ حقیقۃ الوحی میں ۷؍اپریل ۱۹۰۷ء تحریر فرمائی ہے۔ (حقیقۃ الوحی ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۴۰ و ۵۴۴)

[۴] (ترجمہ) ۱ بخدا مَیں غالب ہوں اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہو جائے گی ۔ ۲ اور ہر ایک مَرے گا مگر وہی (بچے گا) جو میری کشتی میں بیٹھ گیا۔ (بدر مورخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[۵] (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۷ صفحہ ۲ میں تمام الہامات درج ہیں البتہ یہ فقرہ یوں درج ہے۔

’’فلاں کو پکڑ و ۔ فلاں کو چھوڑ و‘‘

(یہ فرشتوں کو حکمِ الٰہی ہے)۔‘‘ (بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

(ب) ’’ایک اَور قیامت برپا ہوئی۔‘‘

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۸؍اپریل ۱۹۰۷ء ’’۱ بلائے دمشق۔ ۲ سِرُّكَ سِرِّیْ۔‘‘[۱] (کاپی الہامات[۲] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۰)

۹؍اپریل ۱۹۰۷ء ’’ایک اَور بَلا برپا ہوئی۔‘‘ (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

اپریل ۱۹۰۷ء ’’(شرمپت کی نسبت) ۱ اتنے میں طاقت بالا اس کو کھینچ کر لے گئی۔

۲ فَارْتَدَّا عَلٰٓی اٰثَارِهِمَا وَ وُهِبَ لَهُ الْجَنَّةُ۔[۲] ۳ مسلمان تو نہیں ہوگا پر مصدق ہو جائے گا۔

۴ یَا نَبِیَّ اللهِ كُنْتُ لَا اَعْرِفُكَ۔‘‘[۳] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۹)

۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء ’’واصل خان دہلی میں واصلِ جہنّم فوت ہوگیا۔‘‘

(کاپی الہامات[۴] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۶)

۱۲؍اپریل ۱۹۰۷ء ۱۔ ’’۱ اشَدِّدْ لِیْ[۵]۔ ۲ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ۔‘‘[۶]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۷)

۱۔ (ترجمہ) ۲ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ (بدر مورخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں ان الہامات کی تاریخ نزول ۹؍اپریل ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۲۔ (ترجمہ از مرتّب) ۲ پھر وہ دونوں پچھلے پاؤں واپس لوٹ گئے اور اس کو جنّت عطا کی گئی۔

۳۔ (ترجمہ) ۴ اے اللہ کے نبی میں تم کو نہیں پہچانتی تھی۔ (بدر مورخہ ۱۶؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۴۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں یہ الہام یوں مندرج ہے۔ ’’دہلی میں واصلِ جہنم واصل خان فوت ہوگیا۔‘‘ اور اس کی تشریح میں تحریر ہے کہ ’’حکیم واصل خان دہلی کا تو فوت ہو چکا ہوا ہے۔ تفہیم یہ تھی کہ واصل خان نام ایک شخص کے عزیزوں میں سے کوئی طاعون سے مر جائے گا کیونکہ جہنّم کا لفظ دوسرے الہامات میں بھی طاعون کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یہ نشان بھی اپنے وقت پر پورا ہو کر ترقی ایمان کا موجب ہوگا۔‘‘

۵۔ (ترجمہ از ناشر) ۱ میری خاطر سختی کر۔ ۲ مَیں دعا کرنے والے کی دُعا کو قبول کرتا ہوں۔

۶۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں اس الہام کی تاریخ نزول ۱۴؍اپریل ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۲۔ثناء اللہ کی نسبت۔یہ مقدمہ دائر ہے ورنہ ثناء اللہ جہنم میں پڑ جاتا یعنی طاعون میں گرفتار ہو جاتا۔‘‘
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

۱۶؍اپریل ۱۹۰۷ء ’’ ۱فتح ہے تمہاری۔تمہارے نام کی۔ ۲ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ ۳ ایک کاغذ دکھلایا گیا اس پر لکھا تھا احمد غزنوی۔ ۴ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ مُوْسٰی۔ ۵ حَدُّ ظُبَاةٍ۔ ۶ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔[1] یہ قرآن شریف کی جلد پر لکھا ہوا دیکھا۔‘‘ (کاپی الہامات[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۲،۴۱)

۱۷؍اپریل ۱۹۰۷ء (الف) ’’ ۱خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا۔پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے۔ ۲ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً۔ ۳ اِنِّیْ مَعَ اللّٰهِ الْكَرِیْمِ۔[3] ۴ طوفان آیا وہی طوفان۔شر آئی۔‘‘ (کاپی الہامات[4] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۱،۴۰)

(ب) ’’جَزَاءُهٗ اَوْفٰی۔‘‘[5] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۹)

۱۸؍اپریل ۱۹۰۷ء ’’ اَرْجُوْ مِنْكَ كُلَّ خَیْرٍ ‘‘[6] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۹)

۱۹؍اپریل ۱۹۰۷ء ’’ ۱ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ۔ ۲ سَلَامٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ۔[7] ۳ اِنِّیْٓ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔‘‘[8] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۸)

---

[1] (ترجمہ از ناشر) ۲ یقیناً تیرا دشمن ہی ابتر ہے۔ ۴ تُو مجھ سے مانند موسیٰ کے ہے۔ ۵ تلوار کی تیز دھار۔ ۶ سلامتی ہے۔ یہ بات ربِّ رحیم کی طرف سے کہی گئی ہے۔

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸؍اپریل ۱۹۰۷ صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں تمام الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں اور ان کی تاریخ نزول ۱۵؍اپریل ۱۹۰۷ء درج ہے نیز الہام نمبر ۳ یوں درج ہے۔ ’’ایک کاغذ دکھلایا گیا اس پر لکھا تھا۔احمد غزنوی‘‘ اور الہام نمبر ۶ کے بارہ میں تحریر ہے کہ ’’پھر قرآن مجلّد دیکھا اس کی جلد پر شیرازہ کے قریب لکھا ہوا تھا۔سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ‘‘۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) ۲ مَیں افواج کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ ۳ میں خدائے کریم کے ساتھ ہوں۔

[4] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں بھی یہ الہام شائع ہوئے۔

[5] (ترجمہ از ناشر) ۶ اس کی کامل جزا۔ [6] (ترجمہ از ناشر) میں تجھ سے ہر بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔

[7] (ترجمہ از مرتّب) ۱ ہم نے تجھ سے وہ بوجھ اتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی۔ ۲ تمہارے لئے سلامتی ہے خوش رہو۔

[8] (ترجمہ) ۳ میں ہر ایک جو تیرے گھر میں ہوگا اس کی حفاظت کروں گا۔ (حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۶)

۲۰/اپریل ۱۹۰۷ء (الف) ’’میں نے دیکھا کہ گویا میں اپنی بڑی مسجد میں ہوں اور میرے پاس بشیر ہے اور وہ مجھے کہتا ہے کہ زلزلہ اس طرف گیا ہے اور مشرق اور گوشۂ شمال کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور پھر کچھ الفاظ زبان پر جاری ہوئے۔

شاید یہ ہیں۔ یَوْمَئِذٍ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔‘‘[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹۱)

(ب) ’’صبح کے وقت الہام ہوا۔ اوّل خواب میں دیکھا کہ گویا مَیں بڑی مسجد (میں) ہوں۔ بشیر احمد میرا لڑکا میرے پاس ہے۔ وہ مشرق اور کچھ شمال کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے۔ اس طرف زلزلہ گیا[۲] ہے اور مجھے زلزلہ آنے سے پہلے الہام ہوا۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ[۳]

اور پھر الہام ہوا۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلٰى

یعنی وہ ایسا امر ہوگا جس سے حق کھلے گا اور حق ظاہر ہوگا۔‘‘

(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بنام چوہدری مولا بخش صاحبؓ۔ غیر مطبوعہ[۴])

۲۱/اپریل ۱۹۰۷ء ’’ ۱ سَاُرِيْكُمْ اٰيَاتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ۔[۵] ۲ یہ دو گھر ہی مَر گئے۔[۶]

۱؎ (ترجمہ از ناشر) اس دن میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔

۲؎ (نوٹ از مرتّب) یہ زلزلہ ۱۵/جنوری ۱۹۳۴ء کو صوبہ بہار میں آیا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ٹریکٹ ’’ایک اَور تازہ نشان‘‘ صفحہ ۲۴۔ نوشتہ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے۔ ناشر چوہدری اللہ بخش مطبع اللہ بخش سٹیم پریس قادیان۔ مارچ ۱۹۳۴ء۔

۳؎ (ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ (بدر مورخہ ۱۱/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۴؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ مکتوب میجر ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کے پاس ہے جو خاکسار نے دیکھا۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ یہ مکتوب انہیں اپنے والد چودھری مولا بخش صاحبؓ سے ملا۔

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲/مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱ اور الحکم مورخہ ۳۰/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ میں یہ رؤیا بایں الفاظ درج ہے۔ ’’رؤیا میں دیکھا کہ بشیر احمد کھڑا ہے۔ وہ ہاتھ سے شمال مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا۔‘‘

۵؎ (ترجمہ) ۱ قریب ہے میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤں گا پس تم جلدی نہ کرو۔ (بدر مورخہ ۲۵/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۶؎ (نوٹ از بدر) اس میں خاص دو گھروں کی طرف اشارہ ہے۔ (بدر مورخہ ۲۵/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۳ سَلَامٌ[1] قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۔ ۴ اَصْلِحْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اِخْوَانِيْ۔ ''[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۷)

۲۵/اپریل ۱۹۰۷ء ''عَسٰی اَنْ يَّهْدِيَنِيْ رَبِّيْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۔''[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۶)

۲۷/اپریل ۱۹۰۷ء (الف) ''میرے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ بعد اس کے اور نشان ہیں جو قیامت کا نمونہ ہیں۔ کاش لوگ سمجھتے اور آنے والے قہر سے بچ جاتے۔ خدا نے فرمایا کہ ایک اور قیامت برپا ہوئی یعنی ہوگی۔ ۲۷/اپریل ۱۹۰۷ء تھی جب یہ الہام ہوا۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۹۵)

---

[1] (ترجمہ) ۳ تم سب پر اس خدا کا سلام جو رحیم ہے۔ (بدر مورخہ ۲۵/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۵/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں یہاں لفظ ''اِخْوَتِيْ'' درج ہے نیز الہام ۳، ۴ کی تاریخ نزول ۲۳/اپریل درج کرتے ہوئے اس کی وضاحت میں تحریر ہے کہ

''الہام کہ اَصْلِحْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اِخْوَتِيْ۔ اِس کے یہ معنی ہیں کہ اے میرے خدا! مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر۔ یہ الہام درحقیقت تتمہ ان الہامات کا معلوم ہوتا ہے جن میں خدا تعالیٰ نے اس مخالفت کا انجام بتلایا ہے اور وہ یہ الہام ہیں۔

خَرُّوْا عَلَى الْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ ۔ تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ ۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۔

یعنی بعض سخت مخالفوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ بعض نشان دیکھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا! ہمارے گناہ بخش۔ ہم خطا پر تھے اور مجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ بخدا خدا نے ہم پر تجھے فضیلت دی اور تجھے چُن لیا اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی۔ اِس کا یہ جواب ہوگا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ خدا تمہیں بخش دے گا۔ وہ اَرحم الراحمین ہے۔ یہ اُس وقت ہوگا کہ جب بڑے بڑے نشان ظاہر ہوں گے۔ آخر سعید لوگوں کے دل کھل جائیں گے اور وہ دل میں کہیں گے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان دکھلا سکتا ہے یا اِس سے زیادہ اس کی نصرت اور تائید ہوسکتی تھی۔ تب یک دفعہ غیب سے قبول کے لئے ان میں طاقت پیدا ہوجائے گی اور وہ حق کو قبول کرلیں گے۔''

[3] (ترجمہ از ناشر) قریب ہے کہ میرا ربّ مجھے صراطِ مستقیم کی آخری منزل تک پہنچائے۔

(ب) ’’۱ ایک اور قیامت برپا ہوئی۔ ۲ وَاللّٰہِ اِنِّیْ غَالِبٌ وَ سَیَظْھَرُ شَوْ کَتِیْ۔ ۳ وَکُلٌّ ھَالِکٌ اِلَّا مَنْ قَعَدَ فِیْ سَفِیْنَتِیْ۔‘‘[۱] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۵۸،۵۷)

۳۰/اپریل ۱۹۰۷ء ’’سَلَامٌ عَلَیْکَ۔‘‘[۲]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۲/مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

یکم مئی ۱۹۰۷ء (الف) ’’۱ پوری ہوگئی۔ ۲ فَلْیَدْعُ زَبَانِیَۃَ[۳]۔ ۳ اے بسا خانۂ دشمن کہ تو ویراں کردی۔ ۴ اے بسا خانۂ دشمن کہ تو ویراں کردی۔‘‘[۴]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۳۶،۳۵)

(ب) ’’یَاْتِیْکَ تَحَآئِفُ کَثِیْرَۃٌ۔‘‘[۵] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵

بدر جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۶/مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

(ج) ’’وَاِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔‘‘[۶]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۸ مورخہ ۲/مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

---

۱ (ترجمہ) ۲ بخدا میں غالب ہوں اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہوجائے گی۔ ۳ اور ہر ایک مرے گا مگر وہی (بچے گا) جو میری کشتی میں بیٹھ گیا۔ (بدر مورخہ ۱۱/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۲ (ترجمہ از ناشر) تجھ پر سلامتی ہو۔

۳ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲/مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ اور الحکم مورخہ ۳۰/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ بھی یہ الہامات درج ہیں البتہ ’’ فَلْیَدْعُ زَبَانِیَۃَ ‘‘ کی بجائے ’’فَلْیَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ ‘‘ کے الفاظ درج ہیں۔

۴ (ترجمہ) ۲ پس چاہیے کہ اپنے حمایتیوں کو بلالے تا پورا زور لگالیں۔ ۳ تُو نے کئی دشمنوں کے گھر ویران کئے۔ ۴ تُو نے کئی دشمنوں کے گھر ویران کئے۔ (بدر مورخہ ۲/مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۵ (ترجمہ) ۴ تیرے پاس بہت سے تحفے آئیں گے۔ (بدر مورخہ ۱۶/مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۶ (ترجمہ) اگر تم شکر کرو تو مَیں زیادہ دوں گا۔ (بدر مورخہ ۲/مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲؍مئی ۱۹۰۷ء ''۱عنقریب ہے کہ تو اس جگہ سے بھاگ جائے۔عنقریب ہے کہ تو اس جگہ سے بھاگ جائے۔ ۲ اللہ رحم کرے گا۔اللہ رحم کرے گا۔ ۳ ان شہروں کو دیکھ کر رونا آتا ہے۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱)

۳؍مئی ۱۹۰۷ء ''۱ جان تو قربان ہوئی ہے اس کی راہ میں اور کیا کریں۔ ۲ وہ دنیا کو چھوڑ جائے گی۔ ۳ غَارَبَتِ الشَّبَابُ۔''[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۳)

۶؍مئی ۱۹۰۷ء ''۱ وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ۔[۲] ۲ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ۔[۳] ۳ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔''

(کاپی الہامات[۴] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۲)

۲ تا ۷؍مئی ۱۹۰۷ء ''۱ اَنْزَلْنَاہُ عَلٰی رَقِیْمَۃٍ مِّنْ مُّوْسٰی۔ ۲ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ ۳ سَنَسِمُہٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ۔ ۴ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ ۵ سَاُرِیْکُمْ اٰیَاتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ۔''[۵]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۹ مورخہ ۹؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۸؍مئی ۱۹۰۷ء ''روزِ حشر''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۲)

---

[۱] (ترجمہ از ناشر) ۳ جوان چل بسے۔

[۲] (ترجمہ) ۱ یا تو ہم بعض وہ اپنی پیشگوئیاں جو وعید کے طور پر کفار کے حق میں ہیں تجھ کو دکھلا دیں گے اور یا تجھ کو وفات دے دیں گے۔ (بدر مورخہ ۹؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۳] (ترجمہ از ناشر) ۲ جہاں تک سوالی کا تعلق ہے تُو اسے مت جھڑک۔

[۴] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۹؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں الہام نمبر ۱ و ۳ کی تاریخ نزول ۲ تا ۷؍مئی ۱۹۰۷ء درج ہے۔

[۵] (ترجمہ) ۱ ہم نے اس ارادہ کو موسیٰ کی تحریر پر اُتارا ہے یعنی موسیٰ نے ایسا ہی ارادہ بذریعہ تحریر ظاہر کیا۔ سو ہم نے اس سے اتفاقِ رائے کیا۔ ۲ مَیں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کرتا ہے۔ ۳ اس کے ناک پر یا منہ پر ہم آگ کا داغ لگائیں گے۔ ۴ اے میرے خدا! مَیں مغلوب ہوں تُو انتقام لے۔ ۵ مَیں تمہیں اپنے معجزات دکھلاؤں گا۔ مجھ سے جلدی مت کرو۔ (بدر مورخہ ۹؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۱۱رمئی ۱۹۰۷ء ’’رؤیا۔ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کو دیکھا کہ وہ ہمارے مکان میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ مَیں نے اپنے کسی آدمی کو کہا کہ مولوی صاحب کو خاطر داری سے کھانا کھلانا چاہیے ان کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

اِس رؤیا سے معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اَعلم کہ وہ دن نزدیک ہے کہ خدا تعالیٰ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کو خود رہنمائی کرے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ بھی ایک الہام سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ آخر وقت میں اُن کو سمجھا دے گا کہ انکار کرنا ان کی غلطی تھی اور یہ کہ مَیں اپنے دعویٰ مسیح موعود میں حق پر ہوں مگر معلوم نہیں کہ آخر وقت کے کیا معنی ہیں[1]۔‘‘ (بدر جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۶رمئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷رمئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

۱۲رمئی ۱۹۰۷ء (الف) ’’۱ بدی کا بدلہ بدی ہے اُس کو پلیگ ہوگئی۔ ۲ اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلے گی۔ ۳ کئی نشان ظاہر ہوں گے۔ ۴ اے بسا خانۂ دشمن کہ تو ویراں کردی۔ ان شہروں کو دیکھ کر رونا آتا ہے روز حشر ہے۔ ۵ اَعْیَیْنَاکَ۔[2] ۶ ایک ہولناک نشان۔ ۷ میری رحمت تجھ کو لگ جائے گی۔ ۸ اللہ رحم کرے گا۔ ۹ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔ ۱۰ غَارَبَتِ الشَّبَابُ۔‘‘[3] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸، ۲۹)

(ب) ’’کشف۔ آج ایک شخص مجھے کشفی طور پر دکھلایا گیا مگر مَیں اُس کی شکل بھول گیا صرف یہ یاد رہا کہ وہ ایک سخت دشمن ہے جو اپنی تقریروں اور تحریروں میں گالیاں دیتا ہے اور سخت بدزبانی

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’میرے نزدیک اِس کی ایک تعبیر یہ بھی ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے دولڑکے قادیان آئے۔ انہوں نے مدرسہ میں تعلیم حاصل کی اور میری بیعت میں شامل ہوئے۔ بعد میں گو انہوں نے کمزوری دکھائی مگر وہ اخلاقی کمزوری تھی مذہبی کمزوری نہیں تھی...... پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی درحقیقت میرے ہاتھ پر پوری ہوئی۔ اِس طرح وہ رؤیا بھی پورا ہوا جو کبڈی کے میچ کے متعلق مَیں نے دیکھا تھا اور جس میں مجھے بتایا گیا تھا کہ آخر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی اِس طرف آ جائیں گے۔‘‘ (الفضل مورخہ ۱۲رمئی ۱۹۴۴ء صفحہ ۲)

[2] (ترجمہ) ۵ یعنی ہم اِس قدر نشان دکھلائیں گے کہ تو دیکھتے دیکھتے تھک جائے گا۔ (بدر ۱۶رمئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[3] (ترجمہ از ناشر) ۱۰ جوان چل بسے۔

کرتا ہے۔ بعد اس کے الہام ہوا۔ **بدی کا بدلہ بدی ہے۔ اُس کو پلیگ ہوگئی۔**

یہ پیشگوئی ہے یعنی اُس کو پلیگ ہوجائے گی۔ پس مَیں یقین کرتا ہوں کہ جلد یا کچھ دیر کے بعد تم سن لوگے کہ کوئی ایسا سخت دشمن پلیگ کا شکار ہوجائے گا۔ اگر ایسا کوئی دشمن جس پر تمہارے دل بول اٹھیں کہ یہ الہام کا مستحق ہوسکتا ہے طاعون میں مبتلا نہ ہوا تو تمہارا حق ہے کہ تم تکذیب کرو۔

بعد اِس کے مجھے دکھلایا گیا کہ **’’ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے اور لوگ تکذیب سے باز آنے والے نہیں جب تک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلا دے۔‘‘**

بعد اِس کے الہام ہوا۔ ۱ **اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلے گی وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ**[1] ۲ **کئی نشان ظاہر ہوں گے۔** ۳ **کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہوجائیں گے۔ وہ دُنیا کو چھوڑ جائیں گے۔** ۴ **ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔** ۵ **وہ قیامت کے دن ہوں گے۔** ۶ **زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔** ۷ **ایک ہولناک نشان۔**

یعنی ان میں سے ایک ہولناک نشان ہوگا۔ شاید وہی زلزلہ ہو جس کا وعدہ ہے یا آسمان سے کوئی اَور نشان ظاہر ہو۔ یا طاعون قیامت کا نمونہ دکھلاوے۔

پھر خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ کہ ۸ **میری رحمت تجھ کو لگ جائے گی۔ اللہ رحم کرے گا۔ وَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ**[2] ۹ **اَعْيَيْنَاكَ۔**‘‘[3]

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۶؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

۱۳؍مئی ۱۹۰۷ء (الف) ’’ ۱ **سَنُنْجِيْكَ۔** ۲ **سَنُكْرِمُكَ اِكْرَامًا عَجَبًا۔**[4]

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہوگی۔

[2] (ترجمہ از ناشر) ۸ اور اللہ تعالیٰ نہایت ہی اچھا سب سے بڑھ کر محافظ ہے۔ اور وہ ارحم الراحمین ہے۔

[3] (ترجمہ) ۹ یعنی ہم اِس قدر نشان دکھلائیں گے کہ تو دیکھتے دیکھتے تھک جائے گا۔ (بدر ۱۶؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[4] (ترجمہ) ۱ ہم عنقریب تجھ کو دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے۔ ۲ اور ہم تجھے ایک عجیب طور پر بزرگی دیں گے۔

(بدر مورخہ ۱۶؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۳ سَأُنْجِيْكَ۔ ۴ سَنُكْرِمُكَ اِكْرَامًا عَجَبًا۔ ۵ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ۔ ۶ اَللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ ‘‘[1] (کاپی الہامات[2] حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۲۶، ۲۵)

(ب) ’’ سَنُعْلِيْكَ‘‘[3]

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۶رمئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷رمئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

مئی ۱۹۰۷ء ’’ ۱عنقریب تو اس جگہ نہیں رہے گا۔ ۲ غَارَبَتِ الشَّبَابُ۔‘‘[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۲۸)

۱۸رمئی ۱۹۰۷ء (الف) ’’ ۱ خبر بد بیوم شُوم گزار۔[5] ۲ بیویوں کی بادشاہ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۲۴)

(ب) ’’ فرمایا۔ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ بادل چڑھا ہے۔ مَیں ڈرا ہوں مگر کسی نے کہا کہ تمہارے لئے مبارک ہے۔ قرآن کریم سے بھی ثابت ہے کہ عذاب کو بادل کے رنگ میں دکھایا جاتا ہے۔‘‘

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴رمئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۰۔ بدر جلد ۶ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۳رمئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۲۵رمئی ۱۹۰۷ء ’’ ۱ عَمَّرَهُ اللّٰهُ عَلٰى خِلَافِ التَّوَقُّعِ۔ ۲ اَمَّرَهُ اللّٰهُ عَلٰى خِلَافِ التَّوَقُّعِ۔ ۳ اَءَنْتِ لَا تَعْرِفِيْنَ الْقَدِيْرَ۔ ۴ لُطف کن لُطف کہ بیگانہ شود حلقہ بدوش۔‘‘[6]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۲۵)

---

[1] (ترجمہ از ناشر) ۳عنقریب میں تجھے نجات دوں گا۔ ۴ ہم تجھے ایک عجیب طور پر بزرگی عطا کریں گے۔ ۵ پس اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہوگی۔ ۶ اللہ تعالیٰ سب سے اچھا محافظ ہے اور وہ رحم کرنے والوں میں سے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۶رمئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۵ اور الحکم مورخہ ۱۷رمئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۷ میں الہام نمبر ۱ و ۲ درج ہیں۔

[3] (ترجمہ از ناشر) عنقریب ہم تجھے غالب کر دیں گے۔

[4] (ترجمہ از ناشر) ۲ جوان چل بسے۔

[5] (ترجمہ از ناشر) ۱ بُری خبر کو بُرے وقت کے لئے چھوڑ دے۔

[6] (ترجمہ از ناشر) ۱ اس کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر عمر دے گا۔ ۲ اس کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر کرے گا۔ ۳ کیا تُو قادر کو نہیں پہچانتی۔ ۴ لطف و مہربانی کر کہ غیر بھی اپنا ہو جائے۔

۲۸؍مئی ۱۹۰۷ء ’’ شریف احمد کی نسبت اُس کی بیماری کی حالت میں الہامات ہوئے۔

۱ عَمَّرَہُ[ل] اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ۔ ۲ اَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ۔ ۳ اَءَنْتِ لَاتَعْرِفِیْنَ الْقَدِیْرَ۔ ۴ مُرَادُکَ حَاصِلٌ۔ ۵ اَللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔‘‘

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۰؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

ل (ترجمہ) ۱ اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر عمر دے گا۔ (یہ الہام اس کی خطرناک بیماری کی حالت میں ہوا۔) ۲ اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر کرے گا۔ ۳ کیا تُو قادر کو نہیں پہچانتی۔ (یہ اس کی والدہ کی نسبت الہام ہے)۔ ۴ تیری مراد حاصل ہو جائے گی۔ ۵ خدا سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہ اَرحم الراحمین ہے۔ (بدر مورخہ ۳۰؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

(نوٹ از سید عبدالحی) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات عَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ اور اَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲؍دسمبر ۱۹۹۷ء میں فرمایا۔

’’آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ الہامات تھے جو حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ پر چسپاں کئے گئے اور مَیں وہ فرد واحد ہوں یا اور بھی شاید ہوں، جو شروع ہی سے یہ یقین رکھتا تھا کہ یہ الہامات اصل میں آپ کے صاحبزادہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب سے متعلق ہیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ بعض پیشگوئیاں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے، ایک شخص کے متعلق کی جاتی ہیں لیکن بیٹا مراد ہوتا ہے۔ وہ الہامات جیسا کہ میں اب آپ کے سامنے کھول کر بیان کروں گا بلاشبہ ایک ذرّہ بھی شک نہیں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے بیٹے کی صورت میں پورے ہونے تھے اور آپ ہی پر ان کا اطلاق ہوتا ہے۔ وہ الہامات سنیے۔

شریف احمد کی نسبت اس کی بیماری کی حالت میں (یہ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے) الہامات ہوئے ’’عَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ‘‘ اللہ نے اس کو لمبی عمر دی خلاف توقع۔

پھر فرمایا ’’اَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ‘‘ اللہ نے اسے صاحب امر بنایا یعنی امیر اور اس کا یہ امیر بننا خلاف توقع تھا۔ یعنی توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ یہ شخص اتنے لمبے عرصے تک امیر بنایا جائے۔

’’اَمَّرَہُ اللّٰہُ‘‘ کا مطلب یہ ہے کہ اسے امیر بنایا جائے گا۔ یعنی صاحب امر بنائے گا اور ایک دوسرے الہام سے بعینہٖ یہی بات ثابت ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ ’’وہ بادشاہ آیا‘‘ اور اس کی تشریح میں (حضرت مسیح موعودؑ) فرماتے ہیں کہ

۱۹۰۷ء چند دن ہوئے مجھ کو الہام ہوا تھا کہ

’’لاہور سے ایک افسوسناک خبر آئی‘‘

بقیہ حاشیہ۔ قاضی کے متعلق یہ الہام ہوا ہے وہ قاضی یعنی صاحب امر بنایا جائے گا۔ ......حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی عمر تو لمبی نہیں تھی۔ اپنے بھائیوں سے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے اور خلاف توقع لمبی عمر کہنا یہ ایک قسم کا خواہش کا اظہار تو ہے لیکن واقعات کا اظہار نہیں اور آپ کے سپرد امارت کبھی نہیں کی گئی۔ مجھے نہیں یاد شاید ہی کبھی آپ کو امیر بنایا گیا ہو ورنہ آپ امیر نہیں بنائے جاتے تھے۔ یہ وجہ تھی کہ ہمیشہ ان دونوں الہامات کو حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق سمجھتا تھا اور آپ کی زندگی اس کی گواہ ہے، اس کثرت سے آپ کو شدید دل کے حملے ہوئے ہیں کہ ہر حملے پر ڈاکٹر کہتے تھے کہ اب یہ ہاتھ سے گئے اور پھر اللہ تعالیٰ خلاف توقع آپ کو ٹھیک کر دیتا تھا اور سب ڈاکٹر حیرت سے دیکھتے تھے کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے...... اس لئے ان کے متعلق یہ الہامات لازماً پورے اُترتے ہیں کہ ’’عَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ ‘‘بغیر توقع کے لمبی عمر اور بغیر توقع کے بار ہا عمر پانا یہ آپ کی ذات میں دونوں باتیں بعینہٖ صادق آتی ہیں۔

پھر ’’اَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ ‘‘ یعنی ان کو امارت بھی ایسی دی جائے گی کہ اس کے متعلق توقع نہیں کی جاسکتی۔ مَیں نے حساب لگایا ان کی امارت کا تو آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانے میں ان کو امیر بنانا شروع کیا گیا ہے اور اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی باون سالہ خلافت میں اتنا عرصہ کبھی کسی کو امیر نہیں بنایا گیا جتنا ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور میرے دور میں امیر بنایا گیا۔ پینتالیس بار آپ امیر مقامی مقرر ہوئے ہیں اور اس ہجرت کے دور میں تقریباً چودہ سال مسلسل امیر مقامی بنے رہے ہیں۔ یہ ہے خلاف توقع۔ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ خلیفہ کی موجودگی میں کوئی شخص اتنا لمبا عرصہ امیر بنا رہے۔ وہ امارت مقامی جو خود خلیفہ کے اپنے قبضے میں ہوا کرتی ہے اور اس کی وہاں موجودگی میں صدر عمومی ہے جو عمومی انتظام چلاتا ہے۔ مگر خلیفہ کی موجودگی میں امیر مقامی وہی ہوتا ہے۔ پس آپ عملاً میری جگہ بیٹھ گئے یعنی جس کرسی پر مَیں بیٹھا کرتا تھا اس پر میرے کہنے کے مطابق آپ براجمان ہوئے اور آپ نے تمام امور کو نہایت بہادری سے انجام دیا۔

’’وہ بادشاہ آیا‘‘ کے الہام کے متعلق (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) فرماتے ہیں۔ فرمایا! دوسرے نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔ یعنی اس الہام کے ساتھ یہ آواز بھی آئی۔ قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کر دے۔ یہ خوبی بھی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب میں غیر معمولی طور پر پائی جاتی تھی۔ باطل کو رد کرنے کے معاملے میں اتنا بہادر انسان میں نے اور شاذ ہی دیکھا ہو۔

یہ صورت حال ایک اور الہام کو بھی یاد کرا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا شریف احمد صاحب کو مخاطب

اِس الہام کی وجہ سے ہم نے ایک آدمی لاہور بھیج کر پچھوایا بھی تھا کہ وہاں کے دوستوں کا کیا حال ہے مگر کیا معلوم تھا کہ یہ چند دن کے بعد پورا ہوگا۔[۱] (بدر جلد ۶ نمبر ۲۷ مورخہ ۴؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

۱۲؍جون ۱۹۰۷ء الہام۔ ''رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ ''[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴)

۱۹۰۷ء ''اُرِیْكَ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔''[۳] (بدر جلد ۶ نمبر ۲۷ مورخہ ۴؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

بقیہ حاشیہ۔ کر کے کشف میں کہتے ہیں کہ ''اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں'' اب ظاہر بات ہے کہ یہ الہام حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق پورا نہیں ہوا...... یہ بات بعینہٖ آپ کی ذات پر پوری ہوئی ہے۔ وہ امارت مقامی جس میں مَیں بیٹھا کرتا تھا اب ظاہر ہے کہ مَیں اِس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمائندہ ہوں، اِس وقت میاں شریف احمد صاحب موجود نہیں ہیں۔ اگر کوئی شخص موجود ہے تو یہ آپ کا بیٹا ہے جس کے متعلق بعینہٖ یہ الفاظ پورے ہوتے ہیں ''اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں'' یقیناً آپ کا ایک مقام تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے وہ مقام بنا ہے اور اُبھرا ہے اور آئندہ آنے والی تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ آپ کا وجود ایک مبارک وجود تھا جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روحانی بیٹا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جو کچھ بھی اپنے بیٹے کے متعلق دیکھا وہ ان کے بیٹے کے متعلق پورا ہوا۔ اب جبکہ مَیں نے ان کی جگہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد کو بنایا ہے تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ۔ یہ ساری باتیں ہمیں یقین دلاتی ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی روح ایک پاک روح تھی، بہت دلیر انسان، خلافت کے حق میں ایک سونتی ہوئی تلوار تھے...... اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے۔ ''تو ہماری جگہ بیٹھ جا'' کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔'' (الفضل انٹرنیشنل لندن ۳۰؍جنوری تا ۵؍فروری ۱۹۹۸ء)

۱؎ چنانچہ چند روز کے بعد خبر آئی کہ مریض فوت ہوگیا ہے (جو) ایک معصوم بچہ تھا۔ (ایڈیٹر بدر۔ پرچہ مذکورہ بالا)

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) اے میرے ربّ مجھے وہ زلزلہ دکھا جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔

۳؎ (ترجمہ) یعنی مَیں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ (بدر مورخہ ۴؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۴؍جولائی ۱۹۰۷ء ’’۴؍جولائی ۱۹۰۷ء روز پنج شنبہ بوقت چار بجے دن کے دیکھا کہ کچھ چنے پسے ہوئے ہیں یعنی چنوں کی دال بریاں ہے اس میں میوہ یعنی کشمش ملی ہے۔ مَیں چنوں میں سے کشمش کے دانے کھاتا ہوں۔

پھر الہام ہوا۔ خَیْرٌ لَّھُمْ ۔ خَیْرٌ لَّھُمْ ۔ پھر اسی طرح چند پیسے دیکھے۔

(والدہ محمود کی طرف خیال تھا خدا خیر کرے۔)

یہ خواب اور الہام اس طرح پورے[1] ہوگئے کہ شام کو میرا آدمی والدہ محمود اور سب کو گاڑی میں سوار کرا کر واپس آیا اور اس نے بیان کیا کہ ریزروگاڑی کا بندوبست نہیں ہوا تھا اس لئے معمولی گاڑی میں سوار ہونا پڑا اور یہی رنج کا باعث ہوگیا۔ مگر اس کے ساتھ پھر اور مجھے خیال آتا ہے کہ رنج دِہ دو چیزیں دکھلائی گئی ہیں یعنی چنے اور پیسے ایسا ہی خیر و عافیت کی بابت دو الہام ہیں۔ خَیْرٌ لَّھُمْ ۔ خَیْرٌ لَّھُمْ ۔

اس لئے خطرہ ہے کہ اور رنج پیش نہ آیا ہو۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔‘‘

(کاپی الہامات[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳، ۲۲، ۲۱)

---

[1] (نوٹ از ایڈیٹر الحکم) ’’اِس الہام اور خواب کی جبکہ اچھی طرح اشاعت ہوگئی تو قریب شام کے اپنا ایک آدمی جو سب قافلہ کو ریل پر سوار کر کے واپس آیا تھا اُس کی زبانی معلوم ہوا کہ عین دوپہر کی گرمی میں ریل کے اندر مسافروں کی کشاکش سے بچنے کے واسطے جو انتظام ریزرو کا کیا گیا تھا وہ نہ ہو سکا کیونکہ لاہور سے کوئی الگ گاڑی اِس مطلب کے واسطے نہ پہنچ سکی تھی اور اِس سبب سے تشویش ہوئی۔ اِس طرح خواب کا حصّہ پورا ہوا مگر پھر بھی بموجب بشارت الہام کے خیریت رہی اور معمولی گاڑی میں آرام سے بیٹھ کر چلے گئے۔‘‘

(الحکم مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۲۔ بدر مورخہ ۱۱؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۲ میں یہ خواب ان الفاظ میں درج ہے۔’’ فرمایا کہ آج دو بجے دن کے مجھے خیال آیا کہ ہمارے گھر کے آدمی اَب شاید امرتسر پہنچ گئے ہوں گے اور یہ بھی خیال تھا کہ امن و امان سے لاہور میں پہنچ جائیں۔ تب اِس خیال کے ساتھ ہی کچھ غنودگی ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ نخود کی دال (جو رنج اور ناخوشی پر دلالت کرتی ہے) میرے سامنے پڑی ہے اور اس میں کشمش کے دانے قریباً اسی قدر ہیں اور مَیں اُس میں سے کشمش کے دانے کھا رہا ہوں اور میرے دل میں خیال گذر رہا ہے کہ یہ ان کی حالت کا نمونہ ہے اور دال سے مراد کچھ رنج اور ناخوشی ہے کہ سفر میں ان کو پیش آئی ہے یا آنے والی ہے۔ پھر اسی حالت میں میری طبیعت الہامِ الٰہی کی طرف منتقل ہوگئی اور اِس بارے میں الہام ہوا۔ خَیْرٌ لَّھُمْ یعنی ان کے لئے بہتر ہے۔ ان کے لئے

۱۹۰۷ء ''ایک[1] دفعہ ہم کو سخت دردِ گردہ تھا۔ کسی دوا سے آرام نہ ہوتا تھا۔ الہام ہوا۔

اَلْوَدَاع

اس کے بعد دَرد بالکل یک دفعہ بند ہو گیا تب معلوم ہوا کہ یہ الوداع دَرد کا تھا۔''

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

۷ر جولائی ۱۹۰۷ء ''حالیا مصلحتِ وقت دراں می بینم''[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰)

۱۲ر جولائی ۱۹۰۷ء '' رَبِّ اَخْرِجْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ النَّارِ۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَ اَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ۔ وَ اُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ۔ وَ لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ اِلَی الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ۔[3]

پھر الہام ہوا۔ حالیا مصلحتِ وقت دراں می بینم۔

بقیہ حاشیہ۔ بہتر ہے۔ بعد اس کے اسی نظارۂ خواب میں چند پیسے دیکھے کہ وہ غم اور تشویش پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ چنے کی دال بھی ایک ناگوار اور رنج کے امر پر دلالت کرتی ہے۔ فقط......

اس کے بعد حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ خواب اور الہام تو ایک طرح پورا ہو گیا ہے۔ مگر ایک خیال مجھے باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ چیزیں جو رَنج اور خوشی پر دلالت کرتی ہیں وہ دوبارہ دکھلائی گئی ہیں۔ یعنی اوّل چنے کی دال دکھلائی گئی اور پھر چند پیسے دکھلائے گئے۔ ایسا ہی الہام بھی دو دفعہ ہوا کہ خَیْرٌ لَّھُمْ۔ خَیْرٌ لَّھُمْ۔ اِس لئے دل میں ایک یہ خیال ہے کہ خدانخواستہ کوئی اَور امرِ مکروہ پیش نہ آیا ہو جس کیلئے دو دفعہ ایسی چیزیں دکھلائیں گئیں کہ علمِ تعبیر کی رُو سے رنج اور تشویش پر دلالت کرتی ہیں اور ایسا ہی اُن سے محفوظ رکھنے کیلئے دو دفعہ یہ الہام ہوا کہ خَیْرٌ لَّھُمْ۔ خَیْرٌ لَّھُمْ۔ یہ میرا خیال ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک رنج سے محفوظ رکھے۔ آمین۔''

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) چونکہ اِس الہام کی تاریخ کا پتہ نہیں لگ سکا اِس لئے اسے اشاعت کی تاریخ میں درج کیا گیا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) ابھی مَیں اسی میں مصلحتِ وقت دیکھتا ہوں۔

[3] (ترجمہ) اے میرے ربّ مجھے آگ سے نکال۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے آگ سے نکالا۔ مَیں رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اس کو ملامت کروں گا جو اُسے ملامت کرے۔ اور تجھے وہ چیز عطا کروں گا جو ہمیشہ رہے۔ اور وقتِ معلوم تک مَیں زمین پر رہوں گا۔ (بدر مورخہ ۱۸ر جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

پھر دیکھا کہ گویا کسی نے میرے مقابل پتنگ چڑھائی ہے یا یہ کہ کئی لوگوں نے چڑھائی ہیں وہ پتنگ ٹوٹ گئے اور میں نے ان کو نیچے کی طرف گرتے دیکھا تب کسی نے کہا۔ **غلام احمد کی جَے۔''**[۱]

(کاپی الہامات[۲] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹،۲۰)

۱؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فتنۂ احرار کے دَوران میں ۱۴؍جون ۱۹۳۵ء میں خطبہ جمعہ کے دَوران میں فرمایا ''اِن الہامات کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں کوئی خاص مصائب نہیں آئے جس سے ثابت ہے کہ یہ الہامات آئندہ زمانہ کے متعلق ہیں...... دیکھو ان الہامات میں کِس طرح بتایا گیا ہے کہ آپ کے متّبعین کے لئے ایک جہنّم تیار کی جائے گی۔ یہ جہنّم چونکہ آپ کے زمانہ میں نہیں اِس لئے لازماً آپ کے بعد کے زمانہ کے لئے ماننی پڑے گی مگر اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھیوں کو اس سے بچالے گا۔ کثرت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی جائیں گی جن کا جواب خود خدا دے گا اور اُس وقت تک تائیدِ الٰہی ختم نہ ہوگی جب تک احمدیت کی فتح نہ ہو اور دُنیا میں غلام احمد کی جَے کے نعرے بلند نہ ہوں۔ جے کا لفظ بتاتا ہے کہ اِس مخالفت میں ہندو بھی مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوں گے لیکن بتادیا ہے کہ آخر وہ جَے کہنے پر مجبور ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کے کلام میں خبریں ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ابتلاء آئیں گے اور سخت آئیں گے۔ گالیاں دی جائیں گی۔ ہندو بھی مخالفت میں مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ احمدیت کو فتح دے گا حتی کہ مخالف بھی پکار اُٹھیں گے کہ غلام احمد کی جَے۔'' (الفضل مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

۲؎ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۱۷؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں ان الہامات ورؤیا کے بارہ میں تحریر ہے کہ

''یہ اشتہار[۳] مَیں نے پڑھا اور ان لوگوں کی سخت زبانی پر افسوس ہوا مگر یہ الہام ہوا۔ حالیا مصلحتِ وقت دراں می بینم اور یہ بات سچ ہے کہ کوئی نبی یا رسول ایسا نہیں جو اس کو ستایا نہیں گیا اور عجیب بات یہ ہے کہ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں ہوتا......

پھر دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیوں نے پتنگ چڑھائی ہے اور وہ پتنگ ٹوٹ گئی اور میں نے اس کو زمین کی طرف گرتے دیکھا۔ پھر کسی نے کہا۔ غلام احمد کی جے۔ یعنی فتح۔''

۳؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یعنی ''فتویٰ علماء روہیل کھنڈ بابت میرزا قادیانی مدعی نبوت۔'' محررہ صفر ۱۳۲۴ھ بمطابق اپریل ۱۹۰۶ء۔ (دیکھیے بدر مورخہ ۱۸؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم مورخہ ۱۷؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۱۹؍جولائی[1] ۱۹۰۷ء ۱۔ ’’ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَ اَرُوْمُ مَا یَرُوْمُ۔‘‘[2]

۲۔ (رؤیا) ’’ اور مَیں نے دیکھا کہ بہت سی بادام کی گریاں یعنی مغز میرے پاس ہیں مَیں نے چاہا کہ کچھ کھالوں تب معلوم ہوا کہ یہ تو صرف کشف ہے۔ پہلے تو یہی محسوس ہوا کہ درحقیقت بادام کے مغز میرے پاس ہیں اور پھر کھانے کے لئے اٹھا تو معلوم ہوا کہ محض کشف تھا۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸، ۱۷)

۲۰؍جولائی ۱۹۰۷ء ’’ ۱ رَبِّ اَرِنِیْ حَقَآئِقَ الْاَشْیَآءِ۔[3] ۲ ایسوسی ایشن۔‘‘[4]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۵؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۴؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

۲۰؍جولائی ۱۹۰۷ء ’’ حضرت نے ایک خواب میں دیکھا کہ ہمارے مکان میں ایک بکرا ذبح[5] کیا گیا ہے۔ ان ایام میں حضرت مولوی نورالدین صاحب علیل تھے چنانچہ اسی واسطے مولوی صاحب کو دوسرے مکان پر رکھا گیا۔‘‘ (بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۷ء ضمیمہ ’’ب‘‘)

۲۸؍جولائی ۱۹۰۷ء روز شنبہ ’’ ۱ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ ۲ اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ۔[6] ۳ ہیضہ کی آمد ن ہونے والی ہے۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶)

۱؎ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۵؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۲۴؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶ میں ان الہامات کی تاریخ نزول ۲۰؍جولائی ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۲؎ (ترجمہ) مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اس بات کا قصد کروں گا جس کا وہ قصد کرے۔

(بدر مورخہ ۲۵؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۳؎ (ترجمہ) اے میرے ربّ! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا۔ (بدر مورخہ ۲۵؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۴؎ Association

۵؎ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) دراصل اس سے صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات مراد تھی جو ۱۶؍ستمبر ۱۹۰۷ء کو وقوع میں آئی۔

۶؎ (ترجمہ) ۱ جو تیری اہانت چاہے گا مَیں اُسے ذلیل کروں گا۔ ۲ جو تیری مدد کا ارادہ کرے گا مَیں اس کا مددگار ہو جاؤں گا۔ (بدر مورخہ یکم اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ یکم اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۳۱؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں یہ الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔

۲۹؍جولائی ۱۹۰۷ء ’’۲۹؍جولائی ۱۹۰۷ء روز دوشنبہ میں میں نے خواب[۱] میں دیکھا کہ مَیں نے محمدی کو تین روپیہ دیئے ہیں گویا قبر وغیرہ سامان کے لئے اور میں نے اس کو (کہا) کہ کفن مَیں اپنی طرف سے دوں گا۔ ذہن میں ہے کہ ایک شخص فوت ہوگیا ہے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۱۵)

۱۹۰۷ء[۲] ’’لَا تَنْقَطِعُ الْاَعْدَآءُ اِلَّا بِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنْھُمْ۔‘‘[۳]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۱ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۶۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

یکم اگست ۱۹۰۷ء (الف) ’’۱ رَبِّ اجْعَلْنِیْ غَالِبًا عَلٰی غَیْرِیْ۔[۴] ۲ میری فتح۔ ۳ اَیُّھَا الْکُفَّارُ اقْتُلُوا الْفُجَّارَ۔‘‘[۵] (کاپی الہامات[۶] حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۱۴)

(ب) ’’اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔‘‘[۷]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۲ مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۸؍اگست ۱۹۰۷ء ’’۱ سَلَامٌ۔ ۲ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ ۳ اِنِّیْ مَعَ اللّٰہِ۔‘‘[۸]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۵؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۹؍اگست ۱۹۰۷ء (الف) ’’۱ شَرَّفْنَا بِکَلَامٍ مِّنَّا۔ ۲ شَرَّفْنَا بِاِکْرَامٍ مِّنَّا۔ ۳ اِنِّیْ مُبَشِّرٌ۔‘‘[۹]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۱۴ و ۳۔ بدر جلد ۶ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۵؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

---

۱ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ یکم اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۳۱؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں خواب کے الفاظ یوں ہیں۔ ’’اور خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک عورت کو تین روپیہ دیئے ہیں اور اسے کہتا ہوں کہ کفن کے لئے میں آپ دوں گا۔ گویا کوئی مرگیا ہے اُس کی تجہیز و تکفین کے لئے طیاری کی ہے۔‘‘

۲ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ الہام دراصل پرانا ہے مگر تاریخ کی تعیین نہ ہوسکنے کی وجہ سے سالِ اشاعت میں درج کیا گیا ہے۔ ۳ (ترجمہ) دشمن نہیں منقطع ہوں گے مگر ان میں سے ایک کی موت کے ساتھ۔ (بدر مورخہ یکم اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

۴ (ترجمہ) اے میرے ربّ مجھے میرے غیر پر غالب کر۔ (بدر مورخہ ۸؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴) ۵ (ترجمہ از ناشر) اے کافرو فاجروں کو قتل کرو۔

۶ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۸؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۱۰؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں الہام نمبر ۳ درج نہیں۔

۷ (ترجمہ) مَیں اپنی فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ (بدر مورخہ ۸؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۸ (ترجمہ) ۱ سلامتی۔ ۲ خدا ہمارے ساتھ ہے ۳ مَیں خدا کے ساتھ ہوں۔ (بدر مورخہ ۱۵؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۹ (ترجمہ) ۱ ہم نے اپنے کلام سے مشرف کیا ۲ ہم نے اپنے اکرام سے مشرف کیا ۳ مَیں بشارت دینے والا ہوں۔ (بدر مورخہ ۱۵؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

(ب) فیصلہ نامنظور کردو۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

۱۰/اگست ۱۹۰۷ء ۱۔'' ۱ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ ۲ اِنِّیْ مَعَ اللّٰہِ۔[۱]

۲۔ رؤیا۔ دیکھا محمدی نے کچھ گوشت قربانی کا دیا ہے۔

۳۔ ۱ عبرت بخش سزائیں دی گئیں۔ ۲ عبرت بخش سزائیں دی گئیں۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

۱۳/اگست ۱۹۰۷ء '' ۱ عبرت بخش سزائیں دی گئیں۔ ۲ اِنِّیْ مِنَ النّٰظِرِیْنَ۔ ۳ اِنِّیْ اَنْزَلْتُ مَعَکَ الْجَنَّۃَ۔''[۲]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۵/اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷/اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۱۴/اگست ۱۹۰۷ء '' آج ہمارے گھر میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آئے، آ گئے، عزت اور سلامتی۔'' (بدر جلد ۶ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۵/اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷/اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۱۷/اگست ۱۹۰۷ء '' اِنَّ خَبَرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاقِعٌ۔[۳]

فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی پیشگوئی کے ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے۔''

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۲/اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴/اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۱۸/اگست ۱۹۰۷ء '' صبح نماز سے پہلے کشف[۴] میں دیکھا کہ ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے جو خوب زور سے چمکتا ہوا شمال مشرق کی جانب سے سیدھا سر تک آ کر گم ہو گیا ہے۔

---

[۱] (ترجمہ) ۱ خدا ہمارے ساتھ ہے ۲ مَیں خدا کے ساتھ ہوں۔ (بدر مورخہ ۱۵/اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[۲] (ترجمہ) ۱ مَیں دیکھنے والوں میں سے ہوں۔ ۲ مَیں نے تیرے ساتھ بہشت کو اُتارا ہے۔

(بدر مورخہ ۱۵/اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[۳] (ترجمہ) رسول اللہ نے جو خبر بتلائی تھی وہ واقع ہونے والی ہے۔ (بدر مورخہ ۲۲/اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

[۴] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ کشف ظاہری رنگ میں بھی پورا ہوا چنانچہ ۶/ستمبر ۱۹۰۷ء کو بوقت صبح صادق ایک ستارہ ٹوٹا۔ شمال سے ظاہر ہو کر جنوب کو گیا۔ جو پہلے سُرخ رنگ تھا بعد میں سبز رنگ ہو گیا۔ روشنی میں دسویں رات کے چاند سے کم نہ تھا۔ غائب ہونے پر دہشت ناک آواز گولے کی سنی گئی۔ دیکھیے بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹/ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۷۔

فرمایا۔ آج ہی ہماری لڑکی[1] نے بھی رؤیا میں دیکھا ہے کہ آسمان پر ستارے ٹوٹتے ہیں اور دھواں ہو کر چلے جاتے ہیں۔ ایک فرشتہ پاس کھڑا ہے جو کہتا ہے کہ یہ دشمن مرتے ہیں۔

فرمایا۔ یہ خواب شاید ہماری خواب کی تعبیر ہے۔ ہماری لڑکی کو خواب بہت آتے ہیں اور اکثر سچے ہوتے ہیں۔''

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۲؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۱۹؍ اگست ۱۹۰۷ء '' آید آں روزے کہ مستخلص شود ''[2]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۲؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

اگست ۱۹۰۷ء ''اِنِّیْ مَعَکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ۔ لَا تَخَفْ صَدَّقْتُ قَوْلِیْ۔''[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴)

۲۳؍ اگست ۱۹۰۷ء (الف) ''اِنَّ[4] الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سَیَنَا لُھُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ۔ اِنَّ خَبَرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاقِعٌ۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا اِنَّ رَبِّیْ کَرِیْمٌ قَرِیْبٌ۔ اِنَّہٗ فَضْلُ رَبِّیْ اِنَّہٗ کَانَ بِیْ حَفِیًّا۔ اِنِّیْ مَعَکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ۔ لَا تَخَفْ صَدَّقْتُ قَوْلِیْ۔'' (بدر جلد ۶ نمبر ۳۵ مورخہ ۲۹؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(ب) '' سَیَنَالُھُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ۔''[5]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۲؍ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷؍ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

---

[1] مراد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ (مرزا بشیر احمد)

[2] (ترجمہ از مرتّب) وہ دن آ رہا ہے کہ وہ تکلیف سے رہائی پائے۔

[3] (ترجمہ) مَیں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم۔ تو کچھ خوف نہ کر۔ مَیں نے اپنی بات کو سچا کر دکھایا۔

(بدر مورخہ ۲۹؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[4] (ترجمہ) تحقیق وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ سے روکا ان کو ان کے ربّ سے غضب پہنچے گا جس دن آسمان کھلے طور پر دھواں لائے گا اللہ کے رسول نے جو خبر دی تھی وہ واقع ہونے والی ہے غم نہ کر تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے تحقیق میرا ربّ سخی ہے اور نزدیک ہے میرے ربّ نے فضل کیا وہ مجھ پر مہربان ہے مَیں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم۔ تو کچھ خوف نہ کر۔ مَیں نے اپنی بات کو سچا کر دکھایا۔ یعنی سچی کر کے دکھاؤں گا۔ (بدر مورخہ ۲۹؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[5] (ترجمہ) قریب ہے کہ ان کو اُن کے ربّ کا غضب پہنچے گا۔ (بدر مورخہ ۲۹؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۲۷؍اگست ۱۹۰۷ء   ’’ قبول ہوگئی۔نو دن کا بخار ٹوٹ گیا۔‘‘ [۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴)

---

۱ (نوٹ) بدر مورخہ ۲۹؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں ان الہامات کے بارہ میں تحریر ہے کہ ’’صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب جو سخت تپ سے بیمار ہیں اور بعض دفعہ بے ہوشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ابھی تک بیمار ہیں، اُن کی نسبت آج الہام ہوا۔

’’قبول ہوگئی۔نو دن کا بخار ٹوٹ گیا‘‘

(فرمایا) یعنی یہ دعا قبول ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ میاں صاحب موصوف کو شفا دے۔یہ پختہ طور پر یاد نہیں رہا کہ کس دن بخار شروع ہوا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میاں کی صحت کی بشارت دی اور نویں دن تپ کے ٹوٹ جانے کی خوشخبری پیش از وقت عطا کی ہے۔نویں دن کی تصریح نہیں کی اور نہ ہو سکتی ہے لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ تپ کی شدید حالت جس دن سے شروع ہوئی وہ ابتدا مرض کا ہوگا۔وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔‘‘ [۲]

۲ (نوٹ از ایڈیٹر بدر) ’’اگست گذشتہ میں مبارک احمد تپ شدید سے سخت بیمار ہوگیا تھا یہاں تک کہ بار بار غشی تک نوبت پہنچتی تھی اور تپ ایک سَو پانچ درجہ تک پہنچ گیا اور سر مارنے کی ایسی حالت تھی کہ سرسام کا خوف ہوکر نومیدی کی حالت ہو چکی تھی۔ایسی حالت میں الہام ہوا کہ ’’نو دن کا بخار ٹوٹ گیا۔‘‘ یہ الہام اخبار بدر مورخہ ۲۹؍اگست میں قبل از وقت چھپ گیا تھا۔چنانچہ اس کے مطابق ۳۰؍اگست ۱۹۰۷ء کو بخار بالکل ٹوٹ گیا اور مبارک احمد تندرست ہوکر باغ سَیر کرنے کے لئے چلا گیا اور پھر چند روز بخار رہ کر ۱۴؍ستمبر ۱۹۰۷ء کو ٹوٹ گیا اور لڑکا بالکل صحت یاب ہوگیا اور لڑکے نے خود کہا کہ مَیں بالکل تندرست ہوں اور کھیلنا شروع کیا۔اس بیماری سے تو شفا ہوئی لیکن خدا تعالیٰ کا ایک پرانا فرمودہ پورا ہونا تھا اِس واسطے ایک دوسرے مرض سے مبارک احمد پھر بیمار ہوا کیونکہ ضرور تھا کہ خدا کے منہ کی باتیں ساری پوری ہوجاتیں اور اس الہام کی تفصیل یہ ہے کہ مبارک احمد کی پیدائش سے صرف ایک روز پہلے بذریعہ وحیِ الٰہی مسیح موعود کو جتلایا گیا کہ یہ لڑکا جلد فوت ہوکر خدا تعالیٰ سے جا ملے گا۔چنانچہ اِس کی تشریح صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴۰۔(روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۳) میں کر دی تھی چنانچہ اِس جگہ ہم اصل عبارت نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

’’مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ مَیں تجھے ایک اَور لڑکا دوں گا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اَب پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اور اس کے پیدا ہونے کی خبر قریباً دو برس پہلے مجھے دی گئی اور پھر اُس وقت دی گئی کہ جب اس کے پیدا ہونے میں قریباً دو مہینے باقی رہتے تھے اور پھر جب یہ پیدا ہونے کو تھا تو یہ الہام ہوا اِنِّیْٓ اَسْقُطُ مِنَ اللّٰہِ

۲۸؍اگست ۱۹۰۷ء ’’ مُفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَسْبَابُ۔ ‘‘[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴)

اگست ۱۹۰۷ء (الف) ’’ تخمیناً ۷؍اگست میں حضرت نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپ مقبرہ بہشتی میں ہیں۔قبر کھدواتے ہیں۔‘‘[۲]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۷ء ضمیمہ صفحہ ب)

(ب) ’’ فرمایا۔بعض اَوقات اگر باپ خواب دیکھے تو اس سے مراد بیٹا ہوتا ہے اور اگر بیٹا خواب دیکھے تو اس سے باپ مراد ہوتا ہے۔ایک دفعہ مَیں خواب میں یہاں (بہشتی مقبرہ) آیا اور قبر کھودنے والوں کو کہا کہ میری قبر دوسروں سے جدا چاہیے۔دیکھو جو میری نسبت تھا وہ میرے[۲] بیٹے کی نسبت پورا ہو گیا۔‘‘

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۴؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

۲؍ستمبر ۱۹۰۷ء ’’ اَفَمَنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ۔ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ۔‘‘[۳]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۲؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۳؍ستمبر ۱۹۰۷ء ’’ ۱ ایک بکرا مسلوخ اپنے مکان میں لٹکا ہوا دیکھا۔ ۲ زلزلہ دیکھا جس سے ہماری دیواریں

بقیہ حاشیہ درحاشیہ۔ وَاُصِيْبُهٗ۔ یعنی میں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤں گا۔مَیں نے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا اور رُو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اِس کی حرکت ہوگی اور یا یہ کہ جلد فوت ہو جائے گا۔اِس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے۔‘‘

چنانچہ اسی ارادۂ الٰہی کے موافق مبارک احمد ۱۶؍ستمبر ۱۹۰۷ء روز دوشنبہ کی صبح کو اپنے خدا سے جا ملا اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔‘‘ (بدر مورخہ ۱۹؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۱ (ترجمہ از ناشر) ان کی خاطر اسباب اچھی طرح کھلے رکھے جائیں گے۔

۲ سو ایسا ہی ظہور میں آیا۔

۲ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یعنی صاحبزادہ مبارک احمد صاحب۔چنانچہ صاحبزادہ صاحب کی قبر دوسری قبروں سے کسی قدر فاصلہ پر ہے۔

۳ (ترجمہ از مرتّب) کیا جو ہستی ایک بے قرار، لاچار کی پکار سننے والی ہے اُسے چھوڑ کر کسی اَور کو پکارا جائے کہہ اللہ ہے۔پھر انہیں ان کی بے ہودہ گوئی میں چھوڑ۔

جنبش کر گئیں۔ ۳ گوشت کچا دیکھا جس کو ترازو میں تولتے ہیں۔ ۴ دیکھا کہ گھر میں ایک میّت پڑی ہے۔ ۵ دولڑکیاں ہیں میں کہتا ہوں میں بیمار رہوں۔ ۶ مبارک باد۔ دفن کردو۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹)

۵ ستمبر ۱۹۰۷ء (الف) ''۱ بِسَلَامٍ مِّنَّا۔[۱] ۲ توہر یک بلا سے بچایا جائے گا۔''

(کاپی الہامات[۲] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶)

(ب) خواب میں والدہ مبارک نے کہا کہ مبارک اپنے گھر کو چلا ہے۔ میں نے کہا مبارک کا یہی گھر ہے اور یہ اس کا پلنگ ہے۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶)

(ج) '' تَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ ''[۳]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۶ ستمبر ۱۹۰۷ء '' مَنْ كَانَ فِيْ نُصْرَةِ اللّٰهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ نُصْرَتِهٖ۔''[۴]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

ستمبر[۵] ۱۹۰۷ء (الف) '' لَكُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔''[۶]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲)

(ب) ''خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے۔ میاں مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور غرق ہوگیا۔ بہت تلاش کیا گیا مگر کچھ پتہ نہیں ملا۔ پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اَور لڑکا بیٹھا ہوا ہے۔''

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء ضمیمہ صفحہ ب)

---

۱ (ترجمہ از مرتّب) ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ۔

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ پر بھی یہ الہام مندرج ہیں۔

۳ (ترجمہ از مرتّب) اس پر توکل کرو اگر تم مومن ہو۔

۴ (ترجمہ از مرتّب) جو شخص خدا کے دین کی مدد میں لگ جاتا ہے خدا اُس کی مدد میں لگ جاتا ہے۔

۵ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ اور بدر مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ میں اس الہام کی تاریخ نزول ۱۰ ستمبر ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۶ (ترجمہ) تمہارے لئے اس دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے۔ (بدر مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۱۴؍ستمبر ۱۹۰۷ء ’’لَا عِلَاجَ وَلَا يُحْفَظُ۔‘‘[1]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۱۶؍ستمبر ۱۹۰۷ء ۱۔ ’’يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ۔‘‘[2]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۲۔ ’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔‘‘[3]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۸؍ستمبر ۱۹۰۷ء ’’رؤیا۔ فرمایا۔ چند روز ہوئے مَیں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا کہ وہ مُرتدین میں داخل ہو گیا ہے۔ مَیں اُس کے پاس گیا۔ وہ ایک سنجیدہ آدمی ہے۔ مَیں نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا ہوا۔ اُس نے کہا کہ مصلحتِ وقت ہے۔‘‘ (بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۱۹؍ستمبر ۱۹۰۷ء ’’ اخدا خوش ہو گیا۔‘‘[4]

---

[1] (ترجمہ از ناشر) نہ کوئی علاج ہو سکے گا اور نہ اس کو کسی طرح سے بچایا جا سکے گا۔

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یہ الہام بھی صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق ہے جو دو دن بعد پورا ہو گیا۔

(بدر مورخہ ۱۹؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

[2] (ترجمہ از مرتّب) اس دن کو یاد کرو جب آسمان نمایاں طور پر دھواں لائے گا۔

[3] (ترجمہ) ہم تجھے ایک حِلم والے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ (بدر مورخہ ۱۹؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

[4] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۳؍اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں صرف الہام نمبر ۱ و ۳ درج ہیں جبکہ الحکم مورخہ ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں ان الہامات کی تفصیل بھی درج ہے جو یہ ہے۔

’’کئی دنوں سے اِبتلاؤں کا سامنا تھا۔ بیس پچیس دن رات تو مَیں سویا بھی نہیں۔ آج ذرا سی میری آنکھ لگ گئی تو یہ فقرہ الہام ہوا۔ ’’خدا خوش ہو گیا۔‘‘ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کریم اِس بات سے بہت خوش ہوا ہے کہ اِس ابتلا میں مَیں پورا اُترا ہوں اور اِس الہام کا یہی مطلب ہے کہ اس ابتلا میں تُو پورا اُترا۔

اس کے بعد پھر آنکھ لگ گئی تو مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت خوشخط خوبصورت کاغذ میرے ہاتھ میں ہے جس پر کوئی پچاس ساٹھ سطریں لکھیں ہوئی ہیں۔ مَیں نے اس کو پڑھا ہے مگر اس میں سے یہ فقرہ مجھے یاد رہا ہے کہ

’’يَا عَبْدَ اللهِ اِنِّيْ مَعَكَ۔‘‘ یعنی اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور اس کو پڑھ کر مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ گویا خدا کو دیکھ لیا۔‘‘

۲ پھر مجھے ایک بڑا کاغذ دکھایا گیا اس میں بہت کچھ لکھا تھا مگر میں نے صرف اس قدر پڑھا۔ اور پھر آنکھ کھل گئی۔
۳ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اِنِّیْ مَعَکَ۔[۱] ۴ خدا نامہ ئت از گنہ کرد پاک۔''[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱)

۲۰ ؍ستمبر ۱۹۰۷ء ''۱ لائف آف پین[۳]۔ ۲ اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ۔ ۳ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ ۴ وَالضُّحٰی وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰی۔ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی۔[۴] ۵ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْکَ۔[۵] ۶ لَکُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔''[۶]

(کاپی الہامات[۷] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲)

۲۱ ؍ستمبر ۱۹۰۷ء (الف) '' مَا بَقِیَ لِیْ ھَمٌّ بَعْدَ ذَالِکَ[۸]۔ اِنِّیْ مُبَارَکٌ[۹]۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲)

---

۱ (ترجمہ) اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں۔ (الحکم مورخہ ۳۰ ؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۲ (ترجمہ از ناشر) خدا نے تمہارا نامہ اعمال گناہ سے پاک کر دیا۔

۳ (ترجمہ) تلخ زندگی (Life of Pain) (بدر مورخہ ۳ ؍اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۴ (ترجمہ) ۲ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ ۳ مَیں ان سب کی حفاظت کروں گا جو اِس دار میں ہیں۔ ۴ چاشت کا وقت اور رات جبکہ وہ ڈھانپ لے شاہد ہے کہ تیرے ربّ نے تجھے نہیں چھوڑا اور نہ تیرا دشمن ہوا۔
(بدر مورخہ ۲۶ ؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۵ (ترجمہ از ناشر) ۵ تو مجھ سے ہے اور مَیں تجھ سے ہوں۔

۶ (ترجمہ) ۶ تمہاری اِس دُنیا کی زندگانی میں خوش خبری ہے (بدر مورخہ ۲۶ ؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۷ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۶ ؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۲۴ ؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں الہام نمبر ۲، ۳ و ۶ مورخہ ۲۰ ؍ستمبر ۱۹۰۷ء کے حوالہ سے درج ہیں جبکہ الہام نمبر ۴ و ۵ کی تاریخ نزول ۲۱ ؍ستمبر ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۸ (ترجمہ) اس کے بعد میرے واسطے کوئی غم باقی نہ رہا۔ (بدر مورخہ ۳ ؍اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۹ (ترجمہ از ناشر) مَیں تمام برکتوں والا ہوں۔

(نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۰ ؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں الہام ''اِنِّیْ مُبَارَکٌ'' کے بارہ میں درج ہے کہ فرمایا۔'' ذرا سی مجھے غنودگی ہوئی تو الہام ہوا جس کا اتنا حصہ یاد رہا اِنِّیْ مُبَارَکٌ۔ اس کے معنے بہت ہیں جیسے اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ہے ویسے ہی یہ ہے۔''

(ب) ”اِنِّیْ مَعَكَ وَ مَعَ اَهْلِكَ۔ اِنِّیْ مَعَكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ۔“[۱]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۶ر ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۲۵ر ستمبر ۱۹۰۷ء ”الہام۔ اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ۔ اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ۔ وَ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ۔“[۲] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

۲۶ر ستمبر ۱۹۰۷ء ”اِنَّ اللّٰهَ مَعِیَ فِیْ كُلِّ حَالٍ۔ ہر یک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں تیری منشاء کے مطابق۔ یَا رَبِّ ارْحَمْنِیْ اِنَّ فَضْلَكَ وَ رَحْمَتَكَ یُنْجِیْ مِنَ الْعَذَابِ۔“[۳]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

۲۹ر ستمبر ۱۹۰۷ء ”۱ اِنِّیْ اَنَا الرَّسُوْلُ وَ لِلّٰهِ اَقُوْلُ[۴]۔ ۲ اِنِّیْ مُبَارَكٌ[۵]۔ ۳ اَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔ ۴ اِنَّكَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ رَحَی الْاِسْلَامِ۔ اِنَّكَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ رَحَی الْاِسْلَامِ۔ ۵ تَعَلَّقْتُ بِالْاَهْدَابِ۔ ۶ اَنَرْتُكَ وَ اخْتَرْتُكَ[۶]۔ ۷ اَنْتَ مِنِّیْ یَا اُمَّةَ الرَّحْمٰنِ۔ ۸ اَنْتَ مِنِّیْ یَا اُمَّةَ الرَّحْمٰنِ۔ ۹ اَرَدْتُّ لَكَ فَضْلًا كَثِیْرًا وَّ اِحْسَانًا عَلَی الْاِحْسَانِ۔ ۱۰ اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْبَرَكَاتِ۔ ۱۱ اَنْتَ مِنِّیْ یَا اُمَّةَ الرَّحْمٰنِ[۷]۔

---

[۱] (ترجمہ) مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ ۔ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم۔
(بدر مورخہ ۲۶ر ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[۲] (ترجمہ از ناشر) کیا تُو نہیں جانتا کہ تیرے ربّ نے ہاتھی والوں سے کیا سلوک کیا؟ کیا اُس نے اُن کی تدبیر کو رائیگاں نہیں کر دیا؟ اور اُن پر غول در غول پرندے (نہیں) بھیجے؟

[۳] (ترجمہ) خدا ہر حال میں میرے ساتھ ہے۔ اے میرے ربّ! مجھ پر رحم فرما۔ تحقیق تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتے ہیں۔ یعنی تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے بچاتے ہیں۔ (بدر مورخہ ۳ر اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۴] (ترجمہ از ناشر) ۱ یقیناً میں ہی رسول ہوں اور اللہ کے لئے ہی کہتا ہوں۔

[۵] (ترجمہ از ناشر) ۲ مَیں تمام برکتوں والا ہوں۔

[۶] (ترجمہ) ۳ مَیں نے چاہا کہ مَیں پہچانا جاؤں۔ ۴ یقیناً تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے۔ یقیناً تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے۔ ۵ مَیں نے دامن سے تعلق کیا یعنی اس کا دامن پکڑا۔ ۶ مَیں نے تجھے روشن کیا اور تجھے پسند کیا۔ (بدر مورخہ ۳ر اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۷] (ترجمہ از ناشر) ۷ اے رحمان خدا کی امت! تو مجھ سے ہے۔ ۸ اے رحمان خدا کی امت! تو مجھ سے ہے۔ ۹ میں نے تم پر فضل کثیر اور احسان پر احسان کا ارادہ کیا۔ ۱۰ یہ دن برکتوں کے دن ہیں۔ ۱۱ اے رحمان خدا کی امت! تو مجھ سے ہے۔

۱۲ اَرَدْتُّ لَكَ فَضْلًا كَثِیْرًا وَّ اِحْسَانًا عَلَی الْاِحْسَانِ۔ ۱۳ مخالفوں کا اخزاء اور افناء تیرے ہاتھ سے ہی مقدر تھا۔ ۱۴ مخالفوں کا اخزاء اور افناء تیرے ہاتھ سے ہی مقدر تھا۔ ۱۵ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ۔ ۱۶ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ[۱]۔ ۱۷ اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ الرَّحْمٰنُ ذُوالْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ۔ ۱۸ اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ الرَّحْمٰنُ ذُوالْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ۔ ۱۹ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ رَحَی الْاِسْلَامِ۔ ۲۰ اَنَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ۔ ۲۱ مخالفوں کا اخزاء اور افناء تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا۔ ۲۲ اِنَّ اللّٰهَ مَعِیْ فِیْ كُلِّ حَالٍ[۲]۔ ۲۳ ہر یک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں تیرے منشا کے مطابق۔ ۲۴ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ[۳]۔ ۲۵ اَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ[۴]۔ ۲۶ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوالْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ۔''[۵]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴ تا ۷)

۳۰/ستمبر ۱۹۰۷ء ''۱ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ رَحَی الْاِسْلَامِ ۲ اَنَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ۔ ۳ اِنَّ اللّٰهَ مَعِیْ فِیْ كُلِّ حَالٍ[۶]۔ ۴ ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ مَیں ہوں، تیری منشاء کے مطابق۔
۵ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ[۷]۔ (یعنی ہمیشہ موافقت کرنا لازمی امر نہیں۔ ابتلاء بھی درمیان ہیں)
۶ اَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔ ۷ اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ الرَّحْمٰنُ ذُوالْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ[۸]۔ ۸ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِیْ۔ ۹ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ[۹]۔ (یعنی تو میرے دین کی نصرت کرتا ہے جیسے ہارون موسیٰ کی نصرت کرتا تھا)۔

---

۱ (ترجمہ از ناشر) ۱۲ میں نے تم پر فضل کثیر اور احسان پر احسان کا ارادہ کیا۔ ۱۵ تو میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے ہے۔ ۱۶ تو میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے ہے۔

۲ (ترجمہ) ۱۷ مَیں تیرا ربّ رحمٰن ہوں صاحب عزت کا اور صاحب غلبہ کا۔ ۱۸ مَیں تیرا ربّ رحمٰن ہوں صاحب عزت کا اور صاحب غلبہ کا۔ ۱۹ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے۔ ۲۰ مَیں نے تجھے روشن کیا اور تجھے پسند کیا۔ ۲۲ خدا ہر حال میں میرے ساتھ ہے۔ (بدر مورخہ ۳/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۳ (ترجمہ از مرتّب) ۲۴ ہر روز وہ ایک نئی شان میں ہوتا ہے۔

۴ (ترجمہ) ۲۵ مَیں نے چاہا کہ مَیں پہچانا جاؤں۔ (بدر مورخہ ۳/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۵ (ترجمہ از ناشر) ۲۶ مَیں رحمٰن ہوں صاحب عزت کا اور صاحب غلبہ کا۔

۶ (ترجمہ) ۱ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے۔ ۲ مَیں نے تجھے روشن کیا اور تجھے پسند کیا۔ ۳ خدا ہر حال میں میرے ساتھ ہے۔

۷ (ترجمہ از ناشر) ۵ ہر روز وہ ایک نئی شان میں ہوتا ہے۔

۸ (ترجمہ) ۶ مَیں نے چاہا کہ مَیں پہچانا جاؤں۔ ۷ مَیں تیرا ربّ رحمٰن ہوں صاحب عزت کا اور صاحب غلبہ کا۔
(بدر مورخہ ۳/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۹ (ترجمہ از ناشر) ۸ تُو میرے نزدیک بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ ۹ تو میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے ہے۔

۱۰ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ۔ وَ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ۔ ۱۱ لائف آف پین۔ ۱۲ رَبِّ ارْحَمْنِيْ اِنَّ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ يُنْجِيْ مِنَ الْعَذَابِ۔ ۱۳ تَعَلَّقْتُ بِالْاَهْدَابِ۔"[۱]

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۳/ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۰/ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲/ اکتوبر ۱۹۰۷ء ۱۔ الہام۔ "۱ حُسْنَ مَالُكَ[۲]۔ ۲ پاک۔"

۲۔ رؤیا۔ "خواب میں مَیں نے دیکھا کسی (نے) ایک خط کھولا ہے اس میں میرا نام لکھا ہے۔ مرزا احمید بیگ۔ اور مجھ کو بہت سے باداموں میں سے مٹھی بھر کر بادام دیئے ہیں اور اسی قدر دوسرے کو دیئے ہیں......"[۳]

۳۔ الہام۔ "۱ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ ۲ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا۔"[۴]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷، ۸)

۴/ اکتوبر ۱۹۰۷ء "۱ قَالَ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا۔ ۲ مَوْتٌ قَرِيْبٌ۔"[۵]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

۸/ اکتوبر ۱۹۰۷ء رؤیا۔ "ایک کاغذ دکھایا گیا اس میں لکھا تھا خدا کے تمام کلمے۔ موٹی قلم سے لکھا تھا۔ دوسرے کاغذ میں یہ میرا نام لکھا تھا (حنیف مسیح)۔

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) ۱۰ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رَبّ نے اصحابِ فیل کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا۔ کیا ان کی تدبیر کو رائیگاں نہیں کر دیا اور ان پر پرندے بھیجے تھے جھنڈ کے جھنڈ۔ ۱۱ تلخ زندگی۔ (Life of Pain) ۱۲ اے میرے ربّ! مجھ پر رحم فرما۔ تحقیق تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتے ہیں۔ یعنی تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے بچاتے ہیں۔ ۱۳ مَیں نے دامن سے تعلق کیا۔ یعنی اس کا دامن پکڑا۔

[۲] (ترجمہ از ناشر) ا کیا ہی اچھا تیرا مال ہے۔ [۳] یہ حصہ پڑھا نہیں گیا۔ (ناشر)

[۴] (ترجمہ از ناشر) ۱ اور ہم ہرگز عذاب نہیں دیتے یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں (اور حجت تمام کر دیں) ۲ یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے اس (تقویٰ) کو پروان چڑھایا، اور نامراد ہو گیا جس نے اسے مٹی میں گاڑ دیا۔

[۵] (ترجمہ از ناشر) اس نے کہا میں ضرور اپنے ربّ سے تیرے لئے مغفرت طلب کروں گا۔ یقیناً وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔ موت قریب ہے۔

قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ لَکُمْ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰، ۱۱)

(ترجمہ) ان کو کہہ دے کہ میں تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہوں پس وہی کرو جو میں حکم کرتا ہوں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۶۶۴ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۸/اکتوبر ۱۹۰۷ء ''۱ خیر اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ۔ ۲ وَمَا مِنَّا اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ۔[۱] ۳ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ ۴ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا۔ ۵ وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا[۲]۔ حنیف مسیح۔''

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۷/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۷/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۹/اکتوبر ۱۹۰۷ء ''۱ خیر اور نصرت انشاء اللہ تعالیٰ۔ ۲ رُدَّ اِلَیَّ صِحَّتِیْ[۳]۔ ۳ خیر اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ۔ ۴ وَمَا مِنَّا اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ''[۴]۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۱۳/اکتوبر ۱۹۰۷ء ''۱ غَرَّتْهُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا۔ ۲ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ۔''[۵]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۱۴/اکتوبر ۱۹۰۷ء ''۱ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ[۶]۔ ۲ خلاصہ الہام فراموش شدہ[۷]۔ ہم نے اس پر ایک دنی الطبع کو مہربان کر دیا۔ ۳ ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت۔''[۸] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲، ۱۳)

۱۔ (ترجمہ) ۲ اور ہم میں سے ہر ایک کے واسطے ایک مقام معلوم ہے۔ (بدر مورخہ ۱۷/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۲۔ (ترجمہ) ۳ تجھے وہ لوگ مدد دیں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ ۴ اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور وہ نامراد ہوا جس نے اس کو گاڑ دیا۔ ۵ اور ہم کسی بستی پر عذاب نہیں لاتے جب تک کہ اس میں رسول نہ بھیج لیں۔ (بدر مورخہ ۱۷/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۳۔ (ترجمہ از ناشر) میری صحت بحال کر دی گئی۔

۴۔ (ترجمہ) ۴ اور ہم میں سے ہر ایک کے واسطے ایک مقام معلوم ہے۔ (بدر مورخہ ۱۷/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۵۔ (ترجمہ از ناشر) ۱ اسے دنیاوی زندگی نے بہکا دیا۔ ۲ بعض قوموں کو ہم فائدہ پہنچائیں گے۔

۶۔ (ترجمہ) ۱ تجھے وہ لوگ مدد دیں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ (بدر مورخہ ۱۷/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۷۔ (ترجمہ از ناشر) ۲ بھول جانے والے الہام کا خلاصہ۔

۸۔ (ترجمہ) ۳ اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔ (بدر مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۱۶/اکتوبر ۱۹۰۷ء ”۱ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ۔ ۲ لَا یُخْزٰی عَبْدِیْ وَلَا یُھَانُ۔ ۳ عِشْقُكَ قَائِمٌ وَّ وَصْلُكَ دَآئِمٌ۔“[۱] (بدر جلد ۶ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۷/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۷/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۱۷/اکتوبر ۱۹۰۷ء ”الہام۔ ۱ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ۔ ۲ یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ۔“[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

۲۰/اکتوبر ۱۹۰۷ء ”۱ اِنِّیْ مَوْجُوْدٌ فَانْتَظِرْ[۳]۔ ۲ اِنِّیْ اَنَا الْمَوْجُوْدُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ[۴]۔ ۳ لَا تُھَدُّ[۵] بِنَآؤُكَ وَ تُؤْتٰی مِنْ رَّبٍّ کَرِیْمٍ[۶]۔ ۴ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِکْرَكَ۔“[۷] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳، ۱۴)

۲۱/اکتوبر ۱۹۰۷ء ”۱ مَنْ[۸] عَادَا وَلِیًّا لِّیْ فَکَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ۔ ۲ اِنِّیْ مَوْجُوْدٌ فَانْتَظِرْ۔“[۹]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

---

۱ (ترجمہ از مرتّب) ۱ مَیں ہی رحمٰن ہوں۔ ۲ میرا بندہ رُسوا نہیں کیا جاتا اور نہ اسے ذلیل کیا جاتا ہے۔ ۳ تیرا عشق قائم ہے اور تیرا تعلق ہمیشہ رہنے والا ہے۔

۲ (ترجمہ) ۱ ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ ۲ وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔

(بدر مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۳ (ترجمہ) ۱ میں موجود ہوں انتظار کر۔ (بدر مورخہ ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۴ (ترجمہ از ناشر) ۲ میں موجود ہوں مجھے تلاش کر تو مجھے پالے گا۔

۵ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور بدر مورخہ ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ میں یہاں ”لَا تُھَدُّ“ کی بجائے ”لَا یُھَدُّ“ تحریر ہے نیز الہام نمبر ۳ و ۴ کی تاریخ نزول ۲۱/اکتوبر ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۶ (ترجمہ) تیری بنا توڑی نہ جائے گی اور تو ربّ کریم سے دیا جائے گا۔ (بدر مورخہ ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۷ (ترجمہ از مرتّب) ۴ ہم نے تجھ سے تیرا بوجھ اُتار دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو بلند کر دیا۔

۸ (ترجمہ) ۱ جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی گویا آسمان سے گرا۔ ۲ میں موجود ہوں انتظار کر۔

(بدر مورخہ ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۹ (نوٹ از ناشر) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اِنِّیْ مَوْجُوْدٌ کا الہام اُن لوگوں کے جواب میں معلوم ہوتا ہے جو خدا کے مُرسل کے مقابل پر ایسی شوخی اور تکذیب سے پیش آتے ہیں کہ گویا خیال کرتے ہیں کہ خدا موجود نہیں۔

۲۷/اکتوبر ۱۹۰۷ء ’’ا آپ کے لڑکا پیدا ہوا[۱]۔ ۲ وَاِمَّا تَرَیِنَّ اَحَدًا مِّنْهُمْ۔‘‘[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴)

اکتوبر ۱۹۰۷ء (الف) ’’ اُرِیْكَ مَا اُرِیْكَ وَمِنْ عَجَآئِبِ مَا یُرْضِیْكَ۔ رُدَّ اِلَیْهَا رَوْحُهَا وَرَیْحَانُهَا۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔[۳]

فرمایا۔ بعض متوحش خوابیں بھی ہیں جیسا کہ بعض کو قبرستان میں دفن کیا۔ ایک گوسپند مسلوخ دیکھا۔ معلوم نہیں اس کی حقیقت کیا ہے اور کون سا محل ہے۔‘‘

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۴ مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(ب) ’’یہ بھی دیکھا کہ گھر میں ہمارے ایک بکرا ذبح کیا ہوا کھال اُتاری ہوئی ایک جگہ لٹک رہا ہے۔ پھر دیکھا کہ ایک ران لٹک رہی ہے۔ یہ سب بعض موتوں کی طرف اشارات ہیں۔‘‘

(مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحب ؓ۔ مکتوباتِ احمد جلد دوم صفحہ ۳۱۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۹۰۷ء (الف)’’وَیَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔

یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم الہام کریں گے۔ وہ دُور دراز جگہوں سے تیرے پاس آویں گے۔

بقیہ حاشیہ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں موجود ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھ ہو رہا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کس قدر بے جا حملے اور حد سے زیادہ زبان درازیاں ہو رہی ہیں۔‘‘ (بدر مورخہ ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۱؎ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اس کی وضاحت میں لکھا ہے۔ ’’یعنی آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا۔‘‘

۲؎ (ترجمہ) ۲ اور اگر مخالفین یا معترضین میں سے تیرے پاس کوئی آوے (تَرَیِنَّ کے اِس جگہ یہی معنے ہیں)۔

(بدر مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۳؎ (ترجمہ) مَیں تجھے دکھاؤں گا جو کچھ دکھاؤں گا اور نیز وہ باتیں دکھاؤں گا جن سے تو خوش ہوگا۔ یعنی تمہاری بیوی کی طرف تازگی اور تازہ زندگی واپس کی گئی۔ تحقیق اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نیکی کرتے ہیں۔ (بدر مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

اِس جگہ استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ خانہ کعبہ کے حق میں ہے۔‘‘

(اشتہار ۵؍نومبر ۱۹۰۷ء زیر عنوان ’’تبصرہ‘‘ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۶۵ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ب) اور پھر فرمایا۔’’تیرے مخالفوں کا اخزاء اور افناء تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا یعنی جو لوگ تجھے رسوا اور ہلاک کرنا چاہتے ہیں وہ آپ ہی رسوا اور ہلاک ہوں گے۔‘‘

(اشتہار ۵؍نومبر ۱۹۰۷ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۶۵ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ج) ’’اور پھر فرمایا۔

اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ الرَّحْمٰنُ ذُوالْعِزِّ وَ السُّلْطَانِ۔ مَنْ عَادٰی وَ لِیًّالِّیْ فَکَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ۔ اِنِّیْ مَوْجُوْدٌ فَانْتَظِرْ۔ سَیَنَالُھُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ۔ وَ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا۔ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ لَکُمْ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ۔ اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْبَرَکَاتِ۔ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اِنِّیْ مَعَکَ۔ وَ الضُّحٰی وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی۔

یعنی مَیں رحمٰن ہوں صاحب عزت اور سلطنت۔ جو میرے ولی سے دشمنی کرے گویا وہ آسمان سے گر گیا۔ مَیں موجود ہوں پس میرے فیصلہ کا تو منتظر رہ۔ جو لوگ عداوت سے باز نہیں آتے عنقریب ان پر غضبِ الٰہی نازل ہوگا۔ ہم عذاب نازل نہیں کرتے مگر اس حالت میں کہ جب پہلے رسول آجاوے۔ یعنی دُنیا پر عذابِ شدید نازل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول آگیا ہے اور پھر فرمایا کہ عذاب سے وہ لوگ نجات پائیں گے جنہوں نے دلوں کو پاک کیا اور وہ لوگ سزا پائیں گے جنہوں نے اپنے نفسوں کو گندہ کیا...... ان کو کہہ دے کہ مَیں تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہوں۔ پس وہی کرو جو مَیں حکم کرتا ہوں۔ یہ برکت کے دن ہیں ان کا قدر کرو۔ اے خدا کے بندے مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ مجھے روزِ روشن کی قسم ہے اور اس رات کی جو تاریک ہو۔ جو تیرے ربّ نے تجھے دشمن نہیں پکڑا۔‘‘ (اشتہار مورخہ ۵؍نومبر ۱۹۰۷ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۶۵، ۴۶۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(د) اور پھر فرمایا۔’’مَیں تیری نسل کو جڑ سے معدوم نہیں کروں گا بلکہ جو کچھ کھویا گیا وہ تجھے

خدائے کریم واپس دے گا۔‘‘ (اشتہار ۵ رنومبر ۱۹۰۷ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۶۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ھ) ’’اور پھر اُردو میں فرمایا کہ۔

’’ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں اور تیرے منشاء کے مطابق۔‘‘

(اشتہار ۵ رنومبر ۱۹۰۷ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۶۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(و) ’’اور پھر فرمایا۔

لَكُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ خیر و نصرت و فتح انشاء اللہ تعالیٰ۔ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ اِنِّيْ مَعَكَ ذَكَرْتُكَ فَاذْكُرْنِيْ۔ وَسِّعْ مَكَانَكَ۔ حَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُرْفَعَ بَيْنَ النَّاسِ۔ اِنِّيْ مَعَكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ اِنِّيْ مَعَكَ وَ مَعَ اَهْلِكَ۔ اِنَّكَ مَعِيْ وَ اَهْلُكَ۔ اِنِّيْٓ اَنَا الرَّحْمٰنُ فَانْتَظِرْ۔ قُلْ يَاْخُذُكَ اللّٰهُ۔

یعنی تمہارے لئے دُنیا اور آخرت میں بشارت ہے۔ تیرا انجام نیک ہے۔ خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہم تیرا بوجھ اُتار دیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کو اُونچا کر دیں گے۔ مَیں تیرے ساتھ ہوں ۔ مَیں نے تجھے یاد کیا ہے سو تو مجھے بھی یاد کر اور اپنے مکان کو وسیع کر دے۔ وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جاوے گا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائے گا۔ مَیں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم۔ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور ایسا ہی تیرے اہل کے ساتھ۔ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل۔ مَیں رحمٰن ہوں میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا۔

اور پھر آخر میں اُردو میں فرمایا کہ

مَیں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا[1]

---

[1] (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) یہ پیشگوئی ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرتد کی پیشگوئی کے مقابل پر ہے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے متعلق کی تھی اور حضورؑ کی یہ پیشگوئی اس طور پر پوری ہوئی کہ جب تک ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے اپنی پیشگوئی کو جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی ایک میعاد بیان کی تھی، منسوخ نہ کر دیا اُس وقت تک اللہ تعالیٰ آپ کی عمر کو بڑھاتا گیا اور جب اُس نے ایک معین دن کے ساتھ اپنی پیشگوئی کو وابستہ کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے دوسرے رنگ میں جھوٹا ثابت کیا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ پہلے اس نے ۱۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو

یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے (لے کر) ۱۴ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو مَیں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھادوں گا تا معلوم ہو کہ مَیں

بقیہ حاشیہ۔ یہ پیشگوئی شائع کی کہ

''مرزا مُسرِف ہے، کذاب ہے اور عیّار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہوجائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتلائی گئی ہے۔'' (کانا دجّال صفحہ ۵۰)

اس کے جواب میں حضرت اقدسؑ پر بذریعہ وحی یہ دعا نازل ہوئی۔ رَبِّ فَرِّقْ بَيْنَ صَادِقٍ وَّ كَاذِبٍ

اس کے بعد یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو اُس نے لکھا۔

''اللہ نے اِس (مرزا) کی شوخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں سے جو ۱۱ر جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہونی تھی دس۱۰ مہینے اور گیارہ دن کم کردیئے اور مجھے یکم ر جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا کہ مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔'' (اعلان الحق واتمام الحجۃ وتکملہ صفحہ ۶ مؤلفہ مرتد مذکور)

اِس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشتہار ۵ر نومبر ۱۹۰۷ء (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۶۷ مطبوعہ ۲۰۱۸ء) میں اس کے متعلق مذکورہ بالا وحی الٰہی یعنی ''مَیں تیری عمر کو بھی بڑھادوں گا۔'' شائع فرمائی۔ اس کے بعد مرتد مذکور نے ۱۶ر فروری کو یہ اعلان کیا کہ۔

''مرزا ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ (مطابق ۴ر اگست ۱۹۰۸ء) تک ہلاک ہوجائے گا۔''

(دیکھیے اعلان الحق واتمام الحجۃ صفحہ ۲۶)

اِس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے متعلق فرمایا کہ۔

''خدا نے اُس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اُس کو ہلاک کرے گا اور مَیں اُس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔'' (چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۷)

اِس کے بعد مرتد مذکور نے ۸ر مئی ۱۹۰۸ء کے خط کے ذریعہ سے اخبارات میں اعلان کیا کہ۔

''مرزا ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ (۴ر اگست ۱۹۰۸ء) کو مرضِ مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوجائے گا۔''

(پیسہ اخبار مورخہ ۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء و اہلحدیث ۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء)

اِس کے جواب میں حضورؑ نے فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ ظاہر کردے گا کہ راستباز کون ہے۔''

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۹، ۲۰ مورخہ ۲۴ر مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۷)

سو اللہ تعالیٰ نے مرتد مذکور کی پہلی تینوں پیشگوئیوں کی منسوخی کا اعلان خود اس کے قلم سے کروا کر اس کی آخری پیشگوئی کو جھوٹا

خدا ہوں، اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے...... اِس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی ہے ایک سخت طاعون اِس ملک میں اور دوسرے ممالک میں بھی آنے والی ہے جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ وہ لوگوں کو دیوانہ کی طرح کر دے گی۔ معلوم نہیں کہ اِس سال یا آئندہ سال میں ظاہر ہوگی۔ مگر خدا مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ مَیں تجھے اور تمام اُن لوگوں کو جو تیری چار دیواری کے اندر ہیں بچاؤں گا۔ گویا اس دن یہ گھر نوح کی کشتی ہوگا جو شخص اس گھر میں داخل ہو جائے گا وہ بچایا جائے گا۔‘‘

(اشتہار ۵؍نومبر ۱۹۰۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۶۶، ۴۶۷ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۲؍نومبر ۱۹۰۷ء ’’ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ۔‘‘[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸)

۵؍نومبر ۱۹۰۷ء ’’ ۱ سَاَھَبُ[۲] لَکَ غُلَامًا زَکِیًّا۔ ۲ رَبِّ ھَبْ لِیْ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً۔ ۳ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اِسْمُہٗ یَحْیٰی۔ ۴ اَخَذَھُمُ اللّٰہُ۔ بَقِیَ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ مَعَہٗ۔ ۵ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَھَقَ

بقیہ حاشیہ۔ ثابت کر دیا اور وہ اِس طرح پر کہ حضور کی وفات ۴؍اگست ۱۹۰۸ء کو نہیں بلکہ ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَ کَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔

اور مرتد ڈاکٹر پر اس کی تمام پیشگوئیاں اُلٹ پڑیں۔ اُسے ۳۰؍اکتوبر ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا تھا کہ ’’مرزا پھیپھڑے کے مرض سے ہلاک ہو گیا‘‘ مگر وہ خود پھیپھڑے کے مرض سے ہلاک ہوا۔ اُس نے پیشگوئی کی تھی کی ’’مرزا کی جڑ بنیاد اُکھڑ جائے گی۔‘‘ (اعلان الحق صفحہ ۷) اور اپنے متعلق لکھا تھا۔ "You will succeed" یعنی تم کامیاب ہو جاؤ گے (اعلان الحق صفحہ ۷) سو اس کی اپنی جڑ بنیاد اُکھڑ گئی اور ایسی اُکھڑی کہ نام ونشان تک مِٹ گیا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام میں اللہ تعالیٰ نے اِس قدر برکت دی کہ آج رُوئے زمین کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں آپ کے شیدائی نہ پائے جاتے ہوں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

[۱] (ترجمہ) تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارے کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے۔

(بدر مورخہ ۱۲؍دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

[۲] (ترجمہ) ۱ مَیں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوش خبری دیتا ہوں۔ ۲ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ ۳ مَیں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحیٰی ہے (معلوم ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا) ۴ خدا ان کو پکڑے گا اور یہ خدا کا بندہ اکیلا رہے گا اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا۔ ۵ حق آ گیا اور باطل

الْبَاطِلُ۔ ۶ مَوْتٌ قَرِيْبٌ۔ ۷ اِنَّ اللّٰهَ يَحْمِلُ كُلَّ حِمْلٍ۔ ۸ مَنْ خَدَمَكَ خَدَمَ النَّاسَ كُلَّهُمْ۔ وَمَنْ اٰذَاكَ اٰذَى النَّاسَ جَمِيْعًا۔'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶)

۷/نومبر ۱۹۰۷ء ''۱ اَلَمْ[۱] تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔ ۲ آمدنِ عید مبارک بادت[۲]۔ ۳عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔''[۳]

بقیہ ترجمہ۔ بھاگ گیا۔یعنی باطل بھاگ جائے گا۔ ۶ ایک شخص کی موت قریب ہے۔ ۷ خدا ہر ایک بوجھ کو آپ اُٹھائے گا (اس کے معنی اَب تک معلوم نہیں ہوئے۔ آئندہ خدا قادر ہے کہ تفصیل ظاہر کردے) ۸ جو شخص تیری خدمت کرتا ہے اس نے ایسا کام کیا کہ گویا سارے جہان کی خدمت کی اور جو شخص تجھے دُکھ دیتا ہے اُس نے ایسا کام کیا کہ گویا ساری دُنیا کو دکھ دیا۔ (بدر مورخہ ۱۰/نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

[۱] (ترجمہ) ۱تو دیکھے گا کہ تیرا رَبّ اُن مخالفوں سے کیا کرے گا جو تیرے معدوم کرنے کے لئے حملے کرتے ہیں۔

(بدر مورخہ ۱۰/نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

[۲] (ترجمہ از مرتّب) عید کا آنا تیرے لئے مبارک ہو۔

[۳] حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ عید الفطر کے دَوران میں اِس الہام کی تفسیر وتشریح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

''ایک تو اِس الہام کے وقتی معنی تھے کہ اُس دن شبہ تھا آیا عید ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس شبہ کو دُور فرمادیا اور بتایا ''عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔'' لیکن میرے نزدیک اِس وحی کا صرف یہی مفہوم نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''چاہے کرو یا نہ کرو۔'' اور جس کام کے متعلق خود اللہ تعالیٰ فرمائے ''چاہے کرو یا نہ کرو'' صرف اس کے لئے خصوصیت سے الہام کرنا کوئی وجہ نہیں رکھتا۔ میرے نزدیک علاوہ اِس مفہوم کے ایک اَور لطیف نکتہ بھی اِس میں بیان فرمایا گیا ہے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی طرف اشارہ ہے۔ انبیاء کی بعثت بھی ایک عید ہوا کرتی ہے۔ یعنی ان کی بعثت سے اللہ تعالیٰ کے فضل پھر دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور دنیا میں ترقیات کا بیج ان کے ذریعہ بویا جاتا ہے۔ وہ ایک ایسا بیج ہوتے ہیں جو آہستہ آہستہ ترقی کر کے ایک اِتنا بڑا درخت بن جاتا ہے جس کے پھلوں اور سایہ سے اہل دنیا مستفید ہوتے ہیں لیکن اکثر لوگوں کو وہ عید نظر نہیں آیا کرتی۔ لوگ عام طور پر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں...... یہ فقرہ کہ ''عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو'' اس میں اس عید کی طرف اشارہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی عید ہے، اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ چاہے یہ کرو یا نہ کرو ایک ہی بات ہے بلکہ یہ اسی طرح کہا گیا ہے جیسے کہتے ہیں

اِس کے بعد ایک اَور الہام ہے جس کے اظہار کی اجازت نہیں شاید بعد میں اجازت ہو جائے۔ اس کا پہلا فقرہ یہ ہے۔ ’’دیکھ مَیں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں۔‘‘

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۰؍نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

(اسی الہام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کو اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں)

’’نہایت خوفناک امر جو ہر وقت دل کو غمناک کرتا رہتا ہے ایک پیشگوئی ہے جو چند دفعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو چکی ہے۔ مَیں نے بجز گھر کے لوگوں کے کسی پر اس کو ظاہر نہیں کیا۔ اس پیشگوئی کے ایک حصّہ کا حادثہ ہم میں اور آپ میں مشترک ہے۔ بہت دُعا کرتا ہوں کہ خدا اس کو ٹال دے اور دوسرے حصّہ کا حادثہ خاص ہم سے اور ہمارے گھر کے کسی شخص سے متعلق ہے۔‘‘

(مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحبؓ۔ مکتوباتِ احمد جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۰؍نومبر ۱۹۰۷ء ’’ایک وَبا پڑے گی۔

(فرمایا) معلوم نہیں یہ کس قسم کی وَبا ہو گی۔‘‘

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۰؍نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰؍نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

نومبر ۱۹۰۷ء ’’۱ قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ۔ ۲ وَعْدٌ غَیْرُ مَکْذُوْبٍ۔‘‘[۱]

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۷ مورخہ ۲۱؍نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۲ مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

نومبر ۱۹۰۷ء ’’۱ اِنِّیْ[۲] مَعَکَ ذَکَرْتُکَ فَاذْکُرْنِیْ۔ ۲ وَسِّعْ مَکَانَکَ۔ ۳ حَانَ اَنْ تُعَانَ وَ تُرْفَعَ

بقیہ حاشیہ۔ ’’ہے تو سچا چاہے مانو یا نہ مانو‘‘۔ یعنی اس سے فائدہ اُٹھانا نہ اُٹھانا تمہارا کام ہے ہم نے چیز مہیا کر دی ہے...... اِس الہام میں اللہ تعالیٰ نے علم النفس کا ایک عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے یعنی عید کرنا یا نہ کرنا انسان کے اندر کے احساسات پر منحصر ہے، صرف سامان کا موجود ہونا عید منانے کے لئے کافی نہیں ہوتا بلکہ ان کا اختیار کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔‘‘ (الفضل مورخہ ۱۹؍مارچ ۱۹۲۹ء صفحہ ۵۔ خطبہ عید الفطر فرمودہ ۱۳؍مارچ ۱۹۲۹ء)

۱؎ (ترجمہ) ۱ خدا تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رُعب ڈال دیا۔ ۲ یہ ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہو گا۔ یعنی ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ (بدر مورخہ ۲۱؍نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۲؎ (ترجمہ) ۱ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ مَیں نے تجھے یاد کیا ہے سو تو مجھے بھی یاد کر۔ ۲ اور اپنے مکان کو وسیع کر دے۔ ۳ وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جاوے گا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے

بَیْنَ النَّاسِ۔ ۴ اِنِّیْ مَعَكَ یَا اِبْرَاھِیْمُ ۔ ۵ اِنِّیْ مَعَكَ وَ مَعَ اَھْلِكَ۔ ۶ اِنَّكَ مَعِیْ وَ اَھْلُكَ۔ ۷ قُلْ یَاْخُذُكَ اللّٰہُ۔ ۸ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ فَانْتَظِرْ۔ ۹ میں نے تیری عمر کو بھی بڑھا دیا ہے۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

۱۳؍نومبر ۱۹۰۷ء ’’۱ عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ ۲ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ ۳ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ۴ اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔‘‘[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷)

۲۱؍نومبر ۱۹۰۷ء ’’الہام۔۱ دَخَلْتُمُ الْجَنَّةَ وَمَا عَلِمْتُمْ مَا الْجَنَّةُ۔ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْاٰخِرُ۔[۲]
۲ بلاءِ ناگہانی۔ ۳ یا ربّ فتح۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷)

۲۶؍نومبر ۱۹۰۷ء ’’۱ بلاءِ ناگہانی۔
۲ ایک عربی لفظ نَجْرِی الہام ہوا جس کے معنی ہیں تو اُن کی چیخیں سنے گا۔ ۳ یا اللہ فتح۔‘‘

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۳ مورخہ ۳۰؍نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱۔ بدر جلد ۶ نمبر ۴۸ مورخہ ۲۸؍نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۲۹؍نومبر ۱۹۰۷ء ’’اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سَاحِرٍ۔ وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی۔[۳]

(فرمایا) اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی قوم یا گروہ اپنے دقیق مکر سے مَیدانِ مقابلہ میں سلسلہ کی عظمت

بقیہ ترجمہ۔ لیا جائے گا۔ ۴ مَیں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم۔ ۵ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور ایسا ہی تیرے اہل کے ساتھ۔ ۶ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل۔ ۷ اور اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا۔ ۸ مَیں رحمٰن ہوں میری مدد کا منتظر رہ۔ (الحکم مورخہ ۱۰؍نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

۱ (ترجمہ از ناشر) ۱ بعید نہیں کہ تم ایک چیز ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ اور ممکن ہے کہ ایک چیز تم پسند کرو لیکن وہ تمہارے لئے شر انگیز ہو۔ اور اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے جبکہ تم نہیں جانتے۔ ۲ سلام کہا جائے گا ربّ رحیم کی طرف سے۔ ۳ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۴ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

۲ (ترجمہ از مرتّب) اتم داخل ہوگے بہشت میں اور تم جانتے ہو کہ کیا چیز ہے بہشت، یہ آخری دن ہے۔

۳ (ترجمہ از مرتّب) تحقیق جو کچھ انہوں نے بنایا ہے ایک دھوکے کا منصوبہ ہے اور دھوکہ باز کامیاب نہیں ہوسکتا جس راہ سے بھی وہ آئے۔

کومٹانا چاہتی ہے مگر خدا تعالیٰ اسے بامراد نہیں کرے گا بلکہ حق کی عظمت ظاہر ہوگی۔‘‘

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۳ مورخہ ۳۰؍نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱)

۲؍دسمبر ۱۹۰۷ء (الف) ’’الہام۔ ۱ اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ۔ ۲ اَحْمِلُ اَوْزَارَکَ۔[۱] ۳ مَیں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔ ۴ اِنَّ اللّٰہَ یَحْمِلُ کُلَّ حِمْلٍ۔‘‘[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸)

(ب) ’’جب مَیں مضمون[۳] ختم کر چکا تو ساتھ ہی مجھ کو یہ الہام خدا کی طرف سے ہوا تھا۔

اِنَّھُمْ مَّا صَنَعُوْا ھُوَ کَیْدُ سَاحِرٍ وَ لَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ۔

(ترجمہ) آریہ لوگوں نے جو یہ جلسہ تجویز کیا ہے یہ مکّار لوگوں کی طرح ایک مکر ہے اور اس کے نیچے ایک شرارت اور بد نیتی مخفی ہے مگر فریب کرنے والا میرے ہاتھ سے کہاں بھاگے گا۔ جہاں جائے گا مَیں اس کو پکڑوں گا اور میرے ہاتھ سے چھٹکارا نہیں پائے گا۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ وہ ستارہ جو شیطان پر گرتا ہے۔‘‘

(اشتہار ۱۵؍مئی ۱۹۰۸ء بعنوان باعث تالیف کتاب ہٰذا مندرجہ چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۷)

(ج) ’’اِنَّھُمْ مَّا صَنَعُوْا ھُوَ کَیْدُ سَاحِرٍ وَ لَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ رُوْحِیْ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ۔‘‘[۴]

(ضمیمہ چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۳۶)

---

[۱] (ترجمہ) ۱ مَیں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ ۲ مَیں تیرے بوجھ اُٹھاؤں گا۔

(بدر مورخہ ۱۹؍نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[۲] (ترجمہ) ۴ خدا ہر ایک بوجھ کو آپ اُٹھائے گا۔ (بدر مورخہ ۱۰؍نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

[۳] (نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) یعنی وہ مضمون جو قادیان میں آریوں کے مذہبی جلسہ میں سنانے کے لئے لکھا گیا تھا اور یہ مضمون چشمۂ معرفت کے آخر میں بطور ضمیمہ شامل ہے۔

[۴] (ترجمہ) جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ ساحر کی تدبیر ہے اور ساحر کسی راہ سے آئے وہ کامیاب نہیں ہوگا۔ تو مجھ سے بمنزلہ میری رُوح کے ہے۔ تو مجھ سے بمنزلہ اُس ستارے کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے۔ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔ (بدر ۱۲؍دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ الہامات اُس لیکچر کی تصنیف کے وقت ہوئے جو ۳؍دسمبر ۱۹۰۷ء کو لاہور میں پڑھا گیا۔

۴؍دسمبر ۱۹۰۷ء ’’۱ اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ۔ ۲ وَقَعَ وَاقِعٌ وَّ ھَلَکَ ھَالِکٌ۔ ۳ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَتِیْ۔ ۴ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ رُوْحِیْ۔ ۵ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ وَلَدِیْ۔ ۶ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ عَرْشِیْ۔ ۷ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَ تَفْرِیْدِیْ۔ ۸ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ۔ ۹ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ الرُّحٰی۔ ۱۰ وَضَعْنَا النَّاسَ تَحْتَ اَقْدَامِکَ۔ ۱۱ وَ وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۔ ۱۲ اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ۔ ۱۳ وَقَعَ وَاقِعٌ۔ وَ ھَلَکَ ھَالِکٌ۔ ۱۴ اِنَّ اللّٰہَ یُؤَخِّرُ اَجَلًا مُسَمًّی۔ ۱۵ اِنَّمَا ھُمْ فِیْ شِقَاقٍ۔ ۱۶ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ۔ ۱۷ اُجِیْبُ دَعْوَتَکَ۔ ۱۸ سَنُرِیْھِمْ اٰیَاتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ۔ ۱۹ اُجِیْبُ دَعْوَتَکُمَا۔ ۲۰ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ۲۱ اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّکَ الْاَعْلٰی۔ ۲۲ اِخْتَرْتُ لَکَ مَا اخْتَرْتَ۔ ۲۳ سَاُرِیْھِمْ اٰیَاتِیْ فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ۔ ‘‘[1]
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸ تا ۲۰)

دسمبر ۱۹۰۷ء ’’۱ اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ۔ اَحْمِلُ اَوْزَارَکَ۔[2] ۲ مَیں تیرے ساتھ

---

[1] (ترجمہ از ناشر) ۱ اے مسرور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ ۲ ایک واقعہ وقوع میں آئے گا اور ایک ہلاک ہونے والا ہلاک ہوگا۔ ۳ تو میرے نزدیک بمنزلہ میری ذات کے ہے۔ ۴ تو مجھ سے بمنزلہ میری روح کے ہے۔ ۵ تو مجھ سے بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے۔ ۶ تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ ۷ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ ۸ تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارے کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے۔ ۹ تو مجھ سے بمنزلہ چکی کے ہے۔ ۱۰ ہم نے لوگوں کو تیرے قدموں کے نیچے رکھ دیا۔ ۱۱ ہم نے تجھ سے وہ بوجھ اٹھا دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو بلند کیا۔ ۱۲ اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۱۳ ایک واقعہ وقوع میں آئے گا اور ایک ہلاک ہونے والا ہلاک ہوگا۔ ۱۴ یقیناً اللہ تعالیٰ مقرر مدت کو مؤخر کر دے گا۔ ۱۵ وہ تو صرف اختلاف کا شکار ہیں۔ ۱۶ خدا تعالیٰ (دشمنوں کے مقابل پر) تجھے کافی ہے۔ ۱۷ میری تیری دعا قبول کروں گا۔ ۱۸ عنقریب ہم ان کو گردونواح میں ان کی ذات میں اپنے نشانات دکھائیں گے۔ ۱۹ میں تم دونوں کی دعا قبول کروں گا۔ ۲۰ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔ ۲۱ میں تیرا ربّ اعلیٰ ہوں۔ ۲۲ میں نے تیرے لئے وہ امر پسند کیا جو تو پسند کرتا ہے۔ ۲۳ عنقریب میں ان کو ان کے گردونواح میں اور ان کی ذات میں اپنے نشان دکھاؤں گا۔

[2] (ترجمہ) ۱ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ مَیں تیرے بوجھ اُٹھاؤں گا۔

اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔ ۳ اِنِّیْ[1] مَعَكَ یَا مَسْرُوْرُ۔ ۴ وَقَعَ وَاقِعٌ وَّ هَلَكَ هَالِكٌ۔ ۵ وَضَعْنَا النَّاسَ تَحْتَ اَقْدَامِكَ۔ ۶ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ ۷ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُكَ۔ ۸ سَنُرِیْهِمْ اٰیَاتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِهِمْ۔ ۹ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا۔ ۱۰ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ۱۱ اِنِّیْ مَعَكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ۔ ۱۲ اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ الْاَعْلٰی۔ ۱۳ اِخْتَرْتُ لَكَ مَا اخْتَرْتَ۔ ۱۴ بخرام که وقت تو نزدیك رسید[2]۔ ۱۵ ستائیس کو ایک واقعہ[3] (ہمارے متعلق)

---

[1] (ترجمہ) ۳ اے مسرور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ ۴ ایک واقع وقوع میں آئے گا اور ہلاک ہونے والا ہلاک ہوگا۔ ۵ ہم نے لوگوں کو تیرے قدموں کے نیچے رکھ دیا۔ ۶ ہم نے تجھ سے وہ بوجھ اُٹھا دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو بلند کیا۔ ۷ تیری دُعا قبول کی گئی۔ ۸ عنقریب ہم ان کو نشانات دکھلائیں گے گردونواح میں اور خود اُن میں۔ ۹ تم دونوں کی دُعا قبول کی گئی۔ ۱۰ تحقیق اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔ ۱۱ مَیں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم! ۱۲ مَیں تیرا رَبِّ اعلیٰ ہوں۔ ۱۳ مَیں نے تیرے لئے وہ امر پسند کیا جو تو نے اپنے لئے پسند کیا۔

(بدر مورخہ ۱۹ر دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴، ۵)

[2] (ترجمہ از مرتّب) ۱۴ خوشی وخرمی سے چل کہ تیرا وقت قریب آ گیا۔

[3] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مکتوب میں بھی جو نواب محمد علی خان صاحبؓ آف مالیر کوٹلہ کو بھیجا تحریر فرمایا۔

''دوسرے نہایت خوفناک امر جو ہر وقت دِل کو غمناک کرتا رہتا ہے ایک پیشگوئی ہے جو چند دفعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو چکی ہے۔ مَیں نے بجز گھر کے لوگوں کے کسی پر اس کو ظاہر نہیں کیا۔ اِس پیشگوئی کے ایک حصہ کا حادثہ ہم میں اور آپ میں مشترک ہے۔ بہت دُعا کرتا ہوں کہ خدا اس کو ٹال دے اور دوسرے حصہ کا حادثہ خاص ہم سے اور ہمارے گھر کے کسی شخص سے متعلق ہے۔ یہ بھی الہام کسی حصہ کی نسبت ہے کہ ۲۷ تاریخ کو وہ واقعہ ہوگا۔ نہیں معلوم کس مہینہ کی تاریخ اور کون سا سَن ہے۔''

(مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحبؓ۔ مکتوباتِ احمد جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

واقعات نے بتا دیا کہ یہ تاریخ ۲۷ر مئی ۱۹۰۸ء کی تھی جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھایا گیا۔

۱۶ اَللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى۔ ۱۷ خوشیاں منائیں گے۔ ۱۸ بَعْدَ سَنَةٍ وَّاحِدَةٍ۔ ۱۹ صَلٰوتُكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى۔ ۲۰ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ۔ ۲۱ دَخَلْتُمُ الْجَنَّةَ وَمَا عَلِمْتُمْ مَا الْجَنَّةُ ذَالِكَ الْيَوْمُ الْاٰخِرُ۔"[۲]

(بدر جلد ۶ نمبر ۵۱ مورخہ ۱۹؍دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴، ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۱۱؍دسمبر ۱۹۰۷ء "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔"[۳]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰)

۱۵؍دسمبر ۱۹۰۷ء "خوشیاں منائیں گے۔ بَعْدَ سَنَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

ستائیس کو ایک واقعہ ہمارے متعلق۔ صَلٰوتُكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰)

۲۰؍دسمبر ۱۹۰۷ء (الف) "آج ہماری بخت بیداری۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔[۴]

خدا نے اُسے لیا۔ وَاللہ! وَاللہ خدا نے سیدھا کیا اَوَلَّا۔"[۵] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰)

(ب) "وقت رسید۔"[۶]

(بدر جلد ۶ نمبر ۵۲ مورخہ ۲۶؍دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) ۱۶ اللہ تعالیٰ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے۔ ۱۸ ایک سال کے بعد۔ ۱۹ تیری عبادت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

۲؎ (ترجمہ) ۲۰ تیری دعا اُن کے لئے آرام کا موجب ہے۔ ۲۱ تم داخل ہو گے بہشت میں اور تم جانتے ہو کہ کیا چیز ہے بہشت، یہ آخری دن ہے۔ (بدر مورخہ ۱۹؍دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴، ۵)

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) خوشی وخرمی سے چل کہ تیرا وقت قریب آ گیا۔

۴؎ (ترجمہ) تحقیق تیرا دشمن جو ہے وہی اَبتر ہے۔ (بدر مورخہ ۲۶؍دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۵؎ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۶؍دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ میں اس الہام کے الفاظ یوں درج ہیں۔

"وَاللہ! وَاللہ! سِدّھا ہو یا اَوَلّا۔"

(یہ پنجابی فقرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہو گیا ہے۔)

۶؎ (ترجمہ) وقت آ گیا۔ (بدر مورخہ ۲۶؍دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

ایّامِ جلسہ ۱۹۰۷ء "یٰۤاَیُّھَا[۱] النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔"[۲]

(بدر جلد ۷ نمبر ۱ مورخہ ۹؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱ مورخہ ۲؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

---

۱ (ترجمہ) یعنی اے نبی! بھوکوں اور سوالیوں کو کھانا کھلاؤ۔ (بدر مورخہ ۹؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ) "بعض مہمانوں کو (سالانہ جلسہ ۱۹۰۷ء کے موقعہ پر۔ مرتّب) ایک دن کھانا بہت دیر میں ملا۔ روٹی کافی تیار تھی مگر جگہ تنگ تھی اور تھوڑے آدمی ایک وقت میں کھا سکتے تھے اِس واسطے بہت دیر ہوگئی اور بعض مہمان بغیر کھانا کھانے کے سونے کے کمروں میں چلے گئے......تو ان کو یہ انعام ملا کہ خود خداوندِ عالَم نے ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور براہِ راست آسمان سے اللہ کے رسول کے پاس رات کو پیغام پہنچا کہ اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَالْمُعْتَرَّ بھوکے اور مُضطر کو کھانا کھلا۔ صبح سویرے حضورؑ نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ رات بعض مہمان بھوکے رہے۔ اُسی وقت آپ نے ناظمانِ لنگر کو بلایا اور بہت تاکید کی کہ مہمانوں کی ہر طرح سے خاطر داری کی جاوے اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔" (بدر مورخہ ۹؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ اسی الہام کے متعلق فرماتے ہیں۔

"۲۸؍دسمبر ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے کہ صبح کے آٹھ بجے کھانا کھانے کے بعد یہ عاجز جلسہ میں تقریروں کے سننے میں لگ گیا۔ اسی روز مسیحِ پاک کی تقریر بھی سنی اور خوب سیری حاصل ہوئی۔ نماز مغرب وعشاء (جمع کردہ) ادا کی اور مسجد مبارک میں حسب الارشاد مجلس معتمدین صدر انجمن کے جنرل اجلاس میں شامل ہونے کی غرض سے بیٹھ گیا کہ اجلاس کے بعد کھانا کھالوں گا۔ اعلان کے مطابق اس میں جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریوں کی شمولیت ضروری تھی۔ میں اس وقت کمزور تھا۔ بھوکا تھا کہ صبح آٹھ بجے کا کھانا کھایا ہوا تھا۔ دن میں اور کچھ کھانے کو میسر نہ آیا تھا۔ بیس سالہ جوان تھا۔ شاید ایک آدھ کے سوا باقی تمام احباب سنتوں وغیرہ سے فارغ ہوکر مسجد سے چلے گئے تھے۔ اس حال کے پیش نظر نفس تقاضا کرتا تھا کہ اٹھ کر چلا جا کہ غالباً اراکین صدر انجمن احمدیہ کھانا کھانے کے لئے چلے گئے ہیں اور سب لوگ لنگر میں کھانا کھا رہے ہیں تو بھی جا کر کھانا کھا کر چلا آ۔ لیکن غریب دل ڈرا کہ مبادا غیر حاضر ہو جاؤں۔ بیٹھا رہا۔ بیٹھا رہا۔ پورے دو گھنٹے انتظار میں گزر گئے۔ بھوک نے بہت ستایا۔ قریباً پونے نو بجے معزز اراکین صدر انجمن اور چند احباب جماعت ہائے بیرون تشریف لے آئے۔ اجلاس شروع ہوکر پونے بارہ بجے رات ختم ہوا۔ خواہش خوراک از خود ختم ہوگئی کہ بھڑک کی طاقت ہی باقی نہ رہی تھی۔ مسجد سے نیچے اترا اور طوعاً وکرہاً لنگر کا رخ کیا جسے بند پایا۔ ناچار اپنی جائے قیام پر جو بیت المال کے کمروں میں تھی واپس آکر سونے کو تھا کہ کسی نے دروازہ پر دستک دی کہ جس مہمان بھائی نے کھانا نہیں کھایا وہ لنگر خانہ میں جا کر کھانا کھالے۔ چنانچہ بندہ گیا اور جو کچھ ملا شکر کر کے کھا کر چلا آیا۔

یکم جنوری ۱۹۰۸ء ''دبدبۂ خسرویم شد بلند زلزلہ در گورِ نظامی فگند[1]

اِنِّیْ مَعَکَ اَیْنَمَا تَذْھَبُ وَ تَسِیْرُ۔''[2] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱

بدر جلد ۷ نمبر ۳ مورخہ ۲۳؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۲؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰)

۲؍جنوری ۱۹۰۸ء (الف) ''۱ اِنِّیْ[3] مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ۔ ۲ اِنِّیْ مَعَکَ[4] فِیْ کُلِّ حَالٍ وَ عِنْدَ کُلِّ مَقَالٍ۔ ۳ اِنِّیْ مَعَکَ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ۔ ۴ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ۔ ۵ وَ ھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیُغْلَبُوْنَ۔ ۶ وَ اِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ۔[5]

بقیہ حاشیہ۔ اگلی صبح کے نو دس بجے میں دیکھتا ہوں کہ پیارا مسیح پاک چھوٹی مسجد کے دروازہ میں گلی رخ کھڑا ہوا ہے اور کئی ایک عشاق سامنے کھڑے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کو بلائیں۔ چنانچہ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ سامنے حاضر ہوئے تو فرماتے ہیں معلوم ہوتا ہے آج رات کے کھانے کا انتظام اچھا نہ تھا کہ بعض مہمان بھوکے رہ گئے۔ کسی کی بھوک عرش تک پہنچی ہے اور مجھے بشدت الہام کیا گیا۔ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔

یہ الہام رات کے دس بجے کے قریب ہوا تھا جس پر حضور والا نے باہر منتظمین کو کہلا بھیجا تھا کہ جن مہمانوں کو کھانا نہیں ملا ان کو کھانا کھلایا جائے۔ اسی واسطے منتظمین میں سے کسی نے میرے دروازہ پر دستک دی تھی۔''

(اصحاب احمد جلد ۸ صفحہ ۹۱، ۹۲ مطبوعہ دسمبر ۱۹۶۰ء)

[1] (ترجمہ از ناشر) ہماری بادشاہت کا دبدبہ بلند ہوا۔ نظامی کی قبر میں زلزلہ پڑا۔

[2] (ترجمہ) مَیں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو جائے اور سیر کرے۔ (بدر مورخہ ۲۳؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

[3] (ترجمہ) ۱ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ (بدر مورخہ ۲۳؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

[4] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ ''مَیں نے خود حضرت صاحب سے سنا ہے، فرماتے تھے کہ ''اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ '' اور ''اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ'' یہ دونوں الہام ایک ایک رات میں ہزار ہا دفعہ ہوئے ہیں اور فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تکیہ پر سر رکھا اور ان الہامات کا سلسلہ شروع ہو گیا اور صبح کو نماز کے لئے اُٹھے تو سلسلہ جاری تھا۔''

(الفضل مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۵ زیر عنوان حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری مورخہ ۲۰؍اکتوبر ۱۹۲۱ء)

[5] (ترجمہ) ۲ مَیں تیرے ساتھ ہوں ہر حال میں اور ہر ایک گفتگو میں۔ ۳ مَیں تیرے ساتھ ہوں ہر ایک میدان میں۔ ۴ اللہ کی طرف سے نصرت اور فتح قریب ہے۔ ۵ اور وہ غلبہ کے بعد عنقریب مغلوب ہوں گے۔ ۶ اور یا تو ہم تجھے بعض وہ باتیں دکھا دیں گے جو وعدہ کی گئی ہیں یا تجھے وفات دیں گے۔ (بدر مورخہ ۲۳؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

۷ لَوْ رُفِعَ الْحِجَابُ لَمَا ازْدَدْتُّ يَقِيْنًا ۔ ۸ صَنَعَ اللّٰهُ صَنَائِعَ وَ اٰخِرُهَا الْاِنْسَانُ[1] ۔ ۹ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا[2] ۔ ۱۰ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۔''[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱، ۲۲)

(ب) ''اِنِّیْ مَعَکَ یَا اِبْرَاهِیْمُ ۔''[4]

(بدر جلد ۷ نمبر ۳ مورخہ ۲۳ ؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۲ ؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰)

۵ ؍جنوری ۱۹۰۸ء ''مرحوم امیر خاں کی بیوہ جس دن اُس کا خاوند فوت ہوا، مَیں نے دیکھا کہ اُس بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے مَیں نے وہ مٹا دیا اور اس کی جگہ اس کی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھ دیا ہے۔''[5]

(بدر جلد ۷ نمبر ۳ مورخہ ۲۳ ؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۲ ؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰)

---

[1] (ترجمہ از ناشر) ۷ اگر حجاب اٹھا بھی دیا جاتا تو میرے یقین میں کوئی خاص اضافہ نہ ہوتا۔ ۸ اللہ تعالیٰ نے بہت سے مصنوعات بنائیں اور ان میں سے سب سے اعلیٰ صنعت انسان ہے۔

[2] (ترجمہ) ۹ مدد کی اللہ تعالیٰ نے تمہاری مؤیّدانہ مدد (بدر مورخہ ۲۳ ؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

[3] (ترجمہ از مرتّب) ۱۰ اے نبی! بھوکوں اور محتاجوں کو کھانا کھلاؤ

[4] (ترجمہ) میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم! (بدر مورخہ ۲۳ ؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

[5] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) امیر خاں صاحب مرحوم پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن کی بیوی کے رشتہ میں بھائی تھے جن کے ساتھ محمد اکبر خان صاحب مرحوم کی دختر اصغری بیگم صاحبہ بیاہی گئی تھیں۔ اُن کی وفات کے بعد اصغری بیگم صاحبہ میاں مددخاں صاحب کے عقد میں آئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اِس بشارت کے ماتحت اُن کے چھ بچے ہوئے جن کے نام حسبِ ذیل ہیں۔ راجہ محمد عبداللہ خان صاحب، راجہ محمد یعقوب خان صاحب (کارکن صدر انجمن احمدیہ)، محمد داؤد صاحب، محمد الیاس صاحب، زینب اور عائشہ۔ اصغری بیگم صاحبہ اپنے والدین کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کے ایک حصّہ میں رہتی تھیں اور اُن کی والدہ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کرتی تھیں۔

۱۸؍جنوری ۱۹۰۸ء (الف) ''[1] اِنِّیْ مَعَکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ[1]۔ [2] یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ [3] اِنَّ رَبِّیْ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ[2]۔ [4] وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہہ نہ جائیں۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

(ب) ''یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ اِنَّ رَبِّیْ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ اِنَّ رَبِّیْ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہہ نہ جائیں۔''

(تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بر اَوراق منسلکہ کتاب تعطیر الانام[3])

۱۹؍جنوری ۱۹۰۸ء ''اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ ھٰذِہٖ۔''[4]

(بدر جلد ۷ نمبر ۳ مورخہ ۲۳؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۲؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰)

۲۰؍جنوری ۱۹۰۸ء ''مَلْعُوْنِیْنَ اَیْنَمَا ثُقِفُوْا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ۔''[5]

(کاپی الہامات[6] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۲۵؍جنوری ۱۹۰۸ء ''یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ سَمْعِیْ۔''[7]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۲۶؍جنوری ۱۹۰۸ء ''حَرَّقَھُمَا اللّٰہُ۔ قَتَلَھُمَا اللّٰہُ۔ میری فتح ہوئی۔

---

[1] (ترجمہ) ۱ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم! (بدر مورخہ ۲۳؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

[2] (ترجمہ از مرتّب) ۳ یقیناً میرا ربّ قدرت رکھنے والا اور غالب ہے۔

[3] یہ کتاب جماعتی ریکارڈ میں موجود ہے۔ (ناشر)

[4] (ترجمہ) مَیں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں جو یہ ہے۔ (بدر مورخہ ۲۳؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

[5] (ترجمہ از ناشر) یہ دھتکارے ہوئے۔ جہاں کہیں بھی پائے جائیں پکڑے جائیں اور اچھی طرح قتل کئے جائیں۔ یقیناً صفا اور مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں۔

[6] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۳؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۲۲؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰ میں ان الہامات کی تاریخ نزول ۲۱؍جنوری ۱۹۰۸ء درج ہے۔

[7] (ترجمہ از ناشر) تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فتح قریب ہے۔ تو میرے نزدیک بمنزلہ میرے کانوں کے ہے۔

یعنی خدا نے دونوں کو جلا دیا۔ دونوں کو قتل کیا اور میری فتح ہو گئی۔

اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكَ[1]۔ ہم اس کو تیری طرف واپس کریں گے۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳، ۲۴)

۲۸/جنوری[2] ۱۹۰۸ء "اِنِّیْ مَعَكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ۔ از خدا یا بند مردانِ خدا۔"[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴)

۲۹/جنوری ۱۹۰۸ء "۱شکر کر خدا نے تجھے بلا سے بچا لیا۔ ۲خدا نے تجھے دشمنوں سے چھوڑا یا۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴)

۵/فروری ۱۹۰۸ء "۱ہمارے گھر میں خدا ظاہر ہوا۔

۲خواب میں دیکھا کہ سؤر مارا ہے۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴)

۷/فروری ۱۹۰۸ء "۱اِنِّیْ مَعَكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ۔ ۲حٰمٓ۔ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ۔

۳راز کھل گیا۔ ۴تمام اسرار کھل گئے۔ ۵اِنِّیْ مَعَكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ۔"[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴، ۲۵)

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اِس الہام اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكَ کے بعد الحکم کے اسی پرچہ میں حضرت اُمّ المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی رؤیا بھی درج ہے جس سے الہام کی تعیین، مطلب اور تشریح میں مدد لی جاسکتی ہے اور وہ یہ ہے۔

"اِس کے ساتھ ہی حضرت اُمّ المؤمنین علیہا السلام نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک ہمارا پالتو شیر ہے۔ اس کے سامنے ایک کتا آیا ہے اُس نے کتے کو پکڑ کر لٹا دیا اور کہا چُپ۔" (الحکم مورخہ ۲۶/جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۵ حاشیہ)

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۳۰/جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۰/جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲ میں ان الہامات کی تاریخ نزول ۲۶/جنوری ۱۹۰۸ء درج ہے۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) مَیں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم! خدا کے بندے خدا سے پاتے ہیں۔

[4] (ترجمہ از ناشر) ۱میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم!۔ ۲صاحبِ حمد اور صاحبِ مجد خدا (کی طرف سے) یہ ایک کھلی کھلی کتاب کی آیات ہیں۔ ۵میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم!۔

۹؍فروری۱۹۰۸ء (الف) ’’آسمان مٹھی بھر رہ گیا۔ ۲ اَنْتَ[1] اِمَامٌ مُّبَارَكٌ۔ ۳ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الَّذِيْ كَفَرَ[2]۔ ۴ بُوْرِكَ مَنْ مَّعَكَ وَمَنْ حَوْلَكَ[3]۔ ۵ اِنِّيْ مَعَكَ فِي الْاَرْضِ وَفِي السَّمَآءِ۔ ۶ اِنِّيْ مَعَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ ۷ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ ۸ لَا تَقْتُلُوْا زَيْنَبَ۔‘‘[4] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵، ۲۶)

(ب) ’’آسمان مُٹھی بھر رہ گیا۔ آسمان مُٹھی بھر رہ گیا۔ لَا[5] تَقْتُلُوْا زَيْنَبَ۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الَّذِيْ كَفَرَ۔ اَنْتَ اِمَامٌ مُّبَارَكٌ۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الَّذِيْ كَفَرَ۔ اَنْتَ اِمَامٌ مُّبَارَكٌ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الَّذِيْ كَفَرَ۔ اَنْتَ اِمَامٌ مُّبَارَكٌ۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الَّذِيْ كَفَرَ۔ بُوْرِكَ مَنْ مَّعَكَ وَمَنْ حَوْلَكَ۔‘‘ (تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بر ورق منسلکہ کتاب تعطیر الانام)

(ج) ’’ اَيْنَمَا ثُقِفُوْا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا۔ ‘‘[6]

(بدر جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۳؍فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۱؍فروری۱۹۰۸ء ’’ يَا مَسِيْحَ اللّٰهِ عَدْوَانَا۔‘‘[7]

(بدر جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۳؍فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ) ۲ تو امامِ مبارک ہے۔ ۳ اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا۔ (بدر مورخہ ۱۳؍فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳؍فروی ۱۹۰۸ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱ میں یہ الہام یوں درج ہیں۔ ’’آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ كَفَرَ۔‘‘

[3] (ترجمہ از مرتّب) ۴ برکت دیا گیا وہ جو تیرے ساتھ ہے اور وہ جو تیرے گرد ہے۔

[4] (ترجمہ) ۵ مَیں تیرے ساتھ ہوں آسمان اور زمین میں۔ ۶ مَیں دُنیا اور آخرت میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۷ اللہ ساتھ ہے اُن کے جو تقویٰ اختیار کریں اور جو نیکوکار رہیں۔ ۸ زینب کو قتل نہ کرو۔ (بدر مورخہ ۱۳؍فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

[5] (ترجمہ از مرتّب) زینب کو قتل نہ کرو۔ اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا۔ تو مبارک امام ہے اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا۔ تو مبارک امام ہے اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا۔ تو مبارک امام ہے اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا۔ برکت دیا گیا وہ جو تیرے ساتھ ہے اور وہ جو تیرے گرد ہے۔

[6] (ترجمہ) جہاں کہیں پائے گئے پکڑے جائیں گے اور ہلاک کئے جاویں گے۔ (بدر مورخہ ۱۳؍فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

[7] (ترجمہ) اے اللہ کے مسیح ہماری شفاعت کر۔ (بدر مورخہ ۱۳؍فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

(نوٹ از سیّد عبدالحیٔ) اس الہام کی مزید وضاحت کیلئے دیکھیے ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۶ و ۴۰۳ اور دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۸ حاشیہ۔

فروری ۱۹۰۸ء ’’کل ایک دوائی مَیں استعمال کرنے لگا تو الہام ہوا۔

خطرناک‘‘ (بدر جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۳؍فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

۱۲؍فروری ۱۹۰۸ء ’’ظَفَّرَکُمُ اللّٰہُ ظَفَرًا مُّبِیْنًا۔‘‘[۱]

(کاپی الہامات[۲] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۲۱؍فروری ۱۹۰۸ء ’’نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ خَوَّانٍ کَفُوْرٍ۔ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخَاشِعِیْنَ۔‘‘[۳]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۳؍مارچ ۱۹۰۸ء ’’بیمار بہت ہی چیخیں مارتی ہے۔ اِنِّیْ مَعَكَ یَا اِبْرَاھِیْمُ۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔‘‘[۴] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۷؍مارچ ۱۹۰۸ء ’’ماتم کدہ۔[۵] ایک جنازہ آتا دیکھا۔

قُلْ جَآءَکُمُ الْفَتْحُ۔‘‘[۶] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۱۹۰۸ء ’’امام حسین کو مَیں نے دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ مَیں نے دیکھا کہ دُور سے ایک شخص چلا آ رہا ہے اور میری زبان سے یہ لفظ نکلا۔ ابوعبداللہ حُسین۔ پھر دوبارہ دیکھا۔‘‘

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۲؍مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

---

۱ (ترجمہ از مرتّب) اللہ نے تم کو کھلی فتح دی۔

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۰؍فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱ میں اس الہام کی تاریخ نزول ۲۰؍فروری ۱۹۰۸ء درج ہے۔

۳ (ترجمہ از ناشر) ہم اس سے (اس کی) رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ یقیناً اللہ کسی خیانت کرنے والے ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔ اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔

۴ (ترجمہ از ناشر) اے ابراہیم! میں تیرے ساتھ ہوں۔ ربّ رحیم فرماتا ہے کہ تم پر سلامتی ہو۔

۵ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۲؍مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰؍مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۶ میں اس ضمن میں تحریر ہے کہ ’’ماتم کدہ۔ فرمایا۔ اس کے متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے۔ پھر غنودگی میں دیکھا کہ ایک جنازہ آتا ہے۔‘‘

۶ (ترجمہ از ناشر) کہہ تمہارے پاس فتح آ گئی ہے۔

۲۵/مارچ ۱۹۰۸ء ”اَمۡثَالُ الرَّحۡمَةِ۔ اَوَّلُ الذِّکۡرِ وَ اٰخِرُ الذِّکۡرِ۔ حٰمٓ۔ تِلۡكَ اٰيَاتُ الۡكِتَابِ الۡمُبِيۡنِ۔[۱] لَا تَذَرُوۡهُ جَارِيَةٌ۔[۲] کبھی معدے کے خلل سے بھی وَرم ہو جاتی ہے۔“

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۳ مورخہ ۲/اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۶/مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۸)

۲۸/مارچ ۱۹۰۸ء ”الہام۔ ۱ اَحۡسَنَ اللّٰهُ اَمۡرِيۡ۔ ۲ اَحۡسَنَ اللّٰهُ اَمۡرَكَ۔ ۳ يَاۡتِيۡنَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِيۡقٍ۔[۳] ۴ اُمید سے بڑھ کر۔ ۵ رعایا میں سے ایک شخص کی موت۔ ۶ اَحۡسَنَ اللّٰهُ اَمۡرَكَ۔ ۷ اَحۡسَنَ اللّٰهُ اَمۡرِيۡ۔ ۸ يَاۡتِيۡنَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِيۡقٍ۔ ۹ امید سے بڑھ کر............

اور پھر الہام ہوا۔ ۱۰ امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔“[۴] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷)

۳۰/مارچ ۱۹۰۸ء ”حَدَّثۡتُكَ فِي الۡحَضۡرَةِ۔[۵] فتح۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۳۱/مارچ ۱۹۰۸ء ”اِنِّيۡ اُحَافِظُ كُلَّ مَنۡ فِي الدَّارِ۔ مِنۡ هٰذِهِ الۡمَرَضِ الَّذِيۡ هُوَ سَارِيۡ۔ يعني مِنۡ هٰذِهِ الۡاٰفَةِ۔ وَ الۡمَرَضُ بَدَلٌ مِّنۡهُ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

(ترجمہ) میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤں گا۔ ایسی بیماری جو متعدی ہے یعنی اس آفت سے۔ اور مرض اس کا بدل ہے۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام موصولہ صفحات از فیملی ڈاکٹر شاہنواز صاحب پسر حضرت چوہدری مولا بخشؓ)

مارچ ۱۹۰۸ء ”رحمت اور فضل کا مقام۔ شکر کا کلام۔[۶] اَمۡثَالُ الرَّحۡمَةِ فِيۡ اَوَّلِ الذِّکۡرِ

---

۱ (ترجمہ) رحمت کی مثالیں۔ پہلے ذکر والا اور آخر ذکر والا۔ حٰمٓ کھول کر بیان کرنے والی کتاب کے یہ نشانات ہیں۔ (بدر مورخہ ۲/اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

۲ (ترجمہ از مرتّب) کوئی واقعہ اس کا شیرازہ نہیں بکھیر سکے گا۔

۳ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے میرا کام اچھا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے تیرا کام اچھا کر دیا۔ میرے پاس تحائف آئیں گے ہر دُور کی راہ سے۔ (بدر مورخہ ۲/اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

۴ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲/اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۳۰/مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱ میں الہام نمبر ۱ تا ۵ ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں اور ان کی تاریخ نزول ۲۹/مارچ ۱۹۰۸ء ہے۔

۵ (ترجمہ از ناشر) میں خدا کے بارہ میں تجھے بتا چکا ہوں۔

۶ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۴/اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۳ میں یہ الہام یوں درج ہے۔ ”رحمت اور فضل کا کلام۔ شکر کا کلام۔“

وَاٰخِرِ الذِّکْرِ۔''[1] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

اپریل ۱۹۰۸ء ''میاں منظور محمد کے گھر کی نسبت[2] جو سِل کی بیماری سے بیمار ہیں اور ہمارے ہی گھر میں رہتے ہیں۔ حٰمٓ۔ تِلْکَ اٰیَاتُ الْکِتَابِ الْمُبِیْنِ۔

لفظ حٰمٓ میں بیمار کا نام بطور اختصار ہے اور باقی الفاظ کے یہ معنی ہیں کہ اِس میں نشان ہیں جو خدا کی کتاب میں مقرر ہیں۔

بیمار بہت ہی چیخیں مارتا ہے[3]۔ ماتم کدہ۔

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ مِنْ ھٰذِہِ الْمَرَضِ الَّذِیْ ھُوَ سَارِیْ۔[4]

یعنی مِنْ ھٰذِہِ الْاٰفَۃِ۔ اور مرض اس کا بدل ہے۔

ترجمہ۔ میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤں گا ایسی بیماری جو متعدی ہے۔

اور پھر الہام ہوا کہ ''امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔ پھر الہام ہوا۔ دوبارہ زندگی۔ منسوخ شدہ زندگی۔

---

[1] (ترجمہ از ناشر) رحمت کی مثالیں ذکر کے شروع میں اور ذکر کے آخر میں۔

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) ان کا نام محمدی بیگم تھا جو بالآخر ۹/اکتوبر ۱۹۰۸ء کو فوت ہوگئیں اور الہام 'بیمار بہت ہی چیخیں مارتا ہے' ظاہری رنگ میں پورا چنانچہ ایڈیٹر صاحب بدر لکھتے ہیں۔

''یہ بھی ہم نے سنا کہ بعینہٖ یہی حالت تھی۔ آخر وہی ہوا جو میرے سیّد و مولیٰ مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجنے والا مولیٰ فرما چکا ہے وہ یہ کہ ''ماتم کدہ۔'' یعنی یہ بیمار فوت ہو جائے گا۔ پھر چونکہ سِل کا مرض ایک متعدی مرض ہے اِس لئے بشارت کے لئے فرمایا کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ مِنْ ھٰذِہِ الْمَرَضِ الَّذِیْ ھُوَ سَارِیْ۔ پھر کچھ دوائیں بتائیں گئیں تا کہ باقی ماندہ دن زیادہ تکلیف سے نہ گزریں اور حسبِ الہام ''اُمید سے بڑھ کر فائدہ ہوا'' بلکہ ''دوبارہ زندگی'' عطا ہوئی۔ گو زندگی منسوخ شدہ تھی۔'' (بدر مورخہ ۱۵/اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۱، ۲)

[3] (نوٹ از ناشر) کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶ میں ۳/مارچ ۱۹۰۸ء کے تحت یہ الہام یوں درج ہے۔ ''بیمار بہت ہی چیخیں مارتی ہے۔''

[4] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۳/اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸ اور الحکم مورخہ ۱۴/اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۳ میں اس الہام کے ضمن میں تحریر ہے۔ ''فرمایا کہ اگرچہ اس میں بظاہر عبارت میں غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ اس صرف نحو کا ماتحت نہیں اور ایسی مثالیں قرآن شریف میں بھی موجود ہیں۔ پھر حضرت کو بیمار کے واسطے بعض دوائیں دکھائی گئیں۔''

اِنِّیْ بَرَآءٌ مِّنْ ذَالِكَ[1]۔ (یہ کسی کا مقولہ ہے)

اور پھر الہام ہوا كَتَبَ اللّٰهُ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔ حَقٌّ عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

اور پھر الہام ہوا اَمْثَالُ الرَّحْمَةِ فِيْ اَوَّلِ الذِّكْرِ وَاٰخِرِ الذِّكْرِ[2]۔ یعنی دو شخص کی نسبت جو بیمار تھے دعا کی گئی ان کی نسبت رحمت کا نمونہ ہے۔

اور پھر الہام ہوا۔ رحمت اور فضل کا مقام۔ شکر کا مقام[3]۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام موصولہ صفحات از فیملی ڈاکٹر شاہ نواز صاحب پسر حضرت چوہدری مولیٰ بخشؓ)

۱۰/اپریل ۱۹۰۸ء ''۱ كَتَبَ اللّٰهُ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔ ۲ حَقٌّ عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ[4]۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۱۱/اپریل ۱۹۰۸ء '' دوبارہ زندگی '' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۱۲/اپریل ۱۹۰۸ء ''۱ منسوخ شدہ زندگی۔ ۲ اِنِّیْ بَرَآءٌ مِّنْ ذَالِكَ۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۱۸/اپریل ۱۹۰۸ء ''۱ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔ ۲ فَحَقَّ الْعَذَابُ وَتَدَلّٰى۔ ۳ زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ۴ فَحَقَّ الْعَذَابُ وَتَدَلّٰى۔''[5] (کاپی الہامات[6] حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۱؎ (ترجمہ از ناشر) یقیناً مَیں اِس سے بیزار ہوں۔

۲؎ (ترجمہ از ناشر) اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر رحمت کرنا فرض کرلیا ہے۔ مومنوں کی مدد کرنا ہم نے اپنے اوپر فرض کرلیا ہے۔ رحمت کے نمونے ذکر کے اوّل میں اور ذکر کے آخر میں۔

۳؎ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۶/اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۲ اور البشریٰ قلمی نسخہ مرتّبہ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۱۴۶ پر بھی الہام ''رحمت اور فضل کا مقام۔ شکر کا مقام'' درج ہے۔

۴؎ (ترجمہ از ناشر) ۱ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر رحمت کرنا فرض کرلیا ہے۔ ۲ مومنوں کی مدد کرنا ہم نے اپنے اوپر فرض کیا ہوا ہے۔

۵؎ (ترجمہ از مرتّب) ۱ ہم نے تجھے کھلی فتح دی ہے۔ ۲ پس عذاب واقع ہوگا اور اتر آئے گا۔ ۳ زمین پر زلزلہ آئے گا۔ ۴ پس عذاب واقع ہوگا اور اُتر آئے گا۔

۶؎ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۲/اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱ میں بھی یہ الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔

۲۰/اپریل۱۹۰۸ء الہام۔’’[1] بُشْریٰ۔ [2] پھر چلے آتے ہیں یارو زندہ ہوجانے کے دن۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۲۹)

۲۲/اپریل۱۹۰۸ء ’’نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ[1]۔ میری مراد پوری ہوئی۔ میرے لئے آسمان پر نشان ظاہر ہوا۔ خیروخوبی کا نشان۔‘‘ (کاپی الہامات[2] حضرت مسیح موعودعلیہ السلام صفحہ ۳۰)

۲۶/اپریل۱۹۰۸ء ’’مباش ایمن از بازیء روزگار۔‘‘[3]

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۷ مورخہ ۳۰/اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۶/اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲۹/اپریل۱۹۰۸ء ’’اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔‘‘[4]

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۸ مورخہ ۷/مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۱ مورخہ ۶/مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۹۰۸ء ’’جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دُنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور بُرے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دُنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہوجائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہوجائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے مصیبتوں کے پیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہوجائیں گے۔‘‘ (پیغامِ صلح۔ رُوحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۴۴)

۹/مئی۱۹۰۸ء ’’سُرنگ۔ اَلرَّحِیْلُ ثُمَّ الرَّحِیْلُ۔‘‘[5]

(بدر جلد ۷ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰/مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از ناشر) ہم تیری ثناء کرتے ہیں اچھائی کے ساتھ۔

[2] (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۳۰/اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۷ اور الحکم مورخہ ۲۲/اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱ میں یہ الہامات یوں درج ہیں۔ ’’میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔ خیروخوبی۔ میری مرادیں پوری ہوئیں۔‘‘

[3] (ترجمہ از مرتّب) زمانے کے کھیل سے بےخوف نہ رہ۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) مَیں ان تمام لوگوں کی حفاظت کروں گا جو اِس دار میں ہیں۔

[5] (ترجمہ از مرتّب) کوچ کا وقت آگیا ہے ہاں کوچ کا وقت آگیا۔

۱۰رمئی ۱۹۰۸ء ’’اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھَارُ۔ ‘‘[1]

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۶ مورخہ ۲رجون ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

۱۵رمئی ۱۹۰۸ء (الف) ’’ایک[2] دفعہ مجھے بعض محقق اور حاذق طبیبوں کی بعض کتابیں کشفی رنگ میں دکھلائی گئیں جو طبِّ جسمانی کے قواعدِ کُلّیہ اور اصولِ علمیّہ اور سِتّہ ضروریہ وغیرہ کی بحث پر مشتمل اور متضمّن تھیں جن میں طبیب حاذق قرشی کی کتاب بھی تھی اور اشارہ کیا گیا کہ یہی تفسیر قرآن ہے اس سے معلوم ہوا کہ عِلْمُ الْاَبْدَان اور عِلْمُ الْاَدْیَان میں نہایت گہرے اور عمیق تعلقات ہیں اور ایک دوسرے کے مصدّق ہیں۔ اور جب مَیں نے اُن کتابوں کو پیشِ نظر رکھ کر جو طبِّ جسمانی کی کتابیں تھیں قرآن شریف پر نظر ڈالی تو وہ عمیق در عمیق طبِّ جسمانی کے قواعد کُلّیہ کی باتیں نہایت بلیغ پیرایہ میں قرآن شریف میں موجود پائیں۔‘‘

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۳)

(ب) ’’ڈرومت مومنو۔‘‘

(بدر جلد ۷ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۶رمئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰رمئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۷رمئی ۱۹۰۸ء (الف) ’’اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔‘‘[3]

(بدر جلد ۷ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۶رمئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰رمئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے بلاشبہ ان کے لئے جنّات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) چونکہ نزولِ الہام کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہوسکی اِس لئے اسے سن تصنیف کتاب چشمۂ معرفت ۱۵رمئی ۱۹۰۸ء کے ماتحت درج کیا گیا۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔

(نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) حضرت مہتہ عبد الرحمٰن صاحب قادیانیؓ اِس الہام کے شانِ نزول پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں۔

’’۱۷رمئی کی صبح کو مکرمی جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے چند معزز تعلیم یافتہ رؤساء لاہور کی دعوت کی تھی اور حضرت اقدسؑ سے اس موقع پر کچھ تقریر کرنے کی بھی درخواست کی تھی چنانچہ حضرت اقدسؑ نے اس

(ب) ’’مکن تکیہ بر عمرِ ناپائیدار۔‘‘[1]

(بدر جلد ۷ نمبر ۲۲ مورخہ ۲؍جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

۲۰؍مئی ۱۹۰۸ء ’’ اَلرَّحِیْلُ ثُمَّ الرَّحِیْلُ ۔ اَلْمَوْتُ قَرِیْبٌ۔‘‘[2]

(بدر جلد ۷ نمبر ۲۲ مورخہ ۲؍جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)





بقیہ حاشیہ۔ کو منظور بھی فرما لیا تھا۔ ۱۶ کی رات کو حضرت اقدسؑ کی طبیعت ناساز ہوگئی اور متواتر چند دَست آجانے کی وجہ سے بہت ضعف ہوگیا چنانچہ ۱۷ کی صبح کو جب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بیدار ہوئے تو یہ الہام ہوا اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ چنانچہ اس وعدۂ الٰہی سے طاقت پا کر حضرت اقدسؑ نے اِس موقع پر قریباً اڑھائی گھنٹہ تک کھڑے ہو کر بڑی پُر زور تقریر فرمائی۔‘‘ (الحکم مورخہ ۳۰؍مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

[1] (ترجمہ از مرتّب) ناپائیدار عمر پر بھروسہ مت کر۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اِس الہام میں سنِ وفات بھی بتایا گیا ہے چنانچہ اس کے اعداد ۱۳۲۶ ہیں۔

[2] (ترجمہ) اب کوچ کا وقت آ گیا۔ ہاں کوچ کا وقت آ گیا اور موت قریب ہے۔

(بدر مورخہ ۲؍جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)



ضمیمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ الہامات، رؤیا اور کشوف جمع کئے گئے ہیں جو حضور کی زندگی میں شائع نہیں ہوئے یا جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ نے بعد میں اپنی روایات میں بیان کیا ہے۔ (مرتّب)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱۸۷۶ء یا اس سے قبل صوفی نبی بخش صاحبؓ ابن مکرم عبد الصمد صاحب ملازم دفتر اگیزامینر صاحب بہادر آف لاہور نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

''بڑے مرزا صاحب[1] پر ایک مقدّمہ تھا۔ مَیں نے دُعا کی تو ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا۔ مَیں نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ وہ کہنے لگا میرا نام حفیظ ہے۔ پھر وہ مقدّمہ رفع دفع ہوگیا۔''

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۱/اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

۱۸۷۶ء (تقریباً) میاں امام الدین صاحبؓ سیکھوانی نے بیان کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو نو ماہ کے روزے رکھے، اس دَوران میں جو رؤیا و کشوف ہوئے، اُن کا ذکر فرماتے ہوئے حضورؑ نے ایک دفعہ فرمایا۔

''جب مَیں تین ماہ کے قریب پہنچا تو ایک شخص بڑا قد آور، جسیم، رنگ سرخ میرے سامنے یہ الفاظ کہتا تھا

قرت، قرت، قرت۔''

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۵ صفحہ ۶۶۔ الحکم[2] جلد ۳۸ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۱/اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۶)

۱۸۸۲ء میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ نے بیان کیا۔

''جب مَیں ۱۸۸۲ء میں پہلے پہل قادیان آیا تو اُس وقت ...... میری ایک شادی ہوچکی تھی اور دوسری کا خیال تھا جس کے متعلق مَیں نے بعض خوابیں بھی دیکھی تھیں۔ مَیں نے ایک دن حضرت صاحب کے ساتھ ذکر کیا ...... آپ نے میرے ماموں محمد یوسف صاحب مرحوم کو ...... خط لکھا اور اس میں اسمٰعیل کے نام بھی ایک خط ڈالا (جس کی لڑکی کا رشتہ مطلوب تھا) ...... حضرت صاحب نے اِدھر یہ خطوط لکھے اور اُدھر میرے واسطے دعا شروع

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد ماجد حضرت میرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم ومغفور۔

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) الحکم پرچہ مذکورہ بالا میں اِس الہام کا ترجمہ بھی ساتھ ہی درج ہے جو یہ ہے۔ ''تجھ کو قدر والا کیا۔ تجھ کو قدر والا کیا۔ تجھ کو قدر والا کیا۔'' آگے یہ لکھا ہے۔ ''یہ بھی ایک کشف تھا۔'' ممکن ہے کہ راوی کو سننے میں غلطی لگی ہو اور دراصل لفظ وَقَرْتَ ہو جیسا کہ ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے اور حرف و سہواً حذف ہوگیا ہے۔ وقار کے معنی قدر و عظمت کے ہیں۔

فرمائی......(ابھی) دعا میں مصروف تھے کہ عین دعا کرتے کرتے حضرت صاحب کو الہام ہوا۔

''ناکامی''

پھر دعا کی تو الہام ہوا۔ ''اَے بسا آرزُو کہ خاک شُدہ''[1]

پھر اس کے بعد ایک اَور الہام ہوا۔ ''فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ''[2]

......فرمایا کہ معلوم نہیں میاں عبداللہ صاحب کا ہمارے ساتھ کیسا تعلق ہے کہ اِدھر دعا کرتا ہوں اور اُدھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب مل جاتا ہے۔ چند دنوں کے بعد میاں محمد یوسف صاحب کا جواب آ گیا کہ میاں عبداللہ کے والد اور دادا اور خسر تو راضی ہو گئے ہیں مگر اسمٰعیل انکار کرتا ہے۔ اِس پر حضرت نے فرمایا کہ اَب ہم اسمٰعیل کو خود کہیں گے......ممکن ہے اللہ تعالیٰ کے الہامات کا یہ منشا ہو کہ جس طریق پر کوشش کی گئی ہے اِس میں ناکامی ہے اور کسی اَور طریق پر کامیابی مقدر ہو......پھر حضرت صاحب نے اسمٰعیل کو میرے متعلق کہا مگر اُس نے انکار کیا اور کئی عذر کر دیئے۔''

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ۱۔روایت نمبر ۱۰۱ صفحہ ۷۷ تا ۷۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۲ء میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ نے بیان کیا۔

''حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ابھی مَیں نے اسمٰعیل سے بات شروع نہیں کی تھی کہ مجھے کشف ہوا تھا کہ اُس نے میرے بائیں ہاتھ پر دَست پھر دیا ہے۔ نیز مَیں نے کشف میں دیکھا تھا کہ اُس کی شہادت کی اُنگلی کٹی ہوئی ہے۔ اِس پر مَیں سمجھ گیا تھا کہ یہ اِس معاملہ میں مجھے نہایت گندے جواب دے گا......اس کے بعد اسمٰعیل نے اپنی لڑکی کی دوسری جگہ شادی کر دی......مگر اِس شادی کے بعد اسمٰعیل پر بڑی مصیبت آئی۔''

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۱۰۱ صفحہ ۷۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۳ء مرزا دین محمد صاحبؓ سکنہ لنگروال ضلع گورداسپور نے بیان کیا۔

''ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے صبح کے قریب جگایا اور فرمایا کہ۔

''......مَیں نے دیکھا ہے کہ میرے تخت پوش کے چاروں طرف نمک چُنا ہوا ہے۔''

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ہائے بہت سی آرزوئیں ہیں جو خاک میں مل گئیں۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) پس صبر اچھا ہے۔

......فرمایا کہ کہیں سے بہت سارو پیہ آئے گا۔اس کے بعد مَیں چار دن یہاں رہا۔میرے سامنے ایک منی آرڈر آیا۔جس میں ہزار سے زائد روپیہ تھا۔‘‘

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے،جلد ا روایت نمبر ۶۳۶ صفحہ ۶۰۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۳ء (الف) حافظ محمد ابراہیم صاحبؓ ولد میاں نادر علی صاحب سکنہ مکووال ضلع انبالہ نے بیان کیا۔

’’۸۳ء میں جب شہب گرے تو فرمایا۔اس وقت مَیں دیکھ رہا تھا کہ مَیں اور سیّد عبد القادر برابر برابر کھڑے ہیں۔پھر مَیں نے دیکھا کہ شیخ سعدی اور سیّد عبد القادر ایک باغ میں سیر کر رہے ہیں۔

انہی ایام میں آپ کو الہام ہوا ’’یَا عَبْدَ الْقَادِرِ۔‘‘ فرمایا کہ اولیاء کو عبد القادر کا خطاب اُس وقت دیا جاتا ہے جب اُن کے لئے قادرانہ نشان دکھانے مقصود ہوں۔‘‘ (الحکم جلد ۳۹ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۳۶ء صفحہ ۵)

(ب) حافظ نور محمد صاحبؓ سکنہ فیض اللہ چک ضلع گورداسپور نے بیان کیا۔

’’ایک دفعہ حضورؑ نے فرمایا کہ مَیں نے خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کہ سیّد عبد القادرؒ صاحب جیلانی آئے ہیں اور آپ نے پانی گرم کرا کر مجھے غسل دیا ہے اور نئی پوشاک پہنائی ہے اور گول کمرہ کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ آؤ ہم اور تم برابر برابر کھڑے ہو کر قد ناپیں۔پھر انہوں نے میرے بائیں[1] طرف کھڑے ہو کر کندھے سے کندھا ملایا تو اُس وقت دونوں برابر برابر رہے۔‘‘

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے،جلد ا روایت ۱۸۴ صفحہ ۵۰۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء۔
الحکم جلد ۳۷ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۴؍ستمبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۴)

مولوی رحیم بخش صاحبؓ سکنہ تلونڈی جُھنگلاں ضلع گورداسپور نے بیان کیا۔

’’حضرت صاحبؑ نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔

’’یُنَجِّیْکَ مِنَ الْغَمِّ وَ کَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا‘‘[2]

اور آپؑ نے فرمایا کہ ’’ہمیں خدا کے فضل سے غم تو کوئی نہیں ہے شاید آئندہ کوئی غم پیش آئے۔جب مکان پر آئے تو ایک شخص امرتسر سے یہ خبر لایا کہ آپ کا وہ نگینہ جو ’’اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ‘‘ لکھنے کے واسطے

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) الحکم میں دائیں طرف کا ذکر ہے۔(الحکم مورخہ ۱۴؍ستمبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۴)

[2] (ترجمہ از مرتّب) خدا تجھے غم سے نجات دے گا اور تیرا ربّ قادر ہے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) الحکم مورخہ ۱۴؍اگست ۱۹۳۴ء صفحہ ۳ میں متعلقہ حوالہ میں ’’نُنَجِّیْکَ‘‘ چھپا ہے۔

حکیم محمد شریف صاحب کے پاس امرتسر بھیجا ہوا تھا، وہ گم ہو گیا ہے، اور نیز ایک ورق براہین احمدیہ کا لایا جو بہت خراب تھا اور پڑھا نہیں جاتا تھا۔ یہ معلوم کر کے آپ کو بہت تشویش ہوئی ...... حضرت صاحب اور یہ خاکسار بٹالہ سے گاڑی میں سوار ہو کر امرتسر پہنچے۔ جب حکیم صاحب کے مکان پر پہنچے تو حکیم صاحب نے بہت خوش ہو کر کہا کہ یہ آپؑ کا نگینہ گم ہو گیا تھا مگر ابھی مل گیا ہے اور جب مطبع میں جا کر کتاب دیکھی تو وہ اچھی چھپ رہی تھی۔ جس پر آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو پہلے سے بشارت دے دی تھی کہ ہم تجھے غم سے نجات دیں گے سو وہ یہی غم تھا۔''

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۴۵۳ صفحہ ۴۳۱، ۴۳۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۴ء حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

''میری شادی سے پہلے حضرت صاحب کو معلوم ہوا تھا کہ آپؑ کی دوسری شادی دِلّی میں ہوگی۔''

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۶۹ صفحہ ۵۱ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۴ء ''حافظ حامد علی صاحبؓ مرحوم خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کرتے تھے کہ جب حضرت صاحب نے دوسری شادی کی تو ایک عمر تک تجرد میں رہنے اور مجاہدات کرنے کی وجہ سے آپؑ نے اپنے قویٰ میں ضعف محسوس کیا۔ اس پر وہ الہامی نسخہ جو ''زدجامِ عشق'' کے نام سے مشہور ہے بنوا کر استعمال کیا چنانچہ وہ نسخہ نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا......

نسخہ زدجامِ عشق یہ ہے جس میں ہر حرف دوا کے نام کا پہلا حرف مراد ہے۔ زعفران، دارچینی، جائفل، افیون، مُشک، عقرقرحا، شنگرف، قرنفل یعنی لونگ۔ اِن سب کو ہم وزن کُوٹ کر گولیاں بناتے ہیں اور روغن سَمُّ الْفَار میں چرب کر کے رکھتے ہیں اور روزانہ ایک گولی استعمال کرتے ہیں۔ الہامی ہونے کے متعلق دو باتیں سنی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ یہ نسخہ ہی الہام ہوا تھا۔ دوسرے یہ کہ کسی نے یہ نسخہ حضورؑ کو بتایا اور پھر الہام نے اِسے استعمال کرنے کا حکم دیا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔''

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا حصّہ سوم روایت نمبر ۵۶۹ صفحہ ۵۴۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۴ء حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

''جب میری شادی ہوئی اور مَیں ایک مہینہ قادیان ٹھہر کر پھر واپس دہلی گئی تو اُن ایام میں حضرت مسیح موعودؑ

نے مجھے ایک خط لکھا کہ مَیں نے خواب میں تمہارے تین جوان لڑکے دیکھے ہیں۔‘‘

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا حصّہ اوّل روایت نمبر ۹۱ صفحہ ۶۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۴ء میر عنایت علی شاہ صاحبؓ لدھیانوی نے بیان کیا۔

’’حضرت اقدسؑ دہلی سے واپس ہوئے۔ سرہند ریلوے سٹیشن پر حضرت اقدسؑ کو الہام ہوا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

......حضورؑ نے فرمایا کہ اِس الہام میں کسی دوست کے گرنے کی خبر ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ میر صاحب[۱] ہی نہ ہوں۔‘‘

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ا صفحہ ۱۱۹)

۱۸۸۵ء شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی ایڈیٹر الحکم نے لکھا۔

’’اللہ تعالیٰ کی ایک تحریک خفی کے ماتحت کچھ عرصہ کے لئے ضلع گورداسپور کے پہاڑی علاقہ (سوجان پور) کی طرف جا کر عبادت کرنا چاہتے تھے لیکن پھر خدا تعالیٰ کی صاف صاف وحی نے آپؑ کو ہوشیار پور جانے کا ایماء فرمایا اور اس شہر کا نام بتایا۔‘‘ (الحکم جلد ۳۹ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۴/اپریل ۱۹۳۶ء صفحہ ۴)

۱۸۸۶ء میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ نے بیان کیا کہ ایام چلّہ ہوشیار پور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔

’’ بُوۡرِكَ مَنۡ فِیۡھَا وَمَنۡ حَوۡلَھَا ‘‘[۲]

اور حضورؑ نے تشریح فرمائی کہ مَنۡ فِیۡھَا سے مَیں مُراد ہوں اور مَنۡ حَوۡلَھَا سے تم لوگ مراد ہو۔

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۸۸ صفحہ ۶۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱؎ یعنی میر عباس علی شاہ صاحب لدھیانوی۔ (شمس)

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) برکت والا ہے وہ جو اس میں ہے اور جو اس کے اِرد گرد ہیں۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ الہام حضورؑ کو ہوشیار پور کے چلّہ کے دَوران ہوا۔ میاں عبداللہ صاحبؓ سنوری کا بیان ہے کہ آپؑ اُوپر بالا خانہ میں رہتے تھے......ایک دن جب مَیں کھانا رکھنے اُوپر گیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ (سیرت المہدی جلد اوّل روایت نمبر ۸۸ صفحہ ۶۵)

۱۸۸۶ء میاں عبداللہ صاحبؓ سنوری نے بیان کیا۔

''ہوشیار پور سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر ایک بزرگ کی قبر ہے......حضورؑ قبر کی طرف تشریف لے گئے...... اور تھوڑی دیر تک دعا فرماتے رہے۔ پھر......فرمایا۔ جب مَیں نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے تو جس بزرگ کی یہ قبر ہے وہ قبر سے نکل کر دوزانو ہو کر میرے سامنے بیٹھ گئے اور اگر آپ[1] ساتھ نہ ہوتے تو مَیں اُن سے باتیں بھی کر لیتا۔ ان کی آنکھیں موٹی موٹی ہیں اور رنگ سانولا ہے۔ پھر کہا کہ دیکھو اگر یہاں کوئی مجاور ہے تو اُس سے ان کے حالات پوچھیں چنانچہ حضورؑ نے مجاور سے دریافت کیا۔ اُس نے کہا مَیں نے ان کو خود نہیں دیکھا کیونکہ ان کی وفات کو قریباً ایک سو سال گزر گیا ہے۔ ہاں اپنے باپ یا دادا سے سنا ہے کہ یہ اِس علاقہ کے بڑے بزرگ تھے اور اِس علاقہ میں ان کا بہت اثر تھا۔ حضورؑ نے پوچھا، ان کا حلیہ کیا تھا؟ وہ کہنے لگا کہ سنا ہے سانولہ رنگ تھا اور موٹی موٹی آنکھیں تھی۔''
(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۸۸ صفحہ ۶۴، ۶۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۶ء میاں عبداللہ صاحبؓ سنوری نے بیان کیا۔

''پسرِ موعود کی پیشگوئی کے بعد حضرت صاحبؑ ہم سے کبھی کبھی کہا کرتے تھے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہم کو جلد وہ موعود لڑکا عطا کرے۔ اُن دنوں میں حضرت کے گھر اُمیدواری تھی۔ ایک دن بارش ہوئی تو مَیں نے مسجد مبارک کے اُوپر صحن میں جا کر بڑی دُعا کی......پھر مجھے دُعا کرتے کرتے خیال آیا کہ باہر جنگل میں جا کر دُعا کروں......چنانچہ مَیں قادیان سے مشرق کی طرف چلا گیا اور باہر جنگل میں بارش کے اندر بڑی دیر تک سجدہ میں دُعا کرتا رہا......اُسی دن شام یا دوسرے دن صبح کو حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ

''اُن کو کہہ دو اُنہوں نے رنج بہت اُٹھایا ہے ثواب بہت ہوگا۔''

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۱۱۰ صفحہ ۸۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

مئی ۱۸۸۶ء ''لَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی''[2] (البشریٰ قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۱۷۔ مکتوب از صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک کے لکھے ہوئے الہامات میں سے)

۱؎ اِس سے مراد میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ ہیں۔ (شمس)

۲؎ (ترجمہ) اس لڑکی کے جیسے بعض مرد بھی نہیں۔

(نوٹ) یہ الہام صاحبزادی عصمت کی پیدائش پر ہوا تھا۔

(البشریٰ قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۱۷ حاشیہ نمبر ۴)

۶؍جنوری ۱۸۹۱ء (الف) ’’خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی کھڑے ہیں اور مَیں یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتا ہوں غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَ ھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ[1] اور کہتا ہوں کہ اَدْنَی الْاَرْضِ سے قادیان مراد ہے اور مَیں کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام درج ہے۔‘‘

(مکتوب از پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک کے لکھے ہوئے الہامات میں سے)

(ب) ’’ ایک دفعہ ہمیں یہ الہام ہوا کہ

’’غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَ ھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ اور مجھے دکھایا گیا کہ اِس وعدہ کی آخری آیت تک جس قدر حروف ہیں ان میں اکمل اور اخلص موافقین کے نام بھی مخفی ہیں اور جو اشد انکار و عناد و مخالفت میں اپنی قوم میں سے ہیں ان کے نام بھی اس میں پوشیدہ ہیں۔‘‘

پھر فرمایا۔ ’’اور مَیں نے دیکھا کہ ایک شخص نے اَدْنَی الْاَرْض پر قرآن شریف میں ہاتھ رکھا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ یہ قادیان کا نام ہے۔‘‘

(تذکرۃ المہدی مصنفہ پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی حصّہ دوم صفحہ ۴۵ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۱ء ومکتوب پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی)

۲۷؍فروری ۱۸۹۱ء ’’ فَجِیْءَ بِالْکِتَابِ فَھُزِمُوْا۔‘‘[2]

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ و البشریٰ قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۵۵)

۱۸۹۱ء خواجہ حسن نظامی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خط شائع کیا ہے جس کا اِقتباس درج ذیل ہے۔

’’ہم نے آپ کی صحت کے لئے خدا سے دعا مانگی اور ہم کو الہام ہوا کہ خواجہ حسن نظامی ابھی بہت دن زندہ رہیں گے اور مسلمانوں کے بڑے بڑے کام کریں گے۔‘‘

(الفضل مورخہ ۱۱؍اکتوبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۲ بحوالہ اخبار منادی دہلی بابت ماہ ستمبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۴ تا ۷)

---

[1] (ترجمہ از ناشر) اہل روم مغلوب کئے گئے۔ قریب کی زمین میں۔ اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد پھر ضرور غالب آجائیں گے۔ (الرّوم: ۳،۴)

[2] (ترجمہ از مرتّب) پھر کتاب لائی گئی۔ تب انہیں شکست ہوئی۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) پیر صاحبؓ لکھتے ہیں۔ یہ الہام حضرت اقدس علیہ السلام کے دستِ مبارک کے لکھے ہوئے سے نقل کئے گئے۔

فروری ۱۸۹۲ء حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ۔

''ایک دفعہ کسی بحث[1] کے دَوران میں حضرت مسیح موعودؑ سے کسی مخالف نے کوئی حوالہ طلب کیا......حضرت صاحبؑ نے بخاری کا ایک نسخہ منگایا اور یونہی اس کی ورق گردانی شروع کردی اور جلد جلد ایک ایک ورق اُس کا اُلٹانے لگ گئے اور آخر ایک جگہ پہنچ کر آپ ٹھہر گئے اور کہا لو یہ لکھ لو۔ دیکھنے والے سب حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے اور کسی نے حضرت صاحب سے دریافت بھی کیا جس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ ''جب مَیں نے کتاب ہاتھ میں لے کر ورق اُلٹانے شروع کئے تو مجھے کتاب کے صفحات ایسے نظر آتے تھے کہ گویا وہ خالی ہیں اور اُن پر کچھ نہیں لکھا ہوا اِسی لئے مَیں ان کو جلد جلد اُلٹاتا گیا۔ آخر مجھے ایک صفحہ ملا جس پر کچھ لکھا ہوا تھا اور مجھے یقین ہوا کہ یہ وہی حوالہ ہے جس کی مجھے ضرورت ہے۔''

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۳۰۶ صفحہ ۲۸۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۲ء (الف) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

''ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے خبر دے دی۔

''سلطنتِ برطانیہ تا ھشت سال بعد ازاں ضعف و فساد و اِختلال''

اور یہ آٹھ سال جا کر ملکہ وکٹوریہ کی وفات[2] پر پورے ہوگئے۔''

(الفضل جلد ۱۶ نمبر ۷۸ مورخہ ۵ / اپریل ۱۹۲۹ء صفحہ ۵)

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ لکھتے ہیں۔

''جہاں تک میری یاد مساعدت کرتی ہے ...... یہ واقعہ لاہور میں ہوا تھا۔ مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ''محدثیت اور نبوت'' پر بحث ہوئی تھی ......حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محدثیت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے بخاری کی اس حدیث کا حوالہ دیا جس میں حضرت عمرؓ کی محدثیت پر استدلال تھا۔ مولوی عبدالحکیم صاحب کے مددگاروں میں سے مولوی احمد علی صاحب نے حوالہ کا مطالبہ کیا اور بخاری خود بھیج دی۔ مولوی محمد احسن صاحب نے حوالہ نکالنے کی کوشش کی مگر نہ نکلا۔ آخر حضرت مسیح موعودؑ نے خود نکال کر پیش کیا...... جب حضرت صاحب نے یہ حدیث نکال کر دکھادی تو فریقِ مخالف پر گویا ایک موت وارد ہوگئی......اسی پر مباحثہ ختم کردیا۔''

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۴۷۲ صفحہ ۴۹۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

[2] ملکہ وکٹوریہ کا انتقال ۲۲ / جنوری ۱۹۰۱ء میں ہوا۔ (شمس)

(ب) حافظ حامد علی صاحبؓ نے مجھ سے کہا کہ آج رات یا شاید کہا ان دنوں میں حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے۔

''سلطنتِ برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ایام ضعف و اختلال''

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۹۶ صفحہ ۶۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(ج) میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ نے بیان کیا کہ۔

''مجھے (یہ) الہام اِس طرح پر یاد ہے۔

''سلطنتِ برطانیہ تا ہفت سال بعد ازاں باشد خلاف و اِختلال''

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۹۶ صفحہ ۶۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(د) صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ نے بیان کیا۔

''مَیں نے حضرت سے یہ الہام اِس طرح پر سنا ہے۔

''قوتِ برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ایام ضعف و اِختلال''

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۳۱۴ صفحہ ۲۹۱ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

غالباً ۱۲؍جولائی ۱۸۹۲ء (خواب میں) ''لَہٗ تَبٌّ وَّ سَبٌّ وَّ افْتِضَاحٌ۔''[1]

(جیبی[2] بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۲؍اکتوبر ۱۸۹۲ء '' یُصْلِحُ اللّٰہُ جَمَاعَتِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔''[3]

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۱؍مارچ ۱۸۹۳ء ''کل شب کو ایک خواب اور کچھ تحریری طور پر لکھا ہوا پیش ہوا۔ لکھا ہوا تو سوائے **ن و ض** کے اَور کچھ پڑھا نہ گیا اور خواب بھی سارا یاد نہیں رہا اخیری فقرہ یاد رہا وہ یہ تھا۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اس کے لئے ہلاکت اور گالیاں اور ذلت ہے۔

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ جیبی بیاض عبدالرحمٰن صاحب شاکر کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پاس موجود ہے جوان کے والد مرحوم ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہرؓ کو مرزا محمود بیگ صاحبؓ آف پٹی نے دی تھی اور ان کا بیان ہے یہ بیاض انہیں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عطا فرمائی تھی۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ میری جماعت کی اصلاح کردے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

''اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ۔''[1]

(از مکتوب مرزا خدا بخش صاحبؓ مندرجہ ''اصحابِ احمد'' مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب حصّہ دوم صفحہ ۱۱۶ حاشیہ مطبوعہ ۱۹۵۲ء)

مارچ ۱۸۹۳ء ''نور الدینؓ[2] کو دو گلاس دُودھ کے پلائے۔ ایک ہم نے خود دیا اور دوسرا اُس نے مانگ کر لیا اور کہا سرد ہے۔ پھر دُودھ کی ندی بن گئی اور ہم اُس میں نبات کی ڈلی ہلاتے جاتے ہیں۔''

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲/ اپریل[3] ۱۸۹۳ء (الف) ''مولوی عبدالکریم صاحبؓ سے ایک دن ذکر کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔

لَا تَصْبُوَنَّ اِلَی الْوَطَنِ فِیْہِ تُھَانُ وَ تُمْتَحَنُ[4]

یہ الہام نورالدین کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔''

(ضمیمہ اخبار بدر جلد ۸ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۰۹ء صفحہ ۷۷۔ مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین صفحہ ۱۶۹ طبع اوّل)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) یقیناً اللہ تعالیٰ علیم حکیم ہے۔

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

[3] (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ تاریخ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی جیبی بیاض میں درج ہے مگر وہاں سن درج نہیں۔ تعیین سال چونکہ بدلائل ۱۸۹۳ء ثابت ہے (دیکھیے تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ ۴۹۴ مولانا نورالدینؓ کی ہجرت کا ایمان افروز واقعہ) اِس لئے ہم نے یہی سن درج کر دیا۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) تُو وطن کی طرف ہرگز توجہ نہ کر۔ اس میں تیری اہانت ہوگی اور تکلیفیں اُٹھانی پڑیں گی۔

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ الہام حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی بیاض جیبی صفحہ ۱۴۹ میں یوں درج ہے۔

لَا تَصْبُوَنَّ اِلَی الْوَطَنِ فِیْہِ تُضَامُ وَ تُمْتَھَنُ

اور اس کے ساتھ ہی حریری کا دوسرا شعر بھی درج ہے۔

فَاعْلَمْ بِاَنَّ الْحُرَّ فِیْ اَوْطَانِہٖ یَلْقَی الْغَبَنَ

(ترجمہ) اپنے وطن کی طرف راغب مت ہو اس میں تجھ پر ظلم کیا جائے گا اور ذلیل کیا جائے گا۔ اور یاد رکھ کہ آزاد انسان اپنے وطن میں خسارہ پاتا ہے۔

(ب) ”وَاِنْ هٰذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيْدَانِ اَنْ يُّخْرِجَا كُمْ۔“[1]

(حِبّی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ صفحہ ۱۴۹)

”کشف میں دیکھا۔تفسیر حسینی ۱۵۰ اور ۱۵۱ صفحہ پر

وَ لِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۔ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ فَسَّرَهٗ نُوْرُ الدِّيْنِ بِالْمَعَارِفِ الْغَرِيْبَةِ۔“[2]

(حِبّی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۴۹)

۵/اپریل ۱۸۹۳ء

۱۔ قاضی سلیمان پٹیالوی کی نسبت الہام۔

”پشت بر قبلہ مے کنند نماز“[3]

۲۔ بعد ظہر کے فرمایا یا بعد دعا بہ نسبت خاکسار راقم[4] الہام۔

”اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ“[5]

(حِبّی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۵۷)

۷/اپریل[6] ۱۸۹۳ء

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) یہ دونوں بڑے ہوشیار اور چالاک ہیں تمہیں نکالنا چاہتے ہیں۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اِس الہام کے متعلق حِبّی بیاض میں کوئی تاریخ درج نہیں اور نہ کوئی تشریح ہے۔ لیکن یہ الہام اسی صفحہ پر درج ہے جہاں الہام لَا تَصْبُوَنَّ لکھا ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اور تا کہ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں اور اُن ہڈیوں کی طرف دیکھ۔ ہم انہیں کیسے اُبھارتے، پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں۔ پھر جب اس پر واضح ہوگیا تو کہا مَیں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نورالدین نے اس کی عجیب وغریب معارف کے ساتھ تفسیر کی۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) قبلہ کو پیٹھ دے کر نماز ادا کرتے ہیں۔

[4] یعنی حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

[5] (ترجمہ از مرتّب) یقیناً صفا اور مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں۔

[6] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اِس الہام اور اگلے چار الہاموں کی حِبّی بیاض میں صرف تاریخیں لکھی ہوئی ہیں مگر سنہ درج نہیں غالباً ۱۸۹۳ء ہی ہوگا۔

’’یہ باغِ اسلام ہم تم کو دیتے ہیں۔‘‘ (کشف)

پھر الہام ہوا۔ ’’شُد تُرا ایں برگ و بار و شیخ و شاب‘‘[1]

اور تفہیم ہوئی۔ایک جماعت اِس سلسلہ میں داخل ہوگی۔‘‘

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۵۸)

۱۵؍مئی ۱۸۹۳ء ’’اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ[2] الہام ہے۔پھر ملخ دیکھے۔ مشرق سے مغرب کو جاتے ہیں اور اس کی بڑی گونج ہے۔‘‘

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۶۵)

۲۵؍جون ۱۸۹۳ء (خواب میں) ’’سانپ نے ذراع پر کاٹا۔ڈاکٹر کی جستجو کی تو مرزا غلام مرتضیٰ تھے۔انہوں نے سینہ کاٹنا شروع کیا تا کہ زہر نکل جاوے۔اس کے بعد الہام ہوا۔

نَرُدُّھَا عَلَى النَّصَارٰی۔‘‘[3]

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۶۴)

۱۱؍جولائی ۱۸۹۳ء ’’یہ کشف کہ سفید کاغذ پر (عبداللہ) (سلطان محمد) لکھا ہے۔پھر الہام ہوا۔

بُشْرٰی لَكَ فِی النِّکَاحِ[4]

اور تفہیم ہوئی کہ یہ آتھم اور لڑکا معہود ہے۔‘‘ (جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۴۴)

۳؍ستمبر ۱۸۹۳ء رات کو الہام ہوا۔ ’’کَرَامَةٌ جَلِیْلَةٌ قَدْ جَآءَ وَقْتُھَا‘‘[5]

(ازمکتوب بنام میر عباس علی صاحب ورق نمبر ۱۲۔جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۴۹)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) یہ پھل پھول اور بوڑھے اور جوان سب آپ کے ہی ہوئے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) کیا تو نہیں جانتا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں سے کیا سلوک کیا۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) ہم اسے نصاریٰ پر لوٹا دیں گے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) ایک الہام تذکرہ صفحہ ۲۵۶ پر اِن الفاظ میں ہے۔’’اِنَّ النَّصَارٰی حَوَّلُوا الْاَمْرَ۔سَنَرُدُّھَا عَلَى النَّصَارٰی۔‘‘ ممکن ہے یہ الہام وہی ہو یا دوسرا ہو۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) اِس نکاح کے بارہ میں آپ کو خوشخبری ہو۔

[5] (ترجمہ از مرتّب) ایک بڑی کرامت ہے جس کا وقت آچکا ہے۔

۱۲/دسمبر ۱۸۹۳ء "لَا یُرَی اللّٰہُ اِلَّا مِنْ نَّفْیٍ عَنْ اِرَادَاتِ الدُّنْیَا کُلِّھَا۔ مَا ضَلَّ الشَّیْخُ وَمَا غَوٰی۔ یَا اَیُّھَا الْعَوَآمُّ اتَّبِعُوا الْاِمَامَ۔"[1] (جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۷۲)

۱۸۹۳ء حکیم محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ مرہم عیسیٰ لکھتے ہیں۔ "سیّدنا واما منا مسیح موعود علیہ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّہٖ وَرَحْمَتَہٗ نے مجھے ہائی کورٹ کے فیصلے سے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے الہاماً اطلاع دی ہے کہ۔

"حسین کو ٹیپوؤں کے شر سے بچایا گیا ہے"

سو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و رحم سے مجھے ہر قسم کے فتنہ اور مصیبت اور بلا سے بچایا۔"

(دیباچہ طِبّی مِائَۃُ عَامِلٍ صفحہ ۲۹ مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ بیرون دہلی دروازہ لاہور مطبوعہ ۲۹/مارچ ۱۹۵۰ء)

۱۸۹۳ء مکرم میاں محمد عبدالرحمٰن خان صاحب رضی اللہ عنہ و مکرم میاں محمد عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ[2] بیان کرتے ہیں کہ ہماری پھوپھیوں کے ہاں اولاد نہ تھی۔ اُنہوں نے والد صاحب سے کہا کہ حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کریں۔ نواب صاحب نے عرض کیا۔ بعد ازاں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ۔

"مَیں نے دیکھا کہ مجھے گولیاں ملی ہیں۔ کچھ مَیں نے (حضرت) مولوی نورالدین صاحب کو دے دیں کچھ آپ[3] کو۔ لیکن مَیں نے نواب عنایت علی خان صاحب[4] کو تلاش کیا لیکن وہ نہ ملے۔"

(اصحابِ احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ حصّہ دوم صفحہ ۱۹۷ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) خدا تعالیٰ دُنیا کے تمام ارادوں کو ترک کئے بغیر دکھائی نہیں دیتا۔ بزرگ شخص نہ ہی گمراہ ہوا اور نہ ہی ناکام اور ہلاک ہوا۔ اے عوام امام کی اتباع کرو۔

[2] (نوٹ از ناشر) پسران حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ۔

[3] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس رضی اللہ عنہ) یعنی نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ، چنانچہ نواب صاحب رضی اللہ عنہ کے ہاں اِس رؤیا کے بعد نرینہ اولاد ہوئی۔ اِس سے پہلے دو لڑکیاں ہی تھیں اسی طرح حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ خلیفہ اوّل کے ہاں بھی اُس وقت تک کئی لڑکے ہو کر فوت ہو چکے تھے اَب اس کے بعد آپ کو زندگی پانے والی نرینہ اولاد عطا ہوئی لیکن نواب عنایت علی خان صاحب کے ہاں ایک بیوی سے تو کوئی اولاد نہ ہوئی البتہ ایک دوسری بیگم کے بطن سے دو لڑکیاں ہوئیں۔

[4] (نوٹ از ناشر) آپ حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کے خاوند تھے۔

۶؍اپریل ۱۸۹۴ء مرزا ایوب بیگ صاحب[۱]رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (جب رمضان شریف میں) ۶؍اپریل ۱۸۹۴ء کو گرہن لگنا تھا...... کئی دوستوں نے شیشے پر سیاہی لگائی ہوئی تھی جس میں سے وہ گرہن دیکھنے میں مشغول تھے۔ ابھی خفیف سی سیاہی شیشے پر شروع ہوئی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کسی نے کہا کہ سورج کو گرہن لگ گیا ہے آپؑ نے اس شیشہ میں سے دیکھا تو نہایت ہی خفیف سی سیاہی معلوم ہوئی۔ حضورؑ نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ اِس گرہن کو ہم نے تو دیکھ لیا مگر یہ ایسا خفیف ہے کہ عوام کی نظر سے اوجھل رہ جائے گا اور اِس طرح ایک عظیم الشان پیشگوئی کا نشان مشتبہ ہوجائے گا...... تھوڑی دیر بعد سیاہی بڑھنی شروع ہوئی۔ حتیٰ کہ آفتاب کا زیادہ حصّہ تاریک ہوگیا۔ تب حضورؑ نے فرمایا کہ۔

''ہم نے آج خواب میں پیاز دیکھا تھا۔ اس کی تعبیر غم ہوتی ہے۔ سو شروع میں سیاہی کے خفیف رہنے سے یہ غم ظہور میں آیا۔'' (اصحابِ احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ جلد ۱ صفحہ ۸۰، ۸۱ مطبوعہ ۱۹۵۱ء)

۳۱؍جولائی ۱۸۹۴ء ''بروز دوشنبہ بعد از نماز ظہر حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام[۲] ہوا۔

اَمِدُّوْا اللَّیْلَۃَ اَزْھَی اللَّیَالِیْ

یعنی اس رات کو عبادت، تسبیح، تہلیل، تکبیر اور دُرود و استغفار وغیرہ میں شاغل رہو کیونکہ یہ رات[۳] تمام راتوں سے افضل اور خوبصورت تر ہے۔''

(تذکرۃ المہدی مصنفہ پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی حصّہ دوم صفحہ ۱۶ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۱ء۔ البشریٰ قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی صفحہ ۶۶)

۱۶؍مارچ ۱۸۹۵ء ''احمدِ زمان اس زمانہ کا احمدؐ''

(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ بواسطہ حکیم عبداللطیف[۴] صاحب گجراتی)

۱؎ (نوٹ از ناشر) برادر مکرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحبؓ ابن مرزا نیاز بیگ صاحبؓ کلانوری۔

۲؎ پیر سراج الحق صاحبؓ لکھتے ہیں۔ ''حضور مسیح موعود علیہ السلام کے حکم سے لکھا گیا جو فرمایا تھا کہ کہیں یادداشت لکھ رکھو۔'' (تذکرۃ المہدی حصّہ دوم صفحہ ۱۶)

۳؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یعنی شب سہ شنبہ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۱۲ھ مطابق ۳۱؍جولائی ۱۸۹۴ء۔ تقویم عمری ۱۷۸۳ءتا ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۲۸۔ البشریٰ صفحہ ۶۶ حاشیہ نمبر ۳۔ تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۶۔

۴؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) حکیم عبداللطیف صاحب گجراتی نے خاکسار سے بیان کیا کہ یہ اور اس سے اگلے پانچ الہامات مَیں نے حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ کے قرآن مجید سے نقل کئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ''یہ حضرت مسیح موعودؑ نے لکھوائے تھے۔''

۳۱؍مارچ ۱۸۹۵ء[1] ’’اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عُرِضَ عَلٰی اَقْوَامٍ فَمَا دَخَلَ فِیْھِمْ وَمَا دَخَلُوْا فِیْہِ اِلَّا قَوْمٌ مُنْقَطِعُوْنَ۔‘‘[2] (ضمیمہ اخبار بدر ۴؍جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۳۲۲۔ درس القرآن حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ تقطیع خورد صفحہ ۶۸۱۔ البشریٰ قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج[3] الحق صاحبؓ نعمانی صفحہ ۶۴۔ تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ)

۱۳؍اپریل ۱۸۹۵ء ’’نَزَلَ مَلَکٌ مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ وَھُوَ اَعْلَی الْمَلٰئِکَۃِ۔ اِنَّ الْقَوْمَ یَقْتُلُوْ نَنِیْ۔ اَیْ اَرَادُوْا قَتْلِیْ۔ وَاَنّٰی لَھُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ۔‘‘[4]
(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ بواسطہ حکیم عبداللطیف صاحب گجراتی)

۱۷؍اپریل ۱۸۹۵ء ’’ھُوَ مُؤْمَنٌ امن دیا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ھُوَ مُؤْتَمَنٌ[5]۔ اِن دونوں کی نسبت تفہیم نہیں ہوئی کہ کس کی نسبت ہیں۔‘‘ (تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ)

۱۸۹۵ء[6] ’’بَلَغَ الْاَمْرُ اِلٰی حَدِّہٖ۔‘‘[7] (تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ)

۱؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) حکیم عبداللطیف صاحب گجراتی بیان کرتے ہیں کہ یہ تاریخ حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ کے قرآن مجید پر درج تھی۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) یقیناً یہ قرآن قوموں پر پیش کیا گیا مگر ان پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا اور اُنہوں نے اُسے قبول نہ کیا، ہاں اس قوم نے اسے قبول کرلیا جو دنیا سے منقطع تھے۔

۳؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) پیر صاحب موصوف حاشیہ البشریٰ صفحہ ۶۴ میں لکھتے ہیں کہ ’’یہ الہام حضرت مولوی حافظ احمد اللہ صاحبؓ ناگپوری......(نے) بتلایا ہے جو فرماتے ہیں کہ میرے قرآن شریف میں یہ بطور یادداشت لکھا ہوا ہے......حضرت اقدس علیہ السلام نے مسجد مبارک میں بیان فرمایا تھا۔‘‘

۴؎ (ترجمہ از مرتّب) فرشتوں میں سے ایک فرشتہ جو سب سے بڑا تھا اُترا۔ قوم مجھے قتل کرنا چاہتی ہے مگر ان کو دور کی جگہ سے پکڑنے کی کیسے توفیق ملے گی۔

۵؎ (ترجمہ از مرتّب) وہ امن پایا ہوا ہے۔

۶؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) حکیم مولوی عبداللطیف صاحب گجراتی کے نوٹوں میں ۱۳ محرم ۱۸۹۵ء درج ہے۔ یعنی مہینہ قمری اور سال شمسی ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

۷؎ (ترجمہ از مرتّب) معاملہ اپنی حد تک پہنچ گیا۔

۱۴؍مئی ۱۸۹۵ء ’’اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْ لَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ۔ قِیْلَ ارْجِعْ اِلٰی مَکَانِكَ۔ وَفَضَّلَہٗ قَوْمٌ مُّتَشَاکِسُوْنَ۔ اِنَّھُمْ قَوْمٌ وَرِثُوْہُ۔ اِنْ تَوَلّٰی تُوَلّٰی۔ اِنِّیْ اَرٰی۔‘‘[۱]

(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ)

۱۶؍نومبر ۱۸۹۵ء ’’زمین پر ایک ہی نام بخشا گیا۔

تفہیم۔ جس پر یَغْفِرُ لَكَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ[۲]۔ بولا گیا۔‘‘

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ)

۱۸۹۶ء/۱۸۹۷ء حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ بیان کرتے ہیں۔

’’۱۳۱۴ھ کا ذکر ہے جب میرے ہاں لڑکی ساجدہ پیدا ہونے والی تھی۔ جمعہ اور پنجگانہ نماز کے پڑھانے کا مجھے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم تھا۔ مَیں جمعہ کا خطبہ پڑھ رہا تھا اور سورۃ مومنون کا رکوع اَنْشَاْنٰہُ خَلْقًا اٰخَرَ تک پڑھا۔ دوسرے روز آپؑ نے مجھے فرمایا کہ سورۃ مومنون کی آیات جس قدر تم نے خطبہ میں پڑھیں وہ ساتھ کے ساتھ ہم پر الہام ہوتی رہیں[۳]۔ یہ تمہارا خطبہ مقبول ہو گیا۔‘‘

(البشریٰ قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۷۶ حاشیہ)

---

۱ (ترجمہ از مرتّب) مَیں تو یوسف کی خوشبو پاتا ہوں، اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ سمجھو۔ کہا جائے گا اپنی جگہ پر واپس جا اور اسے مخالف قوم نے فضیلت دی۔ یہ وہ قوم ہیں جو اس کے وارث ہوئے ہیں اگر اس نے دوستی رکھی تو دوستی رکھی جائے گی۔ یقیناً مَیں دیکھتا ہوں۔

۲ (ترجمہ از مرتّب) اللہ تیری ہر سابقہ اور آئندہ ہونے والی لغزش بخش دے گا۔

۳ ’’بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوْنَ۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ۔ اِلَّا عَلٰۤی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ۔ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ ھُمُ الْعٰدُوْنَ۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ ھُمُ الْوٰرِثُوْنَ۔ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ۔ ثُمَّ جَعَلْنٰہُ نُطْفَۃً فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ۔ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَۃَ عَلَقَۃً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَۃَ مُضْغَۃً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَۃَ عِظٰمًا فَکَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰہُ خَلْقًا اٰخَرَ۔‘‘ (المؤمنون:۱ تا ۱۵)

۲؍ مارچ ۱۸۹۷ء میاں خیر الدین صاحب سیکھوانیؓ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ’’آج شب گھر میں دردِ زِہ[1] کی تکلیف تھی۔ دُعا کرتے کرتے لیکھرام سامنے آ گیا۔ اس کے معاملہ میں بھی دعا کی گئی اور فرمایا کہ جو کام خدا کے منشاء میں جلد ہو جانے والا ہو اس کے متعلق دعا میں یاد کرایا جاتا ہے چنانچہ اس کے چوتھے روز لیکھرام مارا گیا۔‘‘

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۶۴۰۔ صفحہ ۶۰۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۷ء ’’حسین کامی ترکی سفیر (کے متعلق) حضورؑ نے فرمایا کہ’’ رات کو خواب دیکھا اور معلوم ہوا کہ وہ منافق طبع ہے۔‘‘

(اصحابِ احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب جلد ۷ صفحہ ۱۲۸ مطبوعہ اگست ۱۹۶۰ء روایت سردار ماسٹر عبد الرحمٰن صاحبؓ جالندھری سابق مہر سنگھ)

۲۸؍ جولائی ۱۸۹۷ء ’’الہام ہوا۔ توپہ یا طوپہ۔ فرمایا عبرانی لغت میں تلاش کرو شاید کہ یہ عبرانی لفظ ہو۔‘‘

(ذکرِ حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۲۲۲ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۲۱؍ اگست ۱۸۹۷ء ’’اِنِّیْ مَعَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْاَکْبَرِ۔ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكَ۔‘‘[2]

(ذکرِ حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۲۲۱ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۱۸۹۷ء ’’خواب میں دکھائے گئے۔ ۱ تین اُسترے ۲ عطر کی شیشی۔‘‘

(ذکرِ حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۲۲۱ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۱۸۹۷ء ’’تین میں سے ایک پر عذاب نازل ہوگا۔‘‘

(ذکرِ حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۲۲۱ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

دسمبر ۱۸۹۷ء ’’کل حضرت اقدسؑ کو چار پانچ مریدوں کی قسمت دکھلائی گئی جن کو وہ خوب جانتے ہیں اور ایک کی عمر صرف چار سال باقی ہے۔ اِس سے زیادہ بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔‘‘

(اصحابِ احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب حصہ ۲ صفحہ ۱۲۰ حاشیہ۔ مکتوب مرزا خدا بخش صاحبؓ بنام نواب محمد علی خان صاحبؓ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء ۔ رجسٹر روایاتِ صحابہؓ غیر مطبوعہ نمبر ۵ صفحہ ۶۲ روایت میاں امام الدین[3] صاحبؓ سیکھوانی)

---

[1] چنانچہ سیّدہ مبارکہ بیگم صاحبہ اسی شب پیدا ہوئیں۔ (شمس)

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں خدائے عزیز و اکبر کے ساتھ ہوں۔ تو مجھ سے ہے اور مَیں تجھ سے ہوں۔

[3] میاں امام الدین صاحبؓ کی روایت کی رُو سے اِس رؤیا کی تاریخ فروری ۱۹۰۰ء ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ (شمس)

۱۸۹۷ء ''اور ایک الہام یہ بھی ہوا۔

''وَقَادِرٌ عَلَی الۡاِجۡتِمَاعِ وَالۡاِجۡمَاعِ وَالۡجَمۡعِ۔''[1]

(اصحابِ احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۲۰ حاشیہ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء مکتوب مرزا خدا بخش صاحبؓ)

۱۳ یا ۱۴؍جنوری ۱۸۹۸ء حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحبؓ نے اپنی ڈائری میں لکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

''ہم کو خواب ہوا کہ ہماری جماعت کے ایک شخص کو ہم نے دیکھا۔لیکن ہم اس کو اُس وقت پہچانتا تھا اَب یاد نہیں۔ایک سونے کا کنٹھا پہنایا گیا ہے۔مَیں نے کہا کہ ایک رُومال بھی باندھ دو اور وہ رومال بھی باندھا گیا۔'' (اصحابِ احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب جلد ۲ صفحہ ۵۲۵، ۵۲۶ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء)

مارچ ۱۸۹۸ء ''خواب میں دیکھا کہ سیّد احمد صاحب کا ستارہ قریب[2] غروب ہے۔''

(مکتوب سراج الحق صاحبؓ نعمانی صفحہ ۲)

۱۲؍اپریل ۱۸۹۸ء ''لاہور سے ایک بی۔اے نوجوان بنّوں کا رہنے والا بڑا تیز طبع ہمارے حضرتؑ کو دیکھنے کے لئے (آیا)......حضرتؑ کے دل میں القاء ہوا کہ اس کے لئے دعا کرو۔دعا کی۔معاً اس کا قلب تبدیل کیا گیا اور بیعت کی درخواست کی۔'' (اصحابِ احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب حصّہ دوم صفحہ ۱۱۷ حاشیہ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء۔مکتوب حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ بنام نواب محمد علی خان صاحبؓ)

۱۸۹۸ء میاں عبدالعزیز صاحبؓ سکنہ لاہور المعروف مغل بیان کرتے ہیں کہ۔

''ایک دفعہ جبکہ حضور تریاقِ الٰہی بنا رہے تھے......حضرت خلیفہ اوّلؓ کے مطب میں......حضرت صاحبؑ ......تشریف لائے اور فرمایا کہ مولوی صاحب مجھے الہاماً بتایا گیا ہے کہ یہ دَوائی گرم خشک ہے میری منشاء ہے کہ اِسے لَسّی سے کھلایا کروں۔'' (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۹ صفحہ ۲۰)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) وہ جمع ہونے اور جمع کرنے اور جماعت بنانے پر قادر ہے۔

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) سر سیّد احمد خان صاحب کی وفات ۲۷؍مارچ ۱۸۹۸ء کو ہوئی۔دیکھیے حیاتِ جاوید مؤلّفہ مولانا الطاف حسین حالی چھٹا باب ۱۸۷۸ء تا ۱۸۹۸ء صفحہ ۳۰۴۔

۱۱؍اگست ۱۸۹۸ء ''هُوَ الَّذِيْ اَخْرَجَ مُرْغِمِيْكَ فَخَضَّرَ دَعْوَاكَ۔''[1]

(ذکرِ حبیب مؤلّفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۲۱۶ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۶؍مئی ۱۸۹۹ء ''رات عشاء کی نماز میں حضرت اقدسؑ کی زبان پر الہاماً جاری ہوا۔

وَاجْعَلْ اَفْئِدَةً كَثِيْرَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيَّ

یعنی انسانوں کے بہت سے دلوں کو میری طرف جھکا دے۔ یہ ایک بشارت ہے سلسلہ کی ترقی کے متعلق۔''

(خط نمبر ۱۲ از مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی ۶؍مئی ۱۸۹۹ء۔ مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷ نمبر ۶۔ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۷)

۱۲؍جون ۱۸۹۹ء ''۱۲؍جون ۱۸۹۹ء کو الہام ہوا۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔''

(خط نمبر ۱۳ از مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷ نمبر ۶۔ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۸)

(ترجمہ) عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائے گی اور پیٹھ پھیر لیں گے۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۲)

۱۸؍اکتوبر ۱۸۹۹ء ''بِالفِعل خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہی ڈالا ہے کہ بیعت کرنے والے دو قسم میں رکھے جائیں گے، ایک جو اعلیٰ اور صاف تر زندگی کے خواہشمند اور خدا تعالیٰ کے منشاء کی اطاعت کے لئے حاضر ہیں اور ایک وہ جو کسی قدر کمزور ہیں۔''

(اقتباس مکتوب نمبر ۴ از مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی مورخہ ۱۸؍اکتوبر ۱۸۹۹ء مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷ نمبر ۶۔ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۳، ۲۴۴)

۱۸۹۹ء ''حضرت اقدسؑ کو رؤیا ہوئی کہ حامد علی آکر کہتا ہے کہ باہر ایک ہندو کھڑا ہے اور دعا کے لئے درخواست کرتا ہے۔ حضور اقدسؑ اسے کہتے ہیں کہ بے نذر لئے ہم دعا کرنے کے نہیں۔ پھر حامد علی دوبارہ واپس آتا ہے تو ایک چھوٹا بیگ اور دو چادریں ہیں اُن میں روپیہ بھر کر لاتا ہے۔

فرمایا۔ ہندو سے مراد ایسا شخص ہوا کرتا ہے جو دنیا کے غم ھَم میں مبتلا ہو اور چاہے کہ کسی طرح دُنیوی

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) وہی ہے جس نے تیرے بدخواہوں کو نکالا۔ پھر تیرے دعویٰ کو سرسبز کیا۔

ابتلاؤں سے نجات ہو۔'' (مکتوب[۱] از حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷ نمبر ۶ ؍جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۷)

۵؍جنوری ۱۹۰۰ء (الف) ''۷؍جنوری ۱۹۰۰ء کو صبح کی نماز کے وقت حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ پرسوں کی نماز میں جب مَیں التحیّات کے لئے بیٹھا تو بجائے التحیّات کے یہ دعا پڑھنے لگ گیا صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلَیْکَ وَ یُرَدُّ دُعَآءُ اَعْدَآءِکَ عَلَیْھِمْ[۲]۔ حضرت صاحبؑ فرماتے تھے کہ مَیں نے خیال کیا کہ یہ کیا پڑھ رہا ہوں، تو معلوم ہوا کہ الہام ہے۔''

(روایت منشی محمد الدین صاحبؓ واصل باقی نویس۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۰۴ اور رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۴ صفحہ ۱۴۲)

(ب) صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؓ جمالی نعمانی نے بیان کیا کہ۔

''ایک روز مغرب کی نماز پڑھی گئی اور مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھڑا تھا۔ جب نماز کا سلام پھیرا گیا تو آپؑ نے بایاں ہاتھ میری دائیں ران پر رکھ کر فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب! اِس وقت مَیں اَلتَّحِیَّات پڑھتا تھا الہاماً میری زبان پر جاری ہوا کہ۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔''

(الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹، ۲۰ مورخہ ۲۱، ۲۸؍مئی ۱۹۲۴ء صفحہ ۵)

۷؍جنوری ۱۹۰۰ء منشی محمد الدین صاحبؓ واصل باقی نویس ولد میاں نور الدین صاحب ضلع گجرات نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو نمازِ عصر اَلتَّحِیَّات میں الہام ہوا۔

''وَاجْعَلْ لِّیْ غَلَبَۃً فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ۔''[۳]

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۴ صفحہ ۱۴۲)

۱؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ مکتوب حضرت مولانا نے افریقہ کے ایک شخص کو لکھا کہ ''آپ کا وعدہ ارسال روپیہ آنے سے ایک ہفتہ قبل حضور اقدسؑ کو رؤیا ہوئی...... پھر جب نام بنام فہرست چندہ پر مشتمل خط آیا تو تاویل وتصدیق واضح ہوگئی۔'' (از مکتوب مذکور)

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ محمدؐ پر صلوٰۃ بھیجے اور تجھ پر بھی، اور تیرے دشمنوں کی بددُعا اُن پر لوٹا دی جائے گی۔

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) اور دنیا اور دین میں مجھے غلبہ دے۔

۱۳؍جنوری ۱۹۰۰ء منشی محمد الدین صاحبؓ واصل باقی نویس نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو ظہر کی نماز میں سُنّت بعد از فرض کے التحیات میں یہ الہام ہوا۔

"وَاجْعَلْ لِّیْ نَافِعًا ھٰذِہِ التِّجَارَۃَ۔"[۱]

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۰۶۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۴ صفحہ ۱۴۳)

۱۷؍جنوری ۱۹۰۰ء منشی محمد الدین صاحبؓ واصل باقی نویس نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا۔

"اِنِّیْ اَعْزَزْتُ وَاَکْرَمْتُ وَیَسُرُّنِیْ قَوْلُکَ اِنِّیْ عَلَّمْتُ۔"[۲]

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۰۹ حاشیہ۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۴ صفحہ ۱۴۶)

۱۷؍جنوری ۱۹۰۰ء منشی محمد الدین صاحبؓ واصل باقی نویس ساکن کھاریاں نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا۔

"لَھُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ بِھَا۔ اَنَرْتُ مَکَانَکَ۔"[۳] (رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۴ صفحہ ۱۴۵)

یکم فروری ۱۹۰۰ء منشی محمد الدین صاحبؓ واصل باقی نویس نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا۔

اَمِتْنِیْ فِی الْمَحَبَّۃِ وَالْوِدَادِ وَکُنْ فِیْ ھٰذِہٖ لِیْ وَالْمَعَادِ
وَلَمْ یَبْقَ الْھُمُوْمُ لَنَا فَاِنَّا تَوَکَّلْنَا عَلٰی رَبِّ الْعِبَادِ[۴]

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۰۹ حاشیہ۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۴ صفحہ ۱۴۶)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) اور میرے لئے یہ تجارت نفع والی بنا۔
(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اشارہ "ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ (الصّف:۱۱) والی تجارت کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ میاں محمد الدین صاحبؓ کی روایت مندرجہ رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۱۴ صفحہ ۱۴۳ میں "لِیْ" نہیں ہے۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے عزت دی اور آپ کی بات مجھے پسند آتی ہے۔ مَیں نے اسے تعلیم دی۔
(نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) ان ہی کی روایت میں الہام کا آخری فقرہ "فَا" کی زیادتی کے ساتھ "فَاِنِّیْ عَلَّمْتُ" لکھا ہے۔

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) ان کے دل تو ہیں پر سمجھتے نہیں۔ مَیں نے تیری جگہ روشن کی۔

۴؎ (ترجمہ از مرتّب) مجھے اپنی محبّت میں ہی وفات دے اور اِس دُنیا اور آخرت میں تُو میرا ہو جا اور ہمیں کوئی غم نہیں رہے۔ کیونکہ ہم نے ربّ العباد پر توکل کیا۔

۱۸؍فروری ۱۹۰۰ء مرزا خدا بخش صاحب[1]ؓ نے تحریر کیا کہ۔

’’پانچ روز ہوئے حضرت اقدسؑ نے دیکھا ہے کہ ایک آدمی قتل ہوگیا ہے اور کل اس کا وقوعہ ہوگیا۔ یہاں کے زمیندار باہم لڑ پڑے اور ایک آدمی مارا گیا۔‘‘ (اصحابِ احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے حصّہ دوم صفحہ ۱۲۰ حاشیہ ازمکتوب مرزا خدا بخش صاحبؓ مورخہ ۲۳؍فروری ۱۹۰۰ء۔ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء)

مارچ ۱۹۰۰ء حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی نے تحریر کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا۔ ’’ **كُلُّ الْعَقْلِ فِيْ لُبْسِ النَّظِيْفِ وَ اَكْلِ اللَّطِيْفِ۔**

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس کی بہت (لطیف) تفسیر فرمائی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اکلِ حلال اور لباسِ نظیف نشان ہے اِنسان کی دانش کا۔‘‘

(اصحابِ احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے حصّہ دوم صفحہ ۴۴۴ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء)

۱۱؍اپریل ۱۹۰۰ء عزیز دین صاحبؓ ولد بھاگ صاحب ساکن قادیان نے بواسطہ عیدا صاحب سکنہ موضع کنڈیلا بیان کیا کہ (مسجد اقصٰے میں نمازِ عید ادا کرنے کے بعد) حضورؑ نے اُٹھ کر کاغذ پر نقشہ منار کھینچا اور فرمایا کہ

’’مجھے خدا نے فرمایا ہے کہ اِس قسم کا مینار تم تیار کراؤ۔‘‘ (رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۷ صفحہ ۳۴۵)

۱۹۰۰ء شیخ نور احمد صاحب ڈاکٹر کا بیٹا سخت بیمار ہوگیا۔ اُمّ الصبیان کا دَورہ ہوگیا۔ حالت یاس کی پیدا ہوگئی۔ حضرتؑ نے دُعا کی۔ الہام ہوا۔ ’’ **اَنَا اللّٰهُ ذُو الْمِنَن۔**‘‘[2]

(چنانچہ) لڑکا اچھا ہوگیا۔ (ذکرِ حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۲۳۸ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۱۹۰۰ء فرمایا۔ ’’تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ الہام ہوا۔

’’**اِنَّا لِلّٰهِ ہمارا بھائی اِس دُنیا سے چل دیا**‘‘

مصداق ذہن میں نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ عزا پُرسی کرتا ہے اور اظہارِ ہمدردی کرتا ہے۔‘‘

(ذکرِ حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۲۳۹ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

---

[1] (نوٹ از ناشر) ملازم حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحبؓ۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں خدا ہوں بہت احسانوں والا۔

۶؍جون ۱۹۰۰ء ''عِنْدَ ذٰلِكَ اَوْ شَكَ الرَّدٰی۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔
ایسے وقت میں موت نزدیک ہوجاتی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

(ذکرِحبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۲۳۹ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۷؍جون ۱۹۰۰ء ''اِنَّا کَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔
جو ہماری طرف آتے ہیں ہم ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔''

(ذکرِحبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۲۴۰ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۱۸؍جون ۱۹۰۰ء پرسوں حضرتؑ کو سر دَرد ہوا۔ اِس اثناء میں ایک اشتہار کشفاً دکھایا گیا۔ اس میں غزنویوں کا تذکرہ تھا۔ آخر ایک سطر میں تھوڑا سا لکھا ہوا یاد رہا۔ '' مُنہ کالے''
پھر الہام ہوا۔ ''شَاهَتِ الْوُجُوْهُ۔''[۱]

(از مکتوب حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ بنام میر حامد شاہ صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۷ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۱؍مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰)

نومبر ۱۹۰۰ء ''مَیں کئی روز بہت بیمار رہا۔ صحت خراب ہوگئی ہے۔ تین روز ہوئے بشیر محمود کو سخت بخار ہوا۔ فرمایا مَیں نے دُعا کرنے کا ارادہ کیا تو میرے دل میں آیا کہ آپ[۲] (مجھے مخاطب کر کے فرمایا) بیمار ہیں اور مولوی نورالدین صاحبؓ بھی بیمار ہیں۔ پھر تینوں کے لئے دُعا کی۔ الہام ہوا۔

''لِلْاَتْبَاعِ وَالْاَوْلَادِ''

یعنی تیری اولاد اور تیرے پیرووٴں کے حق میں تیری دُعا سنی گئی۔''

(ذکرِحبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۲۳۸ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۱۹۰۰ء پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ کا بیان ہے کہ ایک روز صبح کی نماز کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آج تھوڑی دیر ہوئی عجیب الہام ہوا کہ جو سمجھ میں نہیں آیا۔ پہلے الہام[۳] ہوا۔

۱؎ (ترجمہ از الحکم) ''منہ کالے ہوگئے۔'' (یہ مخالفین کی طرف اشارہ ہے) (الحکم مورخہ ۲۱؍مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰)

۲؎ یعنی حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

۳؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) ''اِس الہام میں دراصل تین پیشگوئیاں ہیں۔ اوّل یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی

''تائی آئی''

ہمارے تو کوئی تائی ہے نہیں نہ نزدیک نہ دُور، ہاں ہمارے لڑکوں کی تائی ہے جو وہ ہماری دشمن ہے۔ پھر الہام ہوا۔ ''تار آئی''

(البشریٰ قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۱۱۳ حاشیہ)

۲۵ر فروری ۱۹۰۱ء '' کَشَابٍ مَّسْلُوْخَۃٍ عِنْدَ وَعْظٍ مُّعَطَّلٍ۔''[۱]

(الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹، ۲۰ مورخہ ۲۸ / ۲۱ مئی ۱۹۲۴ء صفحہ ۱۸)

۱۹۰۱ء حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

(الف) ''جب قادیان کی زندگی احمدیوں کے لئے اِس قدر تکلیف دِہ تھی کہ مسجد میں خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے آنے سے روکا جاتا۔ راستہ میں کِیلے گاڑ دیئے جاتے تا کہ گزرنے والے گریں۔ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا مجھے دکھایا گیا ہے (کہ) یہ علاقہ اِس قدر آباد ہوگا کہ دریائے بیاس تک آبادی پہنچ جائے گی۔ (الفضل جلد ۱۶ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۴ر اگست ۱۹۲۸ء صفحہ ۶)

بقیہ حاشیہ۔ اولاد میں سے خلیفہ ہوگا۔ دوم یہ کہ اس وقت (حضورؑ کی اولاد کی) تائی صاحبہ جماعت میں شامل ہوں گی۔ تیسرے تائی صاحبہ کی عمر کے متعلق پیشگوئی تھی...... کہ وہ زندہ رہے گی اور آپؑ کی اولاد سے ایک خلیفہ ہوگا جس کی بیعت میں (وہ) شامل ہوگی۔'' (خطبات محمود جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۱ تا ۲۵۳ شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) تائی صاحبہ کا نام حُرمت بی بی تھا اور آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی زوجیت میں تھیں۔ آپ نے ۱۹۱۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (دیکھیے الفضل مورخہ ۴ر مارچ ۱۹۱۶ء)

اور یکم ر دسمبر ۱۹۲۷ء میں ۹۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں مدفون ہوئیں۔

(الفضل مورخہ ۹ر دسمبر ۱۹۲۷ صفحہ ۵ تا ۸)

اور تار آئی سے یہ مراد تھی کہ یہ خبر گویا خدا تعالیٰ آسمانی تار کے ذریعہ دے رہا ہے۔ (ایضاً)

[۱] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) غالباً یہ لفظ کَشَاۃٍ ہے جو کاتب کی غلطی سے کَشَابٍ لکھا گیا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اس میں ایک شخص کی حالت کا بیان ہے کہ اس کا حال ایک بے کار وعظ کے وقت بھی رِقّت سے ایسا ہو جاتا ہے، گویا کھال اُتری ہوئی بکری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

(ب) ''مجھے یاد ہے اِسی میدان سے جاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک رؤیا سنایا تھا کہ قادیان بیاس تک پھیلا ہوا ہے اور مشرق کی طرف بھی بہت دُور تک اس کی آبادی چلی گئی ہے۔ اُس وقت یہاں صرف آٹھ دس گھر احمدیوں کے تھے اور وہ بھی بہت تنگ دست، باقی سب بطور مہمان آتے تھے۔''

(فرمودہ ۲۳؍جنوری ۱۹۳۲ء بر موقع دعوت باعزاز مولانا جلال الدین شمسؓ۔ الفضل جلد ۱۹ نمبر ۹۵ مورخہ ۹؍فروری ۱۹۳۲ء صفحہ ۶)

اگست ۱۹۰۱ء حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (مقدمہء دیوار میں)

''عدالت نے فیصلہ کیا کہ خرچ کا کچھ حصّہ ہمارے چچاؤں پر ڈالا جائے ...... جب اس ڈگری کے اجراء کا وقت آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور میں تھے۔ آپؑ کو عشاء کے قریب رؤیا یا الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ یہ بار اُن پر بہت زیادہ ہے اور اِس کی وجہ سے وہ (مخالف رشتہ دار) تکلیف میں ہیں چنانچہ آپؑ نے فرمایا کہ مجھے رات نیند نہیں آئے گی اِسی وقت آدمی بھیجا جائے جو جا کر کہہ دے کہ ہم نے یہ خرچ تمہیں معاف کر دیا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴؍جولائی ۱۹۳۶ء۔ الفضل جلد ۲۴ نمبر ۲۹ مورخہ ۲؍اگست ۱۹۳۶ء صفحہ ۸)

۱۷؍دسمبر ۱۹۰۱ء منشی محمد الدین صاحبؓ واصل باقی نویس نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا۔

''لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا۔''[1]

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۱۶ حاشیہ۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۴ صفحہ ۱۵۱)

۲۲؍دسمبر ۱۹۰۱ء نور محمد صاحبؓ پنشنر تحصیلدار موضع موچی پورہ ضلع ملتان نے بیان کیا کہ (مَیں جبکہ ۲۲؍دسمبر ۱۹۰۱ء کو دارالامان میں آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اُس روز الہام ہوا تھا کہ۔

''قدیمانِ خود را بیفزائے قدر''[2]

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۵ صفحہ ۷۶)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) وہ اس کی مانند نہیں لاسکیں گے خواہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اپنے قدیمی تعلق والوں کی قدر بڑھا۔

جنوری ۱۹۰۲ء ''لِيَحْمِلْهُ رَجُلٌ۔''[1] (تحریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۹۰۲ء (الف) مرزا قدرت اللہ صاحبؓ ساکن محلہ چابک سواراں لاہور نے بیان کیا کہ۔

''غالباً ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صبح سَیر کے لئے تشریف لے گئے...... جب ہم اُس گاؤں کے بیچ میں پہنچے جو نواں پنڈ کے نام سے مشہور ہے......خلیفہ رجب الدین صاحب نے (مجھے کہا)...... کہ حضرت صاحب نے اس مقام پر جہاں سے کہ ریلوے لائن گزرے گی، اپنے سوٹا سے نشان کر دیا ہے چنانچہ کئی سالوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے نکلی ہوئی باتوں کو پورا کیا۔'' (رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۴ صفحہ ۱۷۷)

(ب) مکرم شاہ محمد صاحبؓ ولد غلام قادر صاحب سکنہ قادیان بیان کرتے ہیں۔

''آپؑ فرماتے تھے کہ یہاں پر ریل بھی آئے گی۔''

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۵ صفحہ ۸۱۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۶ صفحہ ۷ روایت نتھو صاحب سکنہ قادیان)

(ج) سردار بیگم صاحبہؓ زوجہ چوہدری محمد حسین صاحبؓ تلونڈی عنایت خاں بیان کرتی ہیں۔

(بٹالہ والی سڑک کے خراب اور تکلیف دِہ ہونے کی شکایت پر) حضرت صاحبؑ نے فرمایا کہ

''گھبراؤ نہیں۔ کوئی دن وہ ہوگا جب یہاں گاڑی آجائے گی۔''

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۱۲ روایت سردار بیگم صاحبہؓ زوجہ چودھری محمد حسین صاحبؓ تلونڈی عنایت خاں)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) یعنی یہ کمزور ہے اس کے سہارا کے لئے اس کے ساتھ کوئی آدمی جانا چاہیے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ الہام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ہے۔ جب آپ بچپن میں بٹالہ میں مڈل کا امتحان دینے جارہے تھے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا۔ اِس کے متعلق الحکم مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۵ میں اِن الفاظ میں اشارہ ملتا ہے۔ ''صاحبزادہ محمود صاحب بھی شامل امتحان ہوئے۔ حضرت اقدسؑ کو جو الہام اس کے متعلق ہوا ہے اگلی اشاعت میں درج کریں گے۔'' مگر افسوس کہ پھر اس کی اشاعت نہ کی جاسکی۔ خاکسار مرتّب نے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اِس الہام کی تصدیق کے متعلق درخواست کی تو حضور نے تحریر فرمایا کہ ''یہ الہام درست ہے۔ مَیں تو چھوٹا تھا مولوی شیر علی صاحبؓ نے مجلس سے آکر ہمیں سنایا تھا۔'' (تحریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

۱۹۰۲ء (سردار ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ؓ جالندھری) بیان کرتے ہیں۔

''جن ایام میں پیر مہر علی گولڑوی کو حضورؑ نے مقابلۃً تفسیر نویسی لکھنے کا چیلنج دیا ہوا تھا حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا کہ بعض لوگ حضورؑ کی جان پر حملہ کرنے کو آئیں گے۔ چونکہ مَیں حضرت اقدسؑ کے مکانات کے پہرہ کا انتظام کیا کرتا تھا مجھے پتہ لگا کہ ضلع راولپنڈی کے دوتین اشخاص جو پیر مہر علی شاہ کے فرستادہ معلوم ہوتے تھے، لوگوں سے حضرت مسیح موعودؑ کی بود و باش، رہائش مکان اور اندر باہر آنے جانے کی جستجو کرتے تھے۔ مَیں نے حضرت اقدسؑ کو اطلاع کر دی۔ حضورؑ نے حاکم علی سپاہی کے ذریعہ ان لوگوں کو بٹالہ پہنچا دیا۔''

(اصحابِ احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب جلد ۷ صفحہ ۱۵۳ مطبوعہ اگست ۱۹۶۰ء)

۱۹۰۳ء (الف) ''اگست ۱۹۰۳ء میں بنّوں کا ایک عیسائی گل محمد نام قادیان آیا۔ بہت گستاخی سے جھگڑتا اور بحث کرتا رہا اور اسی حالت میں چلا گیا۔ اُس کے چلا جانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک رؤیا دیکھا کہ گل محمد آنکھوں میں سُرمہ لگا رہا ہے۔ فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُسے ہدایت ہو جائے گی چنانچہ بہت سالوں کے بعد سنا گیا تھا کہ اُس نے پھر اسلام قبول کیا تھا۔ بنّوں کے مشہور ڈاکٹر پینل[1] کی بیوہ نے بھی مجھے اپنے کارڈ میں لکھا ہے کہ گل محمد نے عیسائیت کو ترک کر دیا تھا اور اپنے پہلے مذہب میں داخل ہو گیا تھا۔''

(ذکر حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ؓ صفحہ ۱۱۱ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

(ب) ''مولوی محمد دین صاحب ؓ ناظر تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے یوں بیان کیا کہ

''اُس کے چلے جانے کے بعد دوسرے دن یا چند روز بعد ایک دن آپؑ نے فرمایا مَیں نے اس شخص کو رؤیا میں دیکھا کہ مجھ سے سُرمہ دانی یا سُرمہ کی سلائی مانگتا ہے۔ فرمایا کہ اس کے معنی ہیں کہ وہ مجھ سے نُور و ہدایت کا طلب گار ہے۔'' (الفضل جلد ۲۹ نمبر ۲۷۶ مورخہ ۵ ر دسمبر ۱۹۴۱ء صفحہ ۱۰)

جنوری ۱۹۰۴ء فرمایا ۱۵ یا ۲۰ دن یا شاید ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہے مجھے الہام ہوا تھا۔

''ایک وارث احمدی فوت ہو گیا۔''

(ضمیمہ اخبار بدر جلد ۳ نمبر ۶ مورخہ ۸ ر فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۴، ۵)

---

[1] Dr. Pennell

۱۷؍فروری ۱۹۰۴ء قاضی عبدالرحیم صاحبؓ بھٹی آف قاضی کوٹ ۱۷؍فروری ۱۹۰۴ء کی ڈائری میں لکھتے ہیں۔

’’آج رات حضرتؑ نے خواب بیان فرمایا۔کسی نے کہا کہ جنگِ بدر کا قصہ مت بھولو۔‘‘

(اصحابِ احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب جلد ۶ صفحہ ۱۳۳ مطبوعہ ۱۹۶۰ء)

۱۹۰۴ء شیخ خیرالدین[1] صاحبؓ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ چندولال مجسٹریٹ کے متعلق حضورؑ نے فرمایا جبکہ کرم دین کا مقدّمہ پیش تھا کہ **’’مَیں تو چندولال[2] کو عدالت کی کرسی پر نہیں دیکھتا۔‘‘**

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۴؍جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۴۔رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ ۹ صفحہ ۵۸، ۵۹)

مئی ۱۹۰۴ء حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی ایک روایت بوساطت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی لکھی ہے ’’قاضی ضیاء الدین صاحبؓ ساکن کوٹ قاضی ...... نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں ایک عریضہ نہایت انکساری کے الفاظ میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے لکھا......حضرت اقدس علیہ السلام نے خط پہنچنے کے بعد دعا کی اور آپ کو رات کے وقت جواب ملا۔

’’وہ بیچارہ فوت ہوگیا ہے‘‘

آپ نے صبح حاضرین سے کہا کہ مَیں نے اِس طرح سے دعا کی تھی اور یہ جواب ملا ہے۔تھوڑی دیر بعد

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ صاحب اصل میں باشندہ لدھیانہ کے تھے اور موچی کا کام کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جوتی بنا کر دیا کرتے تھے ان کا بیان ہے کہ مَیں گورداسپور میں کرم دین کے مقدّمہ میں حضورؑ کے ساتھ رہا۔

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) ایک دفعہ چند ایک غیر احمدیوں نے کہا کہ حضور چندولال مجسٹریٹ کا ارادہ آپؑ کو قید کرنے کا ہے۔آپؑ دری پر لیٹے تھے اُٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ مَیں تو چندولال کو عدالت کی کرسی پر نہیں دیکھتا چنانچہ آخر وہ اس عہدہ سے تنزل ہوکر ملتان تبدیل ہوگیا اور پھر پنشن پا کر لدھیانہ آیا اور آخر پاگل ہوکر مرا۔

(الحکم مورخہ ۱۴؍جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

اس کے تنزل کی نسبت پیشگوئی کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۶ نشان نمبر ۲۹ میں بھی فرمایا ہے۔

ڈاک میں خط آیا کہ قاضی صاحب[1] فوت ہو گئے ہیں۔'' (الحکم جلد ۴۲ نمبر ۵،۶ مورخہ ۱۴، ۲۱؍فروری ۱۹۳۹ء صفحہ ۳)

۱۹۰۴ء میاں عبدالعزیز صاحبؓ سکنہ لاہور المعروف مغل نے بیان کیا کہ۔

''ایک دفعہ گورداسپور میں حضورؑ نے صاحبزادہ مبارک احمد کو بوسہ دیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا ہے کہ اس کو چُومو۔'' (رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۹ صفحہ ۴۵)

۷؍اکتوبر ۱۹۰۴ء چودھری محمد علی خان صاحبؓ اشرف ہیڈ ماسٹر بیرم پور نے بیان کیا کہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے) اسی مقدّمہ کرم دین کی آخری پیشی پر تاریخ فیصلہ سے ایک دن قبل بوقت نماز عصر...... فرمایا کہ ہم نے رؤیا دیکھی ہے کہ ہم سفید گھوڑے پر سوار باہر سے گھر کو آ رہے ہیں۔ (مفہوم) اور ہمارے گھر والے یہ الفاظ کہہ رہے ہیں کہ ہمارا نقصان ہو گیا ہے (غالباً روپوں کا) تو مَیں نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں۔ مَیں تو سلامت آ گیا ہوں۔

اِس رؤیا کی تعبیر آپؑ نے یہ فرمائی کہ اِس سے پتہ چلتا ہے کہ منصف (جو بے حد متعصب آریہ ہے اور آنحضورؑ کے خلاف فیصلہ دینے پر تلا ہوا ہے) ہمیں جرمانہ وغیرہ کی سزا دے گا اور دوسری قسم کی سزا نہ دے سکے گا۔ بالآخر عدالتِ عالیہ سے ہم بَری ثابت ہوں گے اور اس کی شرارتوں سے ہم بچ کر سلامت رہیں گے چنانچہ دوسرے دن یہی وقوعہ پیش آیا کہ منصف نے آپؑ کے خلاف جرمانہ کا حکم سنایا جو اُسی وقت ادا کیا گیا...... اور اپیل کرنے پر جرمانہ بھی معاف ہو گیا۔'' (الحکم جلد ۳۸ نمبر ۳ مورخہ ۲۸؍جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

۸؍اکتوبر ۱۹۰۴ء شکر الٰہی صاحب موضع نبی پور ضلع گورداسپور نے بیان کیا کہ۔

''مولوی کرم دین کے مقدمہ کے فیصلہ...... کے (دن) عصر کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام درختوں کے نیچے...... ٹہل رہے تھے...... ٹہلتے ٹہلتے آپ ٹھہر گئے۔ مولوی صاحب (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو کچھ فرمایا اور اُسی وقت (عدالت سے) آواز پڑ گئی۔ شیڈ میں آیا تھا کہ آپؑ نے مولوی صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ مولوی صاحب! کیا دیکھتا ہوں کہ میرا رُومال تالاب میں گر گیا ہے۔ ٹٹولنے سے مل گیا ہے۔ فرمانے لگے کہ کچھ جرمانہ ہو گا مگر معاف ہو جاوے گا۔ سو ایسا ہی ہوا۔''

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۳ صفحہ ۱۱۴)

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) قاضی صاحب مرحوم کے فرزند قاضی محمد عبداللہ صاحب سابق ناظر ضیافت سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اُن کے والد صاحب موصوف کی وفات ۱۵؍مئی ۱۹۰۴ء کو ہوئی تھی۔

۱۰/۱۱ اکتوبر ۱۹۰۴ء میاں اللہ یار صاحبؓ ٹھیکے دار بٹالوی نے بواسطہ مولوی غلام نبی صاحب مصری بیان کیا کہ مقدمہ گورداسپور کی کارروائی سے فارغ ہونے کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام واپس ہونے لگے تو حضورؑ کو کشف یا الہام ہوا کہ۔

''راستہ بٹالہ والا خطرناک ہے''

اِس لئے حضورؑ نے حکم دیا کہ یکّے لاؤ تو اُسی وقت تین یکّے لائے گئے (اور راستہ بدل کر چل پڑے) تو اُس وقت حضورؑ نے فرمایا کہ یہ وجہ راستہ بدلنے کی ہے۔ تو حضورؑ کچی سڑک پر قادیان پہنچے اور اِدھر ایک رَتھ حضورؑ کی خاطر بٹالہ بھیجا گیا تھا تو بجائے حضورؑ کے سوار ہونے کے اَور لوگ رَتھ میں سوار ہوئے۔ ان میں ایک شیخ یعقوب علی صاحبؓ تھے۔ جب پُل پر پہنچے تو پُل پر ایک بناوٹی میلہ مخالفوں نے بنا رکھا تھا جس میں مسانیاں اور بٹالہ کے مخالف تھے یہ مشورہ کیا کہ جب مرزا صاحبؑ پُل پر پہنچ گئے تو پُل کے مغربی سمت کے لوگ اور مشرقی سمت کے (لوگ) پُل پر ہی پکڑ لیں گے اور نہر میں ہی پھینک دیں گے...... جب بٹالہ سے رَتھ روانہ ہو کر پُل کے قریب آیا تو مخالف حسبِ مشورہ دَوڑ کر رَتھ پر پڑ گئے...... حملہ کیا۔ جب دیکھا کہ رَتھ مرزا صاحبؑ سے خالی ہے اور سوار اَور لوگ ہیں تو انہوں نے ابتدائی حملہ کی ضربوں پر افسوس کیا۔

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۸۰، ۲۸۱)

۱۹۰۵ء (تقریباً) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا۔

''عرصہ قریباً پانچ سال یا اِس سے زیادہ عرصہ گزرا کہ حضرت صاحبؑ نے اپنا ایک خواب شائع کیا تھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب گھوڑے پر سے گرے ہیں جو کہ ۱۸ رنومبر ۱۹۱۰ء کو بعینہٖ پوری[۱] ہوگئی۔''

(تشحیذ الاذہان جلد ۵ نمبر ۱۱ ماہ رنومبر ۱۹۱۰ء صفحہ ۳۹۹)

---

[۱] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جبکہ حضور اُن دنوں تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر تھے اِس پیشگوئی کے متعلق لکھا۔

''پیشگوئی کا ایسے وقت میں ہونا جب آپ کے پاس کیا، قادیان کے احمدیوں میں سے کسی کے پاس بھی گھوڑا نہ تھا۔ پھر اس عرصہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا فوت بھی ہو جانا اور اس پیشین گوئی کا بالکل ظہور نہ ہونا۔ پھر کسی شخص کا عزیزم عبدالحی سلّمہ اللہ تعالیٰ کو گھوڑا ہدیۃً پیش کرنا اور خریدا ہوا نہ ہونا۔ نواب صاحب کے خود آکر ملنے کے باوجود حضرت مولوی صاحب کا وہاں تشریف لے جانا۔ رکابوں کا چھوٹا ہونا اور باوجود کہنے کے آپ کا بچوں کی تکلیف کے خیال سے اُن کے لمبے کرنے

۴؍اپریل۱۹۰۵ء میاں امام الدین صاحبؓ سیکھوانی نے بیان کیا کہ حضرت صاحبؑ نے فرمایا کہ
’’مجھے خدا نے فرمایا ہے جو شریر ہوگا اُس کو مَیں دنیا میں بھی عذاب دوں گا اور آخرت میں بھی۔ اگر شرافت سے وقت گذار لے خواہ بت پرستی کرے تو اس کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اُس کو مَیں حشر کو عذاب دوں گا۔‘‘

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۳۵، ۳۶ مورخہ ۷، ۱۴؍اکتوبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

۱۹۰۵ء ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ پیر منظور محمد صاحبؓ سے بیان کرتے تھے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑے زلزلہ کے بعد باغ میں مقیم تھے تو ایک دن آپ کو الہام ہوا تھا کہ۔

’’تین بڑے آدمیوں میں سے ایک کی موت‘‘

......کچھ دن میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی بیمار ہو گئے اور چند روز میں فوت ہو گئے۔

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۷۹۴ صفحہ ۵۱۵، ۵۱۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۹۰۵ء قاضی حبیب اللہ صاحبؓ لاہوری بیان کرتے ہیں کہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) جب مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی قبر پر دعا فرما کر واپس تشریف لا رہے تھے تو......فرمانے لگے۔

’’آج رات مجھے الہام ہوا ہے۔ حَرَامٌ عَلٰی قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا اَنَّھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ۔[1]

اور اس کی بار بار تکرار ہوئی۔ فرمایا یہ پہلے بھی کئی مرتبہ الہام ہوا ہے مگر رات اِس کے عجیب معنی سمجھائے گئے وہ یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے یہ فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ آئندہ لیکھرام جیسے۔ عبداللہ آتھم جیسے۔ پادری فنڈل[2] جیسے۔ عمادالدین جیسے پیدا ہی نہیں کروں گا۔‘‘ (الحکم جلد ۳۹ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۴؍اکتوبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۴)

دسمبر ۱۹۰۵ء حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔
’’مجھے خوب یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ باغ میں گئے اور فرمایا مجھے یہاں چاندی کی

بقیہ حاشیہ۔ سے منع کرنا۔ احباب کا ساتھ چلنے کی خواہش کرنا اور آپ کا روک دینا۔ گھوڑے کا بدک کر تیز ہو جانا اور دونوں ساتھیوں کا پیچھے رہ جانا اور پھر آپ کا خاص اُس جگہ پر گرنا جہاں پتھر تھے، ایسے عجیب واقعات ہیں کہ سوائے اِس کے کہ یقین کیا جائے کہ خدا تعالیٰ کے خاص ارادے کے ماتحت حضرت صاحبؑ کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے ہوئے ہیں اَور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔‘‘ (تشحیذ الاذہان نومبر ۱۹۱۰ء صفحہ ۴۰۴)

[1] (ترجمہ از ناشر) قطعاً لازم ہے کسی بستی کے لئے جسے ہم نے ہلاک کر دیا ہو کہ وہ لوگ پھر لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

[2] Pfander

بنی ہوئی قبریں دکھلائی گئی ہیں اور ایک فرشتہ مجھے کہتا ہے کہ یہ تیری اور تیرے اہل وعیال کی قبریں ہیں اور اِسی وجہ سے وہ قطعہ آپ کے خاندان کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ گو یہ خواب اِس طرح چھپی ہوئی نہیں لیکن مجھے یاد ہے کہ آپ نے اِسی طرح ذکر فرمایا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸؍جون ۱۹۳۷ء۔ الفضل جلد ۲۵ نمبر ۱۵۱ مورخہ ۲؍جولائی ۱۹۳۷ء صفحہ ۱۱)

۱۹۰۷ء حافظ محمد ابراہیم صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ اُن ہی[1] دنوں میں حضورؑ کو الہام ہوا جس کا مفہوم یہ تھا کہ۔

''مَیں تیرے صبر سے خوش ہوا ہوں اور تیرا صبر مجھے پسند ہے''

(الحکم جلد ۳۷ نمبر ۴۴ مورخہ ۷؍دسمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۴)

۱۶؍ستمبر ۱۹۰۷ء ''مبارک احمد کی وفات کے وقت بھی یہی الہام ہوا کہ۔

اِنَّ الْمَنَایَا لَا تَطِیْشُ سِھَامُھَا ''[2]

اور پھر الہام ہوا کہ۔

'' یَا اَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ''[3]

(تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۸ پرچہ اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۳۴۹)

۱۹۰۷ء حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شدید کھانسی ہوئی ...... ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے ...... اور بعض اَوقات ایسا لمبا اُوچھو آتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ سانس رُک جائے گا۔ ایسی حالت میں باہر سے کوئی دوست آئے اور تحفہ کے طور پر پھل لائے۔ مَیں نے وہ حضورؑ کے سامنے پیش کر دیئے۔ آپ نے انہیں دیکھا اور فرمایا۔ کہہ دو ''جَزَاكَ اللهُ'' اور پھر اُن میں سے کوئی چیز جو غالباً کیلا تھا اُٹھایا اور ...... فرمایا کہ یہ کھانسی میں کیسا ہوتا ہے۔ مَیں نے کہا اچھا تو نہیں ہوتا مگر آپ مسکرا پڑے اور چھیل کر کھانے لگے۔ مَیں نے پھر عرض کیا کہ کھانسی بہت سخت ہے اور یہ چیز

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یعنی جب کہ الہام ''سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی'' ہوا تھا اور یہ الہام ۲۸؍فروری ۱۹۰۷ء کو ہوا۔ دیکھیے تذکرہ صفحہ ۶۶۷۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) اے لوگو! اپنے ربّ کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔

کھانسی میں اچھی نہیں۔آپ پھر مسکرائے اور کھاتے رہے۔مَیں نے اپنی نادانی سے پھر اصرار کیا کہ نہیں کھانا چاہیے۔اس پر آپ پھر مسکرائے اور فرمایا مجھے ابھی الہام ہوا ہے کہ۔

''کھانسی دُور ہوگئی''

چنانچہ کھانسی اُسی وقت سے جاتی رہی۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰؍جولائی ۱۹۴۲ء۔الفضل جلد ۳۰ نمبر ۱۶۴ مورخہ ۱۷؍جولائی ۱۹۴۲ء صفحہ ۳ کالم نمبر ۲و۳)

۱۹۰۸ء حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ ''حضرت صاحبؑ کو الہام ہوا تھا۔

سپُردَم بتُومایۂ خویش را تُو دانی حسابِ کم و بیش را ''[۱]

(منصبِ خلافت۔انوارالعلوم جلد ۲ صفحہ ۵۵ و برکاتِ خلافت۔انوارالعلوم جلد ۲ صفحہ ۱۷۳ شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ پاکستان)

۱۹۰۸ء حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت صاحبؑ نے فرمایا۔

''خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ لنگر جب تک تمہارے ہاتھ میں ہے چلتا رہے گا۔اگر مَیں اسے ان کے ہاتھ میں دے دوں تو یہ چند دنوں میں ہی بند ہو جاوے[۲]۔'' (از خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲؍فروری ۱۹۱۵ء۔ خطباتِ محمود (خطبات جمعہ) جلد ۴ صفحہ ۱۷۲ شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ پاکستان)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے اپنی پونجی تیرے سپرد کی۔کم و بیش کا حساب تو جانتا ہے۔

[۲] (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یعنی وہ لوگ جو لنگر خانہ کے خرچ پر اعتراض کرتے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔جب حضور علیہ السلام لاہور میں تھے تو ان میں سے ایک نے اپنے دوست کے نام لاہور ان دنوں قادیان سے ایک خط لکھا تھا اور اس میں ظاہر یہ کیا تھا کہ لنگر خانہ کا خرچ آمد سے بہت کم ہے اور جو روپیہ حضرت صاحبؑ کے پاس آتا ہے وہ سب لنگر خانہ میں نہیں بلکہ اپنے گھر میں اور اپنے لوگوں پر نامناسب طور پر خرچ ہوتا ہے...... یہ خط وفات سے کچھ روز ہی پہلے لاہور بھیجا گیا اور اس کا علم حضرت اقدس علیہ السلام مغفور کو بھی ہو گیا تو آپؑ کو بہت رنج ہوا۔ (الفضل مورخہ ۲۷؍مئی ۱۹۱۴ء صفحہ ۲۱)

اور فرمایا کہ ''ایسا لکھنے والا احمق ہے وہ بیوقوف ہے۔وہ نہیں دیکھتا کہ مہمان تو یہاں آ رہے ہیں قادیان میں اَب جاتا کون ہے۔اسے چاہیے تھا کہ وہ لاہور اور قادیان کا خرچ جمع کر کے دیکھتا کہ کتنا ہے۔''

(الفضل مورخہ ۲۵؍فروری ۱۹۱۵ء صفحہ ۶)

الہامات، کشوف ورؤیا بلا تاریخ

۱۔ اوائل کا واقعہ ہے کہ حضرت اقدس سیّدنا مسیح موعود علیہ السلام کو ایک دفعہ مسجد اقصیٰ میں کشفاً دکھایا گیا کہ
’’ایک باغ لگایا جارہا ہے اور مَیں اس کا مالی مقرر کیا گیا ہوں۔‘‘

(حیات احمد جلد اوّل حصہ دوم صفحہ ۳۰۵ ایڈیشن دوم مرتبہ مکرم شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)

۲۔ حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’مجھے معلوم ہوا ہے یا فرمایا کہ بتایا گیا ہے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ[۱]
بہت پڑھنا چاہیے۔‘‘ (سیرت المہدی جلد اوّل روایت نمبر ۱ صفحہ ۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۳۔ (حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا)
’’ہمارے امام علیہ السلام نے ان[۲] کو خاتم النّبیّین رسول ربّ العالمین نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شکل پر رؤیا میں دیکھا ہے اور یہ بسبب ان کی کمال اتباع سنت کے تھا۔‘‘

(مقدّمہ مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین زیر عنوان مذہب وعقائد صفحہ ۳۹)

۴۔ (الف) حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بیان کیا۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک صاحب جو غالباً ریاست جیند کے رہنے والے تھے بیمار ہو کر علاج کے واسطے قادیان آئے اور پیر سراج الحق صاحبؓ کے مکان پر اُنہوں نے قیام کیا۔ پیر صاحب نے اُن کی سفارش حضرت صاحبؑ سے کی کہ یہ بیمار رہتے ہیں حضورؑ اِن کی صحت کے لئے دعا کریں۔ حضورؑ نے دعا کی تو حضورؑ کو الہام ہوا۔ ’’کچلہ کونین فولاد۔ یہ ہے دوائے ہمزاد۔‘‘

(اخبار ’’المصلح‘‘ کراچی جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۸ رجنوری ۱۹۵۴ء صفحہ ۳)

(ب) ’’حَبّ کچلا کونین فولاد مساوی نصف سرخ۔ الہامی ہے۔‘‘

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ صفحہ ۱۴۔ بیاض نورالدین مرتبہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب جلد ۱ صفحہ ۶۱ طبع اوّل)

---

[۱] (ترجمہ از ناشر) اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ۔ اللہ پاک ہے بڑی عظمت والا ہے۔
[۲] یعنی مولوی عبداللہ صاحب غزنوی۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

۵۔ (الف) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

''حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا اور دکھایا گیا کہ یہ جو مسجد مبارک کے پاس مکان[۱] ہے اِس میں ہم کچھ حَسنی طریق سے داخل ہوں گے اور کچھ حُسینی طریق سے......معلوم نہیں اس الہام کا کیا مطلب[۲] ہے۔''

(الفضل جلد ۷ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۷/ اکتوبر ۱۹۱۹ء صفحہ ۸)

(ب) حضرت امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ

''حضرت مسیح موعودؑ کا یہ الہام کہ ہم اِس گھر میں کچھ حَسنی طریق پر داخل ہوں گے اور کچھ حُسینی طریق پر، اپنی پوری شان میں پورا ہوا ہے۔'' (سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۷۳ صفحہ ۲۸۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۶۔ (رؤیا) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل رؤیا اپنی تقریر میں بیان فرمائی۔

''چھوٹی مسجد کے اُوپر تخت بچھا ہوا ہے اور مَیں اُس پر بیٹھا ہوا ہوں اور میرے ساتھ ہی مولوی نور الدین صاحبؓ بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک شخص[۳] (اس کا نام ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں) دیوانہ وار ہم پر حملہ کرنے لگا۔ مَیں نے ایک آدمی کو کہا کہ اس کو پکڑ کر مسجد سے نکال دو اور اس کو سیڑھیوں سے نیچے اُتار دیا۔ وہ بھاگتا ہوا چلا

۱۔ یعنی مرزا نظام الدین صاحب کا مکان۔ (شمس)

۲۔ (نوٹ) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ''لیکن وقت پر معنے کھلتے ہیں......(اس کے معنے یہی ہیں)......کہ حضرت حسنؓ و حسینؓ......کا رویہ اختیار کر کے ہم داخل ہوں گے......جو طریق اُن کا تھا وہی ہمارا ہوگا کہ کچھ تو صلح کے ذریعہ اور کچھ لڑائی کے ذریعہ ہم اس مکان میں داخل ہوں گے چنانچہ یہ دونوں صورتیں پوری ہوگئیں۔ لڑائی یعنی جلالی رنگ تو ایسا پورا ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اِس الہام کے مطابق کہ

''اِس مکان میں بیوائیں ہی رہ جائیں گی''

یہی حالت ہوگئی۔ پھر جمال کا اظہار ہوا تو ایسا کہ اس خاندان میں سے جو ایک بچہ رہ گیا تھا اُس کو کھینچ کر سلسلہ میں داخل کر دیا۔'' (الفضل مورخہ ۱۷/ اکتوبر ۱۹۱۹ء صفحہ ۸)

۳۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) حضرت مولوی سیّد محمد سرور شاہ صاحبؓ نے اپنی تصنیف ''کشف الاختلاف'' صفحہ ۱۲ شائع شدہ فروری ۱۹۲۰ء میں یہ رؤیا درج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ خواجہ کمال الدین صاحب تھے اور ان کے متعلق ان ایام میں جبکہ وہ وطن اخبار کے ساتھ ایک معاہدہ کی تجویز کر رہے تھے حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خواجہ صاحب کی نسبت منذر خوابیں دیکھی ہیں۔ (ملخص)

گیا اور یاد رہے کہ مسجد سے مراد جماعت ہوتی ہے۔''

(برکاتِ خلافت۔انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۱۷۸ شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن پاکستان)

۷۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

''تھوڑے ہی دن ہوئے مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام دیکھا کہ۔

''بہت لوگ خیال کرتے ہیں کہ عورتیں ان کی کنیزکیں ہیں۔کنیزکیں نہیں بلکہ ان کی ساتھی ہیں۔''

(الفضل جلد ۴ نمبر ۸۹ مورخہ ۱۲رمئی ۱۹۱۷ء صفحہ ۵ مضمون ''تعدد ازدواج اور جماعتِ احمدیہ'')

۸۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

''ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود بیماری کے سخت دَورہ میں تہجد کے لئے اُٹھے اور غش کھا کر گر گئے اور نماز نہ پڑھ سکے تو الہام ہوا کہ ''ایسی حالت میں تہجد کی بجائے لیٹے لیٹے یہی[1] پڑھ لیا کرو۔''

(ذکرِ الٰہی۔انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۵۰۴ شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن پاکستان)

۹۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ الغاشیۃ آیت ۴ تا ۷ کا درس دیتے ہوئے فرمایا کہ۔

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔''ابھی کیا ہے۔ابھی وہ دن آئیں گے جب کہ لوگ کہیں گے کہ لاہور بھی کوئی شہر[2] ہوتا تھا۔''

(ضمیمہ اخبار الفضل جلد ۲ نمبر ۵۰ مورخہ ۱۱راکتوبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۹،۱۰)

---

[1] (نوٹ از ناشر) یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۔ کہ اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ۔اللہ پاک ہے بڑی عظمت والا ہے۔

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) لاہور کی تباہی کی پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں شائع ہوچکی تھی وہ یہ ہے۔

''لاہور کی نسبت کہا جاتا تھا کہ اس کی سرزمین میں ایسے اجزاء ہیں کہ اس میں طاعونی کیڑے زندہ نہیں رہ سکتے لیکن وہاں بھی طاعون نے آن ڈیرہ ڈالا ہے۔ابھی لوگوں کو معلوم نہیں ہے لیکن سالہا سال کے بعد لوگ دیکھیں گے کہ کیا ہوگا۔کئی لوگ اور دیہات بالکل تباہ ہوجائیں گے۔دنیا سے اُن کا نام ونشان مِٹ جائے گا اور اُن کے آثار تک باقی نہ رہیں گے۔لیکن یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہ ہوگی۔'' (الحکم مورخہ ۱۷، ۲۴رجولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲)

لیکن لاہور کے متعلق خاص لفظوں میں الہام، یہ نہ تو پہلے شائع ہوا ہے اور نہ ہی ان شہادتوں سے پتہ ملتا ہے جو اس

۱۰۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر[1] فرمایا۔

''مَیں تو چھوٹا تھا۔ مولوی شیر علی صاحبؓ نے مجلس[2] سے آ کر سنایا تھا...... کہ محمود ایک تیز روشنی والا لیمپ لے کر سڑک پر کھڑا ہے اور سڑک پر اس کی تیز روشنی پڑ رہی ہے۔''

(تحریر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۱۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناموں میں سے ایک نام خدا تعالیٰ نے سلامتی کا شہزادہ رکھا ہے۔''

(اخبار الفضل جلد ۲۳ نمبر ۲۲۹ مورخہ ۴؍اپریل ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۔ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷؍مارچ ۱۹۳۶ء)

۱۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشاورت ۱۹۳۶ء میں فرمایا۔

''(مَیں) اِس لئے خلیفہ ہوں کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی خلافت سے بھی پہلے حضرت مسیح موعود

بقیہ حاشیہ۔ پیشگوئی کے متعلق شائع ہوچکی ہیں ہاں مفہوم الہام ان میں ہے چنانچہ علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ستائیس مزید شہادتیں اصحابِ ذیل کی اِس بارہ میں اخبار الفضل میں شائع ہوچکی ہیں۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی۔ سردار عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ)۔ مفتی محمد صادق صاحب۔ منشی غلام محمد صاحب۔ مولوی فخر الدین صاحب۔ بابو ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ خواجہ کرم داد صاحب جمونی۔ ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیرّ۔ رضیہ بیگم بنت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ شیخ عبدالحمید صاحب آڈیٹر لاہور۔ مبارک علی شاہ صاحب۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب۔ عبدالحمید صاحب مورو سندھ۔ مرزا عبدالعزیز صاحب گلیانہ ضلع گجرات۔ عبدالواحد خان صاحب میرٹھ۔ مولوی سیّد احمد علی صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ چودھری محمد شریف صاحب قادیان۔ سیّد ناظر حسین صاحب کالو والی۔ مبارک احمد صاحب پنڈی چری۔ غلام محمد صاحب لویریوالہ۔ عبدالرحمٰن صاحب نائب تحصیلدار ریاست کپورتھلہ۔ ملک اللہ رکھا صاحب۔ فضل کریم صاحب اور سیئر لودی ننگل ضلع گورداسپور۔ غلام محمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ سیّد والہ ضلع شیخوپورہ۔

(حوالہ کے لئے دیکھیے پرچہ جات اخبار الفضل مورخہ ۳۰؍جون ۱۹۴۷ء۔ یکم؍جولائی و ۴، ۱۲، ۱۸، ۲۸، ۳۰؍جولائی ۱۹۴۷ء و ۹؍اگست، ۱۴؍اگست ۱۹۴۷ء وغیرہ)

[1] خاکسار عبداللطیف بہاولپوری نے حضور اقدسؓ کی خدمت میں بعض الہامات کی تصدیق کے متعلق عریضہ مورخہ ۷؍فروری ۱۹۵۳ء لکھا۔ اس پر حضورؓ نے یہ تحریر فرمایا۔

[2] یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس سے۔ (شمس)

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے الہام سے فرمایا تھا کہ

میں خلیفہ ہوں گا۔ پس میں خلیفہ نہیں بلکہ موعود خلیفہ ہوں۔‘‘

(رپورٹ مجلس مشاورت (اجلاس ۱۰؍اپریل) ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۷)

۱۳۔ حافظ صوفی غلام محمد صاحبؓ آف ماریشس نے بیان کیا کہ۔

’’حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ایک بار میرے جی میں آیا کہ اللہ نے جو انعام مجھ پر کئے ہیں اُن پر ایک کتاب لکھوں۔ فرمایا۔ اِس ارادے کی تکمیل جب میں کرنے لگا تو کشف میں دیکھا زور سے بارش ہو رہی ہے اور اللہ مجھے فرماتا ہے کہ اگر یہ قطرے گن سکتے ہو تو میرے احسان بھی گن سکو گے۔ تب مَیں نے یہ ارادہ چھوڑ دیا۔‘‘

(تشحیذ الاذہان جلد ۸ نمبر ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۵۳۳۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۷ صفحہ ۳۱۰)

۱۴۔ ’’حافظ نور محمد صاحبؓ ساکن فیض اللہ چک نے مجھ[۱] سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حضرت صاحبؑ نے بہت مرتبہ زبانِ مبارک سے فرمایا کہ میں نے بارہا بیداری میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے اور کئی حدیثوں کی تصدیق آپ سے براہِ راست حاصل کی ہے خواہ وہ لوگوں کے نزدیک کمزور یا کم درجہ کی ہوں۔‘‘

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۵۷۲ صفحہ ۵۵۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۵۔ ڈاکٹر سیّد عبد الستار شاہ صاحبؓ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

’’اس مینار کے سامنے دو فرشتے میرے سامنے آئے جن کے پاس دو شیریں روٹیاں تھیں اور وہ روٹیاں اُنہوں نے مجھے دیں اور کہا کہ ایک تمہارے لئے ہے اور دوسری تمہارے مریدوں کے لئے ہے[۲]۔‘‘

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۸۸۵ صفحہ ۷۷۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۶۔ میر عنایت علی شاہ صاحبؓ نے بیان کیا کہ اوائلِ زمانہ میں قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک رؤیا میر عباس علی صاحب سے بیان کیا تھا جو یہ تھا کہ۔

’’ہم کسی شہر میں گئے اور وہاں کے لوگ ہم سے برگشتہ ہیں اور انہوں نے کچھ اپنے شکوک دریافت کئے

۱؎ یعنی قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ۔ (عبد اللطیف بہاولپوری)

۲؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ رؤیا تذکرہ میں صفحہ ۱۵، ۱۶ پر بھی آچکا ہے۔ اس میں ایک فرشتہ اور ایک نان کا ذکر ہے اور مریدوں کی بجائے درویشوں کا لفظ ہے۔ اگر یہ وہی رؤیا ہے تو راوی کے حافظہ کی غلطی ہوگی یا ممکن ہے کہ یہ کوئی دوسرا کشف ہو۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

جن کا جواب دیا گیا لیکن وہ ہمارے خلاف ہی رہے۔ نماز کے لئے کہا کہ آؤ تم کو نماز پڑھائیں تو جواب دیا کہ ہم نے پڑھی ہوئی ہے اور خواب میں یہ واقعہ ایک ایسی جگہ پیش آیا تھا جہاں ہماری دعوت تھی۔ اُس وقت ہم کو ایک کھلے کمرہ میں بٹھایا گیا لیکن اس میں کھانا نہ کھلایا گیا۔ پھر بعد میں ایک تنگ کمرہ میں بٹھلایا گیا اور اُس میں بڑی دِقّت سے کھانا کھایا گیا۔ آپ نے یہ رؤیا بیان کر کے فرمایا کہ شاید وہ تمہارا لُدھیانہ ہی نہ ہو۔''
پھر یہ رؤیا لُدھیانہ میں ہی منشی رحیم بخش صاحب کے مکان پر پورا ہوا۔''

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۹۲۵ صفحہ ۷۹۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۷۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نے بیان کیا کہ۔

''حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ ایک دفعہ کسی شخص کا ذکر سنانے لگے کہ وہ عورت پر سخت عاشق ہو گیا اور باوجود ہزار کوشش کے وہ اس عشق کو دل سے نہ نکال سکا۔ آخر حضرت صاحبؑ کے پاس آیا اور طالبِ دعا ہوا۔ حضرت صاحبؑ نے مولوی صاحبؓ سے فرمایا کہ

''مجھے خدا کی طرف سے معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص اُس عورت سے ضرور بدکاری کرے گا مگر مَیں بھی پورے زور سے اس کے لئے دعا کروں گا۔''

چنانچہ وہ شخص قادیان ٹھہرا رہا اور حضورؑ دعا کرتے رہے یہاں تک کہ اُس نے ایک روز مولوی صاحبؓ سے کہا کہ آج رات خواب میں مَیں نے اُس عورت کو دیکھا اور خواب میں ہی اُس سے مباشرت کی اور مَیں نے اِس دَوران میں اس کی شرمگاہ کو جہنّم کے گڑھے کی طرح دیکھا جس سے مجھے اس سے اِس قدر خوف اور نفرت پیدا ہوئی کہ یکدم وہ آتشِ عشق ٹھنڈی ہوگئی اور وہ محبّت کی بے قراری سب دل سے نکل گئی بلکہ دل میں دُوری پیدا ہوگئی اور خدا کے فضل اور حضورؑ کی دعا کی برکت سے مَیں بدکاری سے بھی محفوظ رہا اور وہ جنون بھی جاتا رہا۔''

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، جلد ا روایت نمبر ۹۵۶ صفحہ ۸۱۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۔ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؓ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

''ہم ایک روز صحن مکان میں لیٹ رہے تھے جو ہمیں کشفِ ملکوت ہوا اور کشف میں بہت سے فرشتے دیکھے کہ بہت خوبصورت لباسِ فاخرہ اور مکلّف پہنے ہوئے وَجد کرتے اور گاتے ہیں اور ہماری طرف بار بار چکر لگاتے ہیں اور ہر چکر میں ہماری طرف ہاتھ لمبا کر کے ایک غزل کا شعر پڑھتے ہیں اور اس مصرعہ کا آخر لفظ

’’پیر پیراں‘‘ ہے۔وہ عین ہمارے منہ کے سامنے ہاتھ کر کے ہماری طرف اشارہ کرتے ہیں’’پیر پیراں‘‘۔

(تذکرۃ المہدی مصنّفہ پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی حصّہ اوّل صفحہ ۷۰ مطبوعہ جون ۱۹۱۵ء)

۱۹۔ ’’صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؓ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ایک گھنٹہ ہوا ہوگا ہم نے دیکھا کہ والدہ محمود قرآن شریف آگے رکھے ہوئے پڑھتی ہیں۔جب یہ آیت پڑھی۔

’’وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔‘‘[۱]

جب اُولٰٓئِكَ پڑھا تو محمود سامنے آ کھڑا ہوا۔پھر دوبارہ اُولٰٓئِكَ پڑھا تو بشیر آ کھڑا ہوا۔پھر شریف آ گیا۔پھر فرمایا جو پہلے ہے وہ پہلے ہے۔‘‘

(تذکرۃ المہدی مصنّفہ پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی حصّہ دوم صفحہ ۳ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۱ء)

۲۰۔ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

’’خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ہمارے سلسلہ میں بھی سخت تفرقہ پڑے گا اور فتنہ انداز اور ہوا و ہوس کے بندے جدا ہو جائیں گے۔پھر خدا تعالیٰ اس تفرقہ کو مٹا دے گا۔باقی جو کٹنے کے لائق اور راستی سے تعلق نہیں رکھتے اور فتنہ پرداز ہیں وہ کٹ جائیں گے اور دُنیا میں ایک حشر برپا ہوگا۔وہ اوّل الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے اور ایسا کُشت وخون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائے گی اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی۔ایک عالمگیر تباہی آوے گی اور اس تمام واقعات کا مرکز ملکِ شام ہوگا۔صاحبزادہ[۲] صاحب! اُس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔خدا نے اُس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے۔تم اس موعود کو پہچان لینا۔‘‘ (تذکرۃ المہدی مصنفہ پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی حصّہ دوم صفحہ ۳ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۱ء)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) اور جو بھی اللہ کی اور اس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔ (النّسآء:۷۰)

۲؎ یعنی صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ۔ (شمس)

۲۱۔ (رؤیا) فرمایا۔ ’’مَیں ایک زینہ پر چڑھتا ہوں مگر اِس طرح سے کہ مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ مَیں گر نہ پڑوں اور چھال مار کر یعنی قلانچ لگا کر دوسرے قدمچہ پر قدم رکھتا ہوں۔ جب مَیں اُوپر چڑھا تو میری ناک سے خون آیا......فرمایا......تعبیر بہت اچھی ہے۔ کہنے والا خون آیا کہے تو اچھا ہے اگر بہنا یا جانا کہے تو بُرا ہوتا ہے۔ اس میں نقصان ہے۔ اِس لئے آنا کہنا چاہیے۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ آمدن روپیہ کی ہوگی اور خدا تعالیٰ ہمارے ہاتھ کشادہ کردے گا۔‘‘ (تذکرۃ المہدی مصنّفہ پیر سراج الحق صاحبؓ حصّہ دوم صفحہ ۱۵ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۱ء)

۲۲۔ فرمایا۔ ’’ہمیں بھی ایک بار حج کے روز کشف میں حج کا نظارہ دکھایا گیا یہاں تک کہ سب کی باتیں اور لبیک اور تسبیح و تہلیل ہم سنتے تھے۔ اگر ہم چاہتے تو لوگوں کی باتیں لکھ لیتے۔‘‘

(تذکرۃ المہدی مصنفہ پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی حصّہ دوم صفحہ ۴۵ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۱ء۔ الحکم جلد ۴۰ نمبر ۲ مورخہ ۲۱؍جنوری ۱۹۳۷ء صفحہ ۳)

۲۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا۔

’’آج ہمیں دکھایا گیا ہے کہ ان موجود اور حاضر لوگوں میں کچھ ہم سے پیٹھ دیئے بیٹھے ہیں اور ہم سے رُوگرداں ہیں اور کراہت کے ساتھ ہم سے دوسری طرف (منہ) پھیر رکھا ہوا ہے۔‘‘

(تذکرۃ المہدی مصنفہ پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی حصّہ دوم صفحہ ۴۵ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۱ء)

۲۴۔ ’’ایک روز مَیں[1] اور حضرت اقدس علیہ السلام مسجد مبارک میں بیٹھے تھے......آپؑ نے سرِ مبارک اُٹھایا اور فرمایا اَب ہمیں اِس وقت یہ الہام ہوا۔ **حَقٌّ** ‘‘

(تذکرۃ المہدی مصنفہ پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی حصّہ دوم صفحہ ۴۶ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۱ء)

۲۵۔ ’’ایک دفعہ مسجد مبارک میں حضرت اقدس سیّدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے تھے...... سبع مثانی کی تحقیق کا ذکر ہوا۔ کسی نے الحمد کا نام بتلایا اور کسی نے دوسری آیتوں کا، اور کسی نے کہا کہ الحمد مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اِس لئے دونوں مقام پر نازل ہونے کے باعث اِس کا نام سبع مثانی ہوا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ممکن ہے کہ ایسا ہو لیکن ہمارے نزدیک اِس سورۃ کا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونا اور دوسری بار مہدی و مسیح موعود پر نازل ہونا ہے جس کے سبب سے اِس

---

[1] یعنی صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ۔ (شمس)

کا نام سبع مثانی ہوا۔‘‘ (مکتوب[1] صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ)

۲۶۔ فرمایا۔’’آج رات کو ہمیں الہام ہوا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِیَآؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ۔‘‘[2] (مکتوب صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ۔

البشریٰ قلمی نسخہ مرتّبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶۴۔الحکم جلد ۲۳ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۸؍مارچ ۱۹۲۰ء صفحہ ۱)

۲۷۔ اس کے بعد پھر الہام ہوا۔

’’نُوْرُالدِّیْن‘‘

(مکتوب صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ۔البشریٰ قلمی نسخہ مرتّبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶۴)

۲۸۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الہام سنایا کہ۔

’’پٹّی پُٹّی گئی‘‘[3]

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ۔البشریٰ قلمی نسخہ مرتّبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۸۱)

۲۹۔ (الف) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ آیت پڑھی۔

’’لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَ مِنْ خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ۔‘‘[4]

---

[1] (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ مکتوب قلمی دفتر تالیف وتصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بوقت تیاری طبع دوم موجود تھا جس سے خاکسار نے نقل کیا مگر اَب کہیں غائب ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا ربّ اللہ ہے۔ پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہے ان پر فرشتے اُترتے ہیں۔ یہ بشارت دیتے ہوئے کہ خوف نہ کھاؤ اور نہ غمگین ہو اور بشارت حاصل کرو اُس جنت کی جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ ہم تمہارے دوست و مددگار ہیں اِس دُنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) الحکم پرچہ مذکورہ بالا اور البشریٰ صفحہ ۶۴ میں یہ فقرہ ’’نَحْنُ اَوْلِیَآءُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ‘‘ نہیں ہے اور الحکم پرچہ مذکورہ بالا میں اس کی جگہ نُوْرُالدِّیْن کے الفاظ ہیں۔

[3] (نوٹ از سیّد عبدالحی) پٹّی ایک قصبہ کا نام ہے جو ضلع لاہور میں ہوتا تھا مگر ملکی تقسیم کے وقت ضلع امرتسر میں چلا گیا۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) اس (رسول) کے لئے اس کے آگے اور پیچھے چلنے والے (محافظ) مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ (الرعد:۱۲)

اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو بھی جو اِس طرح آگے پیچھے دائیں بائیں چلتے دوڑتے تھے اور جنگوں میں بھی یہی حال تھا اِس آیت میں صحابہؓ مراد ہیں یہاں فرشتے مراد نہیں۔ اسی طرح یہ آیت ہم پر نازل ہو چکی ہے۔ (مکتوب صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ)

(ب) (شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساویؓ نے بیان کیا کہ)

''حضورؑ نے فرمایا...... قرآن کریم میں جو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ ہم تیرے آگے پیچھے، دائیں اور بائیں فرشتے مقرر کریں گے یہی الہام مجھ پر نازل ہوا ہے اور وہ فرشتے یہی ہیں جو میری باتیں سننے کے لئے آگے پیچھے بھاگتے ہیں۔'' (رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۰ صفحہ ۳۴۶، ۳۴۷)

۳۰۔ '' وَ[1] اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا فَاْتُوْا بِاٰيَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ سَيُؤْتٰى لَهُ الْمُلْكُ الْعَظِيْمُ وَيُفْتَحُ عَلٰى يَدِهِ الْخَزَآئِنُ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ وَفِيْ اَعْيُنِكُمْ عَجِيْبٌ[2] ۔ حُكْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِيْفَةِ اللّٰهِ الْمُغْلِ السُّلْطَانِ۔ اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۔ ''[3]

(مکتوب صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ)

۱؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) الہام ''وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ'' سے لے کر الہام ''زِ درگاہِ خدا مردے بصد اعزاز مے آید'' الخ کے متعلق صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؓ اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں کہ ''یہ الہامات حضرت اقدسؑ کے دستِ مبارک کے لکھے ہوئے مَیں نے ایک صاحب سے لے کر نقل کئے تھے۔''

۲؎ (ترجمہ) ''اور اگر تم شک میں ہو اس سے جو ہم نے اُتارا تو اس کی مانند کوئی ایک آیت لاؤ۔ عنقریب اس کو ایک ملکِ عظیم دیا جائے گا اور خزائن علوم و معارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے...... یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔'' (از الہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۶۶)

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) الہام ''وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ'' سے لے کر الہام ''زِ درگاہِ خدا مَردے بصد اعزاز مے آید'' الخ کے متعلق صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؓ اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں کہ ''یہ الہامات حضرت اقدسؑ کے دستِ مبارک کے لکھے ہوئے مَیں نے ایک صاحب سے لے کر نقل کئے تھے۔''

۳؎ (ترجمہ از مرتب) خدائے رحمٰن کا حکم ہے اپنے خلیفہ مغل سلطان کے لئے۔ اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اس پر ہوگا اور اگر سچا ہے تو بعض وہ وعید جو تمہیں سناتا ہے تمہیں پہنچیں گے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) الہام ''حُكْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِيْفَةِ اللّٰهِ السُّلْطَانِ'' تذکرہ کے صفحاتِ ذیل ۱۶۵، ۲۱۴، ۳۵۲ اور ۶۱۷ میں موجود ہے مگر وہاں مغل کا لفظ نہیں۔

۳۱۔ ’’ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ۔ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَ یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّا سَمِعْنَا بِھٰذَا مِنَ الْاَوَّلِیْنَ۔ قُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا قَلِیْلًا۔ وَ یَقْنَعُوْنَ بِظَاھِرِ اللَّفْظِ وَ اِبْھَامِہٖ وَ یَسْتَکْشِفُوْنَ۔ قُلْ اِنِّیْ جِئْتُ عَلٰی قَدَمِ عِیْسٰی۔ قُلْ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ۔ ‘‘[1]
(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۵)

۳۲۔ ’’ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ۔ ‘‘[2]
(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۵)

۳۳۔ ’’ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَیَّدَ الْحَقَّ بِاٰیَاتِہٖ۔ ‘‘[3]
(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۵)

۳۴۔ ’’ سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ مَا وَلّٰھُمْ۔ قُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِتَاْوِیْلِہٖ۔ سَیُؤَیِّدُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ وَمَنْ عَادٰی وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزْتُہٗ لِلْحَرْبِ۔ ‘‘[4]
(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶)

۳۵۔ ’’ وَاِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْکَافِرِیْنَ سَلَاسِلَ وَ اَغْلَالًا وَّ سَعِیْرًا۔ ‘‘[5]

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) رومی قریب کی زمین میں مغلوب ہوں گئے اور وہ مغلوب ہو جانے کے بعد جلدی غالب آئیں گے۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگا۔ پہلا بھی اور بعد کا بھی، اور اُس دن مومن خوش ہوں گے اور کہیں گے کہ ہم نے یقیناً یہ پہلوں سے سنا تھا۔ کہہ اللہ بہتر جانتا ہے اور تمہیں اس کے متعلق تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ وہ ظاہر لفظ اور ابہام پر قناعت کرتے اور حقیقت کا انکشاف چاہتے ہیں۔ کہہ کہ مَیں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔ کہہ یقیناً میرے ساتھ میرا ربّ ہے جو جلدی ہی میری رہبری کرے گا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) یقینا عیسیٰ کی حالت اللہ کے نزدیک آدم کی حالت کی طرح ہے۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے اپنے نشانات سے حق کی تائید کی۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) عنقریب بیوقوف لوگ کہیں گے کس چیز نے ان کو پھیرا۔ کہہ اللہ تعالیٰ اس کی تاویل کو بہتر جانتا ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کی تائید کرے گا اور جو کوئی (میرے) ولی سے دشمنی کرتا ہے تو مَیں اُس سے لڑائی کے لئے نکلتا ہوں۔

[5] (ترجمہ از مرتّب) اور یقیناً ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور شعلے آگ کے تیار کر رکھے ہیں۔

۳۶۔ ”اِحْرَامُ الدُّعَآءِ۔ کَثُرَ الدُّعَآءُ لِبَقَآءِكَ۔ فَاَحْیَیْنَاہُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا۔ وَ اَحِبَّآءُكَ كَاَنْبِيَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید تیری عظمت تیری کمالیّت پھیلا دے۔ اِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً۔ اِنَّ اللّٰہَ یُدَافِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔“[1] (مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶)

۳۷۔ ” اِنَّ اللّٰہَ یُدَافِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔[2] اے منکر پا مارا بالا بالا۔[3] مُعَمَّرُ اللّٰہِ۔ نُوْرٌ۔ مُنَوَّرُ اللّٰہِ۔“[4] (مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶)

۳۸۔ ”خدا تعالیٰ تجلّیٔ خاص سے اُترا“۔ (مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶)

۳۹۔ ”مَثْنٰی وَ ثُلَاثَ وَ رُبَاعَ۔[5] (اب) تُو اَمن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا اور مَیں تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا۔“

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶۔ البشریٰ قلمی نسخہ مرتّبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۵۷)

۴۰۔ ؎ ”زِ درگاہِ خدا مَردے بصد اعزاز مے آید
مبارك بادت اے مریم کہ عیسیٰ باز مے آید“[6]

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶۔ البشریٰ قلمی نسخہ مرتّبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۵۷)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) دعا کا احرام۔ تیری بقاء کے لئے کثرت سے دُعا ہوئی۔ پھر ہم نے اُسے اپنی رحمت سے زندہ کیا اور تیرے خاص دوست بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں۔ اس کے بعد یا تو احسان کرو یا فدیہ لے لو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے مدافعت کرے گا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے مدافعت کرے گا۔

[3] (نوٹ از ناشر) ہمیں اس الہام کی سمجھ نہیں آئی۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر دیا ہوا۔ نور۔ اللہ کا روشن کیا ہوا۔

[5] (ترجمہ از مرتّب) دو دو اور تین تین اور چار چار۔

[6] (ترجمہ از مرتّب) خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کے ساتھ آتا ہے۔ اے مریم تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے۔

۴۱۔ ’’فِی النَّارِ مَوْعِدُھُمْ۔‘‘[1] (البشریٰ قلمی نسخہ مرتبہ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۱۸)

۴۲۔ ’’وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْھَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍۭ بَھِیْجٍ ۔‘‘[2] (البشریٰ قلمی نسخہ مرتّبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۵۳)

۴۳۔ ’’رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا طُعْمَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔‘‘[3] (البشریٰ قلمی نسخہ مرتّبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۵۳)

۴۴۔ ’’اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا۔‘‘[4] (البشریٰ قلمی نسخہ مرتّبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۵۵)

۴۵۔ ’’دختر نیک آگاہی شاں خورد تر چندیں سال۔‘‘[5]
(البشریٰ قلمی نسخہ مرتّبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۵۷،۶۳)

۴۶۔ ’’اے خدا اِس پیالہ کو ٹال دے۔‘‘ (البشریٰ قلمی نسخہ مرتّبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۸۹)

۴۷۔ ’’نزول در قادیان۔‘‘[6] (البشریٰ قلمی نسخہ مرتّبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۹۶)

۴۸۔ ’’تیری نمازوں سے تیرے کام افضل ہیں۔‘‘[7] (البشریٰ قلمی نسخہ مرتّبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۹۹)

۴۹۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ شرح قصیدہ ’’یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ‘‘ میں لکھتے ہیں۔

’’اِسی قصیدہ کے متعلق ایک اَور روایت مرحوم و مغفور حضرت پیر سراج الحق رضی اللہ عنہ کی ہے کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب یہ قصیدہ تصنیف فرما چکے تو آپؑ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمکنے لگا اور فرمایا کہ یہ قصیدہ جنابِ الٰہی میں قبول ہوگیا اور خدا نے مجھ سے فرمایا جو اِس قصیدہ کو حِفظ کرے گا اور ہمیشہ پڑھے گا میں اس کے دِل میں اپنی اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبّت کوٹ کوٹ کر بھر دوں گا اور اپنا قرب عطا کروں گا۔‘‘
(شرح القصیدہ مؤلفہ مولانا جلال الدین شمسؓ صفحہ ۱،۲۔ مطبوعہ ۲۹؍جون ۱۹۵۶ء)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ان کے متعلق آگ میں ڈالنے کا وعدہ ہے۔
[2] (ترجمہ از مرتّب) اور ہم نے اس میں ہر قسم کی خوبصورت چیزیں اُگائیں۔
[3] (ترجمہ از مرتّب) اے ہمارے رَبّ ہمیں ظالم قوم کی خوراک نہ بنا۔
[4] (ترجمہ از مرتّب) زمین اپنے رَبّ کے نور سے جگمگا اُٹھی۔
[5] (ترجمہ از مرتّب) ان کی نیک لڑکی سب سے چھوٹی چند سال کی ہے۔
(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) اِس الہام کے متعلق پیر صاحبؓ نے البشریٰ صفحہ ۶۳ پر لکھا ہے۔
’’الہام منقول از بیاض حضرتؑ آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی۔‘‘
[6] (ترجمہ از مرتّب) قادیان میں نزول۔
[7] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یعنی جو عظیم الشان خدمات تو اسلام کی تائید میں بجالا رہا ہے۔

۵۰۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی ؓ نے بیان کیا کہ۔

''ایک مرتبہ حضرت اقدسؑ کو خارش کی بہت سخت شکایت ہوگئی۔ تمام ہاتھ بھرے ہوئے تھے۔ لکھنا یا دوسری ضروریات کا سرانجام دینا مشکل تھا۔ علاج بھی برابر کرتے تھے مگر خارش دُور نہ ہوئی تھی ......ایک دن (مَیں) حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عصر کے قریب وقت تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپؑ کے ہاتھ بالکل صاف ہیں مگر آپؑ کے آنسو بہہ رہے ہیں...... مَیں نے جرأت کر کے پوچھا کہ حضور آج خلافِ معمول آنسو کیوں بہہ رہے ہیں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ میرے دِل میں ایک معصیت کا خیال گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے کام تو اِتنا بڑا میرے سپرد کیا ہے اور اِدھر صحت کا یہ حال ہے کہ آئے دن کوئی نہ کوئی شکایت رہتی ہے۔ اِس پر مجھے الہام[1] ہوا کہ

''ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے''

اِس سے میرے قلب پر بے حد رِقت اور ہیبت طاری ہے کہ مَیں نے ایسا خیال کیوں کیا۔ اِدھر تو یہ الہام ہوا مگر جب اُٹھا تو ہاتھ بالکل صاف ہوگئے اور خارش کا نام ونشان نہ رہا۔ ایک طرف اِس پُرشوکت الہام کو دیکھتا ہوں دوسری طرف اُس فضل اور رحم کو تو میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور اس کے رحم وکرم کو دیکھ کر انتہائی جوش پیدا ہوگیا اور بے اختیار آنسو جاری ہوگئے۔'' (الحکم جلد ۳ نمبر ۱۲ مورخہ ۷؍اپریل ۱۹۳۴ء صفحہ ۴)

۵۱۔ حافظ نور محمد صاحب ؓ ساکن فیض اللہ چک بیان کرتے ہیں کہ۔

''ایک دفعہ مَیں نے اجازت چاہی کہ مَیں جانا چاہتا ہوں تو آپؑ نے فرمایا کہ نہیں آج رہو۔ حضورؑ کو الہام ہوا تھا کہ

''وَلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ''

یعنی اگر عُذر بھی کریں آج اجازت نہیں ملتی۔'' (الحکم جلد ۳ نمبر ۳۲ مورخہ ۷؍ستمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۴)

---

[1] (نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) یہ الہام غالباً ۱۸۹۱ء یا ۱۸۹۲ء کا ہے۔ حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے خارش کی تکلیف کا واقعہ ۱۸۹۱ء بتلایا۔ (سیرت المہدی جلد اوّل روایت نمبر ۲۶۲ صفحہ ۲۳۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء) اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے اسے ۱۸۹۲ء کا۔ (دیکھیے سیرت المہدی جلد اوّل روایت نمبر ۵۷۴ صفحہ ۵۵۰، ۵۵۱ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۵۲۔ **(الف)** میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے حافظ حامد علی صاحبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ۔

''ایک دفعہ مجھے[1] حضرت اقدسؑ نے ایک کام کے لئے ایک غیر ملک میں بھیجا۔ ایک مقررہ جہاز پر روانہ ہوا۔ جب جہاز نصف سفر طے کر چکا تو سمندر میں طوفان کے آثار دکھائی دیئے اور ایسا معلوم ہوا کہ جہاز غرق ہونے لگا ہے۔ لوگ چلّانے لگے اور جہاز میں شورِ قیامت برپا ہوگیا۔ لوگ روتے اور آہ وبُکا کرتے تھے۔ مَیں نے بڑے زور اور دعویٰ سے کہا کہ مَیں پنجاب سے آیا ہوں اور مَیں ایسے شخص کے کام کو جا رہا ہوں جسے خدا نے اِس زمانہ کا نبی بنا کر بھیجا ہے اِس لئے جب تک مَیں اِس جہاز میں سوار ہوں خدا تعالیٰ اِس جہاز کو غرق نہیں کرے گا چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس حالت کو بدل دیا اور جہاز طوفانی حالت سے نکل کر خیریت سے کنارے جا لگا اور مَیں اپنی جگہ پر اُتر گیا اور جہاز آگے روانہ ہوگیا۔ مگر تھوڑی دُور ہی گیا تھا کہ غرق ہوگیا...... ہندوستان میں جب اِس جہاز کے غرق ہونے کی اطلاع آئی تو میرے عزیز روتے ہوئے حضرتؑ کے پاس گئے اور کہا جس جہاز پر حامد علی سوار تھا وہ غرق ہوگیا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ہاں سنا تو ہے کہ جس جہاز پر حامد علی سوار تھا وہ فلاں تاریخ غرق ہوگیا ہے۔ یہ کہہ کر حضورؑ خاموش ہوگئے لیکن تھوڑی دیر کے بعد فرمایا مگر حامد علی اپنا کام کر رہا ہے، وہ غرق نہیں ہوا۔ بعد کے واقعات نے حضورؑ کے اِس ارشاد کی تائید کی۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ حضورؑ کو کشفی طور پر سارا واقعہ دکھایا گیا۔'' (الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲ مورخہ ۲۱ر جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

(ب) شیخ زین العابدین صاحبؓ برادر حافظ حامد علی صاحبؓ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

''حافظ حامد علی کی نسبت تو مجھے الہام بھی ہو چکا ہے کہ یہ زندہ آئے گا اور فائدہ حاصل کر کے آئے گا۔''

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۵۴)

۵۳۔ شیخ فضل الٰہی صاحبؓ چٹھی رساں نے بیان کیا کہ۔

''ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ مَیں ڈاک لے کر حضورؑ (کی خدمت) میں جا رہا تھا۔ جب ڈپٹی شنکر داس کے مکان[2] کے آگے سے گزرا تو مکان کے آگے چبوترہ پر ڈپٹی مذکور چارپائی پر بیٹھا تھا۔ مجھے (او شیخ) پکار کر کہا کہ

---

[1] یعنی حافظ حامد علی صاحبؓ کو۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

[2] (نوٹ از سیّد عبدالحیٔ) یہ گھر جماعت نے ستمبر ۱۹۳۱ء کے لگ بھگ خریدا تھا۔ خرید کے وقت نہ تو پلستر شدہ تھا

غلام احمد کو کہہ دو کہ لڑکے جب مسجد میں آتے ہیں تو شور ڈالتے ہیں اور باتوں سے بھی کھڑاک کرتے ہیں ہم کو تکلیف ہوتی ہے۔ان کو منع کردے کہ وہ آرام سے گذارہ کریں۔ مَیں نے حضرت صاحبؑ سے ایسا ہی جا کر عرض کردیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ۔

''یہ مکان تو ہمارے قبضہ میں آنے والا ہے۔خدا نے ہم کو اِس مکان کا وعدہ فرمایا ہے۔''

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۹ مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

۵۴۔ حکیم محمد قاسم صاحبؓ ساکن لالہ موسیٰ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا'' مجھے خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ۔ ''**یہ زمین تیری اور تیرے مریدوں کی ہے۔**''

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۴؍جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

۵۵۔ ماسٹر اللہ دِتّا صاحبؓ مہاجر قادیان نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ مفتی[۱] صاحب کو فرمایا کہ۔

''مَیں نے دیکھا ہے کہ منظور[۲] کی طرف چیل جھپٹی ہے۔آپ ایک مسکین کو کھانا کھلایا کریں۔حضرت مفتی صاحب سلّمہ اللہ نے عرض کی کہ حضور مقرر کردیا ہے۔'' (الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۴؍جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۰)

۵۶۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ نے ذکرِ حبیبؑ کی ایک مجلس میں فرمایا کہ

''میرے چچا صاحب ......کو حُقّہ کی بہت عادت تھی۔انہوں نے سنایا کہ مَیں قادیان گیا تو ہم دو آدمی

بقیہ حاشیہ۔ نہ سفیدی ہوئی تھی اور فرش بھی کچے تھے۔اس کے علاوہ بالائی منزل میں دو کمرے اور برآمدہ کی تعمیر ہوئی تھی۔بنیادی تعمیرات اور مرمت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپریل ۱۹۳۲ء میں از سرِنو تعمیر شدہ عمارت کا افتتاح کیا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں الفضل مورخہ ۳؍مئی ۱۹۳۲ء صفحہ ۵ کالم ۱و۲ و تاریخ احمدیت جلد ۵ صفحہ ۲۹۸)

چونکہ مسجد اقصیٰ کی توسیع کا منصوبہ کافی عرصہ سے زیر غور تھا کیونکہ عمارت شکستہ حال ہوچکی تھی اس لئے بعد از منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اکتوبر ۲۰۰۷ء میں اسے گرادیا گیا۔اب اس جگہ کو مسجد اقصیٰ کی توسیع میں شامل کرلیا گیا ہے۔

۱؎ یعنی مفتی محمد صادق صاحبؓ۔ (شمس)

۲؎ یہ مفتی صاحبؓ کے صاحبزادے منظور احمد کی طرف اشارہ ہے۔ (شمس)

تھے۔ مسجد مبارک میں ہم سو گئے۔ صبح حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تو آپؑ نے فرمایا۔

''مَیں نے آج خواب میں دیکھا کہ مسجد میں دو حُقّے پڑے ہوئے ہیں۔''

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۸ر جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

۵۷۔ میاں امام الدین صاحبؓ سیکھوانی کی پاکٹ بک میں (درج) ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

''ایک روز مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارا جو باہر کا مکان ہے اُس کے آگے دو گھوڑے خوب موٹے تازے بندھے ہوئے ہیں اور عربی گھوڑے معلوم ہوتے ہیں۔ پھر ایک گھوڑے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے ہیں اور ایک گھوڑے پر مَیں سوار ہوں اور ہم دونوں بہادروں کی طرح تیز رفتار چلتے ہیں اور چلنے (میں) کوئی کمی نہیں۔ بعد (میں) میری آنکھ کھل گئی۔'' (الحکم جلد ۳۸ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۱ر اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۶)

۵۸۔ مولوی رحیم بخش صاحبؓ ساکن موضع بہادر حسین تحصیل بٹالہ کا تحریری بیان ہے کہ۔

''ایک مرتبہ عاجز اور شرمپت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد اقصیٰ میں تھے۔ آپؑ اِدھر اُدھر ٹہل رہے تھے۔ ساتھ ساتھ ہم بھی پھرتے تھے۔ شرمپت کو حضورؑ نے مخاطب کر کے فرمایا کہ شرمپت مجھ کو الہام ہوا ہے کہ ملاوا یہودا اسکر یوطی ہے اور یہودا اسکر یوطی وہ تھا جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑوایا تھا۔ یہ ہمارا دوست ہے اس کو نہ بتانا شاید یہ الفاظ کہہ کر رنجیدہ ہو گیا لیکن یہ فرمایا کہ تاریخ اور الہام لکھ رکھو۔ اس کے ایک مدت کے بعد ملاوا آپؑ کا سخت مخالف ہو گیا تھا۔'' (الحکم جلد ۳۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۴ر جون ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۰)

۵۹۔ حافظ عبد العلی صاحبؓ برادر مولوی شیر علی صاحبؓ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

''جو لوگ میرے پاؤں دباتے ہیں، اُن کے روحانی حالات مجھے رات بوقت دعا معلوم ہوتے ہیں۔ مَیں اُن کے لئے دعا کرتا ہوں۔''

(الحکم جلد ۴۴ نمبر ۲۰ تا ۲۳ مورخہ ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ر اگست ۱۹۴۲ء صفحہ ۳۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۳ صفحہ ۱۴۵)

۶۰۔ مٹھہ ٹوانا ضلع شاہ پور سے ایک سِکّھ معہ اپنے لڑکے کے آیا۔ اُس کے لڑکے کو غالباً تپ دِق کا مرض تھا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علاج کرانے آیا تھا۔ اس لڑکے کا باپ دُعا کے لئے حاضر ہوتا۔ آپؑ دُعا فرماتے آپؑ کو الہاماً ایک نسخہ معلوم ہوا جو اس پر حضرت مولوی صاحبؓ کی معرفت استعمال کرایا گیا اور وہ لڑکا شفایاب ہو گیا۔ (الفضل جلد ۳۰ نمبر ۱۴۴ مورخہ ۲۴ر جون ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

۶۱۔ فرمایا۔ ’’مَیں نے کشف میں دیکھا ہے کہ اِس سال ہمارے تین چار دوست داغِ مفارقت دے جائیں گے۔ مَیں[1] نے عرض کیا حضور! وہ قادیان میں سے تونہیں۔فرمایانہیں۔ پھر مَیں نے عرض کیا کہ حضور وہ کپورتھلہ کے تونہیں؟ فرمایانہیں کپورتھلہ تو قادیان کاایک محلّہ ہے۔‘‘ (الفضل جلد ۲۶ نمبر ۷۵ مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء صفحہ ۴)

۶۲۔ ’’خدانے مجھے آپ کے بارہ میں علم دیا ہے کہ آپ جن ہموم[2] وغموم میں مبتلا ہیں اُن کو خدا تعالیٰ میری دعا سے ٹال دے گا بشرطیکہ آپ خدا کے مامور پر ایمان لے آئیں۔‘‘

(الفضل جلد ۳۱ نمبر ۲۵۱ مورخہ ۲۶؍ اکتوبر ۱۹۴۳ء صفحہ ۳ خط بنام نواب صاحب رام پور)

۶۳۔ (الف) مکرم میاں اللہ دِتّا صاحبؓ سہرانی سکنہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان روایت کرتے ہیں کہ حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ ’’رات[3] اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ...... لنگر خانہ میں رات کو رِیا کیا گیا ہے۔‘‘

(فرمایا)۔ ’’اب جو لنگر خانہ میں کام کررہے ہیں ان کو علیحدہ کرکے قادیان سے چھ ماہ تک نکال دیں اور ایسے شخص مقرر کئے جائیں جو نیک فطرت ہوں اور صالح ہوں۔‘‘ (رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۳ صفحہ ۱۹۴)

(ب) مکرم میاں اللہ دِتّا صاحبؓ سہرانی سکنہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خاں روایت کرتے ہیں کہ حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ ’’رات خدا تعالیٰ کی طرف سے جھڑک آئی ہے میرا لنگر ذرا بھی منظور نہیں ہوا کیونکہ اس میں رِیا کیا گیا ہے۔ مسکین محروم رہ گئے ہیں اور اُمراء کو اچھا کھانا کھلایا گیا ہے۔ پھر کھانے کا اِنتظام حضرت صاحبؑ نے اپنے سامنے کروایا اور سب کو ایک قسم کا کھانا کھلایا۔‘‘ (رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۰۹)

۶۴۔ مولوی عبدالعزیز صاحبؓ آف بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ بیان کرتے ہیں کہ ’’ایک صاحب ایران

---

[1] یعنی منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) نواب صاحب ان ایام میں بہت رنجیدہ تھے جس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی ایک چہیتی بیوی مرضِ سِل میں مبتلا تھی اور اس کے علاج و معالجہ میں بہت کوشش کی گئی لیکن وہ جانبر نہ ہوسکی۔ اس رنج وغم کی اطلاع خدا نے آپ کو دی۔ (الفضل مورخہ ۲۶؍ اکتوبر ۱۹۴۳ء صفحہ ۳)

[3] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) میاں اللہ دِتّا صاحب بتاتے ہیں کہ یہ عید کا موقعہ تھا۔ لنگر خانہ میں خاص وعام کی تمیز کی گئی۔ میرے دل میں بدگمانی پیدا ہوئی۔ صبح جب حضورؑ نے یہ الہام سنایا تو وسوسہ جاتا رہا۔

(ملخص از روایات مذکورہ بالا رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ نمبر ۳ صفحہ ۱۹۴، و نمبر ۱۳ صفحہ ۱۰۹)

کے رہنے والے جو خدا رسیدہ اور ملہم انسان تھے، ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ

''مقصودِ تو از قادیان حاصل مے شود''[1]

......(وہ) قادیان شریف تشریف لائے ...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام سَیر کے لئے گھر سے باہر تشریف لائے اور احباب منتظرین آپؑ کے ساتھ چل دیئے۔ جب حضورؑ چند قدم باہر کو تشریف لے گئے تو خدا کی طرف سے آپ کو الہام ہوا۔

''آپ کی تلاش میں ایک شخص بازار میں پھِر رہا ہے اور آپ باہر جا رہے ہیں۔''

حضورؑ پیچھے کو لوٹ پڑے اور فرمایا۔ حکم ہوا کہ بازار کو چلو...... جب بڑے بازار میں چوک کے پاس پہنچے تو وہ صاحب مِل گئے۔'' (رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۴ صفحہ ۱۷، ۱۸)

۶۵۔ سیّد محمود عالم شاہ صاحبؓ (محاسب صدر انجمن احمدیہ) حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ۔

''ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ......(فرمایا) کہ مجھے بتلایا گیا ہے کہ ایک شخص نے رات دس مرتبہ زنا کیا ہے چنانچہ حضرت مولوی صاحبؓ فرماتے تھے کہ ایک شخص نے مجھ سے اقرار کیا کہ وہ مَیں ہوں۔ رات مجھے دس مرتبہ اِس قسم کے خیالات پیدا ہوئے۔'' (رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۴ صفحہ ۳۷)

۶۶۔ میاں چراغ الدین صاحبؓ ولد میاں صدر الدین صاحبؓ قادیان نے بیان کیا کہ۔

''ایک دفعہ حضورؑ میاں صاحب (حضرت مرزا محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی اُنگلی پکڑ کر سَیر کے لئے بسراواں تشریف لے گئے جہاں پر آج کل چھپڑ ہے۔ وہاں پہنچ کر فرمایا کہ ''دیکھو میاں! گاڑی کی آواز آ رہی ہے۔'' پھر آپؑ یہ کہہ کر چل پڑے۔ خدا کے فضل سے آج کل گاڑی کی آواز سنائی دیتی ہے۔'' (رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۴ صفحہ ۵۶)

۶۷۔ سردار ماسٹر عبدالرحمٰن صاحبؓ جالندھری لکھتے ہیں کہ میاں چراغ دین صاحبؓ چپڑاسی بیان کرتے ہیں کہ ''اِس سے پیشتر حضورؑ نے اپنی رؤیا بیان فرمائی تھی کہ مَیں ریل گاڑی میں سوار ہو کر قادیان آیا ہوں

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) تیرا مقصود تجھے قادیان میں حاصل ہوگا۔

اور گاڑی بازار قادیان میں کھڑی ہوگئی۔‘‘ [۱]

(اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب جلد ہفتم صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ اگست ۱۹۶۰ء)

۶۸۔ مکرم میاں امام الدین صاحبؓ سیکھوانی ضلع گورداسپور بیان کرتے ہیں۔

’’ اَرْضُ اللّٰہِ لَیِّنَۃٌ وَ مُلْکٌ لَیِّنٌ ۔‘‘ [۲] (رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۵ صفحہ ۶۲)

۶۹۔ مکرم بدرالدین صاحبؓ ولد گل محمد صاحب سابق مالیر کوٹلہ حال قادیان بیان کرتے ہیں۔

’’رات کو نو بج چکے تھے...... حضورؑ اپنے ہاتھ میں ایک پیالہ، جس میں دُودھ اور ڈبل روٹی پڑی تھی، اُٹھائے کنویں پر آ گئے اور آ کر میرے والد صاحب سے فرمانے لگے ’’بابا جی کوئی مہمان بھوکا ہے‘‘ ...... جب مہمان خانہ میں جا کر مہمانوں سے معلوم کیا تو کوئی نہ ملا۔ تو پھر ہم شیر محمد صاحب دکاندار والی دکان جو اس وقت کھلی تھی کے پاس پہنچے تو وہاں سے ایک صاحب نے کہا کہ حضور مَیں نے دُودھ ڈبل روٹی کھانی ہے۔ اِس پر حضورؑ نے وہ پیالہ اُس صاحب کو دے دیا۔‘‘ (رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۷ صفحہ ۱۷۰)

۷۰۔ **(الف)** مکرم میاں فضل الدین عبداللہ صاحبؓ ولد محمد بخش صاحب قادیان روایت کرتے ہیں۔

حضورؑ نے فرمایا۔ ’’مخالف ہماری تبلیغ کو روکنا چاہتے ہیں، مجھے تو اللہ تعالیٰ نے میری جماعت ریت کے ذرّوں کی طرح دکھائی ہے۔‘‘ (رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۸ صفحہ ۲۰۳)

(ب) شیخ عبدالکریم صاحبؓ جلد ساز کراچی روایت کرتے ہیں کہ ایک روز سیر کے موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ’’مَیں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں۔‘‘

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۲ صفحہ ۱۱۴)

۷۱۔ بابو غلام محمد صاحبؓ ریٹائرڈ ڈرافٹسمین لاہور بیان کرتے ہیں کہ

’’حضورؑ نے فرمایا کہ مجھے ابھی غنودگی سی ہوگئی اور مَیں نے دیکھا کہ میرے دائیں بائیں رحمت اللہ کے بچے ہیں اور...... فرمایا رحمت اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔‘‘ (رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۹ صفحہ ۶۹)

۷۲۔ میاں عبدالعزیز صاحبؓ المعروف مغل سکنہ لاہور روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بہت قحط پڑ گیا اور آٹا

---

[۱] (نوٹ از سید عبدالحی) یہ پیشگوئی بعینہٖ ۱۹۲۸ء میں پوری ہوئی اور ریل گاڑی قادیان تک پہنچی اور وہی اس کا آخری سٹیشن تھا۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) خدا کی زمین نرم ہے اور حکومت بھی نرم ہے۔

روپیہ کا پانچ سیر ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کو لنگر کے خرچ کی نسبت فکر پڑی تو آپؑ کو الہام ہوا۔

''اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔''[۱] (رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۹ صفحہ ۱۰۵)

۷۷۳۔ قاضی محبوب عالم صاحبؓ ولد میاں غلام قادر صاحبؓ سکنہ لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کا خط لکھا جس کے جواب میں مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ کا کارڈ موصول ہوا جس میں درج تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ''آج رات مَیں محبوب عالم کے لئے دعا کر رہا تھا کہ مجھے الہام ہوا۔

''دِل پھیر دیا گیا''[۲]

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۹ صفحہ ۲ ۱۳ مکتوب مولوی عبدالکریم صاحبؓ بنام محبوب عالم صاحبؓ)

۷۷۴۔ بابو غلام محمد صاحبؓ ریٹائرڈ ڈرافٹسمین لاہور بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت صاحبؑ کا الہام ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ کچھ آگ کی چنگاریاں مجھ پر پڑیں جو میرے تک آتے ہوئے بھسم ہو گئیں۔''

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۹ صفحہ ۲۱۳)

۷۷۵۔ شیخ زَین العابدین صاحبؓ ولد شیخ فتح محمد صاحب سکنہ تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور نے بیان کیا کہ ''میری بیوی کو اٹھرا کی بیماری تھی ...... مَیں حضرت صاحبؑ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور دعا کے لئے درخواست کی) فرمایا۔ آپ بھی دعا کریں اور مَیں بھی دعا کرتا ہوں۔ ظہر کی نماز کے بعد سے لے کر عصر کی اذان تک حضورؑ نے دعا کی ...... حضورؑ نے دُعا ختم کی اور فرمایا تمہاری دعا قبول ہو گئی اور اٹھرا کی بیماری دُور ہو گئی ہے۔ اِس حمل میں لڑکا ہو گا۔ آپ کی بیوی کی شکل اور بچہ کی شکل بھی مجھے دکھائی گئی ہے...... خدا تعالیٰ کے فضل سے دعا کے بعد اَب تک میرا کوئی بچہ فوت نہیں ہوا۔ چار لڑکے اور تین لڑکیاں زندہ موجود ہیں۔''

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۶۱ تا ۶۳)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔

[۲] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) منشی محبوب عالم صاحبؓ سکنہ لاہور نے حضورؑ کی خدمت میں بار بار ایک عورت سے رشتہ کے متعلق دعا کے لئے لکھا اور پھر ایک دفعہ یہ لکھا کہ ''حضور اگر وہ عورت مجھے نہیں دلا سکتے تو اس جہنّم سے جس میں مَیں پڑا ہوا ہوں، مجھے نکالیں اور میرا دل اس سے پھر جائے۔'' اِس پر حضورؑ کو مذکورہ بالا الہام ہوا اور فرمایا ''یا تو یہ عورت آپ کو مل جائے گی یا پھر آپ کو اس کا خیال ہی نہیں آئے گا۔''

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۹ صفحہ ۲ ۱۳۔ مکتوب مولوی عبدالکریم صاحبؓ بنام محبوب عالم صاحبؓ)

۷۶۔ شیخ زَین العابدین صاحبؓ ولد شیخ فتح محمد صاحب سکنہ تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور روایت کرتے ہیں کہ ''ایک دفعہ ہمارے بڑے بھائی برکت علی صاحب شدید بیمار ہو گئے اور جسم پنجر کی طرح رہ گیا۔ یہاں (قادیان) لے آئے۔ حضرت صاحبؑ دو ماہ تک علاج کرتے رہے۔ آخر...... حضورؑ نے بھائی حامد علی صاحب کو فرمایا کہ اَب تم اپنے بھائی کو واپس لے جاؤ اس کا بچنا محال ہے...... آدمی (کہار کو بلانے کے لئے) گاؤں کو چل پڑا۔ ابھی غالباً رجاوہ[1] ہی پہنچا ہو گا کہ پیچھے سے حضرت صاحبؑ کو الہام ہو گیا کہ۔

''برکت علی صحت یاب ہو جائے گا''

حضورؑ نے اُسی وقت حامد علی کو بلا کر فرمایا کہ جس آدمی کو آپ نے بھیجا ہے واپس بلا لو...... آدمی واپس آ گیا اور دوسرے دن بخار ٹوٹ گیا۔'' (رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۶۵)

۷۷۔ شیخ زین العابدین صاحبؓ نے بیان کیا کہ۔

''مہر علی[2] کو یہاں[3] لایا گیا تو حضورؑ نے اس کا مہینہ ڈیڑھ مہینہ علاج کیا۔ مروڑ ہٹ گئے مگر حضورؑ کو الہام ہوا کہ **یہ بچہ بچ نہیں سکے گا**...... مگر یہ خیال رکھنا کہ یہ چلتا پھرتا مرے گا لیٹا ہوا نہیں مرے گا۔ جس دن اس نے مرنا تھا بازار چلا گیا اور سیر دُودھ پیا اور شام کے قریب گھر آیا...... والدہ نے اُسے کھڑے کھڑے چھاتی سے لگایا مگر اسی حالت میں اس کی جان نکل گئی۔ حضرت صاحبؑ نے جنازہ پڑھایا اور یہیں دفن کیا۔''

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۶۶، ۶۷)

۷۸۔ ملک غلام حسین صاحبؓ رہتاسی مہاجر خادم المسیح محلہ دارالرحمت قادیان کا بیان ہے کہ حضرت صاحبؑ شام کی نماز پڑھ کر مسجد میں لیٹ جایا کرتے تھے اور بچے حضورؑ کو دبایا کرتے تھے۔ میرا بچہ محمد حسین بھی دبا رہا تھا۔ حضرت اقدسؑ کی آنکھیں بند تھیں۔ ایک اَور لڑکا جلال جو ''پٹّی'' کا تھا اور مغل تھا وہ بھی دبا رہا تھا۔ حضرت اُمّ المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بھی پاس بیٹھے تھے۔ یک دم حضرت صاحبؑ نے جو آنکھ کھولی تو فرمایا کہ

---

[1] قادیان کے قریب ایک گاؤں۔ (شمس)

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یعنی راوی شیخ زین العابدین صاحبؓ کا بھائی جو سخت بیمار تھا۔ جسے چھ ماہ سے دست آ رہے تھے۔

[3] یعنی قادیان میں۔ (شمس)

''محمد حسین ڈپٹی کمشنر بنے گا[1] اور جلال اس کے گھوڑے کو چارہ ڈالا کرے گا۔''

حضرت اُمّ المؤمنین نے جب یہ الفاظ سنے تو فوراً اُٹھ کر اندر گئیں اور میری بیوی کو جا کر مبارکباد دی۔''

(رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۹۲)

۷۹۔ منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کپورتھلوی نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ''رات مَیں نے رؤیا دیکھا کہ میرے خدا کو کوئی گالیاں دیتا ہے۔ مجھے اس کا بڑا صدمہ ہوا۔ جب آپؑ نے رؤیا ذکر فرمایا تو اس سے اگلے روز چودھری[2] صاحب کا لڑکا فوت ہوگیا۔ کیونکہ ایک ہی لڑکا تھا اس کی والدہ نے بہت جزع فزع کی اور اس حالت میں اس کے منہ سے (یہ کلمہ) نکلا۔ ارے ظالم تو نے مجھ پر بڑا ظلم کیا۔''

(رجسٹر روایاتِ[3] صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۳ صفحہ ۳۶۱)

۸۰۔ مولوی صدرالدین صاحب سابق مبلّغ ایران نے خاکسار عبداللطیف بہاولپوری مرتّب تذکرہ کو اپنی روایات کی کاپی میں سے ایک یہ روایت سنائی کہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک خادم فضل الدین صاحب المعروف **فجّا** نے انہیں ایک روایت سنائی کہ ''ایک دفعہ اتفاقاً ایک لیمپ میں تیل ڈالتے ہوئے میرے کپڑوں میں آگ لگ گئی...... میرا بہت سا جسم جل گیا اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ بیس منٹ سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ ایک گھنٹہ بمشکل زندہ رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے کہ

''مَیں نے ابھی رؤیا دیکھا ہے اور اس کو باغ میں دیکھا ہے۔''

---

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس رضی اللہ عنہ) چنانچہ آخری عمر میں جبکہ وہ افریقہ میں تھے نیروبی کا ڈپٹی کمشنر جب چار ماہ کی رخصت پر گیا تو اُس کا عارضی قائم مقام محمد حسین کو مقرر کیا گیا۔ (رجسٹر روایاتِ صحابہ نمبر ۱۱ صفحہ ۹۵)

[2] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس رضی اللہ عنہ) یعنی چودھری رستم علی خاں صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم انسپکٹر ریلوے، جو اُن دنوں قادیان میں دارِ مسیح میں قیام پذیر تھے۔

[3] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس رضی اللہ عنہ) منشی عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کی روایت جو الحکم پرچہ ۷ رنومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۶ پر شائع ہوئی ہے۔ اس میں اس واقعہ بے اَدبی کا تو ذکر ہے مگر ابتدائی حصّہ یعنی رؤیا کا ذکر نہیں۔

(نوٹ از مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری) حضورؑ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو سخت ناراض ہوئے اور اُسے گھر سے نکل جانے کا حکم فرمایا۔ (رجسٹر مذکور)

مطلب یہ کہ اولاد والا ہوگا...... پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے لئے ساری رات دُعا کی اور حضرت اُمّ المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور دو اَور عورتوں کو پاس باری باری بٹھایا اور ساری رات میرے لئے دُعا کی اور آخر اللہ تعالیٰ نے مجھے موت سے نجات بخشی اور شفا عطا فرمائی۔'' (کاپی مولوی صدرالدین صاحب)

۸۱۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحبؓ فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ مرحوم و مغفور فرماتے تھے کہ مَیں نے متعدد مرتبہ حضرت میاں عبداللہ صاحبؓ سنوری مرحوم سے سنا تھا کہ مجھ پر جس قدر حالات (میری زندگی میں) آنے والے تھے وہ سب مجھے حضورؑ نے پہلے سے بتا دیئے ہوئے تھے اور اس کے مطابق وہ سب مجھ پر گزرے اور حضورؑ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تمہاری وفات جمعہ کے روز ہوگی۔

آپ کی وفات (۷/اکتوبر ۱۹۲۷ء کو جمعہ کے روز) قادیان میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔''

(تذکرہ طبع اوّل میں یہ روایت صفحہ ۱۳۴ کے حاشیہ میں دی گئی ہے۔ جبکہ طبع ثانی میں اسے ضمیمہ کے متن میں دیا گیا ہے)

۸۲۔ قاضی محمد یوسف صاحبؓ امیر جماعتِ احمدیہ سرحد اپنی تصنیف ''سوانح ظہورِ احمدِ موعود'' میں لکھتے ہیں کہ۔

''حضرت احمدؑ نے جماعت کے بارہ میں کوئی شکایت کی تو یہ الہام ہوا۔

بهمیں مَردماں ببايد ساخت

یعنی انہیں لوگوں کے ساتھ گذارہ کرنا ہے۔'' (ظہورِ احمدِ موعودؑ صفحہ ۵۱ مطبوعہ ۳۰/جنوری ۱۹۵۵ء)

۸۳۔ مولوی عبداللہ صاحبؓ بوتالوی تحریر فرماتے ہیں۔

''خاکسار جب قادیان آیا تو میرے ایّامِ قیام میں ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام گھر سے مسجد مبارک میں تشریف لائے ...... حضورؑ نے کھڑے کھڑے فرمایا کہ شاید کسی دوست کو یاد ہو ہم نے ایک دفعہ پہلے بھی بتایا تھا کہ ہمیں دکھلایا گیا ہے کہ اِس چھوٹی مسجد (مبارک) سے لے کر بڑی مسجد (اقصیٰ) تک مسجد ہی مسجد ہے...... اس کے بعد حضورؑ نے فرمایا کہ اَب مجھے پھر یہی دکھایا گیا ہے کہ اِس چھوٹی مسجد سے لے کر بڑی مسجد تک مسجد ہی مسجد ہے۔'' (اصحابِ احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب جلد ۷ صفحہ ۲۰۷ مطبوعہ اگست ۱۹۶۰ء)

۸۴۔ محترمہ صالحہ بی بی صاحبہؓ اہلیہ قاضی عبدالرحیم صاحبؓ فرماتی ہیں کہ

''ہندوؤں والے بازار میں سے جو اَب بڑا بازار کہلاتا ہے اور اُس وقت چھوٹا سا تھا ایک دفعہ حضورؑ (وہاں سے) گزر کر سَیر کے لئے شمال کی طرف جہاں اَب حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا گھر[1] ہے، تشریف لے گئے۔

[1] آپؓ محلہ دارالعلوم قادیان میں رہتے تھے۔ (ناشر)

ہم دس پندرہ عورتیں حضورؑ کے ہمراہ ہوں گی۔ واپسی پر اسی بازار میں سے گزرتے ہوئے چوک میں جو مسجد اقصیٰ کے متّصل شمال میں ہے کنوئیں کے پاس ٹھہر گئے اور سوٹی کی نوک زمین میں لگا کر فرمایا کہ یہ عنقریب احمدی بازار کہلائے گا اور یہاں احمدی ہی احمدی ہوں گے۔''

(اصحابِ احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب جلد ۶ صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴ طبع اوّل)

۸۵۔ مرزا غلام اللہ صاحبؓ انصار ساکن قادیان فرماتے ہیں۔

''میرے بھائی نظام الدین صاحبؓ نے ذکر کیا کہ جن دنوں حضرت صاحبؑ سیالکوٹ میں نوکر تھے مَیں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ مجھے حضرت صاحبؑ پڑھایا بھی کرتے تھے۔ آپؑ وہاں بھیم سین وکیل کو جو ہندو تھا، قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے اور اس نے تقریباً چودہ پارہ تک قرآن حضرت صاحبؑ سے پڑھا تھا۔ ایک دن حضرت صاحبؑ نے صبح اُٹھ کر بھیم سین کو مخاطب کر کے یہ خواب سنایا کہ آج رات مَیں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپؐ مجھ کو بارگاہِ ایزدی میں لے گئے اور وہاں سے مجھے ایک چیز ملی جس کے متعلق ارشاد ہوا کہ یہ سارے جہان کو تقسیم کر دو۔''

(سیرتِ احمدؑ مصنّفہ مولوی قدرت اللہ صاحبؓ سنوری صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳ روایت نمبر ۶۶)

۸۶۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت مولوی صاحب خلیفہ اوّلؓ نے مسجد مبارک کے پاس کے کمرہ میں جہاں اُس وقت مولوی محمد علی صاحب رہتے تھے اجلاس صدر انجمن احمدیہ کے دوران میں آ کر فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے کہ

''آپ کے خاندان کو اڑھائی سو روپیہ ماہوار خرچ کے لئے دیا جائے۔''

(پیغامِ صُلح کے چند الزامات کی تردید۔ تقریر فرمودہ ۱۰؍ ستمبر ۱۹۱۶ء۔ انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۳۹۰ شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن پاکستان)

۸۷۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ

''جب میں بڑی ہوئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوٹھے پر ایک کمرہ جو بیت العافیت کہلاتا تھا میرے لئے الگ کر دیا کہ یہ تمہارا کمرہ ہے............ میں اپنی چیزیں وہاں رکھتی تھی۔ اپنا کام وغیرہ وہیں کیا کرتی

تھی لیکن رات کو نیچے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمرہ میں ہی سویا کرتی تھی۔ اس کمرہ کے ایک دروازہ پر حضرت اماں جان نے ''مبارک'' لکھ دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کاٹ کر ''مبارکہ'' کر دیا۔ بہت زمانہ تک وہ نام لکھا رہا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ **''کوٹھے پر ایک حادثہ''**

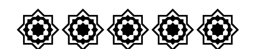
اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے فرمایا زیادہ اوپر نہ جایا کرو۔'' (روایت حضرت سیّدہ ام متین صاحبہ)

۸۸۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الہام کر کے کہا کہ ؎

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار کآخر کنند دعوٰیءِ حبّ پیمبرم ''[۱]

(الفضل مورخہ ۸؍اکتوبر ۱۹۳۷ء صفحہ ۹)



❁❁❁❁❁

[۱] (ترجمہ از ناشر) اے دل تو ان لوگوں کا خیال رکھ کیونکہ آخر میرے پیغمبرؐ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

مفتاح التذکرہ

عربی الہامات

اللہ جلّ جلالہ

اللّٰهم

آ

ا

ب

ت

ث

ج

خ

خَنَاطِیل:

الخنزیر:

خوف:

د

دائرة:

ذ

ر

ز

س

ش

ض

ط

ظ

ع

غ

ف

ق

ک

ل

لبثت:

لُبس:

م

و

ہ

ی

فارسی الہامات

آ۔ا

ب۔پ

ت

ج ـ چ

ح ـ خ

د ـ ر

س۔ش

ص ۔ ط ۔ ظ

ع ۔ غ

ف۔ق۔گ

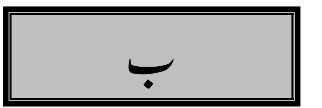
م۔ن

و۔ہ۔ی

اردو الہامات

آ

ا



پ

ت

ٹ ۔ ث

ج

چ۔ح

خ

د

ڈ۔ذ

ر

ز

س

ش

ص۔ض

ط ۔ ظ

ع

غ

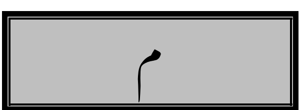
ف

ق

ک

گ

ل



ن

و

ھ

ی

انگریزی الہامات

پنجابی اور دیگر زبانوں کے الہامات

رؤیا وکشوف

آ

ا

ب

پ

ت۔ٹ

ج

چ

چیونٹیاں

ح

خ

د۔ڈ۔ذ

ر

ز

س

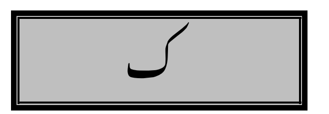
ش ۔ ص ۔ ض

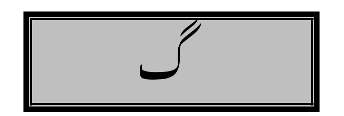
ط ـ ظ

ع

ف

ق




گ

ل

م

ن

و

ی

تعبیر الرؤیا

اسماء

آ

ا


ب

پ۔ت۔ث

ج۔چ

ح۔خ

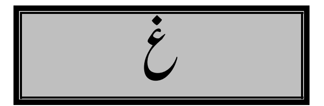
د۔ڈ۔ر۔ز

س۔ش

ص۔ض

ط۔ظ

ع


غ

ف

ق

ک

گ۔ل

م

ن

مقامات